سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات 2004

بدھ 26' جمعرات 27' جمعۃ المبارک 28' پیر 31۔ مئی ' منگل یکم جون 2004

(یوم الاربعاء 6' یوم الخمیس' 7' یوم الجمع 8' یوم الاثنین 11' یوم الثلاثہ' 12۔ ربیع الثانی 1425ھ)

چودھویں اسمبلی : پندرھواں اجلاس

جلد 15' (حصہ اول) شمارہ جات 1 تا 5

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات

مندرجات

پندرھواں اجلاس

بدھ' 26- مئی 2004

جلد 15، شمارہ 1

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ
1-	اجلاس کی طلبی کا اعلامیہ	1
2-	ایجنڈا	3
3-	ایوان کے عہدے دار	5
4-	تلاوت قرآن پاک و ترجمہ	1
5-	چیئرمینوں کا پینل	2
	پوائنٹ آف آرڈر	
6-	صوبہ سرحد کو گندم کی فراہمی	
7-	صوبے میں امن عامہ کی صورتحال	
	تعزیت	
8-	چودھری محمد اقبال (وزیر خوراک) کی اہلیہ کے انتقال پر دعائے مغفرت	
	سوالات(محکمہ آبکاری و محصولات)	
9-	نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات	
10-	نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات(جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)	

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ

پوائنٹ آف آرڈر

11- اراکین اسمبلی کی گرفتاری کے احکامات کا واپس لیا جانا ---------------- 105

تحاریک استحقاق

12- آئی۔جی پنجاب کا رکن اسمبلی جناب محمد اقبال چڑ سے ملاقات سے انکار (۔۔۔بحث جاری) ---------------- 109

13- پراپرٹی ٹیکس ایکٹ کے تحت وضع کردہ قواعد اسمبلی میں پیش کرنے میں پس و پیش (۔۔۔بحث جاری) ---------------- 111

14- چودھری اصغر علی گجر ایم۔پی۔اے کے نام پر رشوت کی وصولی ---------------- 112

15- گارڈ انچارج محمد فاروق عباسی کی احاطہ عدالت میں خاتون رکن اسمبلی محترمہ فرزانہ راجہ سے بدتمیزی ---------------- 114

16- اسلامی نظریاتی کونسل کی رپورٹوں کا ایوان میں پیش نہ کیا جانا ---------------- 118

17- جناب سمیع اللہ خان ایم۔پی۔اے کو لاہور میں داخل ہونے سے روکنا ---------------- 119

رپورٹیں (جو ایوان میں پیش کی گئیں)

18- مجلس استحقاق کی رپورٹوں کا ایوان میں پیش کیا جانا ---------------- 121

19- مجلس قائمہ برائے تعلیم کی رپورٹوں کا ایوان میں پیش کیا جانا ---------------- 121

20- مجلس قائمہ برائے داخلہ کی رپورٹ کا ایوان میں پیش کیا جانا ---------------- 122

تحاریک التوائے کار

21- سرکاری املاک پر قبضہ گروپ کا ناجائز قبضہ (۔۔۔بحث جاری) ---------------- 122

22- سرکاری میڈیکل کالجز میں سیلف فنانس سکیم کے تحت کثیر فیسوں کی وصولی ---------------- 132

23- شاہ عالم مارکیٹ میں غیر قانونی تعمیرات میں ایل۔ڈی۔اے کے افسران کی بدعنوانی ---------------- 137

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ
	سرکاری کارروائی	
	مسودات قانون (جو ایوان میں پیش کئے گئے)	
24_	مسودہ قانون مفلس و نادار بچے' پنجاب مصدرہ 2004	141
25_	مسودہ قانون (ترمیم) سماجی خدمات بورڈ پنجاب مصدرہ 2004	141
26_	مسودہ قانون (ترمیم) صوبائی موٹر گاڑیاں مصدرہ 2004	142
27_	مسودہ قانون انسٹیٹیوٹ برائے زبان' آرٹ و کلچر پنجاب مصدرہ 2004	142
28_	مسودہ قانون (ترمیم) نیو مری ترقیاتی ادارہ مصدرہ 2004	143
	ہنگامی قانون (جو ایوان کی میز پر رکھا گیا)	
29_	ہنگامی قانون فارمین کرسچین کالج لاہور مجریہ 2004	143
	مسودہ قانون (جو زیر غور لایا گیا)	
30_	مسودہ قانون پنجاب ایجوکیشن فاؤنڈیشن مصدرہ 2003 (۔۔۔بحث جاری)	144
	جمعرات' 27۔مئی 2004	
	جلد 15 ، شمارہ 2	
31_	ایجنڈا	155
32_	تلاوت قرآن پاک و ترجمہ	157
	سوالات (محکمہ تعلیم)	
33_	نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات	160
34_	نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات (جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)	186
35_	غیر نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات	217

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ
	توجہ دلاؤ نوٹس	
36۔	پولیس اسٹیشن سٹی للہ موسیٰ کے اے۔ایس۔آئی کے ہاتھوں نوجوان کی ہلاکت اور حکومتی کارروائی کی تفصیل	242
37۔	مریدکے کی نواحی آبادی میں بچوں کا قتل اور حکومتی کارروائی کی تفصیل	247
	تحاریک استحقاق	
38۔	بیت المال کی سالانہ رپورٹ بابت 2003 پیش کرنے میں تاخیر	249
39۔	ایس۔ایچ۔او تھانہ شکر گڑھ اور ڈی۔ایس۔پی شکر گڑھ کا رکن اسمبلی سے ہتک آمیز سلوک	250
40۔	تھانہ صدر بہاولپور پولیس کی جانب سے رکن اسمبلی کی ناجائز حراست	252
	سرکاری کارروائی	
41۔	قواعد انضباط کار کے قاعدہ 234 کے تحت قاعدہ 95 کی مقتضیات کی معطلی	262
	مسودہ قانون (جو زیر غور لایا گیا)	
42۔	مسودہ قانون' گفٹ یونیورسٹی گوجرانوالہ مصدرہ 2004	263

جمعۃ المبارک' 28۔مئی 2004

جلد 15 : شمارہ 3

43۔	ایجنڈا	275
44۔	تلاوت قرآن پاک و ترجمہ	277

صفحہ	مندرجات	نمبر شمار
	سوالات (محکمہ زراعت)	
278	نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات	45
319	نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات (جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)	46
364	غیر نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات	47
	تحاریک استحقاق	
371	بیت المال کی سالانہ رپورٹ بابت 2003 پیش کرنے میں تاخیر (۔۔۔بحث جاری)	48
	تحاریک التوائے کار	
373	پھلوں اور سبزیوں پر کرم کش ادویات کا کثرت سے سپرے	49
374	فیصل آباد کی عوام کو پینے کے پانی کی فراہمی	50
394	امن عامہ کی صورتحال پر عام بحث	51
	تعزیت	
404	جناب ڈپٹی سپیکر کے بھائی کے انتقال پر فاتحہ خوانی	52
405	امن عامہ کی صورتحال پر عام بحث (۔۔۔جاری)	53
	پیر' 31۔مئی 2004	
	جلد 15 : شمارہ 4	
433	ایجنڈا	54
435	تلاوت قرآن پاک و ترجمہ	55
	سوالات (محکمہ صحت)	
437	نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات	56
	تعزیت	
439	مولانا مفتی شامزئی کی شہادت پر فاتحہ خوانی	57

صفحہ	مندرجات	نمبر شمار
440	نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات(۔۔۔جاری)	58۔
471	نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات(جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)	59۔
511	غیر نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات	60۔
	توجہ دلاؤ نوٹس	
514	تھانہ صدر شیخوپورہ کے علاقہ ہردیو سلاپ میں لاکھوں روپے کے کپڑے کی چوری	61۔
518	ایمن آباد ضلع گوجرانوالہ میں گارڈ کا قتل اور تحقیقات کی تفصیل	62۔
	قواعد کی معطلی کی تحریک	
521	عراق، کشمیر، فلسطین اور چیچنیا کے مسلمانوں کے ساتھ اظہار ہمدردی سے متعلق قرارداد پیش کرنے کے لئے قاعدہ 234 کے تحت قواعد 32 اور 115 کی معطلی کی تحریک	63۔
	قرارداد	
522	عراق، کشمیر، فلسطین اور چیچنیا کے مسلمانوں کے ساتھ اظہار ہمدردی اور حضرت علی کے روضے کی بے حرمتی کی مذمت	64۔
	تحاریک استحقاق	
527	پنجاب پبلک سروس کمیشن کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے میں تاخیر	65۔
529	جناب سمیع اللہ خان، رکن اسمبلی کو لاہور میں داخل ہونے سے روکنا(۔۔۔بحث جاری)	66۔
530	تھانہ صدر بہاولپور پولیس کی جانب سے رکن اسمبلی کی ناجائز حراست(۔۔۔بحث جاری)	67۔
532	محکمہ مال ضلع لاہور کے افسران کا رکن اسمبلی سے توہین آمیز سلوک	68۔

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ
	تحاریک التوائے کار	
69۔	بہاولپور شہر کے ریلوے پھاٹکوں پر انڈر وے یا اوور ہیڈ پلوں کی تعمیر	541
70۔	وکٹوریہ ہسپتال بہاولپور میں بچوں کی سرجری کی مشینری خراب ہونے کا خدشہ	547
71۔	سیکنڈری ایجوکیشن بورڈز کے امتحانات کے لئے فیسوں میں اضافہ	548
72۔	پرائیویٹ سکولوں کے طلبہ کو امتحانات دینے میں مشکلات	552
	سرکاری کارروائی	
	مسودات قانون (جو زیر غور لائے گئے)	
73۔	مسودہ قانون (ترمیم) پرائیویٹ سکیورٹی کمپنیاں (انضباط و کنٹرول) پنجاب مصدرہ 2004	558
74۔	مسودہ قانون مینجمنٹ اینڈ ٹیکنالوجی یونیورسٹی لاہور مصدرہ 2004	564
75۔	مسودہ قانون سپیریئر کالج لاہور مصدرہ 2004	581
	رپورٹ	
76۔	مجلس قائمہ برائے ٹورازم کی رپورٹ کا پیش کیا جانا	590
	بحث	
77۔	امن عامہ کی صورتحال پر بحث (۔۔۔بحث جاری)	590
	منگل، یکم جون 2004	
	جلد 15، شمارہ 5	
78۔	ایجنڈا	631
79۔	تلاوت قرآن پاک و ترجمہ	633

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ
	پوائنٹ آف آرڈر	
80۔	مسجد و امام بارگاہ علی رضا کراچی میں شہداء کی بلندی درجات اور زخمیوں کی صحت یابی کے لئے دعا	634
	سوالات (محکمہ اوقاف)	
81۔	نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات	634
82۔	نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات (جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)	670
83۔	غیر نشان زدہ سوال اور اُس کا جواب	684
84۔	اراکین اسمبلی کی رخصت	685
	پوائنٹ آف آرڈر	
85۔	تعلیمی اداروں میں موسم گرما کی تعطیلات اور فیسوں کی وصولی	698
	تحاریک استحقاق	
86۔	تھانہ صدر بہاولپور پولیس کی جانب سے رکن اسمبلی کی ناجائز حراست (۔۔۔بحث جاری)	701
	تحاریک التوائے کار	
87۔	فیصل آباد میں سرکاری املاک پر قبضہ گروپ کا ناجائز قبضہ (۔۔۔بحث جاری)	703
88۔	تھل کی زمینوں پر فلیٹ ریٹ آبیانے پر نظر ثانی	707
89۔	سمہ سٹہ ریلوے لائن پر انڈر پاس بنانے میں تاخیر	716
90۔	بہاولپور شہر ملتان روڈ ریلوے لائن پر اوورہیڈ برج کی تعمیر میں تاخیر	722
	غیر سرکاری ارکان کی کارروائی	
	مسودات قانون (جو پیش کئے گئے)	
91۔	مسودہ قانون (ترمیم) پنجاب کونسل آف آرٹس مصدرہ 2004	723

صفحہ	مندرجات	نمبر شمار
	مسودہ قانون (ترمیم) بارانی زرعی یونیورسٹی راولپنڈی	92۔
725 ----------------	مصدرہ 2004	
	مسودہ قانون (ترمیم) (کنٹرول) ضروری اشیاء پنجاب	93۔
725 ----------------	مصدرہ 2004	
736 ----------------	مسودہ قانون (ترمیم) ادارہ محتسب پنجاب مصدرہ 2004	94۔
	مسودہ قانون (ترمیم) پنجاب بورڈ آف ٹیکنیکل ایجوکیشن	95۔
748 ----------------	مصدرہ 2004	
	انڈکس	96۔

اجلاس کی طلبی کا اعلامیہ

21- مئی 2004

No. PAP-Legis-1(83)/2004/614. The following Order, made by the Governor of the Punjab, is hereby published for general information:-

"In exercise of the powers conferred on me under Article 109 of the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan, I, **Lt. Gen. (Retd) Khalid Maqbool,** Governor of the Punjab, hereby summon the Provincial Assembly of the Punjab to meet on 26th May, 2004 at 3.00 p.m. in the Assembly Chambers, Lahore."

Dated Lahore,
the 21st May, 2004

LT. GEN. (RETD) KHALID MAQBOOL
Governor of the Punjab

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ 26 ۔مئی 2004

1 ۔ سوالات (محکمہ آبکاری و محصولات)

نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات

2 ۔ سرکاری کارروائی

مسودات قانون (جو پیش کئے جائیں گے)

(i) مسودہ قانون' مفلس و نادار بچے پنجاب مصدرہ 2004
(مسودہ قانون نمبر 15 بابت 2004)

(ii) مسودہ قانون(ترمیم) سماجی خدمات بورڈ پنجاب مصدرہ 2004
(مسودہ قانون نمبر 16 بابت 2004)

(iii) مسودہ قانون (ترمیم) صوبائی موٹر گاڑیاں مصدرہ 2004
(مسودہ قانون نمبر 17 بابت 2004)

(iv) مسودہ قانون انسٹیٹیوٹ برائے زبان' آرٹ و کلچر پنجاب مصدرہ 2004
(مسودہ قانون نمبر 18 بابت 2004)

(v) مسودہ قانون (ترمیم) نیو مری ترقیاتی ادارہ مصدرہ 2004
(مسودہ قانون نمبر 19 بابت 2004)

آرڈیننس کا ایوان کی میز پر رکھا جانا

آرڈیننس فارمین کرسچین کالج لاہور مجریہ 2004

(آرڈیننس نمبر 1 بابت 2004)

مسودہ قانون (جو زیر غور لایا جانے گا)

مسودہ قانون پنجاب ایجوکیشن فاؤنڈیشن مصدرہ 2003

(مسودہ قانون نمبر 42 بابت 2003)

صوبائی اسمبلی پنجاب

1۔ ایوان کے عہدیدار

(1)	جناب سپیکر	،	چودھری محمد افضل ساہی
(2)	جناب ڈپٹی سپیکر	،	سردار شوکت حسین مزاری
(3)	قائد ایوان	،	چودھری پرویز الٰہی
(4)	قائد حزب اختلاف	،	جناب قاسم ضیاء

2۔ چیئرمینوں کا پینل

(1)	رانے اعجاز احمد	،	پی پی-171
(2)	سردار دلدار احمد چیمہ	،	پی پی-61
(3)	جناب محمد عظیم گھمن	،	پی پی-131
(4)	رانا آفتاب احمد خان	،	پی پی-63

3 - کابینہ

(1)	گروپ کیپٹن (ر) مشتاق احمد کیانی	، وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ
(2)	کرنل (ر) شجاع خانزادہ	، وزیر سی ایم آئی ٹی امپلی مینٹیشن اینڈ کوآرڈینیشن
(3)	کرنل (ر) ملک محمد انور	، وزیر کوآپریٹوز
(4)	جناب مناظر حسین رانجھا	، وزیر کالونیز
(5)	چودھری عامر سلطان چیمہ	، وزیر آبپاشی
(6)	جناب گل حمید خان روکھڑی	، وزیر ریونیو' ریلیف اینڈ کنسالیڈیشن
(7)	جناب محمد سبطین خان	، وزیر کانکنی و معدنیات
(8)	جناب سعید اکبر خان	، وزیر جیل خانہ جات
(9)	سردار نعیم اللہ خان شاہانی	، وزیر سپورٹس
(10)	ڈاکٹر محمد شفیق چودھری	، وزیر آبکاری و محصولات
(11)	چودھری ظہیر الدین خان	، وزیر مواصلات و تعمیرات
(12)	سیدہ صغریٰ امام	، وزیر سماجی بہبود
(13)	ڈاکٹر اشفاق الرحمٰن	، وزیر جنگلات
(14)	محترمہ آشفہ ریاض فتیانہ	، وزیر بہبود خواتین و انسانی حقوق
(15)	رانا شمشاد احمد خان	، وزیر ٹرانسپورٹ
(16)	چودھری محمد اقبال	، وزیر خوراک
(17)	چودھری شوکت علی بھٹی	، وزیر ثقافت و امور نوجوانان
(18)	جناب محمد بشارت راجہ	، وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی اضافی چارج قانون و پارلیمانی امور

* بذریعہ ایس اینڈ جی اے ڈی نوٹیفکیشن نمبر CAB-II/2-3/2003' مورخہ 16۔ اکتوبر 2003' ان کے اپنے محکمے کے علاوہ محکمہ قانون و پارلیمانی امور کا چارج بھی انہیں تفویض کیا گیا۔ (26۔مئی تا 8۔جون 2004) تفویض کئے گئے ۔

(20) میاں عمران مسعود	، وزیر تعلیم
(21) جناب محمد اجمل چیمہ	، وزیر صنعت
(22) سید اختر حسین رضوی	، وزیر محنت و افرادی قوت
(23) جناب ارمغان سبحانی	، وزیر قوت برقی
(24) سید سعید الحسن	، وزیر اوقاف و مذہبی امور
(25) ڈاکٹر طاہر علی جاوید	، وزیر صحت
(26) جناب عبدالعلیم خان	، وزیر انفارمیشن ٹیکنالوجی
(27) میاں محمد اسلم اقبال	، وزیر سیاحت
(28) سردار حسن اختر موکل	، وزیر مینجمنٹ و پیشہ ورانہ ترقی
(29) سید رضا علی گیلانی	، وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی
(30) رانا محمد قاسم نون	، وزیر ایگریکلچرل مارکیٹنگ
(31) جناب حسین جہانیاں گردیزی	، وزیر لٹریسی اینڈ غیر رسمی بنیادی تعلیم
(32) جناب محمد ارشد خان لودھی	، وزیر زراعت
(33) جناب غلام محی الدین چشتی	، وزیر لچیف وہپ
(34) سردار حسنین بہادر دریشک	، وزیر خزانہ
(35) میاں خادم حسین وٹو المعروف محمد اختر خادم	، وزیر زکوٰۃ و عشر
(36) جام محمد ہاشم نگیجہ	، وزیر ماہی پروری
(37) جناب محمد اعجاز شفیع	، وزیر بیت المال
(38) مخدوم اشفاق احمد	، وزیر تحفظ ماحولیات
(39) مسز نسیم لودھی	، وزیر بہبود آبادی
(40) مس قدسیہ لودھی	، وزیر خصوصی تعلیم
(41) مسز جوئس روفین جولیس	، وزیر اقلیتی امور

4 - پارلیمانی سیکرٹریز

(1)	چودھری محمد کامران علی خان	مال
(2)	راجہ راشد حفیظ	مقامی حکومت و دیہی ترقی
(3)	جناب اعجاز حسین فرحت	ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ
(4)	جناب تنویر اسلم ملک	خدمات و انتظام عمومی
(5)	کرنل (ر) سلطان سرخرو اعوان*	
(6)	چودھری نذر حسین گوندل	تعلیم
(7)	ملک شعیب اعوان	اطلاعات
(8)	ملک محمد آصف بھا	بیت المال
(9)	جناب محمد وارث کلو	کالونیز
(10)	ملک رضا شاہد وسیر	انفارمیشن ٹیکنالوجی
(11)	چودھری خالد محمود	لائیوسٹاک اینڈ ڈیری ڈویلپمنٹ
(12)	جناب محمد قمر حیات کاٹھیا	
(13)	بریگیڈئر (ر) جاوید اکرم (ستارہ امتیاز)	صوبائی پیشہ ورانہ انتظامی ترقی
(14)	چودھری خالد اصغر گھرال	سپورٹس
(15)	چودھری عبداللہ یوسف وڑائچ	قانون
(16)	مس حمیدہ وحید الدین	خواندگی و غیر رسمی بنیادی تعلیم
(17)	لیفٹیننٹ کرنل (ر) محمد عباس	مواصلات و تعمیرات
(18)	جناب اعجاز احمد سیہول	آبکاری و محصولات
(19)	جناب جاوید منظور گل	کانکنی و معدنیات

* بذریعہ نوٹیفکیشن نمبر Legis: 4-62/2003/2722 مورخہ 7-1 اگست 2003 پارلیمانی سیکرٹریز مقرر کئے گئے۔

(20)	آغا علی حیدر	ثقافت و امورِ نوجوانان
(21)	ملک احمد سعید خان (ایڈووکیٹ)	اشتمال
(22)	ملک محمد احمد خان(ایڈووکیٹ)	پارلیمانی امور
(23)	دیوان اخلاق احمد	آبپاشی و قوت برقی
(24)	جناب محمد عامر اقبال شاہ	محنت و افرادی قوت
(25)	جناب طاہر حسین خان طیزئی	خصوصی تعلیم
(26)	جناب ظہور احمد خان ڈاہا	خزانہ
(27)	جناب ولایت شاہ کھگہ	زراعت
(28)	جناب آفتاب احمد خان	ایگریکلچرل مارکیٹنگ
(29)	چودھری وحید اصغر ڈوگر	پبلک ہیلتھ انجینئرنگ
(30)	جناب جاوید اقبال خان کھچی	جنگلات
(31)	سردار میر بادشاہ خان قیصرانی	صنعتیں، تجارت و سرمایہ کاری
(32)	جناب طارق احمد گورمانی	جنگلی حیات
(33)	میاں امتیاز علیم قریشی	زکوٰۃ و عشر
(34)	ملک احمد کریم قسور لنگڑیال	سی ایم آئی ٹی، آئی اینڈ سی
(35)	سید محمد قائم علی شاہ	مذہبی امور و اوقاف
(36)	ملک اللہ بخش سمتیہ	ٹرانسپورٹ
(37)	مہر فضل حسین سمرا	جیل خانہ جات
(38)	جناب محمود احمد	خوراک
(39)	سردار محمد دریا خان فیاض	امداد باہمی
(40)	بیگم زینت خان	ترقی خواتین
(41)	ڈاکٹر فرزانہ نذیر	صحت

(42)	محترمہ لبنیٰ طارق	، سیاحت
(43)	سیدہ بشریٰ نواز گردیزی	، امور داخلہ
(44)	محترمہ شہلا راٹھور	، سماجی بہبود
(45)	محترمہ سعدیہ ہمایوں	، تحفظ ماحولیات
(46)	محترمہ روبینہ نذر سلہری	، ٹیوٹا
(47)	محترمہ ظلِ ہما عثمان	، منصوبہ بندی و ترقیات
(48)	محترمہ زاہدہ سرفراز	، بہبود آبادی
(49)	مس نگہت سلیم خان	، ہائر ایجوکیشن
(50)	مس شگفتہ انور	، اینٹی کرپشن
(51)	جناب پیٹرک جیکب گل	، اقلیتی امور

5 ۔ ایڈووکیٹ جنرل

سید شبر رضا رضوی

6 ۔ ایوان کے افسران

(1)	قائم مقام سیکرٹری	، جناب سعید احمد
(2)	ڈائریکٹر (ریسرچ اینڈ پبلیکیشن)	، جناب عنایت اللہ لک
(3)	ڈپٹی سیکرٹری(قانون سازی)	، ملک مقصود احمد

صوبائی اسمبلی پنجاب

(چودھویں اسمبلی کا پندرھواں اجلاس)

بدھ'26۔مئی 2004

(یوم الاربعاء' 6۔ربیع الثانی 1425ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز' لاہور میں سہ پہر 3 بج کر 20 منٹ پر زیر صدارت جناب سپیکر چودھری محمد افضل ساہی منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ قاری نور محمد نے پیش کیا۔

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ○

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○

لَا یُکَلِّفُ اللّٰہُ نَفْسًا اِلَّا
وُسْعَهَا لَهَا مَا كَسَبَتْ وَعَلَيْهَا مَا اكْتَسَبَتْ رَبَّنَا لَا
تُؤَاخِذْنَا اِنْ نَّسِيْنَا اَوْ اَخْطَاْنَا رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْ عَلَيْنَآ
اِصْرًا كَمَا حَمَلْتَهٗ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِنَا رَبَّنَا وَلَا تُحَمِّلْنَا
مَا لَا طَاقَةَ لَنَا بِهٖ وَاعْفُ عَنَّا وَاغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا
اَنْتَ مَوْلٰىنَا فَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ ﴿۲۸۶﴾

سورۃ البقرہ آیت:286

خدا کسی شخص کو اس کی طاقت سے زیادہ تکلیف نہیں دیتا اچھے کام کریگا تو اُس کو اُن کا فائدہ ملے گا بُرے کریگا تو اُسے اُن سے نقصان پہنچے گا۔ اے پروردگار اگر ہم سے بھول یا چُوک ہوگئی ہو تو ہم سے مواخذہ نہ کیجیو۔ اے پروردگار ہم پر ایسا بوجھ نہ ڈالیو جیسا تو نے ہم سے پہلے لوگوں پر ڈالا تھا۔ اے پروردگار جتنا بوجھ اُٹھانے کی ہم میں طاقت نہیں اُتنا ہمارے سر پر نہ رکھیو اور (اے پروردگار) ہمارے گناہوں سے درگزر کر اور ہمیں بخش دے اور ہم پر رحم فرما تو ہی ہمارا مالک ہے اور ہم کو کافروں پر غالب کر○

وما علینا الاالبلاغ○

چیئرمینوں کا پینل

جناب سپیکر، بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ اب میں سیکرٹری اسمبلی سے کہوں گا کہ وہ پینل آف چیئرمین کا اعلان کریں۔

قائم مقام سیکرٹری اسمبلی، بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 کے قاعدہ 13 کے تحت جناب سپیکر نے اسمبلی کے اس اجلاس کے لئے مندرجہ ذیل ترتیب سے چار معزز اراکین پر مشتمل پینل آف چیئرمین نامزد فرمایا ہے۔

1۔	رائے اعجاز احمد	پی پی- 171
2۔	سردار دلدار احمد چیمہ	پی پی- 61
3۔	جناب محمد عظیم گھمن	پی پی- 131
4۔	جناب آفتاب احمد خان	پی پی- 63

شکریہ۔

جناب ارشد محمود بگو، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر، اب وقفہ سوالات شروع ہوتا ہے اور آج کے ایجنڈے پر محکمہ آبکاری و محصولات کے متعلق سوالات پوچھے جائیں گے اور ان کے جوابات دیئے جائیں گے۔ جی' جناب ارشد محمود بگو صاحب!

جناب تنویر اشرف کائرہ، میری گزارش ہے کہ مقتولین گجرات (مدینہ سیدہ) کے لئے فاتحہ خوانی کی جائے۔

جناب سپیکر، جی' فاتحہ خوانی کی جائے۔

(اس مرحلہ پر مقتولین گجرات (مدینہ سیدہ) کے لئے فاتحہ خوانی کی گئی)

پوائنٹ آف آرڈر

صوبہ سرحد کو گندم کی فراہمی

جناب ارشد محمود بگو: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، پوائنٹ آف آرڈر۔ جناب ارشد محمود بگو!

جناب ارشد محمود بگو: جناب سپیکر! یہ ساری دنیا جانتی ہے اور تاریخ کی یہ بڑی مسلمہ حقیقت ہے کہ اس پاکستان کو بنانے میں چاروں صوبوں کے لوگوں نے اپنا حصہ ڈالا۔ ہر طریقے سے حصہ ڈالا جس میں صوبہ پنجاب کے علاوہ صوبہ سرحد، صوبہ بلوچستان اور صوبہ سندھ بھی شامل ہیں۔ آج اس ملک میں وہ صوبے کہ جنہوں نے وہاں پر ایک بڑی مزاحمت کے باوجود یعنی صوبہ سرحد کے لوگوں نے پاکستان اور قائد اعظم کے ساتھ اپنی یکجہتی کا اعلان کیا۔ آج اسی صوبہ سرحد کے لوگ آٹے اور گندم کے لئے ترس رہے ہیں۔ آئین میں یہ لکھا ہوا ہے کہ آرٹیکل 155 کے تحت صوبہ، تجارت پر کسی قسم کی کوئی پابندی نہیں لگا سکتا۔ پچھلے اجلاس میں جب یہاں پر اعتراض کیا گیا تھا کہ ان کو گندم روک دی جائے لیکن جناب وزیراعلیٰ نے برملا اسی floor پر کہا تھا کہ ہم صوبہ سرحد کو گندم نہیں روکیں گے۔ اب صوبہ سرحد کے لوگ گندم کے لئے احتجاج کر رہے ہیں۔ پاکستان اور صوبہ پنجاب یہ چاہتا ہے کہ ہم اپنے ہدف کو پورا کر کے ان کو گندم دیں گے۔ پھر ان کو بھی یہ حق ہے کہ بلوچستان کے لوگ یہ کہیں کہ جب تک سوئی گیس پورے بلوچستان میں ہم نہیں دے دیتے ہم اس کو پنجاب میں نہیں جانے دیں گے۔

جناب سپیکر: شکریہ۔

جناب ارشد محمود بگو: جناب والا! میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ اس روش کو ختم کیا جائے کیونکہ یہ پاکستان کو توڑنے کا منصوبہ ہے۔ پاکستان کے ان محب وطن لوگوں کو آزمائش میں ڈالنے کا پروگرام ہے۔ ہم یہ کہتے ہیں کہ پنجاب جس طرح کہتا ہے کہ وہ بڑا بھائی ہے تو وزیراعلیٰ کو یہ کھلے دل سے کہنا چاہئے کہ ہمارے پاس گندم ہو یا نہ ہو ہم بھوکے مریں لیکن صوبہ سرحد اور صوبہ بلوچستان کے ان مظلوم لوگوں کو بھی ہم گندم دیں گے، ہم آٹا دیں گے۔ شکریہ

جناب سپیکر: وزیر خوراک تشریف نہیں رکھتے۔۔۔ وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور ،جناب سپیکر! میں گزارش یہ کرنا چاہوں گا کہ میرے محترم بھائی ارشد بگو صاحب نے جو کچھ فرمایا میں سمجھتا ہوں کہ وہ تھوڑا سا جذبات میں آ گئے تھے لیکن حقیقت اس کے برعکس ہے۔ میں اپنے معزز رکن کی خدمت میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ آج سے چند دن پہلے بالکل یہی الفاظ جو میرے بھائی نے کہے ہیں وزیراعلیٰ پنجاب نے یہ فرمایا تھا کہ ہم بڑے بھائی ہونے کے ناتے صوبہ سرحد کی ضروریات کو انشاء اللہ پورا کریں گے۔

جناب والا! دوسرا اس سلسلے میں ایک نہیں' دو نہیں بلکہ میرے خیال میں تین یا چار اجلاس ایسے ہو چکے ہیں جو وزیر اعظم صاحب کی زیر صدارت ہوئے ہیں اور جس میں تمام صوبوں کے وزرائے اعلیٰ نے شرکت کی ہے اور یہ معاملہ تقریباً طے پا چکا ہے۔ وزیراعظم صاحب کی ہدایت کے مطابق اور جو پالیسی حکومت پنجاب نے انہیں دی تھی اس کو انہوں نے منظور فرمایا۔ اس پالیسی کے تحت ہم نے اپنے صوبے کی بھی ضروریات پوری کرنی ہیں اور انشاء اللہ تعالیٰ اس کے بعد ہم دوسرے صوبوں کی بھی ضروریات کو پورا کریں گے' جو کچھ ہمارے پاس وسائل موجود ہوں گے اس کے مطابق انشاء اللہ تعالیٰ ان کی ضرورت کو پورا کریں گے۔

صوبے میں امن عامہ کی صورتحال

قائد حزب اختلاف، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر، شکریہ۔ جی' جناب قاسم ضیاء صاحب!

قائد حزب اختلاف ،جناب سپیکر! جیسا کہ آپ کو پتا ہے کہ آج کا یہ اجلاس کافی عرصہ کے بعد بلایا گیا ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ پچھلے تین ماہ کے دوران اس ہاؤس کا اجلاس نہیں بلایا گیا تو اس میں کافی ایسے issues ہیں کہ جن میں اس معزز ہاؤس کے ممبران کی گرفتاری بھی آتی ہے' کچھ قیادتوں کو ملک میں آنے سے روکنا بھی آتا ہے۔ میں چاہوں گا کہ اس وقت لاء اینڈ آرڈر کی جو situation ہے اور ان تین مہینوں میں چند ایسے مسائل کھڑے ہوئے ہیں جن پر فوری توجہ کی ضرورت ہے تو میں آپ سے request کروں

کا کر rules suspend کر کے ہمیں اس پر بات کرنے کی اجازت دی جائے تاکہ وقفہ سوالات سے پہلے ہم وہ بات کر لیں جسے ہم اس وقت نہایت ضروری سمجھتے ہیں۔

جناب سپیکر، شکریہ۔ جی' لاء منسٹر!

وزیر قانون و پارلیمانی امور، جناب سپیکر! وقفہ سوالات شروع ہو چکا ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ اس وقت کوئی ایسا اہم مسئلہ زیر غور نہیں ہے جس کے لئے rules suspend کر دیئے جائیں۔ یہ لاء اینڈ آرڈر پر بات کرنا چاہتے ہیں تو میں on the floor of the House جناب کی خدمت میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ ہم Friday کو general discussion on law and order کے لئے دن مقرر کر رہے ہیں۔ اس کے بعد میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ پوائنٹ آف آرڈر اسی بات پر بنتا ہے کہ جو مسئلہ اس وقت ہاؤس کے سامنے پیش ہو۔ یہاں پر یہ کسی کے آنے اور کسی کی گرفتاری کی بات کر رہے ہیں تو میں سمجھتا ہوں کہ یہ سارے وہ معاملات ہیں جو اب ماضی کی بات بن چکے ہیں۔ اس وقت ان کا حال سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ اس وقت ہمیں ہاؤس کی کارروائی کو چلانا چاہئے۔ اگر یہ بات کرنا چاہتے ہیں تو جمعہ کے دن لاء اینڈ آرڈر پر general discussion ہو گی۔ اس پر یہ جتنی بات کریں گے ہم انشاء اللہ تعالیٰ اس تمام کو سننے کے لئے تیار ہوں گے۔

جناب سپیکر، جی' شکریہ۔ رانا آفتاب احمد خان صاحب!

رانا آفتاب احمد خان، جناب سپیکر! آج صبح آپ کے چیمبر میں بزنس ایڈوائزری کمیٹی کی جو میٹنگ ہوئی ہے اس میں principle decide ہو گیا تھا کہ لاء اینڈ آرڈر کے لئے تو time fix ہو جائے گا There are other very important issues. ہمارے ممبران کی جو سیاسی گرفتاریاں ہوئی ہیں' ان پر تشدد ہوا ہے اور انہیں جاتے ہوئے پکڑ لیا گیا ہے۔ This matter is of more important nature than other things. The member who does not enjoy respect. اور اس کے breach of privilege پر discuss کرنے کے لئے آپ نے agree کیا تھا۔ وہاں پر جیسے آپ سے ہماری بات ہوئی ہے تو جن ممبران کو گرفتار کیا گیا آپ اس پر انہیں بولنے دیں اور اس کے بعد آپ Question Hour لے لیں۔

جناب سپیکر: جی' رانا ثناء اللہ خان صاحب!

رانا ثناء اللہ خان: جناب سپیکر! جیسا کہ رانا آفتاب صاحب نے آپ کی توجہ اس جانب مبذول کروائی ہے کہ بزنس ایڈوائزری کمیٹی کی میٹنگ میں لاء منسٹر صاحب بھی موجود تھے اور ان کی موجودگی میں یہ بات ہوئی تھی کہ یہ issues بہت important ہیں تو ان کے اوپر آج بات ہونی چاہئے۔ میرا خیال ہے کہ وہ کچھ رنجیدہ خاطر ہو گئے ہیں۔ جب لیڈر آف دی اپوزیشن نے کہا کہ rules suspend ہونے چاہئیں تو میرا خیال ہے کہ اس پر انہوں نے کوئی بات محسوس کر لی ہے حالانکہ انہیں یہ باتیں محسوس نہیں کرنی چاہئیں۔ ان کا ہر وقت کا تعلق ان لوگوں سے ہے جنہوں نے اس ملک کا آئین suspend کیا ہے اور ابھی تک آئین under suspension چل رہا ہے تو میں سمجھتا ہوں کہ انہیں rules suspend ہونے پر اتنا رنجیدہ خاطر نہیں ہونا چاہئے۔ بزنس ایڈوائزری کمیٹی کی میٹنگ میں جو بات طے ہو گئی تھی اس حساب سے ہاؤس چلنا چاہئے۔ یہ Friday کا کہہ رہے ہیں اور یہ بات ٹھیک ہے کہ انہوں نے کہا تھا کہ ہم Friday کو امن و امان کے اوپر بحث کے لئے وقت رکھیں گے' Friday کو بھی امن و امان کے لئے وقت رکھیں اور آج جو طے ہوا ہے اس کے مطابق ان issues پر بھی ممبران کو اور ہمیں بات کرنے کا موقع دیں۔

جناب سپیکر: جی' شکریہ۔ جی راجہ صاحب!

وزیر قانون و پارلیمانی امور: جناب سپیکر! میں گزارش یہ کرنا چاہتا ہوں کہ رانا صاحب نے درست فرمایا کہ ایڈوائزری کمیٹی کی میٹنگ میں یہ بات ہوئی تھی لیکن میں ان سے یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ یہ بہت آسانی کے ساتھ کہہ دیتے ہیں کہ ان کا تعلق ان لوگوں کے ساتھ ہے جنہوں نے آئین suspend کیا ہوا ہے تو ان کا اپنا تعلق ان لوگوں کے ساتھ ہے جن کی زبان ہی کوئی نہیں ہے اور یہ ان کی پیروی کرتے ہیں' ہم چار گھنٹے پہلے ملے ہیں۔ طے یہ ہوا تھا کہ اگر کسی صاحب نے بات کرنی ہے تو کھڑا ہو کر بات کرے۔ آپ حلفاً یہ کہیں کہ کیا rules suspend کرنے کی بات ہوئی تھی؟ قطعی طور پر کوئی بات نہیں ہوئی تھی۔ اگر کسی صاحب نے بات کرنی ہے تو بات کرے' جیسی بات کرے گا ویسا ہی جواب لے گا اس لئے میں سمجھتا ہوں کہ آپ یہ تاثر مت دیا کریں۔ جب ہم بات کرنے کے لئے تیار ہیں' آپ کی بات سننے کے لئے تیار ہیں' آپ کو جواب دینے کے لئے تیار ہیں تو آپ کسی کی طرف کیوں اشارہ کرتے ہیں؟

میں سمجھتا ہوں کہ آپ کم از کم کسی کی پیروی چھوڑیں' اپنی بات پر قائم رہیں' آپ بات کریں میں جواب دوں گا۔ بسم اللہ کریں' آپ بات کریں۔

جناب سپیکر: جی' رانا صاحب!

رانا ثناء اللہ خان: جناب سپیکر! لاء منسٹر صاحب فرما رہے ہیں کہ ہمارا تعلق ان لوگوں سے ہے جن کی زبان کوئی نہیں ہے تو میں ان سے یہ عرض کرتا ہوں کہ آپ کی اور ان کی شناسائی مجھ سے زیادہ رہی ہے۔ آپ اُن ہی کے وزیر قانون رہے ہیں اور اُن ہی کے ساتھ دن رات رہے ہیں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

بات یہ ہے کہ اچھے وقت میں کسی کے ساتھ رہنا اور مشکل وقت میں چھوڑ دینا اس کو کہتے ہیں کہ زبان نہیں ہے۔ زبان اُن کی ہے' زبان اِن کی نہیں ہے۔

جناب سپیکر: رانا صاحب! آپ بات شروع کریں۔ آپ کیا کہنا چاہ رہے ہیں؟

رانا ثناء اللہ خان: جناب سپیکر! جناب قاسم ضیاء صاحب بات کو open کریں گے' اس کے بعد میں بات کروں گا اور اس عرصے کے دوران جن ممبران کو گرفتار کیا گیا۔۔۔

جناب سپیکر: اس پر پوری debate تو نہیں ہو سکتی۔

رانا ثناء اللہ خان: debate نہیں لیکن as custodian of the House جن ممبرز کو detain کیا گیا' جنہیں arrest کیا گیا' جن کے ساتھ زیادتی کی گئی' میں سمجھتا ہوں کہ انہیں آپ کو موقع دینا چاہئے۔

جناب سپیکر: آپ نے بھی وہی بات کرنی ہے ناں؟ اس کے بارے میں ہی آپ نے بات کرنی ہے؟

رانا ثناء اللہ خان: جناب سپیکر! میں تو جنرل بات کروں گا۔ میں ان کے ساتھ جیل کے اندر تو نہیں گیا۔ آپ نے لوگوں کو لاہور سے ساہیوال' ساہیوال سے بہاولپور' بہاولپور سے ملتان' ملتان سے پنڈی یعنی انہوں نے انہیں تمام جیلوں کا tour کروایا تو ان جیلوں کے حالات وہ خود ہی عرض کر سکیں گے۔

جناب سپیکر: رانا صاحب! جب لاء اینڈ آرڈر پر بات ہونی ہے' پھر کھل کر بات کر لینا۔ آج ایک دو معزز ارکان بات کر لیں۔

رانا ثناء اللہ خان: جناب سپیکر! جن ممبران کے متعلق میں نے عرض کیا ہے ان کی تعداد کوئی زیادہ نہیں

ہے۔ کوئی زیادہ ٹائم نہیں لگے گا۔ میں اور قاسم ضیاء صاحب انتہائی مختصر بات کریں گے۔

جناب سپیکر، جی، لاء منسٹر صاحب!

وزیر قانون و پارلیمانی امور، جناب سپیکر! یہ کوئی general discussion نہیں ہے کہ کوئی صاحب open کریں گے، اس کے بعد یہ سلسلہ چلے گا۔۔۔

جناب سپیکر، نہیں، ایڈوائزری کمیٹی میں یہ تو بات طے ہوئی تھی کہ تین چار آدمی بات کر سکتے ہیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور، جناب سپیکر! میں عرض کرتا ہوں کہ وہ بات کر لیں لیکن یہ نہیں کہ فلاں صاحب open کریں گے، فلاں صاحب conclude کریں گے۔ آپ دو دو، تین تین منٹ دے دیں۔ یہ بات کر لیں۔ میں جواب دے دیتا ہوں۔ مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے۔

جناب سپیکر، آپ سب کا جواب اکٹھا ہی دیں گے یا ساتھ ساتھ دینا چاہیں گے؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور، جناب سپیکر! جیسے میں مناسب سمجھوں گا۔ میں ساتھ ساتھ ہی بات کرتا رہوں گا۔

جناب سپیکر، ٹھیک ہے۔ جناب قاسم ضیاء صاحب!

قائد حزب اختلاف، شکریہ۔ جناب سپیکر! میں راجہ صاحب کا بھی مشکور ہوں کہ انہوں نے آخر کار آپ کے through ہماری request مانی۔ جیسا کہ میں نے پہلے کہا کہ تین مہینے بعد یہ سیشن بلایا گیا ہے، میں سمجھتا ہوں کہ ہم اس ایوان میں سب کے سب اس طرف بیٹھے ہیں یا اُس طرف بیٹھے ہیں، دل رکھتے ہیں اور سب کے سب elected ممبران ہیں اور اپنی اپنی constituency کو represent کرتے ہیں۔ ہم سب نہ اندھے ہیں اور نہ گونگے ہیں اور نہ بہرے ہیں۔ ہم سب اپنے علاقے کے عوام کی نمائندگی کرتے ہیں جنہوں نے ہمیں elect کر کے یہاں بھیجا ہے۔ اس صوبہ پنجاب میں تین مہینے تک لوگوں کی جو حالت زار رہی، اس میں گندم کی قلت سے لے کر، قتل و غارت سے لے کر اور پھر میں اگر بات کرنا چاہوں کہ ابھی بھی اس ہاؤس میں ایجنسیوں کے ذریعے سے سیاسی جماعتوں کو کمزور کرنے کے لئے ہمارے ممبران پر pressure ڈال کے defection کروائی گئی، استعفے لئے گئے، جب انہوں نے پریس کانفرنسیں کیں تو ان سے کہلوایا تو یہ کہا گیا کہ جناب! ہم کسی جماعت میں شامل نہیں ہوں گے، ہم مرضی سے استعفے دے رہے ہیں لیکن

ہم نے دیکھا کہ جب استعفیٰ دلوایا گیا تو وزیراعلیٰ صاحب نے انہیں ساتھ بٹھا کر اپنی جماعت کو join کرایا اور اب انہیں ضمنی الیکشن میں لے کر جا رہے ہیں۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ سیاسی نظام اور سیاسی جماعتوں کو کمزور کرنے کا جو یہ سلسلہ جنرل مشرف اور اس کے حواریوں نے شروع کیا ہے یہ اس ملک کی جڑوں کو کھوکھلا کرے گا اور جیسے ابھی ارشد بگو صاحب نے کہا کہ تقسیم پانی کی ہو یا گندم کی ہو یا باقی وسائل کی ہو وہ صحیح طریقے پر تمام صوبوں کی مرضی کے مطابق ہو اسی لئے ہم کہتے ہیں کہ جب آئین توڑنے کی بات رانا صاحب نے کی کہ یہ لوگ ان کا ساتھ دیتے ہیں تو میں آج پوچھتا ہوں کہ یہ کمیٹیاں بنانے کا کیا سلسلہ ہے؟ کیوں نہیں Council of Common Interests بنائی جاتی جو آئین میں موجود ہے اور اس میں ان تمام بین الصوبائی معاملات کو آپس میں طے کیا جائے۔ کیا وجہ ہے کہ حکومت ان چیزوں سے اپنی آنکھیں بند کرکے بیٹھی ہے جس کا آئین میں طریقہ کار ہے۔ ابھی راجہ صاحب نے مجھے کہا کہ رولز کے مطابق چلنا چاہئے۔ میں نے اسی لئے آپ سے request کی تھی کہ rules suspend کریں اور ہمیں بات کرنے دیں۔

جناب سپیکر! اس کے بعد یہ کیا قیامت تھی اور وزیراعلیٰ صاحب یہاں سے اٹھ کر یہ روز کہتے تھے' آئیں جی! باہر سے لوگ آئیں' باہر سے لیڈران آئیں اور مقدمات کو face کریں۔ آئیں اور کورٹوں میں جائیں تو میں کہنا چاہوں گا کہ جب وہ جرات کرکے آئے تو انہیں کورٹوں کو face کرنے کی بجائے یہاں سے بھگا دیا گیا یا زبردستی لے جایا گیا تو قانون کو توڑنے کا کون ذمہ دار ہے؟ انھیں کیوں قانون کے سامنے پیش نہیں کیا گیا؟ اس کے علاوہ ابھی تو صرف میاں شہباز شریف آئے تھے تو یہاں کرفیو کا سماں تھا' انشاء اللہ جس دن محترمہ بے نظیر بھٹو آئیں گی اس دن ان پر سیاسی قیامت آئے گی۔

دوسرا یہ کورٹ کو face کرنے کی بات کرتے ہیں تو کیا آصف علی زرداری آٹھ سال سے کورٹوں کو face نہیں کر رہے؟ کیا آصف علی زرداری جیل میں بیٹھ کر ان سے deal نہ کرتے ہوئے کورٹوں کو face نہیں کر رہے؟ ان کو بھی deal کی بڑی offer کرتے ہیں لیکن میں یہ بتانا چاہوں گا کہ آج حکومت اتنی کمزور ہو چکی ہے' آج اس صوبے کا وزیراعلیٰ خود اتنا کمزور ہو چکا ہے کہ وہ خوف کی بیماری میں مبتلا ہے۔ اس کا آنکھوں دیکھا حال میں آپ کو بتانا چاہوں گا کہ چند دن پہلے آپ کو یاد ہو گا کہ ہمارے ایک سینئر کالم نویس جناب اطہر عباس کی اہلیہ وفات پا گئیں۔ میں ان کی تعزیت کے لئے ان کے گھر گیا لیکن مجھے حیرانگی ہوئی کہ ان کے گھر سے دو میل پہلے سے ہی پولیس کے ناکے تھے اور جب میں ان کے

گھر پہنچا تو انھوں نے خود مجھے کہا کہ گیارہ بجے سے ہمارے پورے علاقے میں دو دو میل تک چھتوں پر' گھروں میں پولیس والے بیٹھے ہیں۔ لوگوں کو گھر میں یرغمال بنایا ہوا ہے اور کرفیو کا سماں ہے تو میں نے پوچھا کہ یہ کیوں ہے؟ تو انھوں نے کہا کہ وزیر اعلیٰ صاحب تعزیت کے لئے آنا چاہتے ہیں۔ جس صوبے کا وزیر اعلیٰ عدم تحفظ کا اتنا شکار ہو تو میں سمجھتا ہوں کہ جو خود خوف کی بیماری میں مبتلا ہو وہ صوبے کو کیا سنبھالے گا؟

جناب سپیکر! میں آج کل کی بات کروں تو اس ملک میں کس طرح حکومت ہماری وفاداری تبدیل کرانا چاہتی ہے اور وہ لوگ جو جیل face کرنا چاہتے ہیں' ججوں کو face کرنا چاہتے ہیں اور نیب کو face کرنا چاہتے ہیں انھیں آپ ضمانت ہونے کے باوجود رہا تک نہیں کرتے۔ دوسری طرف وہی نیب زدگان جن کے لئے آپ قانون بناتے ہیں اور ان کو آپ اپنے وزراء بنا کر بٹھاتے ہیں۔

جناب سپیکر! کل ہمیں پتا چلا اور آج ہم نے اخبارات میں پڑھا کہ مرکز میں اب اپوزیشن لیڈر بھی ایک ایسے شخص کو بنا دیا گیا ہے کہ جس کے پاس ہاؤس میں اکثریت نہیں ہے۔

جناب سپیکر! بات یہ ہے کہ جن لوگوں نے سترہویں ترمیم کے ذریعے اس ملک اور عوام کو ایک جرنیل کے پاس گروی رکھا' آج اس کا صلہ اور انعام اپوزیشن لیڈر کی صورت میں دیا جا رہا ہے۔ ہم سمجھتے ہیں کہ اگر یہ حق تلفی نہ کی گئی ہوتی تو آج وہ جماعت جو صحیح اپوزیشن کی صحیح نمائندگی کرتی ہے تو وہ اس وقت وہاں بیٹھے ہوتے۔

جناب سپیکر! میں یہ کہنا چاہوں گا کہ آپ نے کل پڑھا ہو گا کہ اسی جماعت کے چند دوستوں نے جنرل ضیاء کے ساتھ چلنے پر کل معافی مانگی ہے لیکن میں یہ کہنا چاہوں گا کہ آج انھوں نے جنرل مشرف کا ساتھ دے کر سترہویں ترمیم پر پھر یہ ثابت کیا ہے کہ وہ پھر عوام سے آنے والے دنوں میں معافی مانگیں گے۔

جناب سپیکر! میں آپ کی وساطت سے صوبے کے عوام کے سامنے یہ بات کہنا چاہوں گا کہ پنجاب کی حکومت وزیراعلیٰ سے لے کر نیچے تک تمام فیل ہو چکی ہے۔ میں لاء اینڈ آرڈر پر بہت بات کرنا چاہتا ہوں لیکن آپ نے کہا ہے کہ جمعۃ المبارک کے دن ہمیں وقت دیں گے' اس دن میں آپ کے ساتھ اعداد و شمار کے ساتھ بات کروں گا لیکن آپ مجھے بتائیے کہ کیا وزیر اعلیٰ کے اپنے شہر میں جہاں اٹھارہ اٹھارہ

قتل ایک دن میں ہونے اور لاہور شہر جہاں آٹھ قتل ایک دن میں ہونے کیا کوئی ایک بھی مجرم یا ملزم گرفتار ہوا ہے؟

جناب سپیکر! ہمارا صوبہ اس وقت لاقانونیت، مہنگائی، بے روزگاری میں جل رہا ہے اور ہمارے حکومتی ارکان اور وزیراعلیٰ صاحب وردی کے حق میں قراردادیں اور ان کے حق میں قصیدے پڑھنے میں لگے ہوئے ہیں۔

جناب سپیکر، شکریہ۔

چودھری اصغر علی گجر، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر، جی۔

چودھری اصغر علی گجر، شکریہ۔ جناب سپیکر! آج بڑے احسن طریقے سے اسمبلی کا آغاز ہوا اور میں یہ سوچ رہا تھا کہ ملک کے اندر جو اہم issues ہیں ان پر اپوزیشن بات کرے گی لیکن میں یہ سمجھ رہا ہوں کہ ہمیں دو طرفہ لڑائی لڑنی پڑ رہی ہے۔ ایک طرف تو ہم حکومت کو face کر رہے ہیں اور دوسری طرف ہمیں اپوزیشن کو face کرنا پڑتا ہے۔ (قطع کلامیاں)

جناب سپیکر، آرڈر۔ آرڈر پلیز۔

چودھری اصغر علی گجر، جناب سپیکر! میں سب پر یہ بات واضح کرنا چاہتا ہوں کہ جہاں پر بھی ظلم ہو گا، زیادتی ہو گی، جھوٹ ہو گا، فراڈ ہو گا اور غلط بیانی ہو گی تو چاہے حکومت ہو یا اپوزیشن ہم انشاء اللہ ان کو ہر حالت میں face کریں گے۔ اپوزیشن لیڈر آج یہ فرما رہے تھے کہ حکومت نے سترہویں ترمیم کے صلے میں متحدہ مجلس عمل کے فضل الرحمٰن کو اپوزیشن لیڈر منتخب کیا ہے۔ میں اپوزیشن لیڈر سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ وہ پڑھے لکھے لوگ ہیں، ایوان میں پڑھے لکھے لوگوں سے بات کرنا چاہتے ہیں، وہ اپنی پارٹی کی strength بتائیں۔ اس کے مطابق قومی اسمبلی کے اندر جو اپوزیشن لیڈر منتخب کیا گیا ہے وہ سب سے زیادہ ووٹ رکھنے والی پارٹی کا نمائندہ ہے۔ اب اس جھوٹ سے کوئی فائدہ نہیں ہے۔ یہ ریکارڈ کی بات ہے۔ اس میں ابہام نہیں ہے۔ اس میں کوئی دو رائے نہیں ہیں۔ یہ ایک بالکل مسلمہ چیز ہے کہ جس پارٹی نے ایک نشان پر سب سے زیادہ ووٹ لئے اس کو اپوزیشن لیڈر مقرر کیا ہے۔ دوسری بات یہ ہے کہ کسی آمر سے

معافی مانگی ہے تو ہم نہ کسی آمر کے سامنے جھکنے والے ہیں اور نہ ہم نے معافی مانگی ہے۔ (قطع کلامیاں)

جناب سپیکر، آرڈر۔ آرڈر پلیز۔

چودھری اصغر علی گجر، جب ذوالفقار علی بھٹو برسراقتدار آیا تو ذوالفقار علی بھٹو ملک کے اندر الیکشن ہار چکا تھا۔ یہ' یہ بھی جانتے ہیں' ہم بھی جانتے ہیں اور دنیا جانتی ہے کہ مجیب الرحمٰن نے الیکشن جیتا تھا لیکن ملٹری کے کندھوں پر بیٹھ کر وہ اس ملک کے اندر برسراقتدار آیا تھا اس لئے میں یہ کہتا ہوں کہ ایسی بات نہ کریں۔ میں انھیں دعوت دیتا ہوں کہ آئیں! مل کر ان حکمرانوں کا مقابلہ کریں۔ ہمارا ساتھ دو' ہم ان کا راستہ روکتے ہیں۔ شکریہ

جناب سپیکر، مہربانی۔ جناب قاسم ضیاء صاحب!

قائد حزب اختلاف، جناب سپیکر! شکریہ۔ میرے بھائی اصغر گجر صاحب نے ابھی یہ کہا کہ جو جماعت سب سے زیادہ سیٹیں لے کر اس وقت مرکز میں موجود ہے اسی لئے ان کا نمائندہ وہاں پر اپوزیشن لیڈر نامزد کیا گیا ہے۔ میں آپ کی وساطت سے انہی سے پوچھنا چاہوں گا کہ سرحد میں ان کی حکومت ہے' وہاں پر سپیکر صاحب بھی ان کے ہیں اور وہاں پر جو اپوزیشن لیڈر نامزد کیا گیا تھا وہ انفرادی حیثیت سے الیکشن جیتا تھا۔ انھوں نے وہاں پر کس قانون کے تحت اس کو اپوزیشن لیڈر بنایا۔ میں سمجھتا ہوں کہ وہ اپوزیشن لیڈر بن سکتا تھا لیکن اب غیر قانونی کام ہوا ہے کیونکہ Rules of Business میں یہ لکھا ہے کہ،

A member who holds the support of the majority of the Opposition members

وہاں کہیں نہیں لکھا ہوا کہ ایک جماعت جو ایک نشان پر لڑی ہو' جب انھوں نے سرحد میں خود اپوزیشن لیڈر نامزد کیا جو انفرادی حیثیت میں الیکشن جیتا جس کے ساتھ اب آپ کی مسلم لیگ (ق) بھی بیٹھی ہے۔ میں ان سے پوچھنا چاہوں گا کہ یہ کون سا قانون ہمیں بتا رہے ہیں؟

جناب سپیکر، شکریہ۔ جناب ارشد محمود بگو صاحب!

جناب ارشد محمود بگو، جناب سپیکر! ہم اپنے دوستوں کی بڑی عزت کرتے ہیں' بڑا احترام کرتے ہیں' یہ ہمارے بھائی ہیں۔ اس ملک کی بدقسمتی یہ ہے کہ ہم میں tolerance نہیں ہے۔ اگر اس ملک میں tolerance ہوتا اور ایک دوسرے کی رائے کا احترام ہوتا تو ایسی صورت حال پیدا نہ ہوتی۔ میں اپنے

بھائیوں سے کہتا ہوں کہ اگر یہ سارا کچھ ہوا ہے تو دراصل حکومت نے ہمیں بھی catch کرنے کی کوشش کی ہے اور ایک ایسی صورتحال پیدا کرنے کی کوشش کی گئی ہے کہ جس کا یہ وقت نہیں تھا۔ پورے پاکستان میں چاروں اسمبلیوں میں کہیں بھی اپوزیشن لیڈر منتخب نہیں ہوا تھا اور سب سے پہلے پنجاب میں جناب قاسم ضیاء صاحب کو اپوزیشن لیڈر بنایا گیا تھا اور ہمیں خوشی ہوئی تھی۔ ہمیں یہ اعتراض نہیں ہونا چاہئے کہ ان کو کیوں بنایا گیا تھا اور ان کو کیسے بنایا گیا تھا؟ لیکن ایسی باتیں میں اپنے دوستوں سے نہیں کہوں گا کہ ہم آپ کی کسی بات کا جواب نہیں دینا چاہتے۔ ہم یہ چاہتے ہیں کہ ہم نے پھر اکٹھے ہونا ہے۔ ہم نے آمر کے خلاف لڑنا ہے اور آپ نے ہمارے ساتھ کھڑے ہو کر لڑنا ہے۔ انشاء اللہ ہم اکٹھے ہو کر لڑیں گے۔ شکریہ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر، شکریہ۔ جناب ریاض شاہد صاحب!

جناب محمد ریاض شاہد، یہاں پر صوبے کے حالات پر لاء اینڈ آرڈر پر بحث ہو رہی تھی۔ میں اس پر ایک شعر کہنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر، جی، شعر سنا دیں۔

جناب محمد ریاض شاہد،

شیشۂ دل کو بچانے کی تمنا ہے اگر
پیار ان پتھر دلوں سے مانگنا بھی چھوڑ دو
جن کے دیکھنے سے ستم گر یاد آنے لگے
ان کے حق میں دعا بھی، بددعا بھی چھوڑ دو
اور دیپ جو لاکھوں بجھا کر آنگن پر چھائے ہیں
روشنی ان سے ملے گی سوچنا بھی چھوڑ دو

پارلیمانی سیکرٹری برائے صوبائی پیشہ ورانہ انتظامی ترقی، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر، جی، بریگیڈیر صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے صوبائی پیشہ ورانہ انتظامی ترقی، جناب سپیکر! میں آپ کا مشکور ہوں کہ آپ نے موقع دیا۔ یہ سوکنوں کی لڑائی ہے اور یہ ان کی پارٹیوں کی لڑائی ہے جو کہ قومی اسمبلی میں لڑنے کی بجائے یہ صوبائی اسمبلی کا وقت ضائع کر رہے ہیں۔ میں آپ کی وساطت سے اپنے معزز بھائیوں سے یہ درخواست کروں گا کہ جس point پر وہ بولنا چاہتے ہیں وہ بولیں' قومی اسمبلی کی پارٹیوں کی بحث اس ہال میں نہ کریں۔

سید احسان اللہ وقاص، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر، شکریہ۔ جی' سید احسان اللہ وقاص صاحب!

سید احسان اللہ وقاص، بہت بہت شکریہ۔ جناب سپیکر! محترم قاسم ضیاء صاحب نے نمبرز کے حوالے سے ارشاد فرمایا ہے۔ میں ان کی اطلاع کے لئے عرض کرنا چاہتا ہوں کہ جب قومی اسمبلی میں وزیراعظم کا الیکشن ہوا تھا تو مولانا فضل الرحمٰن کو 86 ووٹ ملے تھے اور پیپلز پارٹی کے امیدوار شاہ محمود قریشی صاحب کو 50 ووٹ ملے تھے۔ دوسری بات میں یہ بھی عرض کرنا چاہتا ہوں کہ صوبہ سرحد کے متعلق انہوں نے پوچھا ہے کہ وہاں پر گزشتہ الیکشن کے دوران پیپلز پارٹی کی غلطیوں اور اس کی لیڈر شپ کے کرتوتوں کی وجہ سے صوبہ سرحد میں پیپلز پارٹی مکمل طور پر صاف ہو گئی اور وہاں پر پانچ افراد پر مشتمل آزاد گروپ تھا۔۔۔

محترمہ صغیرہ اسلام، پوائنٹ آف آرڈر۔۔۔

جناب سپیکر، محترمہ! میں نے ان کو floor دیا ہوا ہے۔ آپ کو بعد میں موقع دیا جائے گا۔ پلیز! تشریف رکھیں۔

سید احسان اللہ وقاص، یہ سننے کا حوصلہ پیدا کریں۔ وہاں پر پانچ افراد اپوزیشن کے آزاد گروپ سے منتخب ہوئے۔۔۔

چودھری اصغر علی گجر، جناب سپیکر! ہم نے ان کے لیڈر کی بات سنی ہے' یہ بھی سنیں۔

جناب سپیکر، بالکل ٹھیک۔

سید احسان اللہ وقاص، جناب سپیکر! پانچ افراد حزب اختلاف کے آزاد گروپ کے منتخب ہوئے۔ سب سے بڑا گروپ وہ تھا۔ انہوں نے جس شخص کو اپنا گروپ لیڈر بنایا' سب سے بڑا گروپ اپوزیشن کا ہونے کی حیثیت سے اس کو اپوزیشن کا لیڈر منتخب کیا گیا۔ بد قسمتی یہ ہے کہ ہمارے ملک کے اندر پیپلز پارٹی کی اس وقت یہ حالت ہے کہ پاکستان کی تاریخ میں کبھی ایسا نہیں ہوا کہ ان کے 35 ایم۔این۔ایز اپنی پارٹی چھوڑ کر بھاگ گئے اور اس کے بعد صوبائی اسمبلی میں کوئی پتا نہیں چلتا کہ ہر دوسرے دن ان کے کسی نہ کسی ایم۔پی۔اے نے استعفیٰ دیا ہوتا ہے۔ مجھے نہیں اندازہ کہ ہمارے قائد حزب اختلاف کس دن استعفیٰ دے دیں لیکن یہاں پر جس پارٹی کی یہ حالت ہوئی ہے وہ یہ چاہتے ہیں کہ ہمیں قائد حزب اختلاف بنایا جاتا۔ ان کو قائد حزب اختلاف بناتے اور دوسرے دن ان کا آدمی ٹریژری بنچز میں شامل ہو جاتا۔ یہ کام ہم نے ان کو وہاں پر نہیں کرنے دیا۔ گزارش یہ ہے کہ اس وقت اصل اپوزیشن کا دعویٰ کرنے والوں کی حالت یہ ہے کہ وانا میں آپریشن ہو رہا تھا اور انہوں نے ڈٹ کر اس کی مخالفت کی۔ پاکستانیوں کو وہاں قتل کیا جا رہا تھا' شہید کیا جا رہا تھا انہوں نے اس وانا آپریشن کی پوری حمایت کی اور اس کے خلاف جو آواز بلند کر رہے تھے اس کی پوری طرح انہوں نے مخالفت کی۔ پاکستانیوں پر یہاں حملہ ہو رہا تھا' یہ لوگ ہر معاملے میں' امریکہ کے پٹھو ہونے کے معاملے میں ان کا اور حکمرانوں کا آپس میں مقابلہ لگا ہوا ہے۔ یہ کہتے ہیں کہ ہم بڑے پٹھو ہیں۔ یہ کس منہ سے اپوزیشن کے دعوے کرتے ہیں۔ کونسا issue ہے جس میں پیپلز پارٹی نے سوائے اقتدار کی کرسی کی لڑائی کے کسی issue پر حکومت کی مخالفت کی ہے؟ کسی issue پر یہ مخالفت نہیں کرتے ہر issue پر حکومت کا پوری طرح ساتھ دیتے ہیں۔ اپنے ایم۔این۔ایز اور ایم۔پی۔ایز کو تھوک کے بھاؤ پر حکومت کی صفوں کے اندر بھیج کر حکومت کو مضبوط اور مستحکم کیا۔ ان کی وجہ سے وفاق کے اندر جمالی کی حکومت بنی۔ ان کے صوبہ پنجاب کے صدر راؤ سکندر صاحب جو اس وقت سینئر وزیر ہیں' انہی کے منشور' انہی کے ایم۔این۔اے سینئر وزیر بنے ہوئے ہیں۔ اب ساتھ یہ اپوزیشن کی سیٹوں پر بھی قبضہ کرنا چاہتے ہیں۔ یہ اس طرح کی دو نمبری اپوزیشن کو ہم نہیں کرنے دیں گے۔ ہم جو صحیح بات ہے وہ کریں گے اور انشاء اللہ جرأت کے ساتھ کریں گے۔

سید مجاہد علی شاہ، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، جناب شاہ صاحب!

سید مجاہد علی شاہ: جناب سپیکر! میں آپ کی وساطت سے ایم۔ایم۔اے والے بھائیوں کو یہ درخواست کرتا ہوں کہ یہ چاہے اِدھر یا اُدھر کے ہوں، میر جعفرؒ میر صادق نہ بنیں۔ آج یہ پوچھتے ہیں کہ وانا میں پیپلز پارٹی نے یہ کردار ادا کیا ہے۔ میں ان سے پوچھتا ہوں کہ ان کی سرحد میں گورنمنٹ ہے، ان کے وزیراعلیٰ نے وہاں کیا کیا ہے؟ (نعرہ ہائے تحسین)

یہ وہاں کیا کردار ادا کر رہے ہیں؟ سرحد کے لوگوں نے انہیں ووٹ دیا ہے اور ان کی وہاں پر گورنمنٹ بنی ہے۔ آج تک انہوں نے وہاں پر کون سا ایسا کردار ادا کیا ہے جو اس عوام سے جس طریقے سے ووٹ لے کر آئے ہیں، قرآن شریف دکھا کر ووٹ لے کر آئے ہیں، اسلام کے لئے ووٹ لے کر آئے ہیں، کیا کردار ادا کر رہے ہیں؟ ہماری سرائیکی زبان میں کہتے ہیں کہ "کھیل دا گھعانہ بنو" یعنی کہ سب کا مشترکہ۔ لہذا ان سے گزارش ہے کہ یا تو ادھر کے بنیں یا اُدھر کے بنیں۔ شکریہ۔

جناب سپیکر: جناب راجہ ریاض احمد!

راجہ ریاض احمد: شکریہ۔ جناب سپیکر! میرے بھائی جو پیپلز پارٹی کے خلاف بات کر رہے تھے میں ان سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ ان کے ایک اپنے ممبر نے اس ہاؤس میں کہا تھا کہ حکومت کا ساتھ دینے پر ہماری قیادت نے دو ارب روپیہ لیا ہے۔ اس کے بعد یہ کہتے ہیں کہ پیپلز پارٹی اپنا ایک موقف رکھتی ہے۔ ہم دہشت گردی کے خلاف ہیں۔ جہاں بھی دہشت گردی ہو گی ہم اس کے خلاف ہیں اور ہم چاہتے ہیں کہ امن ہونا چاہئے، دوستی ہونی چاہئے، بھائی چارہ ہونا چاہئے۔ سرحد میں ان کی اپنی حکومت ہے۔ وہاں پر یہ کنٹرول نہیں کر سکے۔ یہ کہتے ہیں کہ ہمارے پاس ہاؤس میں majority ہے۔ ہمارے پاس اس وقت امین فہیم صاحب کے حق میں 84 لوگوں نے دستخط کر کے دیئے ہیں اور ان کو 50 لوگوں نے دستخط کر کے دیئے ہیں۔ اس کے بعد آپ فیصلہ کریں اور سوچیں کہ کس کا حق بنتا ہے۔ انہوں نے صرف جو دھاندلی کی ہے، انہوں نے حکومت کا جو ساتھ دیا ہے اس کی ان کو مراعات مل رہی ہیں، انعام مل رہا ہے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

محترمہ نشاط افزاء: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، محترمہ فرمائیں!

محترمہ نشاط افزاء، جناب سپیکر! میں آپ کی وساطت سے اپنے محترم بھائی کو کہنا چاہتی ہوں کہ انہوں نے فرمایا کہ آپ کے 35 لوگ بھاگے ہیں۔ پہلے تو وہ اپنی تعداد کی درستی فرمائیں۔ میں ان سے گزارش کرتی ہوں کہ آپ کی تو پوری کی پوری پارٹی حکومت کے ساتھ بھاگ گئی ہے۔(نعرہ ہائے تحسین)
پوری کی پوری پارٹی حکومت سے جا ملی ہے کس منہ سے آپ اپوزیشن کی بات کرتے ہیں؟ دو جگہ حکومت میں بیٹھے ہوئے ہیں اور پھر اپوزیشن کا بھی دعویٰ کر رہے ہیں۔ میں ایک گزارش کرنا چاہتی ہوں کہ،

ہر دور میں ہوتی رہی طاقت کی پرستش
ہر منافق یزیدوں کا پرستار رہا ہے

(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر، جی، رانا آفتاب احمد خان صاحب!

رانا آفتاب احمد خان، جناب سپیکر! میں آپ کا بڑا مشکور ہوں کیونکہ انہوں نے بڑا اہم issue لیڈر آف دی اپوزیشن قومی اسمبلی کا اٹھایا تھا۔ انہوں نے کہا ہے کہ جب لیڈر آف دی ہاؤس کی strength تھی اس وقت انہوں نے 80 ووٹ لئے تھے۔ ریکارڈ کی درستی کے لئے میں یہ کہنا چاہوں گا کہ آپ نے بھی جب قاسم ضیاء صاحب کو قائد حزب اختلاف بنایا تھا تو آپ نے کہا تھا کہ آپ لکھ کر لائیں کہ کتنے ممبران کی آپ کو support ہے۔ یہی طریقہ کار ہوتا ہے۔ یہ کوئی طریقہ نہیں ہے کہ اس نے کتنے ووٹ لئے تھے؟ اس طرح تو راجہ بشارت صاحب کہیں کہ میں نے 82 ہزار ووٹ لئے ہیں تو مجھے چیف منسٹر ہونا چاہئے۔ ہمیشہ اپوزیشن ممبران کی majority کو مدنظر رکھ کر ہی قائد حزب اختلاف منتخب کرنا ہوتا ہے۔ ہم تو یہ کہتے ہیں کہ سپیکر صاحب ابھی بھی ان سے یہ consent مانگ لیں کہ کس کے پاس majority ہے اور جس کے پاس majority ہو اس کو قائد حزب اختلاف ہونا چاہئے۔ آپ اس base پر retrospective نہیں لے سکتے ہیں۔ اس طرح تو میں کہوں گا کہ راجہ صاحب صبح وزیراعلیٰ کا حلف لیں کیونکہ انہوں نے سب سے زیادہ ووٹ لئے ہیں۔

شیخ اعجاز احمد، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر، جی، فرمائیں!

شیخ اعجاز احمد، شکریہ۔ جناب سپیکر! آج جب بزنس ایڈوائزری کمیٹی کی میٹنگ ہوئی اس میں' میں بھی موجود تھا۔ اس میں یہ معاملہ طے ہوا تھا جس پر آپ نے رولنگ بھی دے دی ہے اور یہ شفقت بھی فرما دی ہے کہ اس کے مطابق ہاؤس کو چلایا جائے۔ یہاں پر یہ معزز ایوان یہ سمجھتا ہے کہ جمہوریت میں سب کو بات کرنے کی اجازت ہونی چاہئے۔ اسی جمہوری حق کو ہمارے دوستوں نے یہاں پر بیٹھ کر استعمال کیا۔ اب وہ حق ہر دوست استعمال کر چکا ہے اور میں ایوان کا وقت بچانے کے لئے اور اس بزنس ایڈوائزری کمیٹی میں جو principle lay down ہوا تھا اس کی جانب چلنے کے لئے میں آپ کی توجہ کا طلب گار ہوں اور گزارش کروں گا کہ قاسم ضیاء صاحب بات کر چکے ہیں' اس کے بعد رانا ثناء اللہ صاحب نے بات کرنی ہے۔ صرف تین چار دوست ہیں کہ جنہوں نے بات کرنی ہے اس لئے میں اپنا وقت اپنے پارلیمانی لیڈر صاحب کو دیتا ہوں تا کہ وہ اس پر بات کر سکیں۔

وزیر مواصلات و تعمیرات، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر، جی' فرمائیں!

وزیر مواصلات و تعمیرات، شکریہ جناب سپیکر! میں گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ وقفہ سوالات شروع ہوئے تقریباً چالیس منٹ ہونے کو ہیں اور ہم یہاں پر اپنے ہی ساتھیوں کو مطعون کرنے کے لئے اتنا وقت صرف کر چکے ہیں جبکہ یہ مرکز کا معاملہ تھا۔ اس ایوان کے چالیس منٹ جو کہ وقفہ سوالات کے لئے مختص تھے اور انہی ممبران نے عوامی مسائل کے حل کے لئے جو سوالات کئے تھے وقفہ سوالات کے چالیس منٹ ایک دوسرے پر تنقید کرتے کرتے ضائع کر دیئے گئے ہیں۔ میری آپ سے گزارش ہے کہ rules کا خیال کرتے ہوئے وقفہ سوالات شروع کیا جائے۔

جناب سپیکر، جی' رانا صاحب!

رانا ثناء اللہ خان، جناب سپیکر! میں آپ کا مشکور ہوں گو کہ اجلاس کافی تاخیر سے بلایا گیا مگر آپ نے آج واقعی اپنے رویئے سے اس تاخیر کا ازالہ کر دیا ہے اور آپ نے تمام ممبران کو بات کرنے کا موقع دیا۔ آج سے تقریباً ایک ماہ پہلے ایک ایسے محب وطن جس نے اس قوم کی خدمت کی' جس نے اس قوم میں میرٹ transparency کو راہ دی' جس نے اس ایوان میں بطور قائد ایوان اور بطور قائد حزب اختلاف اپنا رول ادا

کیا اس نے اپنے وطن واپس آنے کا اعلان کیا۔ اس کا اعلان ہوتے ہی حکومت کے ہاتھ پاؤں پھول گئے اور ان تمام صاحبان کو گلے اور پھیپھڑوں کی خرابی ہو گئی جو ابھی تک بدستور قائم ہے اور یہ مختلف انداز سے راستے تلاش کرنے لگے کہ اب ہم نے کس طرح سے ادھر سے بھاگ کر دوسری طرف جانا ہے۔ اس کی پاداش میں حکومت نے پہلے تو یہ کہنا شروع کر دیا کہ وہ آ ہی نہیں سکتے' وہ آئیں گے ہی نہیں اور لاعلمی کی یہ انتہا ہے کہ اس صوبے کے چیف ایگزیکٹو' وزیراعلیٰ پنجاب کو بھی یہ معلوم نہیں تھا کہ وہ آ رہے ہیں۔ انہوں نے live interview میں آ کر کہا کہ وہ آ ہی نہیں سکتے' یہ تو ڈراما ہے۔ وہ تو خود کو زندہ رکھنے کے لئے یہ باتیں کرتے ہیں اور پھر یہ بھی فرمایا کہ یہ تو ساڑھے تین سال کی بات ہے اگر وہ وہاں سے پیدل بھی چلے ہوتے تو اب تک وہ لاہور پہنچ چکے ہوتے۔ یہ ان کا آخری دن تک موقف تھا۔ پھر انہوں نے کہا کہ جناب سعودی عرب حکومت انہیں نہیں آنے دے گی اور ایک طرف ارشد لودھی صاحب جیسے آدمی بھی یہ کہہ رہے تھے کہ وہ واپس کیوں نہیں آتے؛ وہ واپس آئیں اور آ کر اس میدان میں سیاست کریں۔ جب انہیں بھی یہ معلوم ہوا کہ اس قسم کے لوگ بھی اب یہ کہہ رہے ہیں کہ وہ آئیں اور میدان میں سیاست کریں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

وزیر زراعت: جناب سپیکر! اپنے پاؤں پر کلہاڑا مارنے والے لوگ ایسے ہی ہوتے ہیں اور انہوں نے اپنے آپ کو ظاہر کر دیا۔ ہم تو اب بھی کہتے ہیں کہ وہ آئیں اور آ کر سیاست کریں۔

رانا ثناء اللہ خان: جناب سپیکر! لودھی صاحب نے اب پھر کہا ہے کہ میں تو کہتا ہوں کہ آ جائیں۔ ان کے یہ کہنے سے کوفے والوں کی یاد تازہ ہو جاتی ہے۔

وزیر مال' ریلیف و کنسالیڈیشن: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی' فرمائیں!

وزیر مال' بحالی و استمال: جناب سپیکر! وہ معاہدہ کر کے گئے ہیں اور اس کے مطابق وہ واپس نہیں آ سکتے۔ وہ آئے ہی نہیں ہیں۔ یہ ایسے ہی کہہ رہے ہیں۔

جناب سپیکر: جی' رانا صاحب! اب فرمائیں۔

رانا ثناء اللہ خان، جناب سپیکر! جب یہ صورتحال ہوئی تو انہوں نے واپس آنے کا فیصلہ کیا اور انہوں نے علی الاعلان یہ بات پوری دنیا میں کہی کہ میں اپنے وطن واپس جا رہا ہوں اور میں اپنی قوم اور اپنے ہم وطنوں کی خدمت کے لئے واپس جا رہا ہوں۔ جب وہ وہاں سے چلے تو انہوں نے یہاں تک کہا کہ سعودی عرب والے انہیں نہیں آنے دیں گے۔ پھر انہوں نے کہا کہ سعودی عرب والے جہاز بھیج دیں گے' وہ جہاز ان کو ایئرپورٹ سے ہی لے کر چلا جائے گا لیکن یہ ساری دنیا نے دیکھا کہ وہ اس ملک میں واپس آئے' انہوں نے لاہور ایئرپورٹ پر لینڈ کیا' انہوں نے اس وطن کی فضاؤں میں سانس لیا ' وہ یہاں پر موجود رہے اور پھر دوبارہ انہوں نے ان کے ساتھ دھوکا کیا اور ان کو یہ کہا گیا کہ ہم آپ کو گرفتار کر رہے ہیں اور آپ کو راولپنڈی لے کر جا رہے ہیں اور انہوں نے سعودی عرب کی منت کی اور ان کو دھوکے سے واپس بھیج دیا۔ یہ بات ثابت ہو گئی کہ میاں شہباز شریف اگر اس ملک کی جیل میں بھی بیٹھا ہو تو یہ حکومت نہیں چل سکتی۔ یہ انہیں جیل میں بھی نہیں رکھ سکتے۔ انہوں نے ساڑھے تین سال تک کیا پراپیگنڈا کیا کہ وہ تو محلات میں بیٹھے ہیں۔ وہ محلات کو چھوڑ کر یہاں جیل میں بیٹھنے کے لئے نہیں آئیں گے۔ انہوں نے کہا کہ جناب! انہوں نے سیاست چھوڑ دی ہے اور وہ اس ملک سے چلے گئے ہیں۔ وہ واپس قطعاً نہیں آئیں گے۔ انہوں نے واپس آ کر یہ ثابت کر دیا کہ وہ اس ملک کے شہری ہیں۔ جہاں تک اس بات کا تعلق ہے کہ ان کی حکومت ہے بلکہ ان کی کیا حکومت ہے' جن کی حکومت ہے یہ ان کے کاسہ لیس ہیں' ان کا یہ face بنے ہوئے ہیں۔ انہوں نے ان کو اس ملک میں ٹھہرنے نہیں دیا جیسا کہ انہوں نے کہا کہ وہ معاہدہ کر کے گئے ہیں۔ یہ ملک کا آئین ہے۔ اس میں اگر انہوں نے کوئی ان دنوں ترمیم کی ہے تو میں ان سے چاہوں گا کہ یہ بتائیں کہ اس ملک کے آئین کے خلاف' جو چیز اس ملک کے آئین میں درج ہے' اس ملک کا آئین جس بات کا مجھے حق دیتا ہے اس حق کے خلاف' اس قانون کے خلاف کیا کوئی معاہدہ ہو سکتا ہے؟ یہ آرٹیکل 15 ہے' میں وزیر مال کے لئے اسے پڑھ دیتا ہوں۔

Every citizen shall have the right to remain in, and, subject to any reasonable restriction imposed by law in the public interest, enter and move freely throughout Pakistan.

اس میں enter کا مطلب یہی ہے کہ جو اس ملک کا شہری ہے اسے یہاں پر enter ہونے' رہنے and to

reside and settle in any part thereof, تو آئین کے تحت اس ملک کے ہر شہری کو جو حقوق حاصل ہیں انہیں کسی معاہدے کے ذریعے چھینا نہیں جا سکتا۔ یہ fundamental Law ہے' یہ بنیادی قانون ہے کہ جو حقوق اس آئین میں ہر شہری کو دے دیئے گئے ہیں وہ چھینے نہیں جا سکتے بلکہ حکومت guaranteed ہے' وہ ضامن ہے کہ ان حقوق کو ہر شہری کے لئے ensure کرے۔ یہ معاہدہ ہے between the state and every citizen کہ جو بنیادی حقوق اسے دیئے گئے ہیں حکومت ان کا تحفظ کرے۔ یہ کہتے ہیں کہ معاہدہ ہو گیا تو کیا ایک قیدی اور قید کرنے والے میں کوئی معاہدہ ہو سکتا ہے؟ کیا ایک جابر اور مجبور میں کوئی معاہدہ ہو سکتا ہے؟ کیا ایک حاکم اور محکوم میں معاہدہ ہو سکتا ہے؟[******]

جناب سپیکر، یہ الفاظ میں کارروائی سے حذف کرتا ہوں۔

رانا ثنا اللہ خان، جناب سپیکر! گزارش یہ ہے کہ میں جو باتیں بھی کر رہا ہوں' میں حلفاً آپ کو کہتا ہوں کہ اس سے پوری قوم کو استفادہ ہو گا اور جو ضمیر فروش ہیں ان کا ضمیر زندہ ہو گا۔ یہ بڑا ضروری ہے کہ مردہ ضمیر لوگوں کے ضمیر زندہ ہوں گے اور میں نے پورا سال بڑی محنت کے ساتھ تقاریر کیں۔ ان کی پاداش میں مجھے تشدد بھی برداشت کرنا پڑا لیکن آپ نے وہ تمام کی تمام تقاریر کاٹ دیں' جو آپ نے debates چھپوائی ہیں ان میں سے میری تمام تقاریر کی جگہ پر سٹار 'سٹار لگائے ہیں۔ یہ بڑی زیادتی ہے۔ آپ میری بات سن لیا کریں۔ اس کے بعد اس پر تھوڑا غور کر کے پھر سمجھیں کہ اسے کاٹنا ضروری ہے یا کوئی اگر آپ سے کہے کیونکہ مجھے بھی اس بات کا احساس ہے تو آپ اپنے طور پر اپنا اختیار استعمال نہ کریں۔ کسی غالب اور مغلوب میں کوئی معاہدہ نہیں ہو سکتا' جو آدمی قید میں ہو اسے اپنی پراپرٹی بھی sale کرنے کا اس وقت تک اختیار نہیں ہے جب تک کوئی عدالت certify نہ کرے کہ وہ آدمی اپنی free will سے اپنی پراپرٹی sale کر رہا ہے۔ اگر ایک آدمی کسی قید میں ہے تو اسے یہ اختیار نہیں کہ وہ اپنے دستخط کر کے بنک سے اپنی رقم نکلوائے جس کا وہ مالک ہے۔ اس کے لئے بھی ضروری ہے کہ وہ عدالت یا Competent Officer جو گزیٹڈ کلاس ون ہو۔۔۔

* بحکم جناب سپیکر الفاظ کارروائی سے حذف کئے گئے

وزیر خصوصی تعلیم ، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر، جی محترمہ!

وزیر خصوصی تعلیم، شکریہ۔ جناب سپیکر! ابھی معزز رکن رانا ثناء اللہ صاحب نے ان کے آنے اور ان کے جانے' ان کے ٹھہرنے اور پھر ڈی پورٹ ہونے کی جو داستان بیان کی ہے میں ریکارڈ کی درستی کے لئے یہاں بتاتی چلوں کہ ان کا یہاں لاہور علامہ اقبال انٹر نیشنل ائرپورٹ پر stay صرف 15 منٹ بنتا ہے۔ جب وہ وہاں سے آتے ہیں تو اس وقت وہ نجی چینل (A.R.Y. 1) کو انٹرویو بھی دے رہے ہوتے ہیں لیکن جب وہ یہاں پر پہنچتے ہیں تو رانا ثناء اللہ صاحب ! آپ کے ور کروں کے لئے انہوں نے ایک لفظ بھی نہیں کہا اور وہ صرف' He wanted to touch the airport ایک سٹوری بنانے کے لئے اور اس کے بعد ان کے ورکرز جس مینٹل ٹارچر سے گزرتے ہیں کہ ان کا لیڈر آتا ہے اور وہ بغیر کچھ کہے ہی چلا جاتا ہے not even a single word اور ان کے لیڈر نے اخباری اشتہاری مہم پر اور ورکروں کو لانے اور انہیں لے جانے کے لئے 7 کروڑ روپے لگائے ہیں۔ فیصل آباد میں بہت سے ایسے علاقے ہیں جہاں پر لوگوں کو پینے کا صاف پانی مہیا نہیں ہے۔ آپ اپنے لیڈر سے وہ 7 کروڑ روپے لیتے اور اپنے حلقے کے مسائل حل کرتے۔ 7 کروڑ روپے لگا کر وہ یہاں پر آتے ہیں just for nothing

جناب سپیکر! دوسرا میں ان سے یہ عرض کرنا چاہوں گی کہ انہوں نے Constitution کی بات کی ہے تو کیا ان کے دور میں اس کا خیال رکھا گیا تھا؟ Constitution اجازت نہیں دیتا کسی سیکنڈ لیفٹیننٹ کو اس طرح dismiss کرنے کی جس طرح ان کے اس وقت کے پرائم منسٹر نے چیف آف آرمی سٹاف کو dismiss کیا اس لئے آپ Constitution کا کہتے ہیں کہ Constitution کا جتنا خیال اس دور میں رکھا گیا ہے کبھی بھی اس طرح سے نہیں رکھا گیا۔ ایک معاہدہ تھا' ایک معاہدہ ہے' اس معاہدے کے فریق ہیں ۔ اس کا تیسرا فریق شریف فیملی بنتی ہے۔ شہباز شریف کے اس پر دستخط ہیں۔ان کو اس بات کو admit کرنا چاہئے۔ میں یہ ضرور کہوں گی کہ جب ظلم کے اختتام پر نوری نت گنڈاسا مار کر اپنی ٹانگ توڑ لیتا ہے تو اس میں دوسروں کا تو کوئی قصور نہیں ہے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر، شکریہ۔ جی' رانا صاحب!

رانا ثناء اللہ خان، جناب سپیکر! میری یہ گزارش ہو گی اور میری کوشش ہے کہ زیادہ وقت نہ لوں اور جلدی اپنی بات کو ختم کروں۔ اگر کسی معزز ممبر کو میری اس بات سے اختلاف ہے تو میں سمجھتا ہوں کہ انہیں بھی وقت دیا جائے اور وہ میری بات کا جواب اپنی باری پر دیں۔ اب محترمہ نے یہ فرمایا ہے کہ ان کے لیڈر آئے اور صرف 15 منٹ ٹھہرے۔ میں محترمہ کی اطلاع کے لئے عرض کرتا ہوں کہ انہیں شاید اس بات کا احساس نہیں ہے کہ 15 منٹ تو بہت ہوتے ہیں۔15 منٹ تو بہت وقت ہے' اگر آدمی نے کوئی پیغام دینا ہے یا کوئی کام کرنا ہے تو اس کے لئے تین 'چار یا پانچ منٹ ہی کافی ہوتے ہیں۔ ان کو کیسے پتا چل گیا کہ انہوں نے کوئی پیغام نہیں دیا؟ انہوں نے ہمیں پیغام بھی دیا بلکہ اس قوم کو پیغام دیا۔ میں یہ عرض کر رہا تھا کہ جس معاہدے کی یہ بات کر رہے ہیں وہ معاہدہ اس ملک کے آئین کی violation ہے اور اگر کوئی ایسا معاہدہ ہے اور اگر یہ imagine کرتے ہیں کہ کوئی ایسا معاہدہ ہے' اگر وہ حکومت جس حکومت نے اس معاہدے کو کیا یا جو وہ کہتے ہیں کہ معاہدہ ہے۔ اب ان کا ان سے جتنا واسطہ ہے وہ اپنی جگہ پر لیکن اگر وہ یہ کہتے ہیں تو یہ آئین کی خلاف ورزی ہے تو اگر یہ معاہدہ ہے تو یہ بات ثابت ہو جائے گی کہ اس حکومت نے ایک غیر آئینی معاہدہ کیا' ایک غیر قانونی کام کیا۔ سپریم کورٹ میں جب پٹیشن چل رہی تھی تو وہاں پر سپریم کورٹ کا فیصلہ اس بات کا گواہ ہے۔ اخبارات میں چھپا ہے اور پوری دنیا نے پڑھا ہے کہ وہاں پر حکومت نے قطعاً یہ موقف اختیار نہیں کیا کہ وہ کسی معاہدے کے تحت گئے ہیں یا کوئی معاہدہ ہوا ہے لیکن یہ بات اپنی جگہ پر ہے۔ جیسا میں نے عرض کیا کہ قید میں بند آدمی جو ہے وہ خود negotiate نہیں کر سکتا۔ وہ اپنے جو اس کے بنیادی حقوق ہیں' اس کی پراپرٹی ہے' اس کا بنک بیلنس ہے ان کو بھی وہ اس وقت تک جب تک کہ کوئی کورٹ certify نہ کرے کہ یہ آدمی free-will سے یہ کام کر رہا ہے اس وقت تک ان کو بھی وہ dispose of نہیں کر سکتا تو وہ آئین' وہ اس کا حق' fundamental right جس کو اس آئین نے guaranteed کیا ہے اس کے اوپر وہ معاہدہ کیسے کر سکتا ہے؟ اس ملک میں قانون موجود ہے کہ اگر قید میں بند آدمی کوئی معاہدہ کرنا چاہتا ہے' اسے قید سے عدالت میں لایا جائے گا اور وہ عدالت میں اپنی statement record کرائے گا۔ عدالت اسے یہ بتائے گی کہ تم اس حیثیت میں ہو' تم اگر نہ کرنا چاہو تو نہ کرو لیکن اگر تم کرو گے تو تمہارے حقوق کے اوپر اس بات کا اطلاق ہو گا تو تب جا کر وہ معاہدہ کر سکتا ہے۔ a man in custody جو ہے اس کے بیان کی کوئی وقعت ہی نہیں ہے جو وہ custody میں

دیتا ہے لیکن یہ کہہ رہے ہیں کہ معاہدہ تھا اور معاہدہ ہے۔ جن لوگوں کی یہ بات ہے ان لوگوں نے تو اتنا بتانا گوارا نہیں کیا کہ ہم ان کے آنے پر کیا ایکشن لیں گے؛ ان کی پارٹی کا صدر کوئی اور بیان دے رہا ہے جو ہمارے وزیراعظم صاحب ہیں وہ کوئی اور بات کر رہے تھے' ہمارے چیف منسٹر صاحب مان ہی نہیں رہے تھے کہ وہ آ ہی نہیں سکتا۔ وہ آنے کا ہی نہیں لیکن جب ساری دنیا نے دیکھا کہ وہ آئے اور اس دن انہوں نے کیا کیا؛ انہوں نے 11۔مئی سے ایک ہفتہ قبل منتخب اراکین اسمبلی کے گھروں پر raid کئے' ان کے عزیز و اقارب کی تذلیل کی' اس کے بعد انہوں نے ممبران کو arrest کیا اور پورا پنجاب انہوں نے سیل کیا ہوا تھا۔ لاہور میں چاروں طرف پولیس کا پہرہ تھا اور ناکے لگے ہوئے تھے اور وہاں پر کسی آدمی کو اندر داخل ہونے کی اجازت نہیں تھی۔ نیلا گنبد جہاں پر ہم نے یہ تاثر رکھا ہوا تھا کہ ہم یہاں سے اکٹھے ہوکر اپنے لیڈر کے استقبال کے لئے جائیں گے وہاں پر انہوں نے لوگوں پر تشدد کیا' لوگوں کو گرفتار کیا اور تقریباً تین ہزار آدمی انہوں نے گرفتار کئے۔ جن حوالاتوں میں پندرہ بیس آدمی رکھنے کی گنجائش ہے وہاں انہوں نے ڈیڑھ' دو سو آدمیوں کو جانوروں کی طرح پوری رات بند کئے رکھا۔ اس کے بعد انہوں نے کچھ لوگوں کو without registration of case یا لکھت پڑھت کے انہوں نے رہا کردیا اور تقریباً 936 آدمیوں کے خلاف دہشت گردی کے پرچے درج کئے۔ میں وزیر قانون صاحب کو اس بات کا چیلنج کرتا ہوں کہ یہ اپنے جواب میں یہ بات بتائیں کہ جن 936 آدمیوں کے خلاف انہوں نے کیس رجسٹرڈ کئے یا جن تین ہزار آدمیوں کو انہوں نے گرفتار کیا ان میں سے کسی ایک آدمی کے پاس سے انہوں نے کوئی ڈنڈا' کوئی چاقو' کوئی weapon برآمد کیا ہے کہ وہ آدمی وہاں پر law & order کی صورتحال پیدا کرنے کے لئے آئے تھے یا وہاں پر وہ peacefully assemble ہونے کے لئے آئے تھے۔

چودھری تسنیم ناصر: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی' تسنیم ناصر صاحب!

چودھری تسنیم ناصر: جناب سپیکر! جس جلوس کو روکا گیا تھا اس جلوس میں سے ایک 7 ایم۔ایم گن' ایک ڈھولکی' ایک باجا اور تین شراب کی بوتلیں برآمد ہوئیں اور یہ on the record بات ہے اور ہمارے پاس F.I.R کی نقلیں بھی موجود ہیں اگر چاہئیں تو میں منگوا دیتا ہوں۔ میں نے ان کو تفصیل گن کر دی ہے

کہ ایک 7۔ ایم۔ایم گن' ایک ڈھولکی' دو باجے اور تین عدد شراب کی بوتلیں ان سے برآمد ہوئی ہیں۔ ان کی یہ حالت ہے کہ یہ اپنے لیڈر کو اس طرح سے receive کر رہے ہیں۔ یہ جو تین بڑی بہترین سی چیزیں لے کر آ رہے تھے مجھے یہ نہیں پتا کہ یہ لیڈر کو receive کرنے جارہے تھے یا کسی محلے میں جارہے تھے۔ شکریہ

جناب سپیکر: رانا ثناء اللہ صاحب برائے مہربانی ذرا مختصر کریں۔

رانا ثناء اللہ خان: جناب سپیکر! پولیس نے اسی شک میں کہ شاید یہ استقبال کے لئے جا رہے ہیں بسیں روکیں اور ایک ایک آدمی سے پوچھا اور اگر کسی پرائیویٹ گاڑی میں دو سے زیادہ آدمی تھے تو ان کو علیحدہ کرکے پوچھا گیا کہ تم کہاں جارہے ہو؟ تمہاری آپس میں کیا رشتہ داری ہے؟ سرحد سے جو جلوس آیا تھا اس جلوس میں ہمارے قائدین تھے۔ اس میں ہمارے صوبائی اور مرکزی سطح کے لیڈر تھے اگر انہوں نے ان سے کوئی چیز برآمد کی ہے تو یہ ہمیں بتائیں کہ فلاں سے یہ چیز برآمد ہوئی ہے۔ ایک ویگن پشاور سے لاہور آ رہی تھی ان کے کسی عزیز کی یہاں فوتیدگی ہوگئی تھی۔ انہوں نے ان 28 آدمیوں کو بھی پکڑ کر اندر کر دیا۔ بعد میں انہوں نے اپنی bail وغیرہ کروائی۔ میں یہ بات دعوے سے کہتا ہوں کہ پاکستان مسلم لیگ (ن) نے جو پروگرام دیا تھا وہ peacefully assemble ہونے کا تھا۔ ہم یہاں پر پُرامن طور پر اکٹھے ہونا چاہتے تھے اور ہمارے کسی کارکن سے کسی قسم کا کوئی ایسا مواد برآمد نہیں ہوا جس کے متعلق یہ کہا جائے کہ یہ پُرامن جلوس نہیں تھا۔ اس طرح سے میں یہ کہوں گا کہ اس پنجاب حکومت نے دوبارہ اس آئین کو violate کیا اور ہمارا جو بنیادی حق تھا میں وزیر قانون کی توجہ اس جانب مبذول کراؤں گا کہ یہ آرٹیکل 16 ہے۔

Every citizen shall have the right to assemble peacefully and without arms یہ ہمارا آئینی حق تھا کہ ہم peacefully assemble ہوتے without any arm یہ آرٹیکل 16 ہے۔ یہ حکومت تمام آئینی حدود کو پھلانگتے ہوئے' تمام غیر قانونی عمل دہراتے ہوئے اس طرح سے اپوزیشن کے ساتھ سلوک کر رہی ہے' اپوزیشن اراکین کو انتقام کا نشانہ بنارہی ہے اور دوسری طرف یہ خود کیا کر رہے ہیں؟ خود ان کو دیکھیں کہ جب یہ event over ہو گیا تو اس کے بعد کیا ہوا؟ اگلے دن وزیراعلیٰ پنجاب نے ٹی۔وی پر آ کر کہا اور میں سمجھتا ہوں کہ یہ بات ان کی ذات کے لئے بھی توہین کا باعث تھی کہ وہ اگلے دن ٹی۔وی پر نمودار ہوئے اور انہوں نے ساتھ ایک لوٹا بٹھایا ہوا تھا اور وہ اس کا اعلان کر رہے تھے کہ یہ پاکستان مسلم لیگ(ن) چھوڑ کر ہمارے ساتھ آگئے ہیں اور ان کو ہم نے اپنی جماعت میں شامل کر لیا ہے۔ مجھے انتہائی افسوس ہے

کہ انہوں نے فرمایا کہ یہ خوشخبری ہے' ساتھ یہ فرمایا کہ ایسی خوشخبریاں اور بھی ملیں گی۔ بہت افسوس کی بات ہے۔ ایک بات کہی جاتی ہے کہ [*******************]

جناب سپیکر، یہ الفاظ میں کارروائی سے حذف کرتا ہوں۔ رانا صاحب! ذرا مختصر کریں۔ میرے خیال میں کافی بات ہوچکی ہے اب تو question hour بھی ختم ہوچکا ہے اور اب تحاریک التوائے کار کا وقت ہے۔

رانا ثناء اللہ خان، جناب سپیکر! میں اپنی بات کو مختصر کرتا ہوں۔ میں یہی عرض کرنے والا ہوں۔

[**]

جناب سپیکر، یہ تمام الفاظ میں کارروائی سے حذف کرتا ہوں۔

رانا ثناء اللہ خان، جناب سپیکر! آپ مجھے ابھی تقریر کرنے دیں' بے شک بعد میں ساری تقریر ہی حذف کردیں۔ آپ کو بھی آسانی رہے گی اور مجھے بھی آسانی رہے گی۔ میں آخر میں یہ عرض کروں گا کہ میاں شہباز شریف نے اس ملک میں آکر ساڑھے تین سالہ پراپیگنڈا غلط ثابت کردیا ہے۔ میاں شہباز شریف اس ملک میں آئے ہیں۔ وہ جانے والے کل بھی آیا تھا اور وہ آنے والے کل بھی آئے گا۔ لودھی صاحب! آپ یہ نوٹ کرلیں اور ہم جمہوری روایات کو آگے بڑھائیں گے۔ کل کو اگر آج کی awaiting government opposition کے پاس اقتدار آیا اور کل کو ارشد لودھی صاحب کو ماڈل ٹاؤن میں پایا گیا تو میں ان کو خود اپنی گاڑی میں بٹھا کر چودھری پرویز الہیٰ کے گھر چھوڑ کر آؤں گا۔ میاں شہباز شریف اس وطن میں واپس آئیں گے۔

وزیر زراعت، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر، جی' ارشد خان لودھی!

وزیر زراعت، جناب سپیکر! آج کل رانا صاحب بڑے اداس ہیں کہ ایک دوست تو ہمارے گلے لگ گئے ہیں اور اب کئی دوسرے دوست بھی ہیں جن کے پیغام آرہے ہیں اور انشاء اللہ یہ چند دنوں کی بات ہے کہ یہ سب ہمارے ساتھ آئیں گے اور یہ اس کا انتظار کر رہے ہیں۔

---

* بحکم جناب سپیکر الفاظ کارروائی سے حذف کئے گئے۔

رانا ثناء اللہ خان، جناب سپیکر! میں آخری بات کرنے لگا ہوں کہ یہ لوگ اس بات کو تسلیم کرلیں اور اب بھی وقت ہے کہ لوگوں کے ضمیر خریدنے کی بجائے' کیا کمال کی بات ہے کہ جو لوگ خود اجتماعی طور پر اپنا ضمیر بیچ دیتے ہیں اور بعد میں اپنا ضمیر خریدنے نکل پڑتے ہیں۔ اگر انہوں نے اپنا ضمیر بیچ دیا ہے تو اوروں کے ضمیر کیوں خرید رہے ہو؟ وہ دن ضرور آئے گا جب وقت کا پہرہ بدلے گا اور سچ کو صرف سچ لکھا جائے گا۔ ہر آمر کو آمر' جابر کو جابر اور ظالم کو ظالم لکھا جائے گا اور میاں شہباز شریف اس ملک میں واپس آئے گا' وہ اس دور کا نقیب ہے جس دور میں اس ملک کا غریب خوشحال ہو گا' اس ملک میں میرٹ ہو گا' اس ملک میں انصاف ہو گا' اس ملک میں امن و امان ہو گا' اس ملک کی ماؤں بہنوں اور بیٹیوں کی عزت محفوظ ہو گی اور اس ملک میں قبضہ گروپ کا خاتمہ ہو گا بلکہ آج سرکاری اراضی پر جو قبضے ہو رہے ہیں وہ واگزار ہوں گے اور انشاء اللہ وہ دن بہت قریب ہے جب وہ آئیں گے اور اس ملک و قوم کی خدمت کریں گے۔

جناب سپیکر: چودھری عبدالغفور صاحب!

چودھری عبدالغفور خان: جناب سپیکر! میں آپ کا مشکور ہوں کہ آپ نے کافی تگ و دو کے بعد مجھے وقت دے دیا۔ میں انشاء اللہ صرف چند منٹ میں اپنی بات ختم کر لوں گا۔ سب سے پہلے تو میں آپ کی وساطت سے اپنے ساتھ کے بنچوں پر بیٹھے ہوئے بھائیوں سے مخاطب ہوں کیونکہ یہ لوگ کہتے تھے کہ "وہ اگر پیدل بھی چلتے تو آج تک آ جاتے' اب تک پہنچ چکے ہوتے۔" اب جبکہ شہباز شریف صاحب' شہبازِ پاکستان' یہاں آئے تو انھوں نے پاکستان اور پنجاب کے عوام پر کیا کیا ظلم ڈھائے۔ اس مقدس ایوان کے ممبران پر انھوں نے جو ظلم کئے' جو رویہ اپنایا وہ باعثِ شرم ہے۔ شہباز شریف پاکستان کیوں آنا چاہتا تھا؟ وہ پاکستان کی اس سرزمین کو چومنا چاہتا تھا۔ پاکستان کے عوام کی خدمت کرنا چاہتا تھا۔ شہباز شریف نے یہ کہا تھا کہ میں پاکستان جا کر اپنی جوان بیٹیوں کی شادی کرنا چاہتا ہوں۔ [**********]

ایک باپ کو اپنی ذمہ داریاں پوری کرنے سے روکا گیا۔

جناب سپیکر: یہ الفاظ میں کارروائی سے حذف کرتا ہوں۔

* بحکم جناب سپیکر الفاظ کارروائی سے حذف کئے گئے۔

چودھری عبدالغفور خان : آج میں آپ کی وساطت سے انھیں یہ بتانا چاہتا ہوں کہ :

آباد رہیں گے ویرانے ' شاداب رہیں گی زنجیریں
جب تک دیوانے زندہ ہیں' پھولیں گی پھلیں گی زنجیریں
جو زنجیروں سے باہر ہیں' آزاد انھیں بھی مت سمجھو
جب ہاتھ کٹیں گے ظالم کے' اس وقت کٹیں گی زنجیریں

جناب سپیکر ! میں اپنی بات ختم کرنے سے پہلے آپ کی وساطت سے آئی۔جی پنجاب سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ آپ کے اس ایم۔پی۔اے نے کون سا غلط کام کیا تھا؟ ہماری چادر اور چار دیواری کا تقدس کیوں پامال کیا گیا؟ ہمارے گھر والوں کو زخمی کیا گیا۔ [*****************]

جناب سپیکر : یہ الفاظ میں کارروائی سے حذف کرتا ہوں۔ شکریہ۔ چودھری صاحب! تشریف رکھیں۔ جی چودھری صبغت اللہ صاحب!

چودھری عبدالغفور خان : جناب سپیکر ! میری بات ابھی مکمل نہیں ہوئی۔

جناب سپیکر : چونکہ آپ نے بات کر لی ہے لہذا اب آپ تشریف رکھیں' میں نے صبغت اللہ چودھری صاحب کو floor دیا ہے۔

جناب صبغت اللہ چودھری (ایڈووکیٹ) جناب سپیکر! آپ کی اجازت سے میں یہ عرض کرنا چاہوں گا کہ میاں برادران کے ادوار کی مکروہات سے اُٹھنے والی گرد انھوں نے از خود اکٹھی کی ہے۔ میں عرض کرتا ہوں کہ وہ اُونٹ کا پاؤں بنا کر یہاں سے سرِعام بھاگے اور یہ بھاگے بلما کا انتظار کرنے والی نونہال اپوزیشن' ان کا انتظار دل کھول کر کرے۔ وہ انشاء اللہ اب اس ملک میں واپس معاہدے کے تحت آئندہ سات سال تک نہیں آئیں گے۔ یہ سیاسی شیخ چلیوں کا گروہ جو hallucination کا مریض ہے اور دن کو خواب دیکھتا ہے۔ یہ اب اقتدار کے خواب دیکھنا بند کر دیں۔ میں عرض کرتا ہوں کہ آج سے تقریباً 14 سو سال پہلے چشمِ فلک نے دیکھا تھا کہ جناب مسلم بن عقیل کو خط لکھے گئے اور وہ تشریف لائے' شام کی نماز کے وقت وہ تشریف

* بحکم جناب سپیکر الفاظ کارروائی سے حذف کئے گئے۔

فرماتے تھے لیکن مقتدی نہیں تھے۔ چشمِ فلک نے اب یہ دیکھا کہ قوم ساری ساتھ تھی لیکن امام غیر حاضر تھے' امام جدہ جا چکے تھے۔ یہ بھگوڑے لوگ کس منہ سے بات کرتے ہیں؟ ہم نے ان کی بات پورے غور سے سنی ہے۔ اب ان میں بھی حوصلہ ہونا چاہئے کہ یہ ہماری بات سنیں۔ ان کے طرزِ عمل کے بارے میں یہی کہوں گا کہ،

صداقت کے دشمن حماقت کے حامی
عجب قسم کے بھائیوں سے پالا پڑا ہے

جناب سپیکر: جناب چوہان صاحب!

جناب فیاض الحسن چوہان: جناب سپیکر! میں آپ کا شکریہ ادا کروں گا کہ آپ نے مجھے floor دیا۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ جو بات میں آج اس وقت کرنے لگا ہوں یہ اسمبلی کے اندر ایم۔ایم۔اے کی طرف سے آنی چاہئے تھی۔ پچھلے تقریباً آدھ گھنٹے سے محترم شہباز شریف صاحب کی آمد اور ان کے deport ہونے کے حوالے سے اپوزیشن کی طرف سے مختلف باتیں کہی گئیں۔ محترم رانا ثناء اللہ صاحب نے بات کی کہ بڑا ظلم اور زیادتی ہوئی ہے۔ ان کی اس بات سے مجھے واجپائی کا دورہ یاد آ رہا ہے کہ جب وہ لاہور کے اندر آئے تھے تو محترم قاضی حسین احمد کی قیادت میں جماعت اسلامی کے کارکنان نے آواز بلند کی جو کہ بہت پُرامن آواز تھی' بہت پُرامن تحریک تھی لیکن اس شعر کے مصداق کہ۔

اُس جَور کو سب نے دیکھ لیا جو تم نے سرِ بازار کیا
اُس ظلم کو دنیا کیا جانے جو تم نے پسِ دیوار کیا

جناب والا! جو کچھ لاہور کی سڑکوں پر ہوا وہ تو سب نے دیکھا۔ جس طریقے سے بوڑھوں' بچوں اور جوانوں کے سینوں کو چھلنی کیا گیا' ان کے کپڑوں کو چیرا گیا' ان کی داڑھیوں کو نوچا گیا۔ اس حوالے سے پوری مووی بنی ہوئی ہے۔ یہ دور بھی محترم شہباز شریف کا تھا۔ اس وقت سینکڑوں کی تعداد میں لوگوں کو گرفتار کر لیا گیا۔ رمضان المبارک کا مہینہ تھا۔ کہنے والے یہ کہتے ہیں' سننے والوں نے یہ سنا اور دیکھنے والوں نے یہ دیکھا کہ ان سینکڑوں لوگوں میں زیادہ تر 70/80 سال کے ضعیف تھے۔ ان بوڑھوں کو رات کے وقت پتلی ماش کی دال کھلانے کے بعد ٹرکوں میں بٹھا کر لاہور سے بہاولپور کی طرف چالیس گھنٹوں میں پہنچایا گیا۔ راستے میں جب انہوں نے کہا کہ ہمیں موشن یا بڑا پیشاب آ رہا ہے تو آپ یقین جانیں' یہ تاریخ

کے سیاہ الفاظ ہیں کہ انھیں ایسا نہ کرنے دیا گیا اور ان بوڑھوں نے ٹرکوں کے اندر ہی اپنے جوانوں کے سامنے پیشاب کیا تھا۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ اگر اس perspective میں' اس context میں دیکھا جائے تو جنرل پرویز مشرف اور چودھری پرویز الٰہی کو خراج تحسین پیش کرنا چاہئے کہ انھوں نے ایسا ظلم نہیں کیا۔ بڑے عزت و احترام کے ساتھ محترم شہباز شریف صاحب کو deport کیا گیا اور پھر ایک عام routine جو کہ صرف پاکستان کی نہیں بلکہ ترقیاتی ممالک میں بھی یہی routine ہے کہ اپوزیشن کو گرفتار کرنے کے بعد دو چار' پانچ چھ دنوں میں رہا کر دیا گیا تو میں یہ سمجھتا ہوں کہ موجودہ حکومت خراج تحسین کے قابل ہے۔

جناب سپیکر : شکریہ۔ جناب راؤ صاحب!

جناب جہانزیب راؤ : جناب والا! پولیس نے ہمارے گھروں کی دیواریں پھلانگیں' ہمارے گھروں کی تلاشیاں لیں۔ میں آپ سے پوچھتا ہوں کہ ہم نے ایسا کون سا جرم کیا تھا کہ پولیس ہمارے گھروں کے اندر گھس آئی اور انھوں نے یہ لحاظ بھی نہیں کیا کہ یہ لوگ اسمبلی کے ممبر ہیں۔ اسمبلی کے floor پر راجہ بشارت صاحب نے کئی مرتبہ یہ کہا کہ میاں شہباز شریف کیوں ملک میں نہیں آتے؛ انھیں کس نے منع کیا ہے؟ میں یہ پوچھتا ہوں کہ جب وہ اس حکومت کو ختم کرنے کے لئے اس ملک میں آئے تو انھیں deport کیوں کر دیا گیا؛ یہ انھیں جیل میں بھی face نہ کر سکتے تھے۔ میں آپ کی وساطت سے یہ کہنا چاہتا ہوں کہ وہ اس قوم کا مسیحا بن کر اس ملک میں آئے تھے۔ اس قوم کے حقوق کی خاطر لڑنے کے لئے آئے تھے۔ اس ڈکٹیٹرشپ کا خاتمہ کرنے کے لئے آئے تھے۔ انھوں نے کیا جرم کیا تھا؟ اگر ان کا کوئی جرم تھا تو انھیں deport کیوں کیا گیا؟ انھیں عدالت میں پیش کیوں نہیں کیا گیا؟ سپریم کورٹ کے verdict کی خلاف ورزی کیوں کی گئی؟ 11۔ تاریخ کو سب نے دیکھا کہ پنجاب میں کرفیو کا سماں تھا' جو بھی اپنے گھر سے نکلتا تھا اس پر لاٹھی چارج ہوتا تھا' اسے گرفتار کر لیا جاتا تھا۔ میں خود اپنے لیڈر کو receive کرنے کے لئے پُرامن جلوس کے ساتھ جا رہا تھا۔ میرے ساتھ محترم سجاد گجر صاحب' محترم ذوالفقار کھوسہ صاحب اور چودھری نثار صاحب بھی تھے۔ پرانی انار کلی کے قریب روک کر ہم پر تشدد کیا گیا۔ ہم پر دہشت گردی کے پرچے دیئے گئے اور ہمیں حوالات میں بند کر دیا گیا۔ جیسا کہ رانا ثناء اللہ خان صاحب نے کہا کہ حوالات میں 15 سے 20 افراد کی جگہ تھی لیکن اس میں 70 سے 80 افراد کو بند کر دیا گیا۔۔۔

محترمہ شاہینہ اسد، پوائنٹ آف آرڈر۔

ڈاکٹر سامیہ امجد، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر، محترمہ! پلیز آپ تشریف رکھیں۔

جناب جہانزیب راؤ، جناب والا! میں یہ پوچھتا ہوں کہ یہ کہاں کی انسانیت ہے اور کون سا قانون یہ اجازت دیتا ہے کہ آپ بے گناہ شہریوں کو حوالات میں بند کر دیں' ان پر تشدد کریں اور ان پر دہشت گردی کے پرچے دیں؟

جناب سپیکر، جی' شکریہ مہربانی۔ رانا مشہود احمد خان!

جناب جہانزیب راؤ، جناب والا! ابھی میری بات مکمل نہیں ہوئی۔

جناب سپیکر، جی' آپ تشریف رکھیں۔ رانا مشہود احمد خان!

جناب جہانزیب راؤ، جناب والا! ہمیں تین ماہ کے لئے detain کر دیا گیا---

جناب سپیکر، آپ تشریف رکھیں۔ جی رانا صاحب! آپ بات شروع کریں۔

رانا مشہود احمد خان، جناب سپیکر! میں سب سے پہلے آپ سے یہ گزارش کروں گا کہ ابھی تک یہاں پر ہمارے جتنے ساتھیوں کو بات کرنے کے لئے ٹائم ملا ہے یہ سارے وہ دوست ہیں جن کا استحقاق مجروح ہوا ہے' جن کے ساتھ زیادتیاں ہوئی ہیں۔ میری آپ سے گزارش ہے کہ آپ custodian of the House ہیں' یہ وہ ساتھی ہیں جو دس دس' پندرہ پندرہ دن پہلے اپنے گھروں سے مفرور رہے کیونکہ پولیس ان کے پیچھے تھی اس کے بعد جب یہ گرفتار ہوئے تو ان کے ساتھ انتہائی غیر انسانی سلوک کیا گیا۔ ان کا یہ right بنتا ہے اور جناب کو آج تھوڑے سے صبر کا مظاہرہ کرنا پڑے گا کہ یہ جو اپنی بات کہیں پر نہیں سنا سکے' کم از کم جناب کے سامنے' اس ہاؤس کے سامنے وہ بات کہہ سکیں اور جب تک ہمارے ساتھی بات کر رہے ہیں خاص طور پر میں ان ساتھیوں کی بات کروں گا جن کے بارے میں آپ کو بھی معلوم ہے کہ جنھیں اٹھا کرکے جایا گیا' جن کو مختلف جیلوں میں رکھا گیا آپ سے میری درخواست ہے کہ انھیں پورا ٹائم دیجئے۔

جناب والا! آج میں آپ کے سامنے کھڑا ہوں اور مجھے یہ افسوس ہو رہا ہے کہ آج تک ہمیں یہ نہیں پتا کہ ہمارا گناہ کیا ہے؟ میں پیشے کے حوالے سے ایک وکیل ہوں اور میں آج تک اس بات کو نہیں سمجھ سکا کہ پہلے بھی آپ نے تین دن تک ہمارے آرڈرز جاری کئے تھے۔ مجھے اس جرم کا بھی نہیں پتا اور جب پولیس ہمارے پیچھے پڑی ہوئی تھی جیسے ہم کوئی عادی مجرم ہوتے ہیں' سزا یافتہ ہوتے ہیں۔ جب میں اپنی رٹ میں ہائیکورٹ میں پیش ہوا کہ پولیس میرے پیچھے پڑی ہوئی ہے' پولیس مجھے harass کر رہی ہے' پولیس مجھے گرفتار کرنا چاہ رہی ہے لہذا اسے روکا جائے۔ جب میں ہائیکورٹ سے اپنا آرڈر لے کر باہر نکلا تو پولیس کے گماشتوں نے مجھے ہائی کورٹ کے باہر سے اٹھا لیا۔ مجھے پہلے کوٹ لکھپت جیل میں رکھا پھر وہاں سے ٹرک میں بٹھا کر پہلے ملتان جیل لے کر گئے پھر ڈیرہ غازی خان جیل لے کر گئے پھر بہاولپور جیل لے کر گئے اور کہیں پر بھی کوئی بریک نہیں تھی۔ یہ آپ کے ایک ممبر کا استحقاق مجروح ہوا ہے۔ اس اسمبلی کے ایک ممبر کا استحقاق مجروح ہوا ہے میں اس پر اپنی تحریک استحقاق بھی جمع کراؤں گا لیکن میں آج اس ایوان میں یہ پوچھنا چاہوں گا کہ ہم سے وہ کونسا جرم سرزد ہو گیا تھا کہ جس کی سزا میں پولیس ہمارے پیچھے اس طرح لگی ہوئی تھی جس طرح القاعدہ کے ممبر پکڑنے ہوں۔

جناب والا! اسی ایوان کے وزیراعلیٰ نے ایک بیان دیا تھا کہ شہباز شریف کبھی پاکستان نہیں آ سکتا۔ میں نے خود ٹیلی وژن پر دیکھا تھا کہ چودھری شجاعت صاحب نے ایک انٹرویو دیا تھا جس میں ٹیلی وژن والے بار بار پوچھ رہے تھے کہ شہباز شریف پاکستان آئیں گے جس کے جواب میں وہ بار بار کہہ رہے تھے کہ سوال ہی پیدا نہیں ہو سکتا۔ اس کے بعد میں خود سپریم کورٹ میں موجود تھا' جب میاں شہباز شریف کا کیس چلا تو اس میں سپریم کورٹ کا پورا بنچ بیٹھا اور وہاں پر یہ بات ہوئی کہ کوئی ایسا قانون موجود نہیں ہے' آئین میں کوئی ایسی شق موجود نہیں ہے جس کے تحت پاکستان کے کسی شہری کو پاکستان آنے سے روکا جا سکے۔ جب کوئی قاعدہ قانون موجود نہیں تھا' جب وزیراعلیٰ اور ان کے بھائی چودھری شجاعت صاحب بار بار یہ بات کر رہے تھے' جمالی صاحب بھی یہ بات کر رہے تھے کہ شہباز شریف نہیں آ سکتے تو پھر اتنی کیا مصیبت آ گئی تھی کہ پورے پنجاب کو یرغمال بنا لیا گیا۔ پنجاب کی سرحدوں پر پہرے لگا دیئے گئے۔ ہمارے گھروں پر پہرے لگا دیئے گئے۔ پولیس پکڑنے کے لئے دن میں چار چار مرتبہ چھاپے مارتی تھی۔ یہ کیا ہو رہا تھا؟ میں آپ سے یہ بھی پوچھنا چاہوں گا کہ اتنی کیا دہشت تھی کہ اگر شہباز شریف پاکستان آ جائیں گے تو کیا

ہو جائے گا؟ آج میں اس ہاؤس کے floor پر کھڑے ہو کر کہنا چاہتا ہوں کہ جب ہم اپنے حلقوں میں پھرتے تھے' جب ہم پنجاب میں پھرتے تھے تو ہر جگہ پر ایک بات ہوتی تھی کہ میاں شہباز شریف جو پاکستان آ رہے ہیں وہ پاکستان مسلم لیگ (ن) کے صدر کی حیثیت سے نہیں بلکہ پاکستان کے نجات دہندہ کی حیثیت سے آ رہے ہیں۔ آپ دیکھیں کہ پچھلے چار سالوں میں اس حکومت کے دور میں وانا کے اندر کیا ہوا؟ افغانستان پر ہماری پالیسی کیا رہی؟ آج ہم عراق فوجیں بھیجنے کے لئے بات کر رہے ہیں تو پاکستان کا ہر شہری یہ سمجھتا تھا کہ جب شہباز شریف پاکستان آئیں گے تو وہ دن پاکستان کی نجات کا دن ہو گا۔ اسلام کی نجات کا دن ہو گا اور ہم صرف اپنے قائد کا استقبال کرنا چاہتے تھے۔ ہم اپنے قائد کو بتانا چاہتے تھے کہ تمام مشکلوں کے باوجود' اس حکومتی ٹولے کی طرف سے ہمیں جو جو offers ہوئیں ان کے باوجود ہم آج بھی اپنے نظریے پر کھڑے ہیں۔ ہم اپنے نظریے پر اسی طرح قائم ہیں جیسے جب ہمارے قائد کو پاکستان سے زبردستی نکالا گیا تھا۔ جیسے اس وقت کھڑے تھے' آج بھی اسی طرح کھڑے ہیں۔۔۔

وزیر پاپولیشن ویلفیئر: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی' محترمہ فرمائیں!

وزیر پاپولیشن ویلفیئر: جناب سپیکر! بہت دیر سے شہباز شریف صاحب کی آمد کی کہانی زیر گردش رہی ہے۔ وہ آئے بھی اور گئے بھی۔ (قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: میں نے محترمہ نسیم لودھی صاحب کو floor دیا ہے۔ انھیں بات کرنے دیں۔

وزیر پاپولیشن ویلفیئر: جناب والا! اب یہ سب لوگ جو شہباز شریف کی کہانی کو لے کر بیٹھے ہوئے ہیں آپ انھیں پوچھیں کہ جاتے ہوئے انھوں نے ان میں سے کسی کو اعتماد میں لیا تھا؟ کسی کو اعتماد میں نہیں لیا جبکہ 100 بکس تیار ہو رہے تھے۔ میں اس چیز کی گواہ ہوں اور میں وہاں پر موجود تھی۔ جب 100 بکس تیار ہوئے اور انتہائی خوشی سے پورا خاندان جا رہا تھا۔ انھوں نے تو ان میں کسی کے سر پر پگڑی تک نہیں رکھی ان میں سے نہ کسی کو اعتماد میں لیا اور نہ ہی کسی کو قائم مقام بنایا۔ اگر بنایا تو وہ اپنی بہو کو آگے لے آئے۔ یہ تو روتے رہے کہ جناب ہمیں قائم مقام تو بنائیں۔ وہ جیل میں گئی' پرچی لائی اور پرچی کے ساتھ انھوں نے کھوسہ صاحب کو کہا کہ وہ خود پارٹی قیادت لے کر چلے گی۔ (قطع کلامیاں)

جناب سپیکر، محترمہ بات کر رہی ہیں۔ انھیں بات کرنے دیں۔

وزیر پاپولیشن ویلفیئر، جناب سپیکر ! یہ سب میری بات سنیں۔ جب وہ گئے ہیں تو انہوں نے 100 بکس بھاگ بھاگ کر تیار کئے۔ باورچی تیار کئے گئے اور غوث علی شاہ جو ان کے لئے جیل گئے تھے ان کو وہ کراچی جیل میں چھوڑ کر بھاگ نکلے۔۔۔

جناب سپیکر، جی' محترمہ! شکریہ۔ رانا صاحب! پلیز ذرا مختصر کریں۔

محترمہ نیئر مرتضیٰ لون، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر، جی' محترمہ! آپ فرمائیں۔ آپ کیا کہنا چاہتی ہیں؟

محترمہ نیئر مرتضیٰ لون، جناب سپیکر ! میں ایئرپورٹ کارڈ لئے ہوئے اپنے قائد شہباز پاکستان کو receive کرنے کے لئے ایئر پورٹ پر گئی اور پُرامن طریقے سے ایک کرسی پر بیٹھی ہوئی تھی جبکہ پولیس کی بھاری بھرکم کانسٹیبلز میرے ارد گرد آ کر یوں منڈلا رہی تھیں جیسے میں سب کو اٹھا کر لے جاؤں گی۔ کیا آپ نے ہمیں وہ کارڈ اس لئے جاری کئے ہیں کہ لیڈیز پولیس ہمیں اٹھا کر لے جائے اور ہمارے ساتھ زیادتی کرے؟ ہمارے ساتھ اس قسم کا سلوک کیوں کیا گیا ہے؟ صرف اس لئے کہ ہمارا قائد پاکستان آ رہا تھا۔ آپ کو اتنا خوف ' اتنا ڈر تھا اور آپ اتنے بوکھلائے ہوئے تھے کہ آپ نے اتنی بھاری بھرکم پولیس کو وہاں کھڑا کیا ہوا تھا' آپ نے 300 ناکے لگانے کیا یہ صرف ایک شہبازِ پاکستان کے لئے لگائے تھے کہ اس کے ورکرز وہاں پہنچ جائیں گے؟ ابھی میرے لیڈر کہہ رہے تھے کہ 3000 ۔ تین ہزار نہیں بلکہ 3400 ورکرز تھے۔ اس کے علاوہ جتنے ورکرز آئے انھیں غلط اور غیر اخلاقی طریقے سے گرفتار کیا گیا۔ میں سمجھتی ہوں کہ جس طرح انھیں گرفتار کیا گیا کم از کم پاکستانیوں اور مسلمانوں کا یہ کام نہیں ہے۔

جناب سپیکر، جی' محترمہ شکریہ۔ رانا صاحب! پلیز آپ بات مختصر کریں۔

رانا مشہود احمد خان، جناب سپیکر ! میں مختصر کر رہا ہوں۔ میں ان تمام دنوں میں یہ سوچتا رہا ہوں اور آج آپ کے سامنے یہ سوال رکھ رہا ہوں جس کے لئے میں نے اتنی تمہید باندھی ہے کہ حکومت پنجاب کو پوری surety تھی کہ میاں شہباز شریف نہیں آ رہے اور وہ بار بار اس بات کا اخبارات اور میڈیا کے ذریعے اعادہ بھی کر رہی تھی کہ میاں شہباز شریف پاکستان نہیں آئیں گے۔ پھر وہ کیا عوامل تھے' وہ کیا وجوہات تھیں جن

کی بنیاد پر ناکے لگائے گئے؟ میں آج یہ بات اس لئے کر رہا ہوں کہ آپ اس ہاؤس کے custodian ہیں اس لئے میرا یہ سوال بھی براہ راست آپ ہی سے ہے کہ ہمارے اُوپر' ہمارے خلاف حکومت کے پاس' پولیس کے پاس کیا ریکارڈ تھا جس کی بنیاد پر ہمارے گھروں کے باہر باقاعدہ پولیس کی picketing کی گئی' باقاعدہ پولیس نے ناکے لگائے ہوئے تھے۔ ہمارے اپنے گھروں میں داخلے بند تھے' ہمارے اپنے حلقوں میں داخلے بند تھے تو میں آپ سے اس سوال کا جواب چاہوں گا کہ اگر حکومت پنجاب کو' حکومت پاکستان کو اس بات کا پورا یقین تھا کہ میاں شہباز شریف نہیں آرہے تو پھر اس طرح کا خوف و ہراس کیوں پھیلایا گیا اور ہمیں کیوں روکا گیا؛ بہت شکریہ

جناب سپیکر، چودھری اصغر علی صاحب!

چودھری اصغر علی گجر، شکریہ' جناب سپیکر!---

جناب مشتاق احمد (ایڈووکیٹ)،جناب والا! میں پوائنٹ آف آرڈر پر عرض کرنا چاہتا ہوں--

جناب سپیکر، تشریف رکھیں۔ میں نے چودھری صاحب کو floor دیا ہے۔

چودھری اصغر علی گجر،جناب سپیکر! میں صرف اتنی گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ پاکستان کے اندر رہنے والے ہر شہری کو یہ حق حاصل ہے کہ وہ پاکستان کے اندر آزادی سے آنے جانے اور پھر شہباز شریف نے آنے سے قبل عدالت عالیہ سے اس بات کی اجازت لی کہ وہ اس ملک کے اندر آسکتے ہیں تو ساری دنیا نے دیکھا اور پورے ملک کے اندر ایسی بات ہوئی کہ وہ آسکتے ہیں۔ اس کے بعد وہ اس ملک کے اندر آئے اور جب وہ آ گئے تو یہ نہیں ہونا چاہئے تھا کہ انہیں deport کیا جاتا۔ یہ بات عدلیہ کی بھی توہین ہے اور جمہوریت کی بھی توہین ہے اور اگر انہیں روکنا تھا' اگر کوئی معاہدہ تھا تو سعودی عرب کو چاہئے تھا کہ انہیں وہیں پر روک لیتے۔ اگر وہ آگئے تھے تو حکومتِ وقت کو اجازت دینی چاہئے تھی کہ وہ یہاں پر آتے اور اپنے مقدمات face کرتے اور جو اپنا کردار تھا وہ ادا کرتے۔ شکریہ

جناب مشتاق احمد (ایڈووکیٹ)،جناب والا! میں نے بھی بات کرنی تھی۔

جناب سپیکر، میں آپ کو ٹائم دوں گا۔ پلیز! تشریف رکھیں۔

جناب مشتاق احمد (ایڈووکیٹ)، جناب والا! میں نے مختصر بات کرنی ہے۔

جناب سپیکر، جی' کیابات کرنی ہے؟ آپ بتائیں۔

جناب مشتاق احمد (ایڈووکیٹ)، جناب والا! آپ نے مجھے وقت دیا' آپ کی بہت مہربانی۔ میاں شہباز شریف کے حق میں اور ان کے خلاف بہت کچھ کہا جاچکا ہے۔ میں نہ ان کے حق میں اور نہ ہی ان کے خلاف بات کرنا چاہتا ہوں لیکن ایک قانونی مطالبہ جو آپ کی وساطت سے اور اس ہاؤس کی وساطت سے کرنا چاہتا ہوں وہ آپ نوٹ فرمالیں۔ میاں شہباز شریف کے خلاف زیر دفعہ 302 مقدمہ درج ہے' وہ یہاں کے ایک مفرور ملزم ہیں' جن لوگوں نے انہیں یہاں سے فرار کرایا ہے۔ ایک جوڈیشل انکوائری ہائیکورٹ کے جج سے کروائی جائے اور تمام متعلقین کے خلاف پرچہ درج کیا جائے۔ اگر آئین میں کوئی تبدیلی ہو چکی ہے کہ ایسے 302 کے ملزم کو بھگانا جائز ہے تو یہاں پر جو تمام ملزمان حوالات میں بند ہیں' جیلوں میں بند ہیں ان تمام کو بھی یہاں سے بھگا دیا جائے تا کہ تمام شہریوں سے ایک جیسا سلوک ہو سکے۔ میں آپ کی وساطت سے اور اس ہاؤس کی وساطت سے یہ کہنا چاہتا ہوں کہ اس پر عمل کیا جانا چاہئے کیونکہ تمام شہریوں کے حقوق برابر ہیں۔ جو جانا چاہے انہیں بھیج دیں یا پھر ان کے خلاف بھی باقاعدہ پرچہ درج کیا جائے۔ شکریہ

جناب سپیکر، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور ، شکریہ۔ جناب سپیکر! میں سب سے پہلے آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ آپ نے انتہائی تحمل کے ساتھ اور بردباری کے ساتھ تمام ممبران صوبائی اسمبلی کو یہ موقع دیا کہ وہ جو بھی صورتحال ہے اس پر بات کر سکیں۔

ایک معزز رکن، ہمیں تو موقع نہیں دیا گیا۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور ، جناب سپیکر! جمعہ کے روز امن عامہ پر بحث ہونی ہے۔ باقی دوست اس بحث کے دوران بات کر سکتے ہیں۔ میں یہ گزارش کر رہا تھا کہ آپ نے سب کو موقع دیا' انہوں نے اپنے دل کی بات کی لیکن افسوس اس بات کا ہے اور میں یہ سمجھتا ہوں کہ حقائق سے اس قدر چشم پوشی کی گئی اور اس قدر جذبات میں آ کر انہوں نے دلائل دینے کی کوشش کی تو میں سمجھتا ہوں کہ اگر میں یہ کہوں کہ ان کے اسی جذباتی پن نے اور ان کی انہی نادانیوں نے آج نہ صرف میاں شہباز شریف کو بلکہ پورے

میاں شریف صاحب کے خاندان کو یہ دن دکھایا ہے۔ انہی کی نادانیوں کی وجہ سے یہ سب کچھ ہوا ہے۔

(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! میں عرض یہ کرنا چاہتا ہوں کہ یہاں پر یہ کہا گیا کہ کوئی معاہدہ نہیں۔ رانا صاحب نے آئین کا متعلقہ آرٹیکل بھی بتایا اور انہوں نے یہ بھی کہا کہ کوئی معاہدہ نہیں ہے۔ زبردستی یہاں سے واپس بھیج دیئے گئے۔ میں ان کی خدمت میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ کیا ہم اس حقیقت سے انکار کر سکتے ہیں کہ میاں نواز شریف صاحب کو طیارہ اغواء کرنے کے کیس میں سزا ہوئی تھی؟ پورا معزز ایوان یہ بات جانتا ہے کہ اگر کسی شخص کو کسی مقدمے میں سزا ہو جائے تو پھر باہر آنے کے دو ہی طریقے ہیں۔ یا اپیل میں یا ضمانت کے طور پر۔ یہی دو طریقے ہیں لیکن یہاں پر انہوں نے نہ تو اپیل کی اور نہ ہی ضمانت کرائی بلکہ انہوں نے معافی نامہ لکھ کر دیا تھا اور اس آئین میں جس کا انہوں نے ذکر فرمایا ہے اس کے آرٹیکل 45 کے تحت صدر پاکستان جس کی آج وردی بھی انہیں بُری لگتی ہے، جس پر یہ تنقید بھی کرتے ہیں اسی صدر کو انہوں نے معافی نامہ لکھ کر دیا اور اسی آئین کے آرٹیکل 45۔۔۔

جناب ارشد محمود بگو، پوائنٹ آف آرڈر۔ جناب والا! میں صرف تصحیح کرتے ہوئے یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ اس وقت صدر پاکستان جنرل پرویز مشرف نہیں تھے بلکہ رفیق تارڑ صاحب صدر تھے۔

جناب سپیکر، تشریف رکھیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور ، جناب والا! میں عرض کرتا ہوں کہ آرٹیکل 45 کے تحت معافی نامہ لکھ کر دیا گیا اور اسی معافی نامے کی بنیاد پر وہ ملک سے باہر گئے ہیں۔ اس بات کو یہ تسلیم کریں۔

رانا مشہود احمد خان، جناب والا! یہ بار بار کہہ رہے ہیں کہ۔۔۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور ، جناب والا! میں نے کسی دوست کو interrupt نہیں کیا لیکن اب انہیں میری بات سننا پڑے گی۔

جناب سپیکر، ان کی بات تو سنیں۔

رانا مشہود احمد خان، جناب والا! میں clarification کرنا چاہتا ہوں۔

شیخ اعجاز احمد ، جناب والا! میں بھی clarification کرنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر، کیا clarification کرنا چاہتے ہیں؟

شیخ اعجاز احمد ، پوائنٹ آف آرڈر۔ جناب والا! انہوں نے یہ فرمایا ہے کہ جن کی وردی پر یہ تنقید کر رہے ہیں' categorically انہوں نے on the floor of the House یہ کہا کہ جن کی وردی پر یہ تنقید کر رہے ہیں' ان کو انہوں نے استعفیٰ لکھ کر دیا' اس کی انہوں نے بعد میں تصحیح کر دی۔

جناب سپیکر، وہ بات تو ہو گئی ہے۔

شیخ اعجاز احمد، اس کے بعد اگلی بات---

جناب سپیکر، آپ تشریف رکھیں۔ یہ آپ کا پوائنٹ آف آرڈر نہیں بنتا۔

شیخ اعجاز احمد ، اگر آپ میری بات سن لیں گے تو آسانی ہو جائے گی۔

جناب سپیکر، میں اس کی اجازت نہیں دیتا۔ آپ تشریف رکھیں۔ آپ کا پوائنٹ آف آرڈر valid نہیں ہے۔ جی' راجہ صاحب!

وزیر قانون و پارلیمانی امور ،جناب سپیکر! ان کو کیا پتا معاہدہ ہے یا نہیں ہے؟ جس طرح محترمہ نے کہا' وہ کیا ان سے پوچھ کر گئے تھے؟ ان کو تو کسی حساب میں نہیں لکھتے۔ آج بھی میں یہ حلفاً کہتا ہوں کہ آنے کے متعلق ان میں سے کسی شخص کے ساتھ ان کا کوئی رابطہ نہیں تھا' جن لوگوں کے ساتھ ان کا رابطہ تھا میں بتاتا ہوں۔ میری بات سنیں۔ یہ کہتے ہیں کہ معاہدہ کوئی نہیں۔ آج ان کو یہاں سے گئے ہوئے تقریباً سولہ دن ہو گئے ہیں اور سولہ دنوں کے دوران ایک بیان بھی ان کی طرف سے جاری نہیں ہوا اس لئے کہ وہ اس معاہدے کے پابند ہیں اور وہ کوئی بات نہیں کر سکتے۔

محترمہ نیئر مرتضیٰ لون، جناب والا! میں یہ عرض کرنا چاہتی ہوں کہ یہ بات غلط ہے۔

جناب سپیکر، محترمہ! تشریف رکھیں ان کو بات کرنے دیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور ، آپ کو بہت تکلیف ہوتی ہے اب آپ میری پوری بات سن لیں۔

محترمہ نیئر مرتضیٰ لون، جناب والا! میں یہ عرض کروں گی ---

جناب سپیکر، آپ کی بات پورے ہاؤس نے سنی ہے۔ آپ تشریف رکھیں ۔ میں آپ کو اجازت نہیں دیتا۔ راجہ صاحب! آپ اپنی بات جاری رکھیں۔

وزیر مواصلات و تعمیرات، جناب والا! ہم نے ان کی بات تحمل سے سنی ہے۔ ان کے لیڈر آف اپوزیشن کی بات بھی سنی ہے۔ اس کے علاوہ ان کے لوگوں نے جو منہ میں آیا کہا۔ ان کی باتیں سنی گئی ہیں۔ اب جب وزیر قانون بات کر رہے ہیں تو انہیں ٹوکا جا رہا ہے۔ اگر یہ ان کی بات نہیں سنیں گے تو پھر کسی کی بات نہیں سنی جائے گی۔

جناب سپیکر، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور ،جناب سپیکر! میں عرض یہ کرنا چاہتا ہوں کہ سب کو سننے کا تھوڑا سا حوصلہ پیدا کریں۔ یہ میں ریکارڈ کی بات کر رہا ہوں' کوئی اپنی طرف سے نہیں کہہ رہا۔ سولہ دن ان کو واپس گئے ہوئے ہو گئے ہیں۔ اب بیان یہ لگ رہے ہیں کہ چیچو کی ملیاں سے ان کے کوئی صدر ہیں ان سے فون پر انہوں نے بات کی ہے اور وہ بیانات لگ رہے ہیں۔ میں on the floor of the House حکومت کی طرف سے آپ کو اس بات کا یقین دلاتا ہوں اور اپنے پریس کے بھائیوں سے میں اس بات کی استدعا کرتا ہوں کہ خدا کے لئے اس طرح کے جعلی بیان چھاپنے چھوڑ دیں۔ وہ بات اخبارات میں آنی چاہئے جو ان کی طرف سے براہ راست آئے۔ آج میں ان سے پوچھتا ہوں کہ کہاں ہے ان کا وہ سیکرٹریٹ؟ کہاں ہیں ان کے وہ spokesman؟ جیسے محترمہ نے کہا کہ کروڑوں روپے کے اشتہارات یہاں پر چھاپے گئے۔ آج وہ سب لوگ کہاں ہیں؟ ان کو پابند کر دیا گیا ہے کہ کسی شخص نے کوئی بیان نہیں دینا۔ انہی اخبارات میں یہ بات آئی ہے کہ ان کے پاسپورٹ confiscate کر لئے گئے ہیں۔ کسی نے اس بات کی تردید کی ہے؟ ان کی طرف سے کوئی activity نہیں ہے لیکن اب یہ اگر مفروضوں کی بنیاد پر اور اگر اب یہ کسی کے انتظار میں اپنے آپ کو زندہ رکھنا چاہتے ہیں تو اس کا ہمارے پاس کوئی علاج نہیں ہے۔یہ آئیں اور ہمارے ساتھ بیٹھیں' جس طرح لودھی صاحب نے کہا کہ یہ کہتے ہیں کہ ہمیں علم نہیں تھا۔ کیا یہ اس حقیقت سے انکار کر سکتے ہیں؟ میں پھر اس معزز ایوان میں حلفاً یہ کہتا ہوں کہ انہوں نے اپنے کارکنوں کو اس بات پر قائم کیا کہ اسٹیبلشمنٹ کے ساتھ ان کا معاہدہ ہو چکا ہے۔ کیا یہ اس بات سے انکار کر سکتے ہیں کہ یہ اپنی نجی محفلوں میں

ہمیشہ یہ کہتے تھے کہ شہباز شریف اسٹیبلشمنٹ کو acceptable ہے۔ کیا یہ اس بات سے انکار کر سکتے ہیں؟ لیکن جب وہ یہاں اپنے معاہدے کے تحت نہیں آ سکتے تو پھر کہتے ہیں کہ ہمارے ساتھ دھوکا ہوا ہے۔ آپ کے ساتھ دھوکا کسی نے نہیں کیا۔ آپ کے ساتھ دھوکا آپ کی قیادت نے کیا ہے۔ ہم نے آپ کے ساتھ کچھ نہیں کیا۔

جناب سپیکر! یہاں میرے بھائی کہہ رہے تھے کہ جس دن شہباز شریف صاحب آئیں گے غریبوں کی تقدیر بدل جائے گی اور دوسرے میرے بھائی یہاں بات کر کے باہر چلے گئے ہیں۔ ان کی تقدیر بدلے نہ بدلے، غریبوں کی تقدیر بدلے نہ بدلے لیکن میاں شہباز شریف صاحب نے اپنی تقدیر ضرور بدل لی ہے۔ اگر سعودی گورنمنٹ کے ساتھ معاہدہ نہ ہوتا تو آپ بھی سعودی عرب جاتے ہیں، ہم بھی جاتے ہیں، عام لوگ جاتے ہیں لیکن وہاں پر فیکٹریاں نہیں لگاتے ہیں۔ وہ وہاں پر فیکٹریاں لگا رہے ہیں، اپنا کاروبار کر رہے ہیں، اپنے بچوں کی شادیاں کر رہے ہیں اور ان کے پیٹ میں درد اٹھ رہا ہے کہ وہ آ نہیں رہے۔ بھئی! کیوں آئیں؟ وہ تو اپنا کام کر رہے ہیں۔

جناب سپیکر! میرے بھائی قاسم ضیاء صاحب چلے گئے ہیں۔ میں ان سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ غریبوں کی بات کرتے ہیں، غریبوں کی تقدیر بدلنے کی بات کرتے ہیں، جس پارٹی کی قیادت لندن میں اجلاس کرے اور بات غریبوں کی کرتے ہیں۔ چار پانچ دن پہلے کے اخبارات اٹھا کر دیکھیں۔ میں نہیں کہہ رہا بلکہ اخبارات میں یہ بات چھپی ہے کہ بے نظیر صاحبہ نے اپنے عہدیداروں کو وہاں بلایا ہے۔ ان کے پاس ٹکٹ کے لئے پیسے نہیں ہیں اور اب کارکنوں سے چندہ اکٹھا کیا جا رہا ہے۔ جن پارٹیوں کا یہ حال ہو، قیادت باہر بیٹھے ہوئے عیاشیاں کر رہی ہو اور یہ یہاں ان کا رونا رو رہے ہوتے ہیں کہ ان کے ساتھ بڑی زیادتی ہو رہی ہے۔ کوئی کسی کے ساتھ زیادتی نہیں ہو رہی اور پھر کیا اس حقیقت سے انکار کیا جا سکتا ہے، میں نے ان کی ڈیل کی بات کی ہے، اسٹیبلشمنٹ کی acceptability کی بات کی ہے۔ کیا آج سے چند دن پہلے محترمہ بے نظیر بھٹو نے خود یہ بیان نہیں دیا کہ جنرل پرویز مشرف کے ساتھ مفاہمت کر لی جائے؟ جب مفاہمت نہیں ہوتی تو وہ بُرے ہیں اگر مفاہمت ہو جائے تو وہ اچھے ہیں۔ ماسوائے مفادات کی سیاست کے کوئی ان کی سیاست نہیں ہے۔

جناب سپیکر! میں یہاں یہ بھی عرض کرنا چاہتا ہوں۔ یہاں میرے بھائی نے کہا میں جلوس لے کر آ رہا تھا' جلوس روک لیا گیا۔ میں ان سے صرف یہ سوال پوچھنا چاہتا ہوں کہ یہ بتائیں کہ اگر راجہ ظفر الحق صاحب اسلام آباد سے جہاز میں بیٹھ کر لاہور آ جاتے ہیں' انہیں کسی نے نہیں روکا۔ اگر جلوس کے ساتھ آ رہے ہوتے تو شاید جلوس بھی یہاں پہنچ جاتا لیکن انہوں نے جلوس لانا نہیں تھا۔ چودھری نثار صاحب وہاں سے جہاز میں بیٹھے اور لاہور آ گئے۔ اگر جلوس کے ساتھ آتے تو جلوس بھی پہنچ جاتا لیکن انہوں نے جلوس لانا نہیں تھا۔ میں پنڈی کے حوالے سے بات کرتا ہوں۔ میں اور دوستوں کی بات کرتا ہوں کہ ان کی ساری قیادت یہاں پر پہنچ گئی اور کارکنوں سے اس بات کی توقع کر رہے تھے کہ وہ خود ٹرکوں میں بیٹھیں اور لاہور ان کے لئے آ جائیں لیکن کارکن نہیں آئے وہ اس لئے نہیں آئے کہ آج کا کارکن سمجھدار ہو چکا ہے۔ آج کے کارکن کو پتا ہے کہ وہ کس کے لئے قربانی دے۔ ان لوگوں کے لئے قربانی دے جو اس ملک میں آ ہی نہیں سکتے' جو آنا نہیں چاہتے اور جو انہیں چھوڑ کر چلے گئے اور جس طرح محترمہ نسیم لودھی صاحبہ نے کہا ہے کہ خوشی کے ساتھ سوٹ کیس اور باورچی اپنے ساتھ لے کر یہاں سے گئے ہیں تو پھر ان کے لئے کارکن سڑکوں پر مار کھاتے رہیں اور پھر یہ ان سے اس بات کی توقع کرتے ہیں کہ کارکنوں کو ائرپورٹ نہیں جانے دیا گیا۔ ائرپورٹ پر کس نے آنا تھا؟ کس نے انہیں بلایا؟ وہ تو ٹرانزٹ میں تھے۔ اگر یہ کہیں تو میں اس ایوان میں شہباز شریف صاحب کا وہ ٹکٹ پیش کر سکتا ہوں کہ امریکہ سے انگلینڈ کا ٹکٹ لیا گیا' انگلینڈ سے ابوظہبی کا ٹکٹ لیا گیا اور ابوظہبی سے لاہور کا ٹکٹ لیا گیا لیکن original ان کا ٹکٹ جدہ کا تھا' بعد میں یہ تبدیلی کی گئی۔ صرف ایک adventurism تھا کہ چلیں! واپس تو جانا ہی ہے اس طرح نہیں اس طرح واپس چلے جاتے ہیں تو کم از کم ایک issue کھڑا ہو جائے گا۔

جناب سپیکر! یہ میرے بھائی ویزے کا کہہ رہے ہیں اگر معاہدہ نہیں تھا تو ویزا کیسے لگا؟ میرے خیال میں یہ خود ان کے لئے ایک بہت بڑا question mark ہے۔ جن لوگوں کے معاہدے نہیں ہوتے ان کے لئے اسلام آباد کی بجائے لاہور میں کبھی ویزے نہیں لگتے۔ یہ اس بات کو کبھی اپنے دماغ سے سوچیں۔

جناب سپیکر! اب میں یہاں یہ بھی عرض کرنا چاہتا ہوں کہ یہاں کہا گیا کہ 936 لوگوں کو گرفتار کیا گیا۔ اس دن 3000 لوگ گرفتار کئے گئے۔ اگر 3000 لوگ پورے پنجاب سے یہاں لاہور میں آ جاتے تو پھر شاید آپ کو تو کچھ ہی نہ رہتا لیکن یہاں کوئی 3000 لوگ نہیں آئے۔ انہوں نے 936 لوگوں کی گرفتاری

کی بات کی ہے ان میں سے کتنے لوگوں نے ضمانتیں کروائی ہیں؟ آج ان کے کتنے لوگ اندر ہیں؟ میں سمجھتا ہوں کہ اگر دو چار' پانچ سات لوگ اندر ہیں تو جیسے بزنس ایڈوائزری کمیٹی کی میٹنگ میں بھی کہا گیا ہم اس کی بھی بات کرنے کے لئے تیار ہیں' ہم نے جس طرح ایم-پی-ایز بھائیوں کے لئے بات کی ہے ان کے لئے بھی بات کرنا چاہ رہے ہیں اس لئے کہ ہم اس ملک میں ایک پولیٹیکل کلچر کو فروغ دینا چاہتے ہیں لیکن اگر پولیٹیکل بات کی جائے تو درست ہے اور اگر بات اپنے مفادات کی کی جائے تو پھر میں سمجھتا ہوں کہ یہ ایک علیحدہ بات ہے۔

جناب سپیکر! یہاں ہمارے محترم بھائی لیڈر آف دی اپوزیشن نے یہ فرمایا کہ ممبران کو پریشرائز کیا جا رہا ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ مجھے افسوس کے ساتھ یہ کہنا پڑتا ہے کہ کم از کم ہم اچھی بات کو تو اچھی بات کہتے۔ رانا صاحب ابھی اشارتاً ایک صاحب کے متعلق فرما رہے تھے کہ وہ لوٹا ہو گئے' انہوں نے پارٹی چھوڑ دی' میں اس بحث میں نہیں پڑتا لیکن اگر اس کے برعکس اگر کوئی آدمی بقول ان کے صحیح عمل اختیار کرتا ہے اور وہ استعفیٰ دے کر آ جاتا ہے۔ ان کی پارٹی کے ایک رکن نے جو ان کے ٹکٹ پر منتخب ہوئے تھے قومی اسمبلی میں استعفیٰ دینے کے بعد ہماری جماعت میں شامل ہوئے' ہماری جماعت سے ٹکٹ لیا اور پھر ایک جمہوری طریقے سے منتخب ہو کر واپس آ گئے تو میں سمجھتا ہوں کہ یہ پریشر کی بات نہیں ہے۔ انہوں نے اپنے ضمیر کے مطابق استعفیٰ دیا۔ وہ آپ کے ساتھ نہیں چلنا چاہتے تھے تو انہوں نے استعفیٰ دے دیا۔ اس کے بعد ہماری جماعت میں آئے اور اب جیت کر واپس اسی ایوان میں چلے گئے ہیں۔ اسی طرح اس معزز ایوان سے جو لوگ آپ کی پارٹی کو چھوڑ کر آئے ہیں انہوں نے جناب سپیکر کو استعفے دیئے ہیں۔ ایک process کے ذریعے جو بھی اس کا نتیجہ نکلے گا وہاں پر دوبارہ الیکشن ہو گا تو میں سمجھتا ہوں کہ یہ ایک جمہوری عمل ہے بجائے اس کے کہ ہم اسے criticism کے حوالے سے لیں' ہمیں اسے ایک positive sign کے طور پر لینا چاہئے اور ان لوگوں کی حوصلہ افزائی کرنی چاہئے کہ کم از کم ان میں اتنی جرأت ہے کہ وہ اپنے ضمیر کے مطابق استعفے دے کر آ رہے ہیں۔ وہ آپ کے ساتھ نہیں چلنا چاہتے اور جس طرح ابھی کچھ دیر پہلے یہاں کہا گیا وہ کیوں چلیں ان کے ساتھ؟ آج ان کی پارٹی میں ان کے لئے کیا attraction رہ گئی ہے؟ میں اتفاق کرتا ہوں اور میں نے بارہا اس floor پر بھی یہ کہا ہے اور جس طرح قاسم ضیاء صاحب نے فرمایا ہے کہ آصف علی زرداری صاحب جیل میں بیٹھے ہوئے ہیں' جیل کاٹ رہے ہیں اور میں کہتا ہوں کہ یہ

بات ہمیں بتانے کے لئے نہیں ہے' ہم تو پھر آپ سے دور بیٹھے ہوئے ہیں' آپ اپنے پڑوسیوں کو بتائیں کہ جرأت کے ساتھ حالات کا مقابلہ کریں۔ یہ کوئی بات نہیں کہ معافی نامے اور معاہدے لکھ کر وہ باہر چلے جائیں اور پھر نعرے لگتے رہیں۔

جناب سپیکر! میں صرف اتنی گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ آج بھی ہماری کوشش ہے اور انشاء اللہ تعالیٰ وزیراعلیٰ پنجاب کی یہ commitment ہے کہ ہم نے اس صوبے میں ایک پولیٹیکل کلچر کو فروغ دینا ہے لیکن خدا کے لئے اس ملک میں جمہوریت کو چلنے دیں' اس ملک میں جمہوریت کو آگے بڑھنے دیں اور مفروضوں' افواہوں اور پھر ایسے اقدام پر جس کا کوئی وجود نہیں ہے انہیں بھی پتا ہے ہمیں بھی پتا ہے اور جس دن یہ واقعہ ہوا میں نے اس دن کہا تھا کہ میاں شہباز شریف نے یہ جو اقدام کیا ہے یہ adventurism ہے اور انہوں نے اپنے لئے ہزیمت اور پریشانی اٹھائی کہ کہاں سے اٹھائے گئے اور کہاں واپس گئے اور اپنے پورے خاندان کے لئے پریشانی کا باعث بنے اور پھر دوستوں کے لئے ماسوائے رسوائی کے پیچھے کوئی بات نہیں ہے۔ جب ہم خاندان کی پریشانی کی بات کرتے ہیں تو میں اس معزز ایوان میں انتہائی ذمہ داری کے ساتھ یہ کہہ سکتا ہوں کہ اس کے بعد جن حالات سے وہ گزر رہے ہیں میں سمجھتا ہوں کہ یہ اللہ تعالیٰ کی ذات جانتی ہے اور وہ جانتے ہیں کہ کوئی معاہدہ ہے یا نہیں؟ اور اس کا واضح ثبوت یہ ہے کہ گزشتہ 16 دنوں میں ان کی طرف سے ایک بیان بھی نہیں آیا اور جس دن وہ یہاں سے واپس گئے ہیں ائرپورٹ سے اکیلے بکسہ اٹھا کر باہر گئے ہیں اور وہاں اسسٹنٹ پروٹوکول افسر کھڑا تھا جس نے انہیں receive کیا اور انہیں categorically یہ بات سمجھائی گئی ہے کہ یہ اچھی بات نہیں تھی کیونکہ انہوں نے ایک دوست ملک کے اعتماد کو ٹھیس پہنچائی ہے۔

جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں یہ ساری وہ حقیقتیں ہیں کہ جو انہیں خود پتا ہیں۔ وہاں پر فیکٹریاں لگ رہی ہیں' وہاں پر شاہی محل میں رہا جا رہا ہے۔ دوستیاں ہمیشہ ملکوں کے ساتھ ہوتی ہیں۔ ملکوں کی دوستیاں افراد کے ساتھ کبھی نہیں ہوا کرتیں اس لئے میں آپ سے استدعا کرتا ہوں اور آپ کا شکریہ بھی ادا کرتا ہوں کہ آج آپ نے کھلے دل کے ساتھ سب کی باتیں سنیں۔ اب میں سمجھتا ہوں کہ کافی بات ہو چکی ہے۔ اس کے بعد جمعہ کا دن ہم نے لاء اینڈ آرڈر پر general discussion کے لئے رکھا ہے اور وہ ہم نے معزز لیڈر آف دی اپوزیشن اور معزز رانا صاحب کے حکم کے مطابق رکھا ہے اس دن کھل کر بات کریں اور

issue پر بات کریں جتنی بات کریں گے انشاء اللہ تعالیٰ ہم کھلے دل سے اسے لیں گے اور انشاء اللہ تعالیٰ positive sense میں response کریں گے۔ شکریہ

جناب سپیکر، شکریہ جی۔ اب وقفہ نماز ہوتا ہے اور ہاؤس 20 منٹ کے لئے adjourn کیا جاتا ہے۔

(اس مرحلے پر نماز عصر کے لئے 20 منٹ کے لئے ایوان کی کارروائی ملتوی کی گئی)

(نماز عصر کے وقفہ کے بعد جناب سپیکر 5-41 پر کرسی صدارت پر متمکن ہوئے)

راجہ ریاض احمد، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر، جی' راجہ صاحب!

راجہ ریاض احمد، جناب سپیکر! یہ اجلاس چونکہ کافی دیر کے بعد منعقد ہوا ہے تو ایک اخباری خبر کی طرف آپ کی توجہ دلانا چاہتا ہوں کہ "فیصل آباد میں پولیس کانسٹیبل بھرتی سیکنڈل کا انکشاف' وزیراعلیٰ پنجاب چودھری پرویز الٰہی کے میرٹ کی دھجیاں اڑا کر تین اعلیٰ پولیس آفیسر کروڑ پتی بن گئے۔ دو سو افراد سے فی کس 50 ہزار روپیہ وصول کیا گیا۔" یہ فیصل آباد میں بھرتیاں ہوئی ہیں۔ میں چاہتا ہوں کہ یہ آپ کے اپنے ضلع کا واقعہ ہے اور ایک بہت اہم مسئلہ ہے لہذا آپ مہربانی کر کے مجھے تھوڑا سا وقت دیں۔

جناب سپیکر، آپ اس پر ٹائم لے کر کیا کریں گے؟

راجہ ریاض احمد، جناب سپیکر! میری گزارش ہے کہ ایک کمیٹی بنائی جائے جو اس کی انکوائری کرے اور وہاں پر جو---

جناب سپیکر، راجہ صاحب! پلیز تشریف رکھیں۔

رانا آفتاب احمد خان، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر، جی' رانا صاحب!

رانا آفتاب احمد خان، شکریہ۔ جناب سپیکر! میں نے کوئی دو ماہ پہلے نشان زدہ Assembly questions دیئے تھے اور آپ دیکھیں کہ وہ مندرجہ ذیل وجوہات کی بناء پر نامنظور فرما دیئے ہیں۔ kindly دیکھ لیں کہ نشان زدہ سوال ہے کہ فیصل آباد پولیس رینج میں تاحال تمام درج مقدمات اور دیگر تفصیلات کیا ہیں؟ آگے

لکھا ہے کہ یہ سوال پرائیویٹ یونیورسٹیز کا تھا' انہوں نے لکھا ہے کہ "چونکہ ان سوالات میں دریافت کردہ معلومات کا تعلق پنجاب حکومت سے نہ ہے۔" پولیس کا محکمہ پنجاب کا ہے اور فیصل آباد پنجاب میں ہے۔

دوسرا سوال یہ تھا کہ "صوبہ بھر کے ہیلتھ سنٹر میں سپیشلسٹ کی تعیناتی کی صورتحال۔۔۔"

جناب سپیکر: رانا صاحب! آپ چیمبر میں تشریف لے آئیں۔ اس کا کچھ کر لیتے ہیں۔

رانا آفتاب احمد خان: جناب سپیکر! میں چاہتا تھا کہ ہاؤس کے یہ ریکارڈ میں آجائے کہ بلا وجہ جو سوالات آتے ہیں ان کو ختم کر دیا جائے۔

جناب سپیکر: آپ چیمبر میں تشریف لے آئیں تو ان کا کچھ کر لیا جائے گا' آپ کو مطمئن کر دیا جائے گا۔

تعزیت

چودھری محمد اقبال (وزیر خوراک) کی اہلیہ کے انتقال پر دعائے مغفرت

جناب ارشد محمود بگو: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی' بگو صاحب!

جناب ارشد محمود بگو: جناب سپیکر! یہ بات صبح ہونی چاہئے تھی کیونکہ ہمارے لئے بھی یہ بات بڑی افسوسناک تھی کہ چودھری محمد اقبال صاحب کی اہلیہ کا پچھلے دنوں انتقال ہوا ہے اور یہ اخبارات میں بھی آیا تھا لیکن افسوس کہ کچھ ممبران یہاں پر موجود نہیں تھے تو اس سلسلے میں ہم چودھری صاحب سے افسوس کرتے ہیں اور دعا کرتے ہیں کہ مرحومہ کو اللہ تعالیٰ اپنے جوار رحمت میں جگہ دے اور چودھری محمد اقبال صاحب کو صبر جمیل دے۔

جناب سپیکر: مرحومہ کی مغفرت کے لئے فاتحہ خوانی کی جائے۔

(اس مرحلہ پر چودھری محمد اقبال کی اہلیہ کے لئے فاتحہ خوانی کی گئی)

سوالات (محکمہ آبکاری و محصولات)

نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات

جناب سپیکر: سوال نمبر 126 بیگم ریحانہ جمیل صاحبہ کا ہے--- تشریف نہیں رکھتیں۔ اگلا سوال نمبر 127 بھی بیگم ریحانہ جمیل صاحبہ کا ہے--- وہ تشریف نہیں رکھتیں لہذا ان کے یہ سوال dispose of ہوئے۔ اگلا سوال 1316 سید احسان اللہ وقاص صاحب کا ہے۔

ریٹائرڈ سرکاری ملازمین کے پراپرٹی ٹیکس کے مسائل

*1316 سید احسان اللہ وقاص، کیا وزیر آبکاری و محصولات از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ حکومت نے ریٹائرڈ سرکاری ملازمین کو پراپرٹی ٹیکس سے مستثنیٰ قرار دیا ہوا ہے؛ لیکن اگر کوئی ریٹائرڈ سرکاری ملازم اپنے مکان کا کوئی حصہ اپنی گزر اوقات کے لئے کرایہ پر دے دیتا ہے تو اس پر مکمل پراپرٹی ٹیکس عائد کر دیا جاتا ہے؛

(ب) کیا حکومت اس تجویز پر غور کر رہی ہے کہ غریب اور سفید پوش لوگوں کی رہائشی بستیوں میں مقیم سرکاری ملازمین کے دس مرلے تک کا ملکیتی واحد گھر یا اس کا کوئی حصہ کرایہ پر دیا گیا ہو تو اسے بھی ٹیکس سے مستثنیٰ قرار دے دیا جائے۔ اگر اس کا جواب نہ میں ہے تو اس کے دلائل سے بھی مطلع فرمایا جائے؛

(ج) کیا حکومت اس پر بھی غور کرنے کو تیار ہے کہ پراپرٹی ٹیکس سالانہ وصول کرنے کی بجائے ہر دو ماہ بعد بصورت اقساط وصول کیا جائے؛

وزیر آبکاری و محصولات:

(الف) پنجاب اربن ایموو ایبل پراپرٹی ٹیکس ایکٹ 1958 کی دفعہ 4 کے تحت ایسے وفاقی و صوبائی ریٹائرڈ سرکاری ملازم جن کی پراپرٹی کا رقبہ ایک کنال تک ہو اور ذاتی رہائش رکھتا ہو، اسے پراپرٹی ٹیکس کی معافی حاصل ہے تاہم اگر وہ اپنے مکان کا کوئی حصہ کرایہ پر دیتا ہے تو اس پر حسب ضابطہ پراپرٹی ٹیکس عائد ہوتا ہے۔

(ب) ایسی کوئی تجویز حکومت کے زیر غور نہ ہے کیوں کہ پنجاب اربن ایموو ایبل پراپرٹی ٹیکس ایکٹ 1958 کی دفعہ 4 کے تحت پہلے ہی مناسب رعایت دی جاچکی ہے۔

(ج) ایسی کوئی تجویز حکومت کے زیر غور نہ ہے تاہم پہلے ہی پراپرٹی ٹیکس ایکٹ کی دفعہ 3 کے مطابق پراپرٹی ٹیکس کی وصولی یکمشت 5 فیصد رعایت کے ساتھ 31۔ اگست تک کی جاتی ہے مزید مذکورہ ایکٹ کی دفعہ 12 کے تحت ٹیکس گزار ٹیکس کی ادائیگی دو برابر اقساط میں کر سکتا ہے۔

جناب سپیکر، کوئی ضمنی سوال ہے؟

سید احسان اللہ وقاص، جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ عملاً میں نے جز (الف) میں جو سوال کیا ہے کہ اگر کسی سرکاری ملازم کا مکان ایک کنال یا 10 مرلے کا ہو تو اس میں سے وہ اگر 5 مرلے کا رقبہ کرائے پر دے دیتا ہے تو باقی پانچ مرلے وہ خود استعمال کرتا ہے تو یہ پورے 10 مرلے کے گھر پر پراپرٹی ٹیکس وصول کرتے ہیں جو کہ اصولی طور پر درست نہیں ہے۔ اس کی کیا وجہ ہے؟

جناب سپیکر، جی' وزیر آبکاری و محصولات!

وزیر آبکاری و محصولات، جناب سپیکر! میں احسان اللہ وقاص کی خدمت میں عرض کروں گا کہ اب قانون میں ترمیم ہو چکی ہے کہ جتنا رقبہ کرائے پر دیا جائے گا یا جتنا covered area کرائے پر ہو گا اس پر ٹیکس لگے گا اور جتنے رقبے میں خود رہائش پذیر ہوں گے وہ معاف ہو گا۔

جناب ارشد محمود بگو، جناب سپیکر! ضمنی سوال ہے۔

جناب سپیکر، جی' بگو صاحب!

جناب ارشد محمود بگو، جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ انہوں نے پراپرٹی ٹیکس کا جو قانون بنایا ہے اس کے تحت یہ کہتے ہیں کہ بیوہ کا ٹیکس معاف ہے لیکن اکثر دیکھا گیا ہے اور میں خود سیالکوٹ دفتر میں گیا ہوں اور میں نے انہیں بطور ثبوت پیش بھی کیا ہے کہ جب کوئی بیوہ ان کے پاس جاتی ہے تو آگے سے ان کا یہ جواب ہوتا ہے کہ پہلے وارثان یہ گھر بیوہ کے نام پر منتقل کریں پھر بیوہ کا ٹیکس معاف ہو سکتا ہے تو میں اس سلسلے میں وزیر موصوف سے ضمنی سوال کرتا ہوں کہ اس سلسلے میں کوئی ترمیم کرنے یا amend کرنے یا یہ کہتے ہیں کہ بیوہ کا ٹیکس معاف کیا جارہا ہے تو اس کے لئے یہ کیا کچھ کرنا چاہتے ہیں؟

جناب سپیکر، جی، وزیر آبکاری و محصولات!

وزیر آبکاری و محصولات ، جناب سپیکر! جہاں تک ٹیکس کی معافی کا تعلق ہے تو یہ بیوہ اور یتیم بچوں کے علاوہ معذوروں تک محدود ہے اور جہاں تک معزز ممبر کا کہنا ہے کہ مکان بیوہ کے نام ہو تو بیوہ کا جتنا حصہ ہے اس پر ٹیکس نہیں لگے گا، یتیم بچوں کے حصے پر بھی ٹیکس نہیں لگے گا اور اس بارے میں کوئی ابہام نہیں ہے۔ البتہ بالغ بچوں کی جائیداد پر' اگر بڑے مکانات ہیں اور وہ خود رہائش پذیر ہیں اور وہ ٹیکس کی زد میں آتے ہیں تو ان پر ٹیکس ضرور لگے گا۔

جناب ارشد محمود بگو، جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال تو بڑا واضح تھا کہ ایک بیوہ عورت ہے اور اس کے چھوٹے چھوٹے بچے ہیں اور ان کا کوئی کمانے والا نہیں تو کیا حکومت ٹیکس میں ان پر مہربانی کر رہی ہے؟ سرحد حکومت نے پانچ مرلے پر سارے ٹیکس معاف کر دیئے ہیں جبکہ یہاں ہم نے زور لگا کر اور پورے ہاؤس نے request بھی کی کہ پانچ مرلے کے گھر پر ٹیکس معاف کر دیں لیکن یہ حکومت تیار نہیں ہے۔ ویسے ہم یہ دعویٰ کرتے ہیں کہ ہم غریبوں کے ہمدرد ہیں' غریبوں کو پنجاب میں ریلیف دینا چاہتے ہیں۔ میرا سوال یہ ہے کہ ایک بیوہ جس کے چھوٹے چھوٹے بچے ہیں جب ان کی ٹیکس معافی کی بات ہوتی ہے تو وہاں پر تعینات اہلکار کہتے ہیں کہ بچے اپنی ماں کے نام پر پہلے گھر کریں پھر یہ ٹیکس معاف ہوگا۔ اب اگر یہ بیوہ کا حصہ معاف کرتے ہیں تو اس کی کیا ضرورت ہے تو پھر اس بیچاری کا جو تھوڑا سا حصہ ہے اس پر بھی ٹیکس لیں کیونکہ جس طرح لوگ پہلے پس رہے ہیں وہ مزید پسیں گے۔ میرا سوال یہ ہے کہ کیا حکومت اس قانون میں کوئی amendment کرنا چاہتی ہے؟ جب کوئی عورت بیوہ ہوتی ہے یا جب کسی گھر کا کوئی سرپرست نہیں رہتا تو اس کے اہل خانہ سے پوچھیں کہ وہ کیسے ٹیکس دیتے ہیں؟ کس طرح وہ روٹی کھاتے ہیں اور کس طرح ان کا چولہا جلتا ہے؟ اگر حکومت یہ مہربانی کرے کہ واضح آرڈر جاری کر دے کہ پانچ مرلے کے جو مکان ہیں وہ چاہے بیوہ یا چھوٹے بچوں کے ہیں ان کو معافی دے دی جائے گی۔

جناب سپیکر، وزیر آبکاری و محصولات!

وزیر آبکاری و محصولات، جناب سپیکر! موصوف ممبر نے میرا جواب غور سے نہیں سنا۔ میں نے عرض کیا ہے کہ بیوہ کے حصے پر تو ٹیکس معاف ہو گیا' یتیم اور نابالغ بچوں کے حصے پر بھی ٹیکس معاف ہو گیا

حتیٰ کہ معذوروں کا بھی ٹیکس معاف ہے۔

جناب سپیکر، شاہ صاحب! جو بچے نابالغ ہیں ان کے حصے پر بھی ٹیکس معاف ہے اور وہ اسی زمرے میں آتا ہے۔

جناب ارشد محمود بگو، شکریہ۔ جناب سپیکر!

چودھری زاہد پرویز، جناب سپیکر! ضمنی سوال ہے۔

جناب سپیکر، جی، چودھری صاحب!

چودھری زاہد پرویز، جناب سپیکر! پچھلے سے پچھلے اجلاس میں متفقہ طور پر سارے ہاؤس نے منظور کیا تھا کہ ساڑھے چار یا پانچ مرلے کے مکان پر ٹیکس معاف کر دیا جائے لیکن وزیرموصوف نے اس پر اعتراض کیا تھا تو اگر ہاؤس کے پاس کردہ resolutions پر عمل کروایا جائے تو سارے پنجاب کا بھلا ہو جائے گا۔

جناب سپیکر، اس سوال سے متعلق اگر کوئی ضمنی سوال ہے تو وہ کریں۔

چودھری زاہد پرویز، جناب سپیکر! میں نے وہ بات کی ہے جو اس ہاؤس میں پہلے ہو چکی ہے۔

سید احسان اللہ وقاص، جناب سپیکر! ضمنی سوال ہے۔

جناب سپیکر، جی، سید احسان اللہ وقاص صاحب!

سید احسان اللہ وقاص، جناب سپیکر! جز (ج) میں جو سوال ہے کہ "کیا حکومت اس پر بھی غور کرنے کو تیار ہے کہ پراپرٹی ٹیکس سالانہ وصول کرنے کی بجائے ہر دو ماہ بعد بصورت اقساط وصول کر لیا جائے۔" گزارش یہ ہے کہ یہ ٹیکس بعض دفعہ لوگوں کو پچاس پچاس ہزار روپے بھی آتا ہے۔ مثلاً ماڈل ٹاؤن میں سفید پوش لوگ رہتے ہیں۔ ان کو باپ دادوں سے اچھے گھر اور جائیدادیں مل گئی ہیں خود ان کے پاس تو اس طرح کے وسائل نہیں ہوتے ہیں۔ اگر یہ قسطیں دو کی بجائے چھ ہو جائیں تو ان کو کیا اعتراض ہے؟ اس طرح لوگوں کو بھی سہولت ہو جائے گی کیونکہ لوگ تو ٹیکس دینا چاہتے ہیں۔ اگر کسی کا پچاس ہزار روپے ٹیکس ہے اور مہینے کی اگر دو چار ہزار روپے قسط ہو جائے تو وہ باقاعدگی سے ٹیکس دیتا رہے گا اور اس کے ساتھ وقت بھی طے ہو جائے کہ اگر وہ ادا نہ کرے تو بے شک جرمانہ بھی ہو جائے۔ یہ دو سے زیادہ اقساط

کرنے کے لئے کیوں تیار نہیں ہیں؟

جناب سپیکر، جی' وزیر ایکسائز و محصولات!

وزیر ایکسائز و محصولات، جناب والا! ان کی تشویش بجا ہے لیکن ہمارے محکمے کا رویہ ہمیشہ منصفانہ ہوتا ہے۔ آپ اندازہ کیجئے کہ ہمارے سال کے جو آخری دو ماہ ہوتے ہیں مئی اور جون اس مہینے میں آ کر ہمیں recovery کرنی ہوتی ہے۔ ہم ان کو پورے سال نوٹس بھجواتے رہتے ہیں اور ان کو یاد دہانی کرواتے رہتے ہیں اور اس کے ساتھ ہم نے ان کو دو قسطوں کی بھی سہولت دے رکھی ہے۔ اس سلسلے میں اگر ان کو کوئی دشواری ہے تو ہم اس کو بھی دور کرنے کے لئے حاضر ہیں۔

جناب سپیکر، ان کا سوال یہ ہے کہ کیا دو سے زیادہ قسطیں ہو سکتی ہیں؟

وزیر ایکسائز و محصولات، جناب سپیکر! عملے کی کمی کے باعث ہم ایسا نہیں کر سکتے۔ چھ چھ ماہ بعد دو قسطیں ادا کرنا بہت مناسب ہے اور یہ آسانی سے دے سکتے ہیں۔

رانا آفتاب احمد خان، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر، جی' رانا آفتاب صاحب!

رانا آفتاب احمد خان، جناب سپیکر! اس معزز ایوان نے ایک قرارداد متفقہ طور پر پاس کی تھی کہ کوئی بھی آدمی جس کا پنجاب میں پانچ مرلے کا گھر ہو وہ پراپرٹی ٹیکس سے مستثنیٰ ہے۔ وہ resolution حکومت پنجاب کو دیا گیا تھا۔ اس پر پنجاب حکومت کی طرف سے کوئی مثبت جواب نہ آیا تو میں نے، سمیع اللہ خان اور اپوزیشن لیڈر نے ایک پرائیویٹ بل پیش کیا تھا اور اس بل کو پیش کئے ہوئے آج آٹھ ماہ ہو چکے ہیں۔ کیا وزیر موصوف بتانا پسند فرمائیں گے کہ پراپرٹی ٹیکس بل جو ہم نے move کیا ہے اس میں کیا قباحت ہے؟ کیا حکومت غریب لوگوں کو پانچ مرلے تک relief دینے کا پروگرام رکھتی ہے؟

جناب سپیکر، جی' وزیر ایکسائز و محصولات!

وزیر ایکسائز و محصولات، جناب سپیکر! صوبہ بھر کے اندر کوئی بھی ٹیکس اس وقت تک لاگو نہیں کیا جا سکتا' کسی بھی ٹیکس کی recovery نہیں ہو سکتی جب تک یہ ہاؤس اس کی منظوری نہ دے۔ جہاں تک ٹیکس معاف کرنے کی بات ہے وہ فنانس ایکٹ کے ذریعے سے نئے ٹیکس متعارف ہوتے ہیں اور پرانے

ٹیکسوں کی revision ہوتی ہے۔ میں یہ ہاؤس کو بتانا چاہتا ہوں کہ یہاں پر جو قرارداد متفقہ طور پر پاس کی گئی وہ اسمبلی سیکرٹریٹ نے حکومت کو بھجوائی۔ وزیراعلیٰ صاحب نے اس پر ہمدردانہ غور کیا اور اسے resource mobilization committee کے پاس refer کیا جس میں چار پانچ وزراء ہیں جو کہ نئے بجٹ کی تیاری کے سلسلے میں اس پر غور کر رہے ہیں اور وزیراعلیٰ صاحب نے واضح طور پر کہا ہے کہ ہم انشاء اللہ تعالیٰ غریبوں کو نئے بجٹ میں relief دیں گے۔ اس کا حتمی فیصلہ بجٹ تک ہوجائے گا۔

جناب سپیکر، اس کا فیصلہ بجٹ اجلاس میں ہوجائے گا۔

رانا آفتاب احمد خان، جناب سپیکر! وہ بل ان کے پاس گیا ہے اور اس کو آٹھ ماہ ہو چکے ہیں۔ یہ وہ بل اسمبلی میں لے آئیں۔ جو قانونی طریقہ کار ہے اس کے مطابق ممبرز نے جو قرارداد پیش کی ہے اس کو kill کردیں۔ یہ تو کوئی جواب نہیں ہے کہ ہمدردانہ غور کیا جا رہا ہے۔ اس پر ہمدردانہ غور کی ضرورت نہیں ہے۔ اس کو پورے ہاؤس نے متفقہ طور پر پاس کیا ہے۔ ایک طرف ایک غریب کو ریلیف دینے کی بات کر رہے ہیں۔ اس پر اگر فنانس کی یا وزیر صاحب کی permission بھی ہے تو یہ time limit بتادیں کہ یہ اس کو کب تک یہاں پر لے آئیں گے؟

جناب سپیکر، جی، وزیر موصوف! آپ اس کو کب تک لے آئیں گے؟

وزیر آبکاری و محصولات ، جناب سپیکر! بجٹ آنے میں صرف چند دن ہیں۔ اس وقت تک انشاء اللہ تعالیٰ فیصلہ ہو جائے گا۔

جناب سپیکر، اس کا فیصلہ بجٹ اجلاس تک ہوجائے گا۔ اگلا سوال سید احسان اللہ وقاص صاحب کا ہے۔ جی، سید احسان اللہ وقاص صاحب!

سید احسان اللہ وقاص، جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 1696 ہے۔ اس کا جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر، اس کا جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

پراپرٹی ٹیکس ریکوری ٹارگٹ کے حصول کی حکمت عملی

*1696، سید احسان اللہ وقاص، کیا وزیر آبکاری و محصولات ازراہِ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ محکمہ ایکسائز نے پراپرٹی ٹیکس کے ریکوری ٹارگٹ حاصل کرنے کے لئے شہریوں کو اصل شرح سے کئی گنا زیادہ ٹیکس بھجوانا شروع کر رکھے ہیں اور محکمہ کے انسپکٹر گھر میں مالک کے از خود رہائش پذیر ہونے کے باوجود محض دباؤ ڈالنے اور سودا بازی کرنے کے لئے مکان کو کرایہ پر دیا گیا ظاہر کر دیا جاتا ہے؟

(ب) لاہور شہر میں مختلف ایریاز کو ٹیکس ریکوری کی مختلف کیٹیگریز میں کس معیار پر تقسیم کیا جاتا ہے؟

(ج) ٹاؤن شپ اور گرین ٹاؤن میں 5 مرلے سے بھی چھوٹے پلاٹس پر رہائش پذیر شہریوں سے پراپرٹی ٹیکس، کس کیٹیگری کے مطابق وصول کیا جاتا ہے؟

وزیر آبکاری و محصولات،

(الف) یہ بات درست نہ ہے کہ محکمہ ایکسائز نے پراپرٹی ٹیکس کے ریکوری ٹارگٹ حاصل کرنے کے لئے شہریوں کو اصل شرح سے کئی گنا زیادہ ٹیکس بھجوانا شروع کر دیئے ہیں۔ بلکہ حقیقت یہ ہے کہ ہر تشخیص کو اتنا ہی ٹیکس بھجوایا جاتا ہے جتنا کہ قانون کے مطابق اس کا بنتا ہے۔ اس میں کوئی کمی بیشی نہیں کی جاتی۔ اس بات میں بھی کوئی صداقت نہیں ہے کہ محکمہ کے انسپکٹر گھر میں مالک کے از خود رہائش پذیر ہونے کے باوجود محض دباؤ ڈالنے اور سودا بازی کرنے کے لئے مکان کو کرایہ پر دیا گیا ظاہر کرتے ہیں۔ اس سلسلہ میں عرض ہے کہ ہر تشخیص کا ریکارڈ دفتر میں موجود ہوتا ہے۔ ذاتی رہائشی گھر کا ٹیکس ذاتی رہائش کے مطابق اور کرائے پر دیئے گئے مکان کا ٹیکس کرایہ داری کے مطابق وصول کیا جاتا ہے۔ بلکہ عوام الناس کی سہولت کو مدنظر رکھتے ہوئے Valuation Table system کا نظام وضع کیا گیا ہے جس کے تحت مالک جائیداد خود اپنی جائیداد کی تشخیص کر سکتا ہے اور اس طرح افسران و اہلکاران کے صوابدیدی اختیارات تقریباً ختم ہو گئے ہیں۔

(ب) نئے valuation table system کے تحت سارے لاہور کو ٹیکس ریکوری کی مختلف categoriesمیں تقسیم کیا جاتا ہے۔ کیٹگریز بناتے وقت علاقے میں موجود شہری سہولیات اور جائیدادوں کے عمومی طور پر کرایہ کو مدنظر رکھا جاتا ہے۔

(ج) ٹاؤن شپ اور گرین ٹاؤن کے شہریوں سے بالترتیب کیٹیگری(بی) اور(ڈی) کے مطابق پراپرٹی ٹیکس تشخیص کیا گیا ہے۔ کیٹیگری(بی) اور (ڈی) کی تفصیل حسب ذیل ٹیبل میں دکھائی گئی ہے۔

	CATEGORY B RESIDENTIAL		CATEGORY D RESIDENTIAL	
	Self	**Rented**	**Self**	**Rented**
Main Road	0.30	3.00	0.20	2.00
Off. Road	0.25	2.50	0.15	1.50

جناب سپیکر، آپ کا کوئی ضمنی سوال ہے؟

سید احسان اللہ وقاص، جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ جز (ج) میں یہ self occupation اور rented houses میں تقریباً دس گنا کا فرق ہے تو اتنا زیادہ فرق انہوں نے پراپرٹی ٹیکس میں کیوں رکھا ہے؟ پہلے ہی لوگ گھر نہیں بناتے۔ گھر بنانے میں جتنی investment ہوتی ہے اس سے بہت ہی کم یعنی بنکوں کی شرح سود کا عام طور پر لوگ حساب لگاتے ہیں، اس سے بھی کہیں کم اس کا کرایہ وصول ہوتا ہے۔ ایک تو اتنا کم کرایہ وصول ہوتا ہے اور اس کے بعد اتنا پراپرٹی ٹیکس لگا دیا ہے۔ پنجاب میں گھروں کی تعداد بین الاقوامی شرح کے مطابق بہت کم ہے اور آپ نے اتنا زیادہ ٹیکس رکھا ہوا ہے۔ کیا حکومت اس ٹیکس کی شرح کو کم کرنے یا اس پر غور کرنے کے لئے تیار ہے؟

جناب سپیکر: جی، وزیر آبکاری و محصولات!

وزیر آبکاری و محصولات: جناب سپیکر! جہاں تک self occupied houses اور rented houses کے ٹیکس کے فرق کا تعلق ہے۔ سیدھی سی بات ہے کہ جو مکان یا دکان کرائے پر دی گئی ہے اس سے income generate ہو رہی ہوتی ہے اس لئے اس کا ٹیکس زیادہ ہوتا ہے۔ میں یہاں بتانا چاہوں گا کہ پہلے یہ فرق ایک اور بیس کا تھا اس کو کم کرکے ایک اور دس کیا گیا ہے۔ اب مزید ٹیکس کی شرح کو کم کرنے کے لئے کمیٹی بنی ہوئی ہے جو کہ ہاؤسنگ پراجیکٹس کو promote کرنے کے لئے وزیراعلیٰ صاحب نے خصوصی طور پر قائم کی۔ ہم اس کے اندر غور کر رہے ہیں کہ اس ٹیکس کی شرح کو مزید کم کیا جائے لیکن فی الحال یہ ٹیکس عادلانہ ہے۔ اگر ان کو کسی بھی مکان یا دکان کے ٹیکس پر اعتراض ہے تو میں ذاتی طور پر جانے کے لئے تیار ہوں اور میں یہ بات ثابت کر دوں گا کہ وہاں پر جو prevalent rate ہے، جو ہم کرایہ assess کرتے ہیں اس سے ہمارا ٹیکس یقیناً کم ہو گا۔

جناب سپیکر: جی، شکریہ۔ جناب ارشد محمود بگو صاحب!

جناب ارشد محمود بگو: جناب سپیکر! انہوں نے categories بنائی ہیں۔ جیسا کہ وزیر موصوف نے فرمایا ہے اے، بی، سی اور ڈی یہ categories ہیں۔ میرا ان سے ضمنی سوال یہ ہے کہ ان categories کا تعین کون کرتا ہے؟

جناب سپیکر: جی، وزیر آبکاری و محصولات!

وزیر آبکاری و محصولات: جناب سپیکر! اس کا تعین ہمارا سٹاف ہی کرتا ہے۔ یہ کام سروے کے ذریعے ہوتا ہے اور اس پر پورا ایک سال صرف ہوتا ہے۔ اس کے مختلف مدارج ہیں۔ پہلے نمبر پر ہمارے لوگ جا کر نمبر شماری کرتے ہیں۔ وہ جا کر گھروں کے باہر نمبر لگاتے ہیں۔ اس کے بعد علاقوں کی categories ہوتی ہیں جیسا کہ مال روڈ، شادمان اور مین بلیوارڈ یہ ایک ہی category میں آتے ہیں۔ اسی طرح اگر ہم علامہ اقبال ٹاؤن جائیں تو وہاں دوسری category ہو گی۔ پھر آہستہ آہستہ چھوٹی آبادیوں میں سے ہوتے ہوئے جب کچی آبادیوں تک پہنچتے ہیں تو سارا ٹیکس معاف ہو جاتا ہے۔ اس طرح سے ہم نے A سے لے کر G تک سات categories بنائی ہیں اور پھر عوام کی سہولت کے لئے ہر category کو دو sub categories

میں تقسیم کیا ہے۔ on the road اور off the road یعنی جو مکان یا پلاٹ تیس فٹ سڑک پر ہے وہ on the road شمار ہوتی ہے اور جو تیس فٹ سے کم سڑک ہوتی ہے وہ off the road شمار ہوتی ہے۔ اس طریقے سے ٹیکس کی collection ہوتی ہے' پھر اپیل کا وقت دیا جاتا ہے اور اس کے بعد جب ٹیکس کی final demand ہوتی ہے جیسا کہ اگر آج کل کسی علاقے میں سروے ہو رہا ہو تو اس کو ہم یکم جولائی کو ڈیمانڈ نوٹس بھیجیں گے پھر اس کے بعد تیس دن کا وقفہ ہو گا تا کہ وہ اس کے خلاف اپیل کر سکے۔

جناب سپیکر: جی' شکریہ۔ جناب صدیقی صاحب!

ڈاکٹر محمد جاوید صدیقی: جناب سپیکر! جیسا کہ ابھی categories کی بات کی گئی ہے تو میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ جب آپ سٹاف کو کہہ دیتے ہیں کہ شہر کی پراپرٹی کی evaluation مقرر کرکے لائیں تاکہ اس کے اوپر ہم ٹیکس لگائیں۔ اگر آپ یہ کلیم اختیار ایکسائز کے سٹاف کو دے دیں گے جیسا کہ ہم نے ملتان میں یہ پریکٹس دیکھی ہے کہ ڈائریکٹر ایکسائز الحمداللہ کرپشن کے بادشاہ ہیں اور اس کے خلاف سارا شہر چلایا ہے۔ پوری انجمن تاجران روئی ہیں اور وزیر موصوف کو وزیراعلیٰ کی ہدایت پر وہاں جانا بھی پڑا۔ یہ سارا واویلا مچا لیکن انہوں نے کہا کہ جب تک میں وزیر ہوں وہ کرپٹ ڈائریکٹر الحمداللہ وہاں قائم و دائم رہے گا۔

جناب سپیکر: یہ ضمنی سوال کس طرح سے ہے؟ یہ ضمنی سوال نہیں بنتا۔

ڈاکٹر محمد جاوید صدیقی: جناب سپیکر! میں یہ عرض کر رہا ہوں کہ ان categories کو تقسیم کرتے وقت اگر وہاں کے عوامی نمائندے ناظمین' ایم۔پی۔ایز اور ایم۔این۔ایز کو یا کوئی تاجروں کی تنظیموں کا کوئی ایسا فورم بنایا جائے جس میں لوگوں کی representation کے ساتھ سٹاف بھی شامل ہو اور اس طرح مل کر شہر کی categories کو اگر تقسیم کیا جائے تو ٹیکسیشن کا نظام صاف ستھرا ہوجائے گا ورنہ اس طرح ہوتا ہے کہ ہمارے پاس ٹیکس انسپکٹر آتا ہے وہ کہتا ہے کہ مجھے ڈائریکٹر نے بھیجا ہے کیا میں آپ کا اندراج A category میں کروں تو میں کہتا ہوں کہ نہیں B category میں اندراج کرو۔ پھر وہ کہتا ہے کہ دس ہزار روپے دو۔ اس طرح سے کرپشن بڑھ رہی ہے۔ اگر آپ عوامی نمائندوں کو شامل کریں تو اس طرح یہ نظام بہتر ہوجائے گا۔ کیا ان کا عوامی نمائندوں کو شامل کرنے کا ارادہ ہے؟

جناب سپیکر! اگر آپ کو اس ڈائریکٹر کے ساتھ لگا دیا جائے تو پھر میرا خیال ہے کہ ٹھیک ہو جائے گا۔

ڈاکٹر محمد جاوید صدیقی، جناب سپیکر! ویسے رانا قاسم نون اس کو سیدھا کر سکتے ہیں۔

وزیر آبکاری و محصولات : جناب سپیکر! چونکہ ڈاکٹر صاحب کا تعلق ملتان سے ہے اور مجھے بھی ملتان سے محبت ہے۔ جیسا کہ میں نے عرض کیا ہے کہ پہلے نمبر پر ٹیکس assess ہوتا ہے' اس کے بعد اس کی اپیل ڈسٹرکٹ آفیسر کے پاس ہو سکتی ہے' پھر اس کی revision کی اپیل ای۔ڈی۔او(آر) کے پاس ہو سکتی ہے۔ اس کے بعد خصوصی powers ایڈیشنل ڈی۔جی کو پنجاب کی سطح پر دی گئی ہیں۔ یہ تو normal طریق کار ہے۔ اس کے علاوہ ان کے تین ایسے خادمین موجود ہیں جو کہ ڈائریکٹر جنرل' سیکرٹری ایکسائز اور وزیر ایکسائز ہیں۔ انفرادی طور پر کوئی بھی حساس مسئلہ ان کے علم میں لایا جاتا ہے تو یہ صاحبان اس پر توجہ دیتے ہیں۔ میں اس سلسلے میں خود ملتان گیا تھا۔ انھوں نے نمائندوں کی بات کی ہے تو بنیادی طور پر ہم یہ ٹیکس اکٹھا کر کے' وصول کر کے متعلقہ T.M.As کو دیتے ہیں۔ ملتان کے اس مسئلے کو ہم نے مقامی تحصیل ناظم، ضلعی ناظم اور تاجروں کے نمائندوں کے ساتھ مل کر حل کیا ہے۔ یہاں سے ایڈیشنل ڈی۔جی کو بھیجا گیا اور وہاں پر جو جو بھی مطالبات پیش کئے گئے ان کی روشنی میں ہم نے اسے assess کیا ہے اور تقریباً یہ مسئلہ اب حل ہو چکا ہے۔

جناب ارشد محمود بگو : جناب سپیکر! ہم بار بار اس بابت اس لئے سوال کرتے ہیں' اس کو highlight کرتے ہیں کیونکہ یہ مسئلہ purely متوسط اور غریب طبقہ سے متعلقہ ہے۔ یہ امیروں کا مسئلہ نہیں ہے۔ پاکستان کی بدقسمتی یہ ہے کہ اس میں ٹیکس امیر لوگ نہیں دیتے بلکہ درمیانے درجے کے اور غریب لوگ دیتے ہیں۔ میں نے اسے categorize کیا تھا' اس سطح پر ہمارے جو سرکاری ملازمین ریونیو collect کرتے ہیں ان کی حالت مجھ سے بہتر وزیر صاحب جانتے ہیں۔ ہاؤس میں بیٹھے ہوئے سب لوگ ان کی حالت جانتے ہیں۔ میں نے جو سوال کیا تھا وہ related تھا۔ یہ کہتے ہیں کہ ہم پہلے سروے کرتے ہیں' پھر اپیل کا موقع دیتے ہیں۔ اگر لوگ پڑھے لکھے ہوتے' اگر لوگوں میں awareness ہوتی تو پھر یہ ملک کہیں سے کہیں پہنچ چکا ہوتا۔ بدقسمتی یہ ہے کہ جس کے ساتھ ظلم و زیادتی ہو رہی ہے وہ بیٹھ کر اپنے اوپر ہونے والا ظلم سہہ رہا ہے اور کرنے والا ظلم کرتا جاتا ہے۔ میرا سوال یہ ہے کہ یہ جو categories ہیں' یہ انھوں نے

نہیں بنائیں۔ یہ مارشل لاء دور میں بنی تھیں۔ انھوں نے اس کو منظور کیا ہے۔ اب عوامی حکومت ہے' اسمبلی موجود ہے تو کیا وزیر موصوف فرمائیں گے کہ یہ ان رولز میں جو کہ پہلی حکومت کے دور میں' مارشل لاء کے دور میں بنے تھے ترمیم کرنے کے لئے تیار ہیں' عوامی نمائندوں کی موجودگی میں' ان کی آراء کی روشنی میں tax کا کوئی latest structure بنانے کے لئے تیار ہیں؟

وزیر آبکاری و محصولات: جناب سپیکر! میں اپنے محترم ساتھی بگو صاحب کی پہلے تو یہ غلط فہمی دور کر دوں کہ یہ Valuation Tables جن کے تحت ٹیکس لگائے جاتے ہیں مارشل لاء کے دور میں نہیں بنے۔ 1998 کے فنانس ایکٹ میں اس کی amendment ہوئی تھی۔

جناب ارشد محمود بگو: جناب سپیکر! میں معذرت کے ساتھ عرض کروں گا کہ فاضل وزیر غلط بیانی سے کام لے رہے ہیں۔ ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن کے قانون کو مارشل لاء کے دور میں ہی renew کیا گیا اور اس میں باقاعدہ فوجی افسر بیٹھے تھے جنھوں نے ٹیکس کا یہ سارا structure بنایا تھا۔ ان کا اس میں کوئی عمل دخل نہیں ہے۔

وزیر آبکاری و محصولات: جناب سپیکر! ارشد بگو صاحب یقیناً پریشان ہیں' عوام کے دکھ درد میں شریک ہیں' ہم بھی اتنے ہی شریک ہیں لیکن ان کی اطلاع کے لئے عرض ہے کہ یہ بھی حقیقت ہے کہ ہمارا کوئی سیکرٹری بھی بریگیڈیر یا کرنل level کا نہیں آیا بلکہ ہمیشہ سول سرونٹس نے ہی خدمت کی ہے۔ سول سرونٹس نے ہی بطور سیکرٹری ایکسائز کے فرائض سرانجام دیئے ہیں اور پھر جو وزیر انچارج رہے ہیں وہ بھی civil side سے رہے ہیں۔ اس دور میں نہ تو کوئی فوجی وزیر رہا ہے اور نہ ہی کوئی سیکرٹری فوجی آیا ہے۔ میں یہ عرض کر رہا ہوں کہ 1998 میں سول گورنمنٹ تھی اور سول گورنمنٹ ہی کے زمانے میں فنانس ایکٹ میں ترمیم ہوئی' اس کے تحت یہ Valuation Tables بنے۔

جناب سپیکر! دوسری بات یہ ہے کہ لوکل گورنمنٹ آرڈیننس کے تحت یہ ٹیکس T.M.As کو دیا جا چکا ہے۔ T.M.As کو اتنا بااختیار کر دیا گیا ہے کہ وہ خود ضلعی ناظم اور ضلعی حکومت کے ساتھ مل کر اس ٹیکس کو ختم کر سکتے ہیں' کم کرنا تو ایک طرف رہا' میں کہتا ہوں کہ مکمل طور پر اس کو ختم کیا جا سکتا ہے' بڑھایا جا سکتا ہے۔ علاوہ ازیں اس کے اندر ہم نے شہری اور دیہی کی تخصیص بھی ختم کر دی ہے۔ اب یہ

اختیارات T.M.As کے پاس ہیں۔ ہم تو ان کی مدد کے لئے ہیں' جس قدر ہمارے بس میں ہوتا ہے انھیں assist کر رہے ہیں۔ یعنی ایسا کوئی مسئلہ نہیں ہے کہ اس کے اندر تبدیلی نہیں ہو سکتی' یہ کوئی حرف آخر نہیں ہے' اس میں ترمیم ہو سکتی ہے' بڑھ سکتا ہے' کم ہو سکتا ہے اور ختم بھی ہو سکتا ہے۔

جناب سپیکر : جی' شاہ صاحب ! آپ کچھ کہنا چاہتے ہیں؟

سید مجاہد علی شاہ: جناب سپیکر! ابھی میرے ایک معزز رکن نے یہاں پر ایک افسر کے متعلق یہ کہا کہ وہ honest نہیں ہے' بدعنوان ہے تو میں معذرت کے ساتھ ان کی تصحیح کرتے ہوئے کہوں گا کہ ایک ایسا شخص جو اس معاشرتی برائی سے بچا ہوا ہے جبکہ آج کے دور میں ہمیں ایسے افسران ڈھونڈنے سے بھی نہیں ملتے۔ ایک ایسا افسر جو کہ اچھی reputation رکھتا ہے اور ایماندار افسر ہے۔ اسے کسی ذاتی عناد پر اس طریقے سے corrupt کہنا زیادتی ہے۔

ڈاکٹر محمد جاوید صدیقی: جناب سپیکر! شاہ صاحب یہ بتا دیں کہ رات کو نو بجے کے بعد وہ کیا کرتے ہیں؟ ان کی وجہ سے سارا شہر پریشان ہے۔ حدیث شریف میں ہے کہ جس کے اخلاق سے لوگ پریشان ہوں وہ مسلمان نہیں ہے۔ سارے شہر نے اس کے خلاف ہڑتال کی ہے۔

سید مجاہد علی شاہ: میں نے صرف honesty کی بات کی ہے کہ وہ ایماندار افسر ہے۔ اس پر اس قسم کا کوئی الزام نہیں ہے۔

جناب سپیکر: شاہ صاحب اور ڈاکٹر جاوید صدیقی صاحب آپ دونوں تشریف رکھیں ۔ اگلا سوال پرویز رفیق صاحب کا ہے۔۔۔ وہ تشریف نہیں رکھتے۔

چودھری اعجاز احمد سماں : جناب سپیکر ! ان کے ایماء پر سوال نمبر 2446۔ اس کا جواب پڑھا ہوا تصور کر لیا جائے۔

جناب سپیکر : اس کا جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

صوبہ میں شراب بنانے والی فیکٹریوں، مالکان اور حصہ داران کی تفصیل

*2446۔جناب پرویز رفیق، کیا وزیر آبکاری و محصولات از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) صوبہ پنجاب میں شراب بنانے والی فیکٹریوں کی کل تعداد کیا ہے اور کہاں کہاں واقع ہیں نیز ان کے نام کیا ہیں؟

(ب) متذ کرہ فیکٹریوں کے مالکان و حصہ داران کے نام و پتا جات کی مکمل تفصیل سے ایوان کو آگاہ فرمائیں؛

(ج) کیا حکومت صوبہ میں مزید شراب کی فیکٹریاں بنانے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک، اگر نہیں تو اس کی وجوہات سے ایوان کو آگاہ فرمائیں نیز کیا کوئی نئی بار منظور ہو سکتی ہے؟

وزیر آبکاری و محصولات،

(الف) صوبہ پنجاب میں شراب بنانے والی فیکٹری صرف ایک ہے۔ اس کا نام M/S Murree Brewery Company Limited ہے اور یہ نیشنل پارک روڈ راولپنڈی میں واقع ہے۔

(ب) اس کمپنی کے مینجنگ ڈائریکٹر ایم۔پی بھنڈارہ ہیں اور یہ ایک لمیٹڈ کمپنی ہے۔ تفصیل جھنڈی (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) ایسی کوئی تجویز حکومت کے زیر غور نہ ہے۔ جہاں تک بار کی منظوری کا تعلق ہے، تو Prohibition Order 1979 کے تحت بار کے تمام لائسنس منسوخ ہو چکے ہیں۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال؟

چودھری اعجاز احمد سماں: جناب سپیکر، وزیر موصوف یہ بیان فرمائیں کہ سندھ اور پنجاب میں ایکسائز کی شرح ٹیکس میں کتنا فرق ہے؟ اگر پنجاب میں ٹیکس وصول کرنے کی شرح کم ہے تو ایسا کیوں ہے؟

وزیر آبکاری و محصولات: جناب والا! میں معزز رکن کا سوال سمجھ نہیں سکا۔ پلیز! دہرا دیں۔

جناب سپیکر: وہ پوچھتے ہیں کہ پنجاب اور سندھ کے ٹیکس میں فرق کتنا ہے؟ کیا پنجاب ان سے کم لے رہا ہے، زیادہ لے رہا ہے یا ان کے برابر وصول کر رہا ہے؟

وزیر آبکاری و محصولات: تقریباً برابر برابر ہیں۔

چودھری اعجاز احمد سماں: جناب سپیکر! دونوں صوبوں میں شرح ٹیکس وصول کرنے میں زمین آسمان کا فرق ہے۔ ایسا کیوں ہے؟

وزیر آبکاری و محصولات: جناب سپیکر! یہ ضمنی سوال اصل سوال سے متعلقہ نہیں ہے۔ اس کے لئے معزز رکن fresh question دے دیں۔

چودھری اعجاز احمد سماں: جناب سپیکر! میں ضمنی سوال پوچھ رہا ہوں۔ پنجاب کو اربوں روپے کا نقصان ہو رہا ہے۔ پنجاب شراب کے اوپر کم ٹیکس کیوں وصول کر رہا ہے؟ سندھ اور پنجاب میں یہ فرق کیوں ہے؟ ابھی بجٹ بن رہا ہے تو اس فرق کو ختم کیوں نہیں کر دیتے؟

جناب سپیکر: سماں صاحب! یا تو آپ fresh question کر دیں یا پھر جب بجٹ آنے گا تو اس میں اسے اپنی تجویز کے طور پر پیش کر دیجئے گا۔

رانا آفتاب احمد خان: جناب سپیکر! جواب کے جز(ج) کو دیکھیں۔ اس میں لکھا گیا ہے کہ "ایسی کوئی تجویز حکومت کے زیر غور نہ ہے۔" پچھلے اجلاس میں بھی اس حوالے سے بات ہوئی تھی۔ کوئی ایسا مذہب نہیں ہے کہ جس میں consumption of alcohol allowed ہو۔ جب اس کی کسی بھی مذہب میں اجازت نہیں ہے تو پھر اس کا کاروبار کرنے کی اجازت کیوں دی جاتی ہے؟ وزیر صاحب اس بابت وضاحت فرما دیں۔

وزیر آبکاری و محصولات: جناب سپیکر! رانا آفتاب احمد خان صاحب ماشاء اللہ خود وکیل ہیں۔ M/S Murree Brewery Company Limited ایک legal entity ہے۔ کمپنی نہ مسلم اور نہ غیر مسلم ہوتی ہے۔ اس legal entity کے تحت کمپنی کام کر رہی ہے جس کے شیئر ہولڈر اور ایم۔ڈی ' ایم۔ پی بھنڈارہ ہیں۔ باقی دوسرے لوگ بھی اس میں شیئر ہولڈرز ہیں۔ یہ ایک کمپنی ہے جو کہ کام کر رہی ہے۔

جناب سپیکر: جی، شکریہ۔

رانا آفتاب احمد خان: جناب سپیکر!---

جناب سپیکر: رانا صاحب! کافی ضمنی سوال ہو گئے ہیں۔

رانا آفتاب احمد خان، جناب سپیکر! یہ کمپنی کی بات نہیں ہے۔ کیا کمپنی نے لکھا ہے کہ کسی مذہب میں consumption of alcohol allowed ہے؟ اگر جس چیز کی اجازت نہیں ہے تو آپ اس کی پروڈکشن کی اجازت کیوں دے رہے ہیں؟ یہ تو غیر قانونی ہے۔

جناب سپیکر، وزیر صاحب نے جواب دے دیا ہے۔

جناب ارشد محمود بگو، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر، جی' جناب ارشد محمود بگو صاحب پوائنٹ آف آرڈر پر ہیں۔

جناب ارشد محمود بگو، جناب سپیکر! جناب اعجاز سماں صاحب نے بڑا اچھا سوال کیا تھا کہ پنجاب' سندھ اور بلوچستان میں اس کی شرح کی کیا صورت حال ہے لیکن جناب وزیر صاحب نے فرمایا کہ تقریباً مجھے تقریباً تقریباً سے لطیفہ یاد آ گیا کہ ایک شخص تھا اس نے کہا کہ یہ پانچ فٹ کا ہے۔ اس نے کہا کہ یہ چھ فٹ کا ہے اس نے کہا کہ یار یہ کتنے کا ہے؟ تو اس نے کہا کہ تقریباً تقریباً ایک جیسے ہیں۔ تو آپ تقریباً تقریباً والے منسٹر ہیں۔

جناب سپیکر، جی' شکریہ۔

وزیر آبکاری و محصولات ، میں یہ عرض کر رہا ہوں کہ آپ specific question کیجئے۔ آپ نے تو سوال ہی نہیں کیا۔ میں عرض کرتا ہوں کہ آپ نیا سوال کریں تو میں اس کا مطالعہ کر کے آپ کو تفصیلاً جواب دوں گا۔

جناب سپیکر، جی' شکریہ۔

چودھری اعجاز احمد سماں، جناب سپیکر! میں نے سوال کیا تھا کہ دوسرے صوبے اور پنجاب اس مد میں جو ٹیکس وصول کر رہے ہیں وہ کتنا ہے اور کس شرح سے وصول کر رہے ہیں؟ یہ تو ان کو پتا ہونا چاہئے۔

جناب سپیکر، شکریہ۔

جناب تنویر اشرف کائرہ، جناب سپیکر! کیا وزیر موصوف فرمائیں گے کہ حکومت جو شراب بنانے والی فیکٹری سے ٹیکس وصول کرتی ہے اسلامی نقطہ نظر سے اس کی کیا حیثیت ہے؟ کیا یہ حلال ہے یا حرام؟

اسلامی جمہوریہ پاکستان کے 1973 کے آئین اور اسلامی نظریاتی کونسل کے مطابق یہ اس پر روشنی ڈالیں کہ یہ ٹیکس جو ہم پر اور عوام پر استعمال ہوتا ہے یہ حلال ہے یا حرام؟

جناب سپیکر، شکریہ۔ جی' وزیر آبکاری و محصولات!

وزیر آبکاری و محصولات، جناب سپیکر! میں نہ تو کوئی مفتی ہوں اور نہ ہی عالم دین۔ میں تو قانون کی پاسداری کی بات کر رہا ہوں کہ جو قانون ہے اس میں اتنا ہے کہ شراب بن سکتی ہے لیکن صرف غیر مسلم حضرات کو بیچی جائے گی' مسلمانوں کو نہیں بیچی جائے گی۔ ہمارا کوئی ملازم کوئی انسپکٹر کوئی ای۔ٹی۔او کسی شخص کے گھر جا کر شراب نہیں پہنچاتا۔ وہ خود پرمٹ لینے کے لئے آتا ہے اور سب سے پہلے وہ declare کرتا ہے کہ وہ غیر مسلم ہے۔ ہندو' سکھ' عیسائی یا کوئی بھی غیر مسلم آئے اور اسے چاہئے تو وہ لے سکتا ہے۔

جناب سپیکر، جناب ارشد محمود بگو صاحب!

جناب ارشد محمود بگو، جناب والا! یہ سوال پچھلے ایک اجلاس میں بھی زیر بحث آیا تھا اور اس میں ہمارے فاضل ممبران جوزف حاکم دین' جناب جوئیل عامر سہوترا اور دوسرے دوست بھی تھے یہ یہاں پر انجیل مقدس لے کر آئے اور کہا تھا کہ شراب ہمارے مذہب میں بھی حرام ہے۔ یہ تقریباً سارے مذاہب میں حرام ہے۔ فاضل وزیر ڈاکٹر شفیق صاحب یہ کہہ رہے ہیں کہ ہم نے یہ غیر مسلم کے لئے رکھی ہے۔ سارے غیر مسلموں کا یہ فتویٰ ہے اور اس کے بعد اخبارات میں آیا کہ شراب حرام ہے۔ ہمارے ہندوؤں نے کہا کہ ہمارے مذہب میں بھی شراب حرام ہے۔ یہاں پر عیسائی دوست موجود تھے انھوں کہا کہ یہ ہمارے مذہب میں بھی حرام ہے تو میں ان سے یہ ضمنی سوال پوچھنا چاہتا ہوں کہ جب یہ صورتحال واضح ہو چکی ہے تو اس بارے میں قانون سازی کر کے کہ جو چیز حرام ہے اسے حرام کرنے کے لئے کچھ کرنا چاہتے ہیں؟

جناب سپیکر، جی' وزیر آبکاری و محصولات!

وزیر آبکاری و محصولات، جناب والا! یہ کوئی compulsory subject نہیں ہے کہ اس کو پڑھنا ہے اور نہ ہی یہ کوئی ایسا مشروب ہے جس کا پینا لازمی ہے۔ یہ اختیاری ہے اور اختیاری فعل ہے اور میں نے کہا ہے کہ یہ غیر مسلم کے لئے allowed ہے۔ اگر بگو صاحب۔۔۔

جناب ارشد محمود بگو، جناب والا! یہ اختیاری نہیں ہے۔ علمائے کرام نے اسے حرام کہا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کو حرام کہا ہے۔ ہماری تاریخ کا سنہری دور جسے خلفائے راشدین کا دور کہتے ہیں۔ ایک خلیفہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے بیٹے کو اس جرم میں اتنا مارا کہ وہ دنیا سے رخصت ہو گئے اور جب درے باقی رہ گئے تو آپ نے فرمایا کہ جو درے اسے نہیں لگے وہ اس کی قبر پر مارے جائیں۔ میرے فاضل دوست فرماتے ہیں کہ یہ اختیاری ہے۔ میں ان کے لئے کہنا چاہتا ہوں کہ یہ اختیاری نہیں ہے اور یہ اسلام میں حرام ہے۔ اگر یہ اس پر کچھ کر نہیں سکتے تو کم از کم اس کا اعتراف تو کر لیں کہ یہ حرام چیز ہے۔

جناب سپیکر، اس میں تو کوئی شک نہیں کہ یہ حرام چیز ہے۔ اگلا سوال 3302 محترمہ نور النساء صاحبہ!

راجہ ریاض احمد، On her behalf سوال نمبر 3302 (معزز ممبر نے محترمہ نور النساء کے ایما پر سوال دریافت کیا) اس کا جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر، اس کا جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

سال 2000 تا 2003 ایکسائز انسپکٹروں کی خالی اسامیوں اور بھرتی کی تفصیل

*3302۔ **محترمہ نور النساء ملک،** کیا وزیر آبکاری و محصولات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) جنوری 2000 سے جون 2003 تک محکمہ میں ایکسائز انسپکٹروں کی کتنی اسامیاں خالی تھیں؛

(ب) مذکورہ سالوں میں کتنی خالی اسامیوں کو پُر کیا گیا ہے۔ اسامیوں کو پُر کرنے کے لئے کوئی اشتہار دیا گیا تھا؛ اگر نہیں تو حکومت اس کے خلاف کیا action لینے کا ارادہ رکھتی ہے؛

(ج) محکمہ میں تاحال ایکسائز انسپکٹروں کی کتنی اسامیاں خالی ہیں۔ ضلع وار تفصیل بتائی جائے؛

(د) حکومت خالی اسامیوں کو کب تک پُر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؛ اگر نہیں تو وجوہات کیا ہیں؛

وزیر آبکاری و محصولات،

(الف) جنوری 2000 سے جون 2003 تک محکمہ میں ایکسائز انسپکٹروں کی خالی اسامیوں کی تعداد 105 تھی۔

(ب) مذکورہ اسامیوں میں سے کل 86 اسامیوں کو پُر کیا گیا جن میں سے 25 کو محکمانہ ترقی اور 61 کو پبلک سروس کمیشن کے ذریعے پُر کیا گیا۔ مندرجہ بالا تقرریاں محکمانہ قواعد و ضوابط کے مطابق کی گئی ہیں اس لئے کسی کے خلاف ایکشن لینے کی ضرورت نہیں ہے۔

(ج) ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن انسپکٹرز کی اسامیاں ڈویژنل کیڈر کی بنیاد پر ہیں اور سابقہ ڈویژن کی سطح پر ہی پُر کی جاتی ہیں تاہم اس وقت خالی اسامیوں کی تفصیل درج ذیل ہے:۔

راولپنڈی	4
لاہور	20
سرگودھا	10
ڈی۔جی۔خان	1
بہاولپور	2
فیصل آباد	9
ملتان	6

(د) مندرجہ بالا ایکسائز انسپکٹروں کی خالی اسامیوں کو پر کرنے کے لئے محکمہ ہذا نے محکمہ ایس اینڈ جی۔اے۔ڈی اور محکمہ خزانہ سے اجازت طلب کی ہوئی ہے تاکہ پنجاب پبلک سروس کمیشن کے ذریعے ان اسامیوں کو جلد سے جلد پُر کیا جائے۔

جناب سپیکر، کوئی ضمنی سوال ہے؟

راجہ ریاض احمد، جناب والا! انھوں نے جز (ج) میں کہا ہے کہ ہمارے پاس انسپکٹر کی 52 سیٹیں خالی ہیں۔ پھر جز (د) میں کہا ہے کہ ان کو پُر کرنے کے لئے ہم نے محکمہ ایس۔اینڈ۔جی۔اے۔ڈی سے اجازت مانگی ہے تو میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ اجازت مانگے ہوئے کتنی دیر ہوئی ہے اور اب تک کیا progress ہے؟

جناب سپیکر، جی، وزیر آبکاری و محصولات!

وزیر آبکاری و محصولات، جناب سپیکر! مئی 2003 تک اس پر ban تھا اس کے بعد ہم نے سمری تیار کر کے 13 ستمبر کو فنانس ڈیپارٹمنٹ کو بھیجی جس نے 22 جنوری 2004 کو N.O.C دیا اور ویلفیئر والوں سے 13-3-2004 کو N.O.C لیا اور 21-5-2004 کو سمری وزیراعلیٰ صاحب کے پاس بھجوا چکے ہیں۔ اس

کے بعد یہ پبلک سروس کمیشن کے پاس جائے گی۔

جناب نجف عباس سیال، جناب سپیکر!۔۔۔

جناب سپیکر، جی' جناب سیال صاحب!

جناب سمیع اللہ خان، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر، میں نے سیال صاحب کو floor دیا ہے' اس کے بعد آپ کو موقع دوں گا۔ جناب سیال صاحب!

جناب نجف عباس سیال، جناب والا! میں وزیر موصوف سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ محکمہ ایکسائز میں جو کانسٹیبلز کی بھرتی ہوئی تھی اس میں فیصل آباد ڈویژن میں جتنی بھی بھرتی ہوئی اس میں وزیر موصوف نے 80 فیصد اپنے حلقے کے بندوں کو adjust کیا۔ یہ میرٹ کی دھجیاں کیوں بکھیری گئیں؟ کیا پڑھے لکھے بندے صرف ان کے حلقے میں تھے کسی اور کے حلقے میں نہیں تھے؟ میں اس سلسلے میں وزیر موصوف سے وضاحتاً جواب لینا چاہتا ہوں۔ اگر یہ اس سلسلے میں وقت لینا چاہتے ہیں تو وقت لے لیں اور فیصل آباد ڈویژن میں جو کانسٹیبلان کی بھرتی ہوئی ہے وہ ایم۔پی۔ایز کے حلقہ وار اس ہاؤس کو بتائیں۔ مہربانی۔

جناب سپیکر، جناب وزیر آبکاری و محصولات!

وزیر آبکاری و محصولات، جناب سپیکر! میں قرآن پاک کے ان کلمات سے جواب دینا چاہوں گا کہ لعنت اللہ علیٰ الکذبین ○ ریکارڈ حاضر ہے۔ کل منگوایا جا سکتا ہے۔ اگر ان کا الزام صحیح ثابت ہو جائے تو میں استعفیٰ دے دوں گا ورنہ یہ استعفیٰ دے دیں۔

جناب سپیکر، جی' شکریہ۔

جناب نجف عباس سیال، جناب والا! میں بھی ہزار بار لعنت اللہ علیٰ الکذبین کہتا ہوں۔ کل یہ ان کانسٹیبلان کے پتاجات حلقہ وار لے کر آئیں اور میرے ساتھ بحث کر لیں۔

جناب سپیکر، وہ جا رہے ہیں کہ وہ چیک کروا دیں گے۔

جناب نجف عباس سیال، جناب سپیکر! شکریہ

وزیر آبکاری و محصولات ، جناب سپیکر! میں اللہ تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر گزار ہوں کہ اس نے مجھے رزق حلال کمانے کے لئے پہلے طبابت جیسے نوبل پیشہ سے نوازا ہے۔ میں ڈاکٹر ہوں۔ اس کے بعد میں وکیل ہوں اور تاجر بھی ہوں۔ میں وزیر آبکاری ہوں وزیر حرام کاری نہیں ہوں کہ غلط کام کروں۔میں کسی حرام کاری محکمے کے ذریعے سے اسمبلی تک نہیں پہنچا ہوں۔ میں کسی محکمے سے لوٹ مار کر کے یہاں تک نہیں پہنچا۔

جناب سپیکر، جی، شکریہ۔ سمیع اللہ خان صاحب!

سید مجاہد علی شاہ، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب نجف عباس سیال ، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر، سیال صاحب! پلیز میں نے سمیع اللہ خان صاحب کو floor دیا ہے۔ جناب سمیع اللہ خان!

جناب نجف عباس سیال، جناب والا! مجھے بات کرنے کے لئے ٹائم دیا جائے۔

جناب سپیکر، میں آپ کو ٹائم دوں گا۔ ابھی آپ تشریف رکھیں۔-جی جناب سمیع اللہ خان!

جناب سمیع اللہ خان ، جناب سپیکر! اس سے پہلے کہ میں ضمنی سوال کروں۔ میں یہ عرض کروں گا کہ ایک فاضل ممبر نے ایک وزیر موصوف پر بڑا clear cut الزام لگایا اور انھوں نے اس میں کوئی ابہام والی بات نہیں کی۔ اب یہ بات ہاؤس کی پراپرٹی ہے اور اس کا نتارا اس ہاؤس میں ہونا چاہئے۔

جناب سپیکر، آپ نے جواب بھی سنا ہے اور وزیر صاحب نے بڑا واضح جواب دیا ہے۔

جناب سمیع اللہ خان، جناب سپیکر! میری گزارش سن لیں کہ یہاں پہلے بھی ہوتا رہا ہے کہ اگر کہیں حکومتی بنچز سے کسی نے تحریک استحقاق دے دی یا کوئی ایسی چیز آ گئی تو لاء منسٹر اس کو روکتے رہے ہیں لیکن میں آپ کی وساطت سے لاء منسٹر صاحب سے گزارش کروں گا کہ چونکہ بڑے واضح الزامات آئے ہیں تو اس کا فیصلہ اس ہاؤس میں ہونا چاہئے۔ اگر وزیر صاحب کے پاس اپنی بے گناہی کا کوئی ثبوت ہو تو وہ لے کر کل اس معزز ایوان میں آئیں اور اگر فاضل ممبر کے پاس اس بارے میں کوئی ثبوت ہوں تو وہ بھی اس ہاؤس میں لے کر آئیں۔ یہ معاملہ اب ہاؤس کی پراپرٹی ہے دونوں دوست اس ہاؤس کے ممبر ہیں۔ ہمیں یہ پتا چلے کہ دونوں دوستوں میں سے کون سا دوست غلط بیانی سے کام لے رہا ہے اور سچا کون ہے؟

جناب والا! اب میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ جون 2003 تک 105 اسامیاں تھیں اس میں سے 86 کی بھرتی ہو گئی اور difference رہتا ہے 19 اسامیوں کا اور اب کہا گیا ہے کہ 52 اسامیاں ہیں جبکہ یہ سمری جب 22 جنوری کو گئی ہے اس میں صرف پانچ ماہ کا فرق ہے۔ آپ کی وساطت سے میرا وزیر موصوف سے ضمنی سوال ہے کہ یہ پانچ چھ ماہ میں ایکدم اسامیوں میں جو اضافہ ہوا ہے اس کی کیا وجہ ہے؛ پہلے یہ 19 تھیں پانچ چھ ماہ میں محکمہ نے یا آپ نے 52 کر دی ہیں۔ اس کی وجہ بتانا پسند کریں گے؛

جناب سپیکر، وزیر آبکاری و محصولات!

وزیر آبکاری و محصولات، جناب والا! پہلے تو سمیع اللہ خان صاحب نے جو یہ فرمایا ہے کہ "مِتارا" میں کہتا ہوں مِتارا چھوڑ کر ستارہ تک جائیں، مجھے کوئی اعتراض نہیں۔ میں نے تو یہاں تک کہہ دیا ہے کہ اگر ان کے الزامات غلط ہیں تو ان کو مستعفی ہو جانا چاہئے اور اگر ان کے الزامات صحیح ہیں تو میں مستعفی ہونے کا اعلان کر رہا ہوں بلکہ ابھی استعفیٰ لکھ کر دینے کو بھی تیار ہوں۔ (قطع کلامیاں)

جناب سپیکر، آرڈر پلیز۔ آرڈر پلیز۔

وزیر آبکاری و محصولات، رہ گیا یہ مسئلہ کہ یہ اسامیاں 19 سے 52 تک کیسے چلی گئیں؛ میں یہ عرض کرنا چاہوں گا کہ اسامیاں جو خالی ہوتی ہیں وہ ریٹائرمنٹ سے خالی ہوتی ہیں، promotions سے خالی ہوتی ہیں۔ کچھ لوگ ریٹائر ہوتے ہیں کچھ لوگوں کی ترقیاں ہوئی ہیں اس کی وجہ سے یہ اسامیاں بڑھ گئی ہیں۔

جناب سمیع اللہ خان، جناب والا! میرا کہنے کا مطلب یہ ہے کہ جب آپ اسامیوں میں اضافہ کرتے ہیں تو اس کے لئے facts and figures آتے ہیں لیکن وزیر موصوف اس کے لئے کوئی justification نہیں دے سکے کہ یہ اسامیاں پانچ چھ ماہ کے عرصے میں 19 سے 52 کیسے ہو گئیں؛ محکمے کو اس کے لئے کوئی جواز پیش کرنا چاہئے تھا۔

وزیر آبکاری و محصولات، جناب والا! پورے پنجاب میں اگر اسامیاں 19 سے 52 ہو گئی ہیں تو یہ کوئی اتنی زیادہ نہیں ہیں۔ فرق صرف 33 اسامیوں کا ہے۔ اس وقت میرے پاس facts and figures نہیں ہیں، اگر یہ چاہیں تو میں بعد میں دے سکتا ہوں۔ البتہ اس میں سے کچھ لوگ promote ہوئے ہیں اور کچھ لوگ ریٹائر ہو گئے ہیں جس کی وجہ سے یہ اسامیاں خالی ہوئی ہیں۔

جناب سمیع اللہ خان، جناب والا! یہ اندازے سے بات کر رہے ہیں۔ ہاؤس میں تو facts and figures سے بات ہوتی ہے۔ یہ تو اس ہاؤس میں مفروضوں پر بات کر رہے ہیں۔

جناب سپیکر، وزیر موصوف!

وزیر آبکاری و محصولات، مفروضوں پر نہ تو سیٹیں خالی ہوتی ہیں اور نہ ہی پُر کی جاتی ہیں۔ ہم نہ تو ان میں کمی کر سکتے ہیں اور نہ ہی اضافہ کر سکتے ہیں جو حقائق ہیں وہ میں نے آپ کو بتا دیئے ہیں۔

جناب سپیکر، تشریف رکھیں۔ سید مجاہد علی شاہ!

سید مجاہد علی شاہ، جناب والا! ابھی وزیر موصوف کی سوالات کا جواب دیتے ہوئے ممبر موصوف سے جو تلخی ہوئی ہے اور فرمایا ہے کہ اگر میری بات غلط ہوئی تو میں لعنتی ہوں گا ورنہ یہ ہوں گے۔

جناب سپیکر، وہ بات تو ہو چکی ہے۔ آپ تشریف رکھیں۔

سید مجاہد علی شاہ، جناب والا! میرا کہنے کا مطلب یہ ہے کہ آپ اس مسئلے کو خوش اسلوبی سے طے کروائیں ورنہ کوئی نہ کوئی تو لعنتی ہو جائے گا۔

جناب سپیکر، شکریہ۔ اب وقفہ سوالات ختم ہوتا ہے۔ اب ہم تحاریک استحقاق کو take up کرتے ہیں۔

وزیر آبکاری و محصولات، جناب والا! میں بقیہ سوالات ایوان کی میز پر رکھتا ہوں۔

رانا آفتاب احمد خان، جناب والا! میرا ایک سوال نمبر 4669 ہے۔ اس میں انہوں نے کچھ انسپکٹر ٹرانسفر کئے تھے۔ اس میں یہ شرط تھی کہ تین سال یا تین سال کا زیادہ عرصہ ہو۔ اب انہوں نے جو information provide کی ہے اس میں کچھ لوگوں کے تقرر کو اٹھارہ اٹھارہ سال بھی ہو گئے ہیں۔ میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ یہ ان کی personal liking, disliking پر ہوا ہے اس لئے میری یہ گزارش ہے کہ اس سوال کو آپ اگلے اجلاس تک کے لئے pend کر لیں ورنہ یہ kill ہو جائے گا۔

جناب سپیکر، یہ آپ وزیر موصوف سے چیمبر میں discuss کر لیں۔

رانا آفتاب احمد خان، نہیں۔ جناب! چیمبر میں نہیں۔ یہ بڑا اہم سوال ہے اس لئے اسے ہاؤس میں آنا چاہئے کیونکہ اس میں غلط information دی گئی ہے اس لئے میری یہ گزارش ہے کہ اس کو اگلے اجلاس

تک کے لئے pend کر دیں۔

وزیر آبکاری و محصولات، جناب والا! میں تو اس کا جواب دینے کے لئے بھی تیار ہوں۔ سوال نمبر جا دیں۔

جناب سپیکر، نہیں۔ اب تو وقفہ سوالات ختم ہو گیا ہے۔ اسے پھر pend کر دیتے ہیں۔

وزیر آبکاری و محصولات، نہیں۔ جناب! اگر یہ اس کا جواب چاہتے ہیں تو میں جواب دینے کے لئے بھی تیار ہوں۔

جناب سپیکر، نہیں۔ اب تو وقت ختم ہو گیا ہے۔ اسے پھر اگلے اجلاس تک کے لئے pend کر دیں؟

وزیر آبکاری و محصولات، جناب والا! مجھے کوئی اعتراض نہیں۔ جواب لینا چاہتے ہیں تو جواب لے لیں۔ pend کرنا چاہتے ہیں تو pend کر دیں۔

جناب سپیکر، سوال نمبر 4669 کو pend کیا جاتا ہے۔

وزیر آبکاری و محصولات، میں بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھتا ہوں۔

جناب سپیکر، بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھ دیئے گئے ہیں۔

نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات

(جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)

شراب کے پرمٹس اور اُن کی شرائط

*126۔ بیگم ریحانہ جمیل، کیا وزیر آبکاری و محصولات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔
سال 1999 سے سال 2001 تک شراب فروخت کرنے کے کتنے لائسنس جاری کئے گئے جن کو لائسنس شراب فروخت کرنے کا جاری کیا گیا ان کے نام و پتاجات اور ان کی کل تعداد کیا ہے۔
نیز ہر سال ان میں کتنا اضافہ ہوا اور لائسنس جاری کرنے کا میرٹ بیان فرمائیں؟

وزیر آبکاری و محصولات:

سال 1999 تا 2001 میں شراب فروخت کرنے کے کل تین لائسنس (L-2) جاری کئے گئے۔

1۔ ایمبیسڈر ہوٹل' ڈیوس روڈ لاہور

2۔ ہالیڈے ان ہوٹل' ایجرٹن روڈ لاہور

3۔ ہالیڈے ان ہوٹل' ملتان

سال 1999 میں کوئی لائسنس جاری نہیں کیا گیا۔ سال 2000 میں دو لائسنس ہالیڈے ان ہوٹل (لاہور) اور ہالیڈے ان ہوٹل (ملتان) کا اضافہ ہوا۔ سال 2001 میں ایک لائسنس ایمبیسڈر ہوٹل (لاہور) کا اضافہ ہوا۔ حکومت پنجاب کی پالیسی کے مطابق صرف اور صرف 4/5 سٹار ہوٹلوں کو لائسنس جاری کئے جاتے ہیں اور مزید خیال رکھا جاتا ہے کہ ہوٹلوں کے نزدیک کوئی مسجد' دینی مدرسہ وغیرہ نہ ہو۔

محکمہ ایکسائز میں گریڈ ایک تا گیارہ کی بھرتی

*127 بیگم ریحانہ جمیل، کیا وزیر آبکاری و محصولات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) محکمہ ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن میں گریڈ ایک تا گیارہ کے کتنے افراد سال 1999 تا اکتوبر 2002 بھرتی کئے گئے؛

(ب) اگر مذکورہ بھرتی کے وقت پابندی ختم ہو چکی تھی تو اس کی تاریخ اور بھرتی پر پابندی اٹھانے والی اتھارٹی کا نام' عہدہ اور موجودہ تعیناتی بیان فرمائیں۔ نہیں تو بھرتی کی وجہ بیان فرمائیں؛

وزیر آبکاری و محصولات:

(الف) محکمہ ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن میں سال 1999 تا اکتوبر 2002 مندرجہ ذیل بھرتیاں کی گئیں۔

1۔ Appointment & Condition of Service Rules 1974 کے رول 17-A کے تحت' دوران ملازمت اگر کوئی ملازم فوت ہو جانے یا طبی بنیادوں پر معذور ہو جانے تو اس کا ایک بیٹا/ بیٹی بھرتی کیا جاتا / کی جاتی ہے۔

گریڈ	1999	2000	2001	2002
ایک	12	15	06	07
پانچ	03	04	03	04

2۔ ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن انسپکٹر (گریڈ 11)

سال	تعداد
1999	08
2000	49
2001	—
2002	—

(ب) 1۔ میں درج بھرتیوں کے ضمن میں عرض ہے کہ جیسا کہ اوپر بیان کیا گیا ہے کہ دوران ملازمت اگر کوئی ملازم فوت ہو جائے یا طبی بنیاد پر ملازمت کے قابل نہ رہے تو اس کے ایک بیٹے / بیٹی کو بھرتی کیا جا سکتا ہے۔ ایسی بھرتیوں پر "ملازمت پر پابندی" کا اطلاق نہیں ہوتا ہے۔ تاہم جہاں تک ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن انسپکٹر کی بھرتی کا تعلق ہے' اس ضمن میں عرض ہے کہ یہ بھرتیاں محکمہ ہذا کے محصولات کی وصولی بڑھانے کے لئے جناب سابق وزیر اعلیٰ پنجاب کی منظوری سے بذریعہ پنجاب پبلک سروس کمیشن کی گئیں۔

ضلع بہاولنگر میں رجسٹریشن' ٹوکن و پراپرٹی ٹیکس کی آمدن اور محکمانہ اخراجات کی تفصیل

*3445۔ محترمہ ثمینہ نوید۔ کیا وزیر آبکاری و محصولات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) ضلع بہاولنگر میں موٹر رجسٹریشن اور ٹوکن ٹیکس سے جون 2000 سے جون 2003 تک سالانہ کتنا ٹیکس اکٹھا کیا گیا؛

(ب) مذکورہ ضلع میں درج بالا عرصے میں پراپرٹی ٹیکس کی مد میں سالانہ کتنا ٹیکس اکٹھا کیا گیا؛

(ج) مذکورہ ضلع میں محکمہ اپنے دفاتر اور عملہ پر سالانہ کتنا فنڈ خرچ کر رہا ہے؟

وزیر آبکاری و محصولات،

(الف)

سال	موٹر رجسٹریشن	ٹوکن ٹیکس
2000-01	38,05,948	1,22,42,151
2001-02	21,83,099	1,08,47,384
2002-03	36,68,965	1,26,92,545

(ب)

سال	پراپرٹی ٹیکس
2000-01	1,49,35,065
2001-02	1,26,54,229
2002-03	1,33,57,681

تاہم ان تین سالوں میں ضلع بہاولنگر کی کل وصولی حسب ذیل رہی۔

سال	وصولی
2000-01	6,73,89,000
2001-02	6,61,84,000
2002-03	6,66,44,000

(ج)

سال	خرچہ عملہ
2000-01	24,82,005
2001-02	20,61,346
2002-03	26,44,679

میسرز مری بریوری راولپنڈی کے مالکان، مسلم عملہ اور برانڈز کی تفصیلات

*3463۔جناب محمد وقاص، کیا وزیر آبکاری و محصولات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ صوبہ پنجاب میں صرف ایک ادارے میسرز مری بریوری کمپنی (پرائیویٹ) لمیٹڈ راولپنڈی کو شراب بنانے کا لائسنس دیا گیا ہے؛
(ب) کیا یہ ادارہ غیر مسلم مالک / مالکان اور انتظامیہ پر مشتمل ہے؛
(ج) مذکورہ کمپنی کی انتظامیہ اور دیگر عملہ میں کتنے لوگ مسلمان ہیں؛
(د) مذکورہ کمپنی کون کون سے برانڈ کی شراب تیار کرتی ہے؛

وزیر آبکاری و محصولات،

(الف) جی ہاں۔ صوبہ پنجاب میں صرف ایک ادارے میسرز مری بریوری کمپنی (پرائیویٹ) لمیٹڈ کو شراب بنانے کا لائسنس دیا گیا ہے۔
(ب) یہ ادارہ مسلم اور غیر مسلم دونوں قسم کے مالکان پر مشتمل ہے۔
(ج) مذکورہ کمپنی کے 520 حصہ داران مسلمان ہیں جبکہ دیگر عملے میں 326 مسلمان ملازمین کام کر رہے ہیں۔
(د) مذکورہ کمپنی کل 34 قسم کی شراب کے برانڈ تیار کرتی ہے جس کی تفصیل ضمنڈی (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

پی پی- 8 واہ کینٹ، آبکاری و محصولات کے عملے، تعیناتی اور متعین شدہ دورانیہ کی تفصیل

*3464۔جناب محمد وقاص، کیا وزیر آبکاری و محصولات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔
(الف) پی پی- 8 واہ کینٹ میں محکمہ ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن کے عملہ کی تعداد سکیل وائز کیا ہے؛
(ب) مذکورہ عملہ گزشتہ کتنے عرصے سے یہاں تعینات ہے؛
(ج) محکمہ جاتی تبادلوں کے لئے کیا دورانیہ متعین ہے؛

وزیر آبکاری و محصولات:

(الف) پی پی۔ 8 واہ کینٹ میں محکمہ ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن کا کوئی اہلکار تعینات نہ ہے کیونکہ واہ کینٹ کنٹونمنٹ بورڈ کے دائرہ کار میں ہے۔ محکمہ ہذا کا اس سے کوئی تعلق نہ ہے۔

(ب) کبھی بھی کوئی عملہ تعینات نہ رہا ہے۔

(ج) حکومت پنجاب کی ٹرانسفر پالیسی کے مطابق کسی پوسٹ پر تعیناتی کے لئے عمومی دورانیہ تین سال مقرر ہے جس میں انتظامی یا دیگر مناسب وجوہ کی بناء پر کمی بیشی ممکن ہو سکتی ہے۔

پراپرٹی ٹیکس کا طریقہ رائج الوقت، ٹیکس سے استثنیٰ اور ریونیو میں اضافہ کے حکومتی اقدامات کی تفصیل

*3598۔ شیخ تنویر احمد: کیا وزیر آبکاری و محصولات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) اس وقت صوبہ میں پراپرٹی ٹیکس لگانے کا کیا طریق کار رائج ہے اور یہ طریق کار کب سے نافذ ہے کیا اس کی منظوری اسمبلی سے حاصل کی گئی ہے؟

(ب) کیا حکومت صوبہ کے تمام چھوٹے اور بڑے شہروں میں پانچ یا کم مرلے رقبہ کے مکانات پر پراپرٹی ٹیکس معاف کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

(ج) کیا حکومت رائج الوقت پراپرٹی ٹیکس کے نظام سے مطمئن ہے؟

(د) حکومت پراپرٹی ٹیکس سے موصول ہونے والے ریونیو میں اضافہ کے لئے کیا اقدامات کر رہی ہے؟

(ہ) پراپرٹی ٹیکس سے کن کن اداروں اور اشخاص کو استثنیٰ حاصل ہے اس کی تفصیل فراہم کی جائے؟

وزیر آبکاری و محصولات:

(الف) صوبہ پنجاب میں پراپرٹی ٹیکس کی تشخیص پنجاب اربن ایموو ایبل پراپرٹی ٹیکس ایکٹ 1958 کی دفعہ 5-A کے تحت Valuation Tables کی بنیاد پر کی جاتی ہے۔ مذکورہ دفعہ 5-A کو پنجاب

فنانس ایکٹ 1998 کے تحت پنجاب اربن ایموابیل پراپرٹی ٹیکس ایکٹ 1958 میں شامل کیا گیا ہے جس کی پنجاب اسمبلی نے باضابطہ منظوری دی ہے۔ یہ طریق کار یکم جنوری 2002 سے نافذ العمل ہے۔

(ب) پراپرٹی ٹیکس ایکٹ 1958 کی دفعہ 4 کے تحت پانچ مرلہ رہائشی مکان واقع منظور شدہ کچی آبادی پہلے ہی پراپرٹی ٹیکس کے نفاذ سے مستثنیٰ ہے۔

(ج) جی ہاں۔

(د) پراپرٹی ٹیکس سے موصول ہونے والے ریونیو میں اضافہ کے لئے درج ذیل اقدامات کئے گئے ہیں۔

1۔ نیا نظام 01-01-2002 سے نافذ کیا گیا ہے جو پرانے نظام سے شفاف ہے اور عملہ کے صوابدیدی اختیارات کم ہو گئے ہیں۔

2۔ پنجاب لوکل گورنمنٹ آرڈیننس 2001 کی دفعہ 117 کے مطابق اربن ایریا اور رورل ایریا کی تفریق ختم کر دی گئی اور اب مزید آبادیوں کو ٹیکس نیٹ میں لایا جا سکتا ہے۔

3۔ حکومت نے لوکل اتھارٹی، پرائیویٹ تعلیمی ادارے، پرائیویٹ ہوسٹل /بورڈنگ ہاؤس اور نئے تعمیر شدہ قابل رہائش کو پہلے تین سال کے لئے ٹیکس میں چھوٹ وغیرہ کی معافیاں ختم کر دی ہیں۔

(ہ) پنجاب اربن غیر منقولہ جائیداد ٹیکس مجریہ 1958 کے سیکشن 4 میں جو معافیاں دی گئی ہیں اُن کی تفصیل درج ذیل ہے۔

1۔ وفاقی حکومت کی عمارتیں

2۔ حکومت پنجاب یا لوکل حکومت جیسا کہ لوکل گورنمنٹ آرڈیننس 2001 میں بیان کیا گیا ہے کی عمارتیں۔

3۔ کرایہ پر اُٹھایا گیا مکان جس کی سالانہ کرایہ کی مالیت -/1080 روپے ہو۔

4۔ مالک کے ذاتی تصرف میں رہائشی مکان جس کی سالانہ کرایہ کی مالیت -/1620 روپے ہو۔

5۔ سرکاری سکول، بورڈنگ ہاؤس اور ہوسٹل۔

6۔ پبلک باغات، کھیل کے میدان اور لائبریری۔

7۔ عمارات اور اراضی یا ان کا کوئی حصہ جو قطعی طور پر عوامی عبادت، عوامی فلاح و بہبود بشمول مساجد، چرچ، دھرم شالا، گوردوارے، ہسپتال، ڈسپنسری، یتیم خانے، پینے والے پانی کے تالاب، جانوروں کے علاج اور حفاظت شفاخانے اور مردوں کی تلافی کے لئے، عوامی تدفین یا جلانے کی زمین یا دوسری جگہیں۔ مزید یہ کہ درج ذیل عمارات اور اراضی یا ان کا کوئی حصہ قطعی طور پر عبادت گاہ یا عوامی فلاح و بہبود اس سیکشن کے معانی میں متصور نہ ہو گا۔

(i) عمارتیں یا اراضی جن پر کوئی پیشہ یا کاروبار چلایا جاتا ہے جن سے آنیوالا کرایہ قطعی طور پر مذہبی ضروریات یا ایسی ہی عوامی فلاح و بہبود کے اداروں کے لئے استعمال نہ ہوتا ہو۔

(ii) عمارتیں یا اراضی جن سے کرایہ آتا ہے اور یہ کرایہ قطعی طور پر مذہبی ضروریات یا عوامی فلاح و بہبود کے اداروں پر استعمال نہیں ہوتا۔

8۔ بیوہ، نابالغ یتیم اور معذور افراد کے مالکان کی سالانہ کرایہ کی مالیت -/48,600 روپے تک معافی ہے۔

9۔ وفاقی و صوبائی ریٹائرڈ ملازمین کا ایک کنال تک کا رہائشی مکان۔

10۔ منظور شدہ کچی آبادیوں میں پانچ مرلے کے رہائشی مکان۔

ضلع شیخوپورہ- 1999 سے 2003 تک پراپرٹی ٹیکس آمدن کی تفصیلات

*3632۔میاں خالد محمود، کیا وزیر آبکاری و محصولات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) سال 1999 سے 2003 کے دوران ضلع شیخوپورہ سے پراپرٹی ٹیکس کی مد میں کتنا ٹیکس اکٹھا ہوا۔ کم از کم کتنے رقبے کے مکانات پر ٹیکس معاف ہے؟

(ب) کیا مقررہ ہدف کے مطابق ٹیکس اکٹھا ہوا اگر نہیں، تو وجوہات بیان کی جائیں؟

وزیر آبکاری و محصولات:

(الف) ضلع شیخوپورہ سے 1999 سے 2003 تک پراپرٹی ٹیکس کی مد میں جو ٹیکس اکٹھا کیا گیا اس کی تفصیل درج ذیل ہے۔ جہاں تک ٹیکس کی معافی کا تعلق ہے، اس سلسلے میں بیان کیا جاتا ہے کہ کچی آبادی میں پانچ مرلے کے ذاتی رہائشی گھر پر ٹیکس معاف ہے۔

سال	ڈیمانڈ / ہدف	وصولی
1998-99	2,63,15,000/-	2,12,02,000/-
1999-00	2,43,46,000/-	2,21,46,000/-
2000-01	3,18,46,000/-	2,71,55,000/-
2001-02	3,22,40,000/-	2,43,83,000/-
2002-03	3,78,08,000/-	3,19,81,000/-
میزان	15,25,55,000/-	12,68,67,000/-

(ب) مقررہ ہدف کے مطابق سو فیصد ٹیکس کی وصولی ممکن نہ ہے۔ ہر سال تقریباً80 سے 90 فیصد تک پراپرٹی ٹیکس وصول ہو جاتا ہے۔ مکمل طور پر پراپرٹی ٹیکس وصول نہ ہونے کی وجہ عدالتی مقدمات ہیں۔

صوبہ میں 1997 تا 2003 پراپرٹی ٹیکس آمدن کی تفصیلات

*3678: محترمہ کنول نسیم: کیا وزیر آبکاری و محصولات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) صوبہ بھر میں سال 1997 سے اکتوبر 2003 تک پراپرٹی ٹیکس کی مد میں کتنا ٹیکس اکٹھا کیا گیا۔ ضلع وار تفصیل فراہم کی جائے؟

(ب) صوبہ بھر میں مذکورہ سالوں کا کتنا پراپرٹی ٹیکس ایسا ہے جو وصول نہیں ہوا اور وصول نہ ہونے کی وجہ کیا ہے؟

(ج) کیا کوئی ہدف بھی مقرر کیا جاتا ہے کہ سال میں اتنا ٹیکس اکٹھا کرنا ہے۔ اگر ایسا ہے تو کیا مقررہ ہدف کے مطابق ٹیکس اکٹھا ہوا۔ تفصیل سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

وزیر آبکاری و محصولات:

(الف) صوبے بھر میں سال 1997 سے اکتوبر 2003 تک پراپرٹی ٹیکس کی مد میں جو ٹیکس اکٹھا کیا گیا اس کی ضلع وار تفصیل جھنڈی (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) صوبہ بھر میں مذکورہ سالوں کا چھیاسٹھ کروڑ باون لاکھ سترہ ہزار روپے پراپرٹی ٹیکس وصول نہیں ہوا ہے۔ مکمل طور پر پراپرٹی ٹیکس وصول نہ ہونے کی بہت ساری وجوہات ہیں جن میں سے چند ایک درج ذیل ہیں۔

جائیداد کا غیر رہائش پذیر ہونے کی بناء پر بند ہو جانا۔ جائیداد کا گر جانا یا پھر ایسی جائیداد ہائے جن کے مالکان شہر یا ملک سے باہر رہتے ہوں یا عدالتی مقدمات ہیں۔

(ج) ہر سال پراپرٹی ٹیکس کی وصولی کے لئے مطالبہ مقرر کیا جاتا ہے۔ زیر نظر سالوں کے لئے مقرر مطالبہ کی تفصیل جھنڈی (ب) پر لف ہے۔ پیرا الف کے مطابق انہی سالوں میں وصولی بارہ ارب انہتر کروڑ تیئس لاکھ چوالیس ہزار آٹھ سو چھیاسی روپے ہوئی۔

<u>جھنڈی (ب)</u>

سال	مقرر مطالبہ (اصل)
1996-97	1,25,00,00,000/-
1997-98	1,45,00,00,000/-
1998-99	1,52,94,61,886/-
1999-2000	1,55,10,00,000/-
2000-01	1,77,05,00,000/-
2001-02	1,80,66,00,000/-
2002-03	1,95,00,00,000/-
2003-04	2,05,00,00,000/-
میزان	13,35,75,61,886/-

طریقہ تشخیص پراپرٹی ٹیکس اور غلط /زائد ٹیکس کی صورت میں احکامات

*3680۔محترمہ کنول نسیم، کیا وزیر آبکاری و محصولات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔
(الف) پراپرٹی ٹیکس کی تشخیص کا موجودہ طریقہ کار کیا ہے؟
(ب) غلط یا زیادہ ٹیکس لگ جانے کی صورت میں اپیل کے لئے ٹیکس کی رقم کا کتنے فیصد جمع کرانا ضروری ہوتا ہے۔ تفصیل سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

وزیر آبکاری و محصولات،

(الف) موجودہ طریقہ کار کے مطابق پراپرٹی ٹیکس تشخیص پنجاب اربن ایموو ایبل پراپرٹی ٹیکس ایکٹ 1958 کی دفعہ 5-A کے تحت علاقہ وار کمرشل و رہائشی (ذاتی و کرایہ) Valuation Tables کی بنیاد پر کی جاتی ہے۔ ان tables میں تعمیر شدہ رقبہ کے لئے مربع فٹ اور زمینی رقبہ کے لئے مربع گز کے حساب سے ریٹ مقرر کئے گئے ہیں۔ ٹیبلوں کی "A تا G" درجہ بندی کی گئی ہے اور ہر درجہ کو مزید مین روڈ اور آف روڈ میں تقسیم کیا گیا ہے۔ اس طرح سالانہ تشخیص (رقبہ x ریٹ x12) اخذ کر کے مذکورہ ایکٹ کی دفعہ 3 کے تحت اگر سالانہ تشخیص -/20,000 روپے تک ہو تو پراپرٹی ٹیکس بحساب 20 فیصد اور اس سے زیادہ سالانہ تشخیص ہونے پر 25 فیصد کے حساب سے ٹیکس لگایا جاتا ہے۔

(ب) پنجاب اربن ایموو ایبل پراپرٹی ٹیکس ایکٹ کی دفعہ 11 کے تحت جاری valuation لسٹ کے مطابق ٹیکس، لگایا جائے گا، اکٹھا کیا جائے گا اور وصول کیا جائے گا۔ باوجود کسی اپیل کے جو اس لسٹ کے سلسلے میں التواء میں پڑی ہو۔ مزید یہ کہ پنجاب اربن ایموو ایبل پراپرٹی ٹیکس رولز 1958 کے ضابطہ 15(3) کے تحت ٹیکس گزار ڈیمانڈ نوٹس کے ملنے کے تیس دن کے اندر ٹیکس کی ادائیگی کرنے کا پابند ہے۔ غلط یا زیادہ ٹیکس لگ جانے کی صورت میں ٹیکس گزار مذکورہ رولز کے ضابطہ 13 اور پنجاب اربن ایموو ایبل پراپرٹی ٹیکس ایکٹ 1958 کی دفعہ 10(1) کے تحت 30 دن کے اندر اپیل دائر کر سکتا ہے۔ اپیل کے فیصلے کے مطابق زیادہ موصول شدہ ٹیکس کی

رقم ٹیکس گزار کی درخواست پر ضابطہ 21 کے تحت (refund) یا آئندہ سال کے ٹیکس کی رقم سے منہا کر دی جاتی ہے۔

تشخیص پراپرٹی ٹیکس کا طریق کار

*3689: میاں خالد محمود، کیا وزیر آبکاری و محصولات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) پراپرٹی ٹیکس کی تشخیص کا موجودہ طریق کار کیا ہے؟

(ب) غلط یا زیادہ ٹیکس لگ جانے کی صورت میں اپیل کے لئے ٹیکس کی رقم کا کتنے فیصد جمع کروانا ضروری ہوتا ہے۔ تفصیل سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

وزیر آبکاری و محصولات:

(الف) موجودہ طریق کار کے مطابق پراپرٹی ٹیکس تشخیص پنجاب اربن ایموایبل پراپرٹی ٹیکس ایکٹ 1958 کی دفعہ 5-A کے تحت علاقہ وار کمرشل و رہائشی (ذاتی و کرایہ) Valuation Tables کی بنیاد پر کی جاتی ہے۔ ان ٹیبلوں میں تعمیر شدہ رقبہ کے لئے مربع فٹ اور زمینی رقبہ کے لئے مربع گز کے حساب سے ریٹ مقرر کئے گئے ہیں۔ ٹیبلوں کی "A تا G" درجہ بندی کی گئی ہے اور ہر درجہ کو مزید مین روڈ اور آف روڈ میں تقسیم کیا گیا ہے۔ اس طرح سالانہ تشخیص (رقبہxریٹx12) اخذ کر کے مذکورہ ایکٹ کی دفعہ 3 کے تحت اگر سالانہ تشخیص -/20,000 روپے تک ہو تو پراپرٹی ٹیکس بحساب 20 فیصد اور اس سے زیادہ سالانہ تشخیص ہونے پر 25 فیصد کے حساب سے ٹیکس لگایا جاتا ہے۔

(ب) پنجاب اربن ایموویبل پراپرٹی ٹیکس ایکٹ کی دفعہ 11 کے تحت جاری valuation لسٹ کے مطابق ٹیکس لگایا جائے گا' اکٹھا کیا جائے گا اور وصول کیا جائے گا۔ باوجود کسی اپیل کے جو اس لسٹ کے سلسلے میں التواء میں پڑی ہو۔ مزید یہ کہ پنجاب اربن ایموو ایبل پراپرٹی ٹیکس رولز 1958 کے ضابطہ (3)15 کے تحت ٹیکس گزار ڈیمانڈ نوٹس کے ملنے کے تیس دن کے اندر ٹیکس کی ادائیگی کرنے کا پابند ہے۔ غلط یا زیادہ ٹیکس لگ جانے کی صورت میں ٹیکس گزار مذکورہ رولز

کے ضابطہ 13 اور پنجاب اربن ایموویبل پراپرٹی ٹیکس ایکٹ 1958 کی دفعہ 10(1) کے تحت تیس دن کے اندر اپیل دائر کر سکتا ہے۔ اپیل کے فیصلے کے مطابق زیادہ موصول شدہ ٹیکس کی رقم ٹیکس گزار کی درخواست پر ضابطہ 21 کے تحت واپس یا آئندہ سال کے ٹیکس کی رقم سے منہا کر دی جاتی ہے۔

موٹر رجسٹریشن و پراپرٹی برانچ فرید کوٹ ھاؤس لاہور؛
عرصہ تین سال سے زائد تعینات سٹاف کی تفصیل

*3756: جناب محمد آجاسم شریف، کیا وزیر آبکاری و محصولات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) موٹر رجسٹریشن برانچ اور پراپرٹی برانچ فرید کوٹ ہاؤس لاہور میں گزشتہ تین سال سے زائد تعینات افسران / اہلکاران کے نام، عہدہ اور گریڈ کی تفصیل فراہم کی جائے؟

(ب) کیا حکومت مذکورہ برانچوں میں عرصہ تین سال سے زائد تعینات افسران / اہلکاران کو تبدیل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب؟ اگر نہیں تو وجوہات کیا ہیں؟

وزیر آبکاری و محصولات:

(الف) مطلوبہ تفصیل درج ذیل ہے:۔

<u>پراپرٹی ٹیکس لاہور</u>

نمبر شمار	نام	عہدہ، گریڈ
1۔	قمر فاروق	اسسٹنٹ ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن آفیسر 14
2۔	ملک غلام حر	۔ایضاً۔ 14
3۔	ملک محمد یوسف	ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن انسپکٹر 11
4۔	چودھری سجاد احمد	۔ایضاً۔ 11
5۔	ممتاز حسین	جونیئر کلرک 5
6۔	مقصود علی کاظمی	ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن انسپکٹر 11

7-	فیصل شہزاد	ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن انسپکٹر 11
8-	قاری خالد محمود	جونیئر کلرک 5
9-	منصور احمد	جونیئر کلرک 5
10-	محمد آصف	جونیئر کلرک 5
11-	محمد مشتاق	جونیئر کلرک 5
12-	حاجی احمد سعید	ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن انسپکٹر 11
13-	اکبر صدیقی	-ایضاً- 11
14-	غیاث الدین	-ایضاً- 11
15-	محمد امین تبسم	-ایضاً- 11
16-	قربان علی عابد	-ایضاً- 11
17-	معین شاہ	-ایضاً- 11
18-	ایم شکیل بٹ	جونیئر کلرک 5
19-	اعجاز احمد	جونیئر کلرک 5
20-	سید کاظم علی شاہ	-ایضاً- 5
21-	منیر احمد	-ایضاً- 5
22-	عثمان حسن	-ایضاً- 5
23-	ذوالفقار علی	کانسٹیبل 1
24-	عامر خان	کانسٹیبل 1
25-	توصیف صادق	کانسٹیبل 1
26-	محمد اصغر ناز	کانسٹیبل 1
27-	خضر حیات	کانسٹیبل 1
28-	سردار علی	کانسٹیبل 1
29-	محمد رمضان	کانسٹیبل 1
30-	اسلام الدین	کانسٹیبل 1
31-	ہارون رشید	کانسٹیبل 1

32-	محمد ارشاد	کانسٹیبل	1
33-	شمس الیامین	ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن انسپکٹر	11
34-	منور حسین	کانسٹیبل	1
35-	چودھری محمد رفیق	ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن انسپکٹر	11
36-	محمد سلیمان	جونیئر کلرک	5
37-	مزمل اختر	سینئر کلرک	7
38-	محمد عاشق	کانسٹیبل	1
39-	اکبر علی	کانسٹیبل	1
40-	محمد عباس خان	کانسٹیبل	1
41-	حافظ محمد حیات	کانسٹیبل	1
42-	عامر برکت	کانسٹیبل	1
43-	اصغر علی بٹ	کانسٹیبل	1
44-	ریاض احمد بھنڈر	ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن انسپکٹر	11
45-	معین قریشی	ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن انسپکٹر	11
46-	محمد اسلم	کانسٹیبل	1
47-	تنویر اختر	کانسٹیبل	1
48-	محمد شفیق	کانسٹیبل	1
49-	محمد رمضان	کانسٹیبل	1
50-	محمد یعقوب	کانسٹیبل	1
51-	اعجاز اسلم	ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن انسپکٹر	11
52-	ایم اشرف شاکر	جونیئر کلرک	5
53-	محمد شاہد	جونیئر کلرک	5
54-	عباس علی	جونیئر کلرک	5
55-	امجد اقبال	جونیئر کلرک	5
56-	محمود احمد	جونیئر کلرک	5

57-	مظفر حسین	کانسٹیبل	1
58-	محمد لطیف	کانسٹیبل	1
59-	شبیر حسین	کانسٹیبل	1
60-	آفتاب عالم	جونیئر کلرک	5

موٹر برانچ لاہور

1-	محمد جہانگیر	جونیئر کلرک	5
2-	تنویر کاٹھیا	جونیئر کلرک	5
3-	رشید جمال	کانسٹیبل	1
4-	محمد منظور	کانسٹیبل	1
5-	محمد عنصر	کانسٹیبل	1
6-	رحمت علی	کانسٹیبل	1
7-	عبدالرشید	کانسٹیبل	1
8-	علی نواز	کانسٹیبل	1
9-	محمد شفیق	کانسٹیبل	1
10-	محمد یعقوب	کانسٹیبل	1
11-	محمد اسلم	کانسٹیبل	1

(ب) اس ضمن میں عرض ہے کہ مذکورہ اہلکاران کی تقرری و تبادلہ میں حکومتی پالیسی کو مدنظر رکھا جاتا ہے۔ چونکہ ان ملازمین کے سروس امور اور دیگر ملازمتی قواعد و ضوابط division کی سطح پر مرتب کئے جاتے ہیں اور یہ کم تنخواہ دار ملازمین کے زمرہ میں آتے ہیں اس لئے یہ ذیلی محکمہ اپنی division/ ضلع میں ہی تعینات ہو سکتے ہیں۔ تاہم حکومتی revenue کی بہتر وصولیابی کے لئے انہیں ایک سیٹ سے دوسری سیٹ پر تبدیل کر دیا جاتا ہے۔ گو جھنڈی (الف) پر مذکورہ اہلکاران کی ایک جگہ تعیناتی کی مدت تین سال یا اس سے زائد ہو چکی ہے تاہم پنجاب کابینہ کے فیصلے کے تحت تبادلوں پر تاحال پابندی ہے۔

فیصل آباد۔ ریٹنگ ایریا III کے سروے سے متعلقہ مسائل

*4096۔جناب محمد نواز ملک، کیا وزیر آبکاری و محصولات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) فیصل آباد ریٹنگ ایریاIII کا سروے کب ہوا۔ سروے کرنے والے ونگ میں کتنے ایسے افراد ہیں جو عرصہ 3 سال سے زائد ڈیوٹی انجام دے رہے ہیں ان کے نام، عہدہ، گریڈ اور سروے کے طریقہ کار کے متعلق تفصیل مہیا کریں؛

(ب) کیا یہ درست ہے کہ مذکورہ ایریا میں ناجائز assessment کرنے پر مالکان سے رشوت لے کر ٹیکس نہیں لگایا گیا۔ کتنے ایسے کیس ہیں جو التواء میں پڑے ہوئے ہیں۔ ان مالکان کے نام اور پتا جات مہیا کئے جائیں؛

(ج) سال 2000-2001 کے دوران رشوت لینے کے کتنے کیس افسران و اہلکاران کے خلاف درج ہوئے۔ کتنوں کو سزا ہوئی۔ کتنے زیر التواء ہیں اور کتنے اینٹی کرپشن کو بھیجے گئے۔ ان کی تعداد کے علاوہ نام، عہدہ اور گریڈ کی تفصیل فراہم کی جائے؟

وزیر آبکاری و محصولات،

(الف) فیصل آباد ریٹنگ ایریا III کا سروے 1998-99 میں ہوا جس کا اطلاق یکم جولائی 1999 سے ہوا۔ اس وقت فیصل آبادIII کا سروے ہو رہا ہے جس کا اطلاق یکم جولائی2004 سے ہو گا۔ سروے کرنے والے ونگ میں جو اہلکاران عرصہ تین سال سے زائد ڈیوٹی انجام دے رہے ہیں ان کی تفصیل درج ذیل ہے۔

نمبر شمار	نام اہلکار	عہدہ	گریڈ
1۔	محمد آصف جاوید	انسپکٹر	11
2۔	محمد محسن	انسپکٹر	11
3۔	علی احمد	انسپکٹر	11
4۔	محمد اسماعیل چیمہ	انسپکٹر	11
5۔	غلام محمد	انسپکٹر	11

6۔	اظہر عباس نقوی	انسپکٹر	11
7۔	محمد شفیق	انسپکٹر	11
8۔	محمد صادق	انسپکٹر	11
9۔	احمد رضا	کانسٹیبل	1
10۔	گلزار احمد	کانسٹیبل	1
11۔	محمد سردار شریف	کانسٹیبل	1
12۔	جعفر حسین	کانسٹیبل	1
13۔	مشتاق احمد	کانسٹیبل	1
14۔	ولی داد	کانسٹیبل	1
15۔	رانا خالد محمود	کانسٹیبل	1
16۔	محمد عاشق	کانسٹیبل	1
17۔	محمد رفیق	کانسٹیبل	1
18۔	خالد منان	کانسٹیبل	1
19۔	ناصر مجید	کانسٹیبل	1
20۔	مقصود علی شاہ	کانسٹیبل	1
21۔	علمدار حسین شاہ	کانسٹیبل	1
22۔	وزیر علی	کانسٹیبل	1
23۔	محمد آصف	کانسٹیبل	1
24۔	عبیداللہ	کانسٹیبل	1

سروے کا طریق کار

1۔ سروے کے آغاز سے پہلے اس کی تشہیر بذریعہ اشتہارات و دیگر ذرائع نشر و اشاعت کی جاتی ہے۔

2۔ فارم PT-4 کی تقسیم کی جاتی ہے۔

3۔ ہر مالک جائیداد کی پراپرٹی کے باہر اس کا نمبر سرخ سیاہی سے درج کیا جاتا ہے۔

4۔ گھر گھر جا کر جائیداد کے پلاٹ کا رقبہ، تعمیر شدہ رقبہ اور تفصیل حاصل کر کے سروے رجسٹر میں درج کیا جاتا ہے۔

5۔ حکومت کی جانب سے مقرر کردہ Valuation Table کے مطابق ہر جائیداد کی تشخیص سالانہ مقرر کی جاتی ہے۔

6۔ سروے مکمل ہونے کے بعد اس کا D.V.L شائع کیا جاتا ہے جس کی تشہیر بذریعہ اشتہارات اور دیگر ذرائع نشر و اشاعت کی جاتی ہے تاکہ عوام الناس اپنی جائیداد کے کوائف دیکھ کر، اگر ان پر کوئی اعتراض ہو تو ایک ماہ میں درخواست کی صورت میں دفتر ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن میں اپیل دائر کریں جس کی سماعت کے بعد اگر ضروری ہو تو ریکارڈ میں تبدیلی کی جاتی ہے۔

7۔ نیا ٹیکس اس کے مطابق لگایا جاتا ہے جس کا اطلاق یکم جولائی سے ہوتا ہے۔

(ب) یہ درست نہ ہے۔ کیونکہ عرصہ آٹھ ماہ ہو چکا ہے فیصل آباد III کے سروے سے متعلقہ دفتر ہذا میں ایسی کوئی شکایت موصول نہ ہوئی ہے۔

(ج) دوران سال 01-2000 فیصل آباد، جھنگ، ٹوبہ ٹیک سنگھ اضلاع میں رشوت لینے کا کوئی کیس درج نہ ہوا ہے نہ ہی کسی کو سزا ہوئی ہے اور نہ ہی کوئی کیس اینٹی کرپشن کو بھیجا گیا ہے۔

اوکاڑہ و ملتان، 03-2000 ٹوکن فیس سے آمدن کی تفصیل

*4177، محترمہ نجمی سلیم، کیا وزیر آبکاری و محصولات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) اوکاڑہ اور ملتان میں 03-2000 کے دوران گاڑیوں کے ٹوکن فیس کی مد میں کتنی آمدن ہوئی۔ تفصیل سال وار فراہم کی جائے؛

(ب) گاڑیوں کی ٹوکن فیس قومی خزانے میں جمع کروائی جاتی ہے یا محکمے کے اپنے اکاؤنٹ میں، تفصیل فراہم کی جائے؛

وزیر آبکاری و محصولات۔

(الف) اوکاڑہ اور ملتان میں 03-2000 کے دوران گاڑیوں کے ٹوکن فیس کی مد میں جتنی آمدن ہوئی۔ اس کی تفصیل درج ذیل ہے۔

ضلع	سال	ٹوکن کی مد میں آمدن
ملتان	1999-2000	100089724
	2000-01	109812038
	2001-02	110112072
	2002-03	119579145
	1999-2000 to 2002-03	439592979
اوکاڑہ	1999-2000	14297484
	2000-01	15420752
	2001-02	14846613
	2002-03	15470794
	1999-2000 to 2002-03	60035643

(ب) گاڑیوں کی ٹوکن فیس صوبائی خزانہ میں جمع کروائی جاتی ہے۔

محکمہ آبکاری و محصولات 2002 تاحال بھرتی کی تفصیل

*4326۔ شیخ اعجاز احمد، کیا وزیر آبکاری و محصولات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) یکم جنوری 2002 سے آج تک محکمہ آبکاری و محصولات میں جتنے افراد کو بھرتی کیا گیا ان کے نام، ولدیت، عہدہ، گریڈ، تعلیمی قابلیت اور ڈومی سائل کی تفصیل بیان فرمائیں؛

(ب) اگر ان افراد کو میرٹ پر بھرتی کیا گیا تو میرٹ بنانے کا طریقہ کار اور میرٹ لسٹ فراہم کی جائے؛

(ج) میرٹ بنانے والے اور ریکروٹمنٹ کمیٹی میں شامل افسران کے نام، عہدہ اور گریڈ کی تفصیل بیان فرمائیں؛

(د) اگر ان افراد کو بھرتی کرنے کے لئے اخبارات میں اشتہار دیئے گئے تو اخبارات کے نام مع تاریخ بتائی جائے؛

(ہ) اگر ان افراد کو رولز میں نرمی کرکے بھرتی کیا گیا تو رولز میں نرمی کی کیا وجوہات تھیں؛

وزیر آبکاری و محصولات:

(الف) یکم جنوری 2002 سے آج تک محکمہ آبکاری و محصولات میں جتنے افراد کو بھرتی کیا گیا ان کی مکمل تفصیل مع نام، ولدیت اور عہدہ وغیرہ جھنڈی (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) ان افراد کو حکومت پنجاب سروسز اینڈ جنرل ایڈمنسٹریشن (ریگولیشن ونگ) کی چٹھی نمبر SOR-III-2-15/03 مورخہ 05-05-2003 برائے ریکروٹمنٹ پالیسی کے مجوزہ میرٹ کے طریق کار کے مطابق بھرتی کیا گیا۔ میرٹ بنانے کا طریق کار اور میرٹ لسٹ جھنڈی (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) میرٹ بنانے والی ریکروٹمنٹ کمیٹی میں شامل افسران کے نام، عہدہ اور گریڈ کی تفصیل جھنڈی (ج) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) مجوزہ بھرتی کرنے کے لئے باقاعدہ اخبارات میں تشہیر کی گئی ہے جس کی تفصیل درج ذیل ہے۔

ڈائریکٹر جنرل آفس لاہور	روزنامہ جنگ	08-09-2003 اور 28-09-2003
	روزنامہ دن	26-09-2003 اور 28-09-2003
سرگودھا	روزنامہ جنگ	08-09-2003
	روزنامہ دن	08-09-2003
ڈی۔جی۔خان	روزنامہ جنگ	09-09-2003
قصور	روزنامہ دن	07-09-2003
ملتان	روزنامہ جنگ	08-09-2003
	روزنامہ نوائے وقت	21-12-2003
راولپنڈی	روزنامہ جنگ	09-11-2003

شیخوپورہ	روزنامہ نوائے وقت	10-12-2003اور 16-12-2003
لاہور	روزنامہ جنگ	08-09-2003
	روزنامہ دن	07-09-2003

(ہ) مذکورہ بھرتیوں کے لئے قوانین / رولز میں کسی قسم کی نرمی نہ کی گئی بلکہ یہ بھرتیاں خالصتاً ریکروٹمنٹ پالیسی کے عین مطابق اور میرٹ کی بنیاد پر کی گئی ہیں۔

محکمہ آبکاری و محصولات۔ٹرانسفرز میں امتیازی روّیہ

*4669۔رانا آفتاب احمد خان، کیا وزیر آبکاری و محصولات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ مورخہ 20 مارچ 2004 کو سیکرٹری ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن نے 34 انسپکٹر اور 9 اسسٹنٹ ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن آفیسرز کو تبدیل کیا؛

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ متذکرہ انسپکٹرز اور A.E.T.O کو تعیناتی کا عرصہ 3سال مکمل ہونے کی بناء پر تبدیل کیا گیاجب کہ پانچ سال اور اس سے زائد عرصہ سے ایک ہی جگہ پر تعینات سفارشی اور سیاسی اثر و رسوخ والے انسپکٹرز اور A.E.T.O کو تبدیل نہ کیا گیا ہے؛

(ج) اگر جزہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو تبدیل کئے گئے متذکرہ اہلکاران و آفیسران کے علاوہ صوبہ میں 3 سال سے زائد عرصہ سے تعینات انسپکٹرز' A.E.T.O اور E.T.O کے ناموں کی فہرست/ تفصیل نیز مقام تعیناتی سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؛

وزیر آبکاری و محصولات،

(الف) درست ہے۔مذکورہ احکامات ڈائریکٹر جنرل ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن پنجاب نے جاری کئے ہیں۔

(ب) اس ضمن میں عرض ہے کہ حکومت پنجاب نے مورخہ 23-03-2003 کے صوبائی کابینہ کے فیصلے کی روشنی میں ہرقسم کے تبادلوں پر پابندی عائد کر رکھی ہے۔ تاہم محکمہ ہذا نے ایک ہی جگہ پر عرصہ تین سال یا زیادہ عرصہ سے تعینات انسپکٹرز اور A.E.T.O کی تبدیلی کا معاملہ مجاز اتھارٹی کو پیش کیا گیا اور مجاز اتھارٹی کی منظوری کے مطابق پہلے مرحلے میں ایسے تمام انسپکٹرز اور A.E.T.O کو جو مسلسل عرصہ تین سال یا زائد عرصہ سے سابقہ ڈویژنل ہیڈ کوارٹرز کے اضلاع کی موٹر برانچ یا

ایکسائز برانچ میں تعینات تھے، تبدیل کیا گیا ہے کیونکہ موٹر برانچ اور ایکسائز برانچ میں وصولی بالعموم رھا کارانہ ہے جبکہ پراپرٹی ٹیکس، پروفیشنل ٹیکس، کاٹن فیس، ہوٹل ٹیکس، تفریحی ٹیکس اور Real Estate/Agents موٹر وہیکل ڈیلرز کے سلسلہ میں افسران کو انفرادی توجہ دینا پڑتی ہے۔باقی تمام افسران کے تبادلے 30جون 2004 تک مؤثر کئے گئے ہیں۔ لہذا یہ غلط ہے کہ کچھ اہلکاروں کو اثرورسوخ کی وجہ سے تبدیل نہیں کیا گیا۔

(ج) تاہم صوبہ میں موٹر برانچ اور ایکسائز برانچ کے علاوہ تین سال سے زائد ایسے A.E.T.Os اور انسپکٹرز کے ناموں کی تفصیل اور مقام تعیناتی جھنڈی(الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

بہاولپور اور رحیم یار خان 2002تا حال،
رجسٹریشن و ٹوکن فیس کی آمدن اور دیگر تفصیلات

*4739،ملک محمد اقبال چنڑ، کیاوزیر آبکاری و محصولات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) بہاولپور اور رحیم یار خان میں 2001 سے آج تک گاڑیوں کی رجسٹریشن اور ٹوکن فیس سے کتنی آمدن ہوئی۔ تفصیل سال وار فراہم کی جائے؛

(ب) اس عرصہ کے دوران ان اضلاع میں کتنی گاڑیاں نئی رجسٹرڈ ہوئی ہیں؛

(ج) ان اضلاع میں موٹر رجسٹریشن برانچوں میں تعینات ملازمین کے عہدہ، گریڈ اور عرصہ تعیناتی کی تفصیل فراہم کی جائے۔ نیز کتنے ملازمین تین سال سے زائد ان اضلاع میں تعینات ہیں؛

وزیر آبکاری و محصولات:

(الف) ضلع کا نام	سال	رجسٹریشن فیس	ٹوکن فیس
بہاولپور	2001-2002	4509130	19428257
	2002-2003	6343884	20665605
	2003-2004	8820023	23881975
ٹوٹل	up to 30-04-04	19673037	63975837

رحیم یار خان	2001-2002	7511437	19973736
	2002-2003	10018470	22398143
	2003-3004	13742896	23734557
ٹوٹل	upto 30-04-04	31272803	66106436

(ب)

بہاولپور	سال	رجسٹرڈ گاڑیوں کی تعداد
	2001-2002	2729
	2002-2003	3297
	2003-2004	6518
	ٹوٹل	12544
رحیم یار خان	2001-2002	6087
	2002-2003	6710
	2003-2004	8537
	ٹوٹل	21334

(ج)

1۔ چودھری محمد اکرم	A.E.T.O	14-11-2002
2۔ سید عابد حسین بخاری	E & TI	11-03-2002
3۔ احمد نواز خان	E & TI	11-02-2004
4۔ رفاقت فاروق	J/C	05-05-2002
5۔ فیض الحق مغل	J/C	05-12-2002
6۔ محمد قاسم سیدی	J/C	05-07-2002
7۔ محمد ایوب بلوچ	Constable	01-07-1995
8۔ حق نواز	۔ایضاً۔	01-07-2000
9۔ سجاد احمد	۔ایضاً۔	

تین ملازمین جن کے نام محمد ایوب بلوچ، جونیئر کلرک، حق نواز اور سجاد احمد کانسٹیبلز عرصہ تین سال سے موٹر برانچ میں تعینات ہیں۔

محکمہ آبکاری و محصولات 2000 تا 2003

ایکسائز انسپکٹرز کی بھرتی کی تفصیلات

*4740: ملک محمد اقبال چنڑ: کیا وزیر آبکاری و محصولات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ محکمہ ہذا میں 2000 جنوری سے 2003 تک 61 افراد کو بطور ایکسائز انسپکٹر بھرتی کیا گیا ہے ان ملازمین کے نام' ولدیت' تعلیمی قابلیت' ڈومی سائل' پتاجات اور موجودہ جگہ تعیناتی کی تفصیل فراہم کی جائے؛

(ب) اگر ان ملازمین کو باقاعدہ اخبارات میں اشتہار کے بعد بھرتی کیا گیا ہے تو ان اخباروں کے نام' تاریخ مع نقل فراہم کی جائے؛

(ج) اگر ان ملازمین کو میرٹ پر بھرتی کیا گیا ہے تو میرٹ بنانے کا طریق کار' میرٹ بنانے والے ملازمین کے نام' عہدہ' گریڈ اور ریکروٹمنٹ کمیٹی میں شامل ملازمین کے نام' عہدہ اور گریڈ کی تفصیل فراہم کی جائے؛

(د) کتنے ملازمین کو بغیر میرٹ کے بھرتی کیا گیا ہے؛

(ہ) کتنے ملازمین کو قواعد میں نرمی کر کے بھرتی کیا گیا ہے؛

وزیر آبکاری و محصولات:

(الف) ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن انسپکٹر کی پوسٹ کے سروس رولز کے مطابق 60 فیصد اسامیاں براہ راست پنجاب پبلک سروس کمیشن کے ذریعے سے پُر کی جاتی ہیں جبکہ 40 فیصد اسامیاں ملازمین کی ترقی کے لئے مخصوص ہوتی ہیں۔

اس ضمن میں عرض ہے کہ جیسا کہ ضمیمہ (الف) (جو کہ ایوان کی میز پر رکھ دیا گیا ہے) پر پبلک سروس کمیشن کے خط مورخہ 24-05-2004 سے بھی واضح ہے کہ عرصہ 2000 سے 2003 کے دوران محکمہ ہذا نے نہ ہی پبلک سروس کمیشن کو بھرتی کے لئے کہا اور نہ ہی اس دوران کوئی بھرتی کی گئی ہے۔ تاہم سال 1999 میں محکمہ ہذا میں پبلک سروس کمیشن کو انسپکٹر کی 89 خالی

اسامیوں پر تقرری کے لئے مورخہ 01-07-1999 کو لکھا اور پبلک سروس کمیشن کے خط مورخہ 02-08-1999 (ضمیمہ ب) (جو کہ ایوان کی میز پر رکھ دیا گیا ہے) کے مطابق مذکورہ اسامیوں کو مورخہ 25-07-1999 کو اشتہار (ضمیمہ ج) (جو کہ ایوان کی میز پر رکھ دیا گیا ہے) کے ذریعہ درخواستیں طلب کی گئیں اور دسمبر 1999 کو ہی کمیشن سے کامیاب امیدواروں کی تقرری کے لئے سفارشات محکمہ ہذا کو موصول ہوئیں۔

(ب) جز (الف) میں وضاحت کر دی گئی ہے۔

(ج) یہ بھرتی کسی محکمانہ کمیٹی نے نہ کی ہے بلکہ پنجاب پبلک سروس کمیشن کے ذریعے 1999 کے وضع کردہ میرٹ کے مطابق کی گئی۔

(د) ۔ایضاً۔

(ہ) ۔ایضاً۔

محکمہ آبکاری و محصولات 2000تا 2003،

بطور انسپکٹر ترقی پانے والوں کی تفصیلات

*4742۔لالہ شکیل الرحمان (ایڈووکیٹ)، کیا وزیر آبکاری و محصولات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ جنوری 2000 سے 2003 تک محکمہ نے 25 ملازمین کو بطور انسپکٹر ترقی دی ہے؟

(ب) جن 25 ملازمین کو ترقی دی گئی ہے۔ ان کے لئے ڈی۔پی۔سی کی میٹنگ ہوئی تھی تو میٹنگ کس تاریخ کو ہوئی اور اس کمیٹی میں شامل افسران کے نام، عہدہ، گریڈ اور موجودہ جگہ تعیناتی کی تفصیل فراہم کی جائے؟

(ج) ان میں سے کتنے ملازمین کو آؤٹ آف ٹرن ترقی دی گئی ہے ان کے نام، عہدہ، گریڈ اور موجودہ جگہ تعیناتی کی تفصیل فراہم کی جائے؟

(د) ان کو آؤٹ آف ٹرن ترقی دینے کی وجوہات کیا ہیں؟

(ہ) جن ملازمین کو آؤٹ آف ٹرن ترقی دی گئی ہے ان میں سے کتنے ملازمین کے خلاف محکمانہ انکوائریاں کب سے ہو رہی ہیں؟

وزیر آبکاری و محصولات:

(الف) یہ درست ہے کہ جنوری 2000 سے 2003 تک ملازمین کو محکمہ نے بطور انسپکٹر ترقی دی مگر ان ملازمین کی تعداد 92 ہے۔

(ب) جواب جھنڈی (الف) ایوان کی میز پر رکھ دیا گیا ہے۔

(ج) ان میں سے کسی ملازم کو آؤٹ آف ٹرن ترقی نہ دی گئی ہے۔

(د) کوئی ترقی آؤٹ آف ٹرن نہ ہوئی ہے لہذا سوال ہی پیدا نہ ہوتا ہے۔

(ہ) کوئی نہیں۔

پوائنٹ آف آرڈر

ارکین اسمبلی کی گرفتاری کیے احکامات کا واپس لیا جانا

رانا ثناء اللہ خان: پوائنٹ آف آرڈر۔ جناب سپیکر! وزیر قانون صاحب اس وقت اپنی بات مکمل کر چکے تھے میں آپ کے اور ان کے نوٹس میں لانا چاہتا تھا لیکن اس دوران وقفہ ہو گیا۔ میری عرض یہ ہے کہ 11 مئی کے حوالے سے اراکین اسمبلی اور ورکروں کے خلاف جو مقدمات درج ہوئے اس پر بات ہوئی۔ میں آپ کا مشکور ہوں کہ آپ نے اس کا نوٹس لیا۔ دو دفعہ بزنس ایڈوائزری کمیٹی کا اجلاس ہوا ہے۔ ایک دفعہ سپیکر ہاؤس میں بھی بات ہوئی ہے۔ وہاں پر categorically وزیر قانون نے یہ کہا تھا کہ جن اراکین اسمبلی کے خلاف detention order ہیں وہ detention order ہم withdraw کریں گے اور اگر کوئی اور کیسز ہوئے تو عدالت سے bail لے لیں گے۔ ایک بات اس میں وضاحت طلب ہے کہ ڈاکٹر نذیر جن کا تعلق وہاڑی سے ہے ان کے خلاف جو detention order ہیں وہ ابھی تک withdraw نہیں ہوئے۔ دوسرا آج ہی اس سلسلے میں بات ہوئی تھی کہ ہمارے جو دیگر کارکنان ہیں جن کے خلاف cases بھی درج ہوئے ہیں، جن کی کورٹ نے bail grant کر دی ہے ان میں صدیق الفاروق صاحب،

شکیل اعوان صاحب،نوشاد صاحب ، خواجہ احسان صاحب جو یہاں کے تحصیل ناظم بھی ہیں، اسی طرح سے پرویز صاحب ہیں اور تین چار اور آدمی ہیں ان کے متعلق بھی انہوں نے on the floor of the House کہا تھا، ہماری اس سلسلے میں بات چیت چل رہی ہے، میں اس کے متعلق بتاؤں گا لیکن میرا خیال ہے کہ جب بات کر رہے تھے تو یہ بات شاید ان سے miss ہو گئی اس لئے یہ بات نہیں آسکی۔

جناب سپیکر،وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور، شکریہ۔ جناب والا! یہ درست ہے کہ آج بزنس ایڈوائزری کمیٹی کی میٹنگ میں ہماری آپس میں بات ہوئی تھی اور میں نے یہ گزارش کی تھی کہ جن ایم۔پی۔اے صاحبان کو صرف ایم۔پی۔او کے تحت detain کیا گیا تھا ان کے detention order واپس لے لئے گئے ہیں۔ ہمارے ایک ممبر ڈاکٹر نذیر صاحب کے متعلق یہ تھا کہ ان کے detention order بھی تھے اور پولیس کی طرف سے round about 45 cases ایسے ہیں کہ جن کی ایک لسٹ بھی دی گئی ہے تو میں نے آپ کی موجودگی میں یہ کہا تھا کہ آج ہی اجلاس کے بعد کسی وقت رانا صاحب کے ساتھ بیٹھ کر یہ دیکھ لیتا ہوں، اگر ان فوجداری مقدمات میں ان کی bail ہو چکی ہے اور صرف اور صرف وہ detention orders کے تحت جیل میں ہیں تو انشاء اللہ تعالیٰ وہ detention order ہم withdraw کر لیں گے۔

دوسری بات انہوں نے یہ فرمائی ہے کہ جو ورکر حضرات یا ان کے جو کارکن ہیں ان کے detention order ہیں تو میں انشاء اللہ تعالیٰ پھر بات کروں گا۔ آج آپ کی میٹنگ کے بعد میری ہوم سیکرٹری سے بات ہوئی تھی اور میں انشاء اللہ تعالیٰ کل صبح اجلاس شروع ہونے سے پہلے ہوم سیکرٹری کے ساتھ میٹنگ کرکے اجلاس کے دوران یا اجلاس سے پہلے ہی رانا صاحب کو بتا دوں گا اور آپ کی خدمت میں بھی گزارش کروں گا کہ اس کے متعلق کیا فیصلہ ہوا ہے لیکن میں آپ کو اس بات کا یقین دلاتا ہوں کہ جیسا کہ میں نے پہلے بھی کہا ہے کہ وزیر اعلیٰ پنجاب کا حکم ہے کہ ہم سیاسی رواداری کو فروغ دینا چاہتے ہیں اور انشاء اللہ تعالیٰ کوئی انتقامی کارروائی نہیں کی جائے گی۔

جناب سپیکر، شکریہ۔

رانا ثناء اللہ خان ، جناب والا! انہوں نے ڈاکٹر نذیر عرف مٹھو ذو گر صاحب کے متعلق جو فرمایا ہے۔ میری گزارش یہ ہے کہ یہ بتا رہے ہیں کہ 45 مقدمات ہیں۔ وہاں پر مسئلہ کچھ اور ہے' وہاں پر local problem ہے۔ وہاں پر ایک سید زادہ صاحب ہیں جن کو یہ otherwise کرنا چاہتے ہیں اور اس وجہ سے اس local problem کی بنیاد پر یہ اتنی لمبی چوڑی cases کی لسٹ تیار کی گئی ہے۔ یہ cases انہوں نے ان کے خلاف دس پندرہ سال پہلے سے کالج کے زمانے سے شروع کئے ہیں اور ان کی ایک خواہ مخواہ کی لسٹ بنائی گئی ہے۔ وہ اس وقت کسی فوجداری مقدمے میں ملوث نہیں ہیں۔ ان کے خلاف اگر کوئی کیس ہے تو وہ bail out ہو چکے ہیں لیکن اگر ان کے خلاف کوئی criminal case ہے اور اس کی وجہ سے وہ رہا نہیں ہو سکتے۔ یہ اپنی commitment کے مطابق detention order تو ان کے خلاف withdraw کریں۔ اگر کسی کیس میں ان کو bail نہیں ملی تو ٹھیک ہے وہ ان کا headache ہے کہ متعلقہ کورٹ اس کے متعلق فیصلہ کرے۔

جناب سپیکر، راناصاحب! آپ وزیر قانون کے ساتھ بیٹھ جائیں کوئی نہ کوئی اس کا حل نکل آئے گا۔

رانا ثناء اللہ خان ، نہیں۔ وزیر قانون صاحب کے ساتھ کس بات پر بیٹھیں۔ جب یہ فیصلہ آپ کی موجودگی میں ہو گیا تھا۔

جناب سپیکر، آپ نے لاء منسٹر سے ایک تو ورکرز کے بارے میں بات کرنی ہے اور دوسری بات معزز رکن کے بارے میں کرنی ہے۔

رانا ثناء اللہ خان، جناب سپیکر! معزز رکن کے بارے میں تو انہوں نے آپ کی موجودگی میں admit کیا ہے کہ ہم ان کے orders withdraw کر رہے ہیں لیکن ان کے orders withdraw نہیں ہوئے۔ یہ کہہ رہے ہیں کہ وہ اگر کسی criminal case میں arrest نہ ہوئے تو پھر ہم detention order withdraw کریں گے جبکہ اس میں میرا موقف یہ ہے کہ اگر وہ کسی دوسرے کیس میں گرفتار ہیں تو یہ اپنی commitment کو نبھائیں۔ اس لحاظ سے بھی یہ detention order illegal ہیں کہ جب اجلاس ہو رہا ہے۔ میں اس پر نہیں آنا چاہتا اور وہ آپ کا اختیار بھی ہے کہ آپ پروڈکشن آرڈر جاری کریں۔ وہ request بھی ہم نے اس لئے نہیں کی کہ انہوں نے کہا تھا کہ ہم detention orders واپس لے لیں

گے۔ یہ detention order واپس لیں۔ باقی ہمارے قائدین اور کارکنان کے متعلق انہوں نے کل کی بات کی ہے' وہ ان سے کل بات کر لیں گے لیکن میں سمجھتا ہوں کہ ڈاکٹر نذیر صاحب کے آرڈرز انہیں withdraw کرنے چاہئیں۔

جناب سپیکر: جی شکریہ۔ جناب لاء منسٹر!

وزیر قانون و پارلیمانی امور: جناب سپیکر! میں نے یہی گزارش کی ہے۔ کیسز کی لسٹ علیحدہ آئی ہے اور آئی۔جی۔پی کی طرف سے ایک رپورٹ علیحدہ آئی ہے۔ میں اور رانا صاحب بیٹھ کر وہ دونوں دیکھ لیتے ہیں۔ میرے خیال میں جہاں تک withdrawal of detention orders کا تعلق ہے میں سمجھتا ہوں کہ میں اس پر قطعی طور پر contest نہیں کرتا کہ ہم نے واپس نہیں لینے لیکن اگر میں اور آپ دس منٹ بیٹھ جائیں گے تو بیٹھ کر اس معاملے کو طے کر لیں گے۔ میں اسے contest تو کر ہی نہیں رہا کہ ہم نے یہ واپس نہیں لینے۔ آج ہی میں اور آپ بیٹھیں گے۔

جناب ارشد محمود بگو: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی' ارشد محمود بگو صاحب!

جناب ارشد محمود بگو: جناب سپیکر! یہ بڑی بدقسمتی ہے کہ تحصیل ناظمین اور ڈسٹرکٹ ناظمین نہ صرف فنڈز کے حوالے سے بلکہ سرکاری ایم۔پی۔ایز کے فنڈز کے حوالے سے بھی رکاوٹیں کھڑی کرتے ہیں۔ اس حوالے سے میں نے ایک سوال بھیجا ہے کہ کیا ایم۔پی۔ایز کا فنڈ میچنگ گرانٹ میں یا سٹی کمیونٹی بورڈ کے تحت خرچ ہو سکتا ہے؟ میری یہ درخواست ہے کہ یہ بڑا اہم سوال ہے۔ پرسوں لوکل باڈیز میں میرا یہ سوال نمبر 4749 آرہا ہے۔

جناب سپیکر: جی' آپ کا سوال نوٹ کر لیا ہے لوکل گورنمنٹ کے Question Hour میں اسے دیکھ لیں گے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے پی اینڈ ڈی: آپ کا یہ سوال پی اینڈ ڈی ڈیپارٹمنٹ میں آیا ہوا ہے اور ہم نے اس کو answer کیا ہوا ہے کہ ایم۔پی۔اے کا فنڈ میچنگ گرانٹ میں نہیں دے سکتے۔

تحاریک استحقاق

آئی-جی پنجاب کا رکن اسمبلی جناب محمد اقبال چنڑ سے ملاقات سے انکار

(۔۔۔بحث جاری)

جناب سپیکر: جب سوال آنے کا تو دیکھیں گے۔ اب ہم تحاریک استحقاق لیتے ہیں۔ جناب محمد اقبال چنڑ صاحب! آپ کی تحریک استحقاق نمبر 14 ہے۔

ملک محمد اقبال چنڑ: جناب سپیکر! میری یہ تحریک move ہو چکی ہے اور وزیر قانون نے اس کا جواب دینا تھا۔

جناب سپیکر: جی' لاء منسٹر!

وزیر قانون و پارلیمانی امور: جناب سپیکر! گزارش یہ ہے کہ معزز رکن نے جو تحریک استحقاق پیش کی ہے محکمے کی طرف سے اس کا جو جواب آیا ہے وہ یہ ہے کہ مورخہ 14/02/2004 کو سنٹرل پولیس آفس کے کمیٹی روم میں پرچیز کمیٹی کی میٹنگ تھی جس کی صدارت میں نے کی۔ میٹنگ تقریباً ایک بجے ختم ہوئی۔ اس میٹنگ سے اٹھ کر سیدھا میں اپنی گاڑی کی طرف چلا گیا کیونکہ میں نے 1:40 کی پرواز سے اہم میٹنگ کے سلسلے میں راولپنڈی جانا تھا۔ جب میں اپنی گاڑی کی جانب جا رہا تھا کہ ائر پورٹ کے لئے روانہ ہو سکوں تو کچھ لوگ بڑی تیزی سے میری گاڑی کی طرف آئے چونکہ مجھے بروقت ائرپورٹ پہنچنا تھا اس لئے میں نے ان لوگوں سے معذرت کر لی اور انہیں کہا کہ میرے پی۔ایس۔او سے مل لیں اپنے کام کے سلسلہ میں یا اگر ان کا مسئلہ حل نہ ہو تو وہ دو تین روز بعد تشریف لائیں۔ تحریک استحقاق میں لگائے گئے الزامات کہ میں نے ایم۔پی۔اے صاحب کی بات محض اس وجہ سے نہ سنی کہ وہ اپوزیشن جماعت سے تعلق رکھتے ہیں حقیقت پر مبنی نہ ہے بلکہ اصل حقائق اوپر بیان کئے گئے ہیں۔ میں سیاسی رہنماؤں اور سیاست دانوں کی ہمیشہ عزت کرتا ہوں اور سب کو ایک نظر سے دیکھتا ہوں۔ کسی میں کوئی فرق نہیں رکھتا اور جب بھی وہ بتا کر یا جانے بغیر مجھ سے ملنے کے لئے تشریف لائیں تو میں ہمیشہ خندہ پیشانی سے ان کو ملتا ہوں۔

جناب سپیکر! یہ وہ بیان ہے جو آئی۔جی صاحب نے تحریری طور پر ہمیں بھیجا ہے۔ اس سلسلے میں میری گزارش یہ ہے کہ یہ صوبے کے ایک انتہائی اہم افسر کے متعلق تحریک استحقاق تھی اور اس وقت تک میں نے اس کا جواب نہیں دیا کہ جب تک ان کی طرف سے کوئی سٹیٹمنٹ نہ آجائے۔ اب میں نے ان کی طرف سے تحریری جواب آپ کی خدمت میں پیش کیا ہے میں سمجھتا ہوں کہ categorically انہوں نے اس بات کو deny کیا ہے اور معذرت کی ہے کہ اگر ان کی کسی بات سے معزز رکن کی دل آزاری ہوئی ہو تو وہ اس کے لئے معذرت خواہ ہیں۔

جناب سپیکر! میں اس میں مزید اضافہ کرتے ہوئے یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ جس آئی۔جی کے متعلق یہ تحریک استحقاق تھی وہ اس صوبے سے جا چکے ہیں' ان کی retirement ہو چکی ہے اس لئے میری آپ سے استدعا ہو گی کہ He is no more in service. وہ اس صوبے میں بھی نہیں ہیں' اس صوبے کے رہائشی بھی نہیں ہیں تو ویسے بھی میں سمجھتا ہوں It will be in a good test. کہ اگر ان کے جانے کے بعد ہم ان کی طرف سے معذرت کو قبول کر لیں اور اس تحریک استحقاق کو آپ admit نہ فرمائیں اور میں معزز رکن سے بھی یہ التماس کرتا ہوں کہ چونکہ وہ جا چکے ہیں اور دوسرے صوبے سے ان کا تعلق ہے تو ان کے جانے کے بعد اگر ہم اسے press کریں گے تو یہ مناسب نہیں ہو گا۔ میں اپنے بھائی سے request کروں گا کہ وہ اسے press نہ فرمائیں۔

ملک محمد اقبال چنڑ، جناب سپیکر! ٹھیک ہے اگر وزیر قانون یقین دہانی کراتے ہیں کہ وہ ریٹائر ہو گئے ہیں تو میں اسے withdraw کرتا ہوں۔

جناب سپیکر، شکریہ۔ محرک چونکہ مزید اس کو press نہیں کرنا چاہتے لہذا motion dispose of ہوئی۔ اگلی تحریک استحقاق نمبر 20 سید احسان اللہ وقاص صاحب کی ہے یہ بھی pending ہے اس کا جواب آنا تھا۔ جی' لاء منسٹر!

پراپرٹی ٹیکس ایکٹ کے تحت وضع کردہ قواعد اسمبلی میں پیش کرنے میں پس و پیش

(۔۔۔بحث جاری)

وزیر قانون و پارلیمانی امور : جناب سپیکر! میرے پاس جواب موجود ہے۔ اس میں یہ کہا گیا ہے اور معزز رکن نے رول 23(4) کا حوالہ دیا تھا۔

"23(4) Rules made under this section shall be laid before the Provincial Assembly of West Pakistan (now Punjab) as soon as may be after they are made."

جناب سپیکر! اس میں، میں محکمے کے جواب سے اتفاق نہیں کرتا۔ محکمے نے یہ جواب دیا ہے کہ یہ لاء ڈیپارٹمنٹ کی ذمہ داری ہے کہ وہ رولز بنا کر اسمبلی میں lay کریں۔ میں اس سے اتفاق نہیں کرتا بلکہ طریقہ کار یہ ہے کہ جس محکمے سے متعلقہ رولز ہوتے ہیں وہ فریم کرتے ہیں۔ ہم سے vetting کرواتے ہیں اور وہ محکمہ رولز کو اسمبلی میں lay کرتا ہے۔ لہذا میں معزز رکن کو اس بات کا یقین دلاتا ہوں کہ محکمے کے جواب سے میرا اتفاق نہیں ہے لیکن میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ انشا اللہ تعالیٰ وزیر صاحب اور سیکرٹری ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن سے بھی بات کر کے ہم اس مسئلے کو حل کریں گے اور 46 سال سے یہ رولز نہیں بنے۔ انہیں بنا کر انشاء اللہ تعالیٰ اسمبلی کے اسی کیلنڈر ایئر میں ایوان میں پیش کریں گے۔

سید احسان اللہ وقاص : جناب سپیکر! اسی کیلنڈر ائیر کے اندر اندر رولز بنا کر پیش کر دیئے جائیں گے؟

جناب سپیکر : ٹھیک ہے۔ شکریہ جی Not pressed, motion disposed of. اگلی تحریک استحقاق نمبر 21 جناب طاہر اقبال چودھری صاحب۔ یہ تحریک بھی move ہو چکی ہے اس کا جواب آنا تھا۔ جناب طاہر اقبال چودھری صاحب تشریف رکھتے ہیں۔۔۔۔ تشریف نہیں رکھتے لہذا motion disposed of ہوئی۔ اگلی تحریک میاں نوید جہانیاں صاحب کی ہے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور : جناب سپیکر! وہ مجھے کہہ کر گئے ہیں کہ اسے pend فرمالیا جائے۔

جناب سپیکر: یہ تحریک سوموار تک کے لئے pend کی جاتی ہے۔ اگلی تحریک استحقاق نمبر 23 چودھری اصغر علی گجر صاحب کی ہے۔

چودھری اصغر علی گجر ایم۔پی۔اے
کے نام پر رشوت کی وصولی

چودھری اصغر علی گجر: میں حال ہی میں وقوع پذیر ہونے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلے کو زیر بحث لانے کے لئے تحریک استحقاق پیش کرتا ہوں جو اسمبلی کی فوری دخل اندازی کا متقاضی ہے۔ معاملہ یہ ہے کہ ضلع لیہ میں ایگزیکٹو انجینئر محکمہ انہار ملک اصغر محمود نے بیلدار بھرتی کئے ہیں اور ہر امیدوار کی بھرتی پر پچیس پچیس ہزار روپے رشوت لی گئی ہے۔ رشوت لیتے وقت محکمہ انہار کے ایکسین نے میرا نام استعمال کیا ہے اور برملا کہا گیا ہے کہ رشوت کی یہ رقم چودھری اصغر علی گجر کو ادا کی جائے گی جبکہ میں اس گھناؤنی حرکت کا تصور تک نہیں کر سکتا بلکہ میری ساری عمر رشوت ستانی اور بددیانتی اور لوٹ مار کے خلاف جدوجہد کرتے ہوئے گزری ہے۔ میرے نام پر رشوت ستانی مجھے زندہ درگور کرنے کے مترادف ہے۔ محکمہ انہار کے افسر نے یہ مذموم حرکت کر کے دوہرے جرم کا ارتکاب کیا ہے۔ ایک ملازمت کو فروخت کیا گیا دوسرا ایم۔ایم۔اے کے پارلیمانی لیڈر کے نام پر رشوت وصول کر کے دیدہ دلیری کا مظاہرہ کیا ہے۔ لہذا میری اس تحریک کو ایوان میں پیش کرنے کی اجازت دی جائے اور اسے باضابطہ قرار دیتے ہوئے مجلس استحقاقات کے سپرد کیا جائے۔

جناب سپیکر! ضلع لیہ کے اندر تقریباً 60/65 بیلدار بھرتی کئے گئے ہیں۔ میری اس ایکسین سے کوئی زیادہ ملاقات بھی نہیں ہے۔ ایک آدھ بار چہرہ شناسی ہوئی ہے اس کے علاوہ کچھ نہیں ہے۔ اس بھرتی کے لئے میں اس کے دفتر بھی نہیں گیا۔ اس شخص نے یہ کیا ہے کہ لوگوں سے پیسے لینے کے بعد لوگوں کو بھیجا کہ چودھری صاحب کے پاس جائیں یا کسی ایم۔پی۔اے یا ایم۔این۔اے کے پاس جائیں اور ان کا ٹیلیفون کروا دیں۔ اس طرح کچھ لوگ میرے پاس بھی آئے اور انھوں نے مجھ سے ٹیلیفون بھی کروایا۔ جن لوگوں نے مجھ سے ٹیلیفون کروایا ان سے اس نے پیسے بھی لے لئے اور میرے نام پر

انھیں بھرتی بھی کر لیا۔ جب مجھے یہ پتا چلا اور انھوں نے بتایا کہ ہم نے تو پیسے بھی دیئے ہیں اور چودھری صاحب آپ کی سفارش بھی ہوئی ہے اس پر میں نے یہ تحریک بھیجی۔ جب میں نے یہ تحریک بھیجی تو اس نے ان بیلداروں کے ورثا جو کہ یقیناً میرے علاقے یا میرے حلقے کے تھے ان کو میرے پاس بھیج دیا کہ چودھری صاحب سے کہیں کہ یہ تحریک واپس لے لیں ورنہ آپ اپنے بیٹوں کو لے کر گھر چلے جائیں۔ میں نے بہرحال انھیں انکار کیا کہ آپ کی ملازمت رہے یا نہ رہے میں یہ تحریک واپس نہیں لوں گا۔ اس میں میں نے کوئی لفاظی کے حوالے سے بھی جھوٹ بولنے یا ہیرا پھیری کرنے کی کوشش نہیں کی ہے۔ اس طرح میں یہ سمجھتا ہوں کہ اس نے نہ صرف میرا استحقاق مجروح کیا ہے بلکہ پورے ایوان کا بھی استحقاق مجروح کیا ہے اس لئے میری تحریک استحقاق کو منظور کر کے استحقاق کمیٹی کے سپرد کیا جائے۔ شکریہ۔

جناب سپیکر: وزیر آبپاشی!

وزیر آبپاشی: جناب سپیکر! یہ تحریک لیہ کینال ڈویژن میں بیلداروں کی بھرتی کے متعلق ہے کہ متعلقہ ایکسین نے شاید چودھری صاحب کا نام لے کر رشوت لی ہے۔ میں نے اس معاملے کی خود ذاتی طور پر چھان بین کی ہے اور اس ایکسین کو بلایا تھا۔ اسے وہاں پر تعینات ہوئے صرف ڈیڑھ سال ہوا ہے۔ وہاں پر کل 67 بیلدار بھرتی ہوئے ہیں جبکہ 853 درخواستیں آئی تھیں۔ 67 بیلدار حکومت کی میرٹ پالیسی اور قواعد و ضوابط کے مطابق بھرتی کئے گئے۔ انھوں نے مجھے کہا ہے کہ یہ سوال ہی پیدا نہیں ہوتا' شاید چودھری صاحب کو کوئی غلط فہمی ہوئی ہے۔ میں ان کے نام پر ایسا کوئی فعل نہیں کر سکتا اس لئے میرا خیال ہے کہ شاید یہ غلط فہمی کی بنا پر چودھری صاحب نے ایسی بات کی ہے لیکن اس نے کہا ہے کہ ایسا ممکن ہی نہیں ہے۔ اگر چودھری صاحب اس کو مزید press نہ کریں تو میں چودھری صاحب اور اس ایکسین کو بٹھا کر اس مسئلے کو حل کراتا ہوں۔ اگر چودھری صاحب کے پاس ثبوت ہیں تو وہ ثبوت لائیں پھر اس کے خلاف سخت سے سخت کارروائی بھی کی جائے گی۔

چودھری اصغر علی گجر: جناب سپیکر! اس نے بھرتی کرتے ہوئے بیلداروں سے حلفیہ بیان لئے ہیں کہ میں نے آپ سے کوئی رشوت نہیں لی اور میرٹ پر آپ کو بھرتی کر رہا ہوں۔ یہ حلفیہ بیان جو بیلدار

کہ میں نے آپ سے کوئی رشوت نہیں لی اور میرٹ پر آپ کو بھرتی کر رہا ہوں۔ یہ حلفیہ بیان جو بیلدار رکھے ہیں ان سے پہلے ہی لے لئے ہیں۔ اب جو شخص اتنا شاکی ہے جس نے حلفیہ بیان بھی لے کر رکھے ہیں' اس کا مطلب یہ ہے کہ اس نے رشوت تو لی ہے اور پھر جب میں نے یہ تحریک بھیجی ہے تو اس نے ان کے والدین کو میرے گھر بھیج دیا ہے کہ آپ کے بچوں کو میں گھر بھجوا دوں گا اگر چودھری صاحب یہ تحریک واپس نہیں لیں گے۔ میں نے تو اس میں کوئی غلط بیانی نہیں کی ہے۔

جناب سپیکر: میں اس تحریک کو in order قرار دیتا ہوں اور مجلس استحقاق کے سپرد کرتا ہوں۔ اگلی تحریک استحقاق نمبر 24 جناب امتیاز احمد لالی صاحب کی ہے' وہ تشریف نہیں رکھتے لہذا یہ dispose of کی جاتی ہے۔ اگلی تحریک استحقاق نمبر 25 محترمہ فرزانہ راجہ صاحبہ کی ہے۔

گارد انچارج محمد فاروق عباسی کی احاطہ عدالت میں خاتون رکن اسمبلی محترمہ فرزانہ راجہ سے بدتمیزی

محترمہ فرزانہ راجہ: میں حال ہی میں وقوع پذیر ہونے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے تحریک استحقاق پیش کرتی ہوں جو اسمبلی کی فوری دخل اندازی کا متقاضی ہے۔ معاملہ یہ ہے کہ سیاسی انتقام political victimization کے تحت میرے شوہر پیر مکرم الحق سابق مینیجنگ ڈائریکٹر پرنٹنگ کارپوریشن آف پاکستان کے خلاف ایک بے بنیاد ریفرنس نیب عدالت واقع راول روڈ راولپنڈی میں زیر سماعت ہے جس کی پیروی کے لئے مجھے ہر تاریخ پیشی پر جانا ہوتا ہے۔ مورخہ 13۔مارچ 2004 کو میں حسب معمول تاریخ پیشی پر گئی تو مجھے احاطہ عدالت کے بیرونی دروازہ پر موجود پولیس گارد نے اندر داخل ہونے سے روک دیا اور گارد کے انچارج سب انسپکٹر محمد فاروق عباسی نے کہا کہ آپ اندر نہیں جا سکتیں۔ میرے استفسار پر سب انسپکٹر مذکور نے کہا کہ اسے حکام بالا نے ایسا کرنے کا حکم دیا ہے اسی دوران عام لوگ اور وکلاء جو احاطہ عدالت کے اندر آجا رہے تھے جب میں نے احتجاج کیا کہ اپنے شوہر کی تاریخ پیشی پر بوقت سماعت عدالت تک رسائی میرا حق ہے اور بطور رکن اسمبلی بھی میرا استحقاق ہے کہ اس قسم کا رویہ میرے ساتھ اختیار نہ کیا جائے تو گارد انچارج انسپکٹر مذکور نے کہا کہ آپ کے ساتھ یہ روّیہ اختیار ہی اس لئے کیا جا رہا ہے کہ آپ رکن اسمبلی ہیں اور صاحب اختیار حکام کی

طرف سے منتخب نمائندوں، جمہوری اداروں سے متعلق نازیبا جملے کہے اور مجھے تقریباً اڑھائی گھنٹے تک اس تکلیف دہ اور ہتک آمیز سلوک کا نشانہ بنایا گیا جس سے بطور رکن اسمبلی نہ صرف میرا بلکہ اس معزز ایوان کا استحقاق مجروح ہوا ہے۔ لہذا میری اس تحریک کو ایوان میں پیش کرنے کی اجازت دی جائے اور اسے باضابطہ قرار دیتے ہوئے مجلس استحقاقات کے سپرد کیا جائے۔

جناب سپیکر! 13-مارچ کو جب میں ہمیشہ کی طرح پیشی پر راول روڈ نیب کورٹ کے مین گیٹ کے سامنے آئی تو جونہی میری گاڑی ہمیشہ کی طرح دروازے کے سامنے رکتی ہے تو بہت سے پولیس اہلکار مجھے دیکھتے ہی بھاگتے ہوئے باہر کی طرف آئے۔ میں اندازاً کہوں گی کیوں کہ اس وقت ہُو کا عالم تھا کہ کتنے لوگ تھے لیکن پانچ چھ آدمی تھے جو بھاگتے ہوئے باہر کی طرف آئے اور guns پکڑ کر کھڑے ہو گئے اور ایک اہلکار نے اندر سے دروازے کو بند کر لیا یہ آواز میں نے سنی تھی۔ میں نے ان سے جب یہ پوچھا کہ آپ ایسا کیوں کر رہے ہیں؟ میں ہر پیشی پر آتی ہوں، میں لفاظی نہیں کر رہی اور نہ ہی جھوٹ بول رہی ہوں، مجھے کبھی کسی نے نہیں روکا، یہ پہلی دفعہ ہوا تھا اور مارچ میں پیر صاحب کو گرفتار ہوئے تقریباً آٹھ یا نو مہینے ہو چکے تھے۔ میں نے ان سے کہا کہ اس سے پہلے آپ نے کبھی میرے ساتھ ایسا سلوک نہیں کیا تو اب آپ یہ کیوں کر رہے ہیں؟ اس پر انھوں نے کہا کہ ہمیں ایسا کرنے کے لئے اوپر سے آرڈرز ہیں تاکہ ہم آپ کو عدالت میں داخل نہ ہونے دیں۔

میرا پہلا سوال یہ تھا کہ کیا یہ کورٹ کے آرڈرز ہیں، کسی جج صاحب کے آرڈرز ہیں یا نیب اتھارٹیز کے آرڈرز ہیں؟ آپ مجھے تحریری آرڈرز دکھا دیں تاکہ پھر جو قانونی چارہ جوئی ہو گی وہ میں کروں گی۔ اس پر انھوں نے کہا کہ ہمارے پاس تحریری آرڈرز نہیں ہیں یہ زبانی آرڈرز ہیں کہ آپ اندر نہیں جا سکتیں۔ یقیناً اس بات میں بھی کوئی شک نہیں ہے کہ میں نے اندر جانے کے لئے احتجاج کیا کہ آپ مجھے اندر جانے دیں۔

Being a Parliamentarian, being a woman and wife of detainee, you can't stop me outside the gate of N.A.B Court because I have all the rights to enter the N.A.B Court.

میں نے انھیں یہ الفاظ کہے۔ جس پر انھوں نے کہا کہ آپ اندر نہیں جا سکتیں۔ اگر آپ اس طرح سے کوشش کریں گی تو آپ قانون اپنے ہاتھ میں لیں گی۔ اس پر میرا ایک سوال ان سے یہ تھا کہ اگر آپ قانون ہاتھ میں لے سکتے ہیں جبکہ میرا ہر right ہے۔ اگر آپ ہائی کورٹ کی wording دیکھتے ہیں تو اس میں ہے کہ N.A.B Court is open and everybody can enter in the N.A.B Court premises کیونکہ میں جب بھی اپنے شوہر کی پیشی پر جاتی ہوں تو ظاہر ہے کہ مجھے پہلے وکیل سے ملنا ہوتا ہے' آرڈروں کی کاپیاں نکلوانی ہوتی ہیں جو کہ courts میں جانے کا routine کا طریقہ کار ہوتا ہے لیکن اس میں جب مجھے اڑھائی گھنٹے تک اجازت نہیں دی گئی' جو باہر روڈ سے لوگ گزر رہے تھے وہ کافی سارے لوگ تھے وہ بھی جمع ہو گئے۔ کسی نے میڈیا کو بھی خبر کر دی' اخبار کے نمائندے بھی وہاں پر آ گئے' فوٹو گرافرز بھی آ گئے اور انہوں نے تصویریں بھی بنائیں۔ انہوں نے دیکھا کہ نیب کورٹ کے دروازے بند ہیں' کنڈیاں لگی ہوئی ہیں اور ہم لوگ باہر کھڑے ہیں۔

جناب سپیکر! میں ایک ہی بات یہاں پر کہوں گی اس سے پہلے کہ لاء منسٹر صاحب اس کا جواب دیں۔ آپ یقین کریں کہ جس دن میرے اوپر وہ دروازہ بند ہوا' مجھے ایسے محسوس ہوا کہ میرے اُوپر انصاف کے دروازے پاکستان میں بند ہو گئے ہیں۔ as a member of Parliament, as a wife of the detainee ,as a citizen of Pakistan مجھے اتنا دکھ ہوا کہ اگر میرے ساتھ یہ سلوک کیا جا رہا ہے تو عام لوگ جو بیچارے غریب ہیں' جن کا کوئی سہارا نہیں ہے' جن کو کوئی پوچھنے والا نہیں ہے' ان کا ساتھ کون دے گا اور ان کے لئے کون آواز اٹھائے گا؟

جناب سپیکر، لاء منسٹر صاحب!

وزیر قانون و پارلیمانی امور ، جناب سپیکر! میں گزارش یہ کرنا چاہوں گا کہ میرا قطعی طور پر یہ دل نہیں کر رہا اور میرے ساتھی بھی مجھے یہ کہہ رہے ہیں کہ میں اس کو oppose نہ کروں۔ لیکن میں صرف ایک گزارش یہ کرنا چاہتا ہوں کہ اس میں تھوڑا سا ایک مسئلہ ہے۔ پہلی بات تو یہ ہے کہ انہوں نے اپنی اس تحریک استحقاق میں political victimization کی بات کی۔ پھر انہوں نے بے بنیاد ریفرنس کی بات کی' یہ سارے وہ معاملات ہیں جو میں سمجھتا ہوں کہ عدالت کے زیر سماعت ہیں۔ اگر بے بنیاد ریفرنس ہیں تو عدالت جو بھی فیصلہ کرے گی وہ سب کے لئے قابل قبول ہو گا۔ ساتھ ہی محترمہ نے یہ بھی تسلیم کیا ہے

کہ انہیں اس سے پہلے کبھی نہیں روکا گیا تھا تو اس لئے اُوپر سے کسی قسم کی ہدایت کا کوئی سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ چونکہ اگر انہیں پہلے کبھی نہیں روکا گیا تو بعد میں روکنے کا سوال ہی نہیں پیدا ہوتا۔ یہ ساری غلط فہمی اس لئے پیدا ہوئی کیونکہ اس وقت پیر صاحب کو عدالت میں لایا نہیں جا چکا تھا اس لئے انہوں نے روکا کہ جب وہ آئیں گے تو آپ اندر چلی جائیں۔ بہرحال میں میرٹ کی بنیاد پر بات نہیں کرتا۔ میری جناب سے صرف استدعا یہ ہے کہ اسی معاملے میں محترمہ نے ایک 765/2004 کی رٹ پٹیشن راولپنڈی بنچ میں دائر کی ہوئی ہے تو یہ sub-judice بنتا ہے۔ ایک عدالت میں رٹ ہے' ایک تحریک استحقاق ہے۔ تحریک استحقاق کو میں بالکل oppose نہیں کرتا۔ لیکن محترمہ سے میری یہ استدعا ہوگی کہ اگر وہ تحریک استحقاق کو لینا چاہتی ہیں تو آپ accept کر لیں مجھے کوئی اعتراض نہیں پھر رٹ پٹیشن کو withdraw کر لیں۔ اگر رٹ پٹیشن کو چلانا چاہتے ہیں تو پھر اس تحریک استحقاق کو میں oppose نہیں کرتا' بے شک اس کو آپ pend فرمالیں۔ لیکن میں اس کو oppose نہیں کرتا۔ شکریہ

جناب سپیکر: جی' محترمہ!

محترمہ فرزانہ راجہ: جناب سپیکر! اس میں' میں یہ کہوں گی کہ یہ جو پٹیشن ہے وہ as a citizen of Pakistan ہے اور جو میں تحریک استحقاق لے کر آئی ہوں وہ as a member of the Assembly لے کر آئی ہوں۔ یہ دو الگ الگ پوزیشنیں ہیں۔ اس کا اس کے ساتھ کوئی clash نہیں ہے۔ میرے خیال میں اگر آپ اس کو استحقاقات کمیٹی کے سپرد کر دیں گے تو اس کے بعد definitely وہاں تحقیقات ہوں گی تو پتا چل جائے گا کہ اصل معاملہ کیا تھا؟

جناب سپیکر: آپ کی بات تو ٹھیک ہے لیکن اگر اسے admit کریں گے تو جو آپ نے کورٹ میں پٹیشن دائر کی ہوئی ہے آپ کے اس مؤقف کو تقویت ملے گی۔ اگر اسے ہم admit کرتے ہیں یا پھر ایسا کرتے ہیں کہ اگلے سیشن تک کے لئے pend کر لیتے ہیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور: میں اسے oppose نہیں کرتا۔ اسے pend فرمالیں۔

جناب سپیکر: اگلے سیشن تک کے لئے یہ تحریک استحقاق pend کی جاتی ہے۔

شیخ اعجاز احمد: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، شیخ اعجاز صاحب!

شیخ اعجاز احمد: شکریہ۔ جناب سپیکر! میں آپ کی توجہ پرسوں سیشن کورٹ لاہور کے باہر ہونے والے اندوہناک واقعہ کی طرف دلوانا چاہتا ہوں۔ ہمارے ایک ممبر آجاسم شریف صاحب کے۔۔۔

جناب سپیکر: شیخ صاحب! آپ کا یہ پوائنٹ آف آرڈر valid نہیں ہے۔ تحاریک استحقاق بڑی اہم ہوتی ہیں انہیں چلنے دیں۔ پلیز تشریف رکھیں۔ تحریک استحقاق نمبر 26 جناب محمد وقاص صاحب کی ہے۔ جی، وقاص صاحب!

اسلامی نظریاتی کونسل کی رپورٹوں
کا ایوان میں پیش نہ کیا جانا

جناب محمد وقاص: میں حال ہی میں وقوع پذیر ہونے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلے کو زیر بحث لانے کے لئے تحریک استحقاق پیش کرتا ہوں جو اسمبلی کی فوری دخل اندازی کا متقاضی ہے۔ معاملہ یہ ہے کہ آئین کے آرٹیکل 230(4) کی رو سے اسلامی نظریاتی کونسل کی رپورٹیں پارلیمنٹ کے (ہر دو ایوان) اور ہر صوبائی اسمبلی میں غور و خوض اور قانون سازی کے لئے پیش کرنا ضروری ہے۔ لیکن ایک پارلیمانی سال مکمل ہو جانے کے باوجود اسلامی نظریاتی کونسل کی کوئی رپورٹ بھی اسمبلی میں پیش نہیں کی جاسکی۔ اس سے نہ صرف میرا بلکہ پورے اس ایوان کا استحقاق مجروح ہوا ہے۔ لہذا میری اس تحریک کو ایوان میں پیش کرنے کی اجازت دی جائے اور اسے باضابطہ قرار دیتے ہوئے مجلس استحقاقات کے سپرد کیا جائے۔

وزیر خوراک: جناب سپیکر! یہ ایس اینڈ جی۔اے۔ڈی کے متعلق ہے۔ یہ مجھے آج ہی موصول ہوئی ہے اسے پرسوں تک کے لئے pending کر دیں۔ کل اس کا جواب آجائے گا۔

جناب سپیکر: pend کر لیں؟

جناب محمد وقاص: ٹھیک ہے۔

جناب سپیکر، یہ تحریک سوموار تک کے لئے pend کی جاتی ہے۔ اگلی تحریک استحقاق نمبر 29 جناب جوئیل عامر سوترا صاحب کی ہے۔ ان کی درخواست آئی ہے کہ اسے pend کر لیا جائے۔ تحریک نمبر 29 pend کی جاتی ہے۔ اگلی تحریک استحقاق نمبر 30 چودھری عبدالغفور خان کی ہے۔۔۔ تشریف نہیں رکھتے۔ تحریک disposed of ہوئی۔

شیخ اعجاز احمد، جناب سپیکر! اسے بھی pend کر دیا جائے۔

جناب سپیکر، اس کے بارے میں یا تو وہ خود لکھ کر دیتے۔

رانا مشہود احمد خان، جناب سپیکر! ایک تحریک استحقاق پیش ہوئی تھی اس میں فاضل رکن راجہ صاحب کو کہہ کر گئے تھے۔ راجہ صاحب نے آپ سے درخواست کی تھی اور آپ نے اس کو pend کر لیا تھا۔ اسی طرح ان کو ایک ایمرجنسی پڑ گئی تھی اور ان کو جانا پڑا اور وہ request کر کے گئے ہیں۔

جناب سپیکر، لیکن وہ فاضل رکن لکھ کر بھی گئے تھے اور چٹ میرے پاس ہے اور ساتھ لف ہے۔ اگلی تحریک استحقاق نمبر 31 جناب سمیع اللہ خان صاحب کی ہے۔

جناب سمیع اللہ خان ایم-پی-اے کو لاہور میں داخل ہونے سے روکنا

جناب سمیع اللہ خان، میں حال ہی میں وقوع پذیر ہونے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیربحث لانے کے لئے تحریک استحقاق پیش کرتا ہوں جو اسمبلی کی فوری دخل اندازی کا متقاضی ہے۔ معاملہ یہ ہے کہ 10-مئی 2004 کو تقریباً ڈیڑھ بجے بعد دوپہر میں اپنے حلقہ نیابت سے جب پل سگیاں شاہدرہ لاہور سے گزرنے لگا تو میں نے دیکھا کہ پل پر ہر گاڑی کو کھڑا کر کے اس کی ڈگی اور اس میں سوار افراد کی تلاشی لی جا رہی ہے جب میں پل پر پہنچا تو میری گاڑی کو بھی رکنے کا حکم دیا گیا اور دوسرے لوگوں کی طرح میری گاڑی اور ڈگی کی تلاشی لی گئی۔ میں نے اہلکار سے پوچھا کہ آج اس جگہ پر غیر معمولی اقدامات کیوں کئے جا رہے ہیں تو اس نے بتایا کہ شہباز شریف کی آمد کی وجہ سے ہم تلاشی لے رہے ہیں تا کہ کوئی بینر، جھنڈا وغیرہ نہ لے جا سکے۔ تلاشی کے بعد جب میں چلنے لگا تو تین چار اہلکار میری گاڑی کے آگے

کھڑے ہو گئے اور گاڑی کھڑی رکھنے کا کہا' گاڑی روکنے کے بارے میں پولیس کا رویہ نہایت ہی غیرمہذب اور ترش تھا۔ ڈیوٹی پر موجود دو افسران جن کے نام عاطف اور طفیل جو میں نے ان کی چھاتی پر لکھے ہوئے پائے اور تین تین سٹار کی وجہ سے غالباً انسپکٹر معلوم ہوتے تھے نے مجھے کہا کہ آپ لاہورنہیں جا سکتے۔ میں نے انہیں کہا کہ آپ کے پاس کوئی ایسے تحریری احکامات ہیں کہ میں لاہور نہیں جا سکتا تو انہوں نے کہا کہ ہمارے احکامات ایسے ہی ہوتے ہیں۔ میں نے ان سے کہا کہ میں ایم۔پی۔اے ہوں اور اپنے حلقہ سے اسمبلی سیکرٹریٹ میں رکن اسمبلی کی حیثیت سے ضروری کاغذات تیار کرنے جو کہ بطور رکن اسمبلی میری ڈیوٹی ہے سرانجام دینے جا رہا ہوں۔ میں نے ان سے مزید کہا کہ اگر آپ کے پاس میرے وارنٹ گرفتاری ہیں تو دکھائیں یا کوئی اور بات ہے تو بھی بتائیں مگر انہوں نے مجھے سڑک کے درمیان روکے رکھا۔ ان کا رویہ نہایت ہی غیر مہذب اور تضحیک آمیز تھا۔ تقریباً 15 منٹ تک میرے اور پولیس کے درمیان بحث چلتی رہی اور اس دوران جب پل پر کافی زیادہ ٹریفک جمع ہو گئی تو ان دونوں میں سے ایک ہم سے کچھ دور چلا گیا اور فون پر کسی سے بات کی۔ واپس آ کر مجھے نہایت ہی غیر مہذب لہجے میں جانے کے لئے کہا۔

میں پنجاب اسمبلی کا رکن ہوں اور اپنے حلقہ سے اسمبلی سیکرٹریٹ میں اسمبلی کی کارروائی میں حصہ لینے کے بارے میں ضروری کاغذات کی تیاری کے سلسلہ میں جانے سے روک کر یعنی بطور رکن اسمبلی میرے فرائض میں رکاوٹ ڈالی نیز بغیر وجہ بتائے اور غیر مہذب اور تضحیک آمیز رویہ اپنانے سے میرا استحقاق مجروح ہوا ہے۔ لہذا میری اس تحریک کو ایوان میں پیش کرنے کی اجازت دی جائے اور اسے باضابطہ قرار دیتے ہوئے مجلس استحقاقات کے سپرد کیا جائے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی' فرمائیں!

وزیر قانون و پارلیمانی امور: جناب سپیکر! میں گزارش یہ کروں گا کہ اس کا ابھی تک جواب موصول نہیں ہوا اس لئے براہ مہربانی اس کو Monday تک کے لئے pending فرما دیں۔ اسی دن بے شک یہ short statement دے دیں۔

جناب سپیکر: یہ تحریک Monday تک کے لئے pending کی جاتی ہے۔---

رپورٹیں (جو ایوان میں پیش کی گئیں)

مجلس استحقاق کی رپورٹوں

کاایوان میں پیش کیا جانا

جناب سپیکر۔اب جناب نذر فرید کھوکھر صاحب تحریک استحقاق نمبر 107 اور 111 کے بارے میں مجلس استحقاقات کی رپورٹیں ایوان میں پیش کریں گے۔

ملک نذر فرید کھوکھر، جناب سپیکر! میں تحریک استحقاق نمبر 107 پیش کردہ شیخ تنویر احمد ایم۔پی۔اے اورتحریک استحقاق نمبر 111 پیش کردہ میاں ظہور ساجد ججوعہ ایم۔پی۔اے کے بارے میں مجلس استحقاقات کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرتا ہوں۔

جناب سپیکر۔رپورٹیں پیش ہوئیں۔

مجلس قائمہ برائے تعلیم کی رپورٹوں

کاایوان میں پیش کیا جانا

جناب سپیکر۔ اب جناب محمد ارشد صاحب مجلس قائمہ برائے تعلیم کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنا چاہتے ہیں۔

چودھری محمد ارشد، جناب سپیکر! میں

1. The GIFT University Gujranwala Bill 2004. (Bill No 4 of 2004)
2. The University of Management and Technology Lahore.Bill 2004. (Bill No 5 of 2004.)
3. The Superior College Lahore Bill 2004. (Bill No. 6 of 2004.)

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے تعلیم کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرتا ہوں۔

جناب سپیکر۔رپورٹیں پیش ہوئیں۔

مجلس قائمہ برائے داخلہ کی رپورٹ

کا ایوان میں پیش کیا جانا

جناب سپیکر، اب چودھری عبداللہ یوسف صاحب مجلس قائمہ برائے امور داخلہ کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنا چاہتے ہیں۔

چودھری عبداللہ یوسف وڑائچ، جناب سپیکر! میں

The Punjab Private Security Companies Regulations and Control (Amendment) Bill 2004, (Bill No. 7 of 2004)

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے امور داخلہ کی رپورٹ ایوان میں پیش کرتا ہوں۔

جناب سپیکر، رپورٹ پیش ہوئی۔

تحاریک التوائے کار

سرکاری املاک پر قبضہ گروپ کا ناجائز قبضہ

(---بحث جاری)

جناب سپیکر، اب ہم تحاریک التوائے کار کو لیتے ہیں--- تحریک التوائے کار نمبر 223 رانا ثناء اللہ خان، رانا آفتاب احمد خان، راجہ ریاض احمد، جہانزیب امتیاز گل اور شیخ اعجاز احمد صاحب کی ہے۔ یہ move ہو چکی ہے اس کا جواب آنا تھا۔

رانا ثناء اللہ خان، جناب سپیکر! اس پر وزیر قانون صاحب نے یہ فرمایا تھا کہ اگلے اجلاس تک اس کا جواب بھی آ جائے گا اور اس کے لئے وقت بھی مقرر کرلیں گے کیونکہ یہ کافی بڑا مسئلہ ہے یہ قبضہ گروپ اور قبضہ مافیا سے متعلقہ ہے۔ کچھ فیصل آباد کے معاملات ہیں، کچھ سیالکوٹ کے معاملات ہیں اور کچھ دوسرے اضلاع سے متعلقہ بھی ہیں۔ اس پر وزیر قانون صاحب فرما دیں کہ وہ کس دن اس پر بحث کرنا چاہیں گے اور آپ اس پر وقت مقرر کر دیں تو اس دن اس پر بات ہو جائے گی۔

جناب ارشد محمود بگو۔ پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر۔ جی،فرمائیں!

جناب ارشد محمود بگو۔ جناب سپیکر! میری بھی اسی طرح کی ایک تحریک التوائے کار تھی اور میں نے اور رانا صاحب نے اکٹھے ہی یہ تحریک پیش کی تھی۔

جناب سپیکر۔ آپ کی تحریک نمبر 227 ہے۔ جی،وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور۔ جناب سپیکر! یہ ریونیو ڈیپارٹمنٹ سے متعلقہ تھی اور وزیر مال صاحب اس کا جواب دیں گے۔

جناب سپیکر۔ جی،رو کھڑی صاحب!

وزیر مال، بحالی و اشتمال۔ جناب سپیکر! جو انہوں نے سوال کیا تھا وہ فیصل آباد کے متعلق تھا کہ فیصل آباد شہر میں ایک قبضہ گروپ انتہائی قیمتی اراضی، کمرشل پلاٹس اور مختلف سائٹس پر ایسے پلاٹس جو سرکاری ملکیت ہیں اور حکومت کی طرف سے مختلف عوامی مفاد کے لئے رکھے گئے ہیں پر قابض ہونے کے لئے متحرک ہے۔ یہ ان کا مسئلہ تھا۔ اس کا جواب یہ ہے کہ فیصل آباد شہر میں مفاد عامہ کے لئے رکھی گئی اراضی صوبائی حکومت کی جگہ کسی شخص کو منتقل نہ کی گئی ہے۔ تحریک میں کسی خصوصی الاٹمنٹ یا ریونیو افسر کا ذکر نہ ہے لہذا محکمہ تحریک پر کوئی رائے نہ دے سکتا ہے۔

رانا آفتاب احمد خان۔ جناب سپیکر! یہ بات آپ کے چیمبر میں بھی ہوئی تھی کہ جو state land ہے وہ normal practice یہ نہیں ہے کہ sale by private treaty کی جائے۔

(اذان مغرب)

جناب سپیکر۔ اب وقفہ نماز ہوتا ہے اور ہاؤس 20 منٹ کے لئے adjourn کیا جاتا ہے۔

(اس مرحلہ پر ایوان کی کارروائی نماز مغرب کی ادائیگی کے لئے 20 منٹ کے لئے ملتوی کی گئی)

(نماز مغرب کے وقفہ کے بعد جناب چیئرمین رانا اعجاز احمد 7-35 پر کرسی صدارت پر متمکن ہوئے)

رانا آفتاب احمد خان : جناب چیئرمین ! جب نماز کا وقفہ ہوا تو اس وقت ایک تحریک التوائے کار نمبر 223 پر بات ہو رہی تھی۔ اس پر ہمارا موقف یہ ہے کہ جو state land ہے، حکومت پنجاب کی جتنی بھی ملکیتی قیمتی زمینیں ہیں اسے اونے پونے داموں لینڈ مافیا grasp کر رہا ہے جس کی ایک مثال یہ ہے کہ فیصل آباد کی زمین جو کہ پندرہ لاکھ روپے فی مرلہ قیمت والی تھی اسے sale by private treaty دے دیا گیا ہے۔ اس کے ثبوت بھی میرے پاس موجود ہیں۔ چونکہ اس وقت سرکاری زمینوں پر قبضے ہو رہے ہیں یا انھیں sale by private treaty دیا جا رہا ہے۔ اسے auction نہیں کیا جا رہا جس سے حکومت کا نقصان ہو رہا ہے۔ لہذا آپ اس تحریک التوائے کار پر قواعد کے مطابق بحث کے لئے وقت مقرر فرما دیں تاکہ ہم آپ کو اس بابت مزید چیزیں اور ثبوت پیش کر سکیں۔

جناب چیئرمین، راناصاحب ! کیا اس حوالے سے کوئی کمیٹی بنی تھی؟

رانا آفتاب احمد خان : جناب والا ! کمیٹی کی بات نہیں ہے۔ تحریک التوائے کار کے بارے میں قواعد کے مطابق آپ اس پر دو گھنٹے بحث کے لئے وقت مقرر کر سکتے ہیں۔ چونکہ یہ state land کا معاملہ ہے۔ ریونیو generate کرنے کے لئے either to the agriculture جو آپ زمین بیچنا چاہتے ہیں اسے auction کر کے بیچیں گے تو آپ کو بہتر قیمت ملے گی۔ sale by private treaty جو آپ لوگوں کو بانٹ رہے ہیں وہ غلط ہے۔ اس پر ہم آپ کو مزید ثبوت during discussion ہی دے سکتے ہیں۔ تحریک التوائے کار کے لئے We have to confine ourselves to a certain limit.

جناب چیئرمین، جی، وزیر مال صاحب !

وزیر مال، بحالی و اشتمال ، جناب والا! میں نے پہلے اس کا جواب دے دیا ہے لیکن میرے دوست اس بات پر بضد ہیں کہ اس بابت ایک کمیٹی بنائی جائے۔ کمیٹی بنانے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ اگر یہ خود point out کریں کہ زمین کے فلاں ٹکڑے پر فلاں شخص یا گروپ قابض ہے تو ہم اس پر ایکشن لیں گے اور اس زمین کو خالی کروائیں گے۔ یہ ہماری ڈیوٹی ہے کہ حکومت کی زمین پر کوئی بھی ناجائز قابض نہ ہونے پائے۔

جناب چیئرمین، وزیر صاحب ! رانا صاحب نے جو مسئلہ اٹھایا ہے کیا آپ نے اس حوالے سے کوئی انکوائری کروائی ہے؟

وزیر مال، بحالی و اشتمال، جناب والا ! یہ لکھ کر fresh تحریک پیش کریں یا اسے سوال کی صورت میں لے کر آئیں تو ہم اس بابت ضروری ایکشن لیں گے۔

رانا ثناء اللہ خان، جناب سپیکر ! اس سے پہلے اجلاس میں یہ تحریک التوائے کار پیش ہوئی تھی اس وقت جو بھی ثبوت ہمارے پاس تھے وہ ان کے سامنے رکھے تھے۔ یہ بار بار فرما رہے تھے کہ آپ قبضہ گروپ کے سرغنہ کا نام لیں تو پھر ہم نے ان کو نام بھی بتا دیا تھا۔ اس وقت راجہ بشارت صاحب نے کہا تھا کہ اس کو pending کر لیں اگلے اجلاس میں ہم جواب دیں گے اور آپ بھی ثبوت لے آئیں اور پھر اس پر بحث کر لیں گے۔ اب محکمے نے جو چار لائنیں لکھ کر بھیجی ہیں یہ وہی کہہ رہے ہیں ان کو نہ آگے کا پتا ہے اور نہ پیچھے کا پتا ہے۔

جناب چیئرمین ، رانا صاحب! آپ یہ point out کرنے کے لئے تیار ہیں کہ فلاں جگہ پر قبضہ کیا گیا ہے؟

رانا ثناء اللہ خان، جناب سپیکر! قبضہ مافیا نے تو فیصل آباد میں لوٹ مار کا بازار گرم کیا ہوا ہے اور اس قبضہ مافیا کے رشتے اور لائنز یہاں 7۔ کلب روڈ تک آتے ہیں۔ ہمارے پاس ثبوت ہیں اور انھوں نے جو فیصلے کئے ہیں وہ بھی ہمارے پاس ہیں۔ آج تو صرف اس پر ٹائم مقرر ہونا تھا کہ اس پر بحث کل ہو گی یا پرسوں۔

جناب چیئرمین ، رانا صاحب! آپ point out کریں تو ہم ان کو کہتے ہیں یہ دو دن کے اندر اس کا جواب ہاؤس میں لائیں۔

رانا ثناء اللہ خان، جناب چیئرمین! آپ اس پر ٹائم رکھ لیں۔ اگر یہ اسی بات پر بضد ہیں کہ ہم نے اس پر جنرل بحث نہیں کرنی بلکہ صرف روٹین کی بحث کرنی ہے تو آپ اس کے لئے کل کا ٹائم مقرر کرلیں وہ نوٹس میرے چیمبر میں پڑے ہیں---

جناب چیئرمین، آپ point out کریں کہ یہاں قبضہ ہوا ہوا ہے۔

رانا ثناء اللہ خان، جناب والا! وہاں کوئی ایک جگہ ہے؟ میں کل آپ کو دس جگہیں بتاؤں گا کہ یہاں یہاں قبضہ ہوا ہے۔ آپ اس کو کل کے لئے pending کر لیں۔

رانا آفتاب احمد خان، جناب چیئرمین! سب سے بڑی مثال یہ ہے کہ نگینہ سینما کے سامنے تین کنال رقبہ جس کی مالیت پندرہ لاکھ روپے فی مرلہ ہے۔ 1994 میں ڈپٹی کمشنر نے اس زمین کی سرکاری قیمت ساڑھے چھ لاکھ روپے مقرر کی تھی۔ انھوں نے بجائے اسے auction کرنے کے پانچ لاکھ میں دی ہے۔

وزیر مال' بحالی و اشتمال، جناب والا! میں عرض کر رہا ہوں کہ جو لکھی ہوئی چیز جناب کے پاس پہنچتی ہے ہم نے اسے پڑھ کر اس کے مطابق جواب دینا ہوتا ہے۔ انھوں نے جو چیز کہی ہے وہ میں دوبارہ پڑھ کر سنا دیتا ہوں اور ہم نے اس کے مطابق جواب دیا ہے۔ اگر ان کے پاس مزید کوئی information بعد میں آئی ہے تو لکھ کر دیں اگر کوئی ایک مرلے پر بھی قابض ہے تو ہم اس کے خلاف ایکشن لیں گے اور ان سے سرکاری زمین واگزار کروا کر انھیں سزا دلوائیں گے۔ میں یہ commit کرتا ہوں لیکن یہاں نہ تو کسی کا نام لکھا ہوا ہے اور نہ زمین لکھی ہوئی ہے۔ رانا صاحب میرے دوست ہیں' میرے عزیز ہیں لیکن ان کا سارا پروگرام یہی ہوتا ہے کہ انھوں نے یا تو اپنے جدہ والوں میں سے کسی کا نام لینا ہوتا ہے یا 7۔ کلب کا نام لینا ہوتا ہے۔ باقی ان کا کوئی تعلق نہیں ہے۔ تو میں اسے oppose کرتا ہوں۔ یہ وضاحت کے ساتھ تحریک دیں تو میں وضاحت کے ساتھ جواب دوں گا' ایکشن ہو گا اور اس ہاؤس کو مطمئن کروں گا۔

جناب ارشد محمود بگو، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین، ارشد محمود بگو صاحب پوائنٹ آف آرڈر پر ہیں۔

جناب ارشد محمود بگو، جناب سپیکر! جب پچھلے اجلاس میں یہ تحریک التوائے کار پیش ہوئی تھی تو یہاں پر راجہ بشارت صاحب موجود ہیں انھوں نے کہا تھا کہ اس مسئلے کو اگلے اجلاس تک pending کر لیں اور اس سے متعلقہ جتنی تحریکیں ہیں وہ اکٹھی کر لی جائیں۔ میں نے اسی دن یہ تحریک دی تھی اور اگلی تحریک میری ہے۔ اب محترم منسٹر صاحب یہ سمجھتے ہیں کہ اس میں ہمارا کوئی ذاتی مسئلہ ہے جس لئے ہم یہاں پر بات کرتے ہیں۔ واللہ ہمارا کوئی ذاتی مسئلہ نہیں ہے۔ یہاں پر بار بار چودھری وجاہت کا نام لیا جا رہا ہے۔

میرے پاس بھی documents ہیں اور میں لے کر آؤں گا کہ سیالکوٹ میں گورنمنٹ کے کمپری ہینسو سکول جیسے بنے ہوئے 70 سال ہو گئے ہیں---

وزیر مال، بحالی و استمال، جناب چیئرمین! اس تحریک میں سیالکوٹ کا کوئی ذکر نہیں ہے۔

جناب ارشد محمود بگو، اگلی تحریک میری ہے۔

جناب چیئرمین، آپ تشریف رکھیں۔ جب آپ کی باری آئے گی تو پڑھ لینا۔

جناب ارشد محمود بگو، جناب چیئرمین! میں پوائنٹ آف آرڈر پر ہوں۔

جناب چیئرمین، آپ تشریف رکھیں۔ بگو صاحب! آپ تشریف رکھیں۔

رانا ثناء اللہ خان، جناب چیئرمین!

رانا آفتاب احمد خان، جناب والا!

جناب چیئرمین، رانا آفتاب صاحب! پلیز تشریف رکھیں۔

رانا ثناء اللہ خان، جناب سپیکر! بات صرف اتنی ہے کہ---

جناب چیئرمین، رانا صاحب! میری بات تو سن لیں۔ آپ اپنے document کل تک ان کو دے دیں اور پیر کو یہ اس پر جواب دیں گے اور پھر اس پر بحث ہو گی۔ لہذا یہ پیر تک کے لئے pending کی جاتی ہے۔

رانا ثناء اللہ خان، جی، درست ہے۔

وزیر کالونیز، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب احسان الحق احسن نولاٹیا، جناب والا!

جناب چیئرمین، پہلے رانجھا صاحب بات کر رہے ہیں۔ ان کے بعد آپ کر لینا۔

جناب احسان الحق احسن نولاٹیا، جناب والا! ضلع مظفر گڑھ کے ناظم نے زمین پر قبضہ کیا تھا اس کے خلاف پرچہ درج ہوا اور اس کا چالان ہوا لیکن ابھی تک وہ بحیثیت ضلع ناظم کام کر رہا ہے۔

جناب چیئرمین، آپ اس کی تحریک جمع کروا دیں۔ جی، رانجھا صاحب!

جناب احسان الحق احسن نولاٹیا، جناب والا! وہ جمع ہے۔

جناب چیئرمین، تو ٹھیک ہے جب باری آئے گی تو انشاء اللہ اسے پڑھیں گے۔ اب آپ تشریف رکھیں۔ جی، رانجھا صاحب!

وزیر کالونیز، جناب چیئرمین! میں آپ کی وساطت سے معزز ممبران کو درخواست کروں گا کہ انھوں نے پہلے بھی اسمبلی میں فیصل آباد کا مسئلہ raise کیا تھا تو میں نے ان کی خواہش اور رضامندی کے مطابق کمیٹی بنائی اور وہ معاملہ اس میں discuss ہوا تھا اور جو بھی حقائق تھے وہ سامنے آگئے تھے۔ چونکہ یہ کالونی ڈیپارٹمنٹ کا مسئلہ ہے اور مجھ سے متعلقہ ہے تو میں اب بھی یہ درخواست کروں گا کہ اگر ان کو اس سلسلے میں کوئی بھی شکایت ہو تو وہ میرے نوٹس میں لائیں میں متعلقہ لوگوں کو بلاؤں گا اور ان کے پاس بھی جو ریکارڈ ہو وہ لے کر تشریف لائیں ہم بیٹھ کر معاملہ حل کرلیں گے اور انشاء اللہ پنجاب گورنمنٹ کی ایک ایک انچ زمین کی حفاظت کریں گے۔

جناب چیئرمین، ٹھیک ہے۔ جی، وزیر قانون!

وزیر مال، بحالی و آبادکاری، پوائنٹ آف آرڈر۔

رانا ثناء اللہ خان، پوائنٹ آف آرڈر۔ جناب چیئرمین! میرا پوائنٹ آف آرڈر یہ ہے کہ ہم رانجھا صاحب کی بات کو appreciate کرتے ہیں ان کی بڑی مہربانی۔ انھوں نے پہلے بھی اس بات کا نوٹس لیا اور اب بھی وعدہ کیا کہ میں نوٹس لوں گا لیکن اب وزیر مال سے پوچھیں کہ وہ کس حساب میں جواب دے رہے تھے۔ انھیں جواب دیتے ہوئے آدھ گھنٹہ ہو گیا ہے لیکن ان کا محکمہ بھی نہیں ہے۔

جناب چیئرمین، رانا صاحب تشریف رکھیں۔ جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور، جناب چیئرمین! میں نے صرف یہ گزارش کرنی تھی کہ ایک تحریک التوائے کار آئی اس پر دونوں فریقین حکومت اور محرکین کا موقف بھی سامنے آ گیا۔ اب آپ نے فرمایا ہے کہ اگر وہ اب کسی شخص کا نام لینا چاہتے ہیں یا ریکارڈ پیش کرنا چاہتے ہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ اگر یہ ریکارڈ کے مطابق ثابت کریں کہ اس میں کوئی ملوث ہے پھر تو اس پر بات ہو سکتی ہے۔ جس طرح

وزیر کالونیز نے فرمایا ہے کل ان کے ساتھ بیٹھ جائیں اور آپس میں بات کر لیں۔ اگر وہ مطمئن نہ ہوں تو پھر ہاؤس میں آ کر بتائیں لیکن بحث صرف اس وقت ہو سکتی ہے جب آپ اس کو in order قرار دیں۔

جناب چیئرمین: جی' درست ہے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور: جناب والا! میں یہ clarify کرنا چاہتا تھا چونکہ پہلے تاثر یہ لیا گیا ہے کہ شاید اس پر بحث کے لئے پیر کا دن مقرر کر لیا گیا ہے۔ اگر یہ مطمئن نہ ہوئے اور آپ نے حکم دیا اور اسے in order قرار دیا تو پھر بحث ہو گی۔

جناب چیئرمین: یہ کل documents پیش کریں گے۔

جناب ارشد محمود بگو: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین: بگو صاحب! آپ تشریف رکھیں۔

جناب ارشد محمود بگو: جناب والا! ریکارڈ منگوا کر دیکھ لیں کہ جو پچھلا اجلاس ہوا تھا اس میں وزیر قانون نے یہ کہا تھا کہ یہ تحریک التوائے کار جو رانا صاحب نے پیش کی ہے ہم اس پر باقاعدہ بحث کے لئے کوئی دن مقرر کر لیں گے اور پھر خود انھوں نے کہا تھا کہ اگلے اجلاس میں ہم اس پر باقاعدہ بحث کریں گے۔ اب یہ صورتحال کو confuse کر رہے ہیں۔ جناب نے یہ فرمایا ہے کہ پیر کو اس پر بحث ہو گی۔

جناب چیئرمین: کل ثبوت پیش کریں گے اور آپ کی رانجھا صاحب سے بات ہو گی۔ اگر کوئی point ہو گا تو بحث ہو گی اگر نہیں ہو گا تو پھر کچھ بھی نہیں ہو گا۔

جناب ارشد محمود بگو: جناب چیئرمین! یہ تحریک التوائے کار آپ کے پاس ہے۔ اس پر بحث ہونی ہے۔

جناب چیئرمین: جب آپ کی باری آئے گی تب بات ہو گی۔ اس وقت تک آپ اسے pending کریں۔ بعد میں آپ out of turn کی اجازت مانگ لیں لیکن ابھی یہ in order نہیں اور نہ ہی آپ کی turn ہے۔

وزیر کالونیز: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین: جی' رانجھا صاحب!

وزیر کالونیز: جناب چیئرمین! گزارش یہ ہے کہ تحریک التوئے کار کا طریقہ یہ ہوتا ہے کہ محرک اسے

پیش کرتا ہے اور سپیکر اس کو in order declare کرتا ہے۔ اگر اس میں کوئی public importance کا معاملہ ہو تو پھر ہاؤس کی مرضی سے اس پر تاریخ مقرر کی جاتی ہے۔ پہلی بات تو یہ ہے کہ ابھی تک بگو صاحب کی تحریک التوائے کار پیش ہی نہیں ہوئی۔ جب وہ پیش ہی نہیں ہوئی تو پھر وہ اس پر بحث کیسے کر رہے ہیں؟ جب وہ پیش ہو گی اور آپ اسے in order declare کریں گے یا منسٹر صاحب اس کا جواب دیں گے تو اس کے بعد بات ہو سکتی ہے۔

جناب چیئرمین: رانجھا صاحب! میں نے پہلے ہی کہہ دیا ہے۔ آپ تشریف رکھیں۔

وزیر کالونیز: جناب سپیکر! میں اس فورم پر کھڑا ہو کر اپوزیشن کے اپنے تمام دوستوں سے گزارش کر رہا ہوں کہ حکومت پنجاب کی زمین کا جو بھی معاملہ ہے چاہے وہ پنجاب کے کسی بھی ضلع میں ہو۔ اگر آپ کے پاس کوئی information ہو تو آپ خدارا! میرے پاس آئیں میں آپ کی خدمت کے لئے دن رات حاضر ہوں۔ انشاء اللہ تعالیٰ آپ کی مرضی، آپ کی خواہش کے مطابق ہم ایک ایک انچ کا حساب لیں گے اور آپ کی خواہش کے مطابق اس پر عمل کریں گے۔

جناب چیئرمین: یہ تحریک التوائے کار pend کی جاتی ہے۔ کل یہ وزیر کالونیز جناب مناظر حسین رانجھا کو ملیں گے انہیں documents دیں گے۔ آپ تشریف رکھیں۔

جناب احسان الحق احسن نولاٹیا: جناب والا! اس سلسلے میں، میں یہ گزارش کروں گا کہ ---

جناب چیئرمین: آپ تشریف رکھیں۔

جناب احسان الحق احسن نولاٹیا: جناب والا! آپ جنوبی پنجاب کے لوگوں کی بات نہیں سنتے۔

جناب چیئرمین: نہیں، میں نہیں سنتا آپ تشریف رکھیں۔ ٹھیک ہے یہ کل رانجھا صاحب کو ثبوت دیں گے اور پھر اگر بات بنی تو فیصلہ chair کرے گی۔ اس سے آگے تحریک التوائے کار نمبر 224 ہے۔ یہ چونکہ میری اپنی تحریک التوائے کار ہے اس لئے اس کو میں اجلاس کے آخری دن تک pend کرتا ہوں۔ اس کے آگے تحریک التوائے کار نمبر 226 جناب ارشد محمود بگو--- بگو صاحب! میری جو تحریک التوائے کار pending ہوئی ہے یہ بھی اس کے ساتھ ہی take up ہو گی۔ سپیکر صاحب کی رولنگ موجود ہے انہوں نے فرمایا ہے کہ یہ بھی اس کے ساتھ ہی pending ہے۔

رانا ثناء اللہ خان ، جناب والا! اس میں تھوڑی سی confusion آ رہی ہے کہ یہ تحاریک التوائے کار سوموار تک کے لئے pending ہوئی ہیں۔ in the meantime ہم وزیر کالونیز سے مل لیں گے۔ سوموار کو ہماری تحریک اور ان کی تحریک پیش ہو جانے گی جو ثبوت ہمارے پاس ہیں ہم ان کے سامنے رکھ دیں گے اور پھر اس کے اُوپر انہوں نے جو ایکشن لینا ہے لے لیں گے۔

جناب چیئرمین،ثبوت آپ کل ان کو دیں گے۔

رانا ثناء اللہ خان ، کل ان کو بھی دے دیں گے۔

جناب ارشد محمود بگو،پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین،فرمائیں!

جناب ارشد محمود بگو،جناب والا! جناب مناظر حسین رانجھا نے ابھی یہ فرمایا تھا کہ میں out of turn اس پر بات کر رہا ہوں' میری ابھی تک تحریک التوائے کار آئی نہیں لہذا میں بول نہیں سکتا۔ یہ انہوں نے ٹھیک point out کیا تھا۔ اب یہ میری تحریک آ گئی ہے۔ پہلے میں اس کو رولز کے مطابق پڑھوں گا اس کے بعد جناب اس پر کوئی آرڈر فرمائیں گے۔

جناب چیئرمین، بگو صاحب! اس پر یہ فیصلہ لکھا ہوا ہے۔

جناب ارشد محمود بگو، جناب والا! ابھی آپ کے سامنے یہ بات ہوئی ہے اور آپ نے یہ کہا ہے کہ آپ اپنی turn پر بولیں جب آپ کی یہ تحریک التوائے کار آئے۔

جناب چیئرمین، اس پر فیصلہ سپیکر صاحب کی طرف سے لکھا ہوا ہے کہ آپ کی تحریک التوائے کار pending ہے۔

جناب ارشد محمود بگو، تحریک التوائے کار نمبر 226 کو میں پڑھ دیتا ہوں آپ اسے سوموار تک pending کر دیں۔

جناب چیئرمین، بگو صاحب! اس پر سپیکر صاحب کا فیصلہ ہے 223 اور 226 اکٹھی take up ہوں گی۔

جناب ارشد محمود بگو، ٹھیک ہے۔

جناب جہانزیب امتیاز گِل، جناب والا! میری ایک تحریک التوائے کار جو بہت دیر سے pending ہے اگر آپ اجازت دیں تو میں اسے out of turn پڑھ لوں۔

جناب چیئرمین، پہلے 229 کو دیکھ لیں پھر اس کے بعد آپ کو موقع دیں گے۔

جناب جہانزیب امتیاز گِل، جناب ٹائم ختم ہو جائے گا۔

جناب چیئرمین، ٹائم بڑھا دیں گے ۔ آپ تشریف رکھیں۔ 229 جناب آفتاب احمد خان' جناب سمیع اللہ خان' راجہ ریاض احمد۔

سرکاری میڈیکل کالجز میں سیلف فنانس سکیم کے تحت کثیر فیسوں کی وصولی

رانا آفتاب احمد خان، شکریہ جناب چیئرمین! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلے کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کی جائے مسئلہ یہ ہے کہ پنجاب کے تمام سرکاری میڈیکل کالجز میں میرٹ کی بنیاد پر سیلف فنانس پر 350 نشستیں مخصوص ہیں۔ اس کے لئے داخلے کے وقت ہر امیدوار سے دس لاکھ روپے بطور بنک گارنٹی اور ہر سال باقاعدہ واجبات کے علاوہ اڑھائی لاکھ روپے پانچ سالہ کورس کی مدت کے لئے کل ساڑھے بارہ لاکھ روپے مقرر کئے گئے ہیں۔ گورنمنٹ کے کسی بھی ادارے میں سیلف فنانس داخلہ کے واجبات کورس کی کل مدت کے لئے اڑھائی لاکھ روپے سے زیادہ نہ ہیں بلکہ غیر سرکاری میڈیکل کالجز کے واجبات بھی گورنمنٹ میڈیکل کالجز کے سیلف فنانس سے کم ہیں جس کی وجہ سے غریب اور مستحق طلباء میرٹ پر آنے کے باوجود اس قدر رقم ادا نہ کر سکنے کی بناء پر داخلہ سے محروم ہیں اور اس قدر زیادہ واجبات کی وجہ سے سیلف فنانس کی 350 نشستوں میں سے اب تک صرف 150 نشستوں پر داخلہ ہو سکا ہے۔ گورنمنٹ کی اس پالیسی کی وجہ سے غیر سرکاری میڈیکل کالجز کی حوصلہ افزائی ہو رہی ہے۔ گورنمنٹ کے دس لاکھ روپے بنک گارنٹی اور واجبات ساڑھے بارہ لاکھ روپے سے کم کرکے دیگر سرکاری اداروں کی طرح نہ کرنے کی وجہ سے صوبہ بھر کے عوام خاص طور پر طلباء برادری میں شدید اضطراب اور غصہ پایا جاتا ہے۔ لہذا استدعا ہے کہ میری اس تحریک کو باضابطہ قرار

دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب چیئرمین: اجلاس کا وقت ساڑھے آٹھ بجے تک کے لئے بڑھایا جاتا ہے۔ وزیر صحت!

وزیر صحت: جناب والا! طلباء اور ان کے والدین کی مشکلات کو مد نظر رکھتے ہوئے حکومت پنجاب پہلے ہی بنک گارنٹی کی شرط ختم کر چکی ہے۔بحوالہ چٹھی نمبر 882-2003' dated 9-3-03 کاپی لف ہے۔ لہذا سیلف فنانس پر امیدوار طلباء صرف سالانہ فیس کی رقم بطور ایڈوانس جمع کروانے کے پابند ہوں گے۔ مزید برآں سرکاری میڈیکل کالجوں میں فیس کی شرح تسلیم شدہ پرائیویٹ میڈیکل کالجوں کے مقابلے میں بہت زیادہ نہیں ہے بلکہ سرکاری میڈیکل کالجوں میں موجود بہتر تدریسی' طبی اور لیبارٹری سہولیات کے پیش نظر میڈیکل سٹوڈنٹس سرکاری میڈیکل کالجوں کے سیلف فنانس پروگراموں میں داخلے کو ترجیح دیتے ہیں۔ تازہ ترین صورتحال کے مطابق ایڈمشن بورڈ سیلف فنانس کی تمام سیٹوں پر داخلے کے لئے نامزدگی مکمل کر چکا ہے۔ لہذا یہ تاثر درست نہ ہے کہ واجبات کی شرح کی وجہ سے داخلے مکمل نہیں ہو سکے۔ اندریں حالات میڈیکل کالجوں میں معمول کے مطابق تدریسی سرگرمیاں جاری ہیں۔

رانا آفتاب احمد خان: جناب والا! یہ انہوں نے خود یہاں پر admit کیا ہے کہ گورنمنٹ کالجوں میں بہتر سہولیات حاصل ہوتی ہیں۔میں اس پر کوئی comments نہیں کرنا چاہتا۔مسئلہ یہ ہے کہ ہمیشہ سے جو گورنمنٹ کالجز ہوتے تھے ان میں فیس بڑی nominal ہوتی تھی۔ آپ کو یاد ہوگا کہ جب آپ پڑھتے ہوں گے تو 9 روپے یا 10 روپے گورنمنٹ کالج کی فیس ہوتی تھی۔ جب آپ تعلیم کو commercial کریں گے تو اس کے نتائج اچھے نہیں ہوں گے۔ آپ دیکھیں کہ ایک بچے کے qualify کرنے کے بعد اڑھائی لاکھ روپے فیس بہت زیادہ ہے۔ کیا اس کو کم کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں؛ ٹھیک ہے پرائیویٹ کالجوں کا معیار اس طرح نہیں ہوگا مگر گورنمنٹ کا صحت اور تعلیم کو encourage کرنے کا پروگرام ہے اس کے مطابق یہ فیس کم کیوں نہیں کر رہے؟

جناب چیئرمین: وزیر صحت!

وزیر صحت: جناب والا! ہمارے پاس تقریباً 1500 طالب علم ہر سال ریگولر بنیادوں پر میرٹ پر داخل ہوتے ہیں اور وہ فیس تقریباً دس پندرہ ہزار روپے سے زیادہ نہ ہے۔ اور یہ عوام کو سہولت دینے کے لئے

ہے کیونکہ پرائیویٹ کالجوں کی mushrooming ہو رہی تھی پورے پنجاب میں بلکہ پورے پاکستان میں mushrooming ہو رہی تھی۔ اس کو روکنے کا ایک طریقہ یہ تھا چونکہ ہمارے کالجوں میں جو بیس بیس، پچیس پچیس سیٹوں کی گنجائش تھی تو حکومت نے یہ فیصلہ کیا کہ ان بچوں کو بہتر standard of education دینے کے لئے کہ وہ پرائیویٹ سیکٹر سے کم فیس پر اور یہ جو سیلف فنانس اڑھائی لاکھ والی فیس ہے آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ یہ کسی بھی پرائیویٹ میڈیکل کالج سے قدرے کم ہے۔ پرائیویٹ کالجوں میں فیس کا معیار اڑھائی لاکھ سے کہیں زیادہ ہے۔ وہاں پر تین لاکھ سے ساڑھے تین لاکھ روپے تک فیس لی جاتی ہے۔ کراچی میں آغا خان میڈیکل کالج ہے اس کی فیس ہمارے کنگ ایڈورڈ میڈیکل کالج سے لاکھ ڈیڑھ لاکھ روپے زیادہ ہے۔ آپ کنگ ایڈورڈ میڈیکل کالج کی تاریخ بھی دیکھ لیجئے اور کسی بھی پرائیویٹ میڈیکل کالج کی تاریخ بھی دیکھ لیجئے۔ اگر ہم سیلف فنانس پر اس طرح بچوں کو کچھ ریلیف دے سکتے ہیں ---

جناب چیئرمین، دیہات والوں کے لئے بھی کوئی کوٹا رکھا ہے یا نہیں کیونکہ شہر والوں کے پاس تو اتنے پیسے موجود ہیں دیہاتی عوام کے لئے آپ کوئی فیس کم کرنا چاہتے ہیں؟ ان لوگوں کے لئے کوئی کوٹا رکھنا چاہتے ہیں تاکہ وہ ڈاکٹر بننے کے بعد گاؤں میں جا کر غریب لوگوں کا علاج بھی کر سکیں؟

وزیر صحت، جناب والا! اگر پاکستان کے میڈیکل کالجز کا سٹینڈرڈ کسی بھی انٹرنیشنل ملک سے انگلینڈ سے یا امریکہ سے کریں تو ہمارا بچہ ان کے مقابلے میں جو ماہانہ فیس دیتا ہے۔

جناب چیئرمین، یہ غریب ملک ہے یہاں پر غریب لوگوں کی بات ہو رہی ہے۔ آپ امریکہ برطانیہ سے ان کا موازنہ نہ کریں۔ یہیں غریب ملک میں رہیں۔

وزیر صحت، نہیں میں صرف compare کر رہا ہوں۔ ہماری فیس کوئی سات سو روپے مہینہ بنتی ہے۔

جناب چیئرمین، یہ ایک غریب ملک ہے ان کی آپ مجبوری بھی تو دیکھیں۔ اس کے حساب سے چلیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت، جناب والا! مجھے بھی بات کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب چیئرمین، محترمہ صحت کی پارلیمانی سیکرٹری ہیں دیکھتے ہیں ان کا کیا نقطہ نظر ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت ،جناب والا! میں یہ وضاحت کرنا چاہتی ہوں کہ جو لائق طلباء ہیں وہ open merit پر آتے ہیں ان کی فیس کم ہے۔ سیلف فنانس میں وہ بچے آتے ہیں جو compete نہیں کر سکتے وہ سیلف فنانس میں apply کرتے ہیں۔ اس کے علاوہ یہ overseas کے لئے بھی ہے اور وہ afford کر سکتے ہیں۔

رانا آفتاب احمد خان ، جناب چیئرمین! آپ نے بڑا rightly point out کیا ہے جیسے آپ دیکھیں کہ جنوبی پنجاب میں محرومیاں ہیں۔ جو لوگ دور دراز یا under developing areas سے آتے ہیں اگر ان کا میرٹ تھوڑا سا کم بھی ہوتا ہے تو انہیں آپ کیا relief دے سکتے ہیں؟

جناب چیئرمین، وزیر صاحب خود تو ایسا نہیں کر سکتے اس حوالے سے یہ وزیر اعلیٰ سے بات کریں گے۔ جی' ملک صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے پارلیمانی امور، جناب چیئرمین! گزارش یہ ہے کہ ان ساری تحاریک التوائے کار کے حوالے سے یہ جو debate سامنے آئی ہے۔ یہاں پر 2 set of standards نظر آ رہے ہیں۔ پہلا گورنمنٹ میڈیکل کالجز میں میڈیکل سٹوڈنٹس کے داخلے کے متعلق سیلف فنانس سکیم کے حوالے سے اور دوسرا یہ کہ آنرایبل منسٹر نے پرائیویٹ انسٹیٹیوٹ کے بورڈ آف ایڈمشن کے حوالے سے بھی بات کی ہے تو بورڈ آف ایگزامینیشن جب امتحان لیتے ہیں تو کیا وہ اس چیز کو ensure کرتے ہیں کہ جو سٹوڈنٹس وہاں سے پاس کریں گے ان کے لئے open gate opportunity وہاں پر موجود ہے۔

جناب! پہلا سوال تو ہمارا یہ آتا ہے کہ اگر ہم نے اس debate کو continue کرنا ہے کہ اگر سیلف فنانس سکیم اور اس وقت لاہور کے اندر prominent پرائیویٹ میڈیکل کالجز کو ابھی تک باہر کے امتحانات میں appear ہونے کی اجازت نہیں ہے۔ یہاں پر جتنے ڈاکٹر صاحبان بیٹھے ہوں گے They must be knowing it. کہ جو پرائیویٹ انسٹیٹیوٹ کو سالانہ 12 سے 14 لاکھ روپیہ ادا کرتے ہیں تو آپ ان کو باہر professional examinations کے لئے بھجوا ہی نہیں سکتے اور وہ گورنمنٹ کی ریگولیٹری باڈی کے ذریعے conduct ہو رہا ہے جو کہ یونیورسٹی آف ہیلتھ سائنسز کے ذریعے ایگزامینیشن لیتے ہیں۔ اس وقت rightly more than 370 students are being penalised انہوں نے امتحان دے دیا

ہے اور پاس کر لیا ہے لیکن ابھی تک P.M.D.C سے recognize نہیں ہیں۔

جناب چیئرمین، جی، عمران مسعود صاحب!

وزیر تعلیم، جناب چیئرمین! میں انہیں تھوڑا سا ان کی understanding کے لئے بتا دوں۔ سیلف فنانس سکیم کے concept کو سمجھنا پڑے گا۔ یہ ہمارے محکمہ تعلیم میں بھی ہے۔ ایک تو ریگولر ایڈمشن سسٹم ہے۔ یہ سیلف فنانس سکیم کا سسٹم ریگولر سے مختلف ہے۔ 1970 میں یہ سیٹیں create کی گئی تھیں۔ اگر ہمارا پاکستانی سٹوڈنٹ باہر جا کر پڑھے تو وہ ایک different fee دیتا ہے اسے لوکل کیٹیگری میں نہیں رکھتے۔ ایک زمانے میں یہاں پر سعودی عرب، سری لنکا اور دیگر سعودی سٹیٹس سے سٹوڈنٹس آتے تھے۔ ان کے لئے ایک different scheme رکھی گئی تھی جس کا نام سیلف فنانس سکیم تھا۔ سیلف فنانس سکیم پر بھی میرٹ پر ایڈمشن ہوتے ہیں اور بڑی مشکل سے ہوتے ہیں۔ جو بات ملک محمد احمد صاحب نے یونیورسٹی آف ہیلتھ سائنسز کے حوالے سے کی وہ ایک different issue ہے تو میں آنرایبل ممبر سے یہ مودبانہ گزارش کروں گا کہ سیلف فنانس سکیم میرٹ کو بالکل disturb نہیں کرتی۔ یہ ان سٹوڈنٹس کی ایک ایڈیشنل سپورٹ ہے جو financially strong ہیں لیکن کالج کا سرکاری میرٹ بھی وہیں پر بدستور رہتا ہے اور سرکاری میڈیکل کالج کی فیس پرائیویٹ کالج سے بہت کم ہے۔

رانا آفتاب احمد خان، جناب سپیکر! آپ وزیر تعلیم صاحب کی گفتگو سن لیں کہ ایک غریب آدمی کے بچے کے بھی اتنے ہی نمبر ہیں But he cannot financially afford it. یہ اسے deprive کر رہے ہیں۔ یہی کہہ رہے ہیں کہ اگر کوئی بچہ under developing area کا ہے یا ڈی۔جی۔خان، راجن پور کا ہے اس کے نمبر ایک سرمایہ دار کے نمبروں جتنے ہیں تو وہ تو deprive ہو جائے گا۔ So, you are commercializing the education. آپ میرٹ کی ٹھیک بات کر رہے ہوں گے مگر اس میں یہ ہے کہ جیسے احمد خان نے کہا کہ پرائیویٹ کالجز بن تو گئے ہیں یونیورسٹی آف ہیلتھ سائنسز But they are not recognized. وہ پڑھنے کے بعد پھر فارغ ہیں تو under developing areas جو ہیں وہ afford نہیں کر سکتے لہذا ان کے لئے سیٹیں رکھیں۔

جناب چیئرمین، میری خود ذاتی رائے یہ ہے کہ یہ جو میرٹ سسٹم چلا رہے ہیں یہ دیہاتوں کا علیحدہ ہونا چاہئے کہ ٹاٹ پر بیٹھنے والا بچہ کبھی بھی شہر کے بچے کا مقابلہ نہیں کر سکتا۔ ہمارے بچے ایچی سن میں پڑھتے ہیں تو شیخوپورہ کے بچے ان کا مقابلہ نہیں کر سکتے۔ یہ غریب عوام کے ساتھ زیادتی ہے۔ یہ تحریک disposed of کی جاتی ہے۔ (قطع کلامیاں) اس کے بعد تحریک نمبر 231 رانا آفتاب خان صاحب کی ہے۔

وزیر تعلیم، جناب چیئرمین! شکریہ۔ آپ نے یہ تحریک disposed of کر دی۔

شاہ عالم مارکیٹ میں غیر قانونی تعمیرات میں ایل۔ڈی۔اے کے افسران کی بدعنوانی

رانا آفتاب احمد خان، میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلے کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ لاہور شاہ عالم مارکیٹ کے علاقہ میں ایل۔ڈی۔اے کے افسران کی ملی بھگت اور بائی لاز کے خلاف بننے والے پلازوں اور بلند و بالا بلڈنگوں کی بھرمار سے جہاں اس اہم ایریا میں ٹریفک کا مسئلہ سنگین صورتحال اختیار کر چکا ہے وہاں سرکاری خزانے میں جانے والا کروڑوں کا ریونیو افسران کی جیبوں میں جا رہا ہے۔ شاہ عالم مارکیٹ میں ہر دوسرا دکاندار اپنی دکانوں کو گرا کر پلازہ بنا رہا ہے جس کی وجہ سے شاہ عالم مارکیٹ کا علاقہ ایل۔ڈی۔اے افسران کے لئے سونے کی کان بن چکا ہے اور اس علاقے میں تعیناتی کے لئے بڑی بڑی سفارشیں اور پیسے کی چمک سے کام لیا جا رہا ہے۔ یہ امر انتہائی افسوسناک ہے کہ متذکرہ تمام حالات کی خبر ہونے پر ڈی۔جی' ایل۔ڈی۔اے نے چیف میٹروپولیٹن پلانر خواجہ شوکت جمال کو انکوائری کا حکم دیا' جنہوں نے انکوائری ڈائریکٹر کمرشلائزیشن کے سپرد کر دی۔ انہوں نے آگے ڈائریکٹر ٹاؤن پلاننگ ملک اعجاز کو رپورٹ کا حکم دیا جنہوں نے انکوائری سروے انہی افسران سے کروا کر جو خود ان بائی لاز کے خلاف بننے والے غیر قانونی پلازے اور بلڈنگز بنانے میں ملوث رہے ہیں' جنہوں نے کروڑوں روپے کے ہضم کئے ہیں' انکوائریوں کا رخ شاہ عالم ماسٹر پلان کی طرف موڑ دیا ہے اور بڑی خوبصورتی سے بچنے میں کامیاب ہو گئے ہیں اور شاہ عالم مارکیٹ میں غیر قانونی پلازوں کی تعمیر اسی طرح جاری ہے جیسے پہلے جاری تھی۔

کسی بھی پلازے کے مالک سے نہ تو نقشہ طلب کیا گیا ہے نہ ہی ان سے غیر قانونی بلند و بالا عمارتیں بنانے کے بارے میں کوئی باز پُرس کی گئی ہے جو ایل۔ڈی۔اے کمپلیکس کے افسران کی ملی بھگت کا منہ بولتا ثبوت ہے جس سے صوبہ بھر کے عوام میں بے چینی اور اضطراب پایا جاتا ہے لہذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب چیئرمین، وزیر ہاؤسنگ!

وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی : شکریہ۔ جناب چیئرمین! یہاں پر شاہ عالم مارکیٹ کے کنٹرول کے بارے میں جو ذکر کیا گیا ہے۔ یہ بالکل درست ہے کہ یہ ایل۔ڈی۔اے کے کنٹرول میں ہے مگر میں یہاں پر فاضل رکن کی information میں اضافہ کے لئے کچھ عرض کروں گا کہ یہاں پر ایل۔ڈی۔اے کے بائی لاز کے مطابق کمرشل سکیم میں ہر بلڈنگ کے سامنے پارکنگ چھوڑنا ضروری نہیں ہے لہذا پارکنگ کے مسئلے کا حل یہ اختیار کیا ہے کہ ہم نے وہاں پر ڈی پوائنٹ پارکنگ پلازہ تعمیر کرنے کا حکم جاری فرما دیا ہے اور اس پر تعمیر جاری ہے اور وہ انشاء اللہ تعالیٰ وہاں پر ڈی پوائنٹ پارکنگ پلازہ بنے گا۔ جہاں تک شاہ عالم مارکیٹ لاہور میں زیر تعمیر پلازوں کے خلاف اور تجاوزات کے خلاف کارروائی کرنے کے لئے مورخہ 04/04/2004 کو بوقت صبح 6 بجے کارروائی عمل میں لاتے ہوئے چوک پری محل اور سوہا بازار تک تمام تجاوزات بشمول تھڑے، کھوکھے، جنگلے وغیرہ جہاں تک ان کا سوال ہے ان کی encroachment ایک دفعہ ختم کر دی گئی ہے۔

جناب والا! یہاں پر دوسری بات پیرا نمبر 2 سے متعلق ہے وہ اس سلسلے میں انکوائری رپورٹ مکمل کرنے کے بعد اعلیٰ حکام تک پہنچ چکی ہے جو میرے علم میں بھی ہے۔ اس کارروائی کے بعد دو متعلقہ افسر جو انسپکٹرز ہیں انہیں ہم نے معطل بھی کر دیا ہے۔

جناب چیئرمین، آپ نے کتنے بندے معطل کئے ہیں؟ اس کی تفصیل ایوان میں پیش کر سکتے ہیں؟

وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی : جناب چیئرمین! دو انسپکٹر ہیں ایک کا نام فیاض ظہور ہے اور ایک کا نام عامر رشید ہے۔ ان دونوں کو ہم نے اسی تحریک التوائے کار کے تحت معطل کیا ہے۔ یہاں پر ایک اور بات کی گئی ہے کہ وہاں پر ابھی بھی غیر قانونی تعمیر جاری ہے۔ اس کے لئے میں کچھ بات کرنا چاہوں گا وہ

یہ ہے کہ یہاں پر کچھ ایسے پلازے ہیں جن کے پاس تعمیر کا permission لیٹر ہے۔

جناب سپیکر! ٹوٹل سات پلازوں کی تعمیر اس وقت جاری ہے جن میں سے دو کے پاس permission لیٹر ہے اور باقی پانچ کے پاس نہیں ہے۔ اختیارات ہونے کے باوجود اگر وہ عدالتوں سے رجوع کرکے وہاں سے stay order لے آئیں تو تھوڑے سے ہمارے بھی اختیارات محدود ہو جاتے ہیں اس کو دیکھتے ہوئے اس لئے جو پانچ غیر قانونی پلازے اس وقت وہاں پر بن رہے ہیں۔ یہ حقیقت ہے کہ وہاں پر اس طرح کی بات ہو رہی ہے۔ اس کے لئے ہم نے ان کے خلاف ایف۔ آئی۔ آر lodge کر دی ہے، جنھوں نے وہاں پر پلازوں کی تعمیر شروع کی ہوئی ہے۔

جناب چیئرمین، کیا اس میں صرف دو انسپکٹر ہی involve تھے یا کوئی اور بھی تھا۔ صرف اکیلے انسپکٹر یہ کام نہیں کروا سکتے اور بھی کوئی اس میں شامل ہو گا۔ اکیلے انسپکٹر ہی ذمہ دار نہیں ان کے آفیسرز بھی ذمہ دار ہوں گے۔

وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی، جناب سپیکر! اس میں، میں صرف یہی گزارش کروں گا کہ اس معاملے کو ہم نے take up کیا ہے اور آج صبح ہی میں نے ایک اعلیٰ سطحی اجلاس میں سارے متعلقہ افسران کو بلایا۔ اس جواب کو بنانے سے پہلے میں نے ان کا word of honour لیا کہ میں جو بات on the floor of the House کروں گا تو اس کے پیچھے جو حقیقت ہے اس سے مجھے آگاہ کیا جائے اس لئے میں نہیں چاہوں گا کہ یہاں پر ایسی کوئی بات میرے منہ سے آئے جو غلط ہو کیونکہ میں اس کو اپنی ذمہ داری سمجھتا ہوں اور اس مسئلے کے لئے میں نے کمیٹی میں سیکرٹری صاحب کو احکامات جاری کئے ہیں کہ اس کے لئے ایک انکوائری سیل بنایا جائے اور اس مسئلے کو سنجیدگی سے لیا جائے۔ اگر یہ کام ہو رہا ہے تو ایک پلازہ بننے میں کافی ٹائم لگ جاتا ہے اس لئے ہم نے کہا ہے کہ اگر یہ بن رہے ہیں تو اس کو اس وقت چیک کیوں کیا جاتا ہے جب ہمارے نوٹس میں بات لائی جاتی ہے۔ اس وقت وہ افسران کہاں پر موجود ہوتے ہیں جب وہاں پر پلازہ بن رہا ہوتا ہے؛ لہذا اس سلسلے میں ہم نے اس معاملے کو سنجیدگی سے take up کیا ہے اور میں اپنے فاضل رکن سے چاہوں گا کہ آگے اس طرح کی اور نشاندہی بھی کریں جو ان سات پلازوں سے ہٹ کر ہے تو براہ کرم میرے دفتر میں تشریف لائیں۔ اس مسئلے کا حل ہم اکٹھے بیٹھ کر نکالیں گے۔

جناب چیئرمین، جی' رانا آفتاب صاحب!

رانا آفتاب احمد خان ، جناب چیئرمین! وزیر موصوف نے خود تسلیم کیا ہے۔ محکمہ ان کا ہے' محکمہ میرا نہیں ہے۔ ہم نے تو ان کے محکمے کی کارکردگی بتائی ہے کہ ان کو اپنے محکمے کا علم نہیں ہے۔ آپ خود جانتے ہیں کہ کسی بھی شہر میں نقشوں کے بغیر کوئی بلڈنگ بننے نہیں دیتے حتیٰ کہ بجری پھینکنے پر بھی ٹکٹ لینا پڑتی ہے۔ This shows the inefficiency یہ بات انسپکٹر پر ختم نہیں ہوتی۔ ایل۔ڈی۔اے کے پاس ایک لیگل ونگ ہے۔ یہ لاکھوں کروڑوں روپے فیسیں دیتے ہیں۔ اگر انھوں نے کوئی stay لیا ہے تو کوئی ایسی عدالت نہیں ہے جو illegal construction کو legal کر دے۔ آپ کوئی construction شروع نہیں کر سکتے until unless the plan is approved انھوں نے خود تسلیم کیا ہے کہ یہ پانچ پلازے ہیں۔ اس پر یہ بتائیں کہ انھوں نے vacation of stay کے لئے کیا اقدامات کئے ہیں۔

وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی، جناب سپیکر! میں پہلے بھی گزارش کر چکا ہوں۔

جناب چیئرمین، وہ مزید کارروائی کریں گے کیونکہ جتنا ان کا اختیار ہے وہ اسے استعمال کریں گے۔

رانا آفتاب احمد خان ، ہم نے پوائنٹ آؤٹ کر دیا ہے اور میں آپ کے علم میں اضافہ کر رہا ہوں کہ جس کے پاس پیسا ہے اس کے لئے کوئی قانون نہیں ہے۔ وہ بنا لیتا ہے اور اس کو regularize کرتا رہتا ہے۔ اگر کوئی غریب آدمی ہے اور اس کا پانچ مرلے کا گھر ہے تو وہ اسے بننے نہیں دیتے۔ This shows desparity in our society

جناب چیئرمین، یہ مزید کارروائی کی تفصیل آپ کو مہیا کر دیں گے۔ یہ تحریک disposed of کی جاتی ہے۔

جناب جہانزیب امتیاز گل، جناب چیئرمین! میری تحریک التوائے کار نمبر 337 ہے۔

جناب چیئرمین، تحریک التوائے کار نمبر 337 کل پہلے نمبر پر آئے گی۔ اب تحریک التوائے کار کا وقت ختم ہوتا ہے۔ اب سرکاری کارروائی شروع ہوتی ہے۔

(اس مرحلہ پر جناب سپیکر کرسی صدارت پر متمکن ہوئے)

سرکاری کارروائی

مسودات قانون (جو ایوان میں پیش کئے گئے)

مسودہ قانون مفلس و نادار بچے، پنجاب مصدرہ 2004

جناب سپیکر، اب ہم سرکاری کارروائی شروع کرتے ہیں۔ جی، وزیر قانون!

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS: Sir, I introduce:

The Punjab Destitute and Neglected Children Bill 2004. (Bill No.15 of 2004).

MR SPEAKER: The Punjab Destitute and Neglected Children Bill 2004 (Bill No. 15 of 2004) has been introduced in the House under Rule 91(5) of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997 and is referred to the Standing Committee on Home Affairs for report within one month. Minister for law!

مسودہ قانون (ترمیم) سماجی خدمات بورڈ پنجاب مصدرہ 2004

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS: Sir, I introduce:

The Punjab Social Services Board (Amendment) Bill 2004. (Bill No.16 of 2004)

MR SPEAKER: The Punjab Social Services Board (Amendment) Bill 2004 (Bill No.16 of 2004) has been introduced in the House under Rule 91(5) of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997 and is referred to the Standing Committee on Social Welfare , Women Development and Bait-ul-Maal for report within one month. Minister for law!

مسودہ قانون (ترمیم) صوبائی موٹر گاڑیاں مصدرہ 2004

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS: Sir, I introduce:

The Provincial Motor Vehicles (Amendment) Bill 2004. (Bill No.17 of 2004)

MR SPEAKER: The Provincial Motor Vehicles (Amendment) Bill 2004. (Bill No.17 of 2004) has been introduced in the House under Rule 91(5) of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997 and is referred to the Standing Committee on Transport for report within one month. Minister for law!

مسودہ قانون انسٹیٹیوٹ برائے زبان، آرٹ و کلچر پنجاب مصدرہ 2004

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS: Sir, I introduce:

The Punjab Institute of Language, Art and Culture Bill 2004. (Bill No.18 of 2004).

MR SPEAKER: The Punjab Institute of Language, Art and Culture Bill 2004. (Bill No.18 of 2004) has been introduced in the House under Rule 91(5) of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997 and is referred to the Standing Committee on Information for report within one month. Minister for law!

مسودہ قانون (ترمیم) نیو مری ترقیاتی ادارہ مصدرہ 2004

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS: Sir, I introduce:
The New Murree Development Authority (Amendment) Bill 2004. (Bill No.19 of 2004).

MR SPEAKER: The New Murree Development Authority (Amendment) Bill 2004. (Bill No.19 of 2004) has been introduced in the House under Rule 91(5) of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997 and is referred to the Standing Committee on Tourism for report within one month.
Minister for law!

ہنگامی قانون (جو ایوان کی میز پر رکھا گیا)

ہنگامی قانون فارمین کرسچئین کالج لاہور مجریہ 2004

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS: Sir, I lay :

The Forman Christian College, Lahore Ordinance 2004 (Ordinance No. 1 of 2004).

MR SPEAKER: The Forman Christian College, Lahore Ordinance 2004 (Ordinance No. 1 of 2004) has been laid on the table of the House. It is deemed to be a Bill introduced in the House under Rule 91(6) of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997 and is referred to the Standing Committee on Education for report within one month.

مسودہ قانون (جو زیر غور لایا گیا)

مسودہ قانون پنجاب ایجوکیشن فاؤنڈیشن مصدرہ 2003

(---بحث جاری)

MR SPEAKER: Next we take up and resume consideration of the Punjab Education Foundation Bill, 2003. Clause 6 of the Bill is under consideration. There are four amendments in it. The first amendment is from Mr Aftab Ahmad Khan, Mr Sami Ullah Khan, Raja Muhammad Shafqat Khan Abbasi, Ch Muhammad Ashraf Kamboh, Mr Ali Hassan Raza Qazi, Ch Ijaz Ahmad Samma, Malik Asghar Ali Qaiser, Ch Zahid Pervaiz, Dr Asad Ashraf, Ms Uzma Zahid Bokhari, Rana Tajammal Hussain, Syed Hassan Murtaza, Sheikh Ijaz Ahmad and Mr Tahir Akhtar Malik. Mr Aftab Ahmad Khan may move it.

وزیر قانون و پارلیمانی امور ، جناب سپیکر! میں گزارش یہ کرنا چاہوں گا کہ آج صبح بزنس ایڈوائزری کمیٹی کی میٹنگ میں، میں نے لیڈر آف اپوزیشن اور تمام پارلیمانی پارٹیوں کے سربراہان کی خدمت میں گزارش کی تھی کہ جس طرح پچھلے اجلاس میں اسی بل پر بات کرتے ہوئے ہم نے یہ طے کیا تھا کہ آئندہ کے لئے اپوزیشن کی ترامیم کو زیر غور لانے کے لئے ہم اجلاس سے پہلے اس پر بات کر لیا کریں گے and we try our best to accommodate Opposition جو بھی ان کی ترامیم ہوں گی ہم انشاء اللہ تعالیٰ ان کو accommodate کرنے کی پوری کوشش کریں گے۔ اسی کے پیش نظر جیسا کہ آپ کے نوٹس میں ہے کہ جو کل بل لایا جا رہا ہے اس میں ہم نے اپوزیشن کے لیڈر صاحبان سے یہ گزارش کی ہے کہ قبل از وقت میں بھی موجود ہوں گا اور وزیر تعلیم بھی ہوں گے تو ہم ترامیم پر بات کر لیں گے۔ انشاء اللہ تعالیٰ ان میں سے جو بھی ترامیم ہم consensus کے ساتھ take up کرنا چاہیں گے وہ آپس میں بات کر کے کر لیں گے۔ اس کے متعلق میں نے ان سے درخواست کی تھی اور انھوں نے مہربانی فرمائی تھی اور کہا تھا کہ اس ایجوکیشن فاؤنڈیشن بل پر جو ترامیم ہیں وہ take up نہیں کریں

گے۔ لہذا میں آپ سے گزارش کروں گا کہ ترامیم کے بغیر اس کو take up کیا جائے۔

جناب سپیکر، رانا صاحب ٹھیک ہے؟

رانا آفتاب احمد خان، جناب سپیکر! اس میں تھوڑا سا یہ ہے کہ وزیر تعلیم صاحب بیٹھے ہیں اور انہوں نے ایک statement دی ہے جس میں انہوں نے خود کہا تھا کہ The Punjab Education Foundation had remained below part during the previous years. اور جو irregularities وغیرہ تھیں، کورٹ آرڈرز تھے اور unlawful acts تھے انہوں نے بطور وزیر اس پر کوئی ایکشن نہیں لیا تھا۔ کیونکہ یہ repeal ہو جائے گا اور سارا نیا آجائے گا۔ جو پرانے unlawful acts تھے اس پر اب تک کیا کارروائی کی ہے؟ کیونکہ پہلا تو اب تک operative ہے تو What is plan for that.

جناب سپیکر، جی، منسٹر ایجوکیشن!

وزیر تعلیم، جناب سپیکر! ایک ایجوکیشن پالیسی جو ہم نے بنائی اس میں بہت بڑا focus یہ تھا کہ پبلک پرائیویٹ پارٹنر شپ کے ذریعے ہم نے ایجوکیشن فاؤنڈیشن بل لیا ہے کر آنا ہے۔ اس کی effective working کے لئے ہم نے re-structuring propose کی اور رانا صاحب صحیح فرما رہے ہیں کہ اتنی اچھی performance نہیں رہی۔ اس فاؤنڈیشن کا اصل مقصد یہ تھا کہ ایسے سیکٹر کو پروموٹ کیا جائے کہ پرائیویٹ سیکٹر میں جو لوگ pro poor schools کھولنا چاہتے ہیں ان کو loans کے ذریعے، گرانٹس کے ذریعے پیسے دیئے جائیں تاکہ سکولز کھولیں اور شرح خواندگی میں اضافہ ہو۔ Somehow or the other اتنی بہتر performance اس لئے نہیں رہی کہ ان کو اتنی زیادہ annual grants نہیں مل سکتی اور وہ اپنے ہی ایک بجٹ میں رہ کر یہ فاؤنڈیشن کام کرتی رہی اور جب 1990 میں یہ بل پاس ہوا اور ایک kitty money جب ان کو ملی تو اسی کے interest سے یہ سارا معاملہ آگے چلتا رہا لیکن اب اس حکومت کا بہت بڑا focus ہے اس لئے ہم re-structuring لے کر آئے۔ جہاں تک irregularities اور unlawful acts کی بات رہی وہ معاملہ sub-judice ہے۔ ایک دو complainants جو stake holders تھے وہ کورٹ میں گئے ہوئے تھے وہ اپنا حق کورٹ کے ذریعے لینا چاہتے تھے۔ ہائیکورٹ نے clear cut ایک ہدایت فاؤنڈیشن کو دے رکھی ہے اس میں، میں نے بھی فاؤنڈیشن کو یہی کہا ہے کہ in the

light of the High Court order اس کو implement ہونا چاہئے۔ اب وہ matter فاؤنڈیشن کے پاس ہے اور فاؤنڈیشن نے اس کا ایک decision لینا ہے۔ اس اثناء میں یہ بل بھی in process تھا اور اس کی re-structuring ہو رہی ہے۔ لیکن ایک بات یہی دیکھنے کو مل رہی ہے کہ جو لیگل حق کسی بھی claimant کا بنتا ہے وہ میرا خیال ہے کہ وہ حق اسے ملے گا۔ چاہے یہ re-structure فاؤنڈیشن ہو یا نہ ہو۔ شکریہ

رانا آفتاب احمد خان، جناب سپیکر! جب یہ sort of نیا آ جائے گا تو اس کو indemnity دے دیں گے۔ یہ ایجوکیشن فاؤنڈیشن تھا بہت بڑا مافیا تھا۔ آپ دیکھیں کہ دس لاکھ روپیہ ان کی مہینے کی آمدن تھی وہاں پر بیٹھے ہیں۔ وجہ یہ ہے کہ آپ دیکھیں کہ اس ادارے میں آپ نے پبلک representatives کو out کر دیا ہے حتیٰ کہ اب منسٹر بھی out ہے۔ What is this private public share. یہ تو گورنمنٹ کا پیسا جا رہا ہے' پرائیویٹ تو آنا ہی کوئی نہیں ہے جس نے قطیں لے کر آنا ہے تو Nobody is coming up with that تو اس بورڈ کے ممبرز ایم۔ این۔ ایز اور ایم۔ پی۔ ایز جو مانیٹر کرتے تھے They are also out from that job now. اس میں یہ جتنے بھی unlawful acts ہیں یہ ان کو indemnity دے دیں گے He should give an assurance on the floor کہ جو بھی unlawful acts ہوئے' جو کئے ہیں جنہوں نے مثال کے طور پر ایک کنسلٹنٹ رکھ لیا ہے' پچاس ہزار روپے اس کی تنخواہ ہے without advertising, they should advertise properly کہ یہ ہم نے کنسلٹنٹ رکھنا ہے اور اس کی یہ qualification ہے۔ They should follow it. ویسے تو وزیر صاحب فارغ ہو جائیں گے اور ان کا کام صرف اس حد تک رہ جائے گا اس کے بعد That will be separate body اور اس کے بعد ہے کہ جو پیسا پنجاب حکومت دے گی مگر اب اس کا آڈٹ پیرا نئے سسٹم کی وجہ سے آپ کے پاس نہیں آئے گا۔ It is very strange. میں کہوں گا کہ اس پر ابھی ہی غور کر لیں' جلدی نہ کریں کہ کم از کم There must be some check of the member for the monitoring of its audit. اگر آپ یہ دو چیزیں نکال دیں گے تو They will be out. جیسے آپ کا لوکل گورنمنٹ سسٹم ہوا ہے۔ اگر میں نے غلط بات کہی ہے تو اس پر وزیر صاحب بتا دیں۔

جناب سپیکر، جی' منسٹر ایجوکیشن!

وزیر تعلیم، جناب سپیکر! جہاں تک اس کا کوئی legal aspect ہے تو میں سمجھتا ہوں کہ لاء منسٹر صاحب اس کو زیادہ بہتر انداز میں بتا سکیں گے لیکن جو بات انہوں نے کہی کہ اگر اس میں کوئی فنانشل کرپشن ہوئی ہے اور نئے re-structuring کے ذریعے شاید اس کی کوئی cognizance نہیں لی جا سکے گی۔ انشاء اللہ آئندہ جو بجٹ ہم پاس کریں گے every money is accountable اور اس کا ایک بہت بڑا فورم ہماری پبلک اکاؤنٹ کمیٹی ہے۔ پہلے P.A.C میں بھی بات ہوئی ہے۔ اگر کوئی irregularities ہمیں نظر آ رہی ہیں تو ہمارے پاس بے شمار ایسے فورمز ہیں۔ اب دیکھنا یہ ہے کہ جو کسی کے legal claims بنتے ہیں آیا وہ اس بل کے بننے کے بعد وہ claims وہاں رہیں گے کہ نہیں رہیں گے؟ یہ لاء کا ایک matter ہے تو میں یہ چاہوں گا کہ اگر آپ اپنی ہی کوئی رولنگ دے دیں یا ہمیں پابند کر دیں یا لاء منسٹر صاحب اس میں کوئی چیز add کر دیں کہ اگر کوئی unlawful acts ہوئے ہیں اور جو کوئی bungling ہوئی ہے یا irregularities ہوئی ہیں اس کے لئے اگر آپ کوئی سپیشل کمیٹی بنانا چاہیں یا آپ ہمیں پابند کریں یا matter پی۔اے۔سی کو دینا چاہیں تو مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے۔ میں خود چاہتا ہوں کہ ایک ایک دمڑی کا حساب ہونا چاہئے۔

جناب سپیکر، ہاؤس کا ٹائم مزید آدھ گھنٹے کے لئے بڑھایا جاتا ہے۔

رانا آفتاب احمد خان، منسٹر صاحب فرما رہے ہیں کہ جب یہ private press کو چلی جائے گی اس وقت اسمبلی میں نہیں آئے گی۔ یہ مجھے کسی legal expert سے پوچھ کر بتا دیں کیونکہ as it is P.A.C cannot take any action suo-moto. یہ بھی مجھے بتا دیں کہ P.A.C کیسے لے سکتی ہے؟ کیونکہ آپ کو جو business ریفر ہونا ہے وہ ہونا ہے۔ یہ ڈیڑھ سال سے زیادہ عرصہ ہو گیا ہے آپ مجھے یہ بتائیں کہ اس دوران irregularities کی وجہ سے جو پیسا استعمال نہیں ہوا ایک ارب 21 کروڑ روپیہ وہاں پر پڑا رہا ہے اس کا انہوں نے کیا کیا؟

جناب سپیکر، لاء منسٹر صاحب کچھ کہنا چاہیں گے؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور، جناب سپیکر! میری گزارش یہ ہے کہ جس طرح رانا آفتاب صاحب نے ابتدا میں فرمایا کہ ایجوکیشن منسٹر صاحب نے خود اس بات کو admit کیا تھا کہ جو ایجوکیشن فاؤنڈیشن اس سے

پہلے کام کر رہی تھی اس سے یہ مطمئن نہیں تھے اور ان کے نہ مطمئن ہونے کی وجہ سے ہی یہ نیا قانون لا رہے ہیں اور اس کے تحت جو سابقہ قانون میں خامیاں تھیں ان کو دور کیا گیا ہے۔ لیکن جہاں تک رانا صاحب کا یہ فرمانا کہ جو بے ضابطگیاں پہلے سے ہو چکی ہیں کیا اس کے آنے کے بعد منسٹر صاحب اس پر کوئی ایکشن لیں گے؟ تو میں سمجھتا ہوں کہ اگر کوئی بے ضابطگی کسی وقت بھی ہوئی ہو تو ایجوکیشن منسٹر صاحب کو اس میں کوئی عار نہیں ہو گا کہ ان کے خلاف کارروائی کریں۔ یہ انشاء اللہ تعالیٰ کارروائی کریں گے۔

جناب سپیکر، کارروائی کرنی چاہئے۔

رانا آفتاب احمد خان، جناب سپیکر! منسٹر صاحب کا رول ختم ہو جائے گا۔ اس سارے بل میں مجھے بتا دیں کہ منسٹر کا رول کیا ہے؟ یہ خود ہی بتا دیں کہ اس میں ان کا کوئی رول ہے؟ اگر ہے تو میں admit کروں گا۔ ان کا کوئی رول نہیں ہے۔ چیئرمین ایک پرائیویٹ آدمی آئے گا' آٹھ بیورو کریٹس آ جائیں گے' آٹھ پرائیویٹ ڈائریکٹرز آ جائیں گے۔ اس میں Minister is placed nowhere گورنمنٹ صرف پیسا دے دے گی۔ آپ ادھر سے پیسا بھیجیں گے وہ آپ کے پاس آ بھی نہیں سکے گا' اس کا کوئی آڈٹ بھی نہ ہوگا۔

وزیر تعلیم، جناب سپیکر! مجھے اس میں تھوڑا سا موقع دیں۔

جناب سپیکر، جی' فرمائیں۔

وزیر تعلیم، جناب سپیکر! اس میں بورڈ کی جو composition ہے وہ اس بل میں دی ہوئی ہے۔ ہم ایک سرکاری افسر کو M.D وہاں پر place کرتے ہیں' اس کی پوسٹنگ کرتے ہیں۔ ایم۔ڈی کی ابھی بھی پوزیشن موجود ہے۔ پہلے بورڈ کا چیئرمین وزیر تعلیم ہوتا تھا جس کو ہم نے ہٹا کر کہا کہ پرائیویٹ سیکٹر سے ہم بندہ لے آئیں گے۔ یہاں کوئی ایسا بندہ جو اس قابل ہو کہ وہ اس کو چلائے۔ اس بورڈ کی جو composition ہے ابھی بھی اس میں سیکرٹری فنانس' سیکرٹری ایجوکیشن اس کے بعد ہمارا ایم۔ڈی ایجوکیشن اور پھر ex-officio members ہوں گے اس کا ہرگز مقصد یہ نہیں ہے کہ شاید یہ ہمارے کوئی ambit سے باہر چلی جائے گی۔ ہم نے اس کو پیسا دینا ہے' ہم نے اس کو سالانہ بجٹ دینا ہے' ہم نے اس کی performance لینی ہے۔ اس کی فلاسفی کو سمجھنا پڑے گا یہ دو فاؤنڈیشن ہیلتھ فاؤنڈیشن اور ایجوکیشن فاؤنڈیشن 1990 میں بنی تھیں اور اس کے پیچھے spirit یہ تھی کہ ہم نے کوئی direct سرکاری

سکولوں کو پیسا نہیں دینا۔ ہم نے پرائیویٹ سیکٹر میں این۔جی۔اوز کو promote کرنا ہے' این۔جی۔اوز کے ذریعے ہم نے سکول کھلوانے ہیں۔ ایسے سکول جن میں کوئی فیس نہیں ہوگی' اگر ہوگی تو دس روپے یا بیس روپے ہوگی۔ ایسے لوگ جو 33 فیصد اپنی ایکوئی دے دیں ان کو ہم 33 فیصد loan دے دیں گے یا 33 فیصد گرانٹ دے دیں گے۔

جناب سپیکر! یہ تینوں components ابھی بھی اس میں شامل ہیں۔ ہمارا سابقہ بل جو تھا اس میں ہم صرف 33 فیصد گرانٹ دے سکتے تھے۔ اب ہم نے یہ کہا ہے کہ اس گرانٹ کو بڑھا دیں۔ ہو سکتا ہے کہ ہم اس کی capacity یا اس کی کارکردگی دیکھ کر اس کو 100 فیصد گرانٹ دے دیں یا 100 فیصد قرض دے دیں۔ یہاں پر یہ جو تاثر پیدا ہو رہا ہے کہ شاید یہ ہمارے اثر سے باہر ہو جائے یا حکومت کی grip نہیں رہے گی۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ حکومت کا ایک ایک پیسا accountable ہے اور اس کی accountability اس فاؤنڈیشن میں رہے گی۔ ہم نے صرف اس کو re-structure کر کے اس کی effectivity کو زیادہ تیز کرنا چاہا ہے۔

رانا آفتاب احمد خان، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر، میرے خیال میں اس پر کافی بات ہو چکی ہے۔

رانا آفتاب احمد خان، جناب سپیکر! آپ میری بات تو سنیں۔

جناب سپیکر، جب آپ نے پہلے ہی commitment کی ہوئی ہے تو پھر اس پر ---

رانا آفتاب احمد خان، جناب سپیکر! میں نے ان کو لوکل گورنمنٹ کا سیکشن 115 بھی جایا تھا اور یہ مجھے بتا دیں کہ اس کے آڈٹ paras پنجاب اسمبلی میں آ سکتے ہیں؟ on the floor of the House آپ وزیر صاحب کی کارکردگی دیکھ لیں میں آپ کو ان کے محکمہ کی illegal بات بتانے لگا ہوں کہ پنجاب میں اس وقت 364 پروفیسرز erratic پوسٹنگ پر ہیں۔ جغرافیہ کی جگہ فارسی کا لگا ہوا ہے' اکنامکس کی جگہ فارسی کا لگا ہوا ہے اور وزیر صاحب کو پتا نہیں ہے جبکہ ہم ان کو information دے رہے ہیں۔ آپ اس پر کیا ایکشن لے رہے ہیں؟ یہ ہمیشہ کہتے ہیں کہ ہم تعلیم دینا چاہتے ہیں مجھے یہ بتا دیں کہ یہ اپنے محکمے کی erratic posting کا کیا کر رہے ہیں کہ جہاں پر غلط پروفیسرز تعینات ہیں؟

جناب سپیکر: شکریہ

Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 6 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE - 7

MR SPEAKER: Now, Clause 7 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 7 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE - 8

MR SPEAKER: Now, Clause 8 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 8 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE - 9

MR SPEAKER: Now, Clause 9 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 9 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE - 10

MR SPEAKER: Now, Clause 10 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 10 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE - 11

MR SPEAKER: Now, Clause 11 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 11 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE - 12

MR SPEAKER: Now, Clause 12 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 12 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE - 13

MR SPEAKER: Now, Clause 13 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 13 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

سید احسان اللہ وقاص، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر، جی فرمائیں!

سید احسان اللہ وقاص، جناب سپیکر! میری گزارش یہ ہے کہ کلاز 13 کے بارے میں میری وزیر قانون سے بات ہوئی تھی انہوں نے ہماری amendment کے حوالے سے یقین دہانی کرائی تھی کہ ہم اس کو شامل کریں گے مگر آپ نے اس کو شامل نہیں کیا۔

جناب سپیکر، یہ بات تو طے ہوئی تھی کہ آپ اسے move نہیں کریں گے۔

سید احسان اللہ وقاص، ہم نے یہ amendment دی ہوئی ہے کہ اس کے رولز تین ماہ کے اندر اندر بنائے جائیں۔ وزیر صاحب کم از کم یہ یقین دہانی تو کروا دیں کہ رولز تین ماہ کے اندر بنا دیئے جائیں گے اور اسمبلی میں پیش کر دیں گے تو ہم اس کو press نہیں کریں گے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور، جناب سپیکر! گزارش یہ ہے کہ چونکہ ہماری بات ہو چکی ہے لیکن میں اپنے معزز رکن کی رائے کا احترام کرتا ہوں اور میں وزیر تعلیم سے گزارش کروں گا کہ جس طرح معزز رکن فرما رہے ہیں یہ پوری کوشش کریں کہ تین ماہ کے اندر اندر یہ رولز بنا دیں۔

CLAUSE - 14

MR SPEAKER: Now, Clause 14 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 14 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE - 15

MR SPEAKER: Now, Clause 15 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 15 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE - 16

MR SPEAKER: Now, Clause 16 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 16 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE - 2

MR SPEAKER: Now, Clause 2 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 2 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE - 1

MR SPEAKER: Now, Clause 1 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 1 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

PREAMBLE

MR SPEAKER: Now, the Preamble of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That the Preamble of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

LONG TITLE

MR SPEAKER: Now, the Long Title of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That the Long Title of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

MR SPEAKER: Minister for Law!

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS: Sir, I move:

"That the Punjab Education Foundation Bill 2003 be passed."

MR SPEAKER: The motion moved is:

"That the Punjab Education Foundation Bill 2003 be passed."

The motion moved and the question is:

"That the Punjab Education Foundation Bill 2003 be passed."

(The motion was carried.)

The Bill is passed.

جناب سپیکر: اجلاس کا وقت ختم ہوتا ہے لہذا اجلاس کی کارروائی کل مورخہ 27-مئی 2004 صبح 10 بجے تک کے لئے ملتوی کی جاتی ہے۔

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ 27-مئی 2004

1- سوالات (محکمہ تعلیم)

نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات

غیر نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات

2- توجہ دلاؤ نوٹس

3- سرکاری کارروائی

مسودہ قانون، گفٹ یونیورسٹی گوجرانوالہ مصدرہ 2004

(مسودہ قانون نمبر 4 بابت 2004)

صوبائی اسمبلی پنجاب

(چودھویں اسمبلی کا پندرھواں اجلاس)

جمعرات'27۔مئی 2004

(یوم الخمیس' 7۔ربیع الثانی 1425ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز' لاہور میں صبح 10 بج کر 30 منٹ پر زیر صدارت جناب سپیکر چودھری محمد افضل ساہی منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ قاری نور محمد نے پیش کیا۔

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِo

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ o

وَاعْبُدُوا اللّٰهَ وَلَا تُشْرِكُوْا
بِهٖ شَيْـًٔا وَّبِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا وَّبِذِي الْقُرْبٰى وَالْيَتٰمٰى وَ
الْمَسٰكِيْنِ وَالْجَارِ ذِي الْقُرْبٰى وَالْجَارِ الْجُنُبِ وَالصَّاحِبِ
بِالْجَنْۢبِ وَابْنِ السَّبِيْلِ ۙ وَمَا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ ۭ اِنَّ اللّٰهَ لَا
يُحِبُّ مَنْ كَانَ مُخْتَالًا فَخُوْرَا ۙ؀ سورۃ النساء آیت،36

اور اللہ ہی کی عبادت کرو اور اس کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ بناؤ اور ماں باپ اور قرابت والوں اور یتیموں اور محتاجوں اور رشتہ دار ہمسایوں اور اجنبی ہمسایوں اور رفقاء پہلو یعنی پاس بیٹھنے والوں اور مسافروں اور جو لوگ تمہارے قبضے میں ہوں سب کے ساتھ احسان کرو کہ اللہ احسان کرنے والوں کو دوست رکھتا ہے اور تکبر کرنے والے بڑائی مارنے والے کو دوست نہیں رکھتا o

وماعلینا الاالبلاغo

جناب سپیکر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ○ اب وقفہ سوالات شروع ہوتا ہے۔ آج کے ایجنڈے کے مطابق محکمہ تعلیم سے متعلق سوالات پوچھے جائیں گے اور ان کے جوابات دیئے جائیں گے۔

جناب ارشد محمود بگو: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جناب ارشد محمود بگو پوائنٹ آف آرڈر پر ہیں۔

جناب ارشد محمود بگو: جناب سپیکر! الحمد للہ ہم مسلمان ہیں اور حدیث رسول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے مطابق اگر دنیا کے کسی ملک میں، کسی خطے میں، کسی مسلمان کو، کسی انسان کو کوئی تکلیف پہنچتی ہے تو تمام مسلمان وہ تکلیف اپنے دل میں محسوس کرتے ہیں۔ یہ ایمان کا وہ مقام ہے جس کے متعلق حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پیشن گوئی کی ہے۔ میں لندن کے اخبار "گارڈین" ہندوستان اور پاکستان کے اخبارات میں چھپنے والے اس خط کو اس اسمبلی کے فورم پر پیش کرنا چاہتا ہوں جو ایک مظلوم مسلمان بیٹی نے اپنے مسلمان بھائیوں اور پوری انسانیت کے لئے جیل سے لکھا ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ ہم ان عراقیوں کے لئے کچھ نہیں کر سکتے لیکن ہمارے ایمان کی، ہمارے اس ایمان کی جس کا ہم دعویٰ کرتے ہیں، ٹوٹے ہوئے ایمان کی تھوڑی سی بچت پوری ہو جائے گی اگر ہم اس فورم پر ان امریکی درندوں کی مذمت کر دیں جو ہماری بیٹیوں کی، حوا کی بیٹیوں کی عصمتوں کو داغدار کر رہے ہیں۔

جناب سپیکر: اخبارات میں سب نے پڑھا ہے۔ اس معزز ایوان کے تمام دوست اخبار پڑھتے ہیں اور انہوں نے یہ خط پڑھا ہے۔

جناب ارشد محمود بگو: جناب والا! یہ فورم پنجاب کے لوگوں کی نمائندگی کرتا ہے۔

جناب سپیکر: آپ پھر ایسا کریں کہ لاءمنسٹر صاحب سے بات کر لیں اور پھر کوئی لائحہ عمل طے کر لیں اور اس کے مطابق کر لیں۔

جناب ارشد محمود بگو۔ جناب سپیکر! میری اس میں گزارش یہ ہے کہ دو منٹ میں یہ خط پڑھ دیا جائے گا۔

جناب سپیکر۔ بات یہ ہے کہ یہ سب نے پڑھا ہوا ہے کیونکہ اخبارات میں آیا ہے۔

جناب ارشد محمود بگو۔جناب سپیکر! میں نے تو جس سے بھی بات کی ہے یہ کسی نے اس sense میں نہیں پڑھا۔ میں اس کو اس اسمبلی میں پڑھ دیتا ہوں اور میں سمجھتا ہوں کہ ہمارا یہ امتحان ہے۔ آپ مجھے اجازت دیں اور وزیر قانون کو بھی اس پر اعتراض نہیں ہونا چاہئے۔

جناب سپیکر۔ وزیر قانون!

رانا ثناء اللہ خان ،جناب سپیکر! میں اس سلسلے میں گزارش کروں گا۔

جناب سپیکر۔ راناصاحب! میں نے وزیر قانون کو floor دیا ہوا ہے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور ،جناب سپیکر! میں گزارش یہ کرنا چاہوں گا کہ جس واقعہ کی طرف ارشد محمود بگو صاحب اس ایوان کی توجہ مبذول کروا رہے ہیں' آپ کو یاد ہو گا کہ کل یہ معاملہ بزنس ایڈوائزری کمیٹی کی میٹنگ میں بھی discuss ہوا تھا۔

جناب سپیکر۔ جی ہاں!

وزیر قانون و پارلیمانی امور ، میں سمجھتا ہوں کہ جو جذبات ارشد محمود بگو صاحب کے ہیں یا اپوزیشن کے دیگر اراکین کے ہیں بالکل وہی جذبات حکومتی بنچوں کے بھی ہیں۔میں تو یہ بھی سمجھتا ہوں کہ نہ صرف اس معزز ایوان کے جذبات اس سلسلے میں یکجا ہیں بلکہ میں سمجھتا ہوں کہ پوری پاکستانی قوم کے جذبات یہی ہیں۔ اس کے لئے ہم نے کل یہ طے کیا تھا کہ اپوزیشن اور حکومتی بنچز مل بیٹھ کر ایک قرارداد لائیں گے اور میں آج ہی اپنے دوستوں کے ساتھ بیٹھ جاتا ہوں اور ہمیں اس پر کوئی اعتراض نہیں ہے۔ اگر ہم اس کی مذمت کے لئے کوئی قرارداد لے آئیں تو ہمیں کوئی اعتراض نہیں ہو گا۔

جناب ارشد محمود بگو۔ جناب والا! حکومت بھی اس بات پر اتفاق کرتی ہے اور یہ کہتے ہیں کہ

ایڈوائزری کمیٹی میں بیٹھ کر یہ معاملہ طے ہوا ہے اور اس پر قرارداد بھی آئی ہے تو میں اس خط کو پڑھنا چاہتا ہوں' اگر یہ معزز ہاؤس اس کو ابھی کر لیتا ہے تو اس میں کوئی مضائقہ نہیں۔ میں پورا خط نہیں پڑھوں گا۔

جناب سپیکر، بگو صاحب! آپ میری بات سنیں۔ ان اخباروں کے تراشے پڑھ کر'ٹی۔وی دیکھ کر' ایڈوائزری کمیٹی کے تمام ممبران اس نتیجے پر پہنچے ہیں کہ مشترکہ طور پر اور متفقہ طور پر اس بارے میں قرارداد آنی چاہئے۔ اس سے وزیر قانون نے بھی agree کیا ہے' رانا ثناء اللہ صاحب بھی بیٹھے ہوئے تھے آپ اس وقت تشریف فرما نہیں تھے سید احسان اللہ وقاص جن کا ایم۔ایم۔اے سے تعلق ہے وہ بھی تشریف فرما تھے۔ آپ بھی ساتھ بیٹھ جائیں اور متفقہ طور پر کوئی قرارداد لے آئیں۔

جناب ارشد محمود بگو، ٹھیک ہے۔

جناب سپیکر، شکریہ۔ سید احسان اللہ وقاص!

چودھری زاہد پرویز، پوائنٹ آف آرڈر۔ جناب حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مزار پر بھی بمباری کی گئی ہے۔

جناب سپیکر، آپ تشریف رکھیں۔ یہ کوئی پوائنٹ آف آرڈر نہیں ہے۔

چودھری زاہد پرویز، جناب والا! آپ ہمیں بات کرنے کا موقع نہیں دیتے۔ میں کہہ رہا ہوں کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مزار پر بھی بمباری کی گئی ہے۔

سوالات (محکمہ تعلیم)

نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات

جناب سپیکر، یہ سب چیزیں دیکھتے ہوئے ہی ہم اس نتیجے پر پہنچے ہیں کہ کوئی مشترکہ طور پر قرارداد آنی چاہئے۔ آپ تشریف رکھیں۔ آپ اپنے سوال کا نمبر پکاریں۔ سید احسان اللہ وقاص!

سید احسان اللہ وقاص، سوال نمبر 420۔

جناب سپیکر: جواب پڑھا ہوا تصور کر لیا جائے؟

سید احسان اللہ وقاص: جواب پڑھ دیں۔ وزیر موصوف بھی فارغ بیٹھے رہتے ہیں۔

جناب سپیکر: وزیر تعلیم!

وزیر تعلیم: جناب سپیکر! احسان اللہ وقاص 420۔یہ سوال نمبر ہے۔۔۔(قہقہے)

سید احسان اللہ وقاص: آپ بھی وہی ہیں۔

وزیر تعلیم: جناب سپیکر! جواب عرض ہے۔

صوبہ میں سائنس اور ریاضی کے اساتذہ کے کنٹریکٹ پر بھرتی کی تفصیل

*420۔سید احسان اللہ وقاص: کیا وزیر تعلیم از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) صوبہ میں ستمبر 2000 میں سائنس اور ریاضی کے مضامین کے کتنے اساتذہ کو contract پر بھرتی کیا گیا۔ ان اساتذہ کی کارکردگی کیسی رہی' کیا ان اساتذہ کو باقاعدگی سے تنخواہ ادا کی جاتی رہی ہے؟

(ب) کیا حکومت ان اساتذہ کو جنہیں خالصتاً میرٹ پر بھرتی کیا گیا تھا مستقل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے' یا ان کے contract میں اضافہ کرنے کا ارادہ رکھتی ہے' کیا ان اساتذہ کو کوئی سالانہ ترقی بھی دی جاتی ہے۔ اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ اتنی بڑی تعداد میں اساتذہ کا contract ختم ہونے کے نتیجے میں طلباء / طالبات کی پڑھائی بری طرح متاثر ہو گی اور اتنی بڑی تعداد میں اساتذہ کے بے روزگار ہونے سے صوبہ میں بڑی بے چینی پیدا ہو گی اور ہزاروں گھرانے / افراد متاثر ہوں گے۔ اگر ایسا ہے تو اس سلسلہ میں حکومت کیا اقدامات اٹھا رہی ہے؟

وزیر تعلیم:

(الف) صوبہ میں ستمبر 2000 میں سائنس اور ریاضی کے کل 2,878 اساتذہ کو کنٹریکٹ پر بھرتی کیا گیا تھا۔ ان اساتذہ کی کارکردگی تسلی بخش رہی ہے اور ان کو باقاعدگی کے ساتھ تنخواہ ادا کی جاتی رہی ہے۔

(ب) ان اساتذہ کو خالصتاً میرٹ کی بنیاد پر کنٹریکٹ پر بھرتی کیا گیا تھا۔ ان اساتذہ کی تنخواہ فکسڈ ہے۔ ان کو سالانہ ترقی نہیں دی جا رہی کیونکہ وہ مقررہ (فکسڈ) تنخواہ پر بھرتی کئے گئے تھے۔ ان اساتذہ کو مستقل کرنے کی کوئی تجویز زیر غور نہ ہے۔

(ج) ان اساتذہ کے کنٹریکٹ میں 31۔دسمبر 2005 تک توسیع کر دی گئی ہے۔ اس وقت حکومت ان اساتذہ کا کنٹریکٹ ختم کرنے کا فی الحال کوئی ارادہ نہیں رکھتی۔

جناب سپیکر، ضمنی سوال!

سید احسان اللہ وقاص، جناب والا! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ کیا یہ حکومت کی طرف سے پڑھے لکھے لوگوں کو بلیک میل کرنا نہیں ہے کہ ان بے چاروں کو روزگار نہیں ملتا ہے اور انہوں نے contract پر ان کو ملازمتیں تو دے دی ہیں لیکن ان کی تنخواہ fix کر دی ہے۔ پانچ سال تک ان کی تنخواہ میں ایک روپے کا بھی اضافہ نہیں ہو گا جبکہ وزیر تعلیم کی تنخواہ میں ہر سال اضافہ ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ دیگر محکمہ جات میں بھی سب میں اضافہ ہوتا ہے۔ یہ پڑھے لکھے لوگوں کے ساتھ انتہائی ظلم اور زیادتی ہے۔ ٹھیک ہے ان کو contract پر بھرتی کیا گیا ہے۔ میری اس پر بھی reservations ہیں لیکن یہ تنخواہ fix کرنا جو ہے اس کی ان کے پاس کیا justification ہے؟ کیا انہوں نے مہنگائی پر پابندی لگا دی ہوئی ہے؟ کیا چیزوں کی قیمتیں نہیں بڑھ رہیں؟ بجلی کا بل نہیں بڑھتا ہے؟ پانی کا بل نہیں بڑھتا ہے؟ لاہور کے اندر پانی کا بل آپ نے 40 فیصد بیک وقت بڑھا دیا ہے۔

جناب سپیکر، وزیر تعلیم!

وزیر تعلیم :جناب سپیکر! مجھے احساس ہے کہ تنخواہیں بڑھنی چاہئیں۔ ابھی حال ہی میں فیڈرل گورنمنٹ کی طرف سے ملازمین کی تنخواہوں میں 15 فیصد اضافہ کیا گیا ہے۔ ان کی بات بجا ہے کہ یہ جو تنخواہوں میں اضافہ کیا گیا ہے ان پر یہ لاگو نہیں ہوتا۔ یہ جو بھرتی ہوئی تھی یہ ایک contract کے ذریعے سے ہوئی تھی۔ fix بھرتی سے مراد fix تنخواہ اور school base پر ہم نے بھرتی کی تھی یعنی کہ یہ post non-transferable ہوگی۔ ہم نے ان کے کنٹریکٹ کو 2005 تک extend کیا۔ اس سارے مسئلے میں ابھی ہماری بات چیت چل رہی ہے اور یہ تجویز زیر غور ہے۔ فنانس ڈیپارٹمنٹ کے ساتھ بھی ہماری بات چل رہی ہے۔ امید کی جاتی ہے کہ اس میں ہم کچھ نہ کچھ بہتری کی طرف جائیں گے۔

جناب سپیکر: ارشد محمود بگو صاحب!

جناب ارشد محمود بگو: جناب سپیکر! مجھے افسوس ہے کہ میں گورنمنٹ کے کنٹریکٹ کی کاپی ساتھ نہیں لا سکا۔ اگر وہ کنٹریکٹ پڑھا جائے تو نازی دور کی ستم ظریفیوں اور انسانیت کی توہین کی یاد تازہ ہو جاتی ہے۔ ہمارا آئین ہمیں بنیادی حقوق دیتا ہے کہ جب ہم نوکری کرتے ہیں تو اس میں ٹرانسفر بھی ہوتی ہے' تنخواہیں بھی بڑھتی ہیں لیکن یہ جو کنٹریکٹ پر بھرتی کئے گئے ہیں تو اگر وہ ٹرانسفر کا نام لیں گے تو انہیں terminate کر دیا جائے گا۔ یہ اس کنٹریکٹ میں لکھا ہے۔ یہ کنٹریکٹ اس گورنمنٹ کا تحفہ نہیں ہے۔ یہ بھی ان سے پہلے والی پچھلی مارشل لاء گورنمنٹ کا تحفہ ہے تو میں جناب وزیر تعلیم سے یہ درخواست کرتا ہوں اور ان سے یہ سوال کرتا ہوں کہ انہوں نے کہا ہے کہ ہم فنانس ڈیپارٹمنٹ کے ساتھ مل کر اس پر غور کر رہے ہیں۔ یہ یقین دہانی کرا دیں کہ یہ اس نازی دستاویز سے ان لوگوں کو نجات دلائیں گے جو اس پاکستان کے شہری ہیں اور تعلیم یافتہ لوگ ہیں۔ یہ اس کنٹریکٹ سسٹم کو کب تک amend کریں گے اور ان کی تنخواہیں بڑھائیں گے؟

جناب سپیکر: جی' ایجوکیشن منسٹر!

وزیر تعلیم: جناب سپیکر! جب تک ان کی حاضری یقینی نہیں ہو گی تب تک یہ کنٹریکٹ سسٹم لاگو رہے گا۔ اسی ایوان میں تمام دوست اکثر سوالات میں کہتے ہیں کہ ٹیچرز غیر حاضر ہیں' ٹرانسفر پوسٹنگ کا criteria کیا ہے' وغیرہ وغیرہ؟ ہم نے اس چیز کو ختم کرنے اور اس ٹیچر کی حاضری کو یقینی بنانے

کے لئے اس کنٹریکٹ کو لاگو کروایا۔ میرے پاس اس کنٹریکٹ کی کاپی ہے' اگر یہ چاہیں تو پڑھ لیں۔ اس کنٹریکٹ میں یہ ensure کیا گیا ہے کہ ہم اس میں دو قسم کے criteria رکھ رہے ہیں۔ ابھی ہم نے 6/7 مہینے پہلے 13 ہزار بندہ بھرتی کیا۔ اس میں ہماری دو بڑی شرائط یہ تھیں کہ یہ recruitment school base and non-transferable ہوگی۔ آپ کے اپنے حلقے میں بھی ایسے کئی سکولز ہوں گے جہاں پر ٹیچرز جاتے نہیں۔ ان کی حاضری کا مسئلہ ہے۔ مانیٹرنگ کروائی جاتی ہے' انسپکشن کروائی جاتی ہے لیکن یہ ٹیچر کسی انداز میں وہاں پر حاضر نہیں ہوتے تو یہ ایک ایسی صورت نکالی گئی تھی کہ نئی بھرتی school base اور non-transferable ہوگی۔ اگر کسی گاؤں کا کوئی ٹیچر بھرتی ہونا چاہتا ہے اور اس گاؤں کے کسی سکول میں کوئی اسامی خالی ہے تو سب سے زیادہ ترجیح اس گاؤں کے رہنے والے کو دی جائے گی وہ اس لئے کہ اگر کوئی خاتون اوکاڑہ کی رہنے والی ہو اور اس کی تعیناتی لاہور میں ہو جائے تو ان کی ساری تنخواہ آنے جانے میں خرچ ہو جاتی ہے۔ نہ وہ سکول میں موجود رہتی ہے اور پھر بچے suffer کرتے ہیں۔ تو اس کنٹریکٹ کی اصل روح یہ تھی کہ ہم ٹیچر کی حاضری اس جگہ پر یقینی بنائیں۔ ایک دفعہ جب یہ ہمارا سلسلہ چل پڑے گا تو انشاء اللہ تعالیٰ جب یہ سارے ٹیچر وہاں پر جانا شروع ہو جائیں گے اور چونکہ یہ محکمہ بہت بڑا محکمہ ہے۔ 6 لاکھ بندہ اس محکمے میں کام کرتا ہے۔ ہمارے 63 ہزار سکولز ہیں۔ ہم سے وہ اتنے صحیح طریقے سے manage نہیں ہوتے۔ اسی طریقے سے ہم اب سکول کونسل کا concept رائج کرنے لگے ہیں تاکہ ہم ٹیچر کی حاضری کو یقینی بنائیں۔ اس پورے نظام پر اربوں روپیہ خرچ کیا جاتا ہے لیکن اس ٹیچر کو وہاں پر رکھوانے کے لئے اس سے بہتر اور کوئی طریقہ نہیں ہو سکتا۔

جناب سپیکر! یہ specific سوال سائنس' میتھ ٹیچر کے بارے میں ہے۔ یہ بھی کنٹریکٹ پر بھرتی ہوئے ہیں لیکن ان کی بھرتی آج سے چار پانچ سال پہلے ہوئی تھی۔ یہ جس کنٹریکٹ کی بات کر رہے ہیں یہ ایجوکیٹر کی بھرتی کی بات کر رہے ہیں تو خدانخواستہ اس میں ٹیچر کو کوئی خوار کرنے یا خراب کرنے کی بات نہیں ہے۔ ہم نے یہ جو 13 ہزار ٹیچرز کی بھرتی کی اس میں ہمارے پاس کوئی 40 ہزار درخواستیں آئی تھیں۔ انشاء اللہ تعالیٰ آئندہ بھی جو بھرتی ہوگی وہ بھی ہم اسی طریقے سے کریں گے۔

جناب سپیکر، شکریہ۔ جی' ارشد محمود بگو صاحب!

جناب ارشد محمود بگو، جناب سپیکر! میرے محترم ایجوکیشن منسٹر صاحب نے میری بات کی تردید نہیں کی۔ دوسری بات یہ ہے کہ اگر وہ سمجھتے ہیں کہ یہ contract base پر ٹیچر کو باندھنا چاہتے ہیں کہ وہ وہاں پر بندھے رہیں اور یہ بہت اچھا سسٹم ہے تو یہ پورے ایجوکیشن سسٹم پر لاگو کریں۔ جو 13 ہزار ملازمین بھرتی کئے ہیں ان پر یہ سسٹم لاگو کریں۔ یہ کوئی حل نہیں ہے کہ کوئی کام نہیں کرتا۔ اگر اسمبلی میں منسٹر نہیں آتے تو انہیں کنٹریکٹ پر بھرتی کر دینا چاہئے' کنٹریکٹ پر انہیں تنخواہ دینی چاہئے اور ٹی۔اے /ڈی۔اے دینا چاہئے تاکہ یہ ہاؤس میں حاضر رہیں۔ یہ تو پھر اس طرح ہونا چاہئے نا۔ میری یہ درخواست ہے کہ اس وقت ملک میں بہت زیادہ بے روزگاری ہے۔ پچھلے دنوں کانسٹیبل کی بھرتی ہوئی ہے وہاں پر 10 سیٹوں کے لئے 3 سو ایسے لوگوں نے درخواستیں دیں جو بی۔ کام تھے' ڈبل ایم۔اے اور ایم۔اے تھے۔ یہ بے روزگاری کی حالت ہے۔ لوگ تو مجبور ہیں۔ اگر کوئی privately لوگوں کی مجبوریوں سے فائدہ اٹھائے تو یہ تو ظلم کی بات ہوتی ہے لیکن اگر حکومت ان کی مجبوری سے فائدہ اُٹھائے تو یہ اور بہت بڑے ظلم کی بات ہے۔ میں نے ان سے کہا ہے کہ اگر یہ کنٹریکٹ بہت اچھا سسٹم ہے تو یہ کب اس کو پورے محکمہ تعلیم پر نافذ کریں گے؟

جناب سپیکر، ایجوکیشن منسٹر!

وزیر تعلیم، جناب سپیکر! میں فاضل ممبر کے جذبات کی قدر کرتا ہوں۔ یہ یہاں پر اس طبقے کی نمائندگی کرنا چاہتے ہیں۔ یہ بالکل ٹھیک ہے کہ کنٹریکٹ کے ٹیچرز کی یہ feelings ہیں۔ وہ لوگ چاہتے ہیں کہ ان کی تنخواہ بھی بڑھے اور ٹرانسفر کی بھی انہیں اجازت دے دی جائے اور انہیں increment بھی ملے اور promotions بھی ہو سکیں۔ میں نے پہلے بھی آپ کو یہاں پر بتایا کہ ہمارا سب سے بڑا مسئلہ ٹیچرز کی حاضری ہے۔ میری تو یہ خواہش تھی کہ یہ شاید appreciate کرتے کہ ہم نے تو بے روزگاری کا خاتمہ کیا اور لوگوں کو روزگار دیا۔ ہم نے پڑھے لکھے شخص کی کچھ نہ کچھ مدد کی۔ انہیں یہ بھی apprcciate کرنا چاہئے کہ ہم نے پہلی بار گریجوایٹس کی بطور ٹیچرز بھرتی کی ہے اور ہم نے انہیں میرٹ پر بھرتی کیا۔ آپ بھی سارے نظام سے واقف ہیں ہم لوگ آہستہ آہستہ

کنٹریکٹ کی طرف ہی جا رہے ہیں۔ ہم ابھی اپنے کالجوں میں بھرتیاں کریں گے۔ اس کے بارے میں بھی ہم سوچ رہے ہیں کہ وہ بھی کنٹریکٹ پر کریں اور ہم ٹیچرز کو ایک ٹارگٹ دیں گے کہ اگر ان کی performance اچھی ہو گی تو ہم انہیں carry on کریں گے۔

جناب سپیکر! بہت سارے فنڈز اس محکمہ تعلیم پر خرچ ہوتے ہیں۔ اس کی accountability کو صحیح کرنے اور اس کی delivery لینے کے لئے کنٹریکٹ کا سسٹم رائج کیا گیا۔ ہم آہستہ آہستہ اسی کنٹریکٹ کی طرف جا رہے ہیں۔

جناب سپیکر: شکریہ۔ جی، چودھری اصغر علی گجر صاحب!

چودھری اصغر علی گجر: جناب سپیکر! ایک تو وزیر موصوف کو یہ ہدایت فرمائیں کہ وہ کم ٹائم لیا کریں۔ ہمارا Question Hour کا سارا ٹائم اپنی تقریر میں ضائع کر دیتے ہیں اور ہمیں ضمنی سوال کرنے کا موقع نہیں ملتا۔

جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ انہوں نے فرمایا ہے کہ ہم نے ٹیچرز کو کنٹریکٹ کی بنیاد پر رکھا ہے اس لئے کہ دور دراز سکولوں کے اندر ٹیچرز نہیں جاتے اور انہیں پابند کیا گیا ہے کہ وہ ان سکولوں کے اندر جا کر رہیں گے اور ان کا ٹرانسفر نہیں ہو گا۔ میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ اس چیز کو کون مانیٹر کرتا ہے کہ جن ہزاروں ٹیچرز کو انہوں نے کنٹریکٹ کی بنیاد پر رکھا اور ضلعوں کے اندر بھیج کر انہیں نوکری دی تو انہیں مانیٹر کون کرتا ہے کہ وہ واقعی وہاں پر ہیں؟ کیا وہ ٹرانسفر نہیں ہو رہے؟ میں انہیں دعوت دیتا ہوں کہ ان کے ہر حکم کو پھاڑ کر گندی نالی میں پھینک دیا جاتا ہے۔ ضلع کے اندر کنٹریکٹ پر رکھے گئے تمام لوگوں کو ٹرانسفر کیا جا رہا ہے۔ ان کے سکول اب بھی خالی ہیں۔ ضلع کے اندر ان کا کوئی حکم نہیں مانا جاتا۔ میں انہیں دعوت دیتا ہوں کہ یہ ضلع لیہ کے اندر چیک کروائیں۔ جو ٹیچرز انہوں نے کنٹریکٹ کی بنیاد پر رکھے ہیں انہیں صرف مخالفت کی بنیاد پر ان کے سکولوں سے اکھاڑ کر دوسرے سکولوں میں بھیجا گیا ہے۔ میں یہ بات at bar کہہ رہا ہوں اور صوبے کے کوئی احکامات وہاں پر عمل در آمد نہیں ہوتے۔ یہ مانیٹرنگ کا اور ضلعی ناظم کو کنٹرول کرنے کا طریقہ بتائیں۔ یہ وہاں پر ہو رہا ہے۔

جناب سپیکر، ایجوکیشن منسٹر!

وزیر تعلیم، جناب سپیکر! چودھری اصغر صاحب نے یہاں پر جو بات کی۔ انہوں نے بڑی general سی statement دے دی اور اپنے علاقے کی بات کی۔ میں بڑے وثوق سے یہ کہہ سکتا ہوں اور بڑی surety سے کہہ سکتا ہوں کہ کنٹریکٹ پر بھرتی کئے گئے جتنے بھی male/female teachers ہیں ان کی ٹرانسفر ہو ہی نہیں سکتی. That is against the law ! گر وہ ٹیچر ٹرانسفر ہو جائے گا تو وہ disqualify ہو جائے گا۔

جناب سپیکر! فاضل رکن کے ذہن میں کوئی specific بات ہے تو وہ مجھے بتائیں تو ہم اس کی cognizance لیں گے۔ ان کی یہ بات بجا ہے کہ ٹیچرز کو monitor کرنا اور ان کی حاضری کو یقینی بنانا ہمارے افسران کا کام ہے اور ڈسٹرکٹ گورنمنٹ کا کام ہے۔

جناب سپیکر! ہمارے پورے سسٹم اور سیکٹر میں یہی مشکل ہے کہ ٹیچرز کو پابند کس طرح کیا جائے؛ ہم پہلی پالیسی contract کی لے کر آئے ہیں اور دوسری پالیسی ہماری سکول کونسل ہو گی۔ اس میں کمیونٹی کی نمائندگی ہو گی۔ وہاں پر منتخب نمائندے بیٹھیں گے، کونسلرز بیٹھیں گے اور وہ اس سکول کا سارا انتظام چلائیں گے اور ٹیچرز کی حاضری سکول کونسل یقینی بنائے گی۔

جناب سپیکر، شکریہ۔ چودھری صاحب! اگر ایسا کوئی نام ہے تو آپ ان کو ان کے چیمبر میں دے دیں۔ جی، محترمہ نشاط افزاء صاحبہ!

محترمہ نشاط افزاء، محترم سپیکر صاحب! میں آپ کی وساطت سے وزیرتعلیم کو کہنا چاہتی ہوں کہ یہ لوگ قوم کو راستہ دکھانے والے ہیں، یہ قوم کے معمار ہیں، یہ روشنی دینے والے ہیں، کردار بنانے والے ہیں۔ میرا ان سے سوال یہ ہے کہ میں بطور ممبرصوبائی اسمبلی ان کے دفتر میں مسلسل تین بار فون کرتی رہی کیونکہ میں اپنی سکیموں کے متعلق پوچھنا چاہتی تھی جو انھوں نے ہم سے مانگی ہوئی تھیں، میں نے خود ان کو ایک دستی خط بھی دیا تھا کہ یہ میرا ذاتی کام نہیں تھا بلکہ یہ ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ کے ایک پسماندہ علاقے کا کام تھا۔ اس کے متعلق میں ان سے پوچھنا چاہتی تھی تو میں نے ان کو ٹیلیفون کیا، ان کے پی۔ایس مجھے کہتے ہیں کہ بی بی! ہم نے آپ کا نام لکھ لیا ہے۔ میں نے اپنے

بارے میں بتایا۔ ایک دن یہ ہوا کہ آپ انتظار کریں ہم نے آپ کا نام منسٹر صاحب کو لکھ کر اندر بھیج دیا ہے'میں انتظار کرتی رہی اور بعد میں' میں نے remind کرایا تو پھر انھوں نے کہا کہ ہم نے آپ کا نام بھیجا ہوا ہے' سارا دن گزر گیا۔ اگلے دن پھر میں نے ٹیلیفون کیا تو پھر پی۔ایس کا جو جواب دینے کا طریقہ کار تھا کہ ہم نے پھر آپ کا نام بھیجا ہے' تیسرے دن پھر یہی ہوا تو کہنے لگے کہ ہم کیا کریں منسٹر صاحب کی پسند کی بات ہے۔ وزیر صاحب میری بات غور سے سنیں' یہ مذاق کی بات نہیں ہے اور نہ ہنسنے کی بات ہے۔ میں تو یہ کہتی ہوں کہ یہ رونے کا مقام ہے۔ مجھے پھر یہی جواب ملا کہ وہ اپنی پسند کے ناموں پر mark کرتے ہیں۔ یہ قوم کے کردار بنانے والے اس منسٹر کا کردار ہے جو وہ ہمارے ساتھ کر رہے ہیں۔

جناب سپیکر: شکریہ۔ جی' راجہ طارق کیانی صاحب!

راجہ محمد طارق کیانی: جناب سپیکر! شکریہ۔ آپ کی وساطت سے ابھی ایک فاضل ممبر نے سروسز یا ملازمت کے بارے میں بات کی تھی تو اس سلسلے میں' میں وزیر موصوف سے یہ کہنا پسند کروں گا کہ جب بھی ریاست اور عوام کے درمیان معاملات سروسز کے ہوں' ملازمتوں کے ہوں یا دیگر کسی معاہدے کے ہوں تو ایک مہذب ملک کے اندر ملازمت یا سروسز کی خدمات مہیا کرنے کے ساتھ ساتھ یہ بات اب طے شدہ ہے کہ اس ملازمت مہیا کرنے والے فرد کی جو justified inspirations ہیں' جو اس کی بڑھوتری کا اور آگے جانے کا justified انسانی ادراک ہوتا ہے اس کو نہ صرف ریاستیں یا مختلف محکمے تحفظ فراہم کرتے ہیں بلکہ اس کے لئے جو ضروری incentives ہوتے ہیں وہ مہیا کر کے اس کے جسم کو حاضر کرنے کی بجائے اس کے دل و دماغ کو اس وابستہ ذمہ داری کے ساتھ حاضر کر کے اس سے بطریق احسن اپنی ذمہ داری پوری کرنے کی کوشش کی جاتی ہے۔

کنٹریکٹ کی بات یہ ہے کہ common sense کی بات ہے کہ ہنگامی صورتحال کے اندر ملازمت کا' سروسز کا ex parte opinion مہیا کرنے کا نام ہے۔ یہاں پر ہم contract کیا دیکھ رہے ہیں کہ پانچ پانچ سالوں کے لئے اور پھر پانچ پانچ سالوں کے لئے ایسا کیا جا رہا ہے۔ آپ ایک لمحہ کے لئے تصور میں یہ بات لائیں کہ پڑھے لکھے انسانوں کی اُبلتی جوانیاں' ان کی اُبلتی ہوئی وہ خواہشات' ان کا ریاست کے اندر آگے جانے کا جو عمل ہے وہ کیا صرف اضطراری اور وقتی صورتحال کے

مطابق پانچ پانچ سال اور دس دس سال کے contract پر ان کو باندھ کر وہی تنخواہیں' وہی طاقتور اور آہنی ہاتھوں کے ساتھ کام لینے کا جو عزم ہے وہ کرنے کی بجائے میں ان سے گزارش کرتا ہوں کہ وہ ہنگامی طور پر جو ملازمین محکمہ تعلیم میں contract پر ہیں ان کو کم از کم کچھ incentive مہیا کرنے کی کوشش کریں۔

جناب سپیکر، شکریہ۔ وزیر مواصلات و تعمیرات!

وزیر مواصلات و تعمیرات، جناب سپیکر! میں جناب کی خدمت میں گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ ایک سوال کے اوپر تقریباً 25 منٹ تک ضمنی سوالات ہو چکے ہیں اور چالیس سے زائد سوالات ہیں۔ اس میں ضمنی سوالات نہیں بلکہ تجاویز ہیں اور اپنی خواہشات کا اظہار ہے۔ اس کے لئے ایک طریقہ کار ہے کہ تحاریک التوائے کار آسکتی ہیں اور جب عام بحث ہو تو اس وقت تجاویز دی جا سکتی ہیں۔ چالیس میں سے جو سوال باقی بچیں گے ان کا کون ذمہ دار ہے؟ پہلے جناب نے ایک تجویز دی تھی کہ رانے صاحب یا وٹو صاحب کے دور میں یہ ہوا کرتا تھا کہ محرک تین ضمنی سوال کر سکتا تھا اور ایک دو اور کر سکتے تھے۔ ہمارے قابل وزیر تیار ہو کر آتے ہیں تو انھیں جواب دینے کا موقع نہیں دیا جاتا۔ ہمارے وزیر اعلیٰ کی ٹیم کے بہترین وزیر پورے سوالات کے لئے تیار ہو کر آتے ہیں۔ اس طرح ان کی تیاری یوں ہی دھری کی دھری ہی رہ جائے گی۔

جناب سپیکر، شکریہ۔ سمیع اللہ خان صاحب!

جناب سمیع اللہ خان، جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ چونکہ یہاں پر contract کی بات ہو رہی ہے تو اس ملک میں صرف ٹیچرز کا contract نہیں ہے' اس کی spirit کو دیکھنا چاہئے کہ یہاں اس ملک میں contract پر 21/22 گریڈ میں جب کوئی ڈائریکٹر آتا ہے' جو ریٹائرڈ فوجی ہوتے ہیں یا سول سروس سے بھی آجاتے ہیں۔ آپ فرض کریں کہ 21 گریڈ کی post ہے تو وہاں پر اس گریڈ کے آفیسر کی تنخواہ 25/30 ہزار روپے بنتی ہے تو جو اس ملک میں اس کلاس کے جو contract ہو رہے ہیں وہ تقریباً تین گنا زیادہ تنخواہ یعنی ایک لاکھ روپے سے کم کسی ایسے ڈائریکٹر کی جو contract پر ہے کم تنخواہ نہیں ہے۔ جس post کے against وہ ڈائریکٹر باہر سے آتا ہے وہ

بھی ریٹائرڈ ہوتا ہے۔ میرا وزیر تعلیم سے یہ سوال ہے کہ جس طرح اس ملک میں جو بڑے گریڈ ہیں وہاں جو گریڈ کی اصل تنخواہ ہوتی ہے تو اس سے کم از کم تین گنا زیادہ تنخواہ ان کو دی جاتی ہے۔ کیا وزیر تعلیم اس ہاؤس میں یہ یقین دہانی کراتے ہیں کہ جس post کے against آپ contract پر بھرتی کر رہے ہیں' فرض کریں آپ بی۔ایس۔سی سائنس ٹیچر رکھ رہے ہیں اور اس کی تنخواہ پانچ ہزار روپے ہے تو کیا اس سے تین گنا زیادہ تنخواہ contract پر بھرتی ہونے والوں کے لئے کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں؟

جناب سپیکر: وزیر تعلیم!

وزیر تعلیم: جناب سپیکر! اگر آپ مجھے اجازت دیں تو میں معزز خاتون کے حوالے سے کہنا چاہتا ہوں کہ محترمہ نے میرے دفتر میں فون کئے اور میرے ساتھ بات نہ ہوسکی' میں اس کے لئے معذرت خواہ ہوں۔ جہاں تک میرے سٹاف کی اس میں غفلت تھی تو میں نے اپنے سارے سٹاف کو وہاں سے تبدیل کر دیا ہے۔ انھیں جو ذہنی پریشانی ہوئی ہے تو میں اس کے لئے معذرت خواہ ہوں۔ ہمارے جتنے بھی معزز ساتھی جو مجھ سے رابطہ کرنا چاہیں یا میرے دفتر میں آئیں تو ان کا عزت و احترام کرنا میرا فرض ہے۔

جناب سپیکر! جو معزز ممبر نے contract کی بات کی کہ 21/22 گریڈ کے جو contract ہوتے ہیں تو وہ ایک علیحدہ فلاسفی ہے۔ ایسے لوگ جو بڑے experts, highly qualified ہوں یا انھیں آپ کسی ادارے سے چھڑوا کر کسی اور ادارے میں لے کر آئیں تو وہ ایک علیحدہ لائن ہے۔ میں ممبر صاحب کو یہ بتاؤں گا کہ ہمارے محکمے میں ایسے قوانین ہیں جو ہمارے ٹیچرز کو بہت زیادہ protection دیتے ہیں۔ ٹیچرز گورنمنٹ ملازمین ہیں ان کے لئے E&D رولز ہیں' ٹربیونلز ہیں' ہائیکورٹ ہے' سپریم کورٹ ہے۔

جناب سپیکر! اگر آپ سرکاری محکمے کا پرائیویٹ سیکٹر سے موازنہ کریں تو پرائیویٹ سیکٹر میں اگر کوئی شخص سکول میں نہ آئے تو اس کی اگلے دن ہی چھٹی ہو جاتی ہے۔ ہم اپنے ٹیچرز کی چھٹی نہیں کرا سکتے چونکہ قانون ان کے بڑے حق میں ہے۔

دوسرا ہم نے جب پبلک سروس کمیشن کو 13 ہزار بچے کا مینڈیٹ دیا تو اس میں اتنی capacity نہیں تھی انہوں نے ہمیں اڑھائی سال کا ٹائم دیا کہ ہم اڑھائی سال لیں گے' ہم اس کو سارا process میں لے کر آئیں گے۔ ہماری کوشش یہ ہے کہ ہمارے سکول خالی نہ رہیں' وہاں پر بچوں کو صحیح معیاری ٹیچر ملیں اور پنجاب کی تاریخ میں یہ پہلی بار ہوا ہے کہ گریجوایٹ ٹیچر سکول سیکٹر میں گیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ آپ ان کی تین گنا تنخواہ کب ادا کریں گے؛ میری تو بڑی خواہش ہے کہ اگر ہمارے finances ہمیں اجازت دیتے ہوں تو ہمیں ان کی تنخواہ بڑھانے میں کوئی اعتراض نہیں ہے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر، ضمنی سوال ۔

جناب سپیکر، ڈاکٹر صاحب! تشریف رکھیں۔ میں آپ کو ٹائم دیتا ہوں۔ میری اس پورے ایوان اورخصوصی طور پر اپوزیشن کے دوستوں سے گزارش ہے کہ اب تقریباً ایک ہی سوال پر 35 منٹ صرف ہو گئے ہیں اور ٹوٹل وقفہ سوالات ایک گھنٹے کا ہے اور 25 منٹ باقی ہیں۔ آج 35 سوالات کے جواب ایجوکیشن منسٹر نے دینے تھے لیکن ابھی بھی اگر میں چلتا جاؤں تو جیسے تین چار دوست اس پر بات کرنا چاہ رہے ہیں تو میرا خیال ہے کہ ایک ہی سوال پر مزید 10 منٹ لگ جائیں گے۔ ضمنی سوال تو اس سوال کی nature پر depend کرتا ہے۔ اب مختلف قسم کی proposals آ رہی ہیں۔ اگر کسی معزز رکن کو منسٹر صاحب کے عملے سے کوئی گلہ شکوہ ہے کہ انہوں نے ٹیلیفون پر بات نہیں سنی یا بات سن کر کوئی عمل نہیں کیا تو وہ بھی ضمنی سوال کی صورت میں کھڑے ہو کر بات کر رہے ہیں تو میری آپ دوستوں سے گزارش ہے کہ ایڈوائزری کمیٹی کی میٹنگ میں رانا ثناء اللہ صاحب بھی تشریف فرما تھے' رانا آفتاب احمد خان صاحب بھی تھے اور لاء منسٹر صاحب تھے۔ وہاں طے ہوا تھا کہ ایک دن لاء اینڈ آرڈر کے لئے اور ایک دن ایجوکیشن کے لئے رکھا جائے گا اور اس پر عام بحث ہوگی۔ آپ سارے دوست اس پر کھل کر بات کر لیں لیکن پلیز! اسے ضمنی سوال تک ہی محدود رکھیں کیونکہ ابھی جیسے میں نے کہا کہ 35 منٹ ہو گئے ہیں اور 15 منٹ میں زیادہ سے زیادہ ایک اور سوال آپ کر لیں گے اور باقی پھر ایوان کی میز پر رکھ دیئے جائیں گے۔ میری آپ سے گزارش ہے کہ

پلیز! کم سے کم ٹائم لیا کریں۔

رانا ثناء اللہ خان، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر۔ جی، رانا ثناء اللہ صاحب!

رانا ثناء اللہ خان، جناب سپیکر! میں پوائنٹ آف آرڈر پر آپ کی توجہ اس جانب مبذول کروانا چاہتا ہوں کہ جب تک ہم وقت کے تقاضے کے مطابق اپنے آپ کو اور اپنے رولز کو اور اپنے طریقہ کار کو نہیں بدلیں گے تو اس کا کوئی فائدہ نہیں ہو گا۔ جب اس ہاؤس کے ممبران کی تعداد 67 کے لگ بھگ تھی اس وقت بھی وقفہ سوالات کے لئے ایک گھنٹہ ہی تھا۔ اس کے بعد جب یہ تعداد بڑھتے بڑھتے 248 تک چلی گئی تو اس وقت بھی ایک گھنٹہ کا ٹائم تھا۔ اب اس وقت تعداد 371 ہے لیکن ٹائم وہی ایک گھنٹہ ہی ہے اور اس کے بعد حالت یہ ہے کہ سوالات کو دیئے ہوئے تقریباً کوئی ڈیڑھ ڈیڑھ سال کا عرصہ ہو گیا ہے اور ابھی تک ان کی turn نہیں آئی۔ وقفہ سوالات کا مقصد تو یہ ہے کہ گورنمنٹ اور متعلقہ ڈیپارٹمنٹ کی کارکردگی کو جانچا جا سکے، جو اس کو seriously لیتے نہیں ہیں کیونکہ ایک سوال دیا ہے تو اس سوال نے ڈیڑھ سال بعد آنا ہے اور پھر دوسرا یہ ہے کہ اس 371 ممبران کے سوالات کو take up کرنے کے لئے یہ ٹائم ویسے ہی اتنا کم ہے کہ اس سے وہ مقصد جس مقصد کے لئے اس Question Hour کا creation ہوا تھا وہ حاصل ہو ہی نہیں سکتا۔ اس کے لئے بزنس ایڈوائزری کمیٹی میں باقاعدہ discussion ہوئی تھی۔ وہاں پر تمام ممبران بشمول آپ کے، آپ نے اس بات کو تسلیم کیا تھا کہ اب تحریک التوائے کار ہے۔ اب تحریک التوائے کار کے ذریعے ہم ایک معاملہ ہاؤس میں لاتے ہیں، اس پر بحث ہوتی ہے اور ادھر سے جواب آجاتا ہے اور اس کے بعد اس کا کوئی طریقہ کار ہی نہیں ہے کہ اس پر آگے کیا ایکشن ہونا ہے۔ گورنمنٹ نے اگر اس پر کوئی یقین دہانی کروائی ہے کہ اس پر کوئی عملدرآمد ہونا ہے یا اس کا کوئی معاملہ آگے چلنا ہے۔ اس طرح سے بہت ساری چیزیں ایسی ہیں کہ جن کو ہمیں عصر حاضر کے تقاضوں کے مطابق اس میں amendment کرنی چاہئے۔ "تغیر جو ہے اسی کو ثبات ہے زمانے میں" جس طرح سے زمانہ بدلتا ہے اس طرح سے تمام چیزوں میں تبدیلی آتی ہے، ہمیں ان میں تبدیلی لانی چاہئے۔ 371 ممبرز کے ایوان

میں صرف ایک گھنٹے کا ٹائم بالکل ناکافی ہے۔

دوسری بات یہ ہے کہ ایک سوال انتہائی اہمیت کا حامل ہوتا ہے لیکن اس کا نمبر 289 لگا ہوتا ہے۔ اب جو اس سے پہلے 100 سوال ہیں جس میں بعض سوال ایسے ہوتے ہیں کہ ایک ممبر نے سوال دیا ہے کہ بتائیں کہ میرے حلقے میں واسا کی سیوریج کی open drain کی لمبائی کتنی ہے؟ کوئی کہتا ہے کہ میرے حلقہ میں بتائیں کہ جو واٹر کینال جا رہا ہے اس کی لمبائی کتنی ہے' سڑک کی لمبائی کتنی ہے؛ فلاں سکول میں طالب علم کتنے ہیں؛ فلاں سکول میں کرسیاں کتنی ہیں تو اس طرح کے سوال turn کے حساب سے آگے آجاتے ہیں اور جو اہم ہوتے ہیں وہ پیچھے رہ جاتے ہیں۔ ہم نے یہ بھی تجویز دی تھی کہ آپ ایک ایسی کمیٹی بنا دیں کہ جس میں ٹریژری اور اپوزیشن بنچز کے لوگ ہوں۔ ٹھیک ہے ان سوالات کو چیک کر لیں کہ کس سوال کی کیا اہمیت ہے اور کس سوال کو دوسرے پر preference دینی چاہئے؛ یہ سارے معاملات آپ سے بزنس ایڈوائزری کمیٹی میں discuss ہوتے ہیں اور اس پر آپ نے سب کمیٹی بنائی تھی لیکن میں معذرت کے ساتھ کہوں گا کہ اسے سنجیدگی سے نہیں لیا گیا۔ لاء منسٹر کے اس role کو میں appreciate کروں گا کہ انہوں نے وہاں پر بڑے کھلے دل سے کہا تھا کہ آپ rules میں amendments کے لئے تجویز دیں' ہم ان کو accept کریں گے اور آپ کے ساتھ بیٹھ کر consensus کے ساتھ جو amendments ہوں گی وہ لے کر آئیں گے۔ میری آپ سے یہ گزارش ہے کہ اگر آپ یہ چاہتے ہیں کہ اس ہاؤس میں کارآمد اور fruitful sittings ہوں اور لوگوں کا role ہو تو اس کے لئے آپ کو چاہئے کہ عصر حاضر کے تقاضوں کے مطابق رولز میں amendments کے لئے تحریک کریں اور جلدی سے جلدی ہو جائے۔

جناب سپیکر، رانا صاحب! یہ تو آپ کی بات ٹھیک ہے کہ ایڈوائزری کمیٹی میں rule amend کرنے کے بارے میں بات ہوئی تھی اور اس سلسلے میں ایک کمیٹی بھی تشکیل دی گئی تھی لیکن ابھی تک اس کمیٹی کی کوئی رپورٹ وغیرہ نہیں آئی جس میں رانا آفتاب احمد خان صاحب بھی اس کمیٹی کے رکن ہیں۔

رانا آفتاب احمد خان، پوائنٹ آف آرڈر۔

وزیر مواصلات و تعمیرات، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر، میں ابھی آپ کو ٹائم دیتا ہوں۔ جی' رانا صاحب!

وزیر مواصلات و تعمیرات، لیکن میں ان سے پہلے گزارش کرنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر، میں نے ابھی ان کو floor دے دیا ہے۔ جی۔

رانا آفتاب احمد خان، جناب سپیکر! آپ نے جو کمیٹی بنائی تھی اس پر کافی ممبران نے تجاویز دی تھیں کہ rules amend ہونے چاہئیں۔ بد قسمتی سے اس کے کنوینر کے بھائی کی death ہو گئی تھی جس وجہ سے کمیٹی meet نہیں ہو سکی۔ کمیٹی convene کرنے کے لئے آپ نے جو ٹائم دیا تھا وہ lapse کر گیا ہے۔ آپ اس کو تین ماہ کا sufficient time دیں تاکہ کمیٹی meet کرے اگر چیئرمین صاحب available نہیں ہیں تو کسی اور کو depute کر سکتے ہیں۔

جناب سپیکر، میں ٹائم extend کر دوں گا آپ میرے پاس لکھ کر بھیج دیں۔ جی' وزیر مواصلات و تعمیرات!

وزیر مواصلات و تعمیرات، شکریہ۔ جناب سپیکر! میں گزارش یہ کرنا چاہتا ہوں کہ آپ کی تجویز کے بعد ابھی رانا ثناء اللہ صاحب نے چند ایک ارشادات فرمائے ہیں۔ میری ایک نشاندہی پر جناب نے بہت مہربانی فرمائی اور اس پر اپنے احکامات صادر فرمائے۔ یہ جو تبدیلیوں کے بارے میں جو بھی ایڈوائزری کمیٹی فیصلہ کرے گی وہ ٹھیک ہے لیکن اگر یہ رویہ کیونکہ 35 سوال ہیں' آپ کتنا بھی ٹائم بڑھا لیں اگر ایک سوال پر 35 منٹ لگے ہیں تو ان 35 سوالوں پر 1925 منٹ لگتے ہیں۔ آپ ان 35 سوالوں کے لئے دو ہزار منٹ تک ٹائم بڑھا سکتے ہیں۔ بات یہ ہے کہ ٹائم fix کیا جائے اور پچھلی تاریخ میں یہی رہا ہے کہ time fix کیا گیا تھا اور جناب بھی اس ایوان میں موجود ہوتے تھے۔ 1993 میں آپ بھی mover تھے۔ اس کو fix کیا جائے یہ بہت لمبا ہو رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو یہ کرسی صدارت عطا فرمائی ہے' آپ کسٹوڈین ہیں' جو آپ کے خیالات ہوا کرتے تھے اسی ضمن میں' میں نے یہ گزارش کی تھی۔

جناب سپیکر، یہ فیصلہ بھی کمیٹی کرے گی۔ اگلا سوال بیگم ریحانہ جمیل صاحبہ کا ہے۔

بیگم ریحانہ جمیل، سوال نمبر 425۔

لاھور میں بوائز کالجوں کی تعداد اور سٹاف کی تفصیل

*425۔ بیگم ریحانہ جمیل، کیا وزیر تعلیم ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔
ضلع لاہور میں بوائز کالجوں کی تعداد اور نام نیز ان کالجوں میں تین سال سے زائد عرصہ سے تعینات لیکچرار، پروفیسرز اور پرنسپلز کے نام، عہدہ اور عرصہ تعیناتی بیان فرمائیں نیز ان کی ٹرانسفر نہ کرنے کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر تعلیم،

سٹی ڈسٹرکٹ گورنمنٹ لاہور میں بوائز کالجز کی تعداد 14 ہے۔

1۔ گورنمنٹ ڈگری کالج راوی روڈ شاہدرہ لاہور
2۔ گورنمنٹ شالیمار کالج لاہور
3۔ گورنمنٹ اسلامیہ کالج سول لائنز لاہور
4۔ گورنمنٹ ایف۔سی کالج لاہور
5۔ گورنمنٹ اسلامیہ کالج لاہور
6۔ گورنمنٹ دیال سنگھ کالج لاہور
7۔ گورنمنٹ ایم۔اے۔او کالج لاہور
8۔ گورنمنٹ اسلامیہ انٹر کالج لاہور
9۔ گورنمنٹ کالج آف سائنس وحدت روڈ لاہور
10۔ گورنمنٹ اسلامیہ کالج آف کامرس لاہور
11۔ گورنمنٹ ماڈل کالج ماڈل ٹاؤن لاہور
12۔ گورنمنٹ شاہ حسین کالج ٹاؤن شپ لاہور
13۔ گورنمنٹ ہاشمی میموریل کالج آف کامرس لاہور
14۔ گورنمنٹ کالج رائے ونڈ لاہور

نیز ان کالجوں میں تین سال سے زائد عرصہ سے تعینات لیکچرارز' پروفیسرز اور پرنسپلز کے نام اور عرصہ تعیناتی کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ مزید برآں کالجوں میں جو تقرریاں ہوتی ہیں وہ کسی خاص مدت کے لئے نہیں ہوتیں۔ اس سلسلے میں ان کی کارکردگی اور کام سے لگن کو مدنظر رکھا جاتا ہے۔ حکومت پنجاب کی ٹرانسفر پالیسی نمبر ایس۔او (کوارڈ)79-13-1 مورخہ 16۔مارچ 1980 کے تحت اساتذہ کی تعیناتی معینہ مدت کے لئے نہ ہے۔

جناب سپیکر، کوئی ضمنی سوال؟

بیگم ریحانہ جمیل، کوئی نہیں۔ شکریہ

جناب سپیکر، اگلا سوال بھی بیگم ریحانہ جمیل صاحبہ کا ہے۔

بیگم ریحانہ جمیل، سوال نمبر 426۔

حلقہ 145 کے بوائز اور گرلز کالجوں اور طلباء کی تعداد

*426۔ **بیگم ریحانہ جمیل،** کیا وزیر تعلیم ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

پی پی۔145 میں کتنے منظور شدہ بوائز اور گرلز کالج ہیں؟ ہر کالج میں کمروں اور طالب علموں کی تعداد کتنی ہے؟ کیا ہر کالج میں کمروں کے مطابق داخلے دیئے گئے ہیں؟ اگر نہیں تو وجہ بیان فرمائیں۔ نیز ان کالجوں کے موجودہ سیشن کے میرٹ کی تفصیل بیان فرمائیں؟

وزیر تعلیم:

پی پی۔ 145 میں گورنمنٹ کا بوائز اور گرلز کالج نہ ہے۔

جناب سپیکر، کوئی ضمنی سوال؟

بیگم ریحانہ جمیل، جناب سپیکر! آپ کی وساطت سے منسٹر صاحب سے میری گزارش ہے کہ پی پی۔ 145 میرا صوبائی حلقہ ہے جس کی آبادی دو لاکھ کے قریب ہے۔ وہاں پر سینکڑوں

طلبہ و طالبات تعلیم حاصل کرنے کے لئے دور دراز کے علاقوں میں جاتے ہیں۔ وہاں پر کوئی گرلز یا بوائز کالج موجود نہیں ہے تو بقول وزیراعلیٰ صاحب جیسا کہ تعلیم کے شعبے پر اربوں روپے خرچ کئے جانے کا منصوبہ ہے۔ میرے حلقے کے مسائل کو مدنظر رکھتے ہوئے، میرے عوام کی سہولت کو دیکھتے ہوئے یہاں بھی مہربانی کی جائے اور خاص طور پر بچیوں کے لئے گرلز کالج کی منظوری دی جائے۔ شکریہ

جناب سپیکر: جی، وزیر تعلیم!

وزیر تعلیم: جناب سپیکر! اگر محترمہ مجھے تحریری طور پر لکھ کر دے دیں تو میں ان کو ان کے حلقے کی پوزیشن بتا دوں گا۔

جناب محمد اقبال رئیس: پوائنٹ آف آرڈر۔ جناب سپیکر! یہ سوال کالج کے اجراء سے متعلق تھا اور وزیر موصوف نے اس کا جواب بھی دے دیا۔ میری submission یہ ہے کہ کالج کے اجراء کے لئے جو criteria مقرر کیا گیا ہے وہ بہت پرانا ہے جبکہ اس میں یہ ہے کہ تحصیل ہیڈ کوارٹر میں ہی کالج کا اجراء کیا جائے گا۔ اب جبکہ آبادی بھی بڑھ چکی ہے اور لوگوں میں تعلیم حاصل کرنے کا شعور بھی پیدا ہو چکا ہے اور خصوصاً ہماری تحصیل میں تحصیل ہیڈ کوارٹر سے 80 کلومیٹر دور کے دیہات بھی ہیں۔ اس criteria کو تبدیل کرنے کے لئے حکومت کیا اقدامات کر رہی ہے؟

جناب سپیکر: جی، وزیر تعلیم!

وزیر تعلیم: جناب سپیکر! معزز رکن نے criteria کی جو بات کی ہے وہ بالکل درست ہے ہم نے recruitment میں بھی graduation کا criteria رکھا تھا۔ ہمیں 13 ہزار میں سے 11 ہزار بھرتی مل گئی۔ دو ہزار ٹیچرز ہمیں qualify نہیں ملے جو ڈیرہ غازی خان اور مظفر گڑھ سے ہیں۔ اسی طریقے سے سکولوں کی اپ گریڈیشن اور نئے کالجوں کا اجراء اور مڈل سے ہائی اور ہائی سے ہائر سیکنڈری کا بھی ایک طریقہ کار ہے۔ ہم نے ایک کمیٹی بنائی ہوئی ہے، جونہی اس کی سفارشات آئیں گی ہم ہاؤس کو ضرور بتائیں گے۔

رانا آفتاب احمد خان: جناب سپیکر! ابھی وزیر موصوف صاحب نے فرمایا ہے کہ there is a

criteria for upgradation of schools وزیر صاحب نے یہ اعلان کیا ہے کہ تمام مڈل سکول ہائی کر دیئے جائیں گے۔ جہاں پر مڈل سکولز کے لئے جگہ نہیں ہے اور نہ ہی کوئی بلڈنگ ہے تو اس کے لئے وہ کیا معیار ہو گا کہ وہ upgrade کر سکیں گے؟

جناب سپیکر: اس کے لئے آپ نیا سوال دیں۔ اگلا سوال سید احسان اللہ وقاص صاحب کا ہے۔

سید احسان اللہ وقاص: سوال نمبر 486-

لاہور کے سکولوں کی تعمیر و مرمت کی تفصیلات

*486: سید احسان اللہ وقاص: کیا وزیر تعلیم ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) لاہور ضلع کے کن کن سرکاری سکولوں کو 2001-02 میں تعمیر و مرمت کے لئے کتنے فنڈز فراہم کئے گئے۔ تفصیل فراہم کی جائے؟

(ب) لاہور کے کتنے سرکاری سکول ایسے ہیں جنہیں گزشتہ دس سال میں تعمیر و مرمت کے لئے کوئی فنڈز فراہم نہیں کئے گئے؟

(ج) لاہور میں کتنے سرکاری سکول ایسے ہیں جنہیں گزشتہ دو سال میں فرنیچر فراہم کیا گیا اور کتنے ایسے ہیں جن کی ضرورت کے باوجود انہیں تاحال کوئی فرنیچر فراہم نہیں کیا گیا؟

وزیر تعلیم:

(الف) ضلع لاہور کے 66 سرکاری سکولوں کو سال 2001-02 میں تعمیر و مرمت کے لئے -/93,98,180 روپے فراہم کئے گئے جن کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) ضلع لاہور کے صرف 125 سکول ایسے ہیں جنہیں گزشتہ دس سالوں میں تعمیر و ترقی کے لئے فنڈز فراہم نہیں کئے گئے۔ ناموں کی فہرست ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) گزشتہ دو سالوں کے دوران ضلع لاہور کے 433 سرکاری سکولوں کو فرنیچر فراہم کیا گیا جبکہ 442 ایسے سکول ہیں جن کو عدم دستیابی وسائل کے باعث فرنیچر فراہم نہیں کیا جا سکا۔ ان سکولوں کے ناموں کی تفصیل بھی ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

جناب سپیکر، آپ کوئی ضمنی سوال کریں گے؟

سید احسان اللہ وقاص ، جناب سپیکر! میرے پاس یہ ایک لسٹ ہے۔ اس لسٹ کے مطابق لاہور میں تقریباً ساڑھے بارہ سو سکول ہیں۔ ساڑھے بارہ سو سکولوں میں صرف 66 سکولوں کو تعمیر و مرمت کے لئے فنڈز فراہم کئے گئے ہیں اور 125 سکول ایسے ہیں کہ جہاں پر گزشتہ دس سال سے ایک روپے کا فنڈ بھی فراہم نہیں کیا گیا۔ 442 سکول ایسے ہیں کہ جن میں فرنیچر بالکل موجود نہ ہے اور نہ ہی گزشتہ دو سالوں میں ان سکولوں میں فرنیچر فراہم کیا گیا ہے۔ یہ تو لاہور شہر کی حالت ہے۔ میں تو یہ کہتا ہوں کہ لاہور شہر میں یہ بدترین صورتحال ہے اور آپ باقی شہروں اور دیہاتوں کا اندازہ لگائیں کہ اگر لاہور میں یہ صورتحال ہے تو باقی شہروں میں کیا صورتحال ہو گی؛ جن 66 سکولوں کو فنڈز فراہم کئے گئے ہیں وہ بھی خالصتاً pick and choose کے تحت دیئے گئے ہیں۔ ان کے اپنے جو لوگ تھے مثلاً ناظمین وغیرہ ان کو فنڈز دے دیئے گئے تھے اور جو ضلعی ناظم کی good book میں شامل نہیں ہیں ان سکولوں میں سفیدی تک کے لئے فنڈز فراہم نہیں کئے گئے۔ اب پنجاب گورنمنٹ نے اس حوالے سے فنڈز کی فراہمی کا آغاز کیا ہے تو میں وزیر موصوف سے یہ یقین دہانی حاصل کرنا چاہتا ہوں کہ آئندہ pick and choose کرنے کی بجائے ہر ادارہ جس کی جو ضرورت ہے، میں یہ نہیں کہتا کہ اگر گورنمنٹ کے کسی رکن کے حلقے میں کوئی سکول تباہ و برباد ہوا ہے تو پہلے اس کو بنائیں۔ وزیر صاحب اس چیز کی کیا گارنٹی دیتے ہیں کہ pick and choose کی بجائے ہر حلقے کے اندر properly فنڈز مہیا کئے جائیں؟

جناب سپیکر، جی، وزیر تعلیم!

وزیر تعلیم ، جناب سپیکر! اس سوال کے سلسلے میں، میں تھوڑی سی اضافی معلومات دوں گا۔ ضلع لاہور کے 125 سکول جن کو گزشتہ دس سال سے تعمیر و ترقی کے لئے فنڈز فراہم نہ کئے جا سکے ان میں سے 66 سکول ایسے ہیں کہ جو کرائے پر چل رہے ہیں اور حکومت کی یہ پالیسی ہے کہ ہم کرایہ کی عمارت پر پیسا نہیں لگا سکتے۔ دوسرا موجودہ مالی سال کے دوران پنجاب ایجوکیشن سیکٹر ریفارم پروگرام کے تحت ضلع لاہور میں 65 سکولوں کو فرنیچر فراہم کیا جائے گا۔ آپ کو یاد ہو گا کہ آج سے ایک سال

پہلے فاضل رکن احسان اللہ وقاص صاحب نے ہی لاہور کے بارے میں ایک سوال پیش کیا تھا کہ کتنے سکولوں میں بجلی نہیں ہے تو ہم نے کہا تھا کہ 60 سکولوں میں بجلی نہیں ہے۔ اس سے ایک سال پہلے ہمارے اس ایوان میں ایک رائے پائی جاتی تھی کہ پنجاب بھر میں ایسے سکول بھی ہیں کہ جہاں پر نہ بجلی ہے' نہ پانی ہے' نہ چار دیواری ہے اور نہ ہی فرنیچر ہے۔ اس چیز کو سامنے رکھتے ہوئے ہم نے بہت بڑا پروگرام بنایا۔ ہمیں ڈویلپمنٹ کے لئے جو ایک ارب روپیہ ملتا تھا اور پچھلے بجٹ میں ہم نے اس ایک ارب روپے کو اُٹھا کر 21 ارب تک پہنچا دیا جو کہ تین سالوں میں خرچ کیا جائے گا۔ اسی پالیسی کے ذریعے ہر ضلع کو 15 کروڑ روپیہ دیا جا رہا ہے۔ ضلع میں کس کس چیز کی کمی ہے' missing facilities کی ہم نے ایک district profile book بنائی ہے۔ ان کی بات بالکل بجا ہے کہ pick and choose نہیں ہونا چاہئے۔ ہم یہ کر رہے ہیں کہ جہاں پر حقیقتاً پیسا لگانے کی ضرورت ہے وہاں پر لگائیں' اگر کوئی ایسا سکول ہے کہ جہاں پر ڈیڑھ سو بچہ زیر تعلیم ہے اور اس سکول میں فرنیچر یا چار دیواری نہیں ہے تو ہم ترجیحی بنیادوں پر اس سکول کو فنڈز دیں۔ انشاء اللہ تعالیٰ اس تین سالہ پروگرام میں جس کا ڈیڑھ سال گزر چکا ہے اور جو سکول اس دفعہ آچکے ہیں اچھی بات ہے اور جو سکول نہیں آسکے وہ انشاء اللہ تعالیٰ آئندہ سالوں میں ضرور آجائیں گے۔

ڈاکٹر نادیہ عزیز: پوائنٹ آف آرڈر۔ جناب سپیکر! وزیر تعلیم صاحب نے ابھی فرمایا ہے کہ پنجاب حکومت نے اربوں روپے اضلاع کو دیئے۔ میں ان سے یہ پوچھنا چاہتی ہوں کہ ہمیں پچھلے سال ڈی۔سی۔اوز کی طرف سے لیٹرز دیئے گئے کہ آپ اپنے اپنے حلقے میں work کریں اور جن جن سکولوں میں کام ہونے والا ہے اور جو بھی مشکلات ہیں وہ ہمیں بتائیں۔ ہم نے تقریباً ایک مہینہ لگا کر محنت کرکے ان کو سکیمیں دیں۔ اس کے بعد یہ ہوا کہ اس جنوری میں حکومتی ایم۔پی۔ایز نے میٹنگ کی اور انہوں نے ڈیڑھ ڈیڑھ کروڑ روپیہ آپس میں بانٹ لیا اور میرے حلقے کو مکمل طور پر نظر انداز کیا گیا۔ سرگودھا یونیورسٹی میرے حلقے میں ہے' دو بڑے کالج میرے حلقے میں ہیں' میرے حلقے میں ڈھیروں ایسے سکول ہیں جن میں فرنیچر نہیں ہے اور جن کی بلڈنگ گرنے والی ہے اور ان کو نظر انداز کیا گیا اس کا ان کے پاس کیا جواب ہے؟ یہ کہتے ہیں کہ ہم افہام وتفہیم سے چلیں گے اور ہم مل کر حکومت چلائیں گے اور سب کو برابر فنڈز دیں گے۔ اس کا ان کے پاس کیا جواب ہے؟

وزیر تعلیم، جناب سپیکر! ان کے حلقے اور ان کے ضلع میں کتنے پیسے لگے ہیں' میں ان کو پوری briefing دے دوں گا۔ اگر ان کے حلقے کے بارے میں کوئی specific معاملہ ہو یا ان کے حلقے کی کوئی بھی بات ہو تو میں انہیں بعد میں بتا دوں گا۔

ڈاکٹر نادیہ عزیز، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر، جی' محترمہ!

ڈاکٹر نادیہ عزیز، جناب سپیکر! میں منسٹر صاحب کے اس answer سے satisfy نہیں ہوں۔

حاجی محمد اعجاز، جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال ہے۔

جناب سپیکر، جی' فرمائیں!

حاجی محمد اعجاز، شکریہ۔ جناب سپیکر! وزیر موصوف نے ابھی فرمایا ہے کہ لاہور میں 125 سکول ایسے ہیں جن کو عرصہ دس سال سے کوئی فنڈ نہیں ملا تو میں ان سے یہ گزارش کروں گا کہ جن سکولوں میں بچوں کی تعداد زیادہ ہے لیکن سکولوں کی بلڈنگز نہیں ہیں اور وہاں پر فرنیچر نہیں ہے' وہاں پر lights نہیں ہیں' وہاں پر ٹائلٹ نہیں ہیں' کیا ان کے پاس ایسے سکولوں کو priority basis پر develop کرنے کی کوئی پالیسی ہے؟

راجہ ریاض احمد، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر، جی' راجہ صاحب!

راجہ ریاض احمد، جناب سپیکر! ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ نے ہم سے سکیمیں لی تھیں کہ آپ اپنے حلقوں میں واقع سکولوں کے مسائل کے بارے میں لکھ کر دیں۔ ایک سال ہوا کہ ہم نے لکھ کر دیئے لیکن اس پر کوئی عمل نہیں ہوا۔ یہاں پر ایک وزیر موصوف فرما رہے تھے کہ اپوزیشن والے ٹائم ضائع کر رہے ہیں تو جتنا ٹائم عمران مسعود صاحب ضائع کرتے ہیں اتنا تو کوئی بھی نہیں کرتا۔

جناب سپیکر! ان کے پاس کوئی اختیار نہیں ہے۔ ضلعی ناظم ان کے اختیار کو مانتے نہیں ہیں اور یہ بے اختیار وزیر ہیں۔ ان کے پاس کسی قسم کا کوئی اختیار نہیں ہے۔

جناب ارشد محمود بگو، جناب سپیکر! ضمنی سوال ہے۔

جناب سپیکر، جی، بگو صاحب!

جناب ارشد محمود بگو، جناب سپیکر! میری بہن نے بڑا اچھا ضمنی سوال کیا تھا اور وزیر موصوف کو اس کا جواب دینا چاہئے تھا۔ تعمیر پنجاب کے سلسلے میں ممبران اسمبلی سے ان کے حلقے سے جو کوائف لئے گئے تھے تو ان کے بقول ہر ضلع کو 15,15 کروڑ روپے کا فنڈ مل گیا ہے لیکن میرا ان سے سوال یہ ہے کہ کیا وہ فنڈز ممبران اسمبلی سے سکولوں سے متعلق لی گئی سکیموں کے مطابق ممبران کے ذریعے ہی خرچ کئے جائیں گے یا ناظم خود خرچ کریں گے؟ اس کی وضاحت کر دیں۔

جناب سپیکر، جی، وزیر تعلیم صاحب!

وزیر تعلیم، جناب سپیکر! اگر کسی ممبر کی کوئی سکیم اس سال نہیں آئی تو انشاء اللہ تعالیٰ آئندہ سال یا پھر تیسرے سال آ جائے گی۔ آپ کی مہربانی کہ آپ نے ہمیں اپنی recommendations بھیجیں اور ہم ان کو ضرور consider کریں گے۔

جناب سپیکر! ارشد بگو صاحب نے جو point یہاں اٹھایا کہ یہ پروگرام کس طرح بنا تو یہ صوبائی حکومت کا اپنا ایک پروگرام تھا جس کے لئے ہم نے ایک additionality حاصل کی اور پیسا حاصل کیا اور اس کے بعد بجٹ میں زیادہ allocate کیا۔ اس پروگرام کو بنانے کا ہمارا مقصد یہ تھا کہ ہم گراؤنڈ realities سے آگاہ ہوں اس لئے ہم نے Legislators سے District Governments ' سے اور دوسرے لوگوں سے انفارمیشن حاصل کر کے ایک ڈسٹرکٹ پروفائل بنائی۔ جو قانون اس وقت چل رہا ہے کہ تمام سکولوں اور کالجوں پر جو بھی پیسا لگے گا وہ ڈسٹرکٹ گورنمنٹ ہی لگائے گی لیکن ہم نے ڈسٹرکٹ گورنمنٹس کے ساتھ (T.O.R)Terms of References sign کئے ہیں اور ہم نے ان سے Terms of Partnership sign کئے ہیں اور ہم نے جو سکیمیں identify کی ہیں یا nominate کی ہیں انہیں ڈسٹرکٹ گورنمنٹس پورا کرنے کی پابند ہیں۔ implementing ایجنسی یا اتھارٹی یہ ہیں that is obviously the District Government' ڈسٹرکٹ گورنمنٹ کے ذریعے پیسا لگے گا۔

جناب ارشد محمود بگو، جناب سپیکر! میرا خیال تھا کہ وزیر موصوف میرے سوال کا جواب واضح طور پر دیں گے کیونکہ انہوں نے سکیمیں ہم سے لی ہیں' اپوزیشن سے بھی لی ہیں۔ یہاں ہر روز راجہ صاحب' وزیراعلیٰ صاحب اس فورم پر کھڑے ہو کر کہتے ہیں کہ ہم اپوزیشن کو فنڈز دیں گے لیکن ابھی تک بعض حلقے ایسے ہیں کہ کچھ لوگوں کو اور ہمارے دوستوں کو عمران اشرف صاحب' ملک طاہر جاوید صاحب جو کہ سیالکوٹ سے ہیں' اس سے بڑی بے عزتی کیا ہو سکتی ہے کہ ایک حلقے کا منتخب رکن اسمبلی فنڈ استعمال نہیں کر سکتا اور جو ہارا ہوا اس کا حریف ہے وہ وہاں پر فنڈز استعمال کرتا ہے تو ہماری یہ تجویز ہے کہ آپ اپوزیشن سے تعلق رکھنے والے رکن اسمبلی کو فنڈز نہیں دینا چاہتے تو خدارا! کسی دیگر حلقے کے ایم۔پی۔اے کے ذریعے فنڈز خرچ کروالیں لیکن ہارے ہوئے سے یہ خرچ نہ کروائیں۔

جناب سپیکر! یہ سکیمیں ہم نے دی ہیں تو میرا ان سے سوال یہ ہے کہ کیا اپوزیشن کو اسی طرح priority دیں گے؟ کیا اپوزیشن کو تعمیر پنجاب پروگرام جو کہ سکولوں کے لئے ہے جس میں 15'15 کروڑ روپے دیں گے کیا یہ اپوزیشن ممبران کو بھی اسی طرح فنڈز دیں گے جس طرح حکومت کے ارکان کو دیں گے؟ اس کا جواب وزیر تعلیم دے دیں یا راجہ بشارت صاحب دے دیں۔ یہ بڑا اہم سوال ہے۔

جناب سپیکر، بگو صاحب! اس کا جواب وزیر تعلیم نے دینا ہے' راجہ صاحب تو نہیں دیں گے۔

جناب ارشد محمود بگو، جناب سپیکر! میرا سوال یہ تھا کہ تعمیر پنجاب پروگرام کے تحت جو فنڈز خرچ ہو رہے ہیں وہ ممبران اسمبلی کے ذریعے خرچ ہوں گے یا ضلع ناظم کے ذریعے خرچ ہوں گے؟ انہوں نے کہا ہے کہ ضلع ناظم خرچ کرے گا لیکن یہ آدھا جواب دیا ہے۔

جناب سپیکر، تمام سکیمیں ایم۔پی۔اے کے through approve ہوں گی۔

جناب ارشد محمود بگو، جناب سپیکر! ان سکیموں کا افتتاح ضلع ناظم کرے گا یا ایم۔پی۔ایز کریں گے؟

ڈاکٹر نادیہ عزیز، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر، جی، محترمہ!

ڈاکٹر نادیہ عزیز، جناب سپیکر! انہوں نے نہ تو یقین دہانی کروائی ہے کہ آپ کے حلقے کے سکولوں کے لئے فنڈز جاری کریں گے اور نہ ہی کوئی اور بات کی بلکہ بات گول کر کے بیٹھ گئے ہیں۔ اس سے تو میرے حلقے کے مسائل حل نہیں ہوں گے۔ میرے اپوزیشن میں ہونے کا نقصان میرے حلقے کے لوگ کیوں اٹھائیں؛ انہوں نے کہا کہ عامر سلطان چیمہ صاحب اس کا جواب دیں گے۔

you are responsible for giving us funds and not Aamer Cheema Sahib.

جناب سپیکر، محترمہ! میرا خیال ہے کہ آپ نے غور سے سنا نہیں۔ انہوں نے کہا ہے کہ یہ ایک سالہ پروگرام نہیں ہے بلکہ حکومت کا تین سالہ یا پانچ سالہ پروگرام ہے۔ اگر کسی کی سکیم اس سال رہ گئی ہے تو وہ اگلے سال آجائے گی۔ جی، وزیر تعلیم صاحب!

وزیر تعلیم، جناب سپیکر! جہاں تک پنجاب کے ہر ضلع کی responsibility میرے اوپر ہے تو ہر وزیر اپنے ڈیپارٹمنٹ اور working کا ذمہ دار ہوتا ہے۔ جہاں تک آپ کی personal satisfaction کا تعلق ہے تو میرا اس سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ہاں! میں آپ کے علاقے کا، آپ کے ضلع کا responsible ہوں اور مجھے پتا ہے کہ مجھے آپ کے ضلع میں کہاں پر پیسا خرچ کرنا ہے۔ ہمارے پنجاب کے یہ سکول جو ہیں وہاں سے اگر کوئی اپوزیشن کا ممبر ہو یا ٹریژری بنچز کا ہو تو we are only worried about our schools اور ہم نے پیسا سکولوں میں لگانا ہے۔ ہمارا کسی کی personal satisfaction سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ ہم چاہتے ہیں کہ اپنے سکولوں میں پیسا لگائیں۔

جناب سپیکر! ہماری محکمہ تعلیم یا اس کی پالیسی میں کوئی سیاست نہیں ہے ہم نے بڑی ایمانداری اور good faith میں ممبران سے recommendations مانگیں کہ اپنی ground realities کا بتائیں۔ ہم انشاء اللہ ان کے حلقے میں ضرور پیسا لگائیں گے۔ ہم پیسا سکولوں کو دیں گے اور وہ پیسا غریب بچوں کو جائے گا۔

رانا آفتاب احمد خان، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر، جی، رانا صاحب!

رانا آفتاب احمد خان، جناب سپیکر! مسئلہ بڑا simple ہے کہ ایک سال پہلے انہوں نے سکیمیں لی ہیں۔ ممبران نے ان کو identify کر کے جا دیا ہے تو یہ صرف اتنا بتا دیں کہ پورے سال میں اپوزیشن کے اتنے ممبران بیٹھے ہیں کہ ان کے علاقے کے کسی سکول میں کوئی بہتری آئی ہے؟

جناب سپیکر، رانا صاحب! یہ تو fresh question بنتا ہے۔ ابھی یہ figures کیسے بتا دیں کہ پنجاب میں کتنے سکولوں کو فنڈز دیئے گئے ہیں۔

رانا آفتاب احمد خان، جناب سپیکر! ایک سال پہلے جو سکیمیں لی گئی تھیں کہ سکول میں فرنیچر ہو گا، بہتری ہو گی۔ بگو صاحب نے بات کی ہے کہ devolve ہونے کے بعد ان کا اختیار نہیں ہے۔ آپ نے یہ پیسے بھیج دیئے ہیں۔ میں روز یہ شور مچا رہا ہوں کہ آپ ان پیسے کو چیک بھی نہیں کر سکتے۔ آپ لوکل گورنمنٹ آرڈیننس کا سیکشن 15 پڑھیں۔ میں اگر Law کی بات کر رہا ہوں تو ویسے ہی you could say postman انہوں نے صرف ڈاک آگے پیچھے کرنی ہے۔

جناب محمد وقاص، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر، جی، وقاص صاحب!

جناب محمد وقاص ، جناب سپیکر! بہت شکریہ۔ میں آپ کی وساطت سے وزیر تعلیم کی information میں اضافہ کرنا چاہتا ہوں کہ میرے حلقہ پی پی۔ 8 میں جو سکولوں کی سکیمیں ہیں وہ مجھ سے ہارے ہوئے candidate کو دی گئیں اور یہاں تک کہ جو سکولوں میں کتابیں تقسیم کروائی گئیں تو اسی سے کروائی گئیں۔ ان کا سارا کام (ق) لیگ کو promote کرنے کے لئے ہے۔ اپنے ہارے ہوئے امیدواروں کو اوپر لانے کے لئے یہ سارا کام کر رہے ہیں۔ ابھی تک میرے حلقے میں مجھے ایک پیسا بھی ترقیاتی فنڈ کا نہیں دیا گیا اس لئے کہ میرا ایم۔این۔اے (ق) لیگ سے تعلق رکھتا ہے اور وہ وزیراعلیٰ سے جا کر میٹنگ کرتا ہے۔ اس طرح سے انہوں نے میرے استحقاق کو خراب کیا ہوا ہے۔ میں آپ کے توسط سے یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ یہ ان لوگوں کی بھی توہین ہے اور میری بھی توہین ہے۔

جناب سپیکر، جی، وزیر تعلیم!

وزیر تعلیم، جناب سپیکر! میں وقاص صاحب کا شکر گزار ہوں کہ انہوں نے میری معلومات میں اضافہ کیاہے۔ اگر ان کو فنڈز کی ضرورت ہے تو یہ کوئی ایسی سکیم جو public interest میں ہے اور اپنے حلقے میں شروع کروانا چاہیں تو یہ وزیراعلیٰ پنجاب سے علیحدگی میں مل لیں وہ ان کو ضرور فنڈز دے دیں گے۔

جناب سپیکر، اب وقفہ سوالات ختم ہوتا ہے۔ بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھے جاتے ہیں۔

نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات

(جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)

پاکپتن شریف میں سکولوں کے اساتذہ کی تعداد اور خالی اسامیاں

*888۔چودھری جاوید احمد، کیا وزیر تعلیم ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) ضلع پاکپتن شریف میں تمام گرلز و بوائز سکولوں میں اساتذہ کی مطلوبہ تعداد کتنی ہے اور اس وقت کتنے اساتذہ کرام حاضر سروس ہیں۔ کن کن سکولوں میں اساتذہ کی کمی ہے اور وہ کب پوری کی جائے گی۔ تفصیل سے آگاہ فرمائیں؛

(ب) ضلع پاکپتن شریف میں 1999 سے 2002 تک کتنے مرد و خواتین اساتذہ کو بھرتی کیا گیا ہے۔ کل تعداد اسامیوں کی کتنی ہے اور کتنی اسامیاں اب بھی خالی ہیں۔ تفصیل سے آگاہ فرمائیں؛

(ج) ضلع پاکپتن شریف میں محکمہ تعلیم نے اساتذہ کرام کی حاضری کو درسگاہوں میں یقینی بنانے کے لئے کیا انقلابی اقدامات کئے ہیں۔ کیونکہ ضلع کے اکثر سکولوں میں اساتذہ نہیں آرہے ہیں اور بچوں کا مستقبل خراب ہو رہاہے۔ ضلع کے تمام سکولوں کا رزلٹ 2000 تا 2002 تک کتنے فیصد رہا۔ آگاہ فرمائیں؛

وزیر تعلیم:

(الف) ضلع پاکپتن کے تمام بوائز / گرلز سکولوں میں اساتذہ کی منظور شدہ اسامیاں 5030 ہیں جن میں سے 4366 پر اساتذہ تعینات ہیں جبکہ 664 خالی اسامیوں کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ بھرتی پر عائد پابندی کے خاتمہ پر خالی اسامیوں کو پُر کیاجاسکے گا۔

(ب) مذکورہ ضلع میں 1999 سے 2002 تک 263 مرد اساتذہ اور 182 خواتین معلمات کو بھرتی کیا گیا۔ کُل اور خالی اسامیوں کی تفصیل جز (الف) کے جواب میں دے دی گئی ہے۔

(ج) ضلع ہذا کے سکولوں میں اساتذہ کی حاضری کو یقینی بنانے کے لئے افسران بالا / انتظامیہ سکولوں کا اچانک معائنہ کرتے ہیں۔ سال 2000 تا سال 2002 ضلع پاکپتن کے سکولوں کے رزلٹ کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

جھنگ شہر میں مزید گرلز و بوائز ڈگری کالجوں کا قیام

*1099، مہر خالد محمود سرگانہ، کیا وزیر تعلیم ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ جھنگ شہر میں لڑکوں اور لڑکیوں کے لئے صرف ایک ایک ڈگری کالج ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ ایک گرلز اور ایک بوائز کالج جھنگ شہر کی تعلیمی ضروریات کو پورا نہ کر رہا ہے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ جھنگ صدر گوجرہ روڈ پر گرلز ڈگری کالج تو موجود ہے مگر جھنگ شہر (جھنگ سٹی) جو کہ موجودہ کالج سے کافی فاصلے پر ہے' میں کوئی گرلز کالج نہ ہے جس کی وجہ سے طالبات کو مزید تعلیم حاصل کرنے میں کافی دشواری ہے؟

(د) اگر جز ہائے (الف' ب' ج) کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت حلقہ پی پی۔ 77 جھنگ سٹی میں ایک نیا ڈگری کالج بنانے کا ارادہ رکھتی ہے' اگر نہیں تو وجوہات کیا ہیں؟

وزیر تعلیم:

(الف) جی ہاں۔

(ب) ضلعی حکومت کی رپورٹ کے مطابق ایک گرلز کالج جھنگ تحصیل کی ضروریات کے لئے ناکافی ہے۔ بوائز ڈگری کالج شہر کی ضروریات پوری کر رہا ہے۔

(ج) یہ درست نہ ہے۔ موجودہ گرلز ڈگری کالج جھنگ سٹی سے 5 کلومیٹر کے فاصلہ پر موجود ہے جہاں طالبات باآسانی پہنچ سکتی ہیں۔

(د) کالج کے قیام کے اختیارات ضلعی حکومت کو تفویض ہو چکے ہیں۔ نئے گرلز ڈگری کالج کے قیام کی تجویز ضلعی حکومت کے زیر غور ہے۔

چک نمبر 46/S.P پاکپتن میں گرلز ہائی سکول کا قیام

*1100۔مہر خالد محمود سرگانہ: کیا وزیر تعلیم ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ چک نمبر 46/S.P بیروال، کاہن سنگھ، بھیڈیں، فیض پور اور آس پاس 3 کلومیٹر تک طالبات کے لئے کوئی ہائی سکول نہ ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ متذکرہ چکوک کی طالبات صرف پرائمری یا مڈل تک تعلیم حاصل کرسکتی ہیں اور مزید تعلیم حاصل کرنے سے قاصر ہیں کہ ان چکوک میں کوئی ہائی سکول نہ ہے؟

(ج) اگر جز (الف، ب) کا جواب اثبات میں ہے تو حکومت متذکرہ چکوک کی طالبات کو میٹرک تک تعلیم دینے کے لئے چک نمبر 46/S.P تحصیل پاکپتن میں طالبات کے پرائمری سکول کا درجہ بڑھا کر ہائی سکول کا درجہ دینے کو تیار ہے، اگر نہیں تو وجوہات کیا ہیں؟

وزیر تعلیم:

(الف) درست ہے۔

(ب) متذکرہ چکوک کی طالبات گورنمنٹ گرلز ہائی سکول چک بیدی اور گرلز ہائی سکول حویلی لکھا میں مزید تعلیم حاصل کرتی ہیں۔

(ج) گرلز پرائمری سکول 46/S.P تحصیل و ضلع پاکپتن ہائی سکول کا درجہ دینے کے لئے مروجہ پیمانہ پر پورا نہیں اترتا لہذا اسے اپ گریڈ نہیں کیا جا سکتا۔

پی پی۔ 163 شیخوپورہ کے تعلیمی مسائل

*1228۔چودھری مشتاق احمد، کیا وزیر تعلیم ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) سابق وزیراعلیٰ کے احکام مورخہ 10۔جون 1996 بابت مرید کے ضلع شیخوپورہ میں لڑکیوں اور لڑکوں کے ڈگری کالج تعمیر کرنے کے بارے میں اب تک کیا کارروائی عمل میں لائی گئی ہے؛

(ب) حلقہ پی پی۔ 163 جس میں مرید کے سب سے بڑا شہر ہے۔ لڑکیوں اور لڑکوں کے کتنے ڈگری کالج ہیں؛ اگر جواب نفی میں ہے تو کیا حکومت لڑکیوں اور لڑکوں کے ڈگری کالج بنانے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک، اگر نہیں تو کیوں؛

(ج) کیا یونین کونسل کھیلہ ورکاں شیخوپورہ میں لڑکیوں کے لئے گرلز ہائی سکول ہے، اگر جواب نفی میں ہے تو کیا حکومت موضع کھیلہ ورکاں میں گرلز مڈل سکول کو ہائی سکول کا درجہ دینے کا ارادہ رکھتی ہے۔ اگر جواب ہاں میں ہے تو کب تک؟

وزیر تعلیم،

(الف) مرید کے ضلع شیخوپورہ میں لڑکیوں کے ڈگری کالج کے قیام کے سلسلہ میں زمین حاصل کر لی گئی ہے جس پر کالج کی تعمیر کے لئے PC-I منظور ہو چکا ہے۔ تعمیر کی لاگت کا کل تخمینہ -/18.98192 ملین روپے لگایا گیا ہے۔ موجودہ مالی سال کے لئے 2 ملین کی منظوری ہو چکی ہے اور محکمہ مواصلات و تعمیرات کو تعمیر شروع کرنے کے لئے ہدایات جاری کر دی گئی ہیں۔ جہاں تک لڑکوں کے کالج کا تعلق ہے تو زمین کی عدم دستیابی کی بناء پر کوئی

سکیم تیار نہ ہو سکی ہے۔

(ب) چونکہ مرید کے تحصیل ہیڈ کوارٹر نہ ہے اس لئے یہاں اس وقت کوئی ڈگری کالج موجود نہ ہے۔ تاہم صرف لڑکیوں کے ڈگری کالج کے قیام کے لئے سکیم تیار کی گئی ہے جس کی تفصیل جز (الف) میں دی گئی ہے۔ لڑکوں کے لئے ڈگری کالج کے قیام کی سکیم زمین کی عدم دستیابی کے باعث تیار نہ ہو سکی ہے۔

(ج) یونین کونسل کھیالہ ورکاں شیخوپورہ میں لڑکیوں کے لئے ہائی سکول نہ ہے۔ کھیالہ ورکاں شیخوپورہ میں موجود گرلز مڈل سکول کو ہائی سکول کا درجہ نہیں دیا جا سکتا کیونکہ وہ اپ گریڈ کرنے کے مروجہ معیار پر پورا نہیں اُترا۔

کوٹ حسین شیخوپورہ کے گرلز سکول کی اپ گریڈیشن

*1236: جناب علی عباس، کیا وزیر تعلیم ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

کیا حکومت کوٹ رنجیت (کوٹ حسین) گوجرانوالہ روڈ شیخوپورہ میں گورنمنٹ گرلز مڈل سکول کو ہائی سکول کا درجہ دینے کا ارادہ رکھتی ہے۔ اگر ہاں تو کب تک، اگر نہیں تو وجوہات بیان کی جائیں؟

وزیر تعلیم:

کوٹ رنجیت (کوٹ حسین) گوجرانوالہ روڈ شیخوپورہ میں لڑکیوں کے لئے مڈل کی بجائے پرائمری سکول کام کر رہا ہے۔ مذکورہ علاقہ میں لڑکیوں کے لئے ہائی سکول قائم کرنے کی تجویز مروجہ پیمانہ پر پوری نہیں اُترتی لہذا یہاں ہائی سکول قائم نہیں کیا جا سکتا۔

تحصیل کامونکی میں کنٹریکٹ اساتذہ کی بھرتی، تنخواہ کی ادائیگی اور دیگر مسائل

*1312: جناب علی عباس، کیا وزیر تعلیم ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ تحصیل کاموں کی ضلع گوجرانوالہ میں کنٹریکٹ کی بنیاد پر اساتذہ بھرتی کئے گئے ہیں؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ ان اساتذہ کی اصل اسناد ای۔ڈی۔او تحصیل کاموں کی نے لے لی ہیں۔ اسناد کیوں لی گئی ہیں وضاحت فرمائیں؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ ان اساتذہ کو ابھی تک ماہانہ تنخواہ ادا نہیں کی گئی؟

(د) اگر جز ہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت تحصیل کاموں کی کے مذکورہ بالا اساتذہ کو ان کی اصل اسناد واپس کرنے اور ماہانہ تنخواہ دینے کا ارادہ رکھتی ہے اگر رکھتی ہے تو کب تک؛ اگر نہیں تو اس کی کیا وجوہات ہیں؟

وزیر تعلیم:

(الف) یہ درست ہے کہ تحصیل کاموں کی ضلع گوجرانوالہ میں سال 2002 میں 215 اساتذہ اور سال 2003 میں 51 اساتذہ کنٹریکٹ کی بنیاد پر بھرتی کئے گئے۔

(ب) یہ بھی درست ہے کہ سال 2002 میں بھرتی شدہ اساتذہ کی اصل اسناد لی گئی تھیں تاکہ ان کی تصدیق کروائی جا سکے۔ تصدیق کے بعد متعلقہ اساتذہ کو ان کی اصل اسناد واپس کر دی گئی ہیں جبکہ 2003 میں تقرر شدہ اساتذہ کی اسناد نہ لی گئی ہیں۔

(ج) یہ درست نہ ہے۔ کیونکہ سال 2002 کی تقرر شدہ اساتذہ کی تنخواہ کی ادائیگی باقاعدگی سے کی جا رہی ہے۔ تاہم سال 2003 میں تقرر شدہ اساتذہ کی تنخواہ ان کی اسناد متعلقہ بورڈ؛ یونیورسٹی سے تصدیق ہونے کے بعد ادا کی جائے گی۔

(د) سال 2002 میں تقرر شدہ اساتذہ کی اصل اسناد انہیں واپس کی جا چکی ہیں اور تنخواہ باقاعدگی سے ادا کی جا رہی ہے۔ جبکہ 2003 میں تقرر شدہ اساتذہ کی اسناد بورڈ / یونیورسٹی سے تصدیق ہونے کے بعد ان کی تنخواہ ادا کر دی جائے گی۔

گرلز مڈل سکول سڈ کول سندر لاھور میں کلاسوں کا اجراء

*1391۔ محترمہ شاہینہ اسد، کیا وزیر تعلیم ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ گورنمنٹ گرلز مڈل سکول سڈ کول سندر لاہور کو تعمیر ہونے 5 سال کا عرصہ گزر چکا ہے اور ابھی تک کلاسوں کا اجراء نہیں ہوا؛

(ب) کیا محکمہ ان افسران کے خلاف انکوائری کرنے کا ارادہ رکھتا ہے جن کی وجہ سے لاکھوں روپے کا ضیاع ہو رہا ہے؟

(ج) اگر جز ہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت مذکورہ سکول میں فوری طور پر کلاسوں کے اجراء کا ارادہ رکھتی ہے؛ اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر تعلیم،

(الف) گورنمنٹ گرلز مڈل سکول سڈ کول سندر ضلع لاہور کی عمارت کی تعمیر کے منصوبہ کا آغاز 1994-95 سالانہ ترقیاتی پروگرام کے تحت کیا گیا۔ تاہم مذکورہ سکول کی عمارت نامکمل ہونے کی وجہ سے محکمہ تعلیم نے اسے اپنے قبضہ میں نہ لیا اور کلاسوں کا اجراء نہ ہو سکا۔

(ب) مذکورہ عمارت میں 20۔مئی 2003 سے مڈل کلاسز کا اجراء کیا گیا ہے اور اس وقت اس سکول کی عمارت زیر استعمال ہے۔

(ج) جز (ب) کے جواب میں وضاحت پیش کر دی گئی ہے۔

یونیورسٹی کے پیپروں کی Re-marking کا مسئلہ

*1393۔ جناب اشتیاق احمد مرزا، کیا وزیر تعلیم ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) پنجاب یونیورسٹی میں B.A/L.L.B کے پیپروں کی ری چیکنگ کرانے کا کیا طریقہ کار اور فیس کتنی ہے؛

(ب) اگر کوئی ممتحن کسی وجہ سے غلط مارکنگ کر دیتا ہے تو اس کے لئے کیا چارہ کار ہے؟

(ج) امیدواروں سے بھاری بھر کم ری چیکنگ فیس لینے کے باوجود ان کے پیپروں کی ری۔مارکنگ کیوں نہیں کرائی جاتی۔ کیا حکومت اس صریحاً ناانصافی کے ازالہ کے لئے تیار ہے' اگر نہیں تو وجوہات بیان کی جائیں؟

وزیر تعلیم:

(الف) بی۔اے' ایل۔ایل۔بی کے نتائج کے اعلان کے بعد امیدوار یونیورسٹی کے مقررہ فارم پر re-checking کے لئے درخواست دے سکتا ہے جس کی فیس مبلغ -/900 روپے فی مضمون ہے۔ re-checking میں تمام سوالوں کے نمبروں کے میزان کی تصدیق یا کسی سوال یا جز کا مارکنگ سے رہ جانا وغیرہ شامل ہے۔

(ب) examiner کے خلاف کارروائی کی جاتی ہے۔ البتہ قانون میں re-evaluation کی اجازت نہ ہے۔

(ج) دوبارہ چیکنگ کا مطلب ہے کہ کیا امیدوار کا رزلٹ صحیح تیار compile اور declare شائع کیا گیا ہے اس میں award list, answer book اور result sheet کی پڑتال شامل ہے۔ اس سلسلے میں قواعد و ضوابط درج ذیل ہیں۔

> "The Vice Chancellor or an officer authorized by him may, on receipt of any application, in the prescribed form addressed him of Rs. 900/- per subject (A&B), satisfy himself that:
>
> The result of the applicant has been correctly compiled and declared (this will include checking of answer books, award lists and result sheets)
>
> Provided that it will not include re-evaluation of the candidate's answer books."

ری چیکنگ کے دوران مندرجہ ذیل اغلاط کا ازالہ فوری کر دیا جاتا ہے۔

1۔ اگر میزان میں غلطی ہو۔

2۔ اگر کوئی سوال یا اس کا کوئی جز مارکنگ سے رہ گیا ہو تو وہ ممتحن کو دوبارہ بھیجا جاتا ہے۔

نجی تعلیمی اداروں کی رجسٹریشن فیس
اور اس میں اضافہ کا جواز

*1398۔جناب محمد وقاص، کیا وزیر تعلیم ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) نجی تعلیمی اداروں کی رجسٹریشن فیس، رجسٹریشن قانون مجریہ 1984 کے تحت مختلف اداروں کے لئے کتنی مقرر تھی؟

(ب) اس فیس میں کب کس اتھارٹی نے کتنا اضافہ کیا؟

(ج) اگر جز(ب) درست ہے تو کیا مذکورہ اتھارٹیز رجسٹریشن فیس میں اتنا اضافہ کرنے کی مجاز ہیں؟

(د) کیا یہ اضافہ ان اقدامات کے عین خلاف نہیں جو حکومت وقت فروغ تعلیم کے لئے کر رہی ہے؟

وزیر تعلیم،

(الف) قانون مجریہ 1984 کے تحت نجی تعلیمی اداروں کی رجسٹریشن فیس درج ذیل مقرر تھی،

1۔ پرائمری /مڈل سکولز	100 روپے
2۔ ہائی سکولز	500 روپے
3۔ انٹر /ڈگری کالجز	1000 روپے

(ب) مورخہ 1-7-98 کو محکمہ تعلیم حکومت پنجاب نے درج ذیل نئی فیسیں مقرر کیں۔

1۔ پرائمری / مڈل سکولز	5,000روپے
2۔ ہائی سکولز	7,000روپے
3۔ کالجز	10,000روپے

(ج) محکمہ تعلیم حکومت پنجاب اس امر کی مجاز ہے۔

(د) یہ فیس صرف ایک مرتبہ ادارہ کی رجسٹریشن کے وقت وصول کی جاتی ہے۔ پرائیویٹ اداروں کی رجسٹریشن کے وقت ان کے معائنہ اور درخواستوں کی پڑتال کے سلسلہ میں ہونے والے اخراجات کو مدنظر رکھ کر ان فیسوں میں اضافہ کیا گیا تھا جو کہ حکومت کی جانب سے کئے جانے والے اقدامات برائے فروغ تعلیم کے خلاف نہ ہے۔

تحصیل پتوکی میں ڈپٹی ایجوکیشن آفیسر کی تعیناتی

*1405، حاجی رانا سرفراز احمد خان، کیا وزیر تعلیم ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ تحصیل پتوکی میں ڈپٹی ایجوکیشن آفیسر کا کوئی عہدہ نہ ہے جس کی وجہ سے اہل علاقہ کو اپنے کاموں کے سلسلہ میں تحصیل چونیاں جانا پڑتا ہے؟

(ب) اگر درج بالا جز کا جواب اثبات میں ہے تو حکومت کب تک ڈپٹی ایجوکیشن آفیسر تحصیل پتوکی تعینات کرے گی؟ اگر نہیں تو وجوہات بیان فرمائیں؟

وزیر تعلیم:

(الف) درست ہے۔

(ب) تحصیل پتوکی ضلع قصور میں ڈپٹی ڈسٹرکٹ ایجوکیشن آفیسر زنانہ / مردانہ کی اسامیوں کی منظوری کا معاملہ زیر کارروائی ہے۔ اسامیوں کی منظوری پر مذکورہ تحصیل میں ڈپٹی ڈسٹرکٹ ایجوکیشن آفیسر مردانہ / زنانہ کی تعیناتی کی جاسکے گی۔

گورنمنٹ ماڈل سکول بلاک نمبر 2 ٹاؤن شپ کی اپ گریڈیشن

*1411۔ محترمہ شاہینہ اسد، کیا وزیر تعلیم ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ بلاک نمبر 2 سیکٹر A-II ٹاؤن شپ' لاہور میں بچیوں کا ایک گورنمنٹ ماڈل سکول قائم ہے؛

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ آبادی کے قرب و جوار میں بچیوں کا کوئی ہائی سکول نہ ہے؛

(ج) اگر جز ہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت امسال مذکورہ بالا سکول کا درجہ ہائی سکول تک بڑھانے کو تیار ہے' اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؛

وزیر تعلیم،

(الف) بلاک نمبر 2 سیکٹر A-II ٹاؤن شپ لاہور میں بچیوں کے لئے ماڈل سکول کی بجائے مڈل سکول کام کر رہا ہے۔

(ب) یہ درست نہ ہے کیونکہ بلاک نمبر 2 سیکٹر A-II ٹاؤن شپ سے صرف ایک کلو میٹر کے اندر لڑکیوں کے درج ذیل تین ہائی سکول موجود ہیں۔

1۔ گورنمنٹ گرلز ہائی سکول ٹاؤن شپ (1/2 کلو میٹر)

2۔ گورنمنٹ گرلز ہائی سکول سیکنڈ شفٹ ٹاؤن شپ (1 کلو میٹر)

3۔ گورنمنٹ پریکٹیسنگ گرلز ہائی سکول ٹاؤن شپ (1 کلو میٹر)

(ج) جز(ب) میں پیش کی گئی وضاحت کے پیش نظر مذکورہ سکول ہائی سکول کا درجہ دینے کے لئے مروجہ پیمانہ پر پورا نہیں اترتا لہذا اسے اپ گریڈ نہیں کیا جاسکتا۔

ناظم فیصل آباد کے حکم یا سفارش پر ہونے والے تبادلے

*1431۔ ملک اصغر علی قیصر، کیا وزیر تعلیم ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

فیصل آباد میں ڈسٹرکٹ گورنمنٹ بننے کے بعد ضلعی ناظم نے کتنے افسران کو انتظامی عہدوں مثلاً D.D.O, E.D.O وغیرہ اور کتنے سکولوں (بوائز اور گرلز) کے پرنسپل، ہیڈ ماسٹر / ہیڈ مسٹریس کو تعینات کیا یا سیکرٹریٹ کو سفارش کر کے ان کے آرڈرز کروائے اور وہ کس برادری سے تعلق رکھتے ہیں؟

وزیر تعلیم:

جب سے ضلعی گورنمنٹ بنی ہے۔ انتظامی عہدوں نیز E.D.O، D.D.O (بوائز، گرلز) پرنسپل، ہیڈ ماسٹر / ہیڈ مسٹریس کو تعینات کیا ان کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

مردانہ	خواتین
40+2 = 42	14

بیرون ملک مقیم L.C ملازمہ خانیوال کی تنخواہ کی وصولی

*1457۔ مخدوم سید محمد مختار حسین، کیا وزیر تعلیم ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ محکمہ تعلیم میں تعینات ملازمہ L.C حشمت مرالی ضلع خانیوال فروری 2002 سے امریکہ میں مقیم ہیں اور ان کی تنخواہ اہلکاران کی ملی بھگت سے نکلوائی جا رہی ہے؟

(ب) کیا ذمہ دار اہلکاران کے خلاف بعد از درخواست کوئی کارروائی کی گئی ہے ان اہلکاران کا نام بتایا جائے؟

وزیر تعلیم:

(الف) یہ درست نہ ہے۔ موضع حشمت مرالی ضلع خانیوال میں تعینات ایل سی، مسماۃ بشریٰ اقبال مورخہ 21-02-02 تا 11-5-02 رخصت استحقاقیہ پر رہی اور اس عرصہ کی تنخواہ قواعد و ضوابط کے تحت برآمد کرائی گئی۔ مابعد 12-5-02 تا 18-8-02 مذکورہ ایل۔ سی رخصت استحقاقیہ بغیر تنخواہ رہی۔ لہذا اس عرصہ اور اس کے بعد کوئی تنخواہ برآمد نہیں کرائی گئی۔ اس وقت مذکورہ معلمہ کی بیرون الملکی رخصت کا معاملہ زیر کارروائی ہے۔

(ب) جز (الف) کے جواب کی روشنی میں کسی کارروائی کی ضرورت نہ ہے۔

ضلع لیہ میں ستمبر 2002میں ملازمین کے ٹرانسفر کی تفصیل

*1479۔چودھری اصغر علی گجر، کیا وزیر تعلیم از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔
ضلع لیہ میں ستمبر 2002 میں محکمہ تعلیم کے کتنے ملازمین کو ٹرانسفر کیا گیا ہے۔ ٹرانسفر آرڈر کی تاریخ اور ڈیوٹی پر حاضر ہونے کی تاریخ فرداً فرداً بتائیں؛

وزیر تعلیم،

ضلع لیہ میں ستمبر 2002 میں محکمہ تعلیم کے 15 ملازمین کے تبادلے ہوئے۔ ٹرانسفر آرڈرز اور ڈیوٹی پر حاضر ہونے کی تواریخ کی تفصیل درج ذیل ہے۔

Sr. No.	Name & Designation	Place of Posting	Place of Transfer	Dated of Order	Date of Joining
1.	Mr. Talib Hussain C.IV	Girls High School Chobara	Middle School Awan Abad	03-09-2002	01-10-2002
2.	Mr. Muhammad Ashraf C IV	M/School Awan Abad	Girls High School Chobara	03-09-2002	02-10-2002
3	Rana Muhammad Afzal J/C	Dy. DEO(W) Karor	High School 261/TDA	07-09-2002	13-09-2002
4	Mr Mlazim Hussain J/C	High School 261/TDA	Dy DEO(W) Karor	07-09-2002	14-09-2002
5	Mr. Ghulam Muhammad C IV	GHS 83/TDA	GHS Tibbi Khurd	10-09-2002	13-9-2002
6	Hafiz Khuda Bukhsh C IV	GHS Tibbi Khurd	GHS 83/TDA	10-09-2002	12-9-2002
7	Mr. Muhammad Aslam L.A.	GHS Mianwala Jadid	Girls High 121/TDA	11-09-2002	13-02-2002
8	Mr. Mumtaz Alam L A	Girls H/S 121/TDA	GHS Mianwala Jadid	11-09-2002	17-09-2002
9	Mr. Mehboob Elahi C IV	GMS 31/TDA	GMS 498/TDA	11-09-2002	13-09-2002
10	Mr Allah Bukish C IV	GPS 291/TDA	GPS 265/TDA	12-09-2002	16-10-2002
11	Qari Gull Sher A T	GMS Shina Wala	GHS Railway Road Karor	14-09-2002	14-09-2002
12	Ms Tasneem Akhtar AP	GC for Women Layyah	G.I.C Fateh Pur	16-09-2002	19-09-2002
13	Ms Shafiqua Javed SST	Isl. Girls H/S Layyah	GMHS Layyah	19-08-2002	17-09-2002
14	Ms Razia Begum P T C	GGPS Khokhar Wala	GGMS 160/TDA	19-09-2002	24-09-2002
15	Ms Naseem Akhtar SST	GGHS Ludhana	GGMS Hadir Shah Wala	28-09-2002	28-09-2002

محکمہ تعلیم میں ملازمین کی بھرتی کی تفصیل

*1479-A، چودھری اصغر علی گجر، کیا وزیر تعلیم ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔
محکمہ میں 03-2002 میں کتنے ملازمین کو بھرتی کیا گیا ہے۔ اسامیوں' جگہ اور جن اسامیوں کی تشہیر کی گئی' کی تفصیل بتائیں؟

وزیر تعلیم:

سال 03-2002 میں محکمہ تعلیم میں مشتہر کرنے کے بعد 28478 ایلیمنٹری سکول ایجوکیٹرز' سینئر ایلیمنٹری سکول ایجوکیٹرز اور سیکنڈری سکول ایجوکیٹرز بھرتی کئے گئے۔ ضلع وار تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

گورنمنٹ کالج برائے خواتین ملکوال کے لئے زمین اور سٹاف کی فراہمی

*1484، میجر (ریٹائرڈ) احسان الہیٰ چودھری، کیا وزیر تعلیم ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔
(الف) کیا یہ درست ہے کہ گورنمنٹ کالج برائے خواتین ملکوال ضلع منڈی بہاؤالدین منظور ہو چکا ہے اور ڈسٹرکٹ گورنمنٹ کے تعاون سے کرایہ پر بلڈنگ لے کر فرسٹ ایئر اور سیکنڈ ایئر کی طالبات کی کلاسوں کا اجراء بھی ہو چکا ہے؟
(ب) کیا یہ درست ہے کہ کالج کے لئے زمین ابھی محکمہ مال نے ٹرانسفر نہ کی ہے اور نہ ہی کالج میں پوسٹوں کا نوٹیفکیشن ہوا ہے اور داخل ہونے والی بچیوں کو مشکلات کا سامنا ہے؟
(ج) اگر درج بالا اجزا درست ہیں تو کیا حکومت زمین ٹرانسفر کرنے' کالج کی تعمیر اور پوسٹوں کا نوٹیفکیشن جاری کرنے کا ارادہ رکھتی ہے' اگر نہیں تو کیا وجوہات ہیں؟

وزیر تعلیم:

(الف) درست ہے۔

(ب) درست نہ ہے محکمہ مال نے متعلقہ زمین پر کالج کی بلڈنگ تعمیر کرنے کی منظوری دے دی ہے۔ ضلعی حکومت نے بچیوں کی پڑھائی کا عارضی بندوبست کر دیا ہے۔ پوسٹوں کی S.N.E تیار کرنے کے لئے E.D.O,D.C.O ایجوکیشن کو تحریر کیا جا چکا ہے۔ S.N.E موصول ہونے پر محکمہ ضروری کارروائی کرے گا۔

(ج) محکمہ مال نے متعلقہ زمین پر کالج کی بلڈنگ تعمیر کرنے کی منظوری دے دی ہے۔ کالج کی تعمیر ڈسٹرکٹ گورنمنٹ اپنے وسائل سے کرے گی۔ ڈسٹرکٹ گورنمنٹ نے اس مقصد کے لئے اے۔ڈی۔پی میں رقم مختص کر دی ہے۔ جہاں تک پوسٹوں کے نوٹیفکیشن کا تعلق ہے' اس سلسلہ میں ڈسٹرکٹ گورنمنٹ کو S.N.E تیار کرنے کی ہدایات جاری کر دی گئی ہیں۔ ڈسٹرکٹ گورنمنٹ سے S.N.E موصول ہونے کے بعد محکمہ ضروری کارروائی کرے گا۔

گورنمنٹ گرلز ہائی سکول پنڈ مکو ملکوال میں بجلی کی فراہمی

*1486، میجر (ریٹائرڈ) احسان الہیٰ چودھری، کیا وزیر تعلیم ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ موضع پنڈ مکو تحصیل ملکوال ضلع منڈی بہاؤالدین میں بجلی کی سہولت موجود ہونے کے باوجود گورنمنٹ گرلز ہائی سکول پنڈ مکو میں ابھی تک بجلی جیسی بنیادی سہولت نہ ہے اور بچیوں کو سخت گرمی میں پڑھنا پڑتا ہے جس سے انہیں سخت پریشانی ہوتی ہے اور ان کی تعلیم کو نقصان پہنچ رہا ہے؟

(ب) اگر جز بالا کا جواب "ہاں" میں ہے تو کیا حکومت مذکورہ بالا سکول میں بجلی کی سپلائی دینے کا ارادہ رکھتی ہے' اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر تعلیم،

(الف) یہ درست ہے کہ موضع پنڈ مکو تحصیل ملکوال ضلع منڈی بہاؤالدین میں بجلی کی سہولت موجود ہے۔ تاہم یہ درست نہ ہے کہ گورنمنٹ گرلز ہائی سکول پنڈ مکو میں بجلی مہیا نہیں کی

گئی جس کی وجہ سے بچیوں کو سخت گرمی میں پڑھنا پڑتا ہے اور جس سے انہیں سخت پریشانی ہوتی ہے اور ان کی تعلیم کو نقصان پہنچ رہا ہے۔

(ب) گورنمنٹ گرلز ہائی سکول پنڈ مکو میں مورخہ 03-06-2003 سے بجلی کی سہولت موجود ہے۔

بورے والا میں سکولوں کے ترقیاتی فنڈز کی تقسیم میں امتیازی رویہ

*1487: ڈاکٹر نذیر احمد مٹھو ڈوگر، کیا وزیر تعلیم ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ بورے والا میں ڈویژنل پبلک سکول کا قیام وجود میں آ گیا ہے اور کلاسز شروع ہو چکی ہیں؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ مذکورہ سکول کی تعمیر پر کروڑوں روپوں کی رقم خرچ کی گئی ہے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس سال ضلع کونسل وہاڑی نے مزید 75 لاکھ کی گرانٹ کا اعلان کیا ہے اور یہ بھی درست ہے کہ سکول میں بچوں کی تعداد 400 کے قریب ہے؟

(د) کیا یہ بھی درست ہے کہ D.P.S کے علاوہ بھی نواحی بستیوں میں سینکڑوں ایسے سکول موجود ہیں جن کی چار دیواری تک مکمل نہیں ہے۔ ہزاروں بچے سخت سردی میں ننگے فرش پر بیٹھ کر پڑھنے پر مجبور ہیں؟

(ہ) کیا یہ درست ہے کہ چک 441/EB یعقوب آباد گرلز مڈل سکول میں چار دیواری نہ ہونے کے سبب کلاس روم میں آوارہ کتے بچوں کو کاٹ چکے ہیں؟

(و) کیا یہ درست ہے کہ یہ بچے بھی پاکستانی ہیں اور اس علاقے سے تعلق رکھتے ہیں جس میں چند بچوں کی تعلیم و تربیت کی خاطر کروڑوں کا ضیاع کیا جا رہا ہے؟

(ز) کیا یہ درست ہے کہ D.P.S میں تقرریاں سیاسی بنیاد پر ہو رہی ہیں۔ کیا حکومت اس امتیازی سکول کی وجوہات سے ایوان کو آگاہ کرے گی؟

وزیر تعلیم:

(الف) درست ہے۔

(ب) یہ درست نہ ہے۔ سال 2000-1999 سے سال 03-2002 تک مذکورہ سکول پر 8.8823 ملین روپے خرچ کئے گئے ہیں۔

(ج) یہ بھی درست نہ ہے کیونکہ ضلعی حکومت وہاڑی نے اس سکول کے لئے کسی گرانٹ کا اعلان نہ کیا ہے جبکہ اس وقت سکول میں بچوں کی تعداد 750 کے قریب ہے۔

(د) ضلع وہاڑی میں طالبات کے 720 سکولوں میں سے 655 سکولوں کی چار دیواری تعمیر شدہ ہے۔ اس طرح طلباء کے 948 سکولوں میں سے 402 کی چار دیواری موجود ہے۔ سال 04-2003 میں مزید 35 گرلز سکولوں کی چار دیواری تعمیر کر دی جانے گی جبکہ 92 بوائز سکولوں کی چار دیواری بھی منظور ہو چکی ہے۔ ان کے علاوہ مختلف سکولوں میں 257 اضافی کمرے بھی تعمیر کئے گئے ہیں۔

(ہ) ایسا کوئی واقعہ محکمہ کے علم میں نہ ہے۔

(و) درست نہ ہے۔ کیونکہ ڈویژنل پبلک سکول بورے والا بچوں کی تعلیم و تربیت میں بہترین کردار ادا کر رہا ہے۔

(ز) یہ درست نہ ہے۔

خانیوال میں تعمیر شدہ سکولوں کے لئے سٹاف کی فراہمی اور کلاسوں کا اجراء

*1498: مخدوم سید محمد مختار حسین، کیا وزیر تعلیم ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ گرلز سکول نواب والا' موضع لکسن آباد' بلی والا' موضع فرید پور' شاہ والا موضع بہاولپور' گرلز مڈل سکول اعظم والا موضع بہاولپور' گرلز مڈل سکول راجپوت نگر موضع

جودھ پور ضلع خانیوال کی عمارتیں تو عرصہ دراز سے تعمیر ہو چکی ہیں مگر ابھی تک ان سکولوں میں سٹاف مہیا نہیں کیا گیا ہے؟

(ب) ان سکولوں کی عمارات کس سال میں مکمل ہوئیں اور کتنی لاگت سے مکمل ہوئی تھیں اور اس وقت یہ عمارتیں کس محکمہ کے کنٹرول میں ہیں؟

(ج) کیا حکومت ان سکولوں میں سٹاف تعینات کرنے اور ان سکولوں کا اجراء کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک' اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر تعلیم:

(الف) گورنمنٹ گرلز مڈل سکول راجپوت نگر موضع جودھ پور ضلع خانیوال میں نہ ہے جبکہ اعظم والا موضع بہاولپور میں مڈل کی بجائے گرلز پرائمری سکول کی عمارت تعمیر کی گئی۔ تاہم یہ درست ہے کہ گرلز پرائمری سکولز نواب والا موضع لکسن آباد' بلی والا موضع فرید پور' شاہ والا موضع بہاولپور اور پرائمری سکول موضع بہاولپور کی عمارات تعمیر ہو چکی ہیں اور ان میں سٹاف تعینات نہ کیا گیا ہے۔

(ب) گرلز پرائمری سکولز نواب والا موضع لکسن آباد' بلی والا موضع فرید پور اور شاہ والا موضع بہاولپور کی عمارات 96-1995 میں 4.26 ملین روپے فی سکول اور پرائمری سکول موضع بہاولپور کی عمارت 94-1993 میں 2.95 ملین روپے کی لاگت سے تعمیر ہوئیں۔ اس وقت ان سکولوں کی عمارات محکمہ تعلیم کے زیر کنٹرول ہیں۔

(ج) ان سکولوں کی S.N.E منظور ہو چکی ہیں۔ بھرتی پر عائد پابندی کے خاتمہ پر سٹاف کی تعیناتی کی جا سکے گی۔

گورنمنٹ ہائی سکول ٹینچ بھاٹہ راولپنڈی کے مسائل

*1510۔ ملک ابرار احمد، کیا وزیر تعلیم ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ

(الف) کیا یہ درست ہے کہ گورنمنٹ ہائی سکول مجیح بھاٹہ راولپنڈی 1965 سے کام کر رہا ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ یہ سکول کرایہ کی عمارت میں چل رہا ہے جو انتہائی خستہ حالت میں ہے' کھڑکیاں' دروازے اور فرش وغیرہ ٹوٹ چکے ہیں؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ اس سکول کے لئے پی پی۔ 10 کے لوگوں نے عوامی چندوں سے ایک پلاٹ محلہ ماجیاں میں خریدا جس کا رقبہ 21 کنال ہے اور یہ پلاٹ محکمہ تعلیم کے نام بھی منتقل ہو چکا ہے؟

(د) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس سکول کی عمارت کی تعمیر کے لئے سال 1990 میں مبلغ 18.89 لاکھ روپے کے فنڈز مختص کئے گئے تھے مگر محکمہ تعلیم کے افسران کی نااہلی کی وجہ سے lapse ہو گئے؟

(ہ) کیا یہ بھی درست ہے کہ اہلیان علاقہ نے اس سکول کی چار دیواری تقریباً چار لاکھ روپے کی لاگت سے تعمیر کروائی ہے مگر ابھی تک اس سکول کی عمارت کے لئے محکمہ تعلیم فنڈز مختص کروانے میں ناکام رہا ہے؟

(و) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس سکول کی عمارات کی تعمیر کے لئے اس سکول کے سٹاف اور اہلیان علاقہ نے گورنر پنجاب' راولپنڈی کے محکمہ تعلیم کے افسران D.E.O اور E.D.O سے کافی دفعہ درخواستوں اور ذاتی طور پر رابطہ کر کے تعمیر کرنے کی استدعا کی ہے مگر ابھی تک سکول کی عمارات کی تعمیر نہ ہو سکی ہے؟

(ز) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس سکول کی عمارات کی تعمیر کے لئے تقریباً 62 لاکھ کا PC-1 بنا کر ارسال کیا تھا مگر ابھی تک یہ رقم متعلقہ اتھارٹی کو ارسال نہیں کی گئی ہے۔

(ح) کیا حکومت اس سکول کی تعمیر کے لئے جلد از جلد رقم فراہم کرنے کو تیار ہے اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر تعلیم،

(الف) درست ہے۔

(ب) یہ بھی درست ہے۔

(ج) یہ درست نہ ہے۔ البتہ اہلیان علاقہ نے 15مرلہ کا پلاٹ خرید کر محکمہ تعلیم کے نام منتقل کیا۔

(د) یہ بھی درست نہ ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ سال 1990 میں مذکورہ سکول کی عمارت کی تعمیر کے لئے سکیم کی منظوری دی گئی اور فنڈز بھی مختص کئے گئے لیکن اہلیان علاقہ کی جانب سے مہیا کی گئی زمین ناموزوں ہونے کی بنا پر کسی ٹھیکیدار نے ٹینڈر میں حصہ نہ لیا۔

(ہ) اگرچہ یہ درست ہے کہ اہلیان علاقہ نے اپنی مدد آپ کے تحت مذکورہ جگہ پر چار دیواری تعمیر کرائی ہے۔ لیکن سائٹ اور location کے لحاظ سے زمین نامناسب ہونے کے باعث یہاں عمارت کی تعمیر میں دشواری ہے جس کی وجہ سے اس مقصد کے لئے فنڈز مختص نہ کئے گئے۔

(و) جز(ہ) کے جواب میں وضاحت پیش کر دی گئی ہے۔

(ز) اگرچہ مذکورہ سکول کی عمارت کی تعمیر کے لئے 61لاکھ روپے کا تخمینہ بنایا گیا تھا لیکن وسائل دستیاب نہ ہونے کے باعث فنڈز مختص نہ کئے جاسکے۔

(ح) موزوں زمین دستیاب ہونے کی صورت میں سکول کی عمارت کی تعمیر کے لئے اقدامات کئے جاسکیں گے۔

سرکاری سکولوں میں کمیونٹی کالج بنانے کی تفصیل

*1520۔جناب محمد آجاسم شریف، کیا وزیر تعلیم از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ لاہور شہر میں سرکاری سکولوں میں دوپہر کے وقت کمیونٹی کالج بنائے گئے ہیں ان کے نام اور جگہ کی تفصیل فراہم کی جائے؟

(ب) کیا یہ کمیونٹی کالج پرائیویٹ ادارے / افراد چلا رہے ہیں یا محکمہ خود انہیں چلا رہا ہے۔ نیز ان میں مختلف کلاسوں میں داخل ہونے والے طالب علم سے فیس کس شرح سے وصول کی جاتی ہے؟

(ج) اگر یہ پرائیویٹ ادارے / افراد چلا رہے ہیں تو ان کا معیار / میرٹ کیا ہے اور ان کی شرائط کیا ہیں۔ کیا ان کی تشہیر کی گئی اور کسی اخبار میں اشتہار دیا گیا تھا تو اس کا نام مع اشتہار کی تفصیل فراہم کی جائے اگر نہیں تو وجہ بیان فرمائیں؛

وزیر تعلیم:

(الف) یہ درست ہے کہ لاہور شہر کے 77 سرکاری سکولوں میں دوپہر کے وقت کمیونٹی کالج / ہائر سیکنڈری سکول بنائے گئے ہیں ان کے نام اور جگہ کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) ان کمیونٹی اداروں کو پرائیویٹ ادارے / افراد چلا رہے ہیں ان اداروں کے گیارہویں / بارہویں جماعت کے طالب علموں سے تین سو روپے ماہوار فیس وصول کی جاتی ہے۔

(ج) کسی ادارے کے لئے ایک سے زائد درخواستیں موصول ہونے کی صورت میں میرٹ بنانے کا طریقہ کار اور شرائط ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہیں۔ روزنامہ "نوائے وقت" مورخہ 20-03-2002 میں اشتہار دیا گیا جس کی نقل بھی ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

گورنمنٹ گرلز ہائی سکولوں کو ہائر سیکنڈری کا درجہ دینا

*1521: جناب محمد آجاسم شریف، کیا وزیر تعلیم ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا حکومت طالبات کی کثیر تعداد کے پیش نظر گورنمنٹ فاطمہ گرلز ہائی سکول فین روڈ اور گورنمنٹ گرلز ہائی سکول فیروز پور روڈ لاہور کو ہائر سیکنڈری سکول کا درجہ دینا چاہتی ہے؟

(ب) اگر جز بالا کا جواب اثبات میں ہے تو ان سکولوں کو کب اپ گریڈ کرنا چاہتی ہے، اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر تعلیم:

(الف) فی الحال موجودہ یا آئندہ مالی سال میں ان دونوں سکولوں کو ہائر سیکنڈری کا درجہ دینے کا کوئی منصوبہ ضلعی حکومت کے زیر غور نہ ہے۔

(ب) گورنمنٹ فاطمہ گرلز ہائی سکول فین روڈ، لاہور کا رقبہ 10 کنال اور گورنمنٹ گرلز ہائی سکول فیروز پور روڈ لاہور کا رقبہ 6 کنال 3مرلہ ہے۔ حکومتی پالیسی کے مطابق ہائی سکول کو اپ گریڈ کرنے کے لئے کم از کم16 کنال زمین درکار ہوتی ہے اور 10 کلومیٹر کے ارد گرد علاقہ میں کوئی دوسرا ہائر سیکنڈری سکول یا انٹر کالج نہیں ہونا چاہئے جبکہ دونوں سکولوں کی زمین بھی پوری نہ ہے اور گرلز ہائر سیکنڈری سکول اور کالجز 10 کلو میٹر کے ایریا میں موجود ہیں۔

گوھو پور / کلووال میں گرلز ھائی سکول کاقیام

*1523، جناب طاہر اختر ملک، کیا وزیر تعلیم ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ تحصیل سیالکوٹ کے قصبہ جات گوہد پور اور کلووال کے 20 کلومیٹر میں کوئی گرلز ہائی سکول موجود نہیں ہے جس کی وجہ سے اس علاقہ کی بچیاں مزید تعلیم کے لئے دور دراز کے سکولوں میں داخلہ لینے پر مجبور ہیں؟

(ب) کیا محکمہ مذکورہ علاقہ کے گاؤں کپور والی کے مڈل سکول کو ہائی کرنے کا ارادہ رکھتا ہے اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر تعلیم،

(الف) تحصیل سیالکوٹ کے قصبہ جات گوہد پور اور کلووال میں لڑکیوں کے لئے بالترتیب ہائر سیکنڈری اور ہائی سکول موجود ہیں۔ تاہم یہ درست ہے کہ ان کے درمیان تقریباً 20 کلومیٹر کے علاقہ میں کوئی گرلز ہائی سکول نہ ہے۔

(ب) مذکورہ سکول ناکافی زمین ہونے کے باعث اپ گریڈیشن کے لئے مروجہ پیمانہ پر پورا نہیں اترتا لہذا اسے ہائی سکول کا درجہ نہیں دیا جاسکتا۔

بہاولنگر کے سکولوں میں منظور شدہ سلیبس کے علاوہ دیگر کتب کی پڑھائی

*1554، محترمہ ثمینہ نوید، کیا وزیر تعلیم ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ پورے صوبے میں پنجاب ٹیکسٹ بک بورڈ کی منظور شدہ کتابیں اور سلیبس پرائمری سے دسویں کلاس تک پڑھائی جاتی ہے؛

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ ضلع بہاول نگر کے سکولوں میں پنجاب ٹیکسٹ بک بورڈ کی منظور شدہ کتب اور سلیبس کے علاوہ دیگر کتابیں بھی پڑھائی جا رہی ہیں۔ کیا اس کی اجازت حکومت کی طرف سے حاصل کی گئی ہے؛ کیا حکومت اس معاملہ کی تحقیقات کروانے اور اس کے ذمہ داران کے خلاف کارروائی کو تیار ہے؛

وزیر تعلیم،

(الف) یہ درست ہے کہ پورے صوبے میں پنجاب ٹیکسٹ بک بورڈ کی منظور شدہ کتابیں اور سلیبس پرائمری سے دسویں کلاس تک پڑھایا جاتا ہے۔

(ب) ضلع بہاولنگر کے سرکاری سکولوں میں صرف پنجاب ٹیکسٹ بک بورڈ کی منظور شدہ کتب اور سلیبس پڑھایا جاتا ہے۔ اس کے علاوہ اور کوئی دوسری کتب نہیں پڑھائی جاتیں۔

گرلز مڈل سکول رسول پور اوکاڑہ کی اپ گریڈیشن اور دیگر مسائل

*1558، ڈاکٹر مظفر علی شیخ، کیا وزیر تعلیم ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ گورنمنٹ گرلز مڈل سکول رسول پور ضلع اوکاڑہ میں اساتذہ کی کمی کی وجہ سے تعلیم کا سلسلہ تقریباً ختم ہو چکا ہے اور طالبات سارا دن فارغ بیٹھی رہتی ہیں؛

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ سکول کو جو سالانہ فنڈ دیا جاتا ہے اس کا استعمال کئی سال سے ٹھیک نہیں ہو رہا ہے؛

(ج) مذکورہ بالا سکول کو 1999 سے آج تک جو فنڈز دیئے گئے ان کے سال وار استعمال کی تفصیل سے ایوان کو آگاہ کریں؟

(د) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ سکول میں پنکھے نہ ہیں جس کی وجہ سے بچوں کو گرمی میں بیٹھنا پڑتا ہے؟

(ہ) کیا یہ بھی درست ہے کہ پچھلے سال مڈل کا رزلٹ صفر رہا ہے؟

(و) کیا یہ بھی درست ہے کہ پندرہ ہزار کی آبادی کے لئے صرف ایک گرلز مڈل سکول ہے اور تقریباً 20 کلومیٹر کے علاقہ میں کہیں بھی کوئی سکول نہ ہے؟

(ز) کیا حکومت رسول پور ضلع اوکاڑہ جیسے پسماندہ اور تعلیم سے محروم علاقے کے گرلز مڈل سکول کو ہائی سکول کا درجہ دینے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر تعلیم:

(الف) یہ درست نہ ہے کیونکہ مذکورہ سکول کی صرف 73 طالبات کو تعینات پانچ معلمات باقاعدگی کے ساتھ تعلیم دے رہی ہیں جبکہ S.S.T کی ایک اسامی خالی ہے۔

(ب) یہ بھی درست نہ ہے۔ مذکورہ سکول کے فنڈز سکول کونسل کے فیصلوں کے مطابق سکول کی ضروریات کو مد نظر رکھتے ہوئے حسب ضابطہ خرچ کئے گئے ہیں۔

(ج) مذکورہ سکول کو 1999 میں /13,080 روپے کی گرانٹ دی گئی جو کہ خرچ نہ کی گئی جبکہ سال 2000 میں فراہم کئے گئے 20,550 کے اخراجات کی تفصیل لف ہے۔ ان کے علاوہ 2001 تا 2004 اس سکول کو کوئی گرانٹ فراہم نہیں کی گئی ہے۔

DETAIL OF EXPENDITURES MADE DURING THE YEAR 2000.

White wash/ Paint and repair of floors	Rs. 15,000/-
Repair of main gate	Rs. 5,000/-
Purchase of charts	Rs. 550/-

(د) مذکورہ سکول میں پنکھے فراہم کر دیئے گئے ہیں۔

(ہ) درست ہے۔

(و) یہ درست نہ ہے کیونکہ موضع رسول پور کی آبادی تقریباً پانچ ہزار نفوس پرمشتمل ہے۔ اس موضع سے آٹھ کلومیٹر کے فاصلہ پر گرلز ہائی سکول منڈی احمد آباد موجود ہے۔

(ز) مذکورہ سکول ہائی سکول کا درجہ لینے کے لئے مروجہ پیمانہ پر پورا نہیں اترتا لہذا اسے ہائی سکول کا درجہ نہیں دیا جاسکتا۔

سکولوں میں فرنیچر اور دیگر سہولیات کی فراہمی کے لئے اقدامات

*1565۔ محترمہ حمیرا اویس شاہد، کیا وزیر تعلیم ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔
محکمہ تعلیم کے زیر انتظام چلنے والے تقریباً60 ہزار سے زائدسرکاری سکولوں میں فرنیچر اور دیگر ضروری سہولیات کا فقدان ہے۔ حکومت ان ضروریات کو پورا کرنے کے لئے کیا اقدامات کر رہی ہے اور اس کام کے لئے موجودہ سال میں کتنا بجٹ منظور ہوا اور کتنا خرچ ہو چکا ہے؟

وزیر تعلیم،

درست ہے کہ محکمہ تعلیم کے زیر انتظام چلنے والے اکثر سرکاری سکول کافی عرصہ سے فرنیچر اور دیگر ضروری سہولیات سے محروم چلے آرہے تھے۔ ضلعوں کے ترقیاتی بجٹ کے علاوہ موجودہ حکومت نے وزیراعلیٰ کے پنجاب ایجوکیشن سیکٹر ریفارم پرو گرام کے تحت صوبہ کے تمام سرکاری تعلیمی اداروں میں مرحلہ وار پروگرام کے تحت بنیادی ضروریات پوری کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ اس مقصد کے لئے حکومت پنجاب نے اپنے بجٹ برائے مالی سال 2003-04 سے ہر ضلع کو 14 کروڑ 70 لاکھ روپے فراہم کئے ہیں۔ اس سال صوبہ کے تقریباً ساڑھے چار ہزار سکولوں کو فرنیچر کی فراہمی مذکورہ بالا پروگرام کی ترجیحات میں شامل ہے۔ یہ پرو گرام تین سال تک جاری رکھا جائے گا۔

گورنمنٹ گرلز ہائی سکول مغل پورہ لاہور
کو فنڈز کی فراہمی

*1567، محترمہ حمیرا اویس شاہد، کیا وزیر تعلیم ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔
گورنمنٹ یاسمین گرلز ہائی سکول مغل پورہ لاہور کو سہولیات فراہم کرنے کے لئے 17 لاکھ روپے کی گرانٹ منظور ہو چکی ہے لیکن فنڈز ابھی تک جاری نہیں ہوئے۔ کیا حکومت وضاحت کرے گی کہ مذکورہ سکول کو اس کا منظور شدہ بجٹ کیوں نہیں ملا؟

وزیر تعلیم،
مذکورہ سکول میں تین اضافی کمروں، چار دیواری اور دو لیٹرین بلاک کی تعمیر کے لئے 17 لاکھ کے بجائے 7 لاکھ روپے کی گرانٹ منظور ہوئی۔ اس گرانٹ سے مذکورہ بالا تعمیراتی کام مکمل ہو چکے ہیں۔

راولپنڈی میں سکولوں اور ان میں دستیاب
سہولیات کی تفصیل

*1570، چودھری محمد ایاز، کیا وزیر تعلیم ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔
(الف) راولپنڈی شہر میں کتنے مڈل، پرائمری، ہائی اور ہائر سیکنڈری سکول ہیں؟ ان کے نام، جگہ اور ان میں زیر تعلیم طالب علموں کی تعداد سکول وار فراہم کی جائے؟
(ب) ان سکولوں میں بلڈ نگز کی تفصیل سکول وار فراہم کی جائے، نیز کیا ہر سکول میں زیر تعلیم طالب علموں کے مطابق یہ بلڈ نگز کافی ہیں؟
(ج) 1999 سے آج تک ان سکولوں میں کتنی مالیت کا فرنیچر فراہم کیا گیا اس کی تفصیل سکول وار فراہم کی جائے؟
(د) اس وقت کتنے سکولوں میں فرنیچر برائے طلباء نہ ہے ان سکولوں کے نام کیا ہیں؟ نیز ان کو یہ سہولت کب تک فراہم کر دی جائے گی؟

(ہ) اس وقت کتنے سکولوں میں بلڈنگ ان میں زیر تعلیم طالب علموں کی تعداد کے مطابق کم ہے ان کی تفصیل سکول وار فراہم کی جائے۔ نیز حکومت کب تک ان سکولوں کی بلڈنگز تعمیر کروانے کا ارادہ رکھتی ہے؟ اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

(و) 1999 سے آج تک ان سکولوں کو کتنی گرانٹ ہر سکول وار فراہم کی گئی ہے۔ کیا یہ گرانٹ ان سکولوں کی ضروریات کے مطابق تھی، اگر کم تھی تو اس کی وجوہات نیز آئندہ سالوں کے دوران ان کی ضروریات کے مطابق کب تک حکومت گرانٹ فراہم کرے گی؟

(ز) آئندہ سالوں میں حکومت راولپنڈی شہر میں مزید کتنے نئے سکول قائم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟ ان کے نام اور جگہ کی تفصیل فراہم کی جائے؟

وزیر تعلیم:

(الف) راولپنڈی شہر میں کام کرنے والے پرائمری، مڈل، ہائی اور ہائر سیکنڈری سکولوں کی تعداد درج ذیل ہے۔

	پرائمری	مڈل	ہائی	ہائر سیکنڈری	ٹوٹل
بوائز	80	12	28	4	124
گرلز	76	21	36	3	136

ان کے نام، جگہ اور ان میں زیرتعلیم طالب علموں کی تعداد کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) 1999 سے آج تک 13 پرائمری اور ایک مڈل سکول کو فرنیچر فراہم کیا گیا۔ سکول وار تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) درج ذیل سکولوں میں فرنیچر نہ ہے تاہم ان سکولوں میں فرنیچر فراہم کرنے کے لئے ترجیحی بنیادوں پر اقدامات کئے جا رہے ہیں۔ ان سکولوں کے ناموں کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

	پرائمری	مڈل	ٹوٹل
بوائز	3	7	10
گرلز	59	18	77

(ہ) درج ذیل سکولوں کی عمارات ان میں زیر تعلیم طالب علموں کی تعداد کے لحاظ سے ناکافی ہیں۔ وسائل اور درکار زمین دستیاب ہونے کی صورت میں ان کی عمارات تعمیر کرائی جا سکیں گی۔ تفصیل لف ہے۔

	پرائمری	مڈل	ہائی	ٹوٹل
بوائز	19	-	6	25
گرلز	19	9	7	35

(و) 1999 سے آج تک درج ذیل سکولوں کو گرانٹ فراہم کی گئی۔ سکول وار تفصیل لف ہے۔ دستیاب وسائل اور ترجیحات کے تحت ان سکولوں کو گرانٹ فراہم کی گئی۔

	پرائمری	مڈل	ہائی	ٹوٹل
بوائز	20	7	20	47
گرلز	64	16	22	102

(ز) سردست راولپنڈی شہر میں مزید کوئی نیا سکول کھولنے کی تجویز حکومت کے زیر غور نہ ہے۔

راولپنڈی کے کالجز اور دستیاب

سہولیات کی تفصیل

*1571۔ چودھری محمد ایاز، کیا وزیر تعلیم ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) راولپنڈی شہر میں کتنے کالج ہیں ان کے نام اور ان میں زیر تعلیم طالب علموں کی تعداد کیا ہے؟

(ب) کیا ان کالجز میں زیرتعلیم طالب علموں کی تعداد کے مطابق کمرے ہیں' اگر کم ہیں تو ان کی تعداد میں اضافہ کرنے کے لئے حکومت کیا اقدامات کر رہی ہے؟

(ج) 1999 سے آج تک ان کالجوں میں کتنے بچوں کو داخل کیا گیا اور کتنے بچے داخل نہ ہو سکے؟ کالج وار تفصیل فراہم کی جائے؟

(د) کیا حکومت راولپنڈی شہر میں مزید کالجز (برائے طلباء و طالبات) قائم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے' اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

(ہ) 1999 سے آج تک ان کالجوں کو سالانہ کتنی گرانٹ فراہم کی گئی ہے۔ کیا یہ گرانٹ ان کالجوں کی ضروریات کے مطابق تھی' اگر کم تھی تو اس کی وجوہات نیز آئندہ سالوں کے دوران یہ گرانٹ ان کالجوں کی ضروریات اور demand کے مطابق فراہم کرنے کے لئے کیا اقدامات کئے جا رہے ہیں؟

(و) 1999 سے آج تک ان کالجوں میں کتنے کمرے تعمیر کئے گئے ہیں ان کی تفصیل کالج وار فراہم کی جائے؟

(ز) اس وقت کتنے کالجز کے پاس طالب علموں کی سہولت کی خاطر بسیں فراہم کی گئی ہیں' ان کی تفصیل کالج وار فراہم کی جائے؟

وزیر تعلیم:

(الف) راولپنڈی میں کالجز کی کل تعداد 18 ہے مردانہ کالج 4 ہیں جبکہ زنانہ کالج 14 ہیں۔ کالجز کے نام اور ان میں زیرتعلیم طلباء کی تعداد کی فہرست (Annex-A) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) گورنمنٹ کالج برائے طلباء اصغر مال راولپنڈی' گورنمنٹ کالج برائے طلباء سٹلائیٹ ٹاؤن راولپنڈی کے علاوہ تقریباً تمام کالجز میں کمروں کی تعداد' طلباء و طالبات کی مناسبت سے کم ہے۔ چند ایک کالجز میں کمروں کی تعداد میں اضافہ کے لئے تجاویز ضلعی حکومت کے زیر غور ہیں۔

(ج)	سال	1999-2000	2000-2001	2001-2002	2002-2003
	داخل شدہ طلباء	18477	18658	17982	21172

جو طلباء داخلہ حاصل نہ کر سکے ان کی تعداد بتانا ممکن نہ ہے کیونکہ ہر طالب علم دو یا تین کالجز میں داخلہ کے لئے درخواست جمع کراتا ہے۔ تفصیل(Annex-B) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) طالبات کے لئے مزید تین کالجز وفاقی وزیر شیخ رشید احمد کی خصوصی گرانٹ سے کھولے جا رہے ہیں جبکہ طلباء کے لئے کم از کم دو مزید کالجز کی ضرورت ہے جن کی تجاویز ضلعی حکومت کے زیر غور ہیں۔

(ہ)	سال	1999-2000	2000-2001	2001-2002	2002-2003
	ترقیاتی(ADP)	20,00,000/-	63,17,000/	327,4,000/	70,00,000/
	غیر ترقیاتی	15,54,67,890/	16,89,07,460/	18,55,69,00/	19,93,25,500/

گرانٹ کے متعلق فیصلہ کرتے وقت نہ صرف کالجوں کی ضروریات بلکہ حکومت کے وسائل کو بھی مدنظر رکھا جاتا ہے جبکہ حکومت کی پالیسی یہ ہے کہ تعلیم کے فروغ کے لئے زیادہ سے زیادہ فنڈز مختص کئے جائیں اور آئندہ بھی ایسا ہی کیا جاتا رہے گا۔

(و) گورنمنٹ وقار النساء کالج برائے خواتین راولپنڈی سائنس بلاک بشمول 4 کمرے 2 سائنس لیبارٹری

2۔ گورنمنٹ کالج برائے خواتین سٹلائیٹ ٹاؤن راولپنڈی (i) ایم اے لائبریری بلاک (ii) آٹھ کمروں کا بلاک و سائنس لیب سالانہ ترقیاتی پروگرام کے تحت زیر تعمیر ہیں۔

(ز) راولپنڈی کے مندرجہ ذیل کالجز کو بسیں فراہم کی گئی ہیں؛

نام کالج	بسوں کی تعداد
1۔ گورنمنٹ کالج برائے خواتین راولپنڈی	4
2۔ گورنمنٹ وقار النساء کالج راولپنڈی	3
3۔ گورنمنٹ گارڈن کالج راولپنڈی	1

پی پی- 95 گوجرانوالہ میں بند سکولوں کا اجراء

*1579۔ میاں سعود حسن ڈار، کیا وزیر تعلیم ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) حلقہ پی پی- 95 میں کتنے سکولوں کی عمارات تو مکمل ہیں مگر ان میں سٹاف تعینات نہ کیا گیا ہے جس کی وجہ سے سکول بند پڑے ہیں؟

(ب) ان بند سکولوں کے نام اور ان کی عمارات کی تعمیر پر خرچ کردہ رقم کی تفصیل فراہم کی جائے؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ ان بند سکولوں کی عمارات ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہیں جس کی وجہ سے حکومت کا ان عمارات کی تعمیر پر خرچ کردہ کروڑوں روپیہ ضائع ہو رہا ہے؟

(د) کیا حکومت ان سکولوں میں سٹاف تعینات کرنے اور بند سکولوں کا اجراء کرنے کو تیار ہے، اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر تعلیم،

(الف) حلقہ پی پی- 95 میں پرائمری سے مڈل اپ گریڈیشن کے تحت 95-1994 میں دو اور 98-1997 میں ایک سکول کی عمارت مکمل ہوئی۔ ان سکولوں میں حصہ پرائمری کام کر رہا ہے جبکہ تاحال حصہ مڈل میں کلاسوں کا اجراء نہیں ہوا۔

(ب)

نمبر شمار	نام سکول	تعمیری اخراجات
1۔	گورنمنٹ گرلز مڈل سکول، کوٹ شاہاں	6.38 لاکھ روپے
2۔	گورنمنٹ گرلز مڈل سکول، ٹھٹھہ داد	6.38 لاکھ روپے
3۔	گورنمنٹ گرلز مڈل سکول، لمیانوالی	6.38 لاکھ روپے

(ج) یہ درست نہ ہے۔

(د) حکومت ان سکولوں میں سٹاف کی فراہمی کا ارادہ رکھتی ہے۔ فنانس ڈیپارٹمنٹ نے S.N.E بمطابق لیٹر نمبر S.O(S.N.E)3-14/2002 مورخہ 24-11-2003 جاری کر دی ہے۔ بھرتی پر سے پابندی اٹھنے کے بعد مروجہ پالیسی کے تحت ان سکولوں کے لئے اساتذہ کی بھرتی کی جائے گی۔

پی پی- 26 جہلم کے سکولوں کی تعداد اور اساتذہ کی تفصیل

*1640: شیخ تنویر احمد، کیا وزیر تعلیم ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) پی پی- 26 ضلع جہلم میں ہائی سکولز برائے طلباء و طالبات کی کل تعداد کیا ہے؟

(ب) متذکرہ سکولوں میں اساتذہ کی کل کتنی تعداد ہے، خالی اسامیاں کتنی ہیں اور کتنے عرصہ سے خالی پڑی ہیں؟

(ج) اگر جز ہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت متذکرہ سکولوں میں خالی اسامیوں کو پُر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر تعلیم:

(الف) پی پی- 26 ضلع جہلم میں 6 بوائز اور 5 گرلز ہائی سکول کام کر رہے ہیں۔

(ب) تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) سردست بھرتی اور تبادلہ جات پر پابندی عائد ہے۔ پابندی کے خاتمہ پر مذکورہ سکولوں میں خالی اسامیوں کو پُر کئے جانے کے اقدامات کئے جا سکیں گے۔

غیر نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات

محکمہ تعلیم میں کنٹریکٹ پر بھرتی ایجوکیٹرز کے لئے تنخواہ میں 15 فیصد اضافے کا مسئلہ

163: سید احسان اللہ وقاص، کیا وزیر تعلیم ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ تمام سرکاری ملازمین کی بنیادی تنخواہوں میں 15 فیصد اضافہ کر دیا گیا ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ محکمہ تعلیم میں کنٹریکٹ پر بھرتی ہونے والے ایجوکیٹرز کو اس اضافہ سے محروم رکھا گیا ہے جبکہ دیگر محکموں میں کنٹریکٹ ملازمین کی تنخواہوں میں بھی 15 فیصد اضافہ کیا گیا ہے؟

(ج) کیا حکومت محکمہ تعلیم میں کنٹریکٹ پر رکھے گئے ملازمین کی تنخواہوں میں اضافہ پر غور کر رہی ہے اور اگر نہیں تو اس کی کیا وجوہات ہیں؟

وزیر تعلیم:

(الف) درست ہے۔

(ب) یہ درست ہے کیونکہ ان اساتذہ (کنٹریکٹ پر بھرتی شدہ) کی شرائط ملازمت میں اس قسم کے کسی اضافہ کا ذکر نہ ہے۔ تنخواہ میں اضافہ سول سرونٹس کا کیا جاتا ہے جبکہ یہ ملازمین کنٹریکٹ پر ہیں۔

(ج) تنخواہوں میں اضافہ سول سرونٹس کا کیا جاتا ہے جبکہ یہ ملازمین کنٹریکٹ پر ہیں۔

تحصیل سوہاوہ ضلع جہلم میں بوائز / گرلز کالج اور ٹیکنیکل سنٹر کا قیام

167۔سید احسان اللہ وقاص، کیا وزیر تعلیم ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ تھانہ ڈومیل تحصیل سوہاوہ ضلع جہلم کے علاقہ میں کوئی بھی بوائے / گرلز کالج یا ٹیکنیکل سنٹر موجود نہیں ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ عوام کے دیرینہ مطالبہ کے باوجود حکومت نے اس طرف کوئی توجہ نہیں دی اور نتیجہ کے طور پر علاقہ ہذا تعلیمی پسماندگی کا شکار ہے؟

(ج) اگر جز ہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت متذکرہ علاقہ میں تعلیمی ادارے قائم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اور اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر تعلیم:

(الف) تھانہ ڈومیل تحصیل سوہاوہ میں ایک بوائز ہائر سیکنڈری اور ایک گرلز ہائر سیکنڈری سکول قائم ہیں جن میں چھٹی جماعت سے انٹرمیڈیٹ تک کلاسز چل رہی ہیں لیکن کوئی ٹیکنیکل سنٹر موجود نہ ہے۔

(ب) یہ درست نہ ہے۔ تھانہ ڈومیل میں درج ذیل تعلیمی ادارے کام کر رہے ہیں۔

تعلیمی اداروں کی تفصیل	بوائز	گرلز	کل تعداد
1۔ مسجد مکتب سکول	23	_	23
2۔ پرائمری سکول	58	64	122
3۔ مڈل سکول	05	10	15
4۔ ہائی سکول	07	02	09
5۔ ہائر سیکنڈری سکول	01	01	02
کل میزان	94	77	171

(ج) جز ہائے بالا کا جواب اثبات میں نہ ہے۔ علاقے میں تعلیمی ضروریات کے مطابق تعلیمی ادارے موجود ہیں۔ تاہم علاقے کی تعلیمی ضروریات کا تعین کرتے ہوئے ضلعی حکومت حسب ضرورت مزید سکول و کالج قائم کر سکتی ہے۔

ھائی سکول ڈومیلی تحصیل سوھاوہ ضلع جہلم؛

کوالیفائیڈ اساتذہ کی تعیناتی

168۔ سید احسان اللہ وقاص، کیا وزیر تعلیم ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ تھانہ ڈومیلی تحصیل سوہاوہ ضلع جہلم میں واقع ہائی سکول کا پچھلے سات سال سے رزلٹ صفر رہا ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس کی ایک وجہ اساتذہ کی کمی اور مناسب تعلیمی معیار رکھنے والے اساتذہ کا تقرر نہ کرنا ہے؟

(ج) اگر مندرجہ بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت مذکورہ سکول میں تجربہ کار اور کوالیفائیڈ اساتذہ تعینات کرنے کو تیار ہے اگر نہیں تو اس کی کیا وجوہات ہیں نیز سکول ہذا کے رزلٹ کو بہتر بنانے کے لئے حکومت کیا اقدامات کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔ تفصیل بتائی جائے؟

وزیر تعلیم:

(الف) تھانہ ڈومیلی تحصیل سوہاوہ ضلع جہلم میں ہائی سکول کی بجائے ہائر سیکنڈری سکول کام کر رہا ہے۔ اس سکول کا پچھلے سات سالوں میں رزلٹ کبھی بھی صفر فیصد نہ رہا ہے۔

(ب) جز بالا کے جواب کی روشنی میں یہ جز جواب کا متقاضی نہ ہے۔

(ج) مذکورہ سکول میں کوالیفائیڈ اور تجربہ کار اساتذہ پہلے سے ہی تعینات ہیں اور سال 2001، 2002، 2003 میں میٹرک کے نتائج بالترتیب 43، 55 اور 67 فیصد تھے۔

گورنمنٹ کالج آف ایجوکیشن فار سائنس ٹاؤن شپ لاہور

طلباء /طالبات کے مسائل

171۔ سید احسان اللہ وقاص، کیا وزیر تعلیم ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ گورنمنٹ کالج آف ایجوکیشن فار سائنس ٹاؤن شپ لاہور کی انتظامیہ نے ایجوکیشن یونیورسٹی کے حکم پر نئے طلباء کے نام پر وصول شدہ گزارہ الاؤنس کے چیک مستحق طلباء کو دینے سے محض اس لئے انکار کر دیا ہے کہ وہ کسی ایک مضمون میں سمیسٹر کے امتحان میں کامیاب نہیں ہوئے جبکہ اس سے قبل ایسا رویہ کبھی اختیار نہیں کیا اور نہ ہی طلباء اور طالبات کو اس بارے میں کوئی پیشگی وارننگ دی گئی؟

(ب) مذکورہ کالج میں فیس ہاسٹل میں اضافہ کس شرح سے اور کیوں کیا گیا ہے؟

(ج) General Combination of Subjects کی تفصیل پراسپیکٹس میں فراہم کرکے بغیر اطلاع کے طلباء کو یہ مضامین منتخب کرنے سے روک دیا گیا ہے۔ وجہ بیان فرمائیں؟

(د) کیا یہ درست ہے کہ کالج ہذا کے D.P.E نے طلباء اور طالبات کو فحش گالیاں دیں جس پر شدید ہنگامہ ہو گیا اور طلباء و طالبات نے اس واقعہ کے خلاف گورنر ہاؤس اور پریس کلب کے باہر احتجاجی مظاہرہ کیا؟

وزیر تعلیم:

(الف) حکومت پنجاب محکمہ تعلیم سے Internal Merit Scholarship کی مد میں رقم حاصل کرنے کے بعد کالج انتظامیہ نے محکمہ تعلیم کے سکالرشپ رولز 1958 کے عین مطابق طلباء اور طالبات کو اس کی ادائیگی کی۔
سکالرشپ رولز 1958 میں مرتب کئے گئے اور بعد ازاں ایجوکیشن کوڈ میں بھی شائع کئے گئے۔ (متعلقہ مواد کی کاپی ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے)
میرٹ پر آنے والے طلباء و طالبات کو سکالرشپ سے متعلق قواعد و ضوابط کی اطلاع پیشگی دے دی گئی تھی۔ واضح رہے کہ گزارہ الاؤنس نام کی کوئی رقم طلباء کے نام پر وصول نہیں کی گئی۔

(ب) کالج ہاسٹل کی فیس میں اضافہ خوراک کے معیار کو مزید بہتر بنانے کے لئے کالج کونسل کی منظوری سے کیا گیا جو کہ بعد ازاں طلباء کے نمائندوں سے گفتگو کے بعد واپس لے لیا گیا۔ یہ اضافہ 29۔ستمبر 2003 کو واپس لے لیا گیا تھا۔ پرنسپل صاحب کے آرڈر کی کاپی ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) یہ درست ہے کہ General Combination of Subjects سے متعلق تفصیل پراسپیکٹس میں دی گئی ہے۔ اس combination کو صرف پانچ طلباء و طالبات نے اختیار کیا۔ ٹائم ٹیبل میں اس کی تدریس کے اوقات مقرر کر دیئے گئے تھے۔ اس combination کو طلباء و طالبات 29۔اکتوبر تا یکم نومبر 2003 تک باقاعدگی سے پڑھتے رہے۔ بعد ازاں ان طلباء و طالبات نے اسے تبدیل کرنے کی تحریری درخواست دے دی۔
(درخواست کی فوٹو کاپی ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے)

(د) جہاں تک D.P.E کا طلباء و طالبات کو فحش گالیاں دینے کا تعلق ہے۔ یہ حقائق پر مبنی نہ ہے۔ دراصل چند شرپسند طلباء نے فرسٹ پروفیشن کی طالبات کو زبردستی کمرہ جماعت سے نکالنے کی کوشش کی تو لیکچرر فزیکل ایجوکیشن، واجد ظہور نے انہیں روکا جس پر طلباء مشتعل ہو گئے اور ان کے ساتھ دست و گریباں ہوئے۔ یہ درست ہے کہ طلباء نے اپنے

چند مطالبات بشمول اس مطالبے کے سلسلہ میں گورنر ہاؤس اور پریس کلب کے باہر مظاہرہ کیا۔

تحصیل جڑانوالہ، پی۔ٹی۔سی لیڈی ٹیچرز کی تنخواہوں سے بے جا کٹوتی اور ادائیگی کا مسئلہ

180۔ محترمہ خالدہ منصور، کیا وزیر تعلیم ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) جنوری / فروری 2003 تحصیل جڑانوالہ ضلع فیصل آباد میں پی۔ٹی۔سی لیڈی ٹیچرز کی تنخواہوں سے کٹوتی کس مد میں کی گئی ہے اور ایسا کس کے حکم پر ہوا ہے۔ کیا ان ٹیچرز کو کٹوتی کی رقم واپس ملنے کا کوئی امکان ہے؟

(ب) اگر یہ کٹوتی غیر قانونی ہے تو افسر مذکورہ کے خلاف کیا کارروائی عمل میں لائی گئی ہے؟ نیز محکمہ کے ضلعی آفیسر انچارج یا کسی اور افسر مجاز نے اس سلسلے میں کیا کیا ہے۔ کٹوتی کی جانے والی رقم کس کے پاس ہے؟

وزیر تعلیم:

(الف) تحصیل جڑانوالہ ضلع فیصل آباد کی پی۔ٹی۔سی لیڈی ٹیچرز کی ماہ جنوری / فروری 2003 کی تنخواہوں میں سے کسی قسم کی کٹوتی نہیں کی گئی۔

(ب) جز (الف) کے جواب کی روشنی میں جز (ب) جواب کا متقاضی نہ ہے۔

محکمہ تعلیم فیصل آباد۔ دس ہزار سے زائد کیش کی صورت میں کی گئی ادائیگیوں کی تفصیل

181۔ محترمہ خالدہ منصور، کیا وزیر تعلیم ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) پنجاب فنانشل رول نمبر 4.49 کے تحت contingent اخراجات کی ادائیگی (-/10,000 روپے سے زائد ادائیگی کی صورت میں) بذریعہ چیک یا ڈرافٹ ہونی چاہئے؟

(ب) مگر ان قوانین کی خلاف ورزی کرتے ہوئے محکمہ تعلیم ضلع فیصل آباد میں مالی سال 2001-02 اور 2002-03 میں بڑی بڑی رقوم نقد ادا کی گئیں۔ ایسی ادائیگیوں کی تفصیل بیان فرمائیں نیز یہ ادائیگیاں کس کے حکم سے کی گئیں؟

وزیر تعلیم،

(الف) درست ہے۔

(ب) محکمہ تعلیم ضلع فیصل آباد میں مالی سال 2001-02 اور 2002-03 میں -/10,000 روپے سے زائد کسی رقم کی نقد ادائیگی نہیں کی گئی۔

تحصیل سمندری-پی-ٹی-سی ٹیچرز کی تنخواہوں سے بے جا کٹوتی کا مسئلہ

182۔ محترمہ خالدہ منصور، کیا وزیر تعلیم ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ تحصیل سمندری ضلع فیصل آباد کے زنانہ اور مردانہ پی-ٹی-سی ٹیچروں کی تنخواہوں سے مالی سال 2002-03 میں کئی مہینوں تک کٹوتی کی گئی ہے؟ ایسا کس افسر کے حکم کے تحت کیا گیا ہے اور کٹوتی کی جانے والی رقم کس کے پاس ہے' اس کا مصرف کیا ہے۔ کیا مروجہ قوانین اس بات کی اجازت دیتے ہیں؟

(ب) اگر کٹوتی غیر قانونی ہے تو اس رقم کی واپسی کی صورت کیا ہے؟ نیز مجاز افسروں کے خلاف اگر کوئی ایکشن لیا گیا ہے تو تفصیل اس ایوان میں پیش فرمائی جائے؟

وزیر تعلیم،

(الف) تحصیل سمندری ضلع فیصل آباد کے زنانہ اور مردانہ پی-ٹی-سی ٹیچروں کی مالی سال 2002-03 کی تنخواہوں میں سے کسی ماہ کوئی کٹوتی نہیں کی گئی۔

(ب) جز(الف) کے جواب میں یہ جز جواب کا متقاضی نہ ہے۔

محکمہ تعلیم فیصل آباد۔ سرکاری رہائش رکھنے والے ملازم میاں بیوی کے ہاؤس الاؤنس کا مسئلہ اور تفصیل

183۔ محترمہ خالدہ منصور، کیا وزیر تعلیم ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ مروجہ قوانین کے تحت اگر میاں بیوی دونوں سرکاری ملازم ہوں اور حکومت کی فراہم کردہ رہائش میں اکٹھے رہ رہے ہوں تو دونوں اپنی تنخواہ کے ساتھ ہاؤس الاؤنس نہیں لے سکتے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ محمد ایوب بھٹی جو کہ کالج آف کامرس فیصل آباد میں لائبریرین ہیں، اپنی بیوی کے نام پر الاٹ شدہ سرکاری رہائش کوٹھی نمبر 2 آفیسر کالونی جڑانوالہ میں رہائش پذیر ہیں اور عرصہ دس سال سے زائد ہاؤس الاؤنس بھی لے رہے ہیں؟

(ج) کیا حکومت ایسی ہی کچھ اور رہائش گاہوں کی تفصیل اس ایوان میں پیش کرنے کا ارادہ رکھتی ہے جو فیصل آباد ضلع میں ہیں۔ کم از کم پچھلے تین سال کے اعداد و شمار مہیا فرمائے جائیں؟

وزیر تعلیم:

(الف) یہ درست ہے کہ مروجہ قوانین کے تحت اگر میاں بیوی دونوں سرکاری ملازم ہوں اور ایک ہی اسٹیشن پر تعینات ہوں تو حکومت کی فراہم کردہ سرکاری رہائش میں اکٹھے رہنے کی صورت میں دونوں اپنی تنخواہ کے ساتھ ہاؤس الاؤنس نہیں لے سکتے۔

(ب) ضلعی حکومت کی رپورٹ کے مطابق محمد ایوب بھٹی، گورنمنٹ کالج آف کامرس فیصل آباد میں لائبریرین ہیں جبکہ ان کی بیوی مسز کشور ناہید گورنمنٹ گرلز ہائی سکول جڑانوالہ میں ملازمت کرتی ہیں۔ ان کے اسٹیشنز مختلف ہیں اور درمیانی فاصلہ 45 کلومیٹر ہے۔ مزید برآں ایوب بھٹی مجاز اتھارٹی کی پیشگی اجازت کے بغیر اسٹیشن نہیں چھوڑ سکتا۔ اس لئے وہ اپنی تنخواہ کے ساتھ جائز ہاؤس الاؤنس لے رہا ہے جبکہ مسز کشور ناہید سرکاری رہائش میں رہتی ہیں اور قانون کے مطابق ہاؤس رینٹ ادا کر رہی ہیں۔

(ج) ضلع فیصل آباد میں چند ایک کالجز کے سوا کسی کالج میں سرکاری رہائش گاہیں نہیں ہیں اور جن کالجز میں سرکاری رہائش گاہیں ہیں وہاں رہائش پذیر ملازم قانون کے مطابق ہاؤس الاؤنس کے علاوہ مزید پانچ فیصد کٹوتی کروا رہے ہیں۔ تاہم ضلعی حکومت کی رپورٹ کے مطابق گورنمنٹ کالج جڑانوالہ میں تعینات محمد طارق ایوب لیکچرار (تاریخ) کا کیس رپورٹ ہوا ہے کہ وہ اپنی بیوی کے ساتھ سرکاری رہائش گاہ میں رہتا ہے جبکہ اس کی بیوی بھی گورنمنٹ کالج برائے خواتین میں لیکچرار ہے اور اپنی تنخواہ سے ہاؤس رینٹ منہا نہیں کروا رہی۔ E.D.O (ایجوکیشن) فیصل آباد کو اس سلسلے میں ابتدائی انکوائری کرنے کو کہا گیا ہے۔

پی پی- 4 گوجر خان۔بغیر کلاسز سکولوں کی عمارات اور کلاسز کے اجراء کی تفصیلات

184۔بریگیڈیر (ر) محمد حسن، کیا وزیر تعلیم ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) حلقہ پی پی- 4 گوجر خان میں کتنے سکول ہیں جن کی عمارات بنی ہوئی ہیں لیکن محکمہ نے ابھی تک کلاسوں کے اجراء کے لئے منظوری نہیں دی ہے؟

(ب) کیا حکومت ایسے سکولوں میں کلاسز کے اجراء کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک، اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

(ج) ایسے سکولوں کی تفصیلات بیان فرمائیں؟

وزیر تعلیم:

(الف) حلقہ پی پی- 4 گوجر خان میں 13 ایسے سکول ہیں جن کی عمارات تعمیر ہو چکی ہیں لیکن ابھی تک کلاسوں کا اجراء نہیں ہوا۔

(ب) جز (ج) کے جواب میں بیان کئے گئے 13 سکولوں میں سے گورنمنٹ گرلز ایلیمنٹری سکول ماچھیہ کی S.N.E منظور ہو چکی ہے جبکہ بقیہ 12 سکولوں کی S.N.E کی منظوری اور بھرتی پر

عائد پابندی کے خاتمہ پر ان سکولوں میں سٹاف کی تعیناتی کے لئے اقدامات کئے جائیں گے۔

(ج) نمبر شمار نام سکول

نمبر شمار	نام سکول
1۔	گورنمنٹ گرلز E/S بچہ
2۔	گورنمنٹ گرلز E/S قطبال
3۔	گورنمنٹ گرلز E/S ماچھیہ (S.N.E منظور ہو چکی ہے)
4۔	گورنمنٹ گرلز P/E موہڑی کھتریل
5۔	گورنمنٹ گرلز P/E رتڑی
6۔	گورنمنٹ گرلز P/E میانہ دلیال
7۔	گورنمنٹ گرلز E/S چک دولت
8۔	گورنمنٹ بوائز E/S پنڈ بالا
9۔	گورنمنٹ گرلز P/S کونتریلہ وارڈ نمبر 2
10۔	گورنمنٹ گرلز P/S نوتھیہ کلیال
11۔	گورنمنٹ گرلز P/S موہڑہ ماڑی
12۔	گورنمنٹ گرلز P/S چاپاڑی گجری
13۔	گورنمنٹ گرلز SP/E ڈھوک کھوکھراں

پی پی- 4 گوجر خان، بغیر عمارات کے سکولوں، اساتذہ اور طلباء کی تفصیلات

185۔ بریگیڈیر (ر) محمد حسن، کیا وزیر تعلیم ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) حلقہ پی پی- 4 گوجر خان میں بے گھر سکولوں کی تعداد کتنی ہے اور یہ کہاں کہاں واقع ہیں؟

(ب) ان سکولوں کے اساتذہ اور طلباء و طالبات کی تعداد کیا ہے؟

(ج) حکومت ان بے گھر سکولوں کو عمارات فراہم کرنے کا کب تک ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر تعلیم:

(الف) حلقہ پی پی۔ 4 گوجر خان میں درج ذیل صرف سات گرلز پرائمری سکول عمارات کے بغیر ہیں۔

نمبر شمار	نام سکول	تعداد طلباء	تعداد اساتذہ
1۔	گورنمنٹ گرلز P/S میانی بورگی	72	01
2۔	گورنمنٹ گرلز P/S کھبل	51	03
3۔	گورنمنٹ گرلز P/S اچہا	196	7
4۔	گورنمنٹ گرلز P/S نیو بھکام	60	02
5۔	گورنمنٹ گرلز P/S کوٹ سیداں	275	08
6۔	گورنمنٹ گرلز P/S کرولی	89	04
7۔	گورنمنٹ گرلز P/S خانپور	45	02

(ب) جز (الف) کے جواب میں وضاحت پیش کر دی گئی ہے۔

(ج) گورنمنٹ گرلز P/S خانپور کی عمارت کی تعمیر جاری ہے جبکہ گورنمنٹ گرلز پرائمری سکول کھبل کی عمارت کی تعمیر بھی فنڈز دستیاب ہونے کی صورت میں ترجیحی بنیادوں پر کر دی جانے گی۔ بقیہ پانچ بغیر عمارات کے سکولوں کی اپنی زمین نہ ہے۔ زمین دستیاب ہونے پر ان سکولوں کی عمارات بنانے کے لئے اقدامات کئے جا سکیں گے۔

پی پی۔ 59 فیصل آباد۔ تعلیمی اداروں کی تعداد و تفصیل اور بغیر چھت و چار دیواری سکولوں کی صورتحال

191۔ ملک خالد محمود ڈوٹو، کیا وزیر تعلیم ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) پی پی۔ 59 فیصل آباد میں طلباء و طالبات کے پرائمری' مڈل اور ہائی سکولوں کی تعداد کیا ہے اور کہاں کہاں واقع ہیں؟

(ب) پی پی۔59 میں طلباء و طالبات کے پرائمری' مڈل اور ہائی سکولوں کی تعداد جو بغیر چار دیواری اور چھت کے ہیں اور کہاں کہاں واقع ہیں اور کب تک ان سکولوں کو چار دیواری اور چھت مہیا کر دی جائے گی۔ اگر چار دیواری وغیرہ مہیا نہیں کی جا سکتی تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر تعلیم:

(الف) حلقہ پی پی۔ 59 فیصل آباد میں طلباء و طالبات کے درج ذیل پرائمری' مڈل اور ہائی سکول موجود ہیں ان کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

	پرائمری	مڈل	ہائی	ٹوٹل
بوائز	65	11	17	93
گرلز	51	24	16	91

(ب) پی پی۔ 59 میں طلباء و طالبات کا کوئی پرائمری' مڈل یا ہائی سکول بغیر عمارت کے نہ ہے جبکہ بغیر چار دیواری کے سکولوں کی تفصیل درج ذیل ہے۔

	پرائمری	مڈل	ہائی	ٹوٹل
بوائز	39	4	5	48
گرلز	11	7	4	22

ان سکولوں کے ناموں کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ مرحلہ وار پروگرام کے تحت ان سکولوں کی چار دیواری تعمیر کرادی جائے گی۔

لاہور بورڈ آف انٹرمیڈیٹ میں جعلی رول نمبر سلپس کے کیس کی موجودہ صورتحال

204۔سید احسان اللہ وقاص، کیا وزیر تعلیم ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) بورڈ آف انٹرمیڈیٹ اینڈ سیکنڈری ایجوکیشن لاہور میں میٹرک کے ضمنی امتحان 2003 میں جعلی رول نمبر سلپس پر امتحان دینے والے امیدواروں کے خلاف درج F.I.R کے مطابق کتنے ملزمان گرفتار ہوئے اور کیس کس مرحلہ میں ہیں؛

(ب) اس سکینڈل میں ملوث سرکاری افسران کون کون تھے اور ان کے خلاف کیا تادیبی کارروائی ہوئی؛

(ج) کیا اس سارے سکینڈل کی انکوائری رپورٹ مکمل ہو گئی ہے۔ اس میں کیا سفارشات شامل ہیں؛ ان سفارشات کے مطابق کیا عملدر آمد کیا گیا ہے؛ آئندہ اس طرح کے واقعات کی روک تھام کے لئے کیا اقدامات کئے گئے ہیں؛

وزیر تعلیم،

(الف) سیکنڈری سکول ضمنی امتحان 2003 میں جعلی رول نمبر سلپس پر امتحان دینے والے امیدواران کے خلاف ایف۔آئی۔آر نمبر 610/2003,1/2004,3/2004 and 6/2004,315/ 2003,296/2003 درج کروائی گئی تھیں۔معاملہ ابھی محکمہ پولیس میں زیر تفتیش ہے۔

(ب) ابھی انکوائری کی جا رہی ہے۔ انکوائری مکمل ہونے کے بعد انکوائری رپورٹ کی سفارشات کی روشنی میں ملوث افراد کے خلاف کارروائی عمل میں لائی جائے گی۔

(ج) نہیں۔ اس معاملے کی انکوائری کی جا رہی ہے۔ رپورٹ موصول ہونے پر سفارشات کی روشنی میں عملدر آمد کیا جائے گا۔

آئندہ اس قسم کے واقعات کی روک تھام کے لئے دو رول نمبر سلپس تیار کی گئی ہیں۔ ایک کمپیوٹر سے سکین ہو گی جو امیدوار کو ارسال کی جائے گی اور دوسری سلپ بورڈ سے پرنٹ ہو گی جس پر امیدوار کی تصویر چسپاں ہو گی۔ اس رول نمبر سلپ پر متعلقہ اہلکار اپنے

دستخط کر کے کنٹرولر امتحانات کے دستخط والی مہر لگا کر سینئر سپرنٹنڈنٹ کو مہیا کرے گا۔ سنٹر سپرنٹنڈنٹس روزانہ امتحان دینے والے امیدواروں کا اس رول نمبر سلپ اور کمپیوٹر کی سکین کردہ سلپ سے موازنہ کریں گے اور امتحان کے اختتام کے بعد امیدواروں کی رول نمبر سلپوں پر اپنے دستخط اور مہر لگا کر دفتر کو ارسال کریں گے۔

ضلع قصور۔اعلیٰ کارکردگی پر اساتذہ کے لئے انعامی رقم کی تفصیل

214۔سردار شوکت علی ڈوگر، کیا وزیر تعلیم ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) سال 2001 سے آج تک ضلع قصور کے اساتذہ کو اعلیٰ کارکردگی پر incentive دینے کے لئے حکومت نے کتنی رقم کس کس آفیسر کو دی۔ اس آفیسر کا نام، عہدہ، گریڈ اور جگہ تعیناتی کی تفصیل فراہم کی جائے؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ حکومت نے سال 02-2001 میں ضلع قصور کے اساتذہ کو اعلیٰ تعلیمی کارکردگی پر incentive دینے کے لئے جو رقم فراہم کی وہ ڈسٹرکٹ ایجوکیشن آفیسر (سیکنڈری) قصور نے 30۔جون 2003 کو اپنے ذاتی اکاؤنٹ میں منتقل کروالی ہے۔ یہ رقم کتنی ہے اور اس وقت کس اکاؤنٹ میں جمع ہے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ ابھی تک یہ رقم متعلقہ اساتذہ کو تقسیم نہیں کی گئی ہے بلکہ D.E.O سیکنڈری (قصور) اس پر ماہانہ منافع حاصل کر رہا ہے؟

(د) اگر جز بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت D.E.O سیکنڈری قصور کے خلاف E&D اور آرڈیننس خصوصی برطرفی ملازمت 2000 کے تحت کارروائی کرنے اور incentive کی رقم ان سے وصول کر کے متعلقہ اساتذہ کو تقسیم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر تعلیم:

(الف) سال 2001 سے آج تک ضلع قصور کے اساتذہ کو اعلیٰ کارکردگی پر incentive دینے کے لئے دی گئی رقوم وصول کرنے والے افسران کی تفصیل درج ذیل ہے:۔

نام	عہدہ	گریڈ	رقم	رقم نکلوانے کی تاریخ
محمد سعید کھوکھر	D.E.O(S.E)	19	7,00,000/-روپے	30.06.2003
چودھری حشمت علی	D.E.O(M.E.E)	19	8,10,300/-روپے	30.06.2003

(ب) یہ درست نہ ہے کیونکہ D.E.O(S.E) نے مذکورہ رقم سرکاری کرنٹ اکاؤنٹ نمبر 6-306 نیشنل بنک قصور میں جمع کرائی۔

(ج) یہ بھی درست نہ ہے۔ کیونکہ تمام رقم اساتذہ اور ہیڈ ماسٹرز میں تقسیم کر دی گئی تھی۔

(د) جزہائے بالا کے جواب کی روشنی میں کارروائی کی ضرورت نہ ہے۔

صوبہ میں پرائیویٹ سکولوں کی تعداد

222. محترمہ شاہین عتیق الرحمان، کیا وزیر تعلیم ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔
اس وقت صوبہ میں کل کتنے رجسٹرڈ اور غیر رجسٹرڈ پرائیویٹ سکول کام کر رہے ہیں۔ ان سکولوں کی تعداد ضلع وار فراہم کی جائے؟

وزیر تعلیم:

اس وقت صوبہ پنجاب میں 16985 رجسٹرڈ پرائیویٹ سکول کام کر رہے ہیں۔ جہاں تک غیر رجسٹرڈ تعلیمی اداروں کا تعلق ہے ان کا ریکارڈ محکمہ تعلیم کے پاس نہ ہوتا ہے۔ تاہم حالیہ سروے کے مطابق صوبہ پنجاب میں 9793 غیر رجسٹرڈ سکول کام کر رہے ہیں۔ رجسٹرڈ اور غیر رجسٹرڈ سکولوں کی ضلع وار تفصیل درج ذیل ہے۔

NUMBER OF REGISTERED AND UNREGISTERED PRIVATE SCHOOLS IN THE PUNJAB

Sr. No.	Name of District	Registered Schools	Unregistered Schools
1	Lahore City & Cantt	3936	587
2	Kassur	105	13
3	Okara	65	05
4	Sheikhupura	135	71
5	Gujranwala	1577	5604
6	Gujrat	755	393
7	Sialkot	907	608
8	Narowal	317	142
9	Hafizabad	87	145
10	M.B.Din	210	87
11	Rawalpindi	1750	532
12	Jhelum	661	15
13	Chakwal	289	159
14	Attock	414	122
15	Sargodha	110	70
16	Khushab	256	57
17	Mianwali	26	19
18	Bhakkar	18	05
19	Faisalabad	1712	149
20	Jhang	121	10
21	T.T.Sing	48	11
22	Multan	673	102
23	Sahiwal	406	188
24	Khanewal	206	80
25	Vehari	60	02
26	Lodhran	192	13
27	Pakpattan	183	127
28	R.Y Khan	473	102
29	Bahawalpur	334	53
30	Bahawalnagar	48	07
31	Rajanpur	127	36
32	Layyah	41	18
33	Muzaffargarh	369	257
34	D G. Khan	374	04
	Total	16985	9793

لاهور بورڈ۔ پرچہ اردو کلاس نہم کا قبل از وقت افشاء اور حکومتی کارروائی

232، جناب بلال یاسین، کیا وزیر تعلیم از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ موجودہ نہم کلاس کا اردو کا پرچہ جو کہ لاہور بورڈ کے زیر انتظام ہوا قبل از وقت out ہو گیا تھا؛

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ اردو کا پرچہ جس سکول سے قبل از وقت out ہوا اس سکول کی پرنسپل ضلع لاہور محکمہ تعلیم کے ایک اعلیٰ افسر کی بیوی ہے؛

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ اردو کا پرچہ اس اعلیٰ افسر نے خود اپنی بیوی کو قبل از وقت فراہم کیا تاکہ وہ اپنے سکول کے طالب علموں کو قبل از وقت یہ پرچہ فراہم کر سکے اور اس کا سکول بورڈ میں نمایاں پوزیشن حاصل کر سکے؛

(د) کیا یہ بھی درست ہے کہ یہ بات انکوائری میں ثابت ہونے کے باوجود اس اعلیٰ آفیسر اور اس کی بیوی کے خلاف کوئی قانونی اور محکمانہ کارروائی نہ ہوئی ہے؛

(ہ) کیا حکومت اس واقعہ کے ذمہ داران کے خلاف آرڈیننس 2000 کے تحت قانونی کارروائی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؛

وزیر تعلیم:

(الف) درست نہ ہے۔ ایسا کوئی واقعہ رونما نہیں ہوا۔

(ب) درست نہ ہے۔

(ج) درست نہ ہے۔

(د) درست نہ ہے۔ چونکہ کلاس نہم کا اردو کا پرچہ آؤٹ ہی نہیں ہوا اس لئے کوئی انکوائری بھی نہیں ہوئی ہے۔

(ہ) جواب مذکورہ بالا اجزا میں موجود ہے۔

سنٹرل ماڈل سکول لوئر مال لاہور۔ بورڈ کے کلاس نہم کے پرچہ اسلامیات میں بدانتظامی اور حکومتی کارروائی

233۔ جناب بلال یاسین، کیا وزیر تعلیم از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ سنٹرل ماڈل سکول لوئر مال لاہور نہم کلاس کے پرچوں کے لئے لاہور بورڈ کی طرف سے جو سنٹر بنایا گیا ہے اس میں امتحان دینے والے طالب علموں کی تعداد 300/350 تک ہے جبکہ نہم کلاس کے پرچہ اسلامیات کے لئے صرف 30 عدد question papers فراہم کئے گئے؛

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ طالب علموں کی تعداد کے مطابق question papers نہ ہونے کی وجہ سے اس سنٹر کے سپرنٹنڈنٹ نے عارضی طور پر دوسرے سنٹر کے سپرنٹنڈنٹ سے request کرکے question papers حاصل کرکے طالب علموں کو فراہم کئے جس کی وجہ سے اس سنٹر میں اسلامیات کا پرچہ ایک گھنٹہ لیٹ شروع ہوا؛

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس واقعہ کے خلاف طالب علموں اور ان کے والدین نے موقع پر زبردست احتجاج بھی کیا تھا؛

(د) کیا مذکورہ واقعہ کے ذمہ دار افراد کے خلاف کوئی قانونی کارروائی کی گئی، اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر تعلیم،

(الف) یہ درست نہ ہے۔ البتہ حقیقت یہ ہے کہ سنٹرل ماڈل سکول لوئر مال لاہور میں کلاس نہم کے امتحان کے لئے دو امتحانی سنٹرز بنائے گئے جس میں امیدواروں کی زیادہ سے زیادہ تعداد یوں ہے:۔

امتحانی مرکز نمبر 239 پہلا گروپ 190 دوسرا گروپ 188

امتحانی مرکز نمبر 240 پہلا گروپ 175 دوسرا گروپ 180

جبکہ بھیجے گئے امتحانی پرچہ جات کی تعداد 210/210 اور 200/200 ہے۔

(ب) یہ درست نہ ہے کیونکہ مذکورہ امتحانی مراکز میں طالب علموں کی تعداد سے زائد امتحانی پرچہ جات بھجوائے گئے لہذا نہ تو امتحانی مرکز میں پرچہ جات کم پڑے اور نہ ہی کسی دوسرے سپرنٹنڈنٹ سے اس سلسلہ میں request کی گئی نیز پرچہ لیٹ شروع ہونے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔

(ج) احتجاج کا ایسا کوئی واقعہ نہیں ہوا۔

(د) چونکہ احتجاج کا ایسا کوئی واقعہ نہیں ہوا۔ لہذا قانونی کارروائی کس کے خلاف اور کیونکر کی جاتی۔

پی پی۔ 123 سیالکوٹ تعلیمی اداروں کی تعمیر و ترقی اور اپ گریڈیشن کی تفصیلات

246۔جناب عمران اشرف، کیا وزیر تعلیم از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ حال ہی میں حکومت پنجاب نے تعلیمی اداروں کی تعمیر و ترقی کے لئے ہر ضلعی حکومت کو پندرہ کروڑ روپے مہیا کئے ہیں؟

(ب) مذکورہ فنڈز سے حلقہ پی پی۔ 123میں واقع تعلیمی اداروں کے لئے کتنی رقم مختص کی گئی ہے اور جن تعلیمی اداروں پر فنڈز لگانے کا پروگرام ہے ان کی تفصیل بیان فرمائیں؟

(ج) حلقہ پی پی۔123 میں ضلعی حکومت نے 2001 سے اب تک کن تعلیمی اداروں کی مرمت پر کتنی رقم خرچ کی۔ مذکورہ حلقہ میں بوسیدہ / خطرناک عمارتوں کی تفصیل بیان فرمائیں؟

(د) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ حلقہ میں واقع گورنمنٹ میرحسن گرلز ہائی سکول محلہ بجلی گھر کی عمارت انتہائی خطرناک اور بوسیدہ ہے۔ اگر جواب اثبات میں ہے تو اس کی ازسرنو تعمیر کا حکومت نے کیا پروگرام بنایا ہے؟

(ہ) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ حلقہ میں چند ایک پرائمری اور مڈل سکولوں کو اپ گریڈ کیا گیا اور متعلقہ سہولتیں اور اساتذہ فراہم کر دیئے گئے ہیں۔ اگر درست ہے تو 2001 سے اب تک اپ گریڈ کئے گئے اداروں کی تفصیل بیان فرمائیں؟

وزیر تعلیم:

(الف) حکومت نے موجودہ مالی سال 04-2003 میں تعلیمی اداروں میں ضروری سہولتوں کی فراہمی کے لئے ہر ضلع کو 14 کروڑ 70 لاکھ روپے کی رقم فراہم کی ہے۔

(ب) مذکورہ فنڈز سے حلقہ پی پی-123 میں واقع تعلیمی اداروں کے لئے 13 لاکھ روپے مختص کئے گئے ہیں۔ تعلیمی اداروں کی تفصیل درج ذیل ہے:۔

حلقہ پی پی- 123 کے تعلیمی اداروں کی تفصیل جن کے لئے موجودہ مالی سال میں فنڈز مختص کئے گئے ہیں۔

نمبر شمار	نام سکول	لاگت فرنیچر
1-	میر حسن گرلز ہائی سکول سیالکوٹ	1 لاکھ
2-	گورنمنٹ گرلز ہائر سیکنڈری سکول مراد پور	2 لاکھ
3-	گورنمنٹ گرلز ہائی سکول بارہ پتھر	1 لاکھ
4-	گورنمنٹ گرلز ہائی سکول احمدیہ سیالکوٹ	1 لاکھ
5-	گورنمنٹ گرلز ہائی سکول کوٹلی بہرام	1 لاکھ
6-	گورنمنٹ گرلز ایلیمنٹری سکول شہاب پورہ	1 لاکھ
7-	گورنمنٹ گرلز ایلیمنٹری سکول کشمیری محلہ	1 لاکھ
8-	گورنمنٹ M.C گرلز پرائمری سکول حاجی پورہ	1 لاکھ
9-	گورنمنٹ بوائز پرائمری سکول فتح گڑھا	50 ہزار
10-	گورنمنٹ بوائز پرائمری سکول مظفر پور	50 ہزار
11-	گورنمنٹ بوائز ایلیمنٹری سکول واٹر ورکس	50 ہزار

12۔	گورنمنٹ گرلز ایلیمنٹری سکول واٹر ورکس	50 ہزار
13۔	گورنمنٹ گرلز پرائمری سکول نیامیانہ پورہ	1 لاکھ
14۔	گورنمنٹ M.C بوائز پرائمری سکول حاجی پورہ	1 لاکھ
	میزان	13 لاکھ

(ج) حلقہ پی پی۔ 123 میں ضلعی حکومت نے 2001 سے اب تک تعلیمی اداروں کی مرمت پر دو کروڑ 65 لاکھ 48 ہزار روپے خرچ کئے ہیں۔ بوسیدہ/ خطرناک عمارتوں کی تفصیل درج ذیل ہے:۔

حلقہ پی پی۔ 123 میں بوسیدہ /خطرناک عمارتوں والے سکولوں کی تفصیل

1 میر حسن گورنمنٹ گرلز ہائی سکول سیالکوٹ
2۔ گورنمنٹ M.C ایلیمنٹری سکول شہاب پورہ سیالکوٹ
3۔ گورنمنٹ M.C ایلیمنٹری سکول کشمیری محلہ سیالکوٹ
4۔ گورنمنٹ M.C گرلز پرائمری سکول حاجی پورہ سیالکوٹ

(د) یہ درست ہے کہ گورنمنٹ میرحسن گرلز ہائی سکول محلہ بجلی گھر کی عمارت بوسیدہ ہے چونکہ مذکورہ سکول کی زمین صرف 13 مرلے ہے۔ لہذا متبادل زمین کا انتظام ہونے پرسکول کی عمارت کی تعمیر کے لئے اقدامات کئے جائیں گے۔

(ہ) مذکورہ حلقہ میں صرف دو پرائمری سکولز فتح گڑھ اور پکا گڑھا کو مڈل کا درجہ دیا گیا۔ ان سکولوں میں قریبی سکولوں کے اساتذہ کو عارضی طور پر تعینات کیا گیاہے۔

پنجاب ایجوکیشن ریفارم پروگرام میں ارکان اسمبلی کی شمولیت و مشاورت اور موجودہ صورتحال

248۔جناب عمران اشرف، کیاوزیر تعلیم ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ پنجاب ایجوکیشن ریفارم پروگرام کے لئے حکومت نے چھ ارب روپے مختص کئے ہیں اور ان کی تقسیم ڈسٹرکٹ سطح پر عمل میں آچکی ہے؛

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ پروگرام کے تحت ممبران پنجاب اسمبلی سے سکولوں و کالجوں کی تعمیر و مرمت کی نشاندہی سے متعلقہ کوائف اکٹھے کئے گئے تھے؛

(ج) کیا حکومت مذکورہ پروگرام کو عملی جامہ پہنانے کے لئے ان اکٹھے کئے گئے کوائف کے مطابق فنڈز استعمال کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔ اگر جواب اثبات میں ہے تو کب تک؛ اگر نفی میں ہے تو اس کی کیا وجوہات ہیں؟

وزیر تعلیم:

(الف) حکومت نے پنجاب ایجوکیشن ریفارم پروگرام کے تحت تعلیمی اداروں کو ضروری سہولیات کی فراہمی کے لئے اس سال 5۔ارب روپے مختص کئے ہیں جس میں سے ہر ضلع کو 14 کروڑ 70 لاکھ روپے فراہم کر دیئے گئے ہیں۔

(ب) صوبہ کے ایسے تمام تعلیمی ادارے جن میں بنیادی سہولیات کا فقدان ہے سے متعلق ممبران پنجاب اسمبلی سے معلومات حاصل کی گئیں اور missing facilities پر مبنی معلومات کو district profile کی صورت دی گئی۔

(ج) موجودہ مالی سال میں دستیاب وسائل کو مدنظر رکھتے ہوئے ان ترجیحی سکیموں پر عمل کیا جا رہا ہے جنہیں ضلعی سٹیئرنگ کمیٹی نے تجویز کیا ہے جبکہ بقیہ منصوبوں کو آئندہ مالی سالوں میں ترجیحات کے مطابق مکمل کیا جائے گا۔

صوبہ میں مسجد مکتب سکولز کی تعداد،

اساتذہ اور ان کی تنخواہ و الاؤنسز کی تفصیل

251۔چودھری غلام مرتضیٰ: کیا وزیر تعلیم ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) صوبہ میں ضلع وار مسجد مکتب سکولز کی تعداد کتنی ہے۔ کتنے سکولوں میں اساتذہ تعینات اور کتنے سکول بغیر اساتذہ کے ہیں۔ تفصیل ضلع وار فراہم کی جائے؟

(ب) مسجد مکتب سکولوں کے اساتذہ کو کس شرح سے ماہانہ تنخواہ دی جارہی ہے۔ کیا ان کو عام سرکاری سکولوں کے اساتذہ کے برابر تنخواہ اور الاؤنس دیئے جارہے ہیں' اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

(ج) مسجد مکتب سکول صوبہ میں کب شروع ہوئے تھے؟

(د) کیا حکومت مسجد مکتب سکولوں کے اساتذہ کی تنخواہیں بڑھانے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک' اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

(ہ) کیا مسجد مکتب سکول کے اساتذہ مستقل ملازمین ہیں یا کنٹریکٹ پر کام کر رہے ہیں؟

وزیر تعلیم:

(الف) صوبہ پنجاب میں 7,883 مسجد سکولز کام کر رہے ہیں۔ 6,634 مسجد سکولز میں آئمہ مکاتب تعینات ہیں جبکہ 1,249 مسجد سکولز آئمہ مکاتب کے بغیر ہیں۔ ضلع وار تفصیل لف ہے۔

(ب) آئمہ مکاتب کو 250 روپے ماہانہ اعزازیہ دیا جاتا ہے۔ ان کے علاوہ مسجد مکاتب میں سکیل نمبر 7 کے پی۔ٹی۔سی اساتذہ بھی تعینات ہوتے ہیں چونکہ آئمہ مکاتب طلباء کو صرف دو گھنٹے روزانہ قرآنی تعلیمات دیتے ہیں اس لئے انہیں سرکاری سکولوں کے دیگر اساتذہ کے برابر تنخواہ اور الاؤنسز نہیں دیئے جاسکتے۔

(ج) صوبہ پنجاب میں مسجد سکولوں کا منصوبہ 1980-81 سے شروع کیا گیا۔

(د) آئمہ مکاتب کے اعزازیے میں اضافہ کی تجویز زیر کارروائی ہے۔

(ہ) مسجد سکولوں کے آئمہ مکاتب مستقل ملازم نہ ہیں جبکہ انہیں طلباء کو صرف دو گھنٹے روزانہ قرآنی تعلیمات دینے کے عوض 250 روپے ماہانہ اعزازیہ دیا جاتا ہے۔

DISTRICT WISE STATUS OF GOVERNMENT MOSQUE SCHOOL WITH WORKING IMAM AND PTC TEACHERS

District	No. of School	Imam Teacher	PTC
Attock	153	100	147
Bahawalnagar	305	294	359
Bahawalpur	251	209	226
Bhakkar	324	244	321
Chakwal	131	91	132
D. G. Khan	494	483	594
Faisalabad	139	118	160
Gujranwala	146	126	211
Gujrat	310	212	278
Hafizabad	105	100	170
Jhang	335	332	339
Jhelum	133	131	185
Kasur	118	91	115
Khanewal	227	154	220
Khushab	178	117	173
Lahore Cantt.	28	28	42
Lahore City	81	73	101
Leyyah	355	329	450
Lodhran	83	54	87
Mandi Bahuddin	110	110	113
Mianwali	176	85	168
Multan	252	196	231
Muzaffargarh	350	342	287
Narowal	299	299	332
Okara	336	305	252
Pakpattan	147	144	158
Rehim Yar Khan	722	446	612
Rajanpur	166	148	203
Rawalpindi	126	107	133
Sahiwal	80	62	82
Sargodha	223	199	218
Sheikhupura	212	195	331
Sialkot	464	449	492
T.T Singh	109	108	109
Vehari	219	153	176
Total	**7883**	**6634**	**8307**

چودھری زاہد پرویز، جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر، جی، زاہد پرویز صاحب!

چودھری زاہد پرویز، جناب سپیکر! میری یونین کونسل کا پٹواری جس کو تبدیل ہوئے تقریباً دو ماہ ہو چکے ہیں اور وہ پٹواری بھی وزیراعلیٰ کے ڈائریکٹو سے تبدیل ہوا تھا۔

جناب سپیکر، آپ تشریف رکھیں۔ آپ کا پوائنٹ آف آرڈر valid نہیں ہے۔ آپ مہربانی کرکے تشریف رکھیں۔

چودھری زاہد پرویز، جناب سپیکر! میری بات تو سن لیں۔

جناب سپیکر، میں آپ کی بات کیسے سنوں؟ یہ پوائنٹ آف آرڈر نہیں ہے۔

چودھری زاہد پرویز، جناب سپیکر! تو پھر آپ ہماری بات کب سنیں گے؟ ہم آپ کو کب سنائیں؟

جناب سپیکر، آپ کا پوائنٹ آف آرڈر valid نہیں ہے۔

چودھری زاہد پرویز، جناب سپیکر! اسے پوائنٹ آف آرڈر سمجھ کر نہ سنیں بلکہ اس کو مسئلہ سمجھ کر سن لیں اور اس مسئلے کو حل کروا دیں۔ آپ کی حکومت کے احکامات پر اور وزیراعلیٰ کے احکامات پر عملدرآمد نہیں ہو رہا ہے۔

جناب سپیکر، آپ متعلقہ وزیر سے ان کے چیمبر میں مل لیں۔ اب آپ تشریف رکھیں۔

راجہ ریاض احمد، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر، جی، راجہ ریاض صاحب!

راجہ ریاض احمد، جناب سپیکر! میں راجہ بشارت صاحب کی توجہ چاہوں گا کہ میری تحریک التوائے کار پر ایک سپیشل کمیٹی بنی تھی۔

جناب سپیکر، راجہ صاحب! آپ کا پوائنٹ آف آرڈر valid نہیں ہے۔ دوسری گزارش یہ ہے کہ Call Attention Notice کے لئے صرف پندرہ منٹ ہیں اور یہ انتہائی اہم نوعیت کے سوال ہیں۔ یہ اپوزیشن کے ہی دئیے ہوئے سوال ہیں۔ اگر پندرہ منٹ آپ ایسے ہی ضائع کرنا چاہتے ہیں تو مجھے تو

کوئی اعتراض نہیں ہے۔ برائے مہربانی آپ تشریف رکھیں اور سوال کرنے دیں۔
جی تنویر اشرف کائرہ صاحب!

توجہ دلاؤ نوٹس

جناب تنویر اشرف کائرہ، شکریہ۔ جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 126 ہے۔

پولیس اسٹیشن سٹی لالہ موسیٰ کے اے۔ایس۔آئی کے ہاتھوں نوجوان کی ہلاکت اور حکومتی کارروائی کی تفصیل

126، **جناب تنویر اشرف کائرہ،** کیا وزیراعلیٰ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ مورخہ 26۔فروری 2004 کو تھانہ سٹی لالہ موسیٰ ضلع گجرات کے اسسٹنٹ سب انسپکٹر ارشد محمود نے کار کا تعاقب کرتے ہوئے عقب سے اندھا دھند فائرنگ کرکے کار میں سوار نوجوان دلشاد بٹ ولد محمد احسن کو ہلاک کر دیا۔

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ مقامی پولیس مقتول دلشاد بٹ کو فوری طبی امداد کے لئے ہسپتال لے جانے کی بجائے اٹھا کر تھانے میں لے گئی۔

(ج) کیا متذکرہ بدترین دہشت گردی کے واقعہ کا مقدمہ درج کیا گیا ہے اگر ہاں تو ایف۔آئی۔آر نمبر، نام، تاریخ، دفعات اور نامزد ملزمان کی تعداد کیا ہے۔ کارروائی کی تفصیل سے ایوان کو آگاہ کیا جائے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور،

(الف) اس ضمن میں تحریری درخواست مقتول مقدمہ کے والد مدعی محمد حسین ولد نور علی قوم کشمیری سکنہ محلہ قصبہ لالہ موسیٰ نے مورخہ 26-2-2004 بوقت دو بجے دن بشارت احمد اے۔ایس۔آئی ڈیوٹی افسر تھانہ سٹی لالہ موسیٰ کو پیش کی جو کہ بمضمون ذیل ہے۔

کہ میں محلہ قصبہ لالہ کا رہائشی ہوں اور ٹول ٹیکس پرانی چونگی پر ملازمت کرتا ہوں میرا لڑکا

دلشاد احمد بعمر تقریباً 19,20 سال اپنے بڑے بھائی محمد اسلم کے ساتھ ہوٹل پر رات کو ڈیوٹی کرتا تھا جس کے تعلقات بدنام منشیات فروش جاوید عرف بلو ولد عبدالمالک قوم کشمیری محلہ قصبہ سکنہ للہ موسیٰ کے ساتھ ہو گئے' میں نے اپنے لڑکے کو جاوید عرف بلو کے ساتھ پھرنے سے کئی بار منع کیا لیکن دونوں باز نہ آئے۔ آج تقریباً دس بجے دن جاوید عرف بلو مذکور میرے لڑکے کو کار نمبری 6555/MNE ٹیوٹا کرولا رنگ سفید میں بٹھا کر لے گیا مجھے ڈیوٹی کے دوران اطلاع ملی کہ دو بجے دن میرا لڑکا اور جاوید عرف بلو کار میں جا رہے تھے کہ نزد محمدی چوک قصبہ محلہ ارشد محمود اے۔ایس۔آئی بمع ایک کانسٹیبل نے دوران ناکہ بندی کار کو روکنے کی کوشش کی لیکن جاوید عرف بلو نے کار کو بھگا لیا جو پولیس نے سرکاری موٹر سائیکل پر تعاقب کیا اور فائر کیا جو گولی میرے بیٹے دلشاد کو ماتھے پر لگی جو کار میں ہی جاں بحق ہو گیا۔ جاوید عرف بلو کار کو بھگا کر لے گیا جبکہ یہ سارا وقوعہ مسمی محمد الطاف بٹ ولد عبدالعزیز قوم کشمیری اور پرویز حسین ولد نور حسین قوم کشمیری سکنہ محلہ قصبہ نے بچشم خود دیکھا ہے میرے بیٹے دلشاد احمد کے قتل کے پولیس ملازمین اور جاوید عرف بلو ذمہ دار ہیں ان کے خلاف قانونی کارروائی کی جائے۔ جس پر مقدمہ نمبر 62 مورخہ 26-2-2004 بجرم 302/34 ت۔پ تھانہ سٹی للہ موسیٰ درج رجسٹر ہوا۔ دوران تفتیش پایا گیا کہ ملزم نامزد ایف۔آئی۔آر جاوید عرف بلو نے جائے موقع نزد محمدی چوک قصبہ محلہ للہ موسیٰ سے تقریباً چھ سو قدم کے فاصلے پر فائر لگنے سے جانب کار جنوب سرور بلڈنگ کے نزدیک روک لی اور مقتول وہاں موقع پر جاں بحق ہو چکا تھا۔ بمطابق پوسٹ مارٹم رپورٹ ازاں مقتول کو ایک فائر لگنا تحریر ہوا ہے مزید مدعی مقدمہ نے تتمہ بیان میں ملزم ساجد محمود کانسٹیبل ولد سعی محمد قوم جٹ وڑائچ سکنہ چک نمبر 9 شمالی لوکڑی تھانہ بھلوال صدر ضلع سرگودھا کو نامزد کیا اور ملزمان نمبر 1۔ اے۔ایس۔آئی ارشد محمود ولد محمد فاضل قوم گجر سکنہ جانی چک تھانہ ڈنگہ' نمبر 2۔ محمد ساجد کانسٹیبل ولد سعی محمد قوم جٹ وڑائچ سکنہ چک نمبر 9 شمالی لوکڑی تھانہ بھلوال صدر ضلع سرگودھا کا مقدمہ ہذا میں حسب ضابطہ مورخہ 7-2-2004 کو گرفتار کر کے ریمانڈ جسمانی واپسی لغایت 10-3-2004 پر ہیں۔

ملزم جاوید عرف بلو ولد عبدالمالک قوم کشمیری سکنہ قصبہ محلہ للہ موسیٰ ابھی تک روپوش ہے۔ مدعی مقدمہ مع گواہان چشم دید و دیگر 8 کس اپنے موقف تائید ایف۔ آئی۔ آر پر قائم ہیں ملزمان سے interrogation ہو رہی ہے۔ تفتیش مقدمہ جاری ہے جو مقدمہ کو جلد از جلد حقائق پر یکسو کیا جائے گا۔

(ب) یہ درست نہ ہے بلکہ مقتول دلشاد بٹ موقع پر ہی جاں بحق ہو چکا تھا مقامی پولیس نے نعش سول ہسپتال پوسٹ مارٹم کے لئے بھجوائی۔

(ج) واقعہ کی اصل صورتحال پولیس کی کارروائی جز (الف) کے جواب میں تحریر ہے۔ ایف۔ آئی۔ آر نمبر 62/2004 درج ہو چکی ہے۔ ارشد محمود اے۔ایس۔ آئی اور ساجد محمود کانسٹیبل دونوں گرفتار ہیں اور اب جوڈیشل ریمانڈ پر جیل میں ہیں۔ جاوید عرف بلو نے ضمانت کروائی ہے۔ اس کی ضمانت confirm ہو چکی ہے۔ شکریہ

جناب تنویر اشرف کائرہ: جناب سپیکر! حقائق اس سے کچھ مختلف ہیں۔ دن دہاڑے پولیس والوں نے سیدھا سادہ ایک قتل کیا۔ پولیس والے اس وقت plain کپڑوں میں اور پرائیویٹ موٹر سائیکل پر تھے۔ انھوں نے دلشاد بٹ اور بلو بٹ کو روکنے کے لئے اشارہ کیا۔ جب وہ نہیں رُکے تو انھوں نے ان کا تعاقب کر کے فائر مار کر قتل کر دیا۔ اگر اس مقدمہ کی انکوائری، پولیس والوں کی انکوائری وہیں کی لوکل پولیس ہی کرے گی تو پھر ممکن نہیں ہو گا کہ وہ اپنے پیٹی بند بھائیوں کو مجرم ٹھہرائیں۔ آپ کو علم ہے کہ گجرات میں جس طرح کے حالات و واقعات ہیں، جس طرح قتل و غارت ہو رہی ہے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، وزیر قانون صاحب!

وزیر قانون و پارلیمانی امور: جناب سپیکر! یہ Call Attention Notice ہے۔ اس پر overall گجرات یا پورے پنجاب کی امن و امان کی صورتحال پر بات نہیں کی جا سکتی۔ کل امن و امان پر جب بحث ہو گی تو معزز رکن پھر یہ باتیں کر لیں۔ دوسرا انھوں نے کہا ہے کہ حقائق مختلف ہیں۔ ہم نے تو مدعی کی درخواست کے مطابق ہی ملزمان کا چالان کیا ہے، گرفتار کیا ہے اور اب وہ جوڈیشل lockup

میں ہیں۔ ابھی معزز رکن خود بھی یہی فرما رہے ہیں کہ پولیس والوں نے قتل کیا ہے تو اگر پولیس والوں نے قتل کیا ہے تو اس میں انھیں گرفتار کر لیا گیا ہے۔

جناب تنویر اشرف کائرہ : جناب سپیکر! میری گزارش یہ ہے کہ اگر اس کیس کی انکوائری لوکل پولیس کرے گی تو ہمیں انصاف کی توقع نہیں ہے۔ لہذا میری گزارش ہے کہ انکوائری کرائم برانچ میں out of district تبدیل کی جائے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور : جناب سپیکر! انکوائری تو تب تبدیل کی جائے کہ جب مدعی مطمئن نہ ہو۔ مدعی نے جن ملزمان کو نامزد کیا ہم نے وہ چالان کروا دیئے ہیں۔ اب مزید یہ کیا چاہتے ہیں؟ کس چیز کی انکوائری چاہتے ہیں؟ مدعی نے جن لوگوں کو نامزد کیا ہم نے انھیں گرفتار کر لیا' چالان کر دیئے اور اب وہ جوڈیشل lockup میں ہیں۔ اب مدعی مزید کیا چاہے گا؟ مدعی کی خواہش اور تسلی کے مطابق تفتیش ہو چکی ہے' ملزمان گرفتار ہو چکے ہیں۔ اب مزید یہ کس امر کی تفتیش چاہتے ہیں؟ اس کی ذرا وضاحت کر دیں تو پھر میں جواب عرض کرتا ہوں۔

چودھری اصغر علی گجر : پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر : جی' فرمائیے!

چودھری اصغر علی گجر : جناب سپیکر! میں یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ یہ بات درست ہے۔ راجہ صاحب فرما رہے ہیں کہ مدعی نے جن ملزمان کو نامزد کیا ان کو گرفتار کر لیا گیا ہے۔ اب کس بات کی نئے سرے سے تفتیش کی جائے۔ جن لوگوں کو گرفتار کیا گیا ہے کل ان لوگوں کو وہی پولیس بے گناہ declare کر دے گی۔ وہ بے گناہ declare ہو جائیں گے اور باہر آ جائیں گے۔ راجہ صاحب کی اطلاع کے لئے عرض ہے کہ چونکہ لوکل پولیس قاتل ہے اور لوکل پولیس ہی ان کی تفتیش کر رہی ہے۔ یہ چیز یقینی ہے کہ وہ ان لوگوں کو بے گناہ declare کر دیں گے اس لئے کھلی اور منصفانہ تفتیش کے لئے لازم ہے کہ اس تفتیش کو ضلع سے باہر تبدیل کیا جائے تا کہ مدعی کی satisfaction ہو سکے۔ شکریہ

وزیر قانون و پارلیمانی امور، جناب سپیکر! اصغر گجر صاحب نے فرمایا ہے کہ پولیس ان کو بے گناہ قرار دے دے گی۔ پولیس نے انھیں بے گناہ قرار نہیں دیا بلکہ ہم نے ان کو گنہگار قرار دے کر چالان بھی عدالت میں submit کر دیا ہے۔

جناب سپیکر: اب تو چالان بھی عدالت میں submit ہو گیا ہے۔

جناب تنویر اشرف کائرہ: جناب سپیکر! اگر مدعی درخواست دیں تو کیا یہ تفتیش ضلع سے باہر تبدیل کر دیں گے؟

جناب سپیکر: اب مدعی کیا درخواست دیں گے؟ وزیر قانون نے کہا ہے کہ جتنے بھی ملزمان تھے وہ چالان ہو چکے ہیں اور کیس عدالت میں submit ہو چکا ہے۔

جناب تنویر اشرف کائرہ: جناب سپیکر! دو انکوائریاں held کی گئی ہیں۔ ایک انکوائری میں ایک پولیس والے کو بے گناہ کر دیا گیا ہے جبکہ دوسری انکوائری میں دوسرے پولیس والے کو بے گناہ قرار دے دیا گیا ہے۔ اب جو مقدمہ ہے وہ تو وہیں پر ختم ہو جائے گا۔

جناب سپیکر: نہیں' ایسا نہیں ہے کیونکہ وزیر قانون صاحب فرما رہے ہیں کہ سب چالان ہوئے ہیں۔

جناب تنویر اشرف کائرہ: جناب والا! اس کے علاوہ جو گواہ تھا اسے پولیس نے ملزم ٹھہرا دیا ہے۔ معزز وزیر قانون نے بھی جس کے بارے میں ذکر کیا ہے۔ بلو بٹ جو کہ منشیات فروش تھا اس کے خلاف کوئی مقدمہ نہیں ہے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور، جناب سپیکر! میں گزارش کروں گا کہ یہ murder case ہے۔ ایسی بات نہیں ہے کہ پولیس اس بارے میں غیر ذمہ داری کا ثبوت دے۔ مدعی فریق نے جن لوگوں کو nominate کیا وہ سب کے سب چالان ہو چکے ہیں اور چالان بھی عدالت میں پیش ہو چکا ہے۔

جناب سپیکر: کائرہ صاحب! ایف۔ آئی۔ آر میں جتنے بھی نامزد ملزمان تھے وہ تمام کے تمام چالان ہو چکے ہیں لہذا اب تفتیش تبدیل کرنے کا کوئی مقصد نہیں ہے۔ اگلا Call Attention Notice No.143 جناب سمیع اللہ خان' رانا آفتاب احمد خان اور محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری صاحبہ کی طرف سے ہے۔

مریدکے کی نواحی آبادی میں بچوں کا قتل
اور حکومتی کارروائی کی تفصیل

رانا آفتاب احمد خان : کیا وزیر اعلیٰ از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ :

(الف) کیا یہ درست ہے کہ 16 ۔ اپریل 2004 کو مریدکے کی نواحی آبادی محلہ معظم کالونی داؤ کی میں ایک سات سالہ بچے محمد رمضان کا گلی میں کھیلتے ہوئے چھریوں سے گلہ کاٹا اور پیٹ چاک کیا جس کی وجہ سے وہ دم توڑ گیا؛

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس سے دو روز قبل مذکورہ آبادی میں اسی طریقہ سے ایک بچی کو قتل اور ایک لڑکے کو شدید زخمی کیا گیا تھا؛

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ مریدکے پولیس نے پُرامن احتجاج کرنے والے افراد پر لاٹھی چارج کیا۔ آنسو گیس پھینکی اور ہوائی فائرنگ کی جس سے ایک شخص ہلاک اور کئی افراد زخمی ہوئے؛

(د) کیا یہ بھی درست ہے کہ پولیس نے پُرامن احتجاج کرنے والے افراد کے خلاف مقدمات درج کئے ہیں اگر ہاں تو ان کی تعداد کیا ہے؛

(ہ) اگر جز ہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا مریدکے پولیس نے مذکورہ واقع میں ملوث افراد کو گرفتار کر لیا ہے۔ اگر ہاں تو کب اور ان کے نام کیا ہیں ۔ نیز واقعہ میں ملوث افراد کی بجائے پُرامن احتجاج کرنے والے افراد کو گرفتار کرنے کی وجوہات کیا ہیں؛ تفصیل بیان کی جائے؛

جناب سپیکر : جی، وزیر قانون صاحب!

وزیر قانون : شکریہ۔ جناب سپیکر!

(الف) یہ درست ہے۔

(ب) یہ اس حد تک درست ہے کہ اس سے قبل اسی طریقہ سے ایک بچی کو قتل کیا گیا۔

(ج) یہ درست نہ ہے بلکہ مشتعل ہجوم میں چند شرپسند عناصر نے پولیس پر فائرنگ اور پتھراؤ کیا جس کے نتیجے میں کئی پولیس ملازمین و افسران زخمی ہوئے۔ نیز مشتعل ہجوم کی فائرنگ سے ہی ایک راہ گیر ریاض احمد نامی جاں بحق ہوا جس کی نسبت مقدمہ نمبر 111 مورخہ 16-4-2004 زیر دفعہ 302/148/149۔ت پ تھانہ سٹی مرید کے، متوفی ریاض احمد کے والد محمد نذیر کے بیان پر درج رجسٹر ہوا۔

(د) یہ درست نہ ہے کہ پولیس نے پُرامن افراد کے خلاف مقدمات درج کئے ہیں۔ صرف ان لوگوں کے خلاف مقدمہ نمبر 110/2004 جرم 395۔ ت پ تھانہ سٹی مرید کے درج کیا گیا جو کہ شر پسند تھے، جنھوں نے روڈ بلاک کیا، عوام اور پولیس پر پتھراؤ کیا جن کی تعداد چند افراد پر مشتمل ہے۔

(ہ) جی ہاں مرید کے پولیس نے بچوں کے قاتل trace کر لئے ہیں تاہم چند ناگزیر وجوہات کے پیش نظر ان کے نام صیغہ راز میں رکھے جا رہے ہیں۔ جس وقت یہ جواب دیا گیا تھا اس وقت ان کے نام نہیں بتائے گئے تھے لیکن اب میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ اس سلسلے میں حافظ ارشد اور امداد حسین ملنگ کو گرفتار کر لیا ہے۔ انھیں اس مقدمہ میں چالان کر دیا گیا ہے اور اس وقت وہ جوڈیشل ریمانڈ پر ہیں۔

رانا آفتاب احمد خان : جناب سپیکر! وزیر قانون صاحب نے خود admit کیا ہے کہ وہاں پر ایک بچہ قتل ہوا۔ جب آپ کے ملک یا اس صوبے میں امن و امان کی صورتحال ایسی ہو تو پھر لوگ احتجاج نہیں کریں گے تو کیا کریں گے؟ کیا آپ سوچ سکتے ہیں کہ اس معاشرے میں کوئی پولیس پر فائر کر سکتا ہے؟ وہ لوگ پُرامن احتجاج کر رہے تھے جن کی بچی اور بچہ قتل ہو گیا تھا اور صرف اس لئے احتجاج کر رہے تھے کہ ان کی دادرسی نہیں ہو رہی تھی۔ وزیر موصوف بتائیں کہ کیا یہ ان گرفتار کئے گئے لوگوں کو چھوڑنے کا ارادہ رکھتے ہیں؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور ، جناب سپیکر ! پہلی بات میرے بھائی نے یہ کہی ہے کہ پُرامن احتجاج تھا۔ میں اس سے اتفاق نہیں کرتا۔ احتجاج پُرامن نہیں تھا بلکہ وہاں پر کئی گھنٹے مین روڈ کو بلاک کیا گیا، پولیس پر پتھراؤ کیا گیا، پولیس کے ملازمین زخمی ہوئے اور ایک شخص ریاض احمد ہلاک بھی ہوا۔ اس

کے والد نے پرچہ درج کروایا ہے۔ چنانچہ یہ احتجاج پُرامن نہیں تھا۔ دوسری بات یہ ہے کہ اس سلسلے میں کسی شہری کو گرفتار نہیں کیا گیا اس لئے انھیں رہا کرنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔

تحاریک استحقاق

جناب سپیکر: جی، شکریہ۔ ٹھیک ہے۔ اب ہم تحاریک استحقاق take up کرتے ہیں۔ تحریک استحقاق نمبر 26 جناب محمد وقاص صاحب۔۔۔ تشریف نہیں رکھتے لہذا تحریک استحقاق dispose of ہوئی۔

جناب ارشد محمود بگو: جناب والا! وہ آئے ہوئے ہیں۔

جناب سپیکر: ایوان میں تو موجود نہیں ہیں۔ پیش تو انھوں نے ہی کرنی تھی۔ اگلی تحریک استحقاق نمبر 27 سید احسان اللہ وقاص!

بیت المال کی سالانہ رپورٹ بابت 2003
پیش کرنے میں تاخیر

سید احسان اللہ وقاص: میں حال ہی میں وقوع پذیر ہونے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے تحریک استحقاق پیش کرتا ہوں جو اسمبلی کی فوری دخل اندازی کا متقاضی ہے۔ معاملہ یہ ہے کہ پنجاب بیت المال ایکٹ 1991 کے سیکشن II کے مطابق حکومت ہر سال بیت المال کی سالانہ رپورٹ اسمبلی میں پیش کرنے کی پابند ہے۔ سال 2003 کی رپورٹ اسمبلی میں پیش نہیں کی گئی۔ سیکشن II میں درج ہے کہ کونسل ہر سال زیادہ سے زیادہ 15۔مارچ تک پچھلے 31۔دسمبر تک ختم ہونے والے سال کی سالانہ کارکردگی کی رپورٹ تیار کر کے گورنر صاحب کو پیش کرے گی اور گورنر صاحب اس رپورٹ کی ایک نقل صوبائی اسمبلی کے سامنے رکھیں گے مگر ابھی تک سال 2003 (از یکم جنوری تا 31۔دسمبر 2003) کی سالانہ کار کردگی رپورٹ ایوان میں پیش نہیں کی گئی۔

متذکرہ رپورٹ پیش نہ کرنے سے نہ صرف میرا بلکہ اس معزز ایوان کا استحقاق مجروح ہوا ہے لہذا میری اس تحریک کو ایوان میں پیش کرنے کی اجازت دی جائے اور اسے باضابطہ قرار دیتے ہوئے

مجلس استحقاقات کے سپرد کیا جائے۔

جناب سپیکر، آپ کوئی شارٹ سٹیٹمنٹ دینا چاہتے ہیں؟

سید احسان اللہ وقاص، جناب والا! میں اس پر شارٹ سٹیٹمنٹ دینا چاہتا ہوں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر، جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور، جناب سپیکر! چونکہ اس کا جواب وزیر بیت المال نے دینا ہے لیکن وہ اس وقت ایوان میں تشریف فرما نہیں ہیں۔ لہذا میری استدعا ہو گی کہ اس کو pend کر لیا جائے اور ان کی موجودگی میں معزز رکن شارٹ سٹیٹمنٹ دیں تو زیادہ مناسب ہو گا۔

جناب سپیکر، ٹھیک ہے۔ یہ تحریک استحقاق پیر تک کے لئے pend کی جاتی ہے۔ اگلی تحریک استحقاق نمبر 32 لیفٹیننٹ کرنل (ریٹائرڈ) محمد عباس!

ایس۔ایچ۔او تھانہ شکر گڑھ اور ڈی۔ایس۔پی شکر گڑھ کا رکن اسمبلی سے ہتک آمیز سلوک

لیفٹیننٹ کرنل (ر) محمد عباس، جناب سپیکر! شکریہ۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم ہ میں حال ہی میں وقوع پذیر ہونے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے تحریک استحقاق پیش کرتا ہوں جو اسمبلی کی فوری دخل اندازی کا متقاضی ہے۔ معاملہ یہ ہے کہ میں مورخہ 28۔مارچ 2004 تقریباً صبح 10.30 بجے شکر گڑھ، ظفر وال سڑک پر اپنی سرکاری کار نمبر LOY- 3263 پر جا رہا تھا۔ میرے چند ساتھی بھی اپنی گاڑیوں میں میرے ہمراہ تھے۔ اسی دن تحصیل شکر گڑھ کی چند نشستوں پر یونین کونسل کے ناظمین کا الیکشن بھی ہو رہا تھا۔ جونہی میری گاڑی شکر گڑھ، ظفر وال سڑک پر واقع پٹرول پمپ کے سامنے پہنچی تو ایس۔ایچ۔او تھانہ شکر گڑھ رانا اسلام نے یک لخت میری اور میرے ساتھیوں کی گاڑیوں کو گھیرے میں لے لیا۔ ان کے ساتھ ڈی۔ایس۔پی شکر گڑھ رانا جاوید اور پولیس کی بھاری نفری بھی تھی۔ پھر انھوں نے میرے ساتھی جن میں میرے بھائی چودھری طارق انیس

(ایڈووکیٹ) سابقہ ایم۔پی۔اے اور سپیشل اسسٹنٹ ٹو چیف منسٹر پنجاب، حافظ رضوان مسعود ناظم ضلع نارووال، ایک ایڈووکیٹ اور چند ہمارے گن مین بھی شامل تھے، زبردستی گاڑیوں سے نکالنا شروع کر دیا۔ میں نے مندرجہ بالا پولیس افسران سے بڑے اچھے طریقے سے بات کی اور ان کو بتایا کہ جیسے آپ حضرات کو معلوم ہے کہ میں ایم۔پی۔اے ہوں اور حکومت پنجاب کا پارلیمانی سیکرٹری بھی ہوں لیکن انھوں نے میری ایک بات بھی نہ سنی اور میرے گن مینوں اور ساتھیوں کو زبردستی پولیس گاڑی میں بمہ لائسنس یافتہ ہتھیاروں کے بند کر دیا اور مجھے بھی ساتھ پولیس اسٹیشن شکر گڑھ زبردستی لے گئے اور پھر ڈی۔ایس۔پی نے وہاں پر میرے گن مینوں اور ساتھیوں پر ہمارے ہی ہتھیار ناجائز طور پر رکھنے اور show کرنے کے سراسر جھوٹے پرچے دے کر سب کو حوالات میں بند کر دیا۔ مجھے چند ساتھیوں کے ہمراہ آدھ گھنٹہ تھانے میں رکھنے کے بعد چھوڑ دیا۔ میں نے اسی دوران سڑک پر اور پولیس اسٹیشن میں بار بار ان پولیس افسران سے دریافت کیا کہ میرے ساتھ زیادتی کیوں ہو رہی ہے؟ میری ایس۔پی صاحب سے بات کروائیں۔ انھوں نے کہا کہ ایم۔پی۔اے کا دماغ درست کرنا ہمارے فرائض میں شامل ہے۔ ساتھ ہی انھوں نے ایم۔پی۔اے صاحبان کے لئے غلیظ زبان استعمال کی اور ڈی۔ایس۔پی اور ایس۔ایچ۔او نے ہتک آمیز انداز میں کہا کہ ایم۔پی۔اے اور ممبران اسمبلی ہمارا کچھ نہیں بگاڑ سکتے۔ آپ جو کر سکتے ہیں کر لیں۔ اس واقعہ سے بحیثیت ممبر پنجاب اسمبلی میرا استحقاق مجروح ہوا ہے۔ لہذا میری اس تحریک کو ایوان میں پیش کرنے کی اجازت دی جائے اور اسے باضابطہ قرار دیتے ہوئے مجلس استحقاقات کے سپرد کیا جائے۔ شکریہ

جناب سپیکر، شکریہ۔ جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور ، جناب سپیکر! چونکہ یہ تحریک مجھے کل ملی ہے اس لئے ابھی اس کا جواب نہیں آیا، جونہی جواب آئے گا تو میں اسمبلی میں جواب دے دوں گا۔

جناب سپیکر، کرنل صاحب! ابھی تک اس کا جواب موصول نہیں ہوا تو کیا اسے پیر تک کے لئے pend کر لیں؟

لیفٹیننٹ کرنل (ر) محمد عباس،جناب والا! اسے pend نہیں کیا جا سکتا۔ میں گزارش کرتا ہوں کہ میں ذاتی طور پر کوئی ایک مہینہ پہلے لاء منسٹر کے نوٹس میں یہ بات لایا تھا۔ اس کے باوجود ان پولیس افسران کے خلاف ابھی تک کسی قسم کی کوئی کارروائی نہیں ہوئی۔ ابھی میں نے تحریک استحقاق پیش کی ہے اور لاء منسٹر صاحب کے پاس اس کی ایف۔آئی۔آر موجود ہے۔ میرے پاس بھی موجود ہے۔لہذا میری آپ سے گزارش ہے کہ اسے فوری طور پر مجلس استحقاقات کے سپرد کر دیا جائے۔

جناب سپیکر، کرنل صاحب! محکمے کی طرف سے اس کا جواب تو آنے دیں کہ وہ کیا جواب دیتے ہیں اور پیر کو اسے take up کر لیں گے۔

لیفٹیننٹ کرنل (ر) محمد عباس،جناب والا! ٹھیک ہے۔ اگر آپ پیر کا وعدہ فرماتے ہیں تو میں انتظار کر لیتا ہوں۔

جناب سپیکر، یہ تحریک استحقاق پیر تک کے لئے pend کی جاتی ہے۔

لیفٹیننٹ کرنل(ر) محمد عباس، شکریہ۔

جناب سپیکر، اگلی تحریک استحقاق نمبر 33 ۔ ملک محمد اقبال چنڑ صاحب!

تھانہ صدر بہاولپور پولیس کی جانب سے رکن اسمبلی کی ناجائز حراست

ملک محمد اقبال چنڑ، شکریہ۔ جناب سپیکر! میں حال ہی میں وقوع پذیر ہونے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے تحریک استحقاق پیش کرتا ہوں جو اسمبلی کی فوری دخل اندازی کا متقاضی ہے۔معاملہ یہ ہے کہ میں مورخہ 10۔ مئی 2004 کو رات دس بجے کے قریب اپنے ڈیرے پر مع سمیع اللہ چودھری سابق ایم۔پی۔اے، ممتاز احمد بجہ سابق ایم۔این۔اے، عتیق الرحمن سابق ایم۔این۔اے، بلال بلوچ اور مہر محمد اقبال جنرل سیکرٹری مسلم لیگ(ن) بہاولپور کے ہمراہ بیٹھا ہوا تھا کہ تھانہ صدر کی پولیس جس کی قیادت ڈی۔پی۔او، ایس۔پی، ڈی۔ایس۔پی بہاولپور کر رہے تھے ان کے ہمراہ سینکڑوں کی تعداد میں پولیس ملازمین تھے انھوں نے میرے ڈیرے کا گھیراؤ کر لیا اور مجھے ان تمام ساتھیوں سمیت زبردستی گرفتار کر کے تھانہ صدر بہاولپور کی حوالات میں بند کر دیا۔ میں اپنی

گرفتاری کے متعلق ڈی۔پی۔او، ڈی۔آئی۔جی بہاولپور اور دیگر تمام پولیس افسران سے دریافت کرتا رہا مگر مجھے انھوں نے کوئی جواب نہ دیا اور دوسرے روز 11۔ مئی 2004 کو تین بجے کے قریب مجھے چھوڑ دیا گیا اور میرے دیگر ساتھیوں پر 16۔ ایم۔پی۔او کے تحت جھوٹا مقدمہ درج کر لیا جبکہ قانون کے مطابق مجھے گرفتار کرنے سے قبل سپیکر صوبائی اسمبلی پنجاب سے اجازت لینا ضروری تھی مگر انھوں نے تمام قاعدے اور قانون کی خلاف ورزی کرتے ہوئے نہ صرف میرا بلکہ اس ایوان کا بھی استحقاق مجروح کیا ہے۔ لہذا میری اس تحریک کو ایوان میں پیش کرنے کی اجازت دی جائے اور اسے باضابطہ قرار دیتے ہوئے مجلس استحقاقات کے سپرد کیا جائے۔

جناب سپیکر، آپ شارٹ سٹیٹمنٹ دینا چاہیں گے؟

ملک محمد اقبال چنڑ، جناب والا! میں اپنے ڈیرے پر بیٹھا تھا اور ہر بندے کو یہ آزادی ہے کہ۔۔۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور ، جناب والا! ابھی اس کا جواب موصول نہیں ہوا اس لئے ابھی میری گزارش ہے کہ اسے pend کر لیا جائے۔

جناب سپیکر، چونکہ ابھی اس کا جواب موصول نہیں ہوا اس لئے اسے بھی پیر تک کے لئے pend کیا جاتا ہے۔

رانا آفتاب احمد خان، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر، جی' آفتاب احمد خان صاحب!

رانا آفتاب احمد خان، جناب سپیکر! آپ کوئی ٹائم مقرر کر لیں کہ اتنی دیر میں جواب آجایا کرے۔

جناب سپیکر، پیر تک جواب آجائے گا۔

رانا آفتاب احمد خان، جناب سپیکر! میں یہ آپ کے لئے نہیں کہہ رہا بلکہ ہاؤس کے تقدس کے لئے بات کر رہا ہوں کہ ایک معزز ممبر on the floor of the House کہہ رہے ہیں کہ لاءمنسٹر صاحب سے بات کئے ہوئے ایک ماہ ہو گیا۔ اس کا فوراً جواب آنا ضروری ہے۔

جناب سپیکر، وہ کہہ رہے ہیں کہ پیر تک اس کا جواب آجائے گا۔

رانا آفتاب احمد خان، جناب سپیکر! پنجاب اسمبلی پر لہرانے والا قومی پرچم ہماری ایک علامت اور نشان ہے لیکن وہ پھٹا ہوا ہے۔

جناب سپیکر، وہ میں نے کہہ دیا ہے۔ نیا لگا دیں گے۔ جی وزیر قانون!

وزیر قانون پارلیمانی امور، جناب سپیکر! میں رانا صاحب کا بڑا احترام کرتا ہوں۔ ایک پوائنٹ آف آرڈر پر ایک ہی بات ہو سکتی ہے۔ پہلے وہ ٹائم مقرر کرنے کی بات کرتے ہیں۔ میں آپ کی توجہ چاہوں گا کہ رانا آفتاب صاحب ایک ہی پوائنٹ آف آرڈر میں مختلف باتیں کر جاتے ہیں۔ پہلے انھوں نے بات کی کہ جوابات کیوں نہیں آئے؛ پھر اسی پوائنٹ آف آرڈر پر میرا جواب سنے بغیر یہ point out کر دیا کہ اسمبلی کا جھنڈا پرانا ہو چکا ہے۔ میں عرض یہ کرنا چاہتا ہوں کہ یہ جو تحاریک استحقاق ہیں مجھے کل ملی ہیں تو کل ہم نے circulate کی ہیں۔ آج محکمے کی طرف سے جواب آ جائے گا۔ اس میں کسی قسم کی deliberately delay نہیں ہے۔

ملک محمد اقبال چنڑ، جی، میں بھی بات کرنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر، یہ تو pend ہو گئی ہے۔ اب اس پر سوموار کو بات ہو گی۔

ملک محمد اقبال چنڑ، ٹھیک ہے۔

(اس مرحلہ پر جناب چیئرمین (رانے اعجاز احمد) کرسی صدارت پر متمکن ہوئے)

جناب چیئرمین، جناب وقاص صاحب!

سید احسان اللہ وقاص، جناب چیئرمین! میں تو یہ چاہتا تھا کہ جناب سپیکر بھی موجود ہوتے۔

جناب چیئرمین، آپ اپنی بات جاری رکھیں۔

سید احسان اللہ وقاص، [*************************************]

جناب چیئرمین، آپ تشریف رکھیں۔

---

* بحکم جناب سپیکر صفحہ نمبر 261 الفاظ کارروائی سے حذف کئے گئے۔

سید احسان اللہ وقاص: [*************************************]

جناب چیئرمین: نہیں۔ آپ تشریف رکھیں اور یہ الفاظ کارروائی سے حذف کئے جاتے ہیں۔

جناب ارشد محمود بگو: [*************************************]

جناب چیئرمین: تشریف رکھیں۔ یہ الفاظ بھی کارروائی سے حذف کئے جاتے ہیں۔

(اس مرحلہ پر تمام خواتین ممبران بطور احتجاج اپنی سیٹوں پر کھڑی ہو گئیں)

جناب چیئرمین: محترمہ! آپ بیٹھ جائیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت: جناب والا! میں اس پر احتجاج کرتی ہوں۔

جناب چیئرمین: محترمہ! آپ تشریف رکھیں۔ اس سے پہلے کہ تحاریک التوائے کار پر کارروائی کا آغاز کریں۔ میں اراکین کی توجہ قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 کے قاعدہ 83(e) کی طرف مبذول کروانا چاہتا ہوں جس میں تحریر ہے کہ ایسی تحریک التوائے کار جن پر بحث کے لئے پہلے سے تاریخ مقرر کی جا چکی ہو وہ اسمبلی میں پیش نہ کی جا سکتی ہیں۔ چونکہ امن عامہ پر بحث کے لئے کل مورخہ 28۔مئی کی تاریخ مقرر ہو چکی ہے لہذا مندرجہ ذیل تحاریک التوائے کار ایوان میں پیش نہیں ہوں گی۔ تحریک نمبر 236' جناب سمیع اللہ خان' محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری' محترمہ فائزہ احمد۔ 290' چودھری تنویر اشرف کائرہ' جناب سمیع اللہ خان۔ 292' محترمہ نگہت پروین میر' محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری۔ 294' بیگم ریحانہ جمیل' شیخ تنویر احمد' محمد اقبال چنڑ۔ 300' چودھری تنویر اشرف کائرہ۔ 304' محترمہ نورالنساء ملک۔ 308' محترمہ نگہت پروین میر' محترمہ خالدہ منصور' محترمہ افشاں فاروق۔ 352' محترمہ ثمینہ نوید۔ 352-A' محترمہ نورالنساء ملک۔ 359' محترمہ فرزانہ راجہ۔ 370' شیخ اعجاز احمد۔ 374' سید احسان اللہ وقاص۔ 409' چودھری زاہد پرویز' للہ شکیل الرحمان۔ 419' چودھری زاہد پرویز' للہ شکیل الرحمان۔ 424' جناب ارشد محمود بگو۔ 430' محترمہ فرزانہ راجہ۔ 434' جناب محمد وقاص۔ 464' جناب محمد وقاص۔ 466' سید احسان اللہ وقاص' چودھری محمد شوکت۔ 467' سید احسان اللہ وقاص'

* بحکم جناب سپیکر صفحہ نمبر 261 الفاظ کارروائی سے حذف کئے گئے۔

جناب ارشد محمود بگو۔ 469' سید احسان اللہ وقاص۔471' جناب ارشد محمود بگو' محمد اقبال چنڑ' شیخ تنویر احمد بیگم ریحانہ جمیل۔ 472' سید احسان اللہ وقاص' جناب ارشد محمود بگو' چودھری محمد شوکت۔ 473' للہ شکیل الرحمان' چودھری زاہد پرویز۔

جناب ارشد محمود بگو: جناب والا! اس کی ذرا وضاحت فرما دی جائے کہ یہ جو تحاریک التوائے کار ہیں یہ لاء اینڈ آرڈر سے متعلق ہیں اور یہ کل ہوں گی؟

جناب چیئرمین: جو لاء اینڈ آرڈر سے متعلقہ تھیں وہی ختم کی جا رہی ہیں۔

جناب ارشد محمود بگو: ٹھیک ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین: محترمہ فرزانہ راجہ صاحبہ! آپ تشریف رکھیں۔ ڈاکٹر صاحبہ بیٹھ جائیں اس کے بعد آپ کو floor ملے گا۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت: ایک منٹ میں بات ختم کر دوں گی۔

جناب چیئرمین: آپ تشریف رکھیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت: جناب والا! میری بات بہت ضروری ہے۔

جناب چیئرمین: محترمہ! تشریف رکھیں۔ 471' جناب ارشد محمود بگو' محمد اقبال چنڑ' شیخ تنویر احمد' بیگم ریحانہ جمیل۔ 472' سید احسان اللہ وقاص' جناب ارشد محمود بگو' چودھری محمد شوکت۔ 473' للہ شکیل الرحمان' چودھری زاہد پرویز۔ 475' جناب ارشد محمود بگو' محمد اقبال چنڑ' شیخ تنویر احمد' بیگم ریحانہ جمیل۔ 477' بیگم ریحانہ جمیل۔ 478' رانا آفتاب احمد خان' راجہ ریاض احمد' جناب سمیع اللہ خان۔ جی' ڈاکٹر فرزانہ نذیر آپ فرمائیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت: [********************************]

---

* بحکم جناب سپیکر صفحہ نمبر 261 الفاظ کارروائی سے حذف کیے گئے۔

جناب چیئرمین،وہ الفاظ کارروائی سے حذف کروا دیئے گئے ہیں۔
پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت ، وہ معافی مانگیں۔
جناب چیئرمین، آپ تشریف رکھیں۔
پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت ، [************************]
جناب چیئرمین، محترمہ! آپ کی بات سن لی ہے۔ آپ تشریف رکھیں۔
پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت، [************************] (قطع کلامیاں)
جناب چیئرمین، محترمہ! وہ کارروائی حذف کر دی گئی ہے۔ محترمہ فرزانہ راجہ!
محترمہ فرزانہ راجہ، [************************] (نعرہ ہائے تحسین)
سید احسان اللہ وقاص ، [************************]
جناب چیئرمین، آپ تشریف رکھیں۔ جواب نہیں چاہئے۔ محترمہ عظمیٰ بخاری!
محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری، [****************************]
جناب چیئرمین، تشریف رکھیں۔ چودھری اصغر علی گجر صاحب بات کریں گے۔
چودھری اصغر علی گجر ، [************************]
(اس مرحلہ پر معزز خواتین ممبران اپنی نشستوں پر بطور احتجاج کھڑی ہو گئیں)
پہلے آپ ہاؤس کو in order کریں۔
جناب چیئرمین، میں معزز خواتین سے گزارش کروں گا کہ وہ اپنی اپنی سیٹوں پر بیٹھ جائیں اس وقت فلور چودھری اصغر علی گجر کے پاس ہے۔ آپ سب کو ٹائم ملے گا۔ چودھری اصغر علی گجر صاحب!
چودھری اصغر علی گجر ، [************************]

* بحکم جناب سپیکر صفحہ نمبر 261 الفاظ کارروائی سے حذف کئے گئے۔

ایک معزز ممبر، جناب چیئرمین! [*************************]

جناب چیئرمین، میں چودھری صاحب کو floor دے چکا ہوں۔ آپ تشریف رکھیں۔ آپ کو بیٹھنا ہو گا۔ جی' چودھری صاحب!

چودھری اصغر علی گجر، [*************************]

جناب فیاض الحسن چوہان، [*************************]

جناب چیئرمین، میں چودھری اصغر علی گجر صاحب کو floor دیتا ہوں۔ (قطع کلامیاں)

جناب ارشد محمود بگو، [***********************************]

جناب چیئرمین، محترمہ تشریف رکھیں۔ سید احسان اللہ وقاص صاحب بات کرنا چاہتے ہیں۔ آپ تشریف رکھیں۔

سید احسان اللہ وقاص، [***********************************]

جناب چیئرمین، نہیں' آپ نے زیادتی کی ہے۔

سید احسان اللہ وقاص، [*************************]

جناب چیئرمین، تشریف رکھیں۔ دو خواتین اِدھر سے بات کر لیں اور دو خواتین اُدھر سے بات کر لیں' پھر میں فیصلہ دوں گا۔ محترمہ صبا صادق صاحبہ!

محترمہ صبا صادق، [***]

جناب چیئرمین، جی' محترمہ نشاط افزاء صاحبہ!

محترمہ نشاط افزاء، [***]

جناب چیئرمین، محترمہ شمیم اختر!

---

* بحکم جناب سپیکر الفاظ صفحہ نمبر 261 کارروائی سے حذف کئے گئے۔

محترمہ شمیم اختر، [***]

جناب چیئرمین، محترمہ زینت خان صاحبہ!

بیگم زینت خان، [**]

جناب چیئرمین، شکریہ۔ جناب سید اکبر خان!

وزیر جیل خانہ جات، [***]

محترمہ شاہینہ اسد، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین، شکریہ۔ محترمہ شاہینہ اسد!

محترمہ شاہینہ اسد، [**************************]

محترمہ ماہارا جہ ترین، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین، شکریہ۔ جی' ماہارا جہ ترین!

محترمہ ماہارا جہ ترین، [**************************]

قائد حزب اختلاف، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین، محترمہ! تشریف رکھیں۔ میں نے قاسم ضیاء صاحب کو فلور دے دیا ہے۔ جی' قاسم ضیاء صاحب!

قائد حزب اختلاف، [**]

وزیر قانون و پارلیمانی امور، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین، جی' لاء منسٹر صاحب بات کریں گے۔

محترمہ عابدہ جاوید، پوائنٹ آف آرڈر۔

* بحکم جناب سپیکر صفحہ نمبر 261 الفاظ کارروائی سے حذف کئے گئے۔

جناب چیئرمین، محترمہ! تشریف رکھیں۔ ان کے بعد آپ کی بات سنیں گے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور، [**********************************]

جناب چیئرمین، محترمہ! آپ تشریف رکھیں۔ جی' وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور، [**************************]

چودھری اصغر علی گجر، [**************************]

وزیر قانون و پارلیمانی امور، [**************************]

چودھری اصغر علی گجر، [**************************]

جناب چیئرمین، آپ سب تشریف رکھیں۔ شاہ صاحب ہمارے بزرگ ہیں ان کی بات سن لیتے ہیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور، [**************************]

جناب ارشد محمود بگو، [**************************]

جناب چیئرمین، بگو صاحب! آپ تشریف رکھیں۔ آپ پہلے میری بات سنیں۔ (قطع کلامیاں)

جناب چیئرمین، ایک بجے اس کی ٹیپ سنی جائے گی اور اس کے بعد فیصلہ سنایا جائے گا لہذا ایوان کی کارروائی ایک بجے تک کے لئے ملتوی کی جاتی ہے۔

(اس مرحلہ پر ایوان کی کارروائی ایک بجے تک کے لئے ملتوی کی گئی)

(وقفہ کے بعد جناب سپیکر 1-15 پر کرسی صدارت پر متمکن ہوئے)

جناب سپیکر : آرڈر پلیز۔ آرڈر پلیز۔ تمام معزز اراکین سے درخواست ہے کہ وہ اپنی اپنی سیٹوں پر تشریف فرما ہوں۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ○ ابھی چند منٹ پہلے ہاؤس میں سید احسان اللہ وقاص صاحب نے جو الفاظ کہے اور اس کے بعد ایوان کے اندر جو بدمزگی پیدا ہوئی میں سمجھتا ہوں کہ یہ ایوان اس بات کا

---

* بحکم جناب سپیکر صفحہ نمبر 261 الفاظ کارروائی سے حذف کئے گئے۔

تقاضا کرتا ہے کہ اس قسم کی گفتگو یہاں نہیں ہونی چاہئے اور اب میں ایوان سے یہ کہہ رہا ہوں کہ اس ایوان کے اندر کسی بھی معزز رکن کو بات کرتے وقت ایک دوسرے کی عزت و وقار کا خیال رکھنا چاہئے' اس ایوان کے تقدس کا خیال رکھنا چاہئے اور کوئی ایسی بات یہاں نہیں کرنی چاہئے کہ جس سے اس ایوان کا تقدس مجروح ہو یا کسی معزز رکن کی عزتِ نفس مجروح ہونے کا اندیشہ ہو۔

معزز رکن' سید احسان اللہ وقاص صاحب میرے چیمبر میں تشریف فرما تھے اور ہماری بیٹیاں' بہنیں بھی وہاں تشریف لے آئیں۔ وہاں پر تفصیل کے ساتھ بات ہوئی اور اب یہ معاملہ طے پا گیا ہے۔ میں یہاں پر یہ بات واضح کرنا چاہتا ہوں کہ اگر آئندہ ایسے رویہ کو دہرایا گیا تو پھر نہ چاہتے ہوئے بھی مجبوراً مجھے کوئی ایکشن ضرور لینا ہو گا۔ آئندہ کم از کم کوئی ایسی بات نہ کی جائے کہ جس سے کسی دوسرے معزز رکن کی دل آزاری ہو۔

سید احسان اللہ وقاص صاحب نے یہ فرمایا ہے کہ "میں نے ارادتاً تو کوئی ایسی بات نہیں کہی لیکن اگر میرے منہ سے کوئی ایسا کلمہ نکل گیا ہے جس سے میری بہنوں اور بیٹیوں کی دل آزاری ہوئی ہے تو میں اپنے وہ الفاظ واپس لیتا ہوں۔"

میں معزز خواتین سے بھی یہ کہوں گا کہ انھوں نے بھی شاہ صاحب کے بات کرنے کے بعد کوئی کسر نہیں چھوڑی' انھوں نے بھی کئی ایسے الفاظ کہے جنھیں میں اس ایوان کے اندر repeat نہیں کرنا چاہتا۔ بہرحال شاہ صاحب نے جو بات کی اور اس کے جواب میں ہاؤس adjourn ہونے تک جو باتیں اس ہاؤس میں کی گئیں' یعنی شاہ صاحب سے لے کر ہاؤس adjourn ہونے تک جتنی بھی باتیں اس ایوان کے اندر ہوئی ہیں وہ سب میں کارروائی سے حذف کرتا ہوں اور پریس سے بھی میری گزارش ہے کہ اس حوالے سے ایوان میں جتنی بھی گفتگو ہوئی ہے یہ اخبارات کی زینت نہ بنے۔ یہ میری رولنگ ہے' یہ میرا decision ہے۔

جناب ارشد محمود بگو: جناب والا! آپ رولنگ دیں۔

جناب سپیکر: جی' میں نے کہہ دیا ہے۔ اب میں سید احسان اللہ وقاص صاحب کو floor دیتا ہوں۔

سید احسان اللہ وقاص، بسم اللہ الرحمٰن الرحیم o جناب سپیکر! میں آپ کا از حد شکر گزار ہوں کہ آپ نے مجھے بات کرنے کا موقع عنایت فرمایا۔ میری گزارش یہ ہے کہ اسمبلی کے اندر بعض اوقات light mood میں کوئی ایسی بات کہہ دی جائے تو اسے بہت زیادہ serious سے لینا بھی ہماری اسمبلی کی روایات میں شامل نہیں ہے۔ اگر آپ اسی اسمبلی کی پرانی کارروائیاں دیکھیں تو محترمہ زاہدہ خلیق الزمان ہماری وزیر ہوتی تھیں ان کے دور میں کئی دفعہ لوگ اس طرح light mood میں کہہ دیتے تھے وہ بھی سنتی تھیں اور بات آگے چل جاتی تھی۔ میرا مقصد ہر گز کسی کی دل آزاری نہیں تھا۔ میں نے تو ایک light mood میں بات کی تھی۔ سارے اخبارات میں پوری تفصیلات کے ساتھ یہ خبر آئی ہے---

جناب سپیکر، شاہ صاحب! وہ بات ہو گئی ہے۔

سید احسان اللہ وقاص، جناب والا! میں نے کسی کی دل آزاری کے لئے الفاظ کہے ہی نہیں ہیں۔ میں نے تو خواتین کے خلاف ایک لفظ بھی نہیں کہا لیکن اگر خواتین یہ سمجھتی ہیں کہ میں نے ان کے خلاف کوئی لفظ کہا ہے تو میں وہ الفاظ واپس لیتا ہوں۔(نعرہ ہائے تحسین)

سرکاری کارروائی

قواعد انضباط کار کے قاعدہ 234 کے تحت قاعدہ 95 کی مقتضیات کی معطلی

جناب سپیکر، جی، شکریہ۔ بہت مہربانی۔ اب ہم سرکاری کارروائی شروع کرتے ہیں۔

Minister for Law has given a notice that the requirements of rule 95 of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997 be suspended under Rule 234 for consideration of the GIFT University Gujranwala Bill, 2004. Minister for Law!

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS: Sir, I move:

"That requirements of Rule 95 of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997 be suspended under Rule 234 of the said Rules for taking up the GIFT University Gujranwala Bill, 2004 for consideration at once."

MR SPEAKER: The motion moved is:

"That requirements of Rule 95 of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997 be suspended under Rule 234 of the said Rules for taking up the GIFT University Gujranwala Bill, 2004 for consideration at once."

The motion moved and the question is:

"That requirements of Rule 95 of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997 be suspended under Rule 234 of the said Rules for taking up the GIFT University Gujranwala Bill, 2004 for consideration at once."

(The motion was carried.)

مسودہ قانون (جو زیر غور لایا گیا)

مسودہ قانون، گفٹ یونیورسٹی گوجرانوالہ مصدرہ 2004

MR SPEAKER: Now, we take up the GIFT University Gujranwala Bill, 2004. Minister for Law!

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS : Sir, I move:

"That the GIFT University Gujranwala Bill , 2004 , as recommended by the Standing Committee on Education be taken into consideration at once."

MR SPEAKER: The motion moved is:

"That the GIFT University Gujranwala Bill , 2004 , as recommended by the Standing Committee on Education be taken into consideration at once."

Since there is no amendment in it , the motion moved and the question is:

"That the GIFT University Gujranwala Bill , 2004 , as recommended by the Standing Committee on Education be taken into consideration at once."

(The motion was carried.)

سید احسان اللہ وقاص، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر، جی، فرمائیے!

سید احسان اللہ وقاص، جناب والا! میری صرف یہ درخواست ہے کہ اگر وزیر قانون اس کی وضاحت کر دیتے تو زیادہ اچھا ہوتا۔ اس میں ہم نے جو ترامیم دی تھیں اس بارے میں آج صبح ہماری میٹنگ ہو گئی تھی جس میں جناب قائد حزب اختلاف اور رانا صاحب بھی تشریف رکھتے تھے۔ میں اور ارشد بگو صاحب بھی وہاں حاضر ہوئے تھے۔ اس میں وزیر قانون نے ہماری ایک نہایت اہم ترمیم کو accept کر لیا اور ہم نے باقی ترامیم واپس لے لیں۔

جناب سپیکر: اس کے مطابق ہی کر رہے ہیں۔

سید احسان اللہ وقاص: جناب والا! میں نے وضاحت کر دی ہے۔

جناب سپیکر: وہ ترمیم 7 تھی اور آگے آ رہی ہے۔

CLAUSE - 3

MR SPEAKER: Now, we take up the Bill clause by clause.

Now, Clause 3 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 3 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE - 4

MR SPEAKER: Now, Clause 4 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 4 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE - 5

MR SPEAKER: Now, Clause 5 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 5 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE - 6

MR SPEAKER: Now, Clause 6 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 6 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE - 7

MR SPEAKER: Now, Clause 7 of the Bill is under consideration. There is an amendment in it. The amendment is from Minister for Law and Parliamentary Affairs and Rana Sana Ullah Khan. Rana Sana Ullah Khan may move it.

RANA SANA ULLAH KHAN: Sir, I move:

> "That in Clause 7 of the Bill, as recommended by the Standing Committee on Education, in sub-clause (5), for the words "take appropriate action against the University, including its closure" appearing at the end, the following be substituted:-
>
> "take appropriate action against the University by appointing an administrator who shall exercise the powers of the Board to run the affairs of the University till such time as may be specified:
>
> Provided that no action under sub-section (5) shall be taken unless the Chairman of the Board is afforded an opportunity of being heard."

جناب سپیکر! اس ترمیم پر ایجوکیشن منسٹر اور لاء منسٹر صاحب کے آفس میں بیٹھ کر یہ consensus ہوا تھا۔ پہلے یہ کلاز اس طرح تھی کہ اگر کسی پرائیویٹ یونیورسٹی کی کارکردگی صحیح

نہیں ہے تو اس کے خلاف ایکشن اس صورت میں ہو گا کہ اسے بند کر دیا جائے گا۔ جبکہ اس پر ہماری apprehension یہ تھی کہ اگر یونیورسٹی کو بند کیا جائے گا تو اس سے متعلقہ جتنے افراد ہوں گے ٹیچنگ سٹاف ہو گا، سٹوڈنٹس ہوں گے جن لوگوں نے وہاں سے پہلے ڈگریاں لی ہوئی ہوں گی وہ سارے suffer کریں گے۔ تو کیوں ایسا نہ ہو کہ اگر اس یونیورسٹی کا existing بورڈ اور لوگ نہیں چلا سکتے تو وہاں پر نیا بورڈ بنایا جائے وہاں پر ایڈمنسٹریٹر مقرر کیا جائے اور اس یونیورسٹی کو نئی انتظامیہ کے تحت چلایا جائے اور بند نہ کیا جائے تو میں وزیر تعلیم اور وزیر قانون کا مشکور ہوں کہ انھوں نے ہماری اس نہایت اہم based on reasons ترمیم کو منظور کیا اس کے بعد ہمارا اس بات پر consensus ہو گیا کہ باقی جو سلیکٹ کمیٹی اور پبلش کرنے والی جو ہماری formal amendments تھیں وہ واپس لے لی ہیں لیکن ایک بات میں آپ کے نوٹس میں لانا چاہتا ہوں کہ یہ رویہ اپوزیشن کی طرف سے جو ترامیم جن میں کوئی reason ہو، جن میں کوئی base ہو اگر ان کو حکومت کی طرف سے منظور کیا جائے گا تو میں سمجھتا ہوں کہ یہ جمہوریت اور اس ہاؤس کے لئے بہت اچھا gesture ہے لیکن اس میں جو کورم والی بات شامل نہیں ہے، as a good gesture آج ہم کورم کی نشاندہی نہیں کرتے لیکن میں لاء منسٹر صاحب سے گزارش کروں گا کہ قانون سازی کے وقت کورم پورا کرنا ان کی ڈیوٹی ہے۔

جناب سپیکر: جی، شکریہ۔ ماشاء اللہ کورم پورا ہے۔

رانا ثناء اللہ خان: جناب والا! کورم پورا نہیں ہے۔

جناب سپیکر: جی، کورم پورا ہے۔

The motion moved is:

> That in Clause 7 of the Bill, as recommended by the Standing Committee on Education, in sub-clause (5), for the words "take appropriate action against the University, including its closure" appearing at the end, the following be substituted:-

"take appropriate action against the University by appointing an administrator who shall exercise the powers of the Board to run the affairs of the University till such time as may be specified:

Provided that no action under sub-section (5) shall be taken unless the Chairman of the Board is afforded an opportunity of being heard."

The motion moved and the question is:

"That in Clause 7 of the Bill, as recommended by the Standing Committee on Education, in sub-clause (5), for the words "take appropriate action against the University, including its closure" appearing at the end, the following be substituted:-

"take appropriate action against the University by appointing an administrator who shall exercise the powers of the Board to run the affairs of the University till such time as may be specified:

Provided that no action under sub-section (5) shall be taken unless the Chairman of the Board is afforded an opportunity of being heard."

(The motion was carried.)

The question is:

"That Clause 7 of the Bill, as amended do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE - 8

MR SPEAKER: Now, Clause 8 of the Bill is under consideration Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 8 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE - 9

MR SPEAKER: Now, Clause 9 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 9 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE - 10

MR SPEAKER: Now, Clause 10 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 10 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE - 11

MR SPEAKER: Now, Clause 11 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 11 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE - 12

MR SPEAKER: Now, Clause 12 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 12 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE - 13

MR SPEAKER: Now, Clause 13 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 13 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE - 14

MR SPEAKER: Now, Clause 14 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 14 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE - 15

MR SPEAKER: Now, Clause 15 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 15 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE - 16

MR SPEAKER: Now, Clause 16 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 16 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE - 17

MR SPEAKER: Now, Clause 17 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 17 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE - 18

MR SPEAKER: Now, Clause 18 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 18 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE - 19

MR SPEAKER: Now, Clause 19 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 19 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE - 20

MR SPEAKER: Now, Clause 20 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 20 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE - 21

MR SPEAKER: Now, Clause 21 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 21 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE - 22

MR SPEAKER: Now, Clause 22 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 22 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

SCHEDULE

MR SPEAKER: Now, Schedule of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Schedule of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE - 2

MR SPEAKER: Now, Clause 2 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 2 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE - 1

MR SPEAKER: Now, Clause 1 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 1 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

PREAMBLE

MR SPEAKER: Now, the Preamble of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That the Preamble of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

LONG TITLE

MR SPEAKER: Now, the Long Title of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That the Long Title of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

Minister for Law!

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS: Sir, I move:

"That the GIFT University Gujranwala , Bill 2004 be passed."

MR SPEAKER: The motion moved is:

"That the GIFT University Gujranwala Bill , 2004 be passed."

The motion moved and the question is:

"That the GIFT University Gujranwala Bill , 2004 be passed."

(The motion was carried.)

The Bill is passed.

جناب سپیکر، آج کے اجلاس کا وقت ختم ہوا۔ اب اجلاس بروز جمعہ مورخہ 28۔مئی صبح 9 بجے تک کے لئے ملتوی کیا جاتا ہے۔

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ 28 -مئی 2004

1 - سوالات (محکمہ زراعت)

نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات

غیر نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات

2 - سرکاری کارروائی

امن عامہ پر عام بحث

صوبائی اسمبلی پنجاب

(چودھویں اسمبلی کا پندرھواں اجلاس)

جمعۃ المبارک'28 ۔مئی 2004

(یوم الجمع' 8۔ربیع الثانی 1425ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز' لاہور میں صبح 9 بج کر 28 منٹ پر زیر صدارت جناب سپیکر چودھری محمد افضل ساہی منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ قاری سعید الرحمٰن نے پیش کیا۔

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ o

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ o

لَآ اُقْسِمُ بِهٰذَا الْبَلَدِ ① وَاَنْتَ حِلٌّ بِهٰذَا الْبَلَدِ ② وَوَالِدٍ وَّمَا
وَلَدَ ③ لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ فِيْ كَبَدٍ ④ اَيَحْسَبُ اَنْ لَّنْ يَّقْدِرَ
عَلَيْهِ اَحَدٌ ⑤ يَقُوْلُ اَهْلَكْتُ مَالًا لُّبَدًا ⑥ اَيَحْسَبُ اَنْ لَّمْ يَرَهٗٓ
اَحَدٌ ⑦ اَلَمْ نَجْعَلْ لَّهٗ عَيْنَيْنِ ⑧ وَلِسَانًا وَّشَفَتَيْنِ ⑨ وَهَدَيْنٰهُ
النَّجْدَيْنِ ⑩

سورۃ البلد آیت:1 تا 10

ہمیں اس شہر مکہ کی قسمo اور تم اس شہر میں تو رہتے ہوo اور باپ (یعنی آدم) اور اس کی اولاد کی قسمo کہ ہم نے انسان کو تکلیف کی حالت میں رہنے والا بنایا ہےo کیا وہ خیال رکھتا ہے کہ اس پر کوئی قابو نہ پائے گا کہتا ہے کہ میں نے بہت سا مال برباد کر دیاo کیا اسے یہ گمان ہے کہ اس کو کسی نے دیکھا نہیںo بھلا ہم نے اس کو دو آنکھیں نہیں دیںo اور زبان اور دو ہونٹ نہیں دیئےo یہ چیزیں بھی دیں اور اس کو خیر و شر کے دونوں راستے بھی دکھا دیئے o وما علینا الاالبلاغo

نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات

جناب سپیکر، بسم اللہ الرحمن الرحیم ۝ اب وقفہ سوالات شروع ہوتا ہے اور آج کے ایجنڈے پر محکمہ زراعت کے متعلق سوالات پوچھے جائیں گے اور ان کے جوابات دیئے جائیں گے۔ رانا آفتاب احمد خان صاحب!

رانا آفتاب احمد خان، سوال نمبر 190۔

رانا آفتاب احمد خان، جناب والا! میری گزارش ہے کہ اس کا جواب پڑھا ہوا تصور کر لیا جائے۔

جناب سپیکر، جی ٹھیک ہے۔ اس کا جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

واٹر مینجمنٹ کے تحت پکے کھالوں کی تعمیر

*190۔ **رانا آفتاب احمد خان،** کیا وزیر زراعت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

مالی سال 01-2000 سے لے کر رواں مالی سال تک ضلع فیصل آباد میں صوبائی اسمبلی کے حلقہ جات کے حساب سے کن کن علاقوں میں water management کے محکمہ نے کس مجاز اتھارٹی کے حکم سے کن کن تاریخوں میں پکے کھال کتنی لاگت سے تعمیر کرائے اور جن علاقوں میں واٹر مینجمنٹ کے تحت پکے کھال بنائے گئے ان کے مالکوں کے نام و پتہ جات کیا کیا ہیں؟ تمام تفصیلات ایوان کی میز پر رکھی جائیں۔

وزیر زراعت،

محکمہ زراعت (شعبہ اصلاح آبپاشی) نے مالی سال 01-2000 سے لے کر فیصل آباد میں نیشنل ڈرینج پروگرام کے تحت جن صوبائی حلقہ جات میں پکے کھال تعمیر کرائے ان کی تفصیل مع لاگت ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ علاوہ ازیں ضلع فیصل آباد کے مختلف صوبائی حلقہ جات میں 26 کھالہ جات کی ابتدائی تیاریاں مکمل کر کے سکیمیں ضلعی حکومت کے حوالے کر دی گئیں ہیں جن کی کل لاگت مبلغ 1,32,77,641 روپے ہے۔

فنڈز کی دستیابی پر ان کھالوں کی تعمیر کا کام شروع کر دیا جائے گا۔ کھالہ جات کی فہرست ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

جناب سپیکر، کوئی ضمنی سوال ہے؟

رانا آفتاب احمد خان، جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ واٹر مینجمنٹ نے نیشنل ڈرینج پروگرام کے تحت جن صوبائی حلقہ جات میں کھال پکے کروائے تھے کیا وہ میچنگ گرانٹ کے تحت ہوئے تھے یا solely گورنمنٹ کے پیسے تھے؟

جناب سپیکر، جی، وزیر زراعت!

وزیر زراعت، جناب سپیکر! میں آپ کا مشکور ہوں۔ رانا صاحب نے فیصل آباد میں کھالہ جات کے بارے میں سوال کیا ہے تو میں ان کی اطلاع کے لئے گزارش کروں گا کہ یہ نیشنل ڈرینج پروگرام کے تحت فیصل آباد میں سات کھالے ----

رانا آفتاب احمد خان، جناب والا! میرا سوال تو بڑا simple سا ہے کہ آیا یہ کھالے میچنگ گرانٹ کے تحت بنے یا solely گورنمنٹ کے پیسے تھے؟

وزیر زراعت، نیشنل ڈرینج پروگرام کا فارمولا یہ تھا کہ 52 فی صد گورنمنٹ نے دینا تھا اور 48 فیصد کھالے کے مالکان نے ادا کرنے تھے۔

جناب سپیکر، یہ تو میچنگ گرانٹ ہوئی۔

رانا آفتاب احمد خان، جناب والا! میرا ضمنی سوال ہے کہ انھوں نے جو 26 کھالہ جات کی بات کی ہے اور انھیں identify کیا ہے۔ انھوں نے اس کا کیا criteria lay down کیا ہے؟ کیونکہ ان کے جواب میں ہے کہ علاوہ ازیں ضلع فیصل آباد کے مختلف صوبائی حلقہ جات میں 26 کھالہ جات کی ابتدائی تیاریاں مکمل کر کے ضلعی حکومت کے حوالے کر دی گئی ہیں۔ انھوں نے جو تیاریاں مکمل کی ہیں ان کے لئے کیا criteria ہے؟

جناب سپیکر، لودھی صاحب! محکمہ زراعت والے جو کھالے پختہ کرتے ہیں ان کا criteria کیا ہے؟

وزیر زراعت، جناب سپیکر! criteria یہ ہے کہ ہم اس کھال کی لمبائی کو دیکھتے ہیں۔ وہاں پر پانی کے پریشر کو دیکھتے ہیں۔ اس کے بعد کڑوے اور میٹھے پانی کی بیلٹ دیکھتے ہیں پھر لوگوں کی خواہش دیکھتے ہیں۔ اب تو ہم نے یہ فیصلہ کر دیا ہے کہ انشاء اللہ تمام کے تمام کھالہ جات چار سال میں پورے ہوں گے۔ تو ہم نے ان 26 کھالوں کی assessment مکمل کر کے مقامی حکومت کے حوالے کر دی ہے اور میں رانا صاحب کو یقین دلاتا ہوں کہ سارے کے سارے کھالے جو بقایا رہ گئے ہیں وہ بھی پکے ہو جائیں گے۔ یہ پروگرام وفاقی حکومت نے pick کیا ہے اور اس پر 28 ارب روپے خرچ ہوں گے۔

جناب سپیکر، جی، شکریہ۔

رانا آفتاب احمد خان، جناب سپیکر! انھوں نے discrimination کی ہے کہ صرف دو یا تین حلقہ جات میں یہ گئے ہیں جبکہ ہمارا brackish area ہے اور آپ کے ساتھ ہی ہے۔ اب جب وہاں پر ٹیوب ویل لگ جائیں گے تو water level مزید نیچے چلے جانے کے بعد Why those areas were ignored at that time? انھوں نے اس وقت کیا criteria بنایا ہوا تھا Whether there was a political influence, whether it was their own personal choice? یہ اس پر وضاحت کر دیں کہ پہلے یہ کیوں کیا گیا تھا؟

جناب سپیکر، جی، وزیر زراعت!

وزیر زراعت، جناب والا! اس میں وضاحت کی کوئی بات نہیں ہے۔ N.D.P کا پروگرام چل رہا تھا وہ 98-1997 میں شروع ہوا اور اسے 2004 میں ختم کرنا تھا۔ پہلے instance میں پانچ سو کھالے مکمل کرنے تھے۔ وہ اپنے طور پر pick and choose کرتے تھے۔ جب جنوری 2003 میں ہماری حکومت شروع ہوئی اس سے پہلے پورے پنجاب میں صرف 140 کھالہ جات بنے تھے لیکن ہم نے حکومت سنبھالتے ہی اس کے ایسے انتظامات کئے ہیں کہ ہم by the end of 30th June پورے

کے پورے پانچ سو کھالوں کو پورا کر رہے ہیں۔ اس کے علاوہ جو نیا پروگرام شروع ہو رہا ہے جس میں وزیراعلیٰ پیکج ہے، ضلعی حکومت کا پیکج ہے لیکن اس کے علاوہ وفاقی حکومت نے pick کیا ہے۔ میں اپنے دوست اور بھائی کو یقین دلاتا ہوں کہ انشاء اللہ ہم کوئی کھالا کچا نہیں رہنے دیں گے۔

جناب سپیکر، آئندہ consider کریں گے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر، جی جناب ڈاکٹر صاحب!

ڈاکٹر سید وسیم اختر، جناب والا! یہ خوشی کی بات ہے کہ آپ تشریف لائے اور آج کے اجلاس کی کارروائی شروع ہو گئی ہے لیکن دیکھیں کہ حاضری کتنی poor ہے۔ کل وزیر تعلیم صاحب نے contract پر اساتذہ کے حوالے سے جو گفت و شنید کی تھی اس میں انھوں نے ایک بڑی reason یہ بھی دی تھی کہ لوگ سکول میں حاضر نہیں ہوتے۔ میں دونوں سائیڈز کی بات کر رہا ہوں کہ آج ہم اپنی کیفیت دیکھ لیں کہ 371 کا ایوان ہے اور بالخصوص حکومت کے پاس تو وزراء اور مشیران کی فوج ظفر موج ہے۔ انھیں بر وقت یہاں پر آنا چاہئے اور جن کی خاطر ہم منتخب ہو کر آتے ہیں اگر ہم سال میں 60/70 دن بھی اس عوام کے لئے ایوان میں نہیں آ سکتے تو یہ نہایت نامناسب بات ہے اور اگر یہی حالت رہی تو پھر کورم بھی point out کیا جا سکتا ہے۔

جناب سپیکر، جی، شکریہ۔ رانا آفتاب احمد خان!

رانا آفتاب احمد خان، سوال نمبر 271۔

زرعی تحقیق و توسیع کے شعبہ جات

کی یونیورسٹی سے علیحدگی

*271۔ رانا آفتاب احمد خان، کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ لائل پور زرعی کالج و تحقیقاتی ادارہ قیام پاکستان سے قبل متحدہ ہندوستان میں زرعی تعلیم و تحقیق کا واحد ادارہ تھا؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ متذ کرہ کالج کو 1962 میں جب یونیورسٹی کا درجہ دیا گیا تو یونیورسٹی سے تحقیق و توسیع کے شعبہ جات الگ کر دیئے گئے جبکہ یہ بھارت و دیگر ممالک میں بدستور یونیورسٹی کے تحت ہیں؛

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ حکومت نے زرعی تعلیم، تحقیق و توسیع کے لئے زرعی یونیورسٹی فیصل آباد کے وائس چانسلر کی سربراہی میں زرعی تحقیق و توسیع کے شعبہ جات میں رابطہ اور تحقیق و توسیع کے شعبہ جات میں duplication کے خاتمے کے لئے پنجاب زرعی تحقیقاتی رابطہ بورڈ قائم کیا تھا؛

(د) اگر جز ہائے (الف) تا (ج) کا جواب اثبات میں ہے تو کن وجوہ کی بناء پر زرعی یونیورسٹی فیصل آباد سے تحقیق و توسیع کے شعبہ جات کو الگ کیا گیا اور کیا حکومت دوبارہ یہ شعبہ جات فیصل آباد زرعی یونیورسٹی سے منسلک کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر ہاں تو کب تک، اگر نہیں تو کیوں؛ مزید براں اس مسئلہ پر سفارشات مرتب کرنے کے لئے جو مختلف کمیٹیاں بنائی گئی تھیں ان کی رپورٹیں ایوان کی میز پر رکھی جائیں۔

رانا آفتاب احمد خان، جناب سپیکر! یہ بہت اہم سوال ہے۔ میرا خیال ہے کہ 70 فیصد ممبران زراعت سے تعلق رکھتے ہیں تو میری یہ ذاتی خواہش ہے کہ وزیر صاحب اس کو پڑھ دیں تاکہ سب سن بھی لیں گے because most of the members have not gone through جناب والا! یہ صرف جز (د) کا جواب پڑھ دیں۔

جناب سپیکر، ٹھیک ہے۔

وزیر زراعت، رانا صاحب نے سوال کیا ہے کہ،

(الف) کیا یہ درست ہے کہ لائل پور زرعی کالج و تحقیقاتی ادارہ قیام پاکستان سے قبل متحدہ ہندوستان میں زرعی تعلیم و تحقیق کا واحد ادارہ تھا؛ یہ درست ہے۔

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ متذ کرہ کالج کو 1962 میں جب یونیورسٹی کا درجہ دیا گیا تو یونیورسٹی سے تحقیق و توسیع کے شعبہ جات الگ کر دیئے گئے جبکہ یہ بھارت و دیگر

ممالک میں بدستور یونیورسٹی کے تحت ہیں؟ اس سوال کا جواب جزوی طور پر اثبات میں ہے کہ 1962 میں متذکرہ کالج کو یونیورسٹی کا درجہ دیا گیا تو تحقیق و توسیع کے شعبہ جات کو یونیورسٹی سے الگ کر دیا گیا۔ جبکہ بھارت میں یہ شعبہ جات صرف صوبہ پنجاب میں یونیورسٹی سے منسلک ہیں۔ مزید یہ کہ دنیا کے چند مزید ممالک میں بھی ایسا ہے مگر تمام دنیا میں ایسا نظام نہ ہے۔

(ج) یہ درست ہے۔

(د) حکومت پاکستان محکمہ خوراک و زراعت کے قائم کردہ کمیشن کی سفارشات پر 62-1961 میں ریسرچ توسیع کے شعبہ جات کو زرعی یونیورسٹی سے علیحدہ کیا گیا تاکہ ریسرچ و توسیع اور زرعی تعلیم کے معیار کو بہتر بنایا جائے اور یہ کہ ان اداروں کو دوبارہ زرعی یونیورسٹی سے منسلک کرنے کی ایسی کوئی تجویز حکومت پنجاب محکمہ زراعت کے زیر غور نہ ہے۔ کیونکہ ان اداروں کا پھر سے منسلک کیا جانا اداروں کی موجودہ کارکردگی کو بری طرح متاثر کر سکتا ہے۔ مزید یہ کہ 1962 سے پہلے اور موجودہ صورتحال بہت زیادہ بدل چکی ہے مثلاً اس وقت پنجاب میں صرف 11اضلاع تھے جو کہ اب بڑھ کر 34 ہو چکے ہیں۔ پنجاب کا زیر کاشت رقبہ 10.0ملین ہیکٹر تھا جو کہ اب 12.35 ملین ہیکٹر ہو چکا ہے۔

مزید یہ کہ پہلے والے نظام کے تحت مختلف فصلوں کی 59 اقسام 1961 تک دریافت ہو سکی تھیں جبکہ ایوب ریسرچ کے معرض وجود میں آنے کے بعد سے اب تک مختلف فصلوں کی زیادہ پیداوار کی حامل 287 اقسام دریافت کی جا چکی ہیں جن کی بدولت صوبہ اور ملکی پیداوار میں خاطر خواہ اضافہ ہوا اور ہم گندم، کپاس اور چاول کی اضافی پیداوار برآمد کر کے قیمتی زرمبادلہ کمانے میں کامیاب ہوئے۔ صوبہ میں پیدا ہونے والی چند بڑی فصلوں کی پیداوار میں اضافہ اور اجناس کی ٹی کس فراہمی کا تقابلی جائزہ برائے مشاہدہ ایوان کی میز پر رکھ دیا گیا ہے۔

مزید یہ کہ ان اداروں کے انتظامی ڈھانچوں میں واضح تفاوت بھی ان کے انضمام میں ایک بڑی رکاوٹ ہے مثلاً ریسرچ و توسیع کے محکموں میں یونیورسٹی کے پروفیسر کے مقابل گریڈ20 کی صرف ایک ایک اسامی ہے جبکہ یونیورسٹی میں گریڈ20 اور 21 کے چالیس سے زیادہ پروفیسر حضرات تعینات ہیں۔

یونیورسٹی' Ph. D(پی-ایچ-ڈی) کے حامل اساتذہ کو گریڈ 18 میں فوری ترقی دیتی ہے جبکہ تحقیق و توسیع کے محکمہ میں ایسا نہیں ہے۔

یونیورسٹی میں لیکچرار کو عموماً پانچ سال کے بعد گریڈ 17 سے گریڈ 18 میں ترقی دے دی جاتی ہے جبکہ تحقیق و توسیع کے شعبہ جات میں گریڈ 17 کے سائنسدانوں کو اسی گریڈ یعنی 150+17 میں ترقی دی جاتی ہے جس میں پندرہ سے بیس سال کا عرصہ لگ جاتا ہے اور بہت سے سائنسدان تو گریڈ 17 ہی میں ریٹائر ہو جاتے ہیں اور اسی طرح گریڈ 17 سے گریڈ 18 میں ترقی کے لئے 20 سے 25 سال لگ جاتے ہیں۔

اگر ان اداروں کا موجودہ انتظامی ڈھانچوں کے اندر رہتے ہوئے انضمام کیا گیا تو سائنسدانوں اور اساتذہ کے درمیان سنیارٹی / ترقی کے تنازعات اُٹھ کھڑے ہوں گے اور بہت سا قیمتی وقت ایسے معاملات کو عدالتوں میں سلجھانے میں صرف ہو گا جس سے تحقیق کا کام بُری طرح متاثر ہو گا۔

ان اداروں کے انضمام کے بارے میں، مختلف کمیٹیوں کے قیام کے تاریخی پس منظر اور سفارشات پر مشتمل تفصیلی رپورٹ (بزبان انگریزی) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

جناب سپیکر، رانا آفتاب احمد خان!

رانا آفتاب احمد خان، جناب سپیکر! issue یہ ہے کہ ریسرچ ونگ جو ہوتا ہے وہ ریسرچ کے لئے انتہائی اہم ہوتا ہے۔ میرا پہلا ضمنی سوال یہ ہے کہ انہوں نے ایوب ریسرچ کی بڑی کارکردگی دکھائی ہے۔ مجھے صرف یہ بتا دیں کہ original genetic material ایوب ریسرچ انسٹیٹیوٹ نے ایک بھی variety بنائی ہے؟

No. 2. If you go through the Constitution of Pakistan Section 25 says equality of citizens

انہوں نے اب، خود جواب میں یہ فرمایا ہے کہ جو یونیورسٹی میں لیکچرار آ جاتے ہیں وہ وقت پر promote ہو جاتے ہیں اور جو ریسرچ میں جاتے ہیں۔

جناب سپیکر! انڈیا میں ایسٹ پنجاب میں Vice Chancellor is the person who formulates the agriculture policy. وہاں پر مشرقی پنجاب ایک ارب آبادی کو cater کرتا ہے۔ لودھی صاحب نے آج جو جواب پڑھا ہے ان کو یہ نہیں پتا اور یہ کتنے افسوس کی بات ہے کہ 36 اضلاع لکھ دیئے ہیں۔ ان کو یہ نہیں پتا کہ پنجاب کے 34 اضلاع ہیں۔

جناب سپیکر: نہیں۔ آپ کا ضمنی سوال کیا ہوا؟

رانا آفتاب احمد خان: جناب سپیکر! ضمنی سوال یہ ہے کہ،

1۔ ایک سائنسدان جو پی۔ایچ۔ڈی ہے وہ گریڈ 17 میں ریٹائر ہو رہا ہے as previous to that جب یہ joint تھے تو ان کی promotion was linked to the university.

2۔ یہ مجھے کوئی ایک بتا دیں کہ original genetic material کے ساتھ کوئی ایوب ریسرچ انسٹیٹیوٹ نے variety بنائی ہے؟

جناب سپیکر: جی، شکریہ۔ وزیر زراعت!

وزیر زراعت: جناب والا! میں نے تو موجودہ جو حالات ہیں ان پر نظر دوڑائی ہے اور ان کی توجہ مبذول کروائی ہے لیکن اس میں کوئی بھی betterment کے لئے، زراعت کی بہتری کے لئے اور for the betterment of people at large اگر کوئی بھی steps لئے گئے تو میں ان کا ساتھ دوں گا۔ میں اس کو oppose نہیں کر رہا۔ میں تو موجودہ حالات ان کو بتا رہا ہوں کہ جتنی بھی کمیٹیاں بنیں، جتنے بھی commissions بنے انہوں نے آخر میں یہ رپورٹ دی کہ اب اس کے لئے ماحول ٹھیک نہیں ہے۔ اگر یہ اب کیا گیا تو پھر لوگ litigation میں جائیں گے اور وقت ضائع ہو گا۔ جہاں تک انڈیا کا تعلق ہے، ٹھیک ہے وہ پنجاب میں نہیں ہے لیکن وہاں پر اور صوبے

ہیں جہاں پر انٹر نیشنل ریسرچ سنٹرز ہیں اور وہ بھی علیحدہ علیحدہ اپنا کام کر رہے ہیں۔ میں کہنا یہ چاہتا ہوں کہ جو 1962 میں پوزیشن تھی اب وہ نہیں ہے۔ یہ جو کہتے ہیں کہ ریسرچ نے کچھ نہیں کیا۔ 1960-61 میں گندم کی پیداوار 2.95 تھی اور 2001-02 میں 14.59 ہے۔ چاول کی 0.51 تھی۔ اب 2.08 ہے۔ کپاس کی 1.12 تھی اب 8.10 ہے۔ کماد 1.83 سے 31.80 ہو گیا ہے۔ اسی طرح مکئی میں بھی enhance ہو رہا ہے اس میں بہت زیادہ progress ہوئی ہے ۔ جو بھی حالات ہیں آپ کے سامنے ہیں۔ میں مانتا ہوں کی ریسرچ پر بہت زیادہ توجہ نہیں دی گئی ۔ یہ بات میں پریس میں بھی کہہ چکا ہوں اب بھی کہہ رہا ہوں لیکن ہم جناب وزیراعلیٰ کے مشکور ہیں کہ ان کے تعاون سے اب ہم اس کو 40/60 پر لے جا رہے ہیں۔ ہم ریسرچ کو due weight دیں گے۔ میں کوئی oppose نہیں کر رہا میں تو حالات اور واقعات آپ کی خدمت میں پیش کر رہا ہوں کہ اگر اب کیا گیا تو یہ problems ہوں گے اور اگر نہ کیا گیا تو اس طرح ہو گا۔

رانا آفتاب احمد خان، جناب والا! میرا ضمنی سوال تھا کہ Constitution of Pakistan اور یہ بڑا واضح ہے۔ Section 25 says equality of citizens. میں بھی پی۔ایچ۔ڈی ہوں۔ میں یونیورسٹی میں لیکچرار ہو گیا ہوں ایک اور پی۔ایچ۔ڈی ہے لیکن وہ ایوب ریسرچ انسٹیٹیوٹ میں چلا گیا ہے وہ 25 سال بعد گریڈ 17 میں ریٹائر ہو رہا ہے ۔ میرا کہنے کا مقصد یہ تھا کہ آپ Mexico انڈیا کی breed لے کر اس کو cross breed کر کے آپ نے ایک variety بنا دی ہے ۔ آپ کی original variety کوئی ہے جو genetic meterial سے بنائی ہو۔ یہ مجھے بتا دیں ۔ میں تو کہتا ہوں کہ جو ریسرچ ہوئی ہے because جب آپ teaching کو ریسرچ سے علیحدہ کر دیں گے تو ریسرچ ختم ہو جائے گی۔ یہ independent ادارے ہوتے ہیں ۔ اب آپ دیکھیں آپ کی agriculture policy کون formulate کر رہا ہے؛ جس کو ربیع اور خریف کا پتا نہیں ہوتا۔ یہ بڑا important question ہے یہ equality of citizens کی بات ہے۔ گریڈ 17 کا ایک وہ پروفیسر وہاں پر ریٹائر ہو رہا ہے جس نے ریسرچ کرنی ہے۔ آپ دیکھیں کہ آپ کی پام آئل کی امپورٹ 8 بلین روپے ہے۔ یہ مجھے بتا دیں اس پر انہوں نے کیا ریسرچ کرلی ہے؟ یہ بڑا اہم مسئلہ ہے۔ یہ کہتے ہیں کہ litigation ہو جائے گی، ہونے دیں litigation۔ آپ کو کسی بندے کو opportunity

دینا ہے جو کہ اس کا legal and constitutional right ہے۔ آپ اسے promotion بھی نہیں دے رہے ہیں اور کہہ رہے ہیں کہ اس نے ایگریکلچر پر پالیسی بھی نہیں بنائی ہے۔ اس پر kindly یہ واضح پالیسی دیں کہ ان لوگوں کی ترقی میں کیا چیزیں حائل ہیں؛ اگر وہ independent بھی ہیں تو انہیں وہاں پر کیوں نہیں ترقی دی جاتی؟

دوسرا یہ ہے کہ یہ کل تک پتا کر لیں کہ ایوب ریسرچ انسٹیٹیوٹ نے original genetic material کی کوئی variety بنائی ہے؛ آپ ہر سال تمغہ امتیاز اور تمغہ حسن کار کردگی دے دیتے ہیں تو ہمیں اس سے ذرا پتا چل جائے گا۔

جناب سپیکر، شکریہ۔ جی، ایگریکلچر منسٹر!

وزیر زراعت، جناب سپیکر! پچھلے سالوں کی performance کوئی میں نے تو نہیں دینی۔ میں تو یہ بار بار کہہ رہا ہوں کہ ہم نے جو advancement کی ہے وہ میں نے ان کی خدمت میں رکھی ہے۔ باقی یہ ہمارے ساتھ بیٹھ جائیں، ابھی تو اسمبلی شروع ہوئی ہے۔ چیف منسٹر صاحب کے پاس جائیں گے جو best possible ہوگا وہ کریں گے۔ میں نے ایوان کی میز پر رپورٹیں رکھی ہیں، وہ بھی پڑھ لیں اور experts کی جو رپورٹیں آئی ہیں انہیں بھی یہ پڑھ لیں اور اس کے بعد پھر بیٹھ کر کوئی chalk out ہو سکتی ہے۔ میں کب کہتا ہوں کہ نہیں ہو سکتا؛ جو بھی بہتر ہوگا وہ انشاء اللہ کریں گے۔

جناب سپیکر، جی، رانا ثناء اللہ خان!

رانا ثناء اللہ خان، جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال یہ ہے اور میری دوسری گزارش یہ ہے کہ آپ منسٹر ایگریکلچر کو یہ direction دیں کہ وہ یہ بات بار بار نہ کریں کہ یہ میرا کام تو نہیں ہے۔ میں نے تو جواب نہیں دینا۔ گورنمنٹ collectively جواب دہ ہوتی ہے۔ صرف یہ کہہ دینا کہ چیف منسٹر صاحب جواب دیں گے، ایسا نہیں ہوتا۔ یہ 1985 سے تو منسٹر آرہے ہیں۔ یہ ہمیں ہر مرتبہ یہی کہتے رہے ہیں کہ اب ہم شروع کر رہے ہیں، یہ کب سے شروع کریں گے؟

جناب سپیکر: جی، آپ اپنا ضمنی سوال بتائیں۔

رانا ثناء اللہ خان: جناب سپیکر! انہوں نے یہ فرمایا ہے کہ ڈیپارٹمنٹ کا یہ موقف ہے اور جواب کے جز (د) میں یہ درج ہے کہ ان اداروں کو دوبارہ زرعی یونیورسٹی سے منسلک کرنے کی ایسی کوئی تجویز حکومت پنجاب محکمہ زراعت کے زیرغور نہ ہے اور آگے انہوں نے اس کی وجہ یہ بیان کی ہے کیوں کہ ان اداروں کا پھر سے منسلک کیا جانا اداروں کی موجودہ کارکردگی کو بری طرح متاثر کرسکتا ہے اور اس کی reasons انہوں نے یہ دی ہیں کہ یہ اضلاع 11 سے 36 ہو گئے ہیں اور 10 ملین ہیکٹر رقبہ 12 ملین ہیکٹر ہو گیا ہے۔ جن اقسام پر پہلے ریسرچ ہوئی تھی وہ 59 سے 287 ہو گئی ہیں۔ مجھے وزیر زراعت یہ بتائیں کہ ان اداروں کی کارکردگی سے ان وجوہات کا کیا تعلق ہے؟ کیا یہ اضلاع کی حدود کو مدنظر رکھ کر ریسرچ کرتے ہیں؟

جناب سپیکر: جی، ایگریکلچر منسٹر!

وزیر زراعت: جناب سپیکر! میں نے difficulties کی بات کی ہے۔ میں نے ان الجھنوں کو highlight کیا ہے جو کل کو ہمارے سامنے آئیں گی۔ میں Principally کسی کے against نہیں ہوں۔ رانا صاحب ہمارے دوست اور بھائی ہیں۔ میں بار بار یہ کہہ رہا ہوں کہ منسٹر نے پالیسی بنانی ہے، اسے endorse چیف منسٹر نے کرنا ہے اور اس بات کا اس ہاؤس کو علم ہے لیکن میں یہ کہہ رہا ہوں کہ یہ ایک detail discussion ہو گی جو پرانی کمیٹیاں اور کمیشن بنے ہیں اور پرانے experts نے جو آراء دی ہیں انہیں سامنے رکھ کر اس structure کو change کر کے دوبارہ اکٹھا کرنا It would be a problem. اگر ہم problem کو حل کرلیں تو ہمیں اس پر کیا اعتراض ہے؟ میں تو کہہ رہا ہوں کہ یہ بھائی بیٹھ جائیں کیونکہ یہ تو سارے ہاؤس کا کام ہے۔ اس میں اگر بہتری نظر آئے تو انشاء اللہ ہم اسے کریں گے۔

جناب سپیکر: لودھی صاحب! رانا صاحب کا سوال یہ تھا کہ promotion کے مسئلے کی حد تک تو ٹھیک ہے کہ یہ چیزیں آڑے آسکتی ہیں لیکن اضلاع کا زیادہ ہو جانا یا ایگریکلچر رقبہ بڑھ جانا تو آڑے نہیں آتے کہ اگر یہ تحقیقی ادارہ یونیورسٹی کے under کر دیا جائے؟

وزیر زراعت، نہیں۔ رکاوٹیں نہیں ہیں۔ میں تو یہ کہہ رہا ہوں کہ جو سسٹم اب چل رہا ہے کہ ریسرچ اور ایکسٹینشن علیحدہ کام کر رہے ہیں اور یونیورسٹی علیحدہ کام کر رہی ہے۔ یہ بات نہیں ہے کہ یونیورسٹی میں کام نہیں ہوتا۔ فیصل آباد یونیورسٹی ریسرچ پر بھی کام کر رہی ہے بلکہ پنجاب یونیورسٹی بھی اس پر کام کر رہی ہے۔ میں پچھلے دنوں وہاں گیا ہوں I am grateful to V.C. وہ بھی اس پر ریسرچ کر رہے ہیں۔ میں تو یہ کہہ رہا ہوں کہ اگر موجودہ حالات میں یہ کیا تو یہ problems ہوں گی۔ اگر اس کو پھر اکٹھا کر دیا جائے تو we are ready to sit together. اور اس میں کوئی پالیسی بنانی پڑے گی۔

جناب سپیکر، لودھی صاحب! جیسا آپ نے جواب میں لکھا ہوا ہے کہ انڈیا میں تحقیق کا شعبہ علیحدہ نہیں ہے اور انڈیا کی ریسرچ ہم سے بہتر ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ اگر یہ دونوں ادارے اکٹھے ہوں تو شاید تحقیق کے اس شعبے کی کار کردگی بہتر ہو سکے گی۔

رانا آفتاب احمد خان، جناب سپیکر! یہ کہہ رہے ہیں کہ ان دونوں شعبوں کو منسلک کرنے سے پروموشن کا مسئلہ بن جائے گا۔ سائنسدان کو یہ disadvantage نہیں ہے کہ ریسرچ میں جانے کے بعد ان کی پروموشن نہیں ہو گی۔

جناب سپیکر، ان کو بھی promotion تو ملنی چاہئے۔

رانا آفتاب احمد خان، جناب سپیکر! یہ خود کہہ رہے ہیں کہ یہ دیگر ممالک میں ہے Sir, research and education always go together یہ رپورٹوں اور international doners پر نہ جائیں۔

جناب سپیکر، رانا صاحب! منسٹر صاحب نے کہہ دیا ہے۔ آپ ان کے ساتھ بیٹھ کر مزید سوچ بچار کر لیں۔ جی، رانا صاحب!

رانا ثناء اللہ خان، جناب سپیکر! اس میں یہ بات بالکل واضح ہو گئی ہے کہ جس بات کی نشاندہی کی گئی ہے اس کی reasons کے متعلق منسٹر صاحب اور ڈیپارٹمنٹ دونوں clear نہیں ہیں۔ وہ یہ بتا رہے ہیں کہ ریسرچ کے متعلق رکاوٹ آئے گی کہ اضلاع 11 سے 36 ہو گئے ہیں۔ بھئی! اضلاع کی حدود ریسرچ میں کوئی آڑے آ رہی ہیں؟

جناب سپیکر! آپ دوسرا یہ دیکھیں کہ انہوں نے خود اس بات کو admit کیا ہے کہ ایک تحقیق کرنے والا سائنسدان 25 سال بعد بھی گریڈ 17 میں ریٹائر ہو جاتا ہے اور اس کی وجہ انہوں نے یہ بتائی کہ ریسرچ انسٹیٹیوٹس میں گریڈ 20 کی صرف ایک پوسٹ ہے۔ اس میں میری گزارش صرف یہ ہے کہ وہاں پر گریڈ20 کی ایک پوسٹ ہے تو اس میں حرج کیا ہے کہ وہاں پر زیادہ پوسٹیں کر دی جائیں؟ اگر یہاں پر15 کی بجائے 41 منسٹر بنانے کا فیصلہ ایک گھنٹے میں ہو سکتا ہے' 22 سے 43 پارلیمانی سیکرٹریز بنائے جا سکتے ہیں' 32 سے 45 چیئرمین سٹینڈنگ کمیٹیز بنائے جا سکتے ہیں اور انہیں کاریں اور دیگر مراعات دی جا سکتی ہیں تو یہ کون سا کام ہے کہ ریسرچ انسٹیٹیوٹ میں پوسٹیں ایک سے زیادہ کر دیں؟

جناب سپیکر: جی' شکریہ۔ اگلا سوال سید احسان اللہ وقاص صاحب کا ہے۔

سید احسان اللہ وقاص: سوال نمبر 418۔

لاہور شہر میں مارکیٹ کمیٹی کے چیئرمین کی تقرری اور مارکیٹ کمیٹی کے عہدے داران کا تقرر

*418۔ سید احسان اللہ وقاص: کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) لاہور شہر میں مارکیٹ کمیٹی کے چیئرمین کے تقرر کے لئے کیا شرائط ہیں؟

(ب) لاہور شہر میں کتنی مارکیٹ کمیٹیاں ہیں ان کے عہدے داران کا تقرر کون کرتا ہے اور مارکیٹ کمیٹی کے عہدے داران کو کیا کیا سہولیات اور مالی مراعات مہیا کی جاتی ہیں؟

(ج) لاہور کی ایک مارکیٹ کمیٹی کے صدر میاں طلعت کو کن شرائط اور کس معیار کی بنیاد پر مقرر کیا گیا۔ کیا اس سے قبل انہوں نے کبھی کسی مارکیٹ میں کوئی کاروبار کیا ہے یا اس سے قبل ان کا کسی مارکیٹ کمیٹی سے کوئی ادنیٰ سا تعلق بھی رہا ہے انہیں کیا مالی مراعات اور سہولیات حاصل ہیں؟

(د) کیا یہ بھی درست ہے کہ ان کی تقرری صرف ناظم لاہور کی ذاتی پسند اور دوستی کی بنیاد پر کی گئی ہے اگر ایسا ہے تو اس کے تدارک کے لئے محکمہ نے کیا اقدامات کئے ہیں؟

وزیر زرعی مارکیٹنگ:

(الف) مارکیٹ کمیٹی لاہور بشمول پنجاب کی تمام مارکیٹ کمیٹیوں کے چیئرمین کے تقرر کے لئے مندرجہ ذیل شرائط ہیں:

1۔ مارکیٹ کمیٹی کا کاشتکار ممبر ہو۔

2۔ کم از کم تعلیمی قابلیت میٹرک ہو۔

3۔ مارکیٹ کمیٹی کے اکثریت ممبروں نے پنجاب زرعی اجناس منڈیاں (جنرل) رولز 1979 کے رول نمبر 12 کے تحت قواعد و ضوابط پورے کرتے ہوئے منتخب کیا ہو۔

مارکیٹ کمیٹیوں کی تشکیل کا طریقہ کار درج ذیل ہے:

مارکیٹ کمیٹی کے ممبران کا تقرر دفعہ 8 پنجاب ایگریکلچرل پروڈیوس مارکیٹ آرڈیننس 1978 اور ضابطہ 9 پنجاب ایگریکلچرل پروڈیوس مارکیٹ (جنرل) رولز 1979 رول نمبر 12 کے تحت ہوتا ہے۔ حکومت پنجاب محکمہ زراعت ضلع ناظمین کے لئے ایک تاریخ مقرر کرتا ہے جس کے تحت ضلعی اسمبلیوں کو اس تاریخ تک مارکیٹ کمیٹی کے ممبران کا تقرر کرنا ہوتا ہے۔ مارکیٹ کمیٹی کے ممبران کی تعداد 10 یا 17 ہوتی ہے جس کا فیصلہ حکومت سالانہ آمدن کی بنیاد پر کرتی ہے۔ مارکیٹ کمیٹی لاہور کے ممبران کی تعداد 17 ہے جس میں 9 کاشتکاروں کے نمائندے، 5 آڑھتیوں کے نمائندے، ایک منڈی مزدوروں کا نمائندہ، ایک صارفین کا نمائندہ اور ایک نمائندہ محکمہ زراعت کا افسر ہوتا ہے جسے حکومت پنجاب نامزد کرتی ہے۔ ان نمائندوں کے انتخاب کے لئے ضلعی ناظم متعلقہ ضلع سے ایکسٹرا اسسٹنٹ ڈائریکٹر (تجارت اور مارکیٹنگ) کے مشورہ سے اور متعلقہ ایسوسی ایشنز (اگر ہوں) کے مشورے سے ممبران کی دگنی تعداد کے برابر منظوری کے لئے ضلع کونسل کو بھیجتا ہے۔ ضلعی اسمبلی ان میں سے مقررہ تعداد کا چناؤ کرتی ہے۔ اس کے بعد ضلع ناظم مارکیٹ کمیٹی کے پندرہ دن کے نوٹس پر پہلا اجلاس بلاتا ہے اور چیئرمین اور

وائس چیئرمین کا انتخاب کرتا ہے۔ چیئرمین کا کاشتکار ممبر اور میٹرک پاس ہونا لازمی ہے نیز یہ کہ جو ممبر مارکیٹ کمیٹی ایک دفعہ چیئرمین یا وائس چیئرمین کے عہدے کے لئے منتخب ہو جائے وہ دوبارہ مسلسل اس عہدے کے لئے منتخب نہیں ہو سکتا۔

(ب) لاہور شہر میں درج ذیل مارکیٹ کمیٹیاں ہیں۔

1۔ مارکیٹ کمیٹی لاہور

2۔ مارکیٹ کمیٹی کوٹ لکھپت

3۔مارکیٹ کمیٹی ملتان روڈ

جیسا کہ اوپر بیان کیا گیا ہے ضلعی حکومت مارکیٹ کمیٹیوں کی تشکیل کرتی ہے۔ چیئرمین مارکیٹ کمیٹی لاہور کو حکومت پنجاب کی منظوری کے بعد 2000 روپے ماہانہ اعزازیہ دیا جاتا ہے اور اگر وہ مارکیٹ کمیٹی کے کام کے سلسلے میں سفر کریں تو گورنمنٹ رول کے مطابق انہیں گریڈ 18 کے برابر سفری اخراجات ادا کئے جاتے ہیں۔

(ج) چیئرمین مارکیٹ کمیٹی لاہور میاں طلعت کی تقرری مجوزہ قواعد و ضوابط کی بناء پر کی گئی ہے۔ اس سلسلہ میں یہ بات پیش نظر رہے کہ پنجاب میں مارکیٹ کمیٹی کے ممبران کی تقرری اور چیئرمین کا انتخاب ضلعی حکومت کرتی ہے۔ جہاں تک مالی مراعات کا تعلق ہے اس کا جواب جز(ب) میں دیا جا چکا ہے۔

(د) جیسا کہ اوپر(ج) میں ذکر کیا گیا ہے۔ ان کا انتخاب قواعد و ضوابط کے مطابق کیا گیا ہے۔

سید احسان اللہ وقاص: جناب سپیکر! جز (الف) کے جواب میں یہ فرمایا گیا ہے کہ مارکیٹ کمیٹی کے چیئرمین کے تقرر کے لئے شرائط میں سے ایک شرط یہ فرمائی گئی ہے کہ مارکیٹ کمیٹی کا کاشت کار ممبر ہو۔ جن صاحب کو انہوں نے لاہور کی مارکیٹ کمیٹی کا صدر بنایا ہے میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ کیا وہ بھی کاشت کار ممبر ہیں؟

جناب سپیکر: جناب نون صاحب!

وزیر زرعی مارکیٹنگ، جناب سپیکر! اس میں میری گزارش یہ ہے کہ فاضل ممبر نے یہ استفسار کیا ہے کہ کیا واقعی وہ کاشتکار ہیں تو۔۔۔

رانا ثناء اللہ خان، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر، راناصاحب پوائنٹ آف آرڈر پر ہیں۔

رانا ثناء اللہ خان، جناب سپیکر! میرا پوائنٹ آف آرڈر یہ ہے کہ سید احسان اللہ وقاص صاحب کے اس سوال نمبر 418 میں وزیر زراعت کو address کیا گیا ہے۔

جناب سپیکر، نہیں نہیں۔ مارکیٹ کمیٹی کے متعلقہ منسٹر نون صاحب ہیں۔

رانا ثناء اللہ خان، جناب سپیکر! یہ پھر کس طرح سے تقسیم ہوئی ہے یا ایک ڈیپارٹمنٹ کو کتنی جگہ پر تقسیم کر کے منسٹر بنائے گئے ہیں؟

جناب سپیکر، جی ہوئے ہیں۔ کئی ڈیپارٹمنٹس میں ایسا ہوا ہے۔

رانا ثناء اللہ خان، جناب سپیکر! اگر یہ ہو سکتا ہے تو پھر ان لوگوں کا کیا قصور ہے جو اس ملک کی تقدیر بدلنے کے لئے ریسرچ کر رہے ہیں۔ جو تقدیر خراب کرنا چاہتے ہیں ان کے ساتھ یہ سلوک ہے اور جو تقدیر بدلنا چاہتے ہیں ان کے ساتھ یہ سلوک ہے۔

جناب سپیکر، جی مہربانی۔ جی نون صاحب!

وزیر زرعی مارکیٹنگ، جناب سپیکر! جہاں تک مارکیٹ کمیٹی لاہور کے چیئرمین کے تقرر کے لئے ان کی qualification کا تعلق ہے تو میں اتنا عرض کرتا چلوں کہ مارکیٹ کمیٹی کے متعلقہ چیئرمین کاشتکار ہیں۔

جناب سپیکر، شکریہ۔ جناب شاہ صاحب!

سید احسان اللہ وقاص، جناب سپیکر! یہ بالکل غلط بات ہے۔ وہ ایک پراپرٹی ڈیلر تھے اور صرف اس وجہ سے کہ وہ لاہور کے ضلعی ناظم صاحب کے سکول فیلو ہیں۔ انھوں نے پورے ملک میں ایک مرلہ زمین بھی کبھی کاشت کی ہو تو جو جرمانہ آپ مجھ پر عائد کریں گے وہ میں ادا کرنے کے لئے تیار

ہوں۔ یہ بالکل غلط جواب دیا گیا ہے۔

جناب سپیکر: شاہ صاحب! پراپرٹی ڈیلر بھی کاشتکار ہو سکتا ہے۔

سید احسان اللہ وقاص: جناب سپیکر! پھر اس مارکیٹ کمیٹی کی بجائے اس کا نام پراپرٹی ڈیلرز کمیٹی رکھ دیا جائے۔

جناب سپیکر: جی' رانا صاحب!

رانا آفتاب احمد خان: جناب سپیکر! آپ نے بالکل بجا فرمایا ہے کہ کاشتکار پراپرٹی ڈیلر بھی ہو سکتا ہے۔ میں آپ سے یہ سوال کرتا ہوں کہ کیا کوئی شخص تحصیل کا نہ ہو وہ چیئرمین بن سکتا ہے؟ دوسرا جو فیصل آباد مارکیٹ کمیٹی کا چیئرمین ہے وہ کاشتکار ہے اگر ہے تو کیا وہ تحصیل صدر کا ہے؟

جناب سپیکر: تحصیل کا ہونا ضروری نہیں ہے۔ اس مارکیٹ کمیٹی کی حدود میں جتنے بھی چکوک آتے ہیں' اس علاقے کا ہونا ضروری ہے۔

رانا آفتاب احمد خان: آپ مجھے یہ بتادیں کہ جس کا وہ ہے وہاں اس کی کوئی ملکیتی زمین ہے؟

جناب سپیکر: میں یہ تو نہیں کہہ سکتا کہ اس کی کوئی ملکیتی زمین ہے یا نہیں؟ یقیناً اس نے اپنے نام کوئی انتقال وغیرہ کروایا ہو گا۔

رانا آفتاب احمد خان: جناب سپیکر! اس کا بہنوئی لیفٹیننٹ جنرل ہے۔ وہ سات دفعہ کونسلر کا الیکشن ہارا ہوا ہے۔ میں تو وزیر صاحب کے علم میں لے آیا ہوں۔

جناب سپیکر: جی' چودھری ظہیر صاحب!

وزیر مواصلات و تعمیرات: جناب سپیکر! کاشتکار ہونے کے لئے مالک ہونا ضروری نہیں۔ کاشتکاری مزارع بھی کرسکتا ہے اور زمین ٹھیکے پر بھی لے کر کاشتکاری کی جا سکتی ہے' لہذا وہ کاشتکار کے زمرے میں آتا ہے اس کے لئے مالک ہونا ضروری نہیں ہے۔

جناب سپیکر، جی نہیں۔ اس کے لئے مالک ہونا ضروری ہے۔

وزیر مواصلات و تعمیرات، میں نے کاشتکار کے لئے کہا ہے کہ اس کا مالک ہونا ضروری نہیں ہے۔ میں نے رولز کو چیلنج نہیں کیا۔

جناب سپیکر، ان کا سوال یہ ہے کہ جو چیئرمین مارکیٹ کمیٹی ہو یا ممبر مارکیٹ کمیٹی ہو اس کا کاشتکار ہونا ضروری ہے یا نہیں؟ اس زمرے میں بات ہو رہی ہے تو مارکیٹ کمیٹی کی ممبرشپ کے لئے اس کا مالک ہونا بھی ضروری ہے اور ساتھ کاشتکار ہونا بھی ضروری ہے۔

سید احسان اللہ وقاص، جناب سپیکر! گزارش یہ ہے کہ سوالات کا مقصد صرف یہ نہیں ہوتا کہ ہم کچھ معلومات حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ اس کے ساتھ ساتھ اس محکمے کی کسی کوتاہی کی طرف توجہ دلانا بھی ہوتا ہے۔ میں بڑے احترام کے ساتھ جناب وزیر موصوف سے یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ مارکیٹ کمیٹی لاہور کے اندر ایک بہت بڑا ادارہ ہے' پورے پنجاب کیا پورے پاکستان سے پھل فروٹ اور بےشمار چیزیں وہاں پر پہنچتی ہیں۔ ایک ایسے شخص کو آپ نے لاہور کی مارکیٹ کمیٹی کا سربراہ مقرر کر دیا ہے جس کی بنیاد صرف یہ ہے کہ وہ ناظم لاہور کا سکول فیلو ہے۔ یہ بڑی زیادتی کی بات ہے۔ اگر اس طرح آپ فیصلے کریں گے تو یہ اداروں کو تباہ و برباد کرنے کے مترادف ہے۔ وہاں لوگ چیخ رہے ہیں۔ میں یہ کہتا ہوں کہ وہ مارکیٹ کمیٹی کا چیئرمین بننے سے پہلے وہ کبھی مارکیٹ میں بھی نہیں گیا تھا تو ایسے لوگوں کو ان اداروں میں بھیجنا ان اداروں کو تباہ کرنے کے مترادف ہے۔

وزیر زرعی مارکیٹنگ، جناب سپیکر! اس میں گزارش یہ ہے کہ جہاں تک مارکیٹ کمیٹیوں کی تشکیل کا طریقہ کار ہے تو اس سلسلے میں مارکیٹ کمیٹی کے ممبران کا تقرر دفعہ 8 پنجاب ایگریکلچرل پروڈیوس مارکیٹ آرڈیننس 1978 اور ضابطہ 9 پنجاب ایگریکلچرل پروڈیوس مارکیٹ (جنرل) رولز 1979 رول نمبر 12 کے تحت ہوتا ہے۔ حکومت پنجاب محکمہ زراعت ضلع ناظمین کے لئے ایک تاریخ مقرر کرتا ہے جس کے تحت ضلعی اسمبلیوں کو اس تاریخ تک مارکیٹ کمیٹی کے ممبران کا تقرر کرنا ہوتا ہے۔ مارکیٹ کمیٹیوں کے ممبران کی تعداد 10 یا 17 ہوتی ہے جس کا فیصلہ حکومت سالانہ

آمدن کی بنیاد پر کرتی ہے۔ لاہور میں اس کے ممبران کی تعداد 17 ہے جس میں 9 کاشتکاروں کے نمائندے ہیں' 5 آڑھتیوں کے نمائندے ہیں' ایک منڈی مزدوروں کا نمائندہ ہے----

جناب سپیکر: یہ تو جواب آ چکا ہے۔ ان کا سوال یہ تھا کہ جو موصوف مارکیٹ کمیٹی کے چیئرمین ہیں وہ کاشتکار ہیں یا نہیں؟ آپ نے جواب دے دیا ہے کہ کاشتکار ہیں۔

وزیر زرعی مارکیٹنگ: بغیر کاشتکار کے چیئرمین ہو ہی نہیں سکتا۔

سید احسان اللہ وقاص: چیئرمین تو ان کے کلاس فیلو ہیں۔ مارکیٹ کمیٹی کے ایک وائس چیئرمین جو انھوں نے بنائے ہوئے ہیں وہ ان کے ذاتی ملازم ہیں اور ان کے دفتر میں کام کرتے ہیں' وہ ان کے کلرک ہیں۔ یہ اندھیر نگری ہے۔ یہ لاہور شہر ہے' یہ پاکستان کا دل ہے' پنجاب کا دارالحکومت ہے۔ یہاں پر آپ ایسے لوگوں کی تقرریاں کر رہے ہیں۔ انھوں نے اپنے ذاتی کلرک کو اٹھا کر وائس چیئرمین مارکیٹ کمیٹی بنا دیا ہے۔ ایک کلاس فیلو ہے اور اس کی کوئی qualification نہیں ہے۔ میں جناب وزیر سے کہتا ہوں کہ وہ اپنی ہی سربراہی میں ایک کمیٹی بنا لیں اس میں دو' تین افراد اس چیز کی انکوائری کر لیں۔ اگر کبھی ساری زندگی میں اس نے کسی زمین پر ایک مرلہ بھی کاشت کیا ہو تو جو جرمانہ مجھے عائد کریں گے وہ میں ادا کرنے کے لئے تیار ہوں اور ہاتھ جوڑ کر ان سے معافی بھی مانگوں گا کہ یہ سوال میں نے کیوں کیا تھا لیکن گزارش یہ ہے کہ ہم غلطیوں کی طرف توجہ دلاتے ہیں۔ اس میں اصلاح کی کوئی صورت ہونی چاہئے۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! آپ اپنے طور پر یہ دیکھ لیں کہ کیا وہ واقعی کاشتکار ہے یا نہیں ہے؟ اگلا سوال سید احسان اللہ وقاص صاحب کا ہے۔

سید احسان اللہ وقاص: سوال نمبر 482۔

یوسف والا زرعی فارم کی کارکردگی

*482۔ سید احسان اللہ وقاص: کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ یوسف والا زرعی فارم جو تقریباً 120 مربع پر مشتمل ہے۔ صرف مکئی' جوار اور باجرہ کے لئے بطور تحقیقاتی فارم قائم کیا گیا ہے جبکہ یہاں مکئی کی زیادہ سے زیادہ فصل 40 من فی ایکڑ حاصل ہوتی ہے جبکہ پرائیویٹ کمپنیاں 80 من سے 120 من فی ایکڑ تک پیداوار حاصل کر رہی ہیں؟

(ب) مکئی کے بیج پیدا کرنے والی پرائیویٹ کمپنیاں یوسف والا زرعی تحقیقاتی فارم سے دوگنا سے تین گنا مکئی کی فی ایکڑ پیداوار حاصل کر رہی ہیں۔ یوسف والا زرعی تحقیقاتی فارم کی اتنی مایوس کن کارکردگی کی کیا وجہ ہے؟

(ج) حکومت نے یوسف والا فارم کی کارکردگی کی بہتری کے لئے کیا تدابیر اختیار کی ہیں؟

وزیر زراعت:

(الف) تحقیقاتی ادارہ مکئی' جوار' باجرہ یوسف والا تقریباً 111 مربع اراضی پر مشتمل ہے جس میں سے تقریباً ساڑھے تین مربع رقبہ تحقیقاتی مقاصد کے لئے وقف ہے جبکہ باقی ماندہ رقبہ 225 پٹہ داروں کے ذریعے سالانہ پٹے پر کاشت کروایا جاتا ہے۔ یہ درست ہے کہ یہ ادارہ مکئی' جوار' باجرہ کے تحقیقاتی کام کے لئے قائم کیا گیا ہے۔

یہ بات درست نہیں ہے کہ اس ادارے کی بنائی گئی اقسام سے زیادہ سے زیادہ پیداوار 40 من فی ایکڑ حاصل ہوتا ہے۔ اس ادارہ کی بنائی گئی نو عدد سنتھیٹک اقسام 48 سے 87 من فی ایکڑ اور پانچ عدد دوغلی اقسام 81 سے 91 من فی ایکڑ پیداوار دینے کی صلاحیت رکھتی ہیں۔ مختلف اقسام کی پیداواری صلاحیت کی تفصیل تتمہ(الف) میں دی گئی ہے۔

ادارہ کی زیر دریافت انیس عدد دوغلی اقسام کی پیداواری صلاحیت 105 سے 129 من فی ایکڑ ہے جو کہ پرائیویٹ کمپنیوں کے بیج کی پیداواری صلاحیت سے ہر لحاظ سے بہتر ہے۔ ان کی تفصیل تتمہ(ب) میں دی گئی ہے۔

(ب) جیسا کہ جواب(الف) میں بتایا گیا ہے کہ ادارہ کی دریافت کردہ سنتھیٹک اقسام کی پیداواری صلاحیت 48 سے 87 من جبکہ دوغلی اقسام کی پیداواری صلاحیت 81 سے 91 من فی ایکڑ ہے۔ ان اقسام کا تصدیق شدہ بیج کاشت کیا جائے تو کوئی وجہ نہیں کہ اچھی

پیداواری صلاحیت سے کم پیداوار دے۔ اس کے علاوہ ادارہ کی زیر دریافت نئی انیس عدد دوغلی اقسام کی پیداواری صلاحیت 105 سے 139 من فی ایکڑ ہے جو کہ پرائیویٹ کمپنیوں کے بیج کی پیداواری صلاحیت سے ہر لحاظ سے بہتر ہے۔ ان کی تفصیل تتمہ(ب) میں دی گئی ہے۔ ادارہ کی دریافت کردہ اقسام کی پیداواری صلاحیت ناموافق حالات میں بھی بیرونی کمپنیوں کے بیج سے بہتر رہتی ہے اس لئے ادارہ کی مندرجہ بالا کارکردگی کو کسی طرح بھی مایوس کن نہیں کہا جاسکتا۔

(ج) ادارہ کے زیر دریافت نئی سنتھیٹیک اور دوغلی اقسام کی پیداواری صلاحیت پرائیویٹ کمپنیوں کے بیج سے کسی طرح کم نہیں۔ ان اقسام کا بیج ادارہ کے فارم پر پیدا کرنا ہوتا ہے۔ یہ فارم پٹہ داروں کے زیر کاشت ہے۔ آج کل ادارہ ہذا کا پٹہ داری نظام تعطل کا شکار ہے۔ اس نظام کی بہتری اور ادارہ کی کارکردگی کو مزید بہتر بنانے کے لئے مندرجہ ذیل اقدامات کئے جارہے ہیں۔

1۔ ادارہ کی تحقیقاتی صلاحیت کو مزید فعال بنانے کے لئے کچھ منصوبے زیر غور ہیں۔

2۔ ادارہ اورضلعی انتظامیہ موجودہ پٹہ داری نظام میں تعطل دور کرنے کی کوشش کر رہی ہیں۔

3۔ ہائبرڈ بیج پیدا کرنے اور ادارہ کو مزید فعال بنانے کے لئے انفراسٹرکچر فراہم کرنے کا ایک منصوبہ تکمیل کے مراحل سے گزر رہا ہے جس میں مزید افرادی قوت کی فراہمی اور بیج پیدا کرنے کا متبادل نظام بھی زیر غور ہے۔

تتمہ (الف)

تحقیقاتی ادارہ مکئی، جوار، باجرہ، یوسف والا میں تحقیق کا کام بڑی لگن اور جانفشانی سے ہو رہا ہے۔ اس ازارہ نے مکئی کی 14 سنتھیٹیک اور دوغلی اقسام دریافت کی ہیں۔ ان کی پیداواری صلاحیت (من فی ایکڑ) درج ذیل ہیں۔

1- سنتھیٹک اقسام مکئی

نام قسم	سال دریافت	پیداواری صلاحیت (من فی ایکڑ)
نیلم	1970	68
اگیتی -72	1972	49
اکبر	1973	70
صدف	1975	68
سلطان	1986	75
گولڈن	1994	78
اگیتی -85	1994	55
ساہیوال 2002	2002	88
اگیتی 2002	2002	59

2- سنگل کراس مکئی

وائی۔ایچ۔ایس 201	1987	88
وائی۔ایچ۔ایس 202	1987	91
وائی۔ایچ۔ایس 301	1989	85

3- ڈبل کراس مکئی

وائی۔ایچ۔ڈی 401	1988	84
وائی۔ایچ۔ٹی 601	1989	81

تتمہ (ب)

ادارہ کی زیر تحقیق اقسام جو دریافت کے قریب پہنچ چکی ہیں ان کے نام اور پیداواری صلاحیت (من فی ایکڑ) درج ذیل ہے۔

قسم	پیداواری صلاحیت (من فی ایکڑ)	قسم	پیداواری صلاحیت (من فی ایکڑ)
1- سنگل کراس مکئی			
ایف۔ایچ۔وائی۔ 434	139	ایف۔ایچ۔وائی 433	123
ایف۔ایچ۔وائی 439	134	ایف۔ایچ۔وائی 421	123
ایف۔ایچ۔وائی 432	129	ایف۔ایچ۔وائی 437	120
ایف۔ایچ۔وائی 416	128	ایف۔ایچ۔وائی 399	114
ایف۔ایچ۔وائی 319	126	ایف۔ایچ۔وائی 256	116
ایف۔ایچ۔وائی 436	115		
2- ڈبل کراس مکئی			
وائی۔ایچ۔ڈی 444	116	وائی۔ایچ۔ڈی 405	106
وائی۔ایچ۔ڈی 413	116	وائی۔ایچ۔ڈی 417	110
وائی۔ایچ۔ڈی 411	126	وائی۔ایچ۔ڈی 423	111
وائی۔ایچ۔ڈی 412	123	وائی۔ایچ۔ڈی 407	121

جناب سپیکر، کوئی ضمنی سوال؟

سید احسان اللہ وقاص، جناب والا! یوسف والا فارم ہمارا ایک بڑا قابل فخر مکئی کا فارم ہے اور یہاں پر اعلیٰ معیار کی تحقیقات کی جاتی رہی ہیں۔ یہاں بہت سے زرعی سائنسدان موجود ہیں۔ میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ ایک الاؤنس ہم نے زرعی سائنسدانوں اور مختلف ریسرچ کرنے والوں کے لئے رکھا تھا۔ وہ شاید ایک ہزار یا دو ہزار روپے تھا۔ وہ یہاں سے withdraw کر لیا گیا ہے کیا وہ بحال کر دیا گیا ہے یا نہیں؟

جناب سپیکر، جی، وزیر زراعت!

وزیر زراعت، جناب سپیکر! جو الاؤنس والی بات ہے تو وہ پرفارمنس پر ہوتا ہے اور اب بھی جو اہلکاران قابل ستائش پرفارمنس دیتے ہیں ان کو ہم وہ ادا کرتے ہیں لیکن یہ کوئی hard and fast rules نہیں ہیں۔ ہم پہلے بھی دیتے رہے ہیں اور آئندہ بھی دیتے رہیں گے لیکن وقاص صاحب

نے سوال کیا ہے تو میں ان کی اطلاع کے لئے یہ گزارش کر دوں کہ یہ 120 مربع پر محیط نہیں ہے بلکہ ہمارا یہ فارم 111 مربع پر مشتمل ہے---

جناب سپیکر، جو ضمنی سوال انھوں نے کیا ہے اس کا جواب آپ نے دے دیا ہے۔

سید احسان اللہ وقاص، جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ تحقیقات کے بعد جو مختلف بیج تیار کئے جاتے ہیں اُن کا کاشتکار کو تو فائدہ اس وقت ہو گا جب کاشتکار کو وہ بیج ملے گا۔ اس کی فراہمی کے لئے محکمہ نے کیا انتظام کیا ہے؟ اس وقت صورتحال یہ ہے کہ باہر کی مختلف کمپنیاں پاکستان میں آ کر مکئی کے بیج مصر اور دوسرے ملکوں سے درآمد کر کے انتہائی مہنگے داموں پر فروخت کر رہی ہیں جبکہ یوسف والا فارم میں تحقیقات کے نتیجے میں ہمارے حالات کے مطابق جو بیج تیار کیا جاتا ہے میری اطلاع کے مطابق اس کو کاشتکاروں کو فراہمی کے لئے کوئی انتظام ہی نہیں ہے۔ اس کے بارے میں' میں معزز وزیر سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ وہ اس کا کیا اہتمام کریں گے؟

جناب سپیکر، جی' وزیر زراعت!

وزیر زراعت، جناب سپیکر! ایسے حالات نہیں ہیں---

جناب سپیکر، میری معزز اراکین اسمبلی سے گزارش ہے کہ پلیز! اپنے اپنے موبائل فون بند رکھیں۔ اگر کسی نے فون سننا ہے تو وہ باہر لابی میں جا کر بات کرے۔ جی!

وزیر زراعت، وہاں پر مزارعین کا مسئلہ ہے اور جس چیز کا واسا نے کہا' میں تسلیم کرتا ہوں کہ وہ وہاں پر effect کر رہی ہے لیکن ہم نے کمیٹی تشکیل دی ہے اور ہم اس کو عنقریب resolve کر رہے ہیں لیکن اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ وہاں پر یہ ریسرچ نہیں ہو رہی اور بیج پیدا نہیں ہو رہے۔

جناب سپیکر، ان کا سوال یہ ہے کہ وہاں ریسرچ بھی ٹھیک ہو رہی ہے' جو بیج وہاں پیدا ہوتا ہے زمینداروں تک پہنچانے کا محکمے کے پاس اس کا طریقہ کار کیا ہے؟

وزیر زراعت، وہ یہ ہے کہ اس کو process کرنے کے بعد پیک کیا جاتا ہے اور ہمارے ڈیلروں کو تقسیم کیا جاتا ہے۔ اس کی تشہیر کی جاتی ہے اور اس کے بعد ڈیلروں کے ذریعے لوگوں کو دیا

جاتا ہے۔

جناب سپیکر، شکریہ۔

سید احسان اللہ وقاص، ان کا بیج کون فروخت کرتا ہے؟ ان کے پاس کوئی طریقہ available نہیں ہے۔ کس سے available ہو سکتا ہے؟

وزیر زراعت، ہر شہر میں ڈیلرز ہیں۔ یہ فارم ایک itself فارم ہے۔ جو ہماری سیڈ کارپوریشن ہے اس کے ذریعے نہیں بلکہ یہ محکمہ ڈائریکٹ ڈیلروں کو تقسیم کرتا ہے اور اس کے بعد لوگ وہاں سے اس کو لیتے ہیں۔

جناب سپیکر، سیڈ کارپوریشن کے علاوہ ڈیلرز ہیں جن کے ذریعے یہ سپلائی کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال رانا ثناء اللہ خان صاحب کا ہے۔

رانا ثناء اللہ خان، سوال نمبر 648۔

ایوب ریسرچ انسٹیٹیوٹ فیصل آباد کی رہائشی کالونی میں رہائشی سہولیات کی فراہمی

*648۔ رانا ثناء اللہ خان، کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ایوب زرعی تحقیقاتی ادارہ فیصل آباد کے ملازمین کو رہائشی سہولتوں کی فراہمی کے لئے 1962 میں رہائشی کالونی (ایوب ریسرچ کالونی) سرکاری فنڈز سے تعمیر ہوئی اور کالونی میں تمام بنیادی رہائشی سہولتوں کی فراہمی ادارہ کی ذمہ داری ہے؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ ادارہ ایوب ریسرچ اپنی مختلف ضروریات کے لئے بجلی، گیس کی مین سپلائی خود حاصل کر کے مزید تقسیم از خود زیر انتظام سسٹم کے تحت کرتا ہے؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ ادارہ رہائشی کالونی میں مہیا بجلی جو یقیناً رہائشی مقاصد کے لئے استعمال ہوتی ہے، پر بل بحساب کمرشل ٹیرف وصول کرتا ہے اور رہائشی کالونی کو سوئی گیس فراہم ہی نہ کی گئی ہے؟

(د) اگر جز (الف)، (ب) اور (ج) کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت اس ناانصافی کا ازالہ کرنے کو تیار ہے اگر ہاں تو کب تک، اگر نہیں تو اس کی وجوہ کیا ہیں؟

وزیر زراعت:

(الف) درست ہے۔

(ب) درست ہے۔

(ج) واپڈا ایوب زرعی تحقیقاتی ادارہ فیصل آباد کو بجلی بلک سپلائی (ایک مقام پر) فراہم کرتا ہے۔ یہاں سے ادارہ ہذا کی یہ ذمہ داری ہے کہ اس کی مزید تقسیم اور اسے مناسب حالت میں رکھے۔ واپڈا چونکہ ادارہ ہذا کو بلک سپلائی ریٹ پر ایک بل جاری کرتا ہے جو کہ اس وقت تقریباً 6 روپے فی یونٹ کے حساب سے آتا ہے۔ ماضی میں ادارہ ہذا رہائشی کالونی کے ملازمین سے گھریلو شرح کے حساب سے بل وصول کرتا رہا ہے۔ لیکن ادارہ ہذا کے 1989-90 و بعد کے آڈٹ کے دوران یہ اعتراض ہوا کہ چونکہ محکمہ بلک سپلائی ریٹ پر واپڈا سے بجلی لے رہا ہے اس لئے رہائشی کالونی کے ملازمین سے بھی اسی ریٹ کے حساب سے بل لیا جائے۔ آڈٹ کی طرف سے بار بار یہی اعتراض لگتا رہا ہے۔ جب رہائشی کالونی کے ملازمین کو اسی حساب یعنی بلک سپلائی ریٹ (مبلغ 6 روپے فی یونٹ) بل بجلی و سابقہ ریکوری نوٹس جاری کئے گئے تو وہ عدالت میں چلے گئے جس کا فیصلہ 31-7-03 کو عدالت عالیہ نے کیا کہ رہائشی کالونی کے ملازمین سے گھریلو ریٹ کے مطابق بل لیا جائے۔ مزید ڈالی گئی ریکوری بھی معاف کر دی ہے۔

یہ بات درست نہیں ہے کہ رہائشی کالونی کے ملازمین کو سوئی گیس فراہم ہی نہ کی گئی ہے۔ ماسوائے بیلدار کالونی کے، تمام کالونی میں سوئی گیس کی فراہمی موجود ہے بلکہ اب ادارہ ہذا میں سوئی گیس کی پرانی پائپ لائنیں جو کہ عرصہ دراز سے کالونی میں بچھائی گئی تھیں ناکارہ ہونے پر نئی لائنیں بچھانے کا کام تقریباً مکمل ہو گیا ہے جس میں بیلدار کالونی بھی شامل ہے۔

(د) ایک پراجیکٹ کے تحت واپڈا کو بجلی کے نظام کی مکمل تجدید کے لئے مبلغ 1,06,58,644 روپے جمع کروائے گئے ہیں۔ متعدد بار چیف ایگزیکٹو واپڈا کو بجلی کا نظم و نسق سنبھالنے کی درخواستیں کی گئیں۔ واپڈا بجلی کے نظام کو لینے سے انکاری ہے (کاپی ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے) جناب گورنر نے اس ضمن میں چیئرمین واپڈا کو اپنے مراسلہ نمبر PSG-1/2002 مورخہ 18.4.02 کے تحت بجلی کے نظام کو لینے اور کالونی میں علیحدہ میٹر بجلی لگانے کو کہا۔ (کاپی ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے) چیئرمین واپڈا نے اپنے مراسلہ نمبری 1731/C/GM(C&M) مورخہ 16-5-2002 بجلی کا نظم و نسق سنبھالنے سے معذوری ظاہر کی۔ (کاپی ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے)

جناب سپیکر، کوئی ضمنی سوال؟

رانا ثناء اللہ خان، جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ اس سوال کے پہلے جو دو جز ہیں۔ جز (الف) اور جز (ب) کے متعلق ڈیپارٹمنٹ کا جواب یہ ہے کہ یہ درست ہے۔ اب جز (ج) کے جواب میں بالکل ابہام ہے۔ یا تو ڈیپارٹمنٹ نے جو جواب دیا ہے اس کو متعلقہ ذمہ داران نے اچھی طرح سے نہیں دیکھا۔ یا پھر منسٹر صاحب نے جب کل تیاری کی ہے تو انہوں نے بھی اس میں کوئی حکیمانہ غور نہیں فرمایا۔ اس میں انہوں نے یہ کہا ہے کہ ایوب ریسرچ تحقیقاتی ادارہ فیصل آباد میں رہائشی کالونی کے جو ملازمین ہیں ان سے ہم پہلے رہائشی ریٹ پر بجلی کا بل وصول کرتے رہے ہیں۔ اس کے بعد انہوں نے درمیان میں یہ فرمایا ہے کہ ہم تو ان سے رہائشی ریٹ پر ہی بل لیتے رہے ہیں لیکن کیونکہ آڈٹ نے بار بار اعتراض کیا تو اس لئے پھر ہم نے ان سے چھ روپے فی یونٹ جو کہ کمرشل ریٹ ہے' اس حساب سے وصول کرنا شروع کر دیا۔ آخر میں انہوں نے یہ فرمایا کہ وہ لوگ اس معاملے پر عدالت میں چلے گئے اور عدالت عالیہ نے یہ کہا ہے کہ ان سے گھریلو ریٹ کے مطابق بل وصول کیا جائے اور جو ہم نے ریکوری ڈالی تھی اس کو انہوں نے معاف کر دیا ہے۔ اب اس میں ڈیپارٹمنٹ کی طرف سے یہ موقف نہیں آیا کہ اب یہ کیا کر رہے ہیں؟ اب ان سے یہ کمرشل ریٹ وصول کریں گے یا رہائشی ریٹ وصول کریں گے اور ریکوری کا کیا کریں گے؟

جناب سپیکر، وزیر زراعت!

وزیر زراعت، جناب سپیکر! راناصاحب نے جو سوال کیا تھا یہ اس کا amended answer ہے۔ یہ بہت بڑے ہمارے زرعی فارم میں ایک آبادی ہے اور اس میں شروع میں collection کے ذریعے ہمیں وہ بجلی فراہم کرتے رہے اس کے بعد جیسے انہوں نے کہا کہ ان کو domestic ریٹ پر دینا شروع کر دیا لیکن آڈٹ پیرا اٹھا تو پھر اس کے بعد انہوں نے چھ روپے کر دیا۔ پھر وہ کورٹ میں چلے گئے اور کورٹ نے یہ فیصلہ کر دیا کہ ان سے domestic ریٹ پر لیا جائے اور اب ہم ان سے domestic ریٹ پر لے رہے ہیں۔

جناب سپیکر، راناصاحب! domestic ریٹ ہے۔

رانا آفتاب احمد خان، ضمنی سوال۔

جناب سپیکر، جی' فرمائیں!

رانا آفتاب احمد خان، جناب سپیکر! جواب میں آخری لائن پر لکھا ہوا ہے کہ مورخہ 16-5-02 کو بجلی کا نظم و نسق سنبھالنے سے معذوری ظاہر کی ہے۔ اگر واپڈا والے اس کی ذمہ داری یا نظم و نسق سے معذوری ظاہر کریں گے تو کون سا ڈیپارٹمنٹ ہے جو اس کا نظام چلانے کی ذمہ داری لے؟ منسٹر صاحب ذرا فرمادیں۔

جناب سپیکر، جی' وزیر زراعت!

وزیر زراعت، جناب سپیکر! ہم نے واپڈا کو متعدد بار یہ کہا ہے کہ آپ کورٹ کے مطابق نظم و نسق سنبھالیں اور individual جو میٹر ہیں ان کو renovate کریں لیکن وہ اس پر پس و پیش کر رہے ہیں کہ ان کے بڑے اخراجات بڑھ رہے ہیں لیکن ہم نے ان کی سہولت کے لئے with due regard to the court یہ فیصلہ کیا کہ ان سے بلک بجلی لے کر ہم ان کو گھریلو ریٹ پر دے رہے ہیں اور جو اس میں فرق آتا ہم خود اس کو pay کرتے ہیں۔ ہم یہ بھی کوشش کر رہے ہیں کہ اس کو renovate کیا جائے اور individual میٹر ان کو provide کریں۔

جناب سپیکر، جی' شکریہ۔

رانا ثناء اللہ خان، جناب سپیکر! یہ سوئی گیس کی فراہمی اسی کالونی کو ہے۔ اس کے ساتھ ایک بیلدار کالونی ہے تو انہوں نے یہ کہا ہے کہ یہ درست نہیں ہے کہ رہائشی کالونی کے ملازمین کو سوئی گیس فراہم ہی نہ کی گئی ہے ماسوائے بیلدار کالونی کے۔ یعنی بیلدار کالونی کو سوئی گیس فراہم نہیں کی گئی' باقی کالونی کو فراہم کی گئی ہے۔ آخر میں انہوں نے یہ کہا ہے کہ نئی پائپ لائنیں جو کہ عرصہ دراز سے کالونی میں بچھائی گئی تھیں' ناکارہ ہوتے پر نئی بچھانے کا کام تقریباً مکمل ہو گیا ہے جس میں بیلدار کالونی بھی شامل ہے۔ میں وزیر موصوف سے یہ چاہوں گا کہ یہ اس بات کی یقین دہانی کروائیں کہ ایک تو ان رہائشیوں سے واقعی رہائشی ریٹ پر ہی بجلی کا بل لیا جائے گا اور دوسرا جیسے یہ فرمارہے ہیں کہ بیلدار کالونی شامل ہے۔ اب جو کام وہاں پر ہو رہا ہے تو کیا بیلدار کالونی کو بھی سوئی گیس فراہم کی جارہی ہے؟

جناب سپیکر، جی' وزیر زراعت!

وزیر زراعت، رانا صاحب! میرے خیال میں آپ کا تو وہ حلقہ ہے۔ جو حالات و واقعات بجلی کے تھے وہ سوئی گیس کے نہیں ہیں۔ وہاں پر تمام چیزوں کو renovate کرا کے ہر جگہ پر سوئی گیس کے کنکشن دے دیئے گئے ہیں لیکن بیلدار کالونی میں کنکشن نہیں تھا اور ہم نے بیلدار کالونی کو بھی شامل کرا دیا ہے اور وہاں پر بھی کنکشن دیئے جارہے ہیں اور سوئی گیس کی انشاء اللہ ان کو کوئی کمی نہیں ہو گی۔

جناب سپیکر، شکریہ۔ اگلا سوال رانا ثناء اللہ خان صاحب کا ہے۔

رانا ثناء اللہ خان، سوال نمبر 649۔

ایوب ریسرچ انسٹیٹیوٹ فیصل آباد کی رہائشی کالونی کے مکینوں کے لئے کنوینس الاؤنس کا اجراء

*649۔ رانا ثناء اللہ خان، کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ایوب ریسرچ رہائشی کالونی' ایوب زرعی تحقیقاتی ادارہ فیصل آباد 85 ایکڑ رقبہ پر آباد ہے جبکہ ادارہ کا ریسرچ ایریا 1700 ایکڑ پر محیط ہے اور ادارہ کی آفس بلڈنگز اور رہائشی کالونی میں ایک سے پانچ کلو میٹر کا فاصلہ ہے؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ ایوب ریسرچ رہائشی کالونی کے ملازمین کو باوجود استحقاق کنوینس الاؤنس سے محروم رکھا جارہا ہے اور روایتی محکمانہ عذر بندی کا نشانہ بنایا جارہا ہے؟

(ج) حکومت اس نا انصافی کا ازالہ کب تک کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اور کیا back benefits فراہم کرے گی اگر ہاں تو کب تک' اگر نہیں تو وجہ بیان کی جائے؟

وزیر زراعت،

(الف) یہ درست ہے کہ رہائشی کالونی ایوب زرعی تحقیقاتی ادارہ فیصل آباد تقریباً 85 ایکڑ رقبہ پر آباد ہے اور ادارہ کا ریسرچ ایریا تقریباً 1700 ایکڑ پر محیط ہے اور یہ بات درست نہیں ہے کہ ادارہ کی دفتری عمارات اور رہائشی کالونی کے درمیان ایک سے پانچ کلومیٹر کا فاصلہ ہے بلکہ یہ فاصلہ تقریباً ایک سے تین کلومیٹر ہے۔

(ب) پنجاب گورنمنٹ کے حالیہ آرڈر نمبری SO(B&A)1-342/96 مورخہ 28-06-2003 کے تحت ایوب ریسرچ رہائشی کالونی کے ملازمین کو 18-03-1990 سے کنوینس الاؤنس مل گیا ہے۔

(ج) حکومت نے اس ضمن میں اپنے آرڈر نمبری SO(B&A)1-342/96 مورخہ 28-06-2003 کے تحت اس ناانصافی کا ازالہ کر دیا ہے۔

جناب سپیکر، کوئی ضمنی سوال؟

محترمہ عابدہ جاوید، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر، جی' محترمہ فرمائیں!

محترمہ عابدہ جاوید، جناب سپیکر! میں اپنے منسٹر صاحب سے یہ پوچھنا چاہتی ہوں کہ یہ جو گیس چوری ہو رہی ہے کیا یہ۔ بے خبر ہیں؟

جناب سپیکر، آپ کا یہ پوائنٹ آف آرڈر valid نہیں ہے۔ پلیز تشریف رکھیں۔ یہ زراعت کے وزیر ہیں' پٹرولیم کے نہیں ہیں۔ محترمہ! آپ تشریف رکھیں۔

محترمہ عابدہ جاوید، جناب سپیکر! میں آپ سے یہ پوچھنا چاہتی ہوں کہ رہائشی علاقوں میں جو گیس کاروباری استعمال کے لئے دی جا رہی ہے کیا اس کی اجازت ہے؟

جناب سپیکر، محترمہ! سوئی گیس ان کا محکمہ نہیں ہے۔ یہ مرکزی محکمہ ہے۔ یہاں زراعت کی بات ہو رہی ہے۔

محترمہ عابدہ جاوید، جناب سپیکر! حق اور سچ کی بات جہاں بھی ہو اس کو سن لینے میں کوئی حرج نہیں ہوتا۔

جناب سپیکر، پلیز تشریف رکھیں۔ جی' رانا ثناء اللہ خان صاحب!

رانا ثناء اللہ خان، جناب سپیکر! ایوب ریسرچ انسٹیٹیوٹ کی جو رہائشی کالونی ہے اس کے مکینوں کے ساتھ ناانصافی کی گئی تھی کہ انہیں کوینس الاؤنس نہیں دیا جا رہا تھا۔ اس سوال کے ذریعے سے اس کی نشاندہی کی گئی تھی۔ میں ڈیپارٹمنٹ کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ انہوں نے اس نشاندہی کے بعد اس ناانصافی کا ازالہ کر دیا ہے اور انہوں نے ان کو کوینس الاؤنس دینا منظور کر لیا ہے۔ میری وزیر زراعت اور محکمہ زراعت سے یہی گزارش ہے کہ اس سلسلہ میں جو رکاوٹ آ رہی ہے کہ ان کو جو arrears ملنے ہیں یا اس کی implementations کا جو مسئلہ ہے اس میں یہ مہربانی فرمائیں اور جتنی جلد ممکن ہو سکے اس کو مکمل کروا دیں۔

جناب سپیکر، شکریہ۔ اگلا سوال نمبر 1063 میاں یاور زمان صاحب کا ہے --- وہ تشریف نہیں رکھتے۔ اگلا سوال نمبر 1084 بھی میاں یاور زمان صاحب کا ہے --- وہ تشریف نہیں رکھتے۔ اگلا سوال نمبر 1770 چودھری جاوید احمد صاحب کا ہے --- وہ بھی تشریف فرما نہیں ہیں۔ اگلا سوال نمبر 2061 سعود حسن ڈار صاحب کا ہے --- وہ بھی تشریف فرما نہیں ہیں۔ اگلا سوال نمبر 2065 چودھری اصغر علی گجر صاحب کا ہے --- وہ بھی تشریف نہیں رکھتے۔ اگلا سوال نمبر 2097 ارشد محمود بگو صاحب کا ہے۔

جناب ارشد محمود بگو، سوال نمبر 2097۔

محکمہ زراعت کے برخاست ملازمین کی تفصیلات

*2097۔جناب ارشد محمود بگو، کیاوزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔
1997 سے لے کر تا حال کتنے ملازمین کو ملازمت سے برخاست کیا گیا ہے؟ ان کے نام' عہدہ اور تاریخ تعیناتی و تاریخ برخاستگی نیز ان ملازمین کو برخاست کرنے کی وجہ بتائی جائے؟

وزیر زراعت،

محکمہ زراعت میں 1997 سے لے کر تا حال 1262 (ایک ہزار دو سو باسٹھ) ملازمین کو ملازمت سے برخاست کیا گیا ہے۔ ان کے نام' عہدہ' تاریخ تعیناتی' تاریخ برخاستگی اور وجہ برخاستگی شعبہ وار ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ ان میں سے محکمہ اصلاح آبپاشی کے وہ 831 جونیئر ریگولر ملازمین بھی شامل ہیں جن کو مختلف منصوبہ جات کے مکمل ہونے پر فارغ کر دیا گیا تھا۔ یہ ملازمین سروس ٹربیونل میں پیش ہوئے۔ عدالت نے ان کے حق میں فیصلہ دے دیا۔ بعد ازاں عدالت کے فیصلے کی روشنی میں ان ملازمین کو مجاز اتھارٹی کی منظوری سے نوکری پر بحال کر دیا گیا ہے۔

جناب سپیکر، آپ کوئی ضمنی سوال کریں گے؟

جناب ارشد محمود بگو، جناب سپیکر! میرا ایک سوال یہ تھا کہ 1997 سے لے کر تا حال کتنے ملازمین کو ملازمت سے برخاست کیا گیا ہے؟ ان کے نام' عہدہ اور تاریخ تعیناتی و تاریخ برخاستگی نیز ان ملازمین کو برخاست کرنے کی وجہ بتائی جائے؛ انہوں نے جواب دیا ہے کہ محکمہ زراعت میں 1997 سے لے کر تا حال 1262 ملازمین کو ملازمت سے برخاست کیا گیا ہے۔ ان کے نام' عہدہ' تاریخ تعیناتی' تاریخ برخاستگی اور وجہ برخاستگی شعبہ وار تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ ان میں سے محکمہ اصلاح آبپاشی کے وہ 831 جونیئر ریگولر ملازمین بھی شامل ہیں جن کو مختلف منصوبہ جات کے مکمل

ہونے پر فارغ کر دیا گیا تھا۔ یہ ملازمین سروس ٹربیونل میں پیش ہوئے۔ عدالت نے ان کے حق میں فیصلہ دے دیا۔ بعد ازاں عدالت کے فیصلے کی روشنی میں ان ملازمین کو مجاز اتھارٹی کی منظوری سے نوکری پر بحال کر دیا گیا ہے۔ میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ اس میں بہت سارے لوگ ایسے تھے کہ جو ڈیوٹی سے غیر حاضر تھے ان کو عدالت نے بحال کر دیا۔ بعض کیس ایسے ہیں کہ جو ریپ cases ہیں۔ میں وزیر موصوف سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ وہ ملازمین جنہوں نے اپیل کی اور اپیل کے سلسلے میں وہ بحال ہوئے اور جن کے خلاف یہ غیر اخلاقی cases بھی تھے کیا حکومت نے اس سلسلہ میں ان کے خلاف کسی ہائر کورٹ میں اپیل کی؟

جناب سپیکر: جی' وزیر زراعت!

وزیر زراعت: جناب سپیکر! یہ ایک بڑا سادہ سا سوال تھا انہوں نے یہ سوال کیا ہے کہ 1997 سے لے کر اب تک کتنے برخاست ہوئے۔ میں نے اس کا جواب دیا ہے کہ 1262 برخاست ہوئے۔ اس کے علاوہ ان کا نام اور عہدہ دیا ہے۔ ان میں سے 831 آدمی وہ تھے جن کو واٹر مینجمنٹ کے منصوبہ جات ختم ہونے کے بعد فارغ کر دیا گیا۔ وہ عدالت میں چلے گئے عدالت نے ان کو بحال کر دیا اور ہم نے ان کو accept کیا اور 641 آدمیوں کو ہم نے اپنے محکمہ میں ایڈجسٹ کیا اس کے بعد 190 جو کہ surplus تھے وہ surplus pool میں ہیں اور pool میں بھی وہ تنخواہیں لے رہے ہیں لیکن ان کو ایس اینڈ جی۔اے۔ڈی ترتیب وار adjust کرتا جا رہا ہے۔ اب کسی کے خلاف moral turpitude کا کوئی کیس ہے تو وہ میں اس وقت تو نہیں بتا سکتا البتہ یہ معلوم کر کے بتا سکتا ہوں۔ البتہ جو figures میرے پاس موجود تھے وہ میں نے آپ کی خدمت میں پیش کر دیئے ہیں۔

جناب ارشد محمود بگو: جناب سپیکر! جو انہوں نے جواب دیا ہے اور یہ فہرست جو انہوں نے ایوان کی میز پر رکھی ہے میں تو اس کے حوالے سے بات کر رہا ہوں۔ شاید لودھی صاحب کو محکمہ نے یہ جواب فراہم نہیں کیا۔ اس میں وجوہات لکھی ہوئی ہیں اور بہت سے ایسے کیسز ہیں کہ جو ریپ کیسز ہیں۔ میرا سوال یہ تھا کہ عدالت کے بحال کرنے کے بعد کیا محکمہ ان کے خلاف اپیل میں گیا؟

وزیر زراعت، جناب سپیکر! یہ تو figures کی بات ہے کہ کتنے آدمی ہیں کہ جن کے خلاف یہ cases ہیں۔

جناب سپیکر، بگو صاحب کا سوال یہ ہے کہ جن کو عدالت نے بحال کیا ہے کیا ان کے خلاف محکمہ اپیل میں گیا ہے؟

وزیر زراعت، جناب سپیکر! محکمہ اپیل میں نہیں گیا بلکہ ہم نے ان کو accept کیا ہے اور ان کو adjust کیا ہے اور وہ تنخواہیں بھی لے رہے ہیں۔

جناب سپیکر، اس کا مطلب ہے کہ ان کے خلاف کوئی اپیل نہیں کی گئی۔

جناب ارشد محمود بگو، جناب سپیکر! یہ کہتے ہیں کہ جی 1262 انہوں نے برخاست کئے تھے۔ 831 کا agreement ختم ہو گیا تھا۔ 431 انہوں نے دوبارہ بحال کئے۔ میں بڑی معذرت کے ساتھ لودھی صاحب کی خدمت میں عرض کروں گا کہ جب کسی ملازم کے خلاف کارروائی ہوتی ہے تو باقاعدہ محکمانہ کارروائی ہوتی ہے۔ اس میں حکومت کے اخراجات بھی آتے ہیں، حکومت کا وقت بھی ضائع ہوتا ہے۔ اگر ملازمین کے خلاف کارروائی غلط ہوتی ہے تو پھر جن لوگوں نے ان کو برخاست کیا ہوتا ہے اور نوکری سے نکالا ہوتا ہے تو ان کے خلاف کارروائی ہونی چاہئے۔ میں لودھی صاحب سے درخواست کروں گا کہ شاید محکمہ نے ان کو جواب نہیں دیا۔ میں ان کو یہ جواب پیش کر دیتا ہوں، یہ پڑھ لیں۔

جناب سپیکر، اگلا سوال جناب ارشد محمود بگو صاحب کا ہے۔

جناب ارشد محمود بگو، سوال نمبر 2098۔

صوبائی دفتر محکمہ آبپاشی میں آفیسرز
کے زیر استعمال گاڑیوں کی تفصیلات

*2098۔ **جناب ارشد محمود بگو،** کیا وزیر زراعت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

محکمہ اصلاح آبپاشی کے صوبائی دفتر میں اس وقت کتنی گاڑیاں ہیں اور یہ کن کن آفیسرز کے زیر استعمال ہیں ان کے نام، عہدہ، گاڑی نمبر اور ماہانہ پٹرول و مرمت کا خرچہ بھی جائیں۔ ہر گاڑی کی علیحدہ علیحدہ تفصیل دیں۔ نیز کیا یہ آفیسر گاڑی استعمال کرنے کے مجاز ہیں اور ان کی موجودہ ذمہ داریوں کی تفصیل دیں؟

وزیر زراعت:

محکمہ اصلاح آبپاشی کے صوبائی دفتر میں اس وقت آٹھ گاڑیاں ہیں۔ یہ گاڑیاں جن آفیسرز کے زیر استعمال ہیں ان کے نام، عہدہ، گاڑی کا نمبر اور دوران ماہ اپریل 2003 پٹرول، مرمت کا خرچ حسب ذیل ہے۔

نمبر شمار	گاڑی نمبر	نام آفیسر مع عہدہ جس کے استعمال میں گاڑی ہے۔	POL	خرچہ مرمت	کیفیت
1-	LOW-6482	مشتاق احمد گل، ڈائریکٹر جنرل زراعت (اصلاح، آبپاشی) پنجاب، لاہور	Rs 20097/-	Rs 880/-	مجاز ہیں۔
2-	PK-5858	سید احمد بھٹی، ڈائریکٹر (ہیڈ کوارٹرز)	Rs 21291/-	NIL	مجاز ہیں۔

مندرجہ ذیل گاڑیاں واٹر مینجمنٹ کے صوبائی دفتر کے پول میں موجود ہیں۔

نمبر شمار	گاڑی نمبر	POL	خرچہ مرمت
1-	LOW-8496	18,673/-	11,372/-
2-	LXF-2160	10,671/-	NIL
3-	LOV-3382	16,209/-	3,741/-
4-	CH-8166	14,771/-	NIL
5-	LXC-7538	12,521/-	23,545/-
6-	LXF-3383	12,691/-	NIL

مندرجہ بالا گاڑیاں پراجیکٹ کے معائنہ کاروں، فارن مشن، لوکل ڈیوٹی اور پنجاب میں جاری نیشنل ڈرینج پراجیکٹ Crop Maximization Project اور چشمہ رائٹ بنک کینال کے تحت ہونے والے تعمیراتی کاموں کی انسپکشن کے لئے تیرہ آفیسرز استعمال کرتے ہیں جن کے نام اور عہدہ جات درج ذیل ہیں۔

نمبر شمار	نام آفیسر
1۔	چودھری محمد اشرف' ڈپٹی ڈائریکٹر (ہیڈ کوارٹرز)
2۔	سید مختار حسین بخاری' ڈپٹی ڈائریکٹر (M&E)
3۔	ڈاکٹر مقصود احمد' اسسٹنٹ ڈائریکٹر (ٹیکنیکل)
4۔	محمد شریف' اسسٹنٹ ڈائریکٹر (ٹیکنیکل)
5۔	رانا تجمل حسین' نائب زرعی انجینئر
6۔	شیر افگن خان' نائب زرعی انجینئر
7۔	چودھری محمد حسین' پبلسٹی آفیسر
8۔	محمد رفیع' کمپیوٹر پروگرامر
9۔	اعجاز ارشد' واٹر مینجمنٹ آفیسر
10۔	مطلوب الہیٰ' ایگریکلچرل آفیسر
11۔	احمد بلال' ایگریکلچرل آفیسر
12۔	مشتاق احمد' اسسٹنٹ ڈائریکٹر (ایڈمن)
13۔	محمد اسلم شاہ' اسسٹنٹ اکاؤنٹس آفیسر

جناب ارشد محمود بگو، جناب سپیکر! میرا سوال یہ تھا کہ کن آفیسرز کے زیر استعمال کتنی گاڑیاں ہیں۔ انہوں نے جواب دیا ہے کہ 13 گاڑیاں تعمیراتی کاموں کی انسپکشن کے لئے آفیسرز کو فراہم کی گئی ہیں۔ میرا سوال یہ ہے کہ یہ گاڑیاں کتنے عرصے سے ان کے زیر استعمال ہیں؟

وزیر زراعت، جناب سپیکر! اس میں صحیح صورتحال بتانا تو مشکل ہے مگر یہ گاڑیاں کافی پرانی ہیں۔ دو گاڑیاں ہمارا ڈی۔جی اور ہیڈ کوارٹر پر جو ڈائریکٹر ہے اس کے پاس ہیں اور 13 گاڑیاں پول میں ہیں۔ ہمارے مختلف منصوبہ جات کے visit کے لئے افسران انہی گاڑیوں پر جاتے ہیں اور ان کو افسران بالا اجازت دے کر بھیجتے ہیں۔یہ پرانی گاڑیاں ہی چل رہی ہیں آج تک کوئی نئی گاڑی ہمارے پاس نہیں ہے۔

جناب ارشد محمود بگو، جناب سپیکر! میرا سوال یہ نہیں تھا کہ یہ نئی گاڑیاں ہیں یا پرانی ہیں بلکہ میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ یہ کہتے ہیں کہ یہ 13 گاڑیاں جو یہ انسپکشن کرنے والے افسران کو دیتے ہیں یہ گاڑیاں کتنے عرصے سے ان کے پاس ہیں؟

وزیر زراعت، جناب سپیکر! اس کا جواب تو میرے پاس اس وقت موجود نہیں ہے۔ یہ میں معلوم کرکے ہی بتا سکتا ہوں۔

چودھری صبغت اللہ (ایڈووکیٹ)، جناب سپیکر! میرا بھی ضمنی سوال ہے۔

جناب سپیکر، جی، فرمائیں!

جناب صبغت اللہ چودھری (ایڈووکیٹ)، جناب سپیکر! میری گزارش یہ ہے کہ اس سوال کے جواب کی ترتیب سے یہ بات مترشح ہوتی ہے کہ یہ ساری کی ساری گاڑیاں ماشاء اللہ بڑی خوش لباس بھی ہیں، خوش خوراک بھی ہیں، تیس تیس ہزار روپیہ ان کا ایک ماہ کا پٹرول کا خرچ ہے۔ میں وزیر موصوف سے عرض کروں گا کہ اتنی خوش خوراک گاڑیوں کے آڈٹ کا بھی کوئی بندوبست ہے؟

وزیر زراعت، جناب سپیکر! یہ حکومت کا ایک پورا ڈیپارٹمنٹ ہے اور ان کے بالا افسران بھی ہیں اور وہ اس گاڑی کو دیکھتے ہیں اور وہ اس کے جواب دہ ہیں۔ یہ جو پی۔او۔ایل ہے اس کا آڈٹ ہوتا ہے۔ ہمارے واٹر مینجمنٹ کے تین بہت بڑے پراجیکٹ ہیں۔ ایک پراجیکٹ crop maximization کا ہے دوسرا water management کھالہ جات وغیرہ کا ہے اور ایک چشمہ رائٹ بنک کینال زیر تعمیر کا ہے اس کے visit کے لئے افسران کو جانا پڑتا ہے اور وہ ان گاڑیوں پر خرچ کے جوابدہ ہیں۔ یہ گورنمنٹ کا محکمہ ہے اور اس کا مکمل آڈٹ ہوتا ہے۔

جناب سپیکر، چودھری صاحب! اس کا آڈٹ ہوتا ہے۔ اگلا سوال ڈاکٹر سید وسیم اختر کا ہے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر، جناب سپیکر! سوال نمبر 2206 کا جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

بہاولپور میں کھجور کی تحقیق کے شعبہ
کے لئے بھرتی سٹاف کی تفصیل

*2206، ڈاکٹر سید وسیم اختر، کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ زرعی تحقیقاتی ادارہ محکمہ زراعت بہاولپور میں کھجور پر تحقیق کے لئے ایک نیا شعبہ قائم کیا گیا ہے؟

(ب) اس شعبہ میں بھرتی کے حصول کے لئے کس کس ضلع سے کتنی درخواستیں موصول ہوئی تھیں؟

(ج) اس شعبہ میں کل کتنے افراد بھرتی کئے گئے ہیں؛ ان کے نام، عہدہ، ڈومی سائل اور سکیل کی تفصیلات بیان فرمائیں؟

وزیر زراعت،

(الف) جی ہاں۔ حکومت پنجاب محکمہ زراعت نے رواں مالی سال 2002-03 میں بہاولپور میں کھجور پر تحقیق کے لئے ایک نیا چار سالہ ترقیاتی منصوبہ شروع کیا ہے۔

(ب)

نام اسامی	موصول شدہ درخواستوں کی تعداد	اضلاع کے نام جہاں سے درخواستیں موصول ہوئیں۔
جونیئر کلرک	8	فیصل آباد 4، جھنگ 1، خوشاب 1، راجن پور 1، ڈی۔جی۔خان 1
فیلڈ اسسٹنٹ	4	لودھراں 1، اوکاڑہ 1، جھنگ 1، قصور 1
لیبارٹری اسسٹنٹ	29	راجن پور 1، فیصل آباد 13، بہاول پور 2، شیخوپورہ 2، ٹوبہ ٹیک سنگھ 2، جھنگ 8، پاکپتن 1
ٹریکٹر ڈرائیور	2	فیصل آباد 1، جھنگ 1
ڈرائیور	11	جھنگ 2، فیصل آباد 8، لاہور 1
ٹیوب ویل آپریٹر	12	فیصل آباد 5، جھنگ 5، پاکپتن 1، ٹوبہ ٹیک سنگھ 1
لیبارٹری اٹنڈنٹ	15	فیصل آباد 6، اوکاڑہ 2، حافظ آباد 2، جھنگ 3، راجن پور 1، گجرات 1

مالی	2	فیصل آباد 2
نائب قاصد	22	فیصل آباد 15' شیخوپورہ 1' اوکاڑہ 2' حافظ آباد 1' جھنگ 2' ڈی۔جی۔خان 1'
چوکیدار	22	فیصل آباد 16' جھنگ 1' بہاول پور 2' لاہور 1' ڈی۔جی۔خان 1 لودھراں 1'
بیلدار	66	فیصل آباد 40' منڈی بہاؤالدین 1' بہاول پور 5' جھنگ 13 حافظ آباد 1' پاکپتن 1' ڈی۔جی۔خان 2' شیخوپورہ 2' ٹوبہ ٹیک سنگھ 1۔
خاکروب	3	بہاولپور 2' فیصل آباد 1

(ج) کل 23 افراد کنٹریکٹ کی بنیاد پر بھرتی کئے گئے جن کی تفصیل درج ذیل ہے۔ جبکہ مالی کی ایک اسامی موزوں امیدوار نہ ہونے کی وجہ سے ابھی تک خالی ہے۔

نام	عہدہ	سکیل	ڈومیسائل
عبدالرؤف	جونیئر کلرک	5	فیصل آباد
محمد آصف	فیلڈ اسسٹنٹ	6	جھنگ
جگرے احمد خان	لیبارٹری اسسٹنٹ	6	فیصل آباد
شبیر احمد	ڈرائیور	4	فیصل آباد
محمد امتیاز	ٹریکٹر ڈرائیور	4	جھنگ
ریاض احمد	ٹیوب ویل آپریٹر	3	فیصل آباد
عبدالجبار	مالی	1	فیصل آباد
جمشید اختر	لیبارٹری اٹنڈنٹ	1	گجرات
سعید الرحمان	نائب قاصد	1	حافظ آباد
التجاء فرید	چوکیدار	1	فیصل آباد
منظور حسین	چوکیدار	1	لاہور
مظہر حسین	چوکیدار	1	فیصل آباد

محمد ریاض	بیلدار	1	فیصل آباد
طارق محمود	بیلدار	1	فیصل آباد
احمد علی	بیلدار	1	فیصل آباد
نوید آصف	بیلدار	1	فیصل آباد
محمد اسلم	بیلدار	1	فیصل آباد
ریاض احمد	بیلدار	1	فیصل آباد
جگدے خان	بیلدار	1	فیصل آباد
اعجاز حسین	بیلدار	1	فیصل آباد
ارشد علی	بیلدار	1	فیصل آباد
نوید آصف	بیلدار	1	جھنگ
عمران مسیح	خاکروب	1	بہاولپور

ڈاکٹر سید وسیم اختر، گزارش یہ ہے کہ اس سوال کا جواب بہاولپور کی محرومیوں کی داستان ہے۔ ریسرچ انسٹیٹیوٹ بہاولپور میں سکیل ایک تا چھ کے 23 ملازم رکھے گئے۔جہاں سوائے ایک جمعدار کے باقی سب باہر سے آئے ہیں۔ 16 ملازم فیصل آباد سے تعلق رکھتے ہیں۔ آپ بیلداروں کی فہرست دیکھ لیں یہ تمام کے تمام فیصل آباد سے بھرتی کئے گئے ہیں میں اس میں لودھی صاحب کو agitate نہیں کرتا یہ ان کے پہلے کے دور کے شاخسانے ہیں لیکن کوئی ریکارڈ اس حوالے سے اچھا نہیں ہے۔ 1990 میں جب اسمبلی بنی تھی تو میں نے سوال دیا تھا کہ 1985 سے 1990 تک سول سیکرٹریٹ میں سکیل ایک سے 11 سکیل کے کتنے ملازم رکھے گئے تو جواب آیا کہ 1348 رکھے گئے جن میں سے صرف ایک کا تعلق بہاولپور سے ہے اسی لئے بہاولپور کی دیواروں پر لکھا جاتا ہے کہ "اساں قیدی تخت لاہور دے" اگر یہ محرومیاں ہمارے ساتھ رہیں گی تو اس کا نتیجہ یہ نکلتا ہے وہاں پر دوبارہ صوبے کی تحریک جنم لے رہی ہے اور میں بھی اس کا حامی ہوں۔ یہ حق تلفی ہمارے ساتھ ہوتی ہے اور اس کا نتیجہ ہے کہ بیشتر بیلدار محکمے سے "مک مکا" کر کے فیصل آباد میں بیٹھے ہیں اور موقع پر کام بھی نہیں ہو رہا۔ یہ کوئی اچھی صورت نہیں ہے اور میں اس پر کوئی لمبی تفصیل نہیں چاہتا۔ میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ محکمے نے تو justify کر دیا ہے کہ اتنی درخواستیں ہم نے مانگیں---

پارلیمانی سیکرٹری برائے زراعت، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر، جی' کھگہ صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے زراعت، جناب سپیکر! میرا پوائنٹ آف آرڈر یہ ہے کہ پہلے یہ مسئلہ discuss ہو چکا ہے اور تحریک التوائے کار بھی آچکی ہے۔ پہلے اجلاس میں اس سے متعلق سوال کا نمبر 523 ہے اور تحریک التوائے کار نمبر 680 کے تحت اسمبلی میں discuss ہو چکا ہے۔ اگر یہ دوبارہ discuss ہو سکتا ہے تو پھر ٹھیک ہے۔

جناب سپیکر، اصولاً تو ایسا نہیں ہو سکتا لیکن چونکہ اب یہ put ہو گیا ہے تو ڈاکٹر وسیم صاحب!

ڈاکٹر سید وسیم اختر، جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال مختصراً یہ ہے کہ وزیر موصوف اس کا ازالہ کریں گے یا نہیں؟

جناب سپیکر، جی' وزیر زراعت!

وزیر زراعت، جناب سپیکر! اگر رولز اینڈ ریگولیشن کی بات لی جائے تو سوال دوبارہ نہیں آنا چاہئے لیکن چونکہ اب یہ سوال put ہو گیا ہے تو میں یہ نہیں کہتا کہ اس کا جواب نہیں دیتا۔ ہم نے پہلے بھی تفصیلاً جواب دیا تھا کہ تمام ذمہ داری ڈیپارٹمنٹ نے پوری کی ہے اور جتنی بھی درخواستیں آئی ہیں اس میں انہوں نے ریکروٹمنٹ کی ہے۔ یہ اپنی جگہ پر ہے کہ وہ ریجن یا وہ حصہ ہے تو ان کا موقف ہے کہ انہوں نے apply نہیں کیا لیکن ان کا موقف یہ ہے کہ انہوں نے ریکروٹمنٹ نہیں کی۔ ہمارے پاس درخواستیں اور ان کے نمبر موجود ہیں' ان کی میرٹ پر ریکروٹمنٹ کرنا موجود ہے۔ یہ اپنی جگہ پر حقائق ہیں کہ فیصل آباد کے زیادہ ہو گئے ہیں۔ میں نے اُس وقت بھی ڈاکٹر صاحب سے کہا تھا اور اب بھی کہہ رہا ہوں کہ اس میں قوانین آڑے آئیں گے تو انشاء اللہ آئندہ اور ریکروٹمنٹ ہو گی تو یہ میرے ساتھ بیٹھیں تو میری کوشش ہو گی کہ ان کی حسب منشاء وہاں پر ریکروٹمنٹ کی جائے۔

جناب سپیکر، ان کا موقف بھی یہی ہے کہ آئندہ اس بات کا خیال رکھا جائے۔ اب وقفہ سوالات ختم ہوتا ہے۔

وزیر زراعت، میں بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھتا ہوں۔

جناب سپیکر، بقیہ سوالوں کے جوابات ایوان کی میز پر رکھ دیئے گئے ہیں۔

نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات

(جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)

صوبہ میں آبپاشی کے کھالوں کی تعمیر

*1063۔میاں یاور زمان، کیا وزیر زراعت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) گزشتہ تین سالوں میں صوبہ بھر میں آبپاشی کے کتنے کھالوں کو پختہ کیا گیا؟

(ب) اگر کیا گیا تو اس کی مجموعی لمبائی اور حکومت کی طرف سے برداشت کئے گئے اخراجات مع ضلع وار تفصیل کے بیان کئے جائیں؟

وزیر زراعت،

(الف۔ب) صوبہ پنجاب میں محکمہ زراعت شعبہ اصلاح آبپاشی کی زیر نگرانی گزشتہ تین (3) سالوں (2000-03) میں ایک ہزار تین سو بانوے (1392) آبپاش کھالوں کی اصلاح و تجدید کی گئی۔ ان کی تفصیل درج ذیل ہے۔

پختہ کھالوں کی لمبائی آٹھ لاکھ اڑتیس ہزار چھ سو سنتالیس (8,38,647) میٹر

کچے کھالوں کی لمبائی باون لاکھ پچانوے ہزار چار سو پینتیس (52,95,435) میٹر

ان کھالوں پر نصب کئے جانے والے جدید نکہ جات کی تعداد چھبیس ہزار سات سو آٹھ (26708) ہے اور تعمیر کردہ پلیوں کی تعداد ایک ہزار چھ سو انتیس ہے۔ جس پر حکومت پنجاب کو اکتیس کروڑ باون لاکھ پچاس ہزار ایک سو چونسٹھ روپے کے

مالی اخراجات برداشت کرنا پڑے۔ مزید برآں بیالیس کھال زیر اصلاح ہیں۔ اصلاح کردہ کھالوں اور ان کی پکا / کچا لمبائی و دیگر تنصیبات اور اخراجات کی ضلع وار تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

مقامی طور پر اجناس کی ترقی یافتہ اقسام کے بیجوں کی تیاری

*1084۔میاں یاور زمان، کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

کیا یہ درست ہے کہ صوبہ پنجاب جو کہ بنیادی طور پر زرعی صوبہ ہے' آج بھی ترقی یافتہ اجناس کے بیجوں کے لئے غیر ملکی کمپنیوں کا دست نگر ہے جو انتہائی گراں قیمت پر کسانوں کو یہ بیج فراہم کرتی ہیں۔ اگر یہ درست ہے تو حکومت نے بیجوں کی تیاری کے لئے کیا اقدامات کئے ہیں اور کن کن اجناس پر حکومت کے تحقیقاتی اداروں میں کام ہو رہا ہے۔ اس سے حاصل کئے گئے نتائج سے آگاہ کیا جائے؟

وزیر زراعت،

ہاں۔ یہ بات درست ہے کہ صوبہ پنجاب بنیادی طور پر ایک زرعی صوبہ ہے لیکن یہ بات درست نہیں کہ اجناس کے ترقی یافتہ بیجوں کے لئے غیر ملکی کمپنیوں کا دست نگر ہے۔

اکثر بڑی اور اہم اجناس مثلاً گندم' چاول' کپاس' گنا' چنے وغیرہ کے بیج کے سلسلہ میں صوبہ خود کفیل ہے بلکہ کئی فصلوں کا بیج دوسرے صوبوں کو بھی مہیا کرتا ہے۔ البتہ چند غیر ملکی پرائیویٹ کمپنیاں مکئی' سورج مکھی اور چاول کی زیادہ پیداوار دینے والی (دوغلی اقسام) کا بیج فروخت کر رہی ہیں۔

دوغلی اقسام کا بیج پیدا کرنے میں خاص قسم کا ماحول و سائنسدانوں کی معاونت درکار ہوتی ہے اس لئے اس کی قیمت دوسرے عام بیجوں سے زیادہ ہوتی ہے کیونکہ اس کی پیداوار عام بیج کے مقابلہ میں 25,30 فیصد زیادہ ہوتی ہے۔

اب ہمارے صوبہ میں بھی اس پر کام بڑی سر گرمی سے جاری ہے اور انشاء اللہ قلیل مدت میں ہم دوغلی اقسام کے بیج بھی صوبہ میں ہی تیار کر کے کسانوں میں کم نرخوں پر مہیا کر دیں گے۔ ایوب زرعی تحقیقاتی ادارہ فیصل آباد کم مقدار میں عام اقسام کا بنیادی بیج تیار کر کے پنجاب سیڈ کارپوریشن کو مہیا کرتا ہے۔جہاں پر سائنسدانوں کی نگرانی میں اسے بڑھایا جاتا ہے اور پھر یہ زمینداروں کو پنجاب سیڈ کارپوریشن کے سٹوروں سے مہیا کیا جاتا ہے۔ ایوب زرعی تحقیقاتی ادارہ فیصل آباد نے اب تک مختلف فصلوں کی 287 اقسام دریافت کی ہیں جو درج ذیل ہیں۔

گندم55' چاول 11' کپاس 32' مکئی' باجرہ 24' دالیں 16' کماد 15' روغندار اجناس 16' چارہ جات 17' سبزیات 44 اور پھل 57۔ مکئی اور سورج مکھی ہائبرڈ اقسام کے بیج کی پچھلے تین سالوں میں جو اقسام اس ادارہ نے دریافت کر کے زمینداروں میں متعارف کروائیں ان کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

ضلعی حکومت پاکپتن کا زراعت کے لئے بجٹ

*1770۔چودھری جاوید احمد، کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) تحصیل و ضلعی حکومت پاکپتن شریف نے اپنے بجٹ کا کتنے فیصد محکمہ زراعت کے لئے گزشتہ دو سال میں خرچ کیا ہے؛

(ب) محکمہ زراعت کے توسط سے یونین کونسل کی سطح پر جدید مشینری و سہولیات مہیا کرنے کے لئے ضلعی وتحصیل حکومت پاکپتن نے کتنے فنڈز کس کس یونین کونسل کو مہیا کئے ہیں یا کون کون سی مشینری / سہولت کس کس یونین کونسل کو ضلع پاکپتن شریف میں مہیا کی ہے؛ آگاہ فرمائیں؛

وزیر زراعت،

(الف) ضلعی حکومت پاکپتن شریف میں زراعت کی ترقی کے لئے تقریباً 17 فیصد (48 ترقیاتی اور 3 فیصد غیر ترقیاتی) بجٹ دو سالوں میں زراعت کی ترقی کے لئے مختص کیا گیا جس کی تفصیل ضمیمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) محکمہ زراعت کے توسط سے یونین کونسل کی سطح پر جدید مشینری و سہولیات کے لئے بجٹ میں سے سال 02-2001 اور 03-2002 میں کوئی رقم مہیا نہ کی گئی۔

پی پی- 95 گوجرانوالہ میں پختہ اور کچے کھالوں کی تفصیلات

*2061. میاں سعود حسن ڈار، کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) پی پی- 95 گوجرانوالہ میں کتنے کھال ہیں ان میں سے کتنے پختہ اور کتنے ابھی تک کچے ہیں؟

(ب) پختہ کھالوں کی تعمیر پر کتنی رقم خرچ ہوئی ہے۔ تفصیل کھال وار فراہم کی جائے؛

(ج) آئندہ کتنے کچے کھال محکمہ پختہ کرنے کا ارادہ رکھتا ہے؟

وزیر زراعت،

(الف) حلقہ PP-95 گوجرانوالہ میں کل 63 کھال واقع ہیں جن میں سے 22 کھال پختہ ہیں اور 41 کھال ابھی تک کچے ہیں۔

(ب) پختہ کھالوں کی تعمیر پر مبلغ 49,20,537 روپے صرف ہوئے۔ کھال وار تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) وزیراعلیٰ پنجاب کے پیکج اور ضلعی حکومت کے ترقیاتی پروگرام کے تحت آئندہ چند سالوں میں انشاء اللہ بقیہ کھال بھی پختہ ہو جائیں گے لہذا متعلقہ کاشتکاروں کو اس سلسلہ میں ضلعی حکومت گوجرانوالہ سے رابطہ قائم کرنا چاہئے۔

کاٹن ایریاز میں Adoptive Research Farm کی پوسٹوں
اور پروموشن کی تفصیل

*2065۔چودھری اصغر علی گجر: کیاوزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کاٹن ایریا میں Adoptive ریسرچ فارم مثلاً بیہ' وہاڑی' رحیم یار خان اور ڈیرہ غازی خان میں کتنی سیٹیں خالی پڑی ہیں۔ پہلے سے تعینات آفیسر کہاں کہاں کام کر رہے ہیں اور Adoptive ریسرچ فارمز کی افادیت کیا ہے؛

(ب) سکیل 17 اور اوپر کے سکیلوں پر سالہا سال سے آفیسرز کو کیوں کرنٹ چارج پر چلایا جا رہا ہے اور انہیں باقاعدہ پروموشن کیوں نہیں دی جاتی؛

(ج) اس کیڈر میں آفیسر کتنے عرصہ سے کرنٹ چارج پر کام کر رہے ہیں اور ریگولر نہ کرنے کی وجہ کیا ہے؟

وزیر زراعت:

(الف) کاٹن ایریا میں Adoptive Research کے فارم کروڑ ضلع لیہ' وہاڑی' رحیم یار خان اور ڈیرہ غازی خان میں واقع ہیں ان کی خالی سیٹوں کی تعداد ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) سکیل نمبر 17 میں کوئی بھی آفیسر کرنٹ چارج پر کام نہیں کر رہا۔ جہاں تک گریڈ نمبر 18 کے آفیسران کا تعلق ہے' Adoptive Research کی تمام اسامیاں بذریعہ پنجاب پبلک سروس کمیشن (ڈائریکٹ کوٹا کی بنیاد پر) پُر کی جاتی ہیں۔

(ج) اس کیڈر میں آفیسران کا مختلف فارموں پر کرنٹ چارج پر عرصہ تعیناتی ڈیڑھ سال سے دو سال کا ہے۔ ریگولر پروموشن نہ کرنے کی وجوہات جز(ب) میں تفصیلاً بیان کر دی گئیں ہیں۔

باغ جناح لاہور میں سٹاف، ٹھیکہ جات

اور ترقیاتی کاموں کی تفصیلات

*2208۔جناب محمد آجاسم شریف، کیا وزیر زراعت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) باغ جناح لاہور کی دیکھ بھال کے لئے تعینات مالی و دیگر ملازمین کے نام' ولدیت' گریڈ اور عہدہ جات کی تفصیل فراہم کی جائے؟

(ب) باغ میں گاڑیاں پارک کرنے کے کتنے سٹینڈ ہیں۔ ان سٹینڈ کے ٹھیکے سے 2000 سے 2002 تک کتنی آمدن ہوئی؟ ٹھیکیداروں کے نام اور پتا جات فراہم کئے جائیں؟

(ج) باغ کی تزئین و آرائش کے لئے 2000 سے 2002 تک کتنے فنڈز حکومت کی جانب سے ملے انہیں کہاں اور کن منصوبوں پر خرچ کیا گیا۔ ہر سال کی علیحدہ علیحدہ تفصیل بتائی جائے۔ نیز مغل گارڈن کی تفصیل بھی فراہم کی جائے؟

(د) باغ میں پارکنگ سٹینڈ کے علاوہ کتنے ٹھیکہ جات کن افراد کو کس موقع کے لئے الاٹ کئے گئے ان میں سے کتنے ٹھیکیدار منظور شدہ اور کتنے غیر منظور شدہ ہیں۔ غیر منظور شدہ ٹھیکیداروں کے خلاف کیا ایکشن لیا گیا؟

(ہ) باغ کی canteen کا ٹھیکہ کب نیلام کیا گیا؟ نیلام کا کب اشتہار دیا گیا؟ اخبار کا نام' نیلام میں حصہ لینے والے تمام ٹھیکیداروں کے نام' پتا جات اور رقم کی مکمل تفصیل بیان فرمائی جائے؟

(و) باغ میں موجود نرسریوں کی تعداد کتنی ہے ان میں کون کون سے پودے اپھول تیار کئے جاتے ہیں اور اگر فروخت کئے جاتے ہیں تو گزشتہ 3سالوں میں فروخت شدہ پودوں سے کتنی آمدن حاصل ہوئی؟

وزیر زراعت،

(الف) مطلوبہ تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) مطلوبہ تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) 2000 سے 2002 تک باغ کی تزئین اور آرائش کے ریگولر (غیر ترقیاتی) فنڈز حکومت کی جانب سے ملے ہیں ان کے خرچہ جات اور فنڈ وصولی کی تفصیل ہر سال' ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) باغ میں پارکنگ سٹینڈ کے علاوہ مندرجہ ذیل ٹھیکہ جات دیئے گئے ہیں؛

1۔ ٹھیکہ غبارے برائے عرصہ 1/2/2003 تا 31/1/2004 تک قانون کے مطابق مسمی محمد ہاشم ولد قاسم کو الاٹ ہوا ہے۔

2۔ ٹھیکہ شہد برائے عرصہ 3/3/2003 تا 2/3/2004 تک مسمی محمد ارشد ولد محمد رمضان کو الاٹ ہوا ہے۔

3۔ ٹھیکہ فروٹ برائے عرصہ 1/3/2003 تا 28/2/2004 نوید صادق ولد محمد صادق کو الاٹ ہوا ہے۔

4۔ ٹھیکہ سٹال عباس اینڈ سنز 1036/C لین نمبر 81 خراس محلہ صدر بازار لاہور کینٹ کو الاٹ ہوا ہے جو کہ عرصہ 1/2/1987 تا 31/4/2007 تک ہے۔

5۔ ٹھیکہ سٹال چلڈرن پارک محمد رشید ولد محمد لطیف مکان نمبر 11 گلی نمبر 83 محلہ کوچہ میر شادی مزنگ لاہور کو الاٹ ہوا ہے جو کہ عرصہ 1/5/99 تا 30/4/2009 تک ہے۔

6۔ درج بالا منظور شدہ ٹھیکہ جات کے علاوہ اور کوئی غیر منظور شدہ ٹھیکہ نہیں ہے۔

(ہ) باغ کی کنٹین گلشن ریسٹورنٹ کا ٹھیکہ 22/3/03 کو ہوا تھا جس کا اشتہار روزنامہ "پاکستان" میں بروز اتوار مورخہ 2-3-03 کو شائع ہوا تھا۔

ٹھیکیداروں کے نام جنہوں نے بولی / ٹھیکہ میں حصہ لیا۔

نمبر شمار نام ٹھیکیدار مع پتا

1۔ غلام فاروق ولد خدا داد خان فلیٹ نمبر 14-113 کرم کمپلیکس II فلور لنک روڈ ماڈل ٹاؤن لاہور۔

2۔ میاں محمد رفیق مکان نمبر E-303/12 نیو اقبال پارک لاہور ڈیفنس سٹریٹ نمبر 3 لاہور۔

3۔ نعیم نذیر ڈاکخانہ باجا پور جلو پارک لاہور۔

4۔ عباس اینڈ سنز 25-C آفیسر کالونی صدر کینٹ لاہور۔

5۔ شبیر احمد ڈین 508/B فیصل ٹاؤن لاہور

6۔ اللہ دتہ خان 39-A نکلسن روڈ چغتائی پارک لاہور

7۔ امتیاز مقبول 26-A سیکنڈ فلور حفیظ سنٹر گلبرگ III لاہور

مبلغ 947786 روپے کا ٹھیکہ گلشن ریسٹورنٹ (کنٹین) باغ جناح کا ہوا ہے جو کہ غلام فاروق ولد خداداد خان کو الاٹ ہوا ہے۔

(و) I۔ باغ جناح میں 2 نرسریاں ہیں۔ ایک میں مختلف اقسام کے پودے تیار کئے جاتے ہیں جو کہ باغ میں لگائے جاتے ہیں۔

II۔ دوسری نرسری میں پھولوں کی پنیریاں اور گل داؤدی تیار کی جاتی ہے اور ہر موسم کے پھول باغ میں لگائے جاتے ہیں اور کوئی پودے فروخت نہیں کئے جاتے ہیں۔

ضلع جہلم کی مارکیٹ کمیٹیوں کے عہدیداران / ممبران /سٹاف اور دیگر تفاصیل

*2287۔ شیخ تنویر احمد، کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) ضلع جہلم کی مارکیٹ کمیٹیوں' ان کے چیئرمینوں اور ممبران کے ناموں کی تفصیل مارکیٹ کمیٹی وار فراہم کی جائے؟

(ب) 1990 سے آج تک ان مارکیٹ کمیٹیوں کے چیئرمینوں اور ایڈمنسٹریٹرز کے نام اور ان کو تعینات کرنے والے افسران کے نام' عہدہ' گریڈ اور موجودہ تعیناتی کی تفصیل فراہم کی جائے؟

(ج) موجودہ مارکیٹ کمیٹیوں کے چیئرمینوں کا انتخاب کس طریق کار کے تحت عمل میں کب لایا گیا ہے' ان کو حاصل مراعات کی تفصیل فراہم کی جائے؟

(د) 1990 سے آج تک ان مارکیٹ کمیٹیوں کی آمدن اور اخراجات کی تفصیل سالانہ کمیٹی وار فراہم کی جائے؟

(ہ) ہر مارکیٹ کمیٹی میں منظور شدہ اسامیوں کی تفصیل نیز اس وقت کام کرنے والے ملازمین کے نام، عہدہ، گریڈ، تعلیمی قابلیت، تاریخ تقرری اور تاریخ ترقی کی تفصیل فراہم کی جائے؟

(و) ان میں سے کتنے ملازمین میرٹ پر اور کتنے بغیر میرٹ کے بھرتی ہوئے ہیں؟

(ز) 1990 سے آج تک ہر مارکیٹ کمیٹی نے جو ترقیاتی منصوبے مکمل کئے ہیں ان کی تفصیل، نام، تخمینہ لاگت اور مدت تکمیل فراہم کی جائے؟

وزیر زراعت،

(الف) ضلع جہلم میں دو مارکیٹ کمیٹیاں ہیں۔ ایک تحصیل جہلم اور دوسری تحصیل پنڈ دادن خان میں واقع ہے جن کے نام درج ذیل ہیں۔

1۔ مارکیٹ کمیٹی جہلم 2۔ مارکیٹ کمیٹی پنوال

مارکیٹ کمیٹی جہلم اور مارکیٹ کمیٹی پنوال کے چیئرمین صاحبان اور ممبران کے ناموں کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) 1990 سے آج تک مارکیٹ کمیٹی جہلم اور پنوال میں تعینات چیئرمینوں اور ایڈمنسٹریٹرز کے ناموں کی تفصیل اور ان کو تعینات کرنے والے آفیسران کے ناموں کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) مارکیٹ کمیٹی جہلم اور مارکیٹ کمیٹی پنوال کے چیئرمین کا انتخاب پنجاب ایگریکلچر پروڈیوس مارکیٹس آرڈیننس کے سیکشن 8 زیر دفعہ 12 کے تحت مورخہ 12-12-2001 کو ہوا ہے۔ نیز مروجہ قانون کے تحت مارکیٹ کمیٹیوں کی درجہ بندی کے حساب سے اے کلاس مارکیٹ کمیٹی کے چیئرمین صاحبان کو 1500 روپے بی کلاس مارکیٹ کمیٹی کے چیئرمین صاحبان کو 1000 روپے اور سی کلاس مارکیٹ کمیٹی کے چیئرمین صاحبان کو 500 روپے ماہانہ اعزازیہ دیا جاتا ہے۔

اگر مارکیٹ کمیٹی ہذا کے مفاد میں کبھی کوئی سفر کرتا ہے تو حکومت کے قواعد کے مطابق مارکیٹ کمیٹی کے فنڈ سے سفر خرچ وصول کرنے کا مجاز ہو گا۔ سفر خرچ کے

مقاصد کے لئے اے اور بی کلاس مارکیٹ کمیٹی کا چیئرمین گریڈ 18 اور باقی ممبران گریڈ 16 کے آفیسر تصور ہو کر سفر خرچ وصول کرنے کے مجاز ہیں۔

(د) 1990 سے آج تک مارکیٹ کمیٹی جہلم اور پنڈوال کی سالانہ آمدن اور اخراجات کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ہ) مارکیٹ کمیٹی جہلم اور پنڈوال میں منظور شدہ اسامیوں کی تفصیل نیز اس وقت کام کرنے والے ملازمین کے نام، عہدہ، گریڈ، تعلیمی قابلیت، تاریخ تقرری اور تاریخ ترقی کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(و) تمام ملازمین میرٹ پر بھرتی ہوئے ہیں۔

(ز) 1990 سے آج تک مارکیٹ کمیٹی جہلم اور پنڈوال میں کوئی بھی ترقیاتی منصوبہ عمل میں نہیں آیا۔

ضلع جہلم میں مارکیٹ کمیٹیوں اور سٹاف کی تفصیلات

*2290۔ شیخ تنویر احمد، کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) ضلع جہلم میں کتنی مارکیٹ کمیٹیاں ہیں، کہاں کہاں واقع ہیں اور ان کا قیام کب عمل میں آیا؟

(ب) ان مارکیٹ کمیٹیوں میں تعینات ملازمین کے نام، عہدہ، گریڈ، ڈومی سائل، تعلیمی قابلیت، تاریخ تقرری اور تاریخ ترقی بیان فرمائیں؟

(ج) یہ ملازم کس کس مجاز اتھارٹی کے حکم سے بھرتی ہوئے ہیں ان کے نام، عہدہ، گریڈ اور موجودہ تعیناتی کی تفصیل فراہم کی جائے؟

(د) ان میں سے کتنے ملازمین میرٹ پر اور کتنے بغیر میرٹ کے بھرتی کئے گئے ہیں نیز بغیر میرٹ کے بھرتی کرنے کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر زراعت،

(الف) ضلع جہلم میں دو مارکیٹ کمیٹیاں ہیں ایک تحصیل جہلم میں اور دوسری تحصیل پنڈ دادن خان میں واقع ہے جن کی تفصیل درج ذیل ہے۔

نمبر شمار	نام کمیٹی	جگہ	قیام
1-	مارکیٹ کمیٹی جہلم	تحصیل پنڈ دادن خان	1944
2-	مارکیٹ کمیٹی پنوال	تحصیل جہلم	1979

(ب) مارکیٹ کمیٹی جہلم میں تعینات ملازمین کے نام، عہدہ، گریڈ، ڈومی سائل، تعلیمی قابلیت، تاریخ تقرری اور تاریخ ترقی کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) مارکیٹ کمیٹی جہلم اور پنوال کے تمام ملازمین ایڈمنسٹریٹر مارکیٹ کمیٹی کے حکم سے بھرتی ہوئے ہیں جن کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) تمام ملازمین میرٹ پر بھرتی ہوئے ہیں۔

موگہ نمبر 44774/R اوکاڑہ کی کھال کی تعمیر و مرمت

*2298۔حاجی محمد اعجاز، کیا وزیر زراعت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ضلع ناظم اوکاڑہ نے موگہ نمبر 44774/R کھال بنانے کا حکم بذریعہ DO(WM)/1-3-03 کو جاری کیا تھا اور سروے تخمینہ لاگت محکمہ مکمل کر چکا ہے؛

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ یہ کھال کلیر مہند کے رقبہ تقریباً 1500 ایکڑ کو سیراب کرتا ہے اور یہ ایک کچی سڑک کے ساتھ واقع ہے جس سے آئے روز کھال ٹوٹ پھوٹ کا شکار رہتا ہے اور اکثر پانی راستہ میں ہی ضائع ہو جاتا ہے؛

(ج) اگر درج بالا کا جواب اثبات میں ہے تو حکومت کب تک یہ کام پایہ تکمیل کو پہنچانا چاہتی ہے، اگر نہیں تو اس کی کیا وجوہات ہیں؟

وزیر زراعت،

(الف) یہ درست ہے کہ ضلع ناظم اوکاڑہ نے موگہ نمبر 44774/R پر کھال بنانے کا حکم بذریعہ ڈاک نمبر DO(WM)1-3-03 صادر فرمایا تھا۔ سروے مکمل ہو گیا ہے۔ تخمینہ کھال لاگت مبلغ چھ لاکھ اکتالیس ہزار تین سو اسی (641,380) روپے لگایا گیا ہے۔

(ب) جی ہاں۔ درست ہے۔

(ج) درج بالا کھال کی منظوری ضلعی اسمبلی نے قرارداد نمبری 119 بتاریخ 03-05-2003 کو دے کر ضلعی ترقیاتی کمیٹی کو برائے فراہمی فنڈز ارسال کر دی لیکن ضلعی ترقیاتی کمیٹی کا اجلاس برائے تعمیل کھالہ جات ابھی تک نہ ہو سکا ہے جس کی بڑی وجہ فنڈز کی کمی ہے۔ یہ اجلاس اب اگلے سال ہو گا۔

محکمہ زراعت کے ذیلی شعبہ جات سٹاف اور مشینری کی تفصیلات

*2323۔ چودھری جاوید احمد، کیا وزیر زراعت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) محکمہ زراعت کے کون کون سے ونگ ہیں ان کے نام اور ان کے ہیڈز کے نام سے آگاہ فرمائیں؛

(ب) ان ونگز میں آفیسران و عملہ کی تعداد ضلع و ہیڈ کوارٹرز پر کتنی کتنی ہے؛

(ج) ضلع پاکپتن میں محکمہ زراعت کے کون کون سے ونگ کام کر رہے ہیں ان میں آفیسران و عملہ کی تعداد مع نام و عہدہ سے آگاہ فرمائیں؛

(د) ضلع پاکپتن میں واٹر مینجمنٹ کی کتنی فیلڈ ٹیمیں کام کر رہی ہیں اگر نہیں تو وجوہات سے آگاہ فرمائیں نیز کب تک واٹر مینجمنٹ ٹیمیں ضلع پاکپتن میں تعینات کر دی جائیں گی؛

(ہ) ضلع پاکپتن محکمہ زراعت کے ونگز کے پاس کون کون سی مشینری ہے اس میں سے کتنی چالو حالت میں ہے اور کتنی خراب؟

(و) صوبہ میں گزشتہ تین سالوں میں کون کون سی مشینری کس کس ونگ کے لئے کتنی قیمت میں مہیا کی گئی ہے اس کی تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر زراعت:

(الف) محکمہ زراعت کے چار ونگ ہیں ان کے نام اور ان کے ہیڈز کے نام مندرجہ ذیل ہیں۔

نمبر شمار	نام ونگ	ہیڈ کا نام
1۔	توسیع ونگ	چودھری عبدالغفار
2۔	ایوب زرعی تحقیقاتی ادارہ فیصل آباد (ریسرچ ونگ)	ڈاکٹر غلام احمد چودھری
3۔	فیلڈ ونگ	ڈاکٹر رفیق الرحمن
4۔	واٹر مینجمنٹ ونگ	مشتاق احمد گل

(ب) ان ونگز میں آفیسران و عملہ کی تعداد ضلع و ہیڈ کوارٹر پر درج ذیل ہے۔

نام ونگ	آفیسران	عملہ	کل تعداد
توسیع ونگ	872	9611	10483
ریسرچ ونگ	977	3682	4659
فیلڈ ونگ	161	3946	4107
واٹر مینجمنٹ ونگ	464	1849	2313
کل تعداد	2474	19088	21562

ان کی مکمل تفصیل ضمیمہ(الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) ضلع پاکپتن میں محکمہ زراعت کے چاروں ونگ کام کر رہے ہیں۔ توسیع ونگ' ایوب زرعی تحقیقاتی ادارہ فیصل آباد (ریسرچ ونگ) فیلڈ ونگ' واٹر مینجمنٹ ونگ ان ونگز میں آفیسران و عملہ کی تعداد دو سو اڑتالیس ہے جس کی سمری درج ذیل ہے۔

نام ونگ	آفیسران	عملہ	کل تعداد
توسیع ونگ	11	107	118
ریسرچ	5	42	47
فیلڈ ونگ	-	17	17
واٹر مینجمنٹ ونگ	10	56	66
کل تعداد	26	222	248

تاہم ان ونگز میں آفیسران و عملہ کی تعداد کی مکمل تفصیل مع نام و عہدہ ضمیمہ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) ضلع پاکپتن میں واٹر مینجمنٹ کی چار فیلڈ ٹیمیں جن میں دو ضلعی حکومت اور دو صوبائی حکومت کے ماتحت کام کر رہی ہیں ان کی تفصیل ضمیمہ(ج) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ہ) ضلع پاکپتن میں محکمہ زراعت کے ونگز کے پاس جو مشینری ہے اس کی تفصیل ضمیمہ (د) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(و) صوبہ میں گزشتہ تین سالوں میں جو مشینری تمام ونگز کو جتنی قیمت میں مہیا کی گئی اس کی مالیت آٹھ کروڑ چوہتر لاکھ اکتیس ہزار سات سو اکیاسی روپے ہے جس کی تفصیل ونگ وار ضمیمہ(ہ) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

سبزی اور میوہ منڈی وہاڑی کی منتقلی
اور تعمیر کا مسئلہ

*2399۔جناب طاہر اقبال چودھری، کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ سبزی اور میوہ منڈی وہاڑی شہر سے باہر لڈن روڈ پر منتقل کرنے کی منظوری ہوئی اور اس جگہ پر نقشہ کے مطابق منڈی کے لئے بلڈنگ بھی تعمیر کی گئی تھی؟

(ب) اگر جز بالا کا جواب اثبات میں ہے تو لڈن روڈ پر منڈی کی بلڈنگ اور دیگر ترقیاتی کاموں پر کتنی رقم خرچ ہوئی۔ تفصیل منصوبہ وار فراہم کی جائے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ اب یہ منڈی لڈن روڈ کی بجائے بورے والا روڈ پر منتقل کر دی گئی ہے اگر ایسا ہے تو اس کی وجوہات کیا ہیں نیز اس کی منظوری کس سے حاصل کی گئی ہے؟

(د) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس جگہ منڈی کی منتقلی کی وجہ سے لاکھوں روپے کا حکومت کو نقصان ہوا ہے اگر ایسا ہے تو اس کی وجوہات اور اس کے ذمہ داران افراد کے نام کیا ہیں اور حکومت ان کے خلاف کیا تادیبی کارروائی کر رہی ہے، مکمل تفصیل فراہم کی جائے؟

وزیر زراعت،

(الف) ہاں یہ درست ہے کہ حکومت پنجاب محکمہ زراعت نے آرڈر نمبر PD/X-3/83 بتاریخ 08-06-1991 کے تحت لڈن روڈ پر رقبہ چک نمبر 39/W.B ملکیتی میسرز محمد افضل، راؤ صغیر احمد پسران میجر (ر) راؤ ملک محمد پر نئی سبزی و میوہ منڈی کی منظوری دی۔ لیکن پرانے آڑھتی صاحبان نے نئی منڈی میں اپنا کاروبار منتقل کرنے سے صاف انکار کر دیا کیونکہ منڈی پختہ سڑک سے دو ایکڑ کے فاصلے پر منظور ہوئی تھی اور یہ کہ مذکورہ رقبہ مارکیٹ کمیٹی کے نام منتقل ہی نہیں ہوا تھا۔ اس وجہ سے مذکورہ منڈی میں کوئی ترقیاتی کام اور کسی قسم کی کوئی بلڈنگ تعمیر نہ ہوئی تھی۔

(ب) مذکورہ رقبہ مارکیٹ کمیٹی کے نام منتقل ہی نہیں ہوا تھا۔ اس وجہ سے مذکورہ منڈی میں کوئی ترقیاتی کام نہ ہوا تھا اور نہ ہی کوئی بلڈنگ تعمیر ہوئی تھی۔

(ج) ہاں یہ درست ہے کہ سبزی و میوہ منڈی کی بورے والا روڈ پر حکومت پنجاب نے بروئے حکم نمبری PD/X-3/83-II بتاریخ 04-03-2002 کے تحت منظوری دی ہے۔

(کاپی ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے)

حکومت پنجاب نے آڑھتیوں کے اعتراضات کی روشنی میں بعد از معائنہ و غور و خوض بورے والا روڈ والی جگہ کو سبزی و فروٹ منڈی کے لئے موزوں قرار دیا اور اس کی منظوری کے آرڈر جاری کئے اور ساتھ ہی لڈن روڈ والی جگہ کی منسوخی کے آرڈر جاری کئے۔ اب بورے والا روڈ والی جگہ مارکیٹ کمیٹی وہاڑی کے نام منتقل ہو چکی ہے اور پرانے آڑھتیوں کو پلاٹ بھی الاٹ ہو چکے ہیں اور بقایا پلاٹس نیلام عام کے ذریعے فروخت ہو چکے ہیں۔

(د) یہ درست نہ ہے کیوں کہ مذکورہ رقبہ مارکیٹ کمیٹی کے نام منتقل ہی نہیں ہوا تھا۔ اس وجہ سے مذکورہ منڈی میں کوئی ترقیاتی کام نہ ہوا تھا اور نہ ہی کوئی بلڈنگ تعمیر ہوئی تھی اور نہ ہی حکومت کو کوئی نقصان ہوا ہے۔

مارکیٹ کمیٹی حجرہ شاہ مقیم کی منظوری اور دکانوں کی نیلامی

*2424۔ محترمہ انجم سلطانہ، کیا وزیر زراعت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ مارکیٹ کمیٹی حجرہ شاہ مقیم (اوکاڑہ) اور اس میں واقع دکانیں نیلام کرنے کے لئے باضابطہ حکومت نے منظوری دے دی ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ ضلعی افسران اس میں رکاوٹ ہیں۔ حکومت مارکیٹ کمیٹی کی دکانیں نیلام کرنے کا ارادہ کب تک رکھتی ہے؟ اگر نہیں تو وجہ بیان کی جائے؟

وزیر زراعت،

(الف) یہ درست ہے کہ حکومت پنجاب محکمہ زراعت نے بذریعہ نوٹیفکیشن نمبر PD/X-8/72-P-II بتاریخ 30-01-2003 مارکیٹ کمیٹی حجرہ شاہ مقیم (اوکاڑہ) اور اس میں واقع دکانیں نیلام کرنے کے لئے باضابطہ منظوری دے دی ہے۔

(ب) یہ درست نہ ہے کہ ضلعی افسران اس میں رکاوٹ ہیں۔ اس سلسلہ میں جناب ڈسٹرکٹ کوآرڈینیشن آفیسر / کنوینر نیلام کمیٹی نے تمام ممبران کی ایک میٹنگ کی جس میں طے پایا کہ مورخہ 09-09-2003 کو صبح دس بجے نیلامی پلاٹ بانے منڈی عمل میں لائی جائے گی اور اگر مقررہ تاریخ کو نیلامی پلاٹ نہ ہوسکی تو مورخہ11-09-2003 کو اسی وقت نیلامی کی جائے گی۔

ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ میں جعلی زرعی ادویات کی روک تھام کے لئے اقدامات

*2488۔چودھری بلال اصغر ، کیاوزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) 1999 سے مئی 2003 تک ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ میں زرعی ادویات میں ملاوٹ کرنے والوں کے خلاف حکومت کی طرف سے کیا کارروائی عمل میں لائی گئی؟

(ب) ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ میں جعلی زرعی ادویات کی فروخت کی روک تھام کے لئے کتنے ملازمین کام کر رہے ہیں ان کے نام، عہدہ، گریڈ اور اس ضلع میں عرصہ تعیناتی کی تفصیل بیان کی جائے؟

(ج) 1999 سے آج تک ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ میں کتنے افراد کو جعلی زرعی ادویات فروخت کرنے پر گرفتار کیا گیا ان کے نام اور پتے بتائے جائیں؟

وزیر زراعت،

(الف) ناقص اور ملاوٹ شدہ زرعی ادویات کا کاروبار کرنے والوں کے خلاف حکومت پنجاب نے محکمہ زراعت میں ایک ٹاسک فورس قائم کی ہے جو زرعی ادویات کے کاروبار پر کڑی نظر رکھے ہوئے ہے۔ زرعی ادویات کے نمونہ جات محکمہ کے انسپکٹرز کے ذریعے لیبارٹریز بھجوائے جاتے ہیں۔ unfit رزلٹ ملنے پر ملزمان کے خلاف متعلقہ پولیس اسٹیشن میں کیس درج کروائے جاتے ہیں اور عدالتیں زرعی ادویات کے آرڈیننس 1971 اور رولز

1973 کے تحت سزائیں سناتی ہیں۔ محکمہ نے ایک سیل "ہیلپ لائن" قائم کیا ہے جو کسی بھی قسم کی شکایت آنے پر اس پر فوری عملدر آمد کرواتا ہے۔ "خصوصی عدالتوں کا قیام" بھی حکومت پنجاب کی ایک اہم کامیابی ہے جس کے ذریعے جعلی اور ناقص ادویات بیچنے والوں کو سزائیں سنائی جاتی ہیں۔ حکومت پنجاب کو ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ سے زرعی ادویات کے جو نمونہ جات لیبارٹریز بھجوائے ان کی تفصیل ضمیمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ میں جعلی زرعی ادویات کی روک تھام کے لئے کل چھ پیسٹیسائیڈ انسپکٹرز کام کر رہے ہیں جن کے نام، عہدہ، گریڈ اور عرصہ تعیناتی کی تفصیل ضمیمہ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) محکمہ زراعت حکومت پنجاب نے 1999 سے مئی 2003 تک ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ میں جعلی زرعی ادویات کے کل چھبیس (26) کیس پکڑے۔ جن لوگوں کے خلاف مقدمات درج کروائے گئے ان کے نام اور پتاجات ضمیمہ (ج) ایوان کی میز پر رکھ دیئے گئے ہیں۔

موضع کھرک تحصیل نوشہرہ ورکاں گوجرانوالہ کھالوں کی پختگی کا مسئلہ

*2512۔ جناب علی عباس، کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ موضع کھرک تحصیل نوشہرہ ضلع گوجرانوالہ کے کھال ابھی تک پختہ نہیں کئے گئے جس وجہ سے پانی کا کافی ضیاع ہو رہا ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ موضع کھرک میں گورنمنٹ کی طرف سے صرف ایک کھال کو پختہ کیا گیا ہے جس سے صرف ایک ہی زمیندار مستفید ہو رہا ہے؟

(ج) اگر جز ہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت موضع کھرک کے بقیہ کھال بھی پختہ کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک، اگر نہیں تو وجوہات بیان فرمائیں؟

وزیر زراعت:

(الف) موضع کھرک تحصیل کامونکی ضلع گوجرانوالہ کے کاشتکار بھائیوں نے بھی دیگر کاشتکاروں کی طرح محکمہ اصلاح آبپاشی سے بھرپور استفادہ کرتے ہوئے اپنے درج ذیل کھالوں کی اصلاح و تجدید کا کام پایہ تکمیل سے ہمکنار کیا ہے۔

I۔ کھال نمبر 1100/R II۔ کھال نمبر 550/R III۔ کھال نمبر 2950/L

(ب) یہ درست نہیں کہ موضع کھرک میں ایک کھال پختہ کیا گیا ہے جس سے صرف ایک ہی زمیندار استفادہ کر رہا ہے بلکہ مندرجہ بالا تین کھال پختہ کئے جا چکے ہیں۔ جن میں استفادہ کرنے والے زمینداران کی تفصیل بالترتیب کھال درج ذیل ہے اور زمینداروں کے ناموں کی تصدیق شدہ تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(I) کھال نمبر 1100/R۔ استفادہ کرنے والے زمینداران کی تعداد 25

(II) کھال نمبر 550/R۔ استفادہ کرنے والے زمینداران کی تعداد 29

(III) کھال نمبر 2950/L۔ استفادہ کرنے والے زمینداران کی تعداد 18

(ج) حکومت پنجاب نے اصلاح کردہ کھالوں کی افادیت کے پیش نظر اس کام میں تیزی لانے کا حکم دیا ہے جس کے تحت آئندہ چند سالوں میں صوبہ بھر میں دس ہزار کھالوں کی اصلاح و تجدید کا کام سرانجام دیا جائے گا۔ انشاء اللہ موضع کھرک کے بقیہ جملہ اصلاح طلب کھال بھی بہت جلد اصلاح و تجدید سے ہمکنار ہوں گے۔ تاہم اس سلسلہ میں متعلقہ کاشتکاروں کو اپنے کھالوں کی اصلاح کے لئے تحصیل اور ضلعی مرکز پر واقع دفتر اصلاح آبپاشی سے رابطہ کرنا چاہئے۔

تحصیل دیپالپور میں سبزی، غلہ منڈیوں کی تعداد اور دیگر تفصیلات

*2601۔ چودھری محمد ارشد، کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) تحصیل چیچہ وطنی میں واقع سبزی منڈیوں اور غلہ منڈیوں کی تعداد کیا ہے اور ان کا رقبہ کتنا ہے۔ ان میں دکانات کی تعداد اور ان سے حاصل ہونے والی آمدن اور اخراجات کی تفصیل کیا ہے۔ نیز دکان حاصل کرنے کا طریقہ کیا ہے؟

(ب) مارکیٹ کمیٹی کا لائسنس جاری کرنے کا طریقہ کار اور لائسنس کی فیس کیا ہے۔ نیز تحصیل چیچہ وطنی میں واقع منڈیوں میں لائسنس ہولڈر کتنے ہیں اور بغیر لائسنس کے کتنے لوگ کاروبار کر رہے ہیں؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ تحصیل چیچہ وطنی میں مارکیٹ کمیٹیاں بھی ٹیکس وصول کر رہی ہیں اور یونین کونسلیں بھی؟

(د) اگر جز(ج) کا جواب ہاں میں ہے تو کیا یہ عوام کے ساتھ زیادتی نہیں ہے کہ وہ بیک وقت دونوں کو ٹیکس دے رہے ہیں؟

وزیر زراعت:

(الف) تحصیل چیچہ وطنی میں 4 عدد غلہ منڈیاں اور تین عدد سبزی منڈیاں ہیں۔ ان کی تفصیل، رقبہ دکانات کی تعداد اور ان سے حاصل ہونے والی آمدن و اخراجات اور دکان حاصل کرنے کا طریقہ کار کی تفصیل درج ذیل ہے۔

نمبر شمار	نام منڈی	رقبہ ایکڑ	کنال	مرلے	تعداد دکانات	آمدن برائے سال (روپے) 2002-03	اخراجات برائے سال (روپے) 2002-03	دکان حاصل کرنے
1۔	غلہ منڈی کسووال	4	07	18	31عدد	123316	NIL	دکانات کے نجی مالکان ہیں جو اپنی صوابدید پر دکان کرایہ پر یا قبضتاً دیتے ہیں۔
2۔	سبزی منڈی کسووال (پرائیویٹ)	00	02	00	08عدد	14353	NIL	دکانات کے نجی مالکان ہیں جو اپنی صوابدید پر دکان کرایہ پر یا قبضتاً دیتے ہیں۔
3۔	غلہ منڈی اقبال نگر	04	04	00	34عدد	اندرون غلہ منڈی کام نہ ہوتا ہے۔	NIL	نیلام عام کے وقت بذریعہ نیلام عام خرید کی جا سکتی ہے۔

4-	سبزی منڈی اقبال نگر	01	103	16	22عدد	ایضاً۔	NIL	ایضاً۔
5-	غلہ منڈی چیچہ وطنی	06	03	06	75	505734	1167673	دکانات کے نجی مالکان ہیں جو اپنی صوابدید پر دکان کرایہ پر یا قیمتاً دیتے ہیں۔
6-	غلہ منڈی غازی آباد	32	00	00	66	اندرون غلہ منڈی کام نہ ہوتا ہے۔	NIL	ایضاً۔
7-	سبزی و پھل منڈی چیچہ وطنی	16	15	00	27	2,84,080	NIL	تحصیل کونسل کی منظوری سے دکان حاصل کی جا سکتی ہے۔

(ب) لائسنس حاصل کرنے کا طریقہ۔

جو کوئی نوٹیفائیڈ ایریا میں زرعی اجناس نوٹیفائیڈ زیر دفعہ (اے) 2 پنجاب زرعی پیداواری منڈیوں کے آرڈیننس 1978 کے تحت ڈیلر کے طور پر کام کرنا چاہے وہ فارم اے پر مارکیٹ کمیٹی کو درخواست دے۔ مارکیٹ کمیٹی درخواست کے مندرجات اور دفعہ 6 کے تحت تحقیق کرکے اور مقررہ فیس وصول کرکے لائسنس جاری کرتی ہے۔

<u>لائسنس فیس</u>

لائسنس فیس کو اے، بی اور سی کیٹیگری میں تقسیم کیا گیا ہے جن کی تفصیل درج ذیل ہے۔

اے گروپ۔ کاٹن فیکٹریز، آئل ملز، ٹیکسٹائل ملز، گھی ملز، رائس ملز، شوگر ملز، کولڈ سٹوریج، فلور ملز کی لائسنس فیس 500 روپے ہے۔

بی گروپ۔ غلہ پھل و سبزی منڈی کی کمیشن ایجنٹس آٹا چکی، دھان چھڑنے کی مشین، کریانہ و دیگر اجناس کی تھوک ڈیلر وغیرہ کی لائسنس فیس 200 روپے ہے۔

سی گروپ۔ کریانہ سبزی پھل، گوشت، مچھلی انڈے، کھل، سبز چارہ کے پرچون ڈیلر کوہلو و پھیروالے کی لائسنس فیس 50 روپے ہے۔

مارکیٹ کمیٹی چیچہ وطنی میں لائسنس ہولڈرز زیر دفعہ (6) کی تعداد

غلہ منڈی چیچہ وطنی	102
غلہ منڈی غازی آباد	(غلہ منڈی کے باہر زرعی اجناس کا کاروبار ہوتا ہے)
پھل و سبزی منڈی چیچہ وطنی	36

مارکیٹ کمیٹی کسوال میں لائسنس ہولڈر زیر دفعہ (6) کی تعداد

غلہ منڈی کسوال	6
سبزی منڈی کسوال	8
فیڈر مارکیٹ غلہ منڈی اقبال نگر	منڈی کے اندر کام نہ ہوتا ہے۔
فیڈر مارکیٹ سبزی منڈی اقبال نگر	منڈی کے اندر کام نہ ہوتا ہے۔

بغیر لائسنس کے کاروبار کرنے والے لوگ

کسی بھی منڈی میں کوئی بھی آڑھتی بغیر لائسنس کے کاروبار نہیں کر رہا ہے۔

(ج) دفعہ (اے)2 پنجاب زرعی پیداواری منڈیوں کے آرڈیننس 1978 کے تحت جن اشیاء کو زرعی اجناس ڈیکلیئر کیا گیا ہے مارکیٹ کمیٹیاں صرف ان زرعی اجناس کا کاروبار کرنے والوں سے لائسنس / مارکیٹ فیس وصول کرتی ہیں جبکہ یونین کونسلیں بالعموم ہر کاروبار کرنے والے سے پیشہ ورانہ ٹیکس وغیرہ وصول کرتی ہیں۔

(د) مارکیٹ کمیٹیاں صوبائی حکومت کے ماتحت پنجاب زرعی منڈیوں کے آرڈیننس 1978 اور جنرل رولز 1979 کے تابع کام کر رہی ہیں اور صوبہ پنجاب میں زرعی اجناس کی خرید و فروخت پر یکساں شرح سے لائسنس / مارکیٹ فیس عائد ہے جبکہ یونین کونسلیں اپنے ٹیکس اور فیس از خود عائد کرتی ہیں۔

ایوب ریسرچ انسٹیٹیوٹ فیصل آباد، آفیسرز کے اختیارات میں کمی اور ٹرانسپورٹ کی تفصیلات

*2638۔ محترمہ خالدہ منصور، کیا وزیر زراعت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ایوب ریسرچ انسٹیٹیوٹ فیصل آباد میں گریڈ 18 میں کام کرنے والے افسران کے D.D.O. (drawing & disbursing officer) کے اختیارات ختم کر دیئے گئے ہیں؛ یہ اختیارات ختم کرنے کی وجوہات سے ایوان کو آگاہ فرمائیں؛

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ اب یہ اختیارات متعلقہ ڈائریکٹر استعمال کر رہے ہیں اور اس طرح انہیں من مانی کرنے کا مزید موقع فراہم کیا گیا ہے؛

(ج) ایوب ریسرچ انسٹیٹیوٹ کے زیر انتظام اس وقت کتنی گاڑیاں ہیں اور یہ گاڑیاں کون سے افسران استعمال کر رہے ہیں؛

(د) پچھلے 5 سال میں ہر گاڑی پر تیل، مرمت و دیگر اُٹھنے والے اخراجات کی تفصیل بیان فرمائیں؛

(ہ) ان گاڑیوں کے استعمال سے ملک و قوم کو پہنچنے والے فوائد کی تفصیل کیا ہے؛

(و) کیا یہ درست ہے کہ اس ادارہ کی گاڑیاں افسران کے بیوی بچے استعمال کرتے ہیں۔ کیا ایسے استعمال کے لئے حکومت کے مقرر کردہ نرخ کے مطابق خزانہ میں پچھلے 5 سال سے کوئی رقم جمع کروائی گئی ہے؛

(ز) حکومت نے سرکاری گاڑیوں کے غلط استعمال کو روکنے کے لئے کیا اقدامات کئے ہیں؛

(ح) کیا آج تک کسی آفیسر یا اہلکار کے خلاف گاڑی کے غلط استعمال کی بناء پر کوئی کارروائی کی گئی ہے؛

وزیر زراعت:

(الف) جی ہاں۔ یہ درست ہے کہ ایوب ریسرچ انسٹیٹیوٹ فیصل آباد میں گریڈ 18 کے جو پندرہ D.D.O (drawing & disbursing officer) آفیسران متعلقہ ڈائریکٹر صاحبان کے زیر سایہ کام کرتے تھے ان کے اختیارات اب ختم کر دیئے گئے ہیں۔ چونکہ دونوں سطحوں پر ایک جیسا کام ہوتا تھا۔ لیکن اب یہ کام ایک جگہ پر خوش اسلوبی سے ہو رہا ہے۔ ان اختیارات کو ختم کرنے کی مزید وجوہات مندرجہ ذیل ہیں۔

1۔ D.D.O اور اس کے عملہ کا زیادہ تر وقت منیڈر انکوائری کوٹیشن کا طلب کرنے بل بنانے جمع کروانے اور بل نکلوانے پر خرچ ہو جاتا تھا۔ علاوہ ازیں گوشوارہ آمدن و اخراجات حسابات ملانا' تصدیق برائے رقوم اور آڈٹ کی انفارمیشن کا اجراء عموماً غلط خطوط پر ہوتا تھا اور نتیجتاً آڈٹ پیر سے زیادہ بن جاتے تھے۔

2۔ دفتری و فیلڈ عملہ اور فارم ایریا پول نہ ہونے کے سبب تحقیقی کام میں بے ترتیبی کا عنصر نمایاں تھا۔

3۔ نظم و ضبط کو اچھے طریقے سے برقرار نہیں رکھا جاتا تھا۔

(ب) یہ درست ہے کہ اب یہ اختیارات متعلقہ ڈائریکٹر ہی استعمال کر رہے ہیں۔ چونکہ قانون کے مطابق متعلقہ ڈائریکٹرز نے اپنے ماتحت سیکشنوں کے کام کو دیکھنا ہوتا ہے۔ وہ پہلے بھی ان کے کام پر نظر رکھتے تھے اور اب بھی قانون کے مطابق کام ہو رہا ہے اور جب قانون کے مطابق کام ہو رہا ہو تو اس میں من مانی کی کوئی گنجائش نہیں رہ جاتی۔

(ج) ایوب ریسرچ انسٹیٹیوٹ میں مختلف نظامتوں / شعبہ جات جو کہ تحقیق کے سلسلہ میں پورے پنجاب میں پھیلا ہوا ہے اس وقت 175 گاڑیاں زیر استعمال ہیں۔ گاڑیاں تحقیق کے سلسلہ میں زرعی سائنس دان / آفیسران جن کی تعداد 951 ہے پورے پنجاب میں استعمال ہو رہی ہیں۔

(د) پچھلے 5 سال میں ہر گاڑی پر تیل' مرمت و دیگر اٹھنے والے اخراجات 6,82,16,772 روپے ہیں جن کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ہ) زرعی تحقیق ایک باقاعدہ اور مسلسل عمل ہے جو سالہا سال جاری رہتا ہے۔ اس تحقیقاتی عمل کے نتیجہ میں مختلف فصلات کی نئی اقسام دریافت کی جاتی ہیں جس سے نہ صرف کاشتکاروں کو فائدہ پہنچتا ہے بلکہ یہ نئی اقسام ملکی معیشت کو استحکام دینے کا باعث بنتی ہیں۔ چونکہ زرعی سائنسدان کسانوں کی ضرورت اور مسائل کے مطابق فصلوں کی نئی اقسام کی تیاری فصلوں کی بیماری و کیڑوں کے تدارک اور مٹی کے نمونے کے حصول کے لئے دور دراز علاقوں میں جاتے ہیں اور یہ نمونے کھیتوں سے حاصل کر کے

لیبارٹریوں میں لائے جاتے ہیں اور علاج دریافت کر کے کھیتوں میں جا کر عملاً مظاہرہ کیا جاتا ہے اور اس طرح فصلوں کی نئی اقسام دریافت کرنے کے لئے مختلف علاقوں میں Zonal & Adoptation ٹرائل وغیرہ لگائے جاتے ہیں۔ اس کے علاوہ کسانوں کو ان کے کھیتوں میں جا کر مختلف فصلوں کی جدید پیداواری ٹیکنالوجی سے آگاہ کیا جاتا ہے اور مختلف اجلاس اور سیمیناروں میں شرکت کی جاتی ہے۔ چونکہ یہ تمام امور سفری سہولیات کے بغیر ناممکن ہیں اس لئے محکمہ کی جانب سے ٹرانسپورٹ اور گاڑیاں ملکی زرعی پیداوار بڑھانے کے عمل میں استعمال کی جاتی ہیں۔

(و) ادارہ ہذا کی گاڑیاں آفیسران کے بیوی بچے استعمال نہیں کرتے البتہ اگر کسی آفیسر / اہلکار کو ذاتی ضرورت کے لئے گاڑی درکار ہو تو قانون کے مطابق متعلقہ اہلکار / آفیسر رقم سرکاری خزانے میں جمع کرواتا ہے۔ پچھلے 5 سالوں میں سرکاری گاڑیوں کو پرائیویٹ / برائے سکول بس استعمال کرنے پر قانون کے مطابق 4,03,297 روپے سرکاری خزانہ میں جمع کروائے گئے ہیں۔

(ز) ڈائریکٹر صاحبان / آفیسر مجاز گاڑیوں کے استعمال کے لئے ڈیوٹی سلپ جاری کرتے ہیں اور ٹور پروگرام منظور کیا جاتا ہے اور باقاعدہ لاگ بک بھی لکھی جاتی ہے جس کا باقاعدہ آڈٹ ہوتا ہے۔

(ح) چونکہ گاڑیاں غلط استعمال نہیں کی گئیں چنانچہ کسی آفیسر / اہلکار کے خلاف کوئی کارروائی نہیں کی گئی۔

مارکیٹ کمیٹی لودھراں کے موجودہ چیئرمین' چناؤ کا طریق کار اور سٹاف کی تفصیلات

*2661۔سید محمد رفیع الدین بخاری، کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) مارکیٹ کمیٹی لودھراں میں کام کرنے والے ملازمین کے نام، عہدہ، گریڈ اور تعیناتی کی تفصیل فراہم کی جائے؟

(ب) اس مارکیٹ کمیٹی کے موجودہ چیئرمین کا نام اور ان کا چناؤ کب، کس طریق کار کے تحت ہوا تھا؟

(ج) موجودہ چیئرمین کے عہدہ کا چارج لینے سے آج تک موصوف نے کتنے اور کس کس جگہ فنڈز خرچ کئے ہیں؟

(د) مذکورہ مارکیٹ کمیٹی کے موجودہ سیکرٹری کا نام، عہدہ اور گریڈ کی تفصیل فراہم کی جائے؟

(ہ) مارکیٹ کمیٹی کے چیئرمین کے لئے کیا اہلیت اور طریق کار ہے؟

وزیر زراعت،

(الف) مارکیٹ کمیٹی لودھراں میں کام کرنے والے ملازمین کی نام، عہدہ، گریڈ اور تعیناتی کی تفصیل درج ذیل ہے۔

نمبر شمار	نام	عہدہ	گریڈ	تعیناتی کی تفصیل
1	مہر ملازم حسین	سیکرٹری	BS-15	مورخہ 18-04-90 کو بطور انسپکٹر بروئے حکم جناب ناظم زراعت (معاشیات و تجارت) لاہور نمبری 10584-87/E&M/90 مارکیٹ کمیٹی خانیوال تعیناتی ہوئی۔ مورخہ 6-01-03 کو بروئے حکم ناظم زراعت معاشیات و تجارت مارکیٹ کمیٹی لودھراں ٹرانسفر ہوئی۔
2	خلیل احمد	انسپکٹر	BS-11	مورخہ 25-11-1963 کو بطور فیس کلکٹر بروئے حکم جناب ایڈمنسٹریٹر مارکیٹ کمیٹی نمبری 220 تعیناتی ہوئی۔ مورخہ 07-02-1972 کو بحکم ایڈمنسٹریٹر مارکیٹ کمیٹی بطور انسپکٹر ترقی ہوئی اور مورخہ 25-10-1997 کو مارکیٹ کمیٹی لودھراں تبادلہ ہوا۔
3	ریاض حسین	سب انسپکٹر	BS-7	مورخہ 25-01-1993 کو بروئے حکم جناب ایڈمنسٹریٹر مارکیٹ کمیٹی لودھراں نمبری 206-09/MKT بطور انسپکٹر تعیناتی ہوئی۔

4۔	فرید الدین احمد	سب انسپکٹر	BS-07	مورخہ 30-09-1993 کو بروئے حکم جناب ایڈمنسٹریٹر مارکیٹ کمیٹی نمبری 601-04/MC بطور آکشنر تعیناتی ہوئی اور مورخہ 03-08-1995 کو بروئے حکم ناظم زراعت معاشیات و تجارت نمبر 15339-43/E&M/95 کو بطور سب انسپکٹر مارکیٹ کمیٹی وہاڑی ترقی ہوئی۔ مورخہ 08-12-1999 کو بروئے حکم ناظم زراعت معاشیات و تجارت مارکیٹ کمیٹی لودھراں ٹرانسفر ہوئی۔
5۔	محمد حسین	نائب قاصد	BS-02	مورخہ 23-04-1986 کو بروئے حکم جناب ایڈمنسٹریٹر مارکیٹ کمیٹی نمبری 1165-67/MC از ایڈمنسٹریٹر مارکیٹ کمیٹی لودھراں بطور نائب قاصد تعیناتی ہوئی۔
6۔	قاسم حسین	نائب قاصد	BS-01	مورخہ 29-09-1993 کو بروئے حکم جناب ایڈمنسٹریٹر مارکیٹ لودھراں نمبری 282/MC بطور نائب قاصد تعیناتی ہوئی۔
7۔	محمد جاوید اقبال	نائب قاصد	BS-01	مورخہ 16-09-2000 کو بروئے حکم ایڈ منسٹریٹر مارکیٹ کمیٹی/ اسسٹنٹ کمشنر لودھراں نمبری 218-19/MC بطور نائب قاصد تعیناتی ہوئی۔

(ب) مارکیٹ کمیٹی لودھراں کے موجودہ چیئرمین کا نام حاجی رانا محمد اقبال اتیرا ہے۔ ضلعی ناظم جناب عبدالرحمٰن کانجو نے بروئے نوٹیفکیشن نمبری 303-53/ZN/LDN بتاریخ 23-01-2002 زیر قاعدہ (1) 12 پنجاب ایگریکلچر پروڈیوس مارکیٹس (جنرل) رولز 1979 (ترمیم شدہ 2001) کے تحت مورخہ 07-02-2002 کو اجلاس طلب کیا جس کی صدارت جناب عبدالرحمٰن کانجو ضلعی ناظم نے کی۔ اجلاس میں ممبران نے نام تجویز کرتے ہوئے حاجی رانا محمد اقبال اتیرا صاحب کی تائید کی اور بطور چیئرمین ان کا چناؤ کیا۔ مورخہ 01-03-2002 کو چیئرمین صاحب نے مارکیٹ کمیٹی کا چارج لیا۔

(ج) دورانیہ چیئرمین مارکیٹ کمیٹی لودھراں بوجہ عائد پابندی از حکومت پنجاب محکمہ زراعت مارکیٹ کمیٹی میں کسی قسم کے کوئی ترقیاتی کام نہ ہوئے ہیں اور نہ ہی اس مد میں کوئی فنڈز خرچ ہوئے ہیں۔

(د) مذکورہ مارکیٹ کمیٹی کے موجودہ سیکرٹری کا نام، عہدہ اور گریڈ کی تفصیل درج ذیل ہے۔

نام	عہدہ	گریڈ
مہر ملازم حسین	سیکرٹری	BS-15

(ہ) مارکیٹ کمیٹی کے چیئرمین اور وائس چیئرمین کا انتخاب پنجاب زرعی پیداواری منڈیوں کے آرڈیننس 1978 کے سیکشن 12 اور پنجاب زرعی پیداواری منڈیوں کے رولز 1979 کے رول 12 کے تحت عمل میں لایا جاتا ہے جن کی تفصیل درج ذیل ہے۔

پنجاب زرعی پیداواری منڈیوں کے آرڈیننس 1978 کے سیکشن 12 کے تحت ہر مارکیٹ کمیٹی اپنے ارکان میں کسی ایک کا انتخاب بطور چیئرمین اور ایک دوسرے کا بطور وائس چیئرمین کرے گی۔ شرط یہ ہے کہ اگر کوئی رکن کاشتکار نہیں ہے تو وہ چیئرمین منتخب نہیں ہو سکتا۔

پنجاب زرعی پیداواری منڈیوں کے رولز 1979 کے رول 12 کے تحت چیئرمین اور وائس چیئرمین کے عہدہ کے انتخاب کا طریقہ درج ذیل ہے۔

1۔ مارکیٹ کمیٹی اپنے پہلے اجلاس میں اپنے چیئرمین اور وائس چیئرمین کا انتخاب کرے گی۔ اس مقصد کے لئے ضلع کونسل کی عدم موجودگی میں ڈسٹرکٹ کوآرڈینیشن آفیسر کے حکم کے مطابق وقت اور تاریخ مقرر کرکے 15 دن کے نوٹس سے مارکیٹ کمیٹی کا اجلاس طلب کیا جائے گا جس کی صدارت خود ضلع ناظم یا عدم موجودگی میں ڈسٹرکٹ کوآرڈینیشن آفیسر صاحب خود کریں گے اگر انہیں اس سلسلہ میں مقرر کیا گیا ہو گا۔

2۔ اس اجلاس کا کورم (quorum) مارکیٹ کمیٹی متعلقہ کے ارکان کی تعداد کے دو تہائی سے کم نہیں ہو گا۔

3۔ چیئرمین اور وائس چیئرمین کے عہدہ کے لئے الگ الگ کمیٹی کا کوئی ایک رکن کسی دوسرے ایک رکن کا نام تجویز کرے گا اور پھر کوئی دوسرا رکن اس تجویز کی تائید کرے گا۔ اجلاس یا میٹنگ کا صدر ان ناموں کا اعلان اجلاس میں کر دے گا جن کی تجویز اور تائید کی گئی تھی۔

4۔ اگر ایک ہی رکن کا نام تجویز ہو گا تو وہ بلا مقابلہ منتخب شدہ قرار دے دیا جائے گا اور اگر امیدواران کی تعداد زیادہ ہو گی تو البتہ بذریعہ دست نمائی رائے شماری ہو گی اور صدر اجلاس امیدوار کی کامیابی کا اعلان کریں گے۔

5۔ صدر ووٹوں کی گنتی کرے گا (یعنی موافق اور مخالف آراء کی) اور جس امیدوار نے آراء کی اکثریت حاصل کر لی ہو گی' اسے چیئرمین اور وائس چیئرمین جو بھی صورت ہو گی' کامیاب قرار دے گا۔

6۔ اگر دو یا دو سے زیادہ امیدواران کے درمیان بذریعہ قرعہ اندازی فیصلہ کرنا ہو گا تو قرعہ اندازی اسی وقت تمام حاضر ارکان کے سامنے کر لی جائے گی اور جس امیدوار کا نام قرعہ اندازی میں پہلے نکل آیا اسے منتخب قرار دے دیا جائے گا۔

ضلع لودھراں میں اسسٹنٹ ڈائریکٹر (شماریات) کی تعیناتی

*2662۔سید محمد رفیع الدین بخاری، کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ صوبہ کے ہر ضلع میں اسسٹنٹ ڈائریکٹر (شماریات) کی اسامیاں ہیں' مگر ضلع لودھراں میں ابھی تک یہ اسامی فراہم نہیں کی گئی ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس اسامی کے نہ ہونے کی وجہ سے کاشتکار اور سرکاری ملازم کافی پریشان ہیں؟

(ج) اگر جز بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت اس ضلع میں اسسٹنٹ ڈائریکٹر (شماریات) کراپ رپورٹنگ سروس کی اسامی مہیا کرنے کو تیار ہے' اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر زراعت،

(الف) یہ درست نہ ہے کہ صوبہ کے ہر ضلع میں اسسٹنٹ ڈائریکٹر شماریات کی اسامی ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ صوبہ کے پرانے 29 اضلاع میں اسسٹنٹ ڈائریکٹر (شماریات کی اسامیاں موجود ہیں جبکہ نئے پانچ اضلاع لودھراں، پاکپتن، نارووال، حافظ آباد اور منڈی بہاؤالدین میں اسسٹنٹ ڈائریکٹر (شماریات) کی اسامیاں منظور نہ ہوئی ہیں جن کی منظوری کے لئے محکمہ زراعت نے ان اضلاع کی اسامیوں کے لئے چٹھی نمبری CRS-11/10(z)/95/ACS مورخہ 12-10-1995 کے تحت سکیم بھیجی تھی۔ محکمہ خزانہ نے چٹھی نمبری Exp(Agri-1)2/481 مورخہ 4-12-1995 کے تحت نئی اسامیوں کی تخلیق پر پابندی عائد کر دی۔ محکمہ نے دوبارہ مورخہ 13-11-1996 کو سکیم برائے تخلیق اسامیاں مذکورہ بالا گورنمنٹ کو بھیجی جس کے جواب میں پھر جتایا گیا کہ نئی اسامیوں کی تخلیق پر پابندی ہے۔ محکمہ زراعت ان اسامیوں کے لئے دوبارہ محکمہ خزانہ کو یہ سکیم بھیج رہا ہے۔

(ب) یہ درست ہے۔

(ج) محکمہ اسسٹنٹ ڈائریکٹر (شماریات) کراپ رپورٹنگ سروس ضلع لودھراں اور دوسرے اضلاع کی اسامیاں مہیا کرنے کو تیار ہے اگر محکمہ خزانہ سے اس کی منظوری مل جائے۔

ساھیوال فروٹ اور سبزی منڈی کی منتقلی کا مسئلہ

*2710۔ محترمہ صغیرہ اسلام، کیا وزیر زراعت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ساہیوال میں فروٹ اور سبزی منڈی شہر کے درمیان میں واقع ہے؛

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ منڈی کے ساتھ ڈسٹرکٹ کورٹ ہے جس سے لوگوں کو سخت دقت کا سامنا کرنا پڑتا ہے؛

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ فروٹ منڈی کے ساتھ ہی خواتین اور چلڈرن پارک ہے جہاں معصوم بچے کھیلتے ہیں مگر گلے سڑے پھل اور سبزی سے وہ اس تفریح سے بھی محروم ہو گئے ہیں؛

(د) کیا حکومت فروٹ اور سبزی منڈی کو شہر سے باہر منتقل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک ایسا ممکن ہے؛

وزیر زراعت:

(الف) یہ درست ہے۔

(ب) یہ درست نہ ہے کہ منڈی کے ساتھ ڈسٹرکٹ کورٹ ہے بلکہ منڈی سے ڈسٹرکٹ کورٹ کافی فاصلہ پر ہے۔

(ج) فروٹ منڈی کے نزدیک سڑک کے دوسری طرف خواتین پارک ہے۔ فروٹ منڈی کا جو کوڑا کرکٹ ہوتا ہے اس کی صفائی روزانہ کی بنیاد پر میونسپل ایڈمنسٹریشن کرتی ہے۔

(د) مارکیٹ کمیٹی ساہیوال نے بائی پاس روڈ پر نئی سبزی و پھل منڈی تعمیر کرنے کے لئے زرعی پیداوار مارکیٹس جنرل رولز1979 کے ضابطہ67 کے تحت رقبہ حاصل کرنے کے لئے روزنامہ "دن" میں مورخہ 7-اگست 2003 کو اشتہار دیا ہے جیسے ہی کوئی مناسب رقبہ ملا سبزی و پھل منڈی شہر سے باہر منتقل کر دی جائے گی۔

ملتان میں زرعی ادویات میں ملاوٹ کے خلاف حکومتی اقدامات

*2746۔ محترمہ زیب النساء قریشی، کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) محکمہ زراعت ضلع ملتان میں زرعی ادویات میں ملاوٹ کرنے والوں کے خلاف کیا اقدامات کر رہا ہے؛

(ب) سال 03-2002 کے دوران زرعی ادویات میں ملاوٹ کرنے والوں کے خلاف کیا کارروائی ہوئی، تفصیل سے آگاہ کیا جائے؟

وزیر زراعت،

(الف) محکمہ زراعت حکومت پنجاب نے زرعی ادویات میں ملاوٹ کی روک تھام کے لئے مندرجہ ذیل اقدامات کئے ہیں۔ محکمہ زراعت ایگریکلچر پیسٹیسائیڈ آرڈیننس 1970 کے تحت کارروائی کرتا ہے۔ اس آرڈیننس کے تحت مرکزی حکومت صوبائی حکومت کے افسران کو انسپکٹر مقرر کرتی ہے۔ محکمہ ان انسپکٹرز کے ذریعے زرعی ادویات کی سیمپلنگ کرواتا ہے اور لیبارٹری ٹیسٹ میں غیر معیاری ثابت ہونے پر ملزمان کے خلاف آرڈیننس کے تحت کارروائی کی جاتی ہے جبکہ پولیس ان کے خلاف کیس درج کر کے عدالت میں پیش کرتی ہے۔ محکمہ زراعت نے ضلع ملتان میں اس آرڈیننس کے تحت اب تک جو کارروائی کی ہے اس کی تفصیل ضمیمہ "الف" ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) ضلع ملتان میں حکومت نے 03-2002 کے دوران اپنے متعلقہ انسپکٹرز کے ذریعے 548 زرعی ادویات کے نمونہ جات زرعی لیبارٹریز میں بھجوائے جن میں سے 11 نمونہ جات غیرمعیاری پائے گئے۔ محکمہ زراعت، حکومت پنجاب نے زرعی ادویات میں ملاوٹ کرنے والوں کے خلاف زرعی ادویات کے آرڈیننس 1971 اور رولز1973 کے تحت جو قانونی کارروائی کی ہے اس کی تفصیل ضمیمہ "ب" ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

ضلع ملتان میں جعلی زرعی ادویات کی روک تھام پر مامور عملہ کی تفصیل

*2754۔ محترمہ زیب النساء قریشی، کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ،۔

(الف) ضلع ملتان میں جعلی زرعی ادویات کی فروخت کی روک تھام کے لئے کتنے ملازمین کام کر رہے ہیں ان کے نام، عہدہ اور اس ضلع میں عرصہ تعیناتی کی تفصیل بتائی جائے؟

(ب) سال 1999 سے آج تک ضلع ملتان میں کتنے افراد کو جعلی زرعی ادویات فروخت کرنے پر گرفتار کیا گیا اور کیا کارروائی عمل میں لائی گئی، ان کے نام اور پتے کیا ہیں؟

وزیر زراعت:

(الف) جعلی زرعی ادویات کی روک تھام کے لئے ضلع ملتان میں مندرجہ ذیل ملازمین کام کر رہے ہیں۔

نمبر شمار	نام	عہدہ	عرصہ تعیناتی
1۔	ملک نذیر حسین	اینٹومالوجسٹ، فیڈرل پلانٹ پروٹیکشن ملتان	دس سال
2۔	محمد آصف خان	ڈسٹرکٹ آفیسر زراعت (توسیع) ضلع ملتان	پانچ سال
3۔	چوہدری نصیر احمد	ڈپٹی ڈسٹرکٹ آفیسر زراعت (توسیع) تحصیل ملتان	3ماہ
4۔	چوہدری عبدالغفار	ڈپٹی ڈسٹرکٹ آفیسر زراعت (توسیع) شجاع آباد	3سال 9ماہ
5۔	چوہدری محمد امجد گل	ڈپٹی ڈسٹرکٹ آفیسر زراعت (توسیع) تحصیل جلال پور پیر والا	9ماہ
6۔	راؤ محمد اشفاق	اسسٹنٹ ڈائریکٹر پیسٹ وارننگ اینڈ کوالٹی کنٹرول آف پیسٹی سائیڈز ضلع ملتان	دو سال
7۔	کاشف ندیم بھٹہ	زراعت آفیسر پیسٹ وارننگ اینڈ کوالٹی کنٹرول آف پیسٹی سائیڈز تحصیل ملتان	تین سال

(ب) محکمہ زراعت، حکومت پنجاب نے جعلی زرعی ادویات کا کاروبار کرنے والے ملزمان کے خلاف ضلع ملتان میں 1999 سے لے کر اب تک جو کارروائی کی، اس کی تفصیل ضمیمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

محکمہ زراعت کے ٹینڈر برائے خرید ٹائر و ٹیوب کی تفصیلات

*2758۔ چوہدری محمد شوکت: کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ محکمہ زراعت نے ایک ٹینڈر نمبر 1183/AGRI/F مورخہ 15-10-02 برائے سپلائی ٹائر و ٹیوب دیا تھا؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ جس کمپنی کو یہ ٹھیکہ دیا گیا اس سے کم ریٹ پر آفر کرنے والی کمپنی رفیق اینڈ کمپنی' اسلم خان روڈ لاہور موجود تھی جس کو تقریباً سات لاکھ روپے کے فرق ہونے کے باوجود ٹھیکہ نہ دیا گیا؛

(ج) اگر مذکورہ بالا سوال کا جواب اثبات میں ہے تو بتایا جائے کہ اتنے مہنگے ٹائر کیوں خریدے گئے اور اس واقعہ کے ذمہ دار آفیسران کے خلاف کیا کارروائی کی گئی؛

وزیر زراعت:

(الف) درست ہے۔

(ب) درست ہے کہ رفیق اینڈ کمپنی لاہور کو ٹائر اور ٹیوب کا ٹھیکہ نہ دیا جا سکا کیونکہ مذکورہ فرم نے اپنے ٹینڈر میں لکھا تھا کہ ٹائر اور ٹیوب کی قسم کی فراہمی اس کی اپنی صوابدید پر ہو گی اور مینوفیکچرر سرٹیفکیٹ بھی پیش نہ کیا۔ اس طرح مذکورہ فرم ٹینڈر کی شرائط پر پورا نہ اُترتی تھی۔ یاد رہے کہ مذکورہ فرم نے ٹائر اور ٹیوب کی بارہ اقسام میں سے گیارہ اقسام میں نرخ دیا تھا جبکہ صرف پانچ اقسام میں اس کا ریٹ کم تھا۔ بعد میں مذکورہ فرم نے ٹائر اور ٹیوب کی قسم کے متعلق تو اطلاع دی کہ وہ چائنہ سے درآمد شدہ aeolus قسم کے ٹائر اور ٹیوب فراہم کرے گی لیکن جو مینوفیکچرر سرٹیفکیٹ پیش کیا اس پر نہ تو کوئی دستخط تھے اور نہ ہی کوئی لیٹر نمبر اور تاریخ تھی (Annex-I)۔ مینوفیکچرر سرٹیفکیٹ ٹینڈر کی اہم شرط تھی۔ تاہم محکمہ کے اصرار پر متعلقہ فرم نے ایک سرٹیفکیٹ پر مقامی طور پر نمبر اور تاریخ درج کر کے مورخہ 7-1-2003 کو فراہم کیا جس پر کوئی دستخط نہ تھے (Annex-II) اور بعد میں ایک اور سرٹیفکیٹ کی فوٹو کاپی مورخہ 10-1-2003 کو فراہم کی جس پر مقامی طور پر دستخط کئے گئے تھے مگر اس پر نمبر اور تاریخ درج نہ تھی (Annex-III)۔ یہ تمام کارروائی جعلی اور مقامی طور پر کی گئی جبکہ متعلقہ کمپنی کے ایک اور سرٹیفکیٹ پر دستخط چینی انداز تحریر میں ثبت تھے اور تاریخ لکھنے کا انداز بھی مختلف تھا (Annex-IV)۔ اس طرح متعلقہ فرم نے یہ سرٹیفکیٹ متعلقہ مینوفیکچرر سے حاصل کرنے کی بجائے مقامی طور پر غیر قانونی اور جعلی طریقے سے تیار کیا جو محکمہ کے لئے

قابل قبول نہ تھا۔ لہذا یہ بات ثابت ہوئی کہ مذکورہ فرم نے مینوفیکچرر کی بجائے دوسرے ذرائع سے ٹائر تیار کیا جو محکمہ کے لئے قابل قبول نہ تھا۔ لہذا یہ بات ثابت ہوئی کہ مذکورہ فرم مینوفیکچرر کی بجائے دوسرے ذرائع سے ٹائر حاصل کر کے فراہم کرنا چاہتی تھی جو کہ ٹینڈر کی شرائط کے منافی تھا۔ ڈائریکٹر جنرل فیلڈ نے لاہور میں موجود مختلف ٹائر ڈیلروں اور استعمال کنندگان سے چائنیز ٹائروں کی کارکردگی کے بارے میں ایک سروے کروایا۔ جس سے یہ بات سامنے آئی کہ چائنیز ٹائروں کی کارکردگی اور reputation مارکیٹ میں اچھی نہ ہے اور یہ بات مذکورہ فرم کے اپنے لیٹر نمبر MR/786/1/02 مورخہ 14-9-2002 سے بھی واضح ہوتی ہے جو کہ انہوں نے سیکرٹری محکمہ . . . ترقیات کو لکھا تھا جس میں مذکورہ فرم نے اس بات پر زور دیا کہ چائنیز برانڈ کے ٹائر تسلی بخش کارکردگی کے حامل نہیں ہیں اور وقت سے پہلے ہی دوران استعمال ان کے فیل ہونے کا خطرہ موجود رہتا ہے (Annex-V)۔ علاوہ ازیں مذکورہ بالافرم نے جاوید اقبال بوسال سول جج لاہور کی عدالت سے ٹینڈر نمبر 1183/AGRI/F مورخہ 15-10-2002 کے تحت ٹائر و ٹیوب کی خریداری کے خلاف حکم امتناعی حاصل کرنے کی کوشش کی لیکن معزز عدالت نے محکمہ کی وضاحت سننے کے بعد میسرز رفیق اینڈ کمپنی کی درخواست برائے حکم امتناعی خارج کر دی۔ کاپی حکم عدالت مورخہ 17-1-2003، (Annex-VI)۔ اس حکم کے خلاف رفیق اینڈ کمپنی نے جناب ظفر اقبال چودھری، ایڈیشنل ڈسٹرکٹ اینڈ سیشن جج لاہور کی عدالت میں اپیل دائر کی لیکن اس معزز عدالت نے بھی محکمہ کی وضاحت سننے کے بعد اپنے حکم مورخہ 8-2-2003 کے تحت درخواست اپیل خارج کر دی۔ کاپی حکم لف ہے Annex-VII۔ تمام Annexures کی کاپیاں ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہیں۔

مذکورہ بالا حقائق کو مدنظر رکھتے ہوئے ڈائریکٹر جنرل زراعت (فیلڈ) indentor کے مشورہ سے اور ٹیکنیکل سکروٹنی کے بعد چونکہ مذکورہ فرم مشتہر کردہ شرائط پر پوری نہ اتری اس لئے ٹینڈر ہذا میں شمولیت کی اہل نہ رہی۔ باقی تین فرموں نے مینوفیکچرر

سرٹیفکیٹ پیش کئے اور واضح کیا کہ وہ جنرل ٹائر اور ٹیوب کی قسم فراہم کریں گے۔ ان تین فرموں کے سرٹیفکیٹ کی تصدیق میسرز جنرل ٹائر اینڈ ربڑ کمپنی آف پاکستان نے کی اور اس کے بعد محکمہ نے تکنیکی طور پر معیار اور ٹینڈر کی شرائط پر پورا اُترنے والے تینوں ٹینڈر دہندگان /جنرل ٹائر اور ٹیوب کمپنی کے بااختیار ڈیلرز سے قیمت میں کمی کرنے کے لئے گفت و شنید کی میٹنگ کی اور اس طرح تینوں فرموں نے مجموعی طور پر 1,29,280 روپے نرخ کم کئے۔ اس کے بعد قواعد و ضوابط کے مطابق محکمہ خزانہ کی منظوری سے تینوں فرموں کو کنٹریکٹ جاری کئے گئے اور ٹائر و ٹیوب خریدے گئے۔

(ج) چونکہ مذکورہ فرم ٹینڈر کی مشتہر کردہ شرائط پوری نہ کرتی تھی اس لئے وہ ٹینڈر ہذا میں شمولیت کی اہل نہ رہی اس لئے رفیق اینڈ کمپنی کے پیش کردہ نرخوں کا باقی فرموں کے نرخوں سے سستا یا مہنگا ہونا بے معنی ہے۔ اس طرح کوئی بے قاعدگی یا بے ضابطگی نہ ہوئی ہے۔ محکمہ نے تکنیکی طور پر معیار پر پورا اترنے والی تین فرموں سے گفت و شنید کی میٹنگ میں مجموعی طور پر 1,29,280روپے قیمت کم کرکے اور محکمہ خزانہ کی باقاعدہ منظوری کے بعد ٹائر اور ٹیوب خرید کئے۔

پنجاب سیڈ کارپوریشن میں خالی اسامیوں اور بھرتی کی تفصیلات

*2772۔جناب جہانزیب راؤ، کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) پنجاب سیڈ کارپوریشن میں کل کتنی اسامیاں کتنے عرصہ سے خالی پڑی ہیں۔ نیز یکم جنوری 2003 سے اب تک کل کتنی اسامیوں پر، کن کن افراد کو کس کس پوسٹ پر بھرتی کیا گیا ان کے نام، تعلیمی قابلیت، عہدہ اور تاریخ بھرتی کی تفصیل سے ایوان کو آگاہ فرمائیں؛

(ب) کیا مذکورہ اسامیوں کی بھرتی کا اشتہار اخبار میں دیا گیا تھا تو کس تاریخ کو، کون سے اخبار میں، نقول فراہم کی جائیں۔ کیا ان افراد کو حکومت کی میرٹ پالیسی کے مطابق بھرتی کیا گیا؟

(ج) محکمہ ہذا میں daily wages پر بھرتی کئے گئے افراد کو حکومت مستقل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک، اگر نہیں تو اس کی وجوہات سے ایوان کو آگاہ فرمائیں؟

وزیر زراعت:

(الف) پنجاب سیڈ کارپوریشن میں 148 مختلف اسامیاں خالی پڑی ہوئی ہیں۔ یہ اسامیاں ملازمین کے ریٹائر ہونے، مرنے یا برخاستگی کی وجہ سے خالی ہوئی ہیں۔ جب سے حکومت پنجاب نے پابندی لگائی ہے اس وقت سے محکمہ نے کوئی بھرتی نہیں کی۔ تاہم جن تین افراد کو یکم جنوری 2003 سے اگست 2003 تک محکمہ نے بھرتی کیا ہے ان کے نام، تعلیمی قابلیت، عہدہ و تاریخ بھرتی درج ذیل ہے۔

نمبر شمار	نام	تعلیمی قابلیت	عہدہ	تاریخ بھرتی
1۔	طارق یوسف	مڈل	چوکیدار	07-01-2003
2۔	محمد بوٹا	مڈل	فیلڈ مین	05-06-2003
3۔	بشیر احمد	مڈل	فیلڈ مین	23-06-2003

ان افراد کو گورنمنٹ کی پالیسی کے مطابق ان کے والد کی وفات کی وجہ سے بھرتی کیا گیا۔

(ب) ان بھرتیوں کے بارے میں اخبار میں اشتہار دینے کی ضرورت نہ تھی کیونکہ یہ گورنمنٹ کی پالیسی کے عین مطابق تھیں۔

(ج) پنجاب سیڈ کارپوریشن میں ڈیلی ویجز کی بنیاد پر عارضی طور پر بھرتی کئے گئے افراد کو مستقل نہیں کیا جا سکتا۔ البتہ ان ملازمین کو یہ حق حاصل ہے کہ کسی بھی اسامی کی نئی بھرتی کے لئے اخبارات میں دیئے گئے اشتہارات کے ذریعے اپنی خدمات پیش کریں اور اگر وہ عہدہ کے تعلیمی معیار، قابلیت اور تجربہ پر پورے اُتریں گے تو ان کو بھرتی کر لیا جائے گا۔

محکمہ زراعت دیپالپور کے دفاتر میں تعینات اہلکاران کی بدعنوانیوں اور حکومتی اقدامات کی تفصیل

*2980۔ محترمہ انجم سلطانہ: کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) اختر حسین شاہ، ہیڈ کلرک D.D.O(A) دیپالپور جو کہ 22 سال سے دیپالپور میں تعینات ہے اور کرپشن مافیا کا سرغنہ ہے۔ انٹی کرپشن میں کرپشن کا کیس رجسٹرڈ ہونے اور دیگر مالی بدعنوانیوں کے علاوہ جعلی T.A کلیم اور بے شمار انتظامی شکایات کے باوجود محکمہ زراعت اس کی ضلع اوکاڑہ سے ٹرانسفر، معطلی اور دیگر کارروائی سے کیوں مانع ہے؟

(ب) E.D.O(A) رانا محمد یوسف جس کے خلاف زرعی نمائش میں مالی بدعنوانیوں اور انعامی رقوم خورد برُد کرنے کے علاوہ زرعی ادویات کی کمپنیوں سے مالی اعانت حاصل کرنے اور اختیارات سے تجاوز کے ذریعے محکمہ زراعت توسیع ضلع اوکاڑہ کو انتظامی بحران سے ہمکنار کرنے کے جرم کا مرتکب ہونے کے باوجود ضلع اوکاڑہ میں تعینات ہے اور انضباطی کارروائی سے کیوں محفوظ ہے حالانکہ ضلع ناظم اوکاڑہ نے بھی E.D.O(A) رانا محمد یوسف کو ضلع اوکاڑہ سے ٹرانسفر کرنے کی سفارش حکومت پنجاب کو ارسال کی ہے؟

(ج) محمد مختار D.D.O(A) دیپالپور جو کہ بدعنوانیوں مثلاً منظور نظر اہلکاران کو جعلی T.A کلیم ادا کرنے اور انٹی کرپشن میں درج ذیل مقدمات خلاف ضابطہ خارج کرانے کی سعی، ناقص شہرت کی زرعی کمپنیوں اور ڈیلر سے تعلقات اور مالی منفعت کے علاوہ زرعی نمائش میں انعامی اور انتظامی رقوم خورد برُد اور دیگر انتظامی بدعنوانیوں وغیرہ اور مقامی افسران کی تحریری شکایات کے باوجود D.D.O(A) دیپالپور کو ٹرانسفر اور انضباطی کارروائی کی رعایت کرنٹ چارج پروموشن کو کیوں ریگولر کر دیا گیا اور دفتر D.G(A) کیوں اس کی حمایت میں ہے؟

(د) یہ درست ہے کہ D.D.O(A) دیپالپور آفس کے سابق بیلدار رحمت اللہ ولد چراغ دین کو ریکارڈ میں تبدیلی کر کے قبل از وقت ریٹائر کر دیا گیا اور اس کی سروس بک وغیرہ غائب کر دی گئی۔ ثابت ہونے کے باوجود کارروائی نہیں کی گئی ہے۔ اس کو مالی نقصان اٹھانا پڑا اور وہ ابھی تک دھکے کھا رہا ہے؟

وزیر زراعت:

(الف) یہ درست ہے کہ مسٹر اختر حسین شاہ ہیڈ کلرک کم و بیش عرصہ 22 سال سے ہی دفتر ڈپٹی ڈسٹرکٹ آفیسر (زراعت)(توسیع) دیپالپور میں تعینات رہا ہے۔ مختلف اوقات میں مذکورہ اہلکار کا دیپالپور سے باہر تبادلہ تو کیا جاتا رہا۔ (تفصیل جدول (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے) لیکن مذکورہ اہلکار اپنی تعیناتی کو سکونتی ضلع میں ہی ترجیح دیتا رہا۔ اس کے علاوہ مذکورہ اہلکار کے خلاف جو شکایات ہیں اس سلسلہ میں ڈائریکٹر زراعت (آڈیپٹو ریسرچ) لاہور کی زیر صدارت ایک انکوائری کمیٹی تشکیل دی گئی تھی جس نے اپنی ابتدائی انکوائری مکمل کر لی ہے جس میں مروجہ قوانین کے تحت آئندہ باقاعدہ انکوائری کے لئے تجویز کیا گیا ہے جس پر مزید کارروائی زیر عمل ہے۔

(ب) اس سلسلہ میں عرض ہے کہ اوکاڑہ میں محکمہ زراعت (توسیع) کا جو عملہ کام کر رہا ہے ان کے خلاف مختلف نوعیت کی شکایات موصول ہوئی ہیں۔ اس کے سدباب اور اصل صورتحال جاننے کے لئے جناب ڈائریکٹر زراعت (آڈیپٹو ریسرچ لاہور) کو انکوائری آفیسر مقرر کیا گیا تھا جنہوں نے انکوائری مکمل کر لی ہے اور مزید کارروائی زیر عمل ہے۔

(ج) اس سلسلہ میں بھی جناب ڈائریکٹر زراعت (آڈیپٹو ریسرچ) لاہور کو انکوائری آفیسر مقرر کیا گیا تھا جنہوں نے انکوائری مکمل کر لی ہے جس میں مروجہ قوانین کے تحت مزید کارروائی کے لئے سفارش کی گئی ہے۔ اس پر مزید کارروائی زیر عمل ہے۔

(د) یہ درست نہ ہے بلکہ مذکورہ اہلکار کی تاریخ پیدائش 10-08-1928 کی تصدیق جناب میڈیکل سپرنٹنڈنٹ، ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر ہسپتال، ساہیوال نے جاری کی اور اس کے

مطابق مذکورہ اہلکار کی ریٹائرمنٹ مورخہ 10-08-1988 کو کی گئی۔ مذکورہ اہلکار کی شکایت قبل از وقت ریٹائرمنٹ کے سلسلہ میں دو مرتبہ انکوائری کی گئی جس میں تاریخ ریٹائرمنٹ 10-08-1988 درست قرار دیا گیا۔ اس کے باوجود مذکورہ اہلکار نے صوبائی محتسب اعلیٰ پنجاب کو اپنی قبل از وقت ریٹائرمنٹ کے سلسلہ میں اپیل دائر کی۔ صوبائی محتسب اعلیٰ پنجاب نے تمام ریکارڈ کی چھان بین کے بعد مذکورہ اہلکار کی اپیل خارج دفتر کر دی اور محکمہ کی تاریخ ریٹائرمنٹ مورخہ 10-08-1988 کو درست قرار دیا۔

ضلع قصور۔ تحصیل پتوکی اور چونیاں میں واقع غلہ /سبزی منڈیوں کی تعداد اور متعلقہ دیگر تفاصیل

*3018۔رانا سرفراز احمد خان، کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) تحصیل پتوکی اور چونیاں ضلع قصور میں واقع سبزی منڈیوں اور غلہ منڈیوں کی تعداد' ان کے رقبہ جات اور دکانات کی تفصیل بیان کی جائے۔ نیز ان دکانوں سے ہونے والی آمدن اور اخراجات کی تفصیل بیان کریں اور کس طرح یہ دکانیں حاصل کی جاتی ہیں؟

(ب) مارکیٹ کمیٹی کا چیئرمین مقرر کرنے کا کیا طریق کار ہے۔ اس وقت ضلع قصور میں ان مارکیٹ کمیٹیوں کے چیئرمین کون ہیں اور کب سے تعینات ہیں۔ تفصیل بیان کی جائے؟

(ج) مارکیٹ کا لائسنس جاری کرنے کا کیا طریقہ کار ہے۔ تحصیل پتوکی میں واقع غلہ منڈی میں کتنے لائسنس ہولڈر اور کتنے بغیر لائسنس کے لوگ کاروبار کر رہے ہیں۔ لائسنس کی فیس کیا ہے؟

وزیر زراعت،

(الف) تحصیل پتوکی اور چونیاں ضلع قصور میں واقع سبزی منڈیوں اور غلہ منڈیوں کی تعداد' ان کے رقبہ جات اور دکانات کی تفصیل درج ذیل ہے۔

تحصیل پتوکی

نمبر شمار	نام منڈی	رقبہ	تعداد دکانات	آمدن (روپے)	اخراجات(روپے)
1۔	غلہ منڈی پتوکی (سرکاری)	23 کنال	70	353300	160403
2۔	غلہ منڈی حبیب آباد (سرکاری)	08 کنال	18	48000	36000
3۔	سبزی منڈی پتوکی (پرائیویٹ)	12 کنال	25	417995	188333
4۔	غلہ منڈی پھول نگر (سرکاری)	26 کنال	38	37250	47329
5۔	سبزی منڈی پھول نگر (سرکاری)	4.5 کنال	45	112636	75236

تحصیل چونیاں

نمبر شمار	نام منڈی	رقبہ	تعداد دکانات	آمدن (روپے)	اخراجات(روپے)
1۔	سبزی منڈی چونیاں (پرائیویٹ)	07 کنال	12	21838	12460
2۔	غلہ منڈی کنگن پور (سرکاری)	44 کنال	42	25155	_
3۔	غلہ منڈی الہ آباد (سرکاری)	32 کنال	48	64504	_
4۔	سبزی منڈی الہ آباد (پرائیویٹ)	06 کنال	25	142210	_
5۔	سبزی منڈی کنگن پور (سرکاری)	02 کنال	8	17440	_

دکان حاصل کرنے کا طریقہ

پرائیویٹ منڈی میں دکان مالک دکان سے حاصل کی جاتی ہے جو منڈی مارکیٹ کمیٹی خود بناتی ہے۔ اس میں دکان کی الاٹمنٹ / آکشن مارکیٹ کمیٹی کے زیر نگرانی ہوتی ہے اور مارکیٹ کمیٹی پابند ہے کہ وہ پنجاب ایگریکلچرل پروڈیوس مارکیٹس (جنرل) رول 1979 کے رول 67 کے قواعد و ضوابط پورے کرتے ہوئے کل تعداد کا 70 فیصد کوٹا پہلے سے کام کرتے ہوئے آڑھتیوں کو دے اور باقی 30 فیصد کوٹا نیلام عام کے ذریعے فروخت کرے۔

(ب) مارکیٹ کمیٹی کے چیئرمین اور وائس چیئرمین کا انتخاب پنجاب زرعی پیداواری منڈیوں کے آرڈیننس 1978 کے سیکشن 12 اور پنجاب زرعی پیداواری منڈیوں کے رولز 1979 کے رول 12 کے تحت عمل میں لایا جاتا ہے جن کی تفصیل درج ذیل ہے۔

پنجاب زرعی پیداواری منڈیوں کے آرڈیننس 1978 کے سیکشن 12 کے تحت ہر مارکیٹ کمیٹی اپنے ارکان میں سے کسی ایک کا انتخاب بطور چیئرمین اور ایک دوسرے کا بطور وائس چیئرمین کرے گی۔ شرط یہ ہے کہ اگر کوئی رکن کاشتکار نہیں ہے تو وہ البتہ چیئرمین نہیں ہو سکتا۔

پنجاب زرعی پیداواری منڈیوں کے رولز1979 کے رول12 کے تحت چیئرمین اور وائس چیئرمین کے عہدہ کے انتخاب کا طریقہ درج ذیل ہے۔

1۔ مارکیٹ کمیٹی اپنے پہلے اجلاس میں اپنے چیئرمین اور وائس چیئرمین کا انتخاب کرے گی۔ اس مقصد کے لئے ضلع کونسل کی عدم موجودگی میں ڈسٹرکٹ کوآرڈینیشن آفیسر کے حکم کے مطابق وقت اور تاریخ مقرر کر کے 15دن کے نوٹس سے مارکیٹ کمیٹی کا اجلاس طلب کیا جائے گا جس کی صدارت خود ضلع ناظم یا اس کی عدم موجودگی میں ڈسٹرکٹ کوآرڈینیشن آفیسر صاحب کریں گے اگر انہیں اس سلسلہ میں مقرر کیا گیا ہو گا۔

2۔ اس اجلاس کا کورم مارکیٹ کمیٹی متعلقہ کے ارکان کی تعداد کے دو تہائی سے کم نہیں ہو گا۔

3۔ چیئرمین اور وائس چیئرمین کے عہدہ کے لئے الگ الگ کمیٹی کا کوئی ایک رکن کسی دوسرے ایک رکن کا نام تجویز کرے گا اور پھر کوئی دوسرا رکن اس تجویز کی تائید کرے گا۔ اجلاس یا میٹنگ کا صدر ان ناموں کا اعلان اجلاس میں کر دے گا جن کی تجویز اور تائید کی گئی تھی۔

4۔ اگر ایک ہی رکن کا نام تجویز ہو گا تو وہ بلامقابلہ منتخب شدہ قرار دے دیا جائے گا اور اگر امیدواران کی تعداد زیادہ ہو گی تو بذریعہ دست نمائی رائے شماری ہو گی اور صدر اجلاس امیدوار کی کامیابی کا اعلان کریں گے۔

5۔ صدر دونوں کی گنتی کرے گا۔ (یعنی موافق اور مخالف آراء کی) اور جس امیدوار نے آراء کی اکثریت حاصل کر لی ہو اسے چیئرمین اور وائس چیئرمین جو بھی صورت ہو گی کامیاب قرار دے گا۔

6۔ اگر دو یا دو سے زیادہ امیدواران ہوں تو ان کے درمیان بذریعہ قرعہ اندازی فیصلہ کرنا ہو گا۔ قرعہ اندازی اسی وقت تمام حاضر ارکان کے سامنے کر لی جائے گی اور جس امیدوار کا نام قرعہ اندازی میں پہلے نکل آیا اسے منتخب قرار دے دیا جائے گا۔

7۔ چیئرمین یا وائس چیئرمین کے متعلق ان کا عہدہ کا چارج سنبھالنا اس دن سے تصور کیا جائے گا جس دن سے ضلع کونسل یا ضلع کونسل کی عدم موجودگی میں ڈسٹرکٹ کوآرڈینیشن آفیسر صاحب ان کے انتخاب کی توثیق کر دیں گے اور توثیق کی اطلاع متعلقہ چیئرمین یا وائس چیئرمین کو دے دی جائے گی۔ اگر ضلع کونسل کی عدم موجودگی میں ڈسٹرکٹ کوآرڈینیشن آفیسر صاحب توثیق سے انکار کر دیں گے تو حسب قواعد تازہ الیکشن کرایا جائے گا۔

8۔ اجلاس کا صدر مارکیٹ کمیٹی کے رجسٹر کارروائی (Minutes Book) میں انتخاب کی کارروائی کا اندراج کرے گا اور اس کی ایک ایک نقل ضلع کونسل یا ضلع کونسل کی عدم موجودگی میں ڈسٹرکٹ کوآرڈینیشن آفیسر صاحب اور ناظم زراعت پنجاب (معاشیات و تجارت) کو ارسال کرے گا۔

9۔ مارکیٹ کمیٹی کے ارکان میں سے صرف وہی ارکان چیئرمین یا وائس چیئرمین کے عہدوں کے لئے منتخب کئے جائیں گے جن کی تعلیم کم از کم میٹرک ہو گی۔

10۔ مارکیٹ کمیٹی کے رکن کو مسلسل دو مرتبہ چیئرمین یا وائس چیئرمین کے عہدوں کے لئے منتخب نہیں کیا جائے گا۔

اس وقت ضلع قصور میں کل سات مارکیٹ کمیٹیاں کام کر رہی ہیں جن میں تعینات چیئرمینوں کے نام اور تاریخ تعیناتی درج ذیل ہیں۔

نمبر شمار	نام مارکیٹ کمیٹی	نام چیئرمین	تاریخ تعیناتی
-1	مارکیٹ کمیٹی قصور	ندیم ہارون خان	28-01-2002
-2	مارکیٹ کمیٹی کھڈیاں	سردار حسن محمود	28-01-2002
-3	مارکیٹ کمیٹی کنگن پور	چودھری سجاد حسین	22-04-2002
-4	مارکیٹ کمیٹی چونیاں	محمد اقبال مقبول	05-06-2002
-5	مارکیٹ کمیٹی پھول نگر	رانا اعجاز احمد خان	28-01-2002
-6	مارکیٹ کمیٹی پتوکی	سردار پرویز حسن نکئی	28-01-2002
-7	مارکیٹ کمیٹی کوٹ رادھا کشن	ماسٹر غلام علی	28-01-2002

(ج) مارکیٹ کمیٹی کا لائسنس جاری کرنے کا طریقہ کار

جو فرد یا ادارہ زرعی اجناس کی فروخت کا کاروبار کرنا چاہتا ہے وہ پنجاب ایگریکلچرل پروڈیوس مارکیٹس 1978 کی زیر دفعہ (6) زرعی اجناس کی خرید و فروخت کے کاروبار کے لئے فارم الف پر درخواست گزارتا ہے جس پر درخواست گزار کا نام مکمل کوائف مع ایڈریس اور کام کی نوعیت درج کی جاتی ہے۔ سیکرٹری مارکیٹ کمیٹی یا اس سلسلہ میں مقرر کردہ کوئی بھی دوسرا ملازم درخواست وصول کرنے کے بعد اس میں درج کوائف کا جائزہ لیتا ہے اور تسلی کرتا ہے کہ درخواست گزار سیکشن (2)6 میں دی گئی شرائط پوری کرتا ہے یا نہیں، پھر وہ درخواست اپنی رپورٹ کے ہمراہ مارکیٹ کمیٹی کو بھجوا دیتا ہے جو لائسنس جاری کرنے یا نہ کرنے کا فیصلہ کرتی ہے۔

تحصیل پتوکی میں واقع غلہ منڈی میں کام کرنے والے آڑھتی حضرات کو لائسنس زیر دفعہ 6 جاری کیا جاتا ہے جس کی سالانہ شرح فیس مبلغ 200 روپے ہے۔ جبکہ غلہ منڈیوں میں کام کرنے والے پلیدار، تولے، دلال وغیرہ کو لائسنس زیر دفعہ 9 جاری

کئے جاتے ہیں جن کی شرح فیس کا تعین متعلقہ مارکیٹ کمیٹی خود کرتی ہے۔ متعلقہ مارکیٹ کمیٹی لائسنس کے بغیر کسی کو بھی منڈی میں کام کرنے کی اجازت نہ دیتی ہے۔

تفصیل تعداد لائسنس درج ذیل ہے:۔

نمبر شمار	نام منڈی	لائسنس آڑھتی زیر دفعہ (6)	لائسنس تولہ' پلیدار' دلال وغیرہ زیر دفعہ 9
1۔	غلہ منڈی پتو کی	25	168
2۔	غلہ منڈی حبیب آباد	14	87
3۔	غلہ منڈی پھول نگر	32	85

فیصل آباد۔ محکمہ زراعت کے بلڈوزرز کے حصول میں بے جا چارجز کا مسئلہ

*3097۔ جناب محمد نواز ملک، کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ایگریکلچر انجینئرنگ ورکشاپ فیصل آباد سے بلڈوزر کرایہ پر حاصل کرتے وقت لوگوں سے لوڈنگ' ٹرانسپورٹیشن اور بلڈوزنگ کے ضمن میں رقم ایڈوانس جمع کر لی جاتی ہے؛

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ تمام رقم ایڈوانس لینے کے باوجود لوگوں سے 29 روپے فی کلومیٹر کے حساب سے ٹرانسپورٹیشن چارجز وصول کئے جاتے ہیں جن کی قانونی کوئی حیثیت نہ ہے؛

(ج) اگر جز ہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو لوگوں سے تمام رقم ایڈوانس وصول کرنے کے باوجود ان سے ٹرانسپورٹیشن فیس کیونکر چارج کی جاتی ہے' مکمل تفصیل سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

وزیر زراعت:

(الف) جی نہیں۔ یہ درست نہ ہے کہ بلڈوزر کرایہ پر حاصل کرتے وقت لوگوں سے لوڈنگ، ٹرانسپورٹیشن اور بلڈوزنگ کے ضمن میں ایڈوانس رقم جمع کر لی جاتی ہے بلکہ صرف بلڈوزر کے کرایہ کے ضمن میں بلڈوزنگ کے لئے رقم ایڈوانس جمع کی جاتی ہے۔

(ب) یہ درست نہ ہے کہ لوگوں سے تمام رقم ایڈوانس لینے کے باوجود 29 روپے فی کلومیٹر کے حساب سے ٹرانسپورٹیشن چارجز وصول کئے جاتے ہیں بلکہ ٹرانسپورٹیشن چارجز بوقت شفٹنگ بلڈوزر بحساب 29 روپے فی کلومیٹر (برائے زرعی کام) وصول کئے جاتے ہیں۔ مزید یہ کہ ٹرانسپورٹیشن چارجز باقاعدہ حکومت کے منظور کردہ نرخ کے مطابق وصول کئے جاتے ہیں۔

(ج) جز ہائے بالا کا جواب اثبات میں نہ ہے بلکہ بلڈوزنگ چارجز اور ٹرانسپورٹیشن چارجز دو علیحدہ علیحدہ مواقعوں پر حکومت کے منظور کردہ نرخ کے مطابق وصول کئے جاتے ہیں کوئی زائد یا ڈبل چارجز وصول نہیں کئے جاتے۔

غیر نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات

محکمہ زراعت اوکاڑہ۔فیلڈ آفیسرز کی دفاتر میں بے جا تعیناتی

154۔ محترمہ انجم سلطانہ: کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ E.D.O(A) اوکاڑہ نے شیخ محمد سلیم، زراعت آفیسر کو فیلڈ ڈیوٹی سے ہٹا کر اپنے دفتر میں لگا رکھا ہے۔ دفتر میں زراعت آفیسر کی کوئی اسامی منظور شدہ نہ ہے۔ علاوہ ازیں افسر مذکورہ کو غیر قانونی طور پر نوازنے کے لئے 20 فیصد ایڈیشنل چارج الاؤنس منظور کرنے کی سفارش بھی کی ہے؛ E.D.O(A) منظور شدہ اسامی ہائے سے زائد سٹاف کس قانون کے تحت استعمال کر رہا ہے اور فیلڈ سے سٹاف ہٹا کر دفاتر میں تعینات کر کے محکمہ زراعت کی فیلڈ سروس کیوں ختم کی جا رہی ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ D.O(A) اوکاڑہ کے دفتر میں بھی چار سال سے تعینات زراعت آفیسر ایک کلرک کا کام کر رہا ہے جبکہ فیلڈ میں چورستہ میاں خاں تحصیل دیپالپور اور اختر آباد تحصیل رینالہ خورد کے مراکز خالی پڑے ہیں۔ ان زراعت افسران کو فیلڈ ڈیوٹی کیوں تفویض نہیں کی جا رہی اور tenure ختم ہونے کے باوجود کیوں تبدیل نہ کیا گیا؟

وزیر زراعت:

(الف) یہ درست ہے کہ شیخ محمد سلیم، زراعت آفیسر (ٹیکنیکل) دفتر E.D.O(A)، اوکاڑہ میں عارضی بنیاد پر کام کر رہا ہے۔ زراعت آفیسر (ٹیکنیکل) جس کا بنیادی کام محکمہ زراعت کی فیلڈ سرگرمیوں کی ہفتہ وار، پندرہ روزہ اور ماہانہ بنیاد پر ڈویلپمنٹ رپورٹس کو مرتب کرنا یا دیگر محکمانہ میٹنگ کی رپورٹنگ، فیلڈ ورک، فصلات اور زرعی مداخل کی مارکیٹ میں دستیابی کی صورتحال، ایجنڈا، میٹنگ کے مطابق رپورٹس مرتب کرنا اور افسران بالا تک پہنچانا ہوتا ہے۔ دفتر E.D.O(A)، اوکاڑہ میں منظور شدہ اسامیوں کے مقابلے میں سٹاف کی تعداد نہ ہونے کے برابر ہے۔ صرف 2 سینئر کلرک اور ایک جونیئر کلرک موجود ہے جبکہ E D O(A)، اوکاڑہ کے ماتحت 6 محکمہ جات میں لائیو سٹاک، جنگلات، فشریز، اصلاح آبپاشی، سوائل اینڈ واٹر ٹیسٹنگ لیبارٹری اور محکمہ زراعت توسیع کام کر رہے ہیں۔ چنانچہ ریگولر عملہ نہ ہونے کی وجہ سے یہ شیخ محمد سلیم، زراعت آفیسر (ٹیکنیکل) رینالہ خورد کی عارضی اضافی ڈیوٹی جناب D.C.O، اوکاڑہ کے حکم نمبری 2954/DCO/OK مورخہ 26-12-2002 کے تحت ضمیمہ (ب) (ایوان کی میز پر رکھ دیا گیا ہے) دفتر E.D.O(A) اوکاڑہ میں لگائی گئی تاکہ دونوں دفاتر کا کام چلتا رہے۔ جیسے ہی ریگولر عملہ دفتر E D O(A) اوکاڑہ آ جائے گا افسر مذکورہ کو واپس اپنی ڈیوٹی پر دفتر ڈپٹی ڈسٹرکٹ آفیسر زراعت (توسیع) رینالہ خورد بھیج دیا جائے گا۔ اگرچہ E. D O(A) اوکاڑہ نے 20 فیصد ایڈیشنل چارج الاؤنس کی سفارش کی ہے لیکن یہ سفارش رولز کے مطابق درست نہ ہے اور اس سلسلے میں E.D O(A) اوکاڑہ کو

ڈائریکٹوریٹ جنرل زراعت (توسیع و تطبیقی تحقیق) پنجاب لاہور کی طرف سے کہا گیا ہے کہ وہ اپنی سفارش فوری طور پر واپس لے۔(کاپی ضمیمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے)

یہ حقیقت نہ ہے کہ دفتر E D.O(A) اوکاڑہ میں منظور شدہ اسامی پائے سے زائد سٹاف تعینات کیا جا رہا ہے اور نہ ہی فیلڈ سروس کو ختم کر کے سٹاف کو دفتر میں تعینات کیا جا رہا ہے جبکہ ایک آفیسر کی فیلڈ سروس ڈیوٹی نہ ہے تو فیلڈ سروس ختم کرنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔

(ب) یہ درست نہ ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ دفتر D.O(A) اوکاڑہ میں پنجاب کے دیگر اضلاع کی طرح اسامی زراعت آفیسر (ٹیکنیکل) منظور شدہ ہے اور اس پر زراعت آفیسر کام کر رہا ہے۔ جیسا کہ پہلے بتایا جا چکا ہے کہ زراعت آفیسر (ٹیکنیکل) کا کام فیلڈ کے متعلقہ امور کے متعلق رپورٹس کو مرتب کرنا اور افسران بالا تک پہنچانا فرائض منصبی میں شامل ہے۔ یہ صرف اوکاڑہ میں ہی نہیں بلکہ پنجاب کے دوسرے تمام اضلاع میں بھی جاری ہے۔

چنانچہ اگر زراعت آفیسر (ٹیکنیکل) کو دفتری امور سے ہٹا کر فیلڈ ورک پر لگایا جائے تو تمام ڈویلپمنٹ رپورٹس بروقت نہ بن سکیں گی اور افسران بالا تک فیلڈ کی صورتحال واضح نہ کی جا سکے گی کیونکہ ٹیکنیکل رپورٹس دفتری عملہ نہیں بنا سکتا۔ جہاں تک چورستہ میاں خاں اور اختر آباد مراکز کے خالی ہونے کا سوال ہے تو اس سلسلہ میں عرض یہ ہے کہ فی الحال توسیع فیلڈ سٹاف موجود ہے اور وہ سٹاف فیلڈ میں کاشتکاروں کی ہر طرح سے فصلات کے متعلق رہنمائی کر رہے ہیں۔ ان دونوں مراکز کے عملہ کی نگرانی اور فیلڈ ورک کے متعلق رہنمائی کے لئے زراعت افسران' دیپالپور اور رینالہ خورد کی بالترتیب اضافی ڈیوٹی لگائی گئی ہے اور اپنے فرائض منصبی احسن طریقے سے سرانجام دے رہے ہیں نیز خالی پوسٹوں پر تعیناتی کے لئے زراعت افسران کی بھرتی کے لئے پنجاب پبلک سروس کمیشن لاہور میں انٹرویو لئے جا رہے ہیں اور

امید ہے کہ جلد ہی یہ عمل مکمل ہو جائے گا اور خالی پوسٹوں پر زراعت آفیسر صاحبان کی تعیناتی کر دی جائے گی۔

ایوب ریسرچ انسٹیٹیوٹ فیصل آباد۔سرکاری رہائش سے مستفید ہونے والے ملازمین میاں بیوی کے ہاؤس الاؤنس کا مسئلہ

177۔ محترمہ خالدہ منصور، کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ مروجہ قوانین کے تحت اگر دونوں میاں بیوں سرکاری ملازم ہوں اور حکومت کی طرف سے فراہم کردہ رہائش میں رہ رہے ہوں تو دونوں اپنی تنخواہ کے ساتھ ہاؤس الاؤنس وصول نہیں کر سکتے۔ اس قانون کے برعکس ایوب ریسرچ انسٹیٹیوٹ فیصل آباد میں بہت سارے ملازمین کھلم کھلا اس قانون کی خلاف ورزی کرتے ہوئے سرکاری رہائش گاہوں میں سالوں سے مقیم ہیں؟

(ب) کیا حکومت مذکورہ ملازمین کی فہرست اس معزز ایوان میں پیش کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

(ج) کیا مذکورہ ملازمین کے خلاف کبھی محکمانہ کارروائی کی گئی ہے۔ اگر نہیں تو حکومت اپنے ہی قواعد و ضوابط پر عمل کروانے سے قاصر کیوں ہے؟ اس سلسلے میں پچھلے تین سال کے اعداد و شمار مہیا فرمائیں؟

وزیر زراعت:

(الف) جی ہاں۔ یہ درست ہے کہ مروجہ قوانین کے تحت اگر دونوں میاں بیوی سرکاری ملازم ہوں اور حکومت کی طرف سے فراہم کردہ رہائش میں رہ رہے ہوں تو دونوں اپنی تنخواہ کے ساتھ ہاؤس الاؤنس وصول نہیں کر سکتے۔ لہذا ریسرچ ونگ فیصل آباد میں شامل تمام ادارہ جات و شعبہ جات کے سربراہان کی طرف سے مہیا کردہ رپورٹوں کے مطابق اس وقت صرف ایک سرکاری ملازم مسٹر اطہر باجوہ' پلانٹ فزیالوجسٹ ایوب زرعی تحقیقاتی

ادارہ فیصل آباد کی بیوی ہاؤس الاؤنس لے رہی ہے۔ جس نے اپنے محکمہ کو درخواست کی ہے کہ اس کا ہاؤس الاؤنس کاٹ لیا جائے۔ اس کے علاوہ کوئی بھی ایسا ملازم نہیں ہے جو سرکاری رہائش میں ہمراہ اپنی سرکاری ملازمہ بیوی کے ساتھ مقیم ہو اور وہ ہاؤس الاؤنس لے رہا ہو۔

(ب) صرف ایک ملازم مسٹر محمد اطہر باجوہ، پلانٹ فزیالوجسٹ، سکیل نمبر 18، شعبہ ثلاحت ایوب زرعی تحقیقاتی ادارہ فیصل آباد کی بیوی ہاؤس الاؤنس لے رہی ہے لیکن اس نے اپنے محکمہ سے درخواست کی ہے کہ اس کا ہاؤس الاؤنس کاٹ لیا جائے۔

(ج) ہاؤس الاؤنس کی کٹوتی محکمہ تعلیم کے متعلقہ افسران کی ذمہ داری ہے۔ البتہ دفتر ہذا نے سرکاری ملازم مسٹر محمد اطہر باجوہ، پلانٹ فزیالوجسٹ، ایوب زرعی تحقیقاتی ادارہ فیصل آباد کو چٹھی نمبری 4314/4-22-Estt بتاریخ 7-2-04 ہدایت کر دی ہے کہ وہ اپنی سرکاری ملازمہ بیوی کی طرف سے حاصل کردہ ہاؤس الاؤنس کی رقوم محکمہ تعلیم کے متعلقہ افسران کے ذریعہ سرکاری خزانہ میں فی الفور جمع کروائیں اور تحریری ثبوت دفتر ہذا کو فراہم کریں۔

ایوب ریسرچ انسٹیٹیوٹ فیصل آباد میں گاڑیوں، ان کے اخراجات اور آفیسرز کے TA/DA کی تفصیل

178۔ محترمہ خالدہ منصور، کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔
ایوب ریسرچ انسٹی ٹیوٹ فیصل آباد میں ایسے افسران جن کو سرکاری گاڑیاں مہیا کی گئی ہیں۔ ان افسران کو TA/DA وغیرہ کی مد میں ادا کی جانے والی رقم کتنی ہے اور ان کی گاڑیوں کے پٹرول اور مرمت پر پچھلے ایک سال میں کتنا خرچ ہوا ہے؟

وزیر زراعت،

ایوب ریسرچ انسٹیٹیوٹ فیصل آباد میں کسی بھی آفیسر کے نام گاڑی نہیں ہے اور تمام گاڑیاں مختلف نظامتوں / شعبہ جات میں ایک جگہ پر پول ہیں اور صرف بوقت ضرورت تحقیقی /انتظامی امور کے سلسلہ میں استعمال میں لائی جاتی ہیں۔ پچھلے ایک سال 03-2002 میں ادارہ ہذا اور اس کے ماتحت ادارہ جات کے کل 951 آفیسران کے T.A/D.A وغیرہ کی مد میں مبلغ چونتیس لاکھ بتیس ہزار آٹھ صد بائیس روپے، پٹرول پر مبلغ ایک کروڑ سولہ لاکھ تہتر ہزار یک صد آٹھ روپے، مرمت پر مبلغ ستر لاکھ ستاسی ہزار سات صد اٹھاون روپے خرچ ہوئے ہیں۔

ایوب ریسرچ انسٹیٹیوٹ فیصل آباد۔دس ہزار سے زائد کیش کی صورت میں ادائیگیوں کی تفصیل

179۔ محترمہ خالدہ منصور، کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

ایوب ریسرچ انسٹیٹیوٹ فیصل آباد میں سرکاری گاڑیوں کے اخراجات اور دیگر contingent اخراجات جن کی مالیت دس ہزار روپے سے زائد ہو، مالی سال 02-2001 اور 03-2002 میں ایسی کتنی ادائیگیاں چیک یا ڈرافٹ کی بجائے نقد کی گئی ہیں؟

وزیر زراعت،

ایوب زرعی تحقیقات ادارہ فیصل آباد میں کبھی بھی مقامی ادائیگیاں چیک یا بنکڈرافٹ کے ذریعے نہیں کی گئیں کیونکہ سٹیٹ بنک آف پاکستان مقامی ادائیگیوں کے لئے آر۔ٹی۔آر جاری نہیں کرتا س لئے تمام مقامی ادائیگیاں نقد متعلقہ فرم کو کی جاتی ہیں اور اس کی رسیدیں حاصل کرلی جاتی ہیں۔ مندرجہ ذیل شعبہ جات کی سرکاری گاڑیوں کے اخراجات اور دیگر اخراجات جن کی مالیت دس ہزار سے زائد ہے۔ برائے سال 02-2001 اور 03-2002 کی تفصیل درج ذیل ہے۔

نمبر شمار	ادارے کا نام	سرکاری گاڑیوں کے اخراجات 2001-02	سرکاری گاڑیوں کے اخراجات 2002-03	دیگر (contingent) اخراجات 2001-02	دیگر (contingent) اخراجات 2002-03
1-	دفتر ناظم اعلیٰ زراعت (تحقیق) فیصل آباد	493460	592826	2665906	3736206
2-	ریپڑ سوئل فرٹیلٹی اینڈ سوئل ٹیسٹنگ ادارہ، لاہور	385016	158210	1536574	1364555
3-	سبزیات تحقیقات ادارہ، فیصل آباد	10628	170481	222307	408473
4-	گندم تحقیقاتی ادارہ، فیصل آباد	682688	832089	367408	231648
5-	نیشکر تحقیقاتی ادارہ، فیصل آباد	331183	602376	120205	113874
6-	کپاس تحقیقاتی ادارہ، فیصل آباد	744195	1218694	1368458	1297980
7-	امور کاشتکاری تحقیقاتی ادارہ، فیصل آباد	338978	563172	712617	1580582
8-	اثمار تحقیقاتی ادارہ، فیصل آباد	32400	461882	65965	252253
9-	چارہ جات تحقیقاتی ادارہ، فیصل آباد	85431	56755	585277	932445
10-	بارانی زرعی تحقیقاتی ادارہ، فیصل آباد	266206	413602	521039	683815
11-	مکئی، جوار، باجرہ، تحقیقاتی ادارہ یوسف والا (ساہیوال)	—	—	36291	—
12-	شور زدہ اراضیات تحقیقاتی ادارہ، پنڈی بھٹیاں	251867	335483	316037	428383
13-	ادارہ برائے تحفظ آب و اراضی چکوال	78692	161336	84360	90799
14-	یوسف بارویسٹ ریسرچ سنٹر فیصل آباد	52759	95249	—	—
15-	ادارہ تحفظ نباتات، فیصل آباد	448800	419467	731166	700344
16-	ماہر امراض نباتات، فیصل آباد	163477	327479	564492	633414
17-	سوئل کیمسٹری سیکشن، فیصل آباد	52387	79567	325723	545261

18۔	ماہر جراثیمی اراضی،فیصل آباد	53530	130772	141954	293670
19۔	ماہر حشریات،فیصل آباد	278791	473691	245360	960029
20۔	فوڈ ٹیکنالوجی،فیصل آباد	111387	194020	597817	419212
21۔	زرعی بائیو ٹیکنالوجی تحقیقاتی ادارہ فیصل آباد	15,500	22600	10700	10400

تحاریک استحقاق

جناب سپیکر، اب ہم تحاریک استحقاق take up کرتے ہیں۔ تحریک استحقاق نمبر 27 سید احسان اللہ وقاص صاحب کی ہے جو کہ move ہو چکی ہے اور یہ آج تک کے لئے pending تھی چونکہ اس کا جواب آنا تھا۔ جی، اعجاز شفیع صاحب!

بیت المال کی سالانہ رپورٹ بابت 2003 پیش کرنے میں تاخیر

(۔۔۔بحث جاری)

وزیر بیت المال، شکریہ۔ جناب سپیکر! گورنر صاحب کو رپورٹ پیش کر دی گئی ہے اور اسمبلی میں بھی جمع کروادی گئی ہے۔ turn آنے پر انشاء اللہ تعالیٰ ہاؤس میں آجائے گی۔

سید احسان اللہ وقاص، جناب سپیکر! رپورٹ کے آنے میں جو تاخیر ہوئی ہے اس کی وجہ کیا ہے؟

جناب سپیکر، جی، اعجاز شفیع صاحب!

وزیر بیت المال، جناب سپیکر! ہم نے فروری میں جمع کروادی تھی۔

سید احسان اللہ وقاص، جناب سپیکر! میں متعلقہ وزیر سے یہ درخواست ضرور کروں گا کہ پنجاب اسمبلی سب سے بڑا ایوان ہے اور سب سے با اختیار ادارہ ہے اگر اس کے احترام کا عالم یہ ہو کہ یہاں جو رپورٹ پیش ہونی ہو تو اس کے لئے ہمیں بار بار یاد کروانا پڑے جو کہ اچھی بات نہیں ہے۔ اس کے لئے یہ متعلقہ افسران سے اس بارے میں باز پرس ضرور کریں۔ باقی میں اس

کو stress نہیں کرتا ان کی اس یقین دہانی پر کہ رپورٹ جلد یہاں پر پیش کر دی جائے گی۔

جناب سپیکر۔ لاء منسٹر صاحب نوٹس دیں گے تو ہم ایجنڈے پر لائیں گے۔ شاہ صاحب! انہوں نے submit کروا دی ہے تو یقیناً آئے گی۔ محرک چونکہ اس کو مزید press نہیں کرنا چاہتے لہذا motion dispose of ہوئی۔

راجہ محمد شفقت خان عباسی (ایڈووکیٹ)۔ پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر۔ جی' عباسی صاحب!

راجہ محمد شفقت خان عباسی (ایڈووکیٹ)۔ شکریہ۔ جناب سپیکر! 26 تاریخ کو "اوصاف" اخبار پر وزیراعلیٰ پنجاب کے مشیر رانا اعجاز صاحب کا ایک بہت بڑا بیان لگا کہ "ہماری پچھلی حکومت بہت اچھے اقدام کر رہی تھی اور موجودہ معاملات سے ہم مطمئن نہیں ہیں"۔ ایک اور انہوں نے بات کی کہ "اس وقت بہت تھوڑی سی کابینہ تھی لیکن کام زیادہ کرتی تھی اور اس وقت بہت بڑی کابینہ کی تعداد ہے جن کے نام تک ہمیں معلوم نہیں ہیں"۔ یہ لمبی چوڑی بریفنگ انہوں نے اسلام آباد میں دی ہے تو اس بارے میں میری لاء منسٹر صاحب سے گزارش یہ ہے کہ رانا اعجاز صاحب جو کہ اس حکومت کے مشیر ہیں وہ ہمارے دوست ہیں۔ جب وہ وردی کی تعریف میں اسی طرح کے بیان دیا کرتے تھے تو ان کی ہائیکورٹ بار کی ممبر شپ بھی منسوخ ہو گئی تھی اور پاکستان بار کونسل سے بھی نکال دیا گیا تھا۔ اب وہ اس حکومت اور کابینہ کا حصہ ہیں تو سب کی ایک جیسی ذمہ داری ہے اور jointly or severally liability ان کی کابینہ کی ہے تو میں لاء منسٹر صاحب سے گزارش کروں گا کہ "رانا اعجاز صاحب کی statement کہ "وزیر کام نہیں کرتے اور کابینہ بہت زیادہ ہے اور وزیروں کے ہمیں نام تک کا پتا نہیں ہے" تو وہ اس بارے میں کچھ کہنا پسند کریں گے؟

تحاریک التوائے کار

جناب سپیکر: اب ہم Adjournment Motions take up کرتے ہیں۔ جناب چودھری تنویر اشرف کائرہ صاحب اور چودھری اعجاز احمد سماں صاحب کی طرف سے تحریک التوائے کار ہے جس کا نمبر 240 ہے۔

جناب اشتیاق احمد مرزا: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی' فرمائیں!

جناب اشتیاق احمد مرزا: جناب سپیکر! میں نے ایک بہت ہی اہم نوعیت کے مسئلہ کے بارے میں کل ایک تحریک جمع کروائی تھی جس کی ابھی تک باری نہیں آئی۔

جناب سپیکر: آپ اپنی تحریک کا نمبر لکھ کر مجھے دے دیں تو میں چیک کر کے بتاتا ہوں کہ وہ کون سے نمبر پر ہے۔ محرک چونکہ اس کو press نہیں کرنا چاہتے لہذا motion dispose of ہوئی۔ اگلی تحریک ڈاکٹر سید وسیم اختر صاحب کی 244 نمبر ہے۔

پھلوں اور سبزیوں پر کِرم کش ادویات کا کثرت سے سپرے

ڈاکٹر سید وسیم اختر: میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلے کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ پھلوں اور سبزیوں پر کرم کش ادویات کا کثرت سے سپرے کیا جاتا ہے اور بعض اوقات تو سپرے کے فوری بعد یہ پھل اور سبزی مارکیٹ آجاتے ہیں۔ 90 فیصد ادویات پھل اور سبزیوں کے اندر داخل ہو کر mix ہو جاتی ہیں اور جس طرح بھی پکائیں سبزی سے علیحدہ نہیں ہوتیں اور کھانے کے بعد انسانی جسم پر اس کے مضر اثرات مرتب ہوتے ہیں اور میڈیکل سائنس کے مطابق یہ کینسر کا باعث بھی ہیں۔ چنانچہ ضرورت اس بات کی ہے کہ اس بارے میں عوام کی

صحت کے پیش نظر اقدامات کئے جائیں۔ لہذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

(اس موقع پر جناب چیئرمین رائے اعجاز احمد کرسئی صدارت پر متمکن ہوئے)

جناب چیئرمین، جی' وزیر زراعت!

وزیر زراعت، جناب چیئرمین! مجھے افسوس ہے اور میں معذرت چاہتا ہوں کہ یہ تحریک مجھے ابھی ملی ہے اگر مجھے کل تک کا وقت دے دیں تو پھر میں اس کا جواب دے دوں گا۔

جناب چیئرمین، ٹھیک ہے۔ یہ سوموار تک pending کی جاتی ہے۔

جناب جہانزیب امتیاز گل، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین، جی' جہانزیب امتیاز گل صاحب!

جناب جہانزیب امتیاز گل، جناب چیئرمین! میری تحریک پر آپ کی رولنگ تھی اور آپ نے کہا تھا کہ اسے سب سے پہلے لیا جائے گا۔ براہ مہربانی میری تحریک التوائے کار نمبر 337 کو out of turn پڑھنے کی اجازت دی جائے۔

جناب چیئرمین، یہ تحریک جناب آفتاب احمد خان اور جناب جہانزیب امتیاز گل کی طرف سے ہے۔ ٹھیک ہے اسے پڑھا جائے۔

فیصل آباد کی عوام کو پینے کے پانی کی فراہمی

جناب جہانزیب امتیاز گل، میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلے کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ مورخہ 22-دسمبر 2004 کو روزنامہ "ڈان" میں تحصیل ناظم صدر فیصل آباد کی طرف سے یہ بیان شائع ہوا ہے کہ:

No opposition to water project, says Nazim.

Sadar Tehsil Municipal Administration Nazim Muhammad Afzal Chaudhary says that residents and farmers living along the Jhang Branch Canal are extending full cooperation for sinking 22 tubewells in their area under the mega water supply project funded by a Japanese organization.

In a statement here on Saturday, the Tehsil Nazim said that the area people had also openly declared that they would not allow anybody to sabotage this mega project. "Few elements are befooling the innocent people for their political motives," he added.

He said Nazims and Naib Nazims of union councils of the area, notables, tillers of the soil had shown their complete support for the implementation of the project in its present place along the Jhang Branch Canal.

He stressed upon the provincial and district governments to put in all efforts for immediate commencement of work.

He claimed that there would be absolutely no decrease in the underground water level in the area after the sinking of 22 tubewells.

Meanwhile, a number of elected councillors, Nazims, Naib Nazims and N.G.O representatives belonging to areas along Jhang Branch Canal have welcomed the grant of Rs 3.5 billion announced by the Japan International Cooperation Agency (J.I.C.A) for the supply of sweet water to people of Faisalabad.

تحصیل ناظم صدر فیصل آباد کی طرف سے اخبار میں شائع ہونے والے اس بیان سے صوبہ بھر کے عوام اور بالخصوص ضلع فیصل آباد کے عوام میں بے چینی اور اضطراب پایا جارہا ہے۔ لہذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب چیئرمین، جی۔ کیا وزیر ہاؤسنگ اس کا جواب دیں گے؟

وزیر مواصلات و تعمیرات، جناب چیئرمین! یہ ہاؤسنگ سے ہی متعلقہ ہے لیکن میری جناب سے استدعا ہوگی کہ جناب کے حکم کے مطابق یہ آج ہی یہاں پر پیش کی گئی ہے۔ میری گزارش یہ ہوگی کہ اس کو pend کر دیا جائے۔

رانا ثناء اللہ خان، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین، جی، رانا صاحب!

رانا ثناء اللہ خان، جناب سپیکر! جب وزیر ہاؤسنگ یہاں موجود ہیں تو وہ بات کریں کیونکہ یہ ان سے متعلقہ ہے۔

جناب چیئرمین، ٹھیک ہے۔ جی، وزیر ہاؤسنگ!

وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی، شکریہ جناب چیئرمین! آپ ہی کی اجازت سے غالباً تین روز قبل اس کو out of turn قرار دیا۔ یہاں پر ہمارے فاضل رکن نے جو پورا واقعہ بیان کیا ہے میں چاہوں گا کہ اس ایوان میں وہ ساری بات بتائی جائے۔ یہ جو پانی کا مسئلہ ہے اور جو یہاں پر J.I.C.A اور 3.5 بلین روپے گرانٹ کا ذکر ہوا ہے اس کے بارے میں اور پھر انہوں نے ایک سوال کیا ہے جس میں فرمایا ہے کہ وہاں کی عوام میں اس پانی کے مسئلے کے حل کے لئے بے چینی پائی جارہی ہے۔ مجھے اس بات کی سمجھ نہیں آرہی کہ اگر وہاں پر ہم پینے کا پانی فراہم کر رہے ہیں تو پھر بے چینی کس بات کی؟ اگر وہاں پر 3.5 بلین روپے گرانٹ expend ہو رہی ہے تو بے چینی کس بات کی؟ اور اگر وہاں پر پیاسی عوام کو پانی دینے کے لئے ٹیوب ویل لگ رہے ہیں اور فیصل آباد کی حالت یہ ہے کہ اگلے دو سالوں میں پینے کا پانی مہیا نہیں ہوگا

وہاں پہلے سے ہی 47 ٹیوب ویلوں کو جھنگ سے linked کیا ہوا ہے۔ یہاں پر سوال یہ پیدا ہو رہا ہے کہ آیا اگر 3.5 بلین روپے کی گرانٹ انہی کے پانی کے مسئلے کو حل کرنے کے لئے دی جا رہی ہے تو پھر سوال کس بات کا پیدا ہوتا ہے؟ کیا وہاں پر عوام اس کشمکش میں ہیں کہ یہ پانی پینے کے لئے کیوں دیا جا رہا ہے؟ ہر اخبار ہر جگہ پر بلکہ میں یہاں پر یہ بھی کہوں گا کہ ہمارے اپوزیشن کے فاضل رکن اور بھی ہیں جو اس کو acknowledge کرتے ہیں کہ یہ جو حکومت پنجاب کی طرف سے سہولت دی جا رہی ہے انہیں اس کی بہت خوشی ہے بلکہ یہاں پر میرے ایک فاضل رکن کو اس بات کا اعتراض ہے کہ ان کے حلقے میں جو ٹیوب ویل لگ رہے ہیں تو وہاں کی عوام کو یہ گلہ ہے کہ یہاں پر ٹیوب ویل کیوں لگائے جا رہے ہیں؟ ہمارا water level نیچے چلا جائے گا۔ میں ایک سوال کرنا چاہتا ہوں۔ سوال ایک حلقے کا نہیں' یہاں پر سوال ایک گاؤں کا نہیں' یہاں پر سوال ایک قصبے کا نہیں بلکہ یہاں پر سوال ایک شہر کا ہے۔ فیصل آباد میں پچیس لاکھ لوگ رہتے ہیں اور اس پراجیکٹ سے تقریباً ساڑھے چار لاکھ لوگوں کو پانی مہیا کیا جائے گا' پھر سوال کس بات کا پیدا ہوتا ہے؟ میری گزارش یہ ہے کہ اگر آج بھی ہمارا یہی موقف رہے گا کہ اس ایوان میں آ کر ہم یہاں پر صرف اور صرف اپنی ذاتی مفادات یا اپنی سیاست چمکانے کے لئے یا صرف اپنے حلقے کو مفاد پہنچانے کے لئے باقی علاقوں کے لوگوں کو نقصان پہنچائیں گے تو مجھے صرف یہ بتایا جائے کہ کیا ہمارا مقصد صرف اس لئے یہاں آنا ہے کہ ہم ہر وہ بات جو حکومت کرتی ہے اس پر اعتراض کریں۔ اگر حکومت یہاں پر کوئی اچھا اقدام کرے تو یہاں پر کسی کے اندر اتنا بھی جذبہ نہیں ہے کہ اس کو appreciate کر سکے اور اگر appreciate بھی نہیں کر سکتے تو کم از کم انسانیت کا اتنا تقاضا ضرور ہونا چاہئے کہ اس پر اعتراض نہ کیا جائے کیونکہ وہاں کے وہ لوگ جن میں یہ خود بھی شامل ہیں انہوں نے بھی فائدہ اٹھانا ہے۔ انہیں بھی پینے کا پانی صحیح طرح سے نہیں مل رہا ہے۔ کیا ان کو اس چیز کا علم نہیں ہے کہ دو سال بعد پورے فیصل آباد میں پینے کے پانی کی بہت زیادہ قلت ہو جائے گی اور بہت مشکل پڑ جائے گی۔ فیصل آباد شہر میں 47 ٹیوب ویل جو جھنگ سے linked ہیں' لگے ہوئے ہیں' ان کا water level نیچے آ جانے کی وجہ سے انہیں پانی کی فراہمی ختم ہو جائے گی۔

اگر آج بھی اس کو take up نہ کیا گیا اور آج بھی اسے political issue بنایا گیا تو I am really worried about that day کہ جس دن یہ 3.5 بلین روپے کی گرانٹ جو J.I.C.A نے ہمیں دی ہے وہ ہم سے واپس لی جائے گی۔ میں سمجھتا ہوں کہ اگر اس پر بحث کرنے کا موقع دیا جائے تو میں اس پر کم از کم ایک گھنٹہ اور بھی بول سکتا ہوں کیونکہ مجھے پتا ہے کہ 3.5 بلین روپے کی جو ہمیں گرانٹ دی گئی۔۔۔

رانا آفتاب احمد خان، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین، جی' رانا آفتاب صاحب!

رانا آفتاب احمد خان، جناب چیئرمین! وزیر موصوف نے خود concede کر لیا ہے کہ،

They want that there should be a discussion on this issue. Under the Rules of Procedure you are in power to fix a date for two hours discussion on this subject.

انہوں نے خود کہا ہے تو آپ اس کو کیوں نہیں کر لیتے؟ اس میں بحث کی بات ہی نہیں ہے۔

جناب چیئرمین، بات یہ ہے کہ یہ ہاؤس کو یقین دہانی کرائیں گے کہ پانی سب کو ملے گا۔ جی ارشد محمود بگو صاحب!

جناب ارشد محمود بگو: جناب سپیکر! میرے فاضل دوست وزیر ہاؤسنگ کے متعلق میرے بلکہ ہم سب کے دل میں بڑی محبت ہے۔ یہ بڑے cool minded ہیں۔ یہ پہلے دن سے بڑے خوبصورت جوابات دیتے آ رہے ہیں اور ہم سے بھی ملتے رہتے ہیں۔ معلوم نہیں شاید آج میرے دوست' بھائی گھر سے لڑ کر آئے ہیں اور وہ سارا غصہ اپوزیشن پر نکال رہے ہیں۔ پانی کا مسئلہ پورے پنجاب کا مسئلہ ہے۔ میں مثال کے طور پر عرض کرتا ہوں کہ سیالکوٹ میں تقریباً 90 ٹیوب ویل لگے ہوئے ہیں جبکہ پچاس فیصد لوگ یہ کہتے ہیں کہ ہمیں پانی نہیں ملتا۔ اصل میں بعض technical مسائل بھی ہیں۔ یہاں پر نشاندہی کرنے کا ہمارا مقصد سیاست چمکانا نہیں ہوتا بلکہ لوگوں کے بعض مسائل ایسے ہوتے ہیں کہ جن کی شنوائی نہیں ہو رہی ہوتی۔ ان مسائل کو

highlight کرنا، حکومت کی توجہ اس جانب مبذول کروانا مقصود ہوتا ہے تاکہ بہتری کی صورت پیدا ہوسکے اور لوگوں کو ریلیف مل سکے۔ میرے دوست اس بات کا یقین رکھیں کہ ہم یہاں پر سیاست چمکانے کی خاطر باتیں نہیں کرتے۔ ہم سیاست دان تو ضرور ہیں سیاسی ور کر ہیں۔ سیاست تو ہماری ویسے ہی چمک رہی ہے ۔ ہماری ان سے یہ درخواست ہے کہ یہ اسی محبت و پیار، صبر و تحمل سے جواب دیں کیونکہ یہ ہنستے مسکراتے ہوئے ہمیں اچھے لگتے ہیں۔ شکریہ جناب چیئرمین، رانا آفتاب صاحب ! آپ جو بات کرنا چاہتے ہیں کر لیں، اس پر کسی اور وقت بحث رکھنے کی ضرورت نہیں ہے۔ آج ہی اس پر فیصلہ کر لیتے ہیں۔

رانا آفتاب احمد خان : جناب چیئرمین ! معزز ممبر نے اپنی تحریک پڑھی، وزیر صاحب نے جواب دیا۔ اب جبکہ وزیر صاحب خود concede کرتے ہیں کہ اس پر وہ discussion کرنا چاہتے ہیں تو آپ قواعد کے مطابق اس پر بحث کے لئے کوئی وقت مقرر فرما دیں۔ اس وقت اس پر تفصیل سے بحث ہو جائے گی۔ انشاء اللہ ان کی گرانٹ واپس نہیں جائے گی۔ معزز ممبر کی جو reservations ہیں وہ اس حوالے سے بات کریں گے اور یہ بھی بتائیں گے کہ کس طرح کمیشن کھایا جا رہا ہے۔ یہ کہتے ہیں کہ اس سے water level نیچے نہیں جائے گا۔ آپ زمیندار ہیں، مجھے بتائیں کہ جب یہ ٹیوب ویل لگیں گے تو کیا water level نیچے نہیں جائے گا؟ جہاں پر source ہے وہاں کے رہنے والے کو تو پینے کے لئے پانی نہیں ملے گا لیکن آگے جائے گا۔ میں خود شہر میں رہتا ہوں مگر یہ میرا یا جہانزیب گل کا کوئی ذاتی مسئلہ نہیں ہے۔ آپ اس پر بحث کے لئے وقت مقرر کریں۔ ہاؤس میں اس بابت open discussion ہونے دیں۔ ہم اپنے points دیں گے۔ اس کے لئے قواعد میں اجازت ہے۔ اگر آپ سمجھتے ہیں کہ یہ valid ہے تو آپ اس پر وقت مقرر کر دیں، اسے بحث کے لئے رکھ لیں۔

جناب جہانزیب امتیاز گل : جناب چیئرمین ! کل چودھری شفیق صاحب بیٹھے ہوئے بڑی بڑھکیں مار رہے تھے کہ میں استعفیٰ دے دوں گا۔ آپ وزیر ہاؤسنگ کو کہیں کہ وہ اپنا استعفیٰ آپ کے پاس tender کریں، میں بھی دیتا ہوں۔ If I am true تو پھر انہیں استعفیٰ دینا ہوگا۔

جناب چیئرمین، آپ استعفیٰ کی بات نہ کریں۔ اپنی تحریک کے حوالے سے بات کریں۔

جناب جہانزیب امتیاز گل : جناب والا! ادھر رولا سیاست چمکانے کا نہیں ہے۔

وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی ، جناب چیئرمین I accept this challenge.

وزیر مواصلات و تعمیرات ، جہانزیب امتیاز گل صاحب! میں نے آپ کی رواداری کا ایک نمونہ دیکھ لیا ہے کہ آپ نے ایک وزیر کے بات کرنے کو بڑھکیں لگانے کا کہہ دیا ہے۔ آپ ذرا اپنے الفاظ کا تعین کریں۔ آپ ہمارے بھائی ہیں مہربان ہیں لیکن بات کرنے سے پہلے ذرا سوچیں۔

جناب جہانزیب امتیاز گل : جناب والا! میرے لئے یہ بڑے قابل احترام ہیں۔

وزیر مواصلات و تعمیرات : کیا یہ احترام کے الفاظ ہیں جو آپ ایک معزز وزیر کو کہہ رہے تھے؟

جناب چیئرمین، پلیز! سب تشریف رکھیں۔ جی، گل صاحب!

جناب جہانزیب امتیاز گل : جناب والا! سیاست چمکانے کی بات نہیں ہے بلکہ یہاں تو کمیشنوں کے روے پڑے ہوئے ہیں۔ He knows it اس 3.5 بلین روپے کی grant-in-aid میں اس حکومت کا کوئی کمال نہیں ہے۔ یہ 1998 میں جاپان نے دی تھی۔ اس کے بعد We went to nuclear test. اور یہ suspend ہو گئی۔ اب انھوں نے خود ہی یہ بحال کر دی ہے۔ وزیر صاحب کہتے ہیں کہ credit goes to me ان کو کیسے credit جاتا ہے؟ میں نے یہ issue ستمبر میں highlight کیا تھا۔ آپ ڈان اخبار دیکھ لیں یا دوسرے اخبارات ملاحظہ فرما لیں ان میں یہ highlight ہوا ہے۔ I want him to chalk down all my questions. اور یہ precisely اس کا جواب دیں۔ ستمبر سے مئی تک 8 مہینے ہو چکے ہیں یہ بتا دیں کہ اس حوالے سے انھوں نے ایک بھی positive effort کی ہے۔ میرے حوالے سے بھی بتا دیں کہ اس دوران میں نے کوئی بھی negative role play کیا ہے؟ یہ میرے points نوٹ کرتے جائیں تاکہ انھیں جواب دینے میں آسانی ہو۔ پہلے یہ ایریا Chenab river bed کے لئے choose کیا گیا تھا۔ جب وہاں پر agitation ہوا لوگوں نے resist کیا

تو انھوں نے جھنگ برانچ جو کہ میرے حلقے میں آتی ہے پر یہ پراجیکٹ شفٹ کر دیا ہے۔ میرا وزیر صاحب سے یہ سوال ہے کہ اگر یہ جھنگ برانچ اتنی feasible site تھی تو Why it was ignored earlier? جب 1998 میں feasible study کی گئی تو اس وقت اسے کیوں نظر انداز کر دیا گیا تھا؟

میں جو دوسری چیز highlight کرنا چاہتا ہوں وہ یہ ہے کہ جب یہ پراجیکٹ River bed پر تھا تو فیصل آباد کا distance تقریباً 51 کلومیٹر تھا اور اب یہ distance shrink کر کے 21 کلو میٹر ہو گیا ہے یعنی 30 کلومیٹر reduce ہوا ہے جبکہ Projected cost is the same اب روپے پھر کیپٹنز کے ہی ہیں۔ on the floor of the House میں چیلنج کرتا ہوں کہ یہ ساڑھے تین ارب روپے کا پراجیکٹ ایک biased survey پر کیا گیا ہے۔ جب میں نے short notice question پوچھا تو وزیر صاحب نے اس کی consent کیوں نہیں دی؟ انھوں نے کہا ہے کہ وہاں 20 notables لوگوں نے consent دی ہے۔ میں کہتا ہوں کہ پہلے notables کی definition کر لیں۔ اگر یہ notables وہاں کے نہ ہوئے تو پھر criminal case کس کے خلاف رجسٹر کیا جائے گا' اس حکومت پر یا پچھلی حکومت پر؟ If you want to take the credit then you must inquire into the matter

رانا ثناء اللہ خان : جناب سپیکر! اس مسئلہ پر وزیر موصوف نے یہ فرمایا کہ فیصل آباد میں واقعی پینے کے پانی کی اشد ضرورت ہے' ان کی یہ بات بالکل درست ہے اور ان کا یہ فرمانا بھی بالکل ٹھیک ہے کہ اگر یہ پراجیکٹ واپس چلا گیا یا Japanese نے اپنی گرانٹ واپس لے لی تو فیصل آباد کو شاید دوبارہ اتنے زیادہ فنڈز میسر نہ ہو سکیں گے۔ وہاں کے لوگ محروم رہ جائیں گے۔ انھوں نے بتایا ہے کہ ساڑھے چار لاکھ کے قریب لوگ اس سے مستفید ہوں گے۔ میں سمجھتا ہوں کہ پچیس لاکھ کے پچیس لاکھ لوگ ہی اس سے مستفید ہوں گے۔ جس علاقے میں پانی کا پریشر نہیں ہے وہاں پریشر بہتر ہو جائے گا۔ کچھ نئے ایریاز کو پانی مل جائے گا۔ جہاں پر وزیر موصوف کی یہ ساری باتیں درست ہیں وہاں پر جہانزیب گل صاحب کی یہ بات بھی درست ہے کہ جس علاقے میں ٹیوب ویل لگا کر وہاں سے پانی آگے پمپ کیا جانا ہے' اس علاقے کے

لوگوں کی یہ reservation ہے کہ ہمارا water level نیچے چلا جائے گا اور ہماری زمین بنجر ہو جائے گی۔ یہ بات آج سے چھ سات ماہ قبل بھی ہاؤس میں ہوئی تھی۔ وزیر صاحب نے اس بات کو تسلیم کیا تھا کہ ہاں تھوڑی بہت ان لوگوں کو difficulties ضرور ہوں گی لیکن ہم ان کو benefit دیں گے۔ ہم اس علاقے میں development and education کی کچھ ایسی سکیمیں لائیں گے کہ جس سے ان لوگوں کی تلافی ہو جائے اور فیصل آباد میں پانی کا مسئلہ بھی حل ہو جائے۔ اگر اس میں کوئی technical lacuna ہوا تو اسے بھی ہم دور کر دیں گے۔ میری اور رانا آفتاب صاحب کی موجودگی میں وزیر صاحب نے یہ commit کیا کہ میں فیصل آباد آؤں گا اور وہاں پر فیصل آباد شہر سے جو اراکین اسمبلی تعلق رکھتے ہیں خواہ ان کا تعلق حکومتی بنچز سے ہے یا اپوزیشن سے ہے انھیں بلائیں گے۔ ضلعی ناظم ہو گا' واسا کے متعلقہ انجینئرز اور جہانزیب امتیاز رگل صاحب کو بٹھا کر ہم اس مسئلے کا حل نکالیں گے لیکن آج تک وزیر موصوف یہ میٹنگ convene نہیں کر سکے اور نہ ہی فیصل آباد جا سکے ہیں۔ میری اب بھی ان دونوں بھائیوں سے یہ گزارش ہے کہ یہ خود کو arguments میں نہ ڈالیں۔ یہ لوگوں کی فلاح و بہبود کا مسئلہ ہے۔ وزیر صاحب آج کوئی تاریخ دے دیں یا بعد میں اطلاع کروا دیں 'ٹائم fix کر دیں۔ اس دوران یہ فیصل آباد تشریف لائیں۔ چودھری ظہیر الدین خان صاحب بھی ساتھ ہوں گے اور ہم سب مل بیٹھ کر اس مسئلے کا کوئی positive حل تلاش کر لیں گے۔

جناب چیئرمین، رانا صاحب نے بالکل مناسب بات کہی ہے۔ چودھری ظہیر الدین خان صاحب آپ کچھ کہنا چاہتے ہیں؟

وزیر مواصلات و تعمیرات: جناب چیئرمین! جیسا کہ رانا صاحب نے فرمایا ہے کہ واقعی شہر کو ایسے مسائل درپیش ہیں۔ Brackish water supply ہونے کی وجہ سے hepatitis بہت بڑھ رہا ہے۔ بہت زیادہ بُرے حالات ہیں لیکن جہاں سے پانی پمپ کیا جاتا ہے وہاں بھی مسئلہ ہے جو کہ میرے بھائی نے ابھی اپوزیشن کی طرف سے اٹھایا ہے کہ water level down ہونے سے وہاں پر کیسی صورتحال پیدا ہو سکتی ہے اس بارے میں جیسے رانا صاحب نے ٹیکنیکل مسئلے کی بات کی ہے۔ میری گزارش یہ ہے کہ اس میں ٹیکنیکل رپورٹ کو involve کر لیا جائے اور

ٹیکنیکل رپورٹ آنے کے بعد اس پر بات کی جائے۔

جناب چیئرمین: جی، شکریہ۔

وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی: جناب چیئرمین! میں دو باتیں کرنا چاہتا ہوں۔

جناب چیئرمین: وزیر صاحب! میری ذاتی رائے ہے کہ آپ فیصل آباد کے لئے ایک دن کا ٹائم رکھ لیں اور اس میں جو رپورٹ ہو وہ آپ اسمبلی میں پیش کر دیں۔

وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی: جناب چیئرمین! رانا صاحب کی بات بہت بہتر ہے اور انھوں نے بالکل صحیح فرمایا کہ میں نے اس مسئلے کے حل کے لئے فیصل آباد جانا تھا۔ میں اس بات کا جواب اس طرح دینا چاہوں گا کہ میں already یہ request سپیکر صاحب کے پاس پیش کر چکا ہوں کیونکہ فیصل آباد کے تمام ممبران کا متفقہ فیصلہ تھا کہ اس مسئلے کے حل کے لئے جو میٹنگ ہو اس کو سپیکر صاحب Chair کریں لیکن ابھی تک سپیکر صاحب کی طرف سے میرے پاس جواب نہیں آیا اور میں نے اس کے لئے کافی کاوشیں بھی کی ہیں پھر درمیان میں ہمارا رابطہ بھی نہیں رہا۔ میں بھی چاہتا ہوں کہ اس مسئلے کا حل نکلے۔ میں بھی چاہتا ہوں کہ بیٹھ کر اس مسئلے کا حل نکالا جائے۔ ہم سب کے لئے بہتر یہی ہو گا کہ اس گرانٹ کو وہاں پر utilize کیا جائے۔۔۔

جناب چیئرمین: وزیر صاحب! آپ اس بحث کو لمبا نہ کریں۔ آپ جا کر سپیکر صاحب سے مشورہ کریں اور آج تاریخ کا اعلان کریں۔

وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی: جناب والا! میں یہی گزارش کرنے لگا ہوں۔

جناب چیئرمین: میں ابھی اسے pending کرتا ہوں۔ آپ تشریف لے جائیں اور سپیکر صاحب سے ٹائم لے لیں۔

وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی: جی، درست ہے۔ میں ابھی کرتا ہوں۔

جناب چیئرمین: شکریہ۔ یہ تحریک التوائے کار pending کی جاتی ہے۔

جناب فیصل حیات جبوآنہ، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین، جی، فیصل جبوآنہ صاحب!

جناب فیصل حیات جبوآنہ، جناب چیئرمین! میں عرض کرنا چاہتا ہوں کہ اس بات میں کوئی شک نہیں کہ جس علاقے سے پانی pump کر کے فیصل آباد شہر کو دیا جا رہا ہے۔۔۔

جناب چیئرمین، یہ بات تو طے ہو گئی ہے۔

جناب فیصل حیات جبوآنہ، جناب والا! میری عرض تو سنیں کہ اس پانی سے فیصل آباد کے لوگوں کو تو ریلیف مل رہا ہے لیکن جہاں سے یہ پانی pump کیا جا رہا ہے وہ ضلع جھنگ کا علاقہ ہے۔

جناب چیئرمین، اس سے آپ کو نقصان نہیں ہو گا۔ کہیں سے تو پانی فراہم کرنا ہے اور یہ حکومت کی ذمہ داری ہے کہ وہ پانی فراہم کرے۔ تشریف رکھیں۔

جناب فیصل حیات جبوآنہ، جناب والا! میری ایک گزارش ہے کہ وہاں کے لوگوں کی فصلیں تباہ ہو رہی ہیں میری تجویز ہے کہ وزیر موصوف ہمیں اس بات کی یقین دہانی کرائیں کہ ان لوگوں کے لئے کوئی سپیشل ریلیف ہونا چاہئے اور ان کے لئے کوئی نہ کوئی ڈویلپمنٹ ہونی چاہئے تا کہ ان لوگوں کے نقصان کا مداوا ہو سکے۔

جناب چیئرمین، جبوآنہ صاحب! وزیر ہاؤسنگ فیصل آباد میں میٹنگ کے لئے جو تاریخ مقرر کریں گے اس میں آپ کو بھی بلایا جائے گا۔ اب آپ تشریف رکھیں۔

جناب فیصل حیات جبوآنہ، بڑی مہربانی جناب والا۔

جناب چیئرمین، 11.05 پر ہم نے لاء اینڈ آرڈر پر بحث شروع کرنی ہے جنھوں نے اس بحث میں حصہ لینا ہے اور تقریر کرنی ہے وہ اپنے نام مجھے بھجوا دیں۔

رانا ثناء اللہ خان، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین، جی، رانا صاحب!

رانا ثناء اللہ خان، جناب چیئرمین! میں ایک انتہائی اہمیت کے معاملے پر آپ کی توجہ دلانا چاہتا ہوں۔ آج 28۔ مئی ہے اور 28 مئی کا دن وہ مبارک دن ہے جس دن پاکستان اس دنیا کے نقشے پر ایک ایٹمی قوت کے طور پر ابھرا تھا۔۔۔(قطع کلامیاں)

جناب چیئرمین، آرڈر پلیز۔

رانا ثناء اللہ خان، جناب سپیکر! آج اگر پاکستان پورے وقار کے ساتھ دنیا کے نقشے پر موجود ہے تو اس کی بنیادی وجہ یہ ہے کہ پاکستان ایٹمی طاقت ہے۔ آج [************] پوری قوم خدا کے سامنے سجدہ ریز ہے اور شکر بجا لارہی ہے جس نے پاکستان کو ایک ایٹمی قوت بنایا۔ آج پوری قوم میاں محمد نواز شریف کو خراج تحسین پیش کر رہی ہے کہ اس نے تمام تر عالمی پریشر کے باوجود ایٹمی دھماکے کئے اور پاکستان ایٹمی قوت بنا۔ آج پوری قوم شکر گزار ہے اس شخص کی جس کا نام ذوالفقار علی بھٹو ہے جس نے اس ملک میں ایٹمی ٹیکنالوجی شروع کی۔ آج پوری قوم خراج تحسین پیش کرتی ہے اس شخص کو جس کا نام ڈاکٹر قدیر ہے جو ایٹمی ٹیکنالوجی اس ملک میں لے کر آیا۔ جو قوم کا ہیرو ہے [****************] جناب چیئرمین میری آپ سے گزارش ہے کہ اس مبارک دن پر جب پاکستان ایٹمی قوت بنا۔ ہمیں نہ صرف خدا کا شکر بجا لانا چاہئے بلکہ اس موضوع پر یہاں بات کرنی چاہئے بلکہ ان افراد کو جن افراد نے اس ملک کو ایٹمی طاقت بننے میں مدد دی میاں محمد نواز شریف'ڈاکٹر قدیر 'ذوالفقار علی بھٹو کو دل کھول کر خراج تحسین پیش کرنا چاہئے۔(نعرہ ہائے تحسین)

اور ان میں سے جن لوگوں کے لئے اس وقت ملک کے دروازے بند کئے گئے ہیں [*****]

وزیر قانون و پارلیمانی امور، پوائنٹ آف آرڈر۔

---

* بحکم جناب چیئرمین صفحہ نمبر 392 الفاظ کارروائی سے حذف کئے گئے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے صوبائی پیشہ ورانہ انتظامی ترقی، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین، رانا صاحب بھی پوائنٹ آف آرڈر پر ہیں ان کی بات سن لی جائے۔

رانا ثناء اللہ خان، جناب چیئرمین! میں آپ سے ایک اور گزارش بھی کروں گا کہ میں اس بات کا گواہ ہوں۔ میں on the floor of the House یہ بات حلفاً کہہ رہا ہوں کہ یہ جو وزراء صاحبان بیٹھے ہیں جب میاں نواز شریف برسر اقتدار تھے تو خدا کی قسم ہمارے سامنے یہ کہا کرتے تھے کہ ہم آپ پر صدقے، ہم آپ پر واری، ہماری جان آپ پر قربان۔ ہم آج اسمبلی بلڈنگ کے سامنے سیڑھیوں پر یوم تکبیر کی خوشی اور شکرانے کے طور پر کیک کاٹ رہے ہیں۔ [********]

جناب چیئرمین، رانا صاحب! پلیز تشریف رکھیں۔ اب میں راجہ بشارت صاحب کو floor دیتا ہوں۔ آرڈر پلیز۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور، جناب چیئرمین! چونکہ یہ بڑا حساس معاملہ ہے اور یہ رانا صاحب کے ذاتی جذبات ہیں کہ انھوں نے کہا کہ آج پوری قوم یوم تشکر منا رہی ہے۔ میں اس میں تھوڑا سا اضافہ کرنا چاہتا تھا کہ ٹھیک ہے جن لوگوں نے پاکستان کو ایٹمی قوت بنایا ہم ان کی بات کرتے ہیں تو ہمیں آج ان کے ساتھ ان لوگوں کی بھی بات کرنی چاہئے کہ جن لوگوں کی کوششوں سے آج یہ ایٹمی پروگرام محفوظ ہے اور انشاء اللہ تعالیٰ قائم رہے گا۔ میں سمجھتا ہوں کہ اگر ہم اس میں جنرل پرویز مشرف کا نام نہ لیں تو یہ بخل ہو گا۔ (نعرہ ہائے تحسین)

* بحکم جناب چیئرمین صفحہ نمبر 392 الفاظ کارروائی سے حذف کئے گئے۔

جناب چیئرمین! جن حالات میں ایٹمی پروگرام کا آغاز کیا گیا پھر جن حالات میں پاکستان کو ایٹمی قوت بنایا گیا میں سمجھتا ہوں کہ اس کے بعد آج حالات مختلف ہیں۔ آج اس وقت سے زیادہ مشکل حالات ہیں اور آج میں سمجھتا ہوں کہ جو شخص ایٹمی پروگرام کو قائم رکھنے کے لئے کوشاں ہے وہ اس پروگرام کو پایہ تکمیل تک پہنچانے والوں سے زیادہ کردار ادا کر رہا ہے۔

جناب والا! رانا صاحب نے فرمایا کہ وزراء اس وقت تعریف کیا کرتے تھے۔ رانا صاحب بھی ہمارے ساتھ تھے۔ ہم بھی ان کے ساتھ تھے لیکن میں ان کی خدمت میں عرض کرنا چاہتا ہوں کہ جیسے انھوں نے میاں نواز شریف کی بات کی تو اپنی بات میں وزن ڈالنے کے لئے ساتھ ذوالفقار علی بھٹو صاحب کی بات کر دی تو میں پیپلز پارٹی کے بھائیوں سے بات کرتا ہوں۔ پیچھے سے میرے بھائی راجہ ریاض صاحب نے لوٹے کا نعرہ لگا دیا تھا۔ یہی میاں نواز شریف صاحب مجھے اور رانا صاحب کو ملا کر محترمہ بے نظیر کو سکیورٹی رسک قرار دلواتے رہے ہیں۔ آصف زرداری صاحب کو انھوں نے اندر کروایا تھا۔ میرے بھائی ہم نے نہیں کروایا تھا۔ اس کے لئے بھی آپ "شیم شیم" کہیں۔ جن لوگوں نے آصف زرداری کو اندر کروایا تھا ان کے لئے "شیم" کہیں میں بھی شاید آپ کے ساتھ شامل ہو جاؤں۔ کم از کم تھوڑے سے حقائق تو تسلیم کیا کریں۔ رانا صاحب! میرے انتہائی محترم بھائی ہیں لیکن انھوں نے ان کو ساتھ شامل کرنے کے لئے محترم ذوالفقار علی بھٹو کا نام لیا ہے---

رانا آفتاب احمد خان، جناب سپیکر! ہم ہمیشہ پارلیمانی زبان استعمال کرتے ہیں۔ یہ اپنے آپ کو کہتے ہیں کہ ہمیں "شیم" کہیں لیکن ہم یہ چیز ان کو نہیں کہہ سکتے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور، رانا صاحب! "شیم" آپ کے لئے ہے کہ آپ کی قیادت نے محترمہ بے نظیر بھٹو کو سکیورٹی رسک قرار دیا اور آج آپ ان کے لئے بغلیں بجا رہے ہیں۔ "شیم" آپ کے لئے ہے کہ آصف زرداری کو انھوں نے جیل میں ڈالا اور آج آپ ان کو داد دے رہے ہیں۔ خدا کے لئے اپنے گریبان میں جھانکیں۔ شکریہ

جناب چیئرمین، شکریہ۔ اب تحاریک التوائے کار کا وقت ختم ہوتا ہے۔ اب امن و عامہ پر بحث شروع کی جاتی ہے۔

راجہ ریاض احمد، پوائنٹ آف آرڈر۔

رانا ثناء اللہ خان، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین، آپ تشریف رکھیں اور میری بات سنیں۔

راجہ محمد شفقت خان عباسی (ایڈووکیٹ)، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین، آپ تشریف رکھیں ۔ آپ کو ٹائم ملے گا۔ تحاریک التوائے کار کا وقت ختم ہوتا ہے اور اب امن عامہ پر بحث شروع کی جاتی ہے۔ جی راجہ ریاض صاحب! آپ ایک منٹ میں اپنی بات مکمل کر لیں کہ آپ کیا کہنا چاہتے ہیں۔

راجہ ریاض احمد ، شکریہ جناب چیئرمین!

وزیر تحفظ ماحولیات،جناب والا! میں بھی کچھ عرض کرنا چاہتا ہوں۔

راجہ ریاض احمد ،مخدوم صاحب تسی تے بہہ جاؤ۔

وزیر تحفظ ماحولیات، جناب والا! ہمیں تو یہ لوٹا کہتے ہیں خود اسلام آباد جاتے ہیں تو مخدوم فیصل صالح حیات سے نو کریاں لے کر آتے ہیں۔ان کو بھی تو یہ لوٹا کہیں۔ کیا یہ بھی لوٹے ہیں؟

راجہ ریاض احمد ، ان کا میں اس لئے احترام کرتا ہوں کہ یہ مخدوم الطاف صاحب کے بھائی ہیں اور جو کردار انہوں نے ادا کیا ہے ان کی روح کو یہ تڑپا رہے ہیں۔

جناب سپیکر! میری گزارش یہ ہے کہ جس طرح میرے بھائی راجہ بشارت صاحب نے کہا ہے کہ ایٹم بم بنانے میں جناب ذوالفقار علی بھٹو نے اس کی بنیاد رکھی اور جناب نواز شریف نے ایٹمی دھماکا کیا اور ڈاکٹر قدیر صاحب نے اس مشن میں تعاون کیا۔ اس کے بعد انہوں نے پرویز مشرف صاحب کا نام لیا ہے ۔ میں یہاں اس ایوان کے floor پر یہ کہتا ہوں کہ

پرویز مشرف صاحب نے اس ایٹم بم کا دفاع اتنا نہیں کیا جتنا کرنا چاہئے تھا۔ آج یہ ایٹم بم میں دعوی کے ساتھ یہ کہتا ہوں کہ اس پر مزید کوئی کام نہیں ہو رہا بلکہ اس کو ختم کرنے کی سازشیں کی جا رہی ہیں۔

جناب چیئرمین: راجہ صاحب! آپ کی بات سن لی ہے۔ آپ تشریف رکھیں۔

راجہ ریاض احمد: جناب والا! انہوں نے اپنی بات کر لی ہے میں نے بھی پیپلز پارٹی کی طرف سے بات کرنی ہے۔ (قطع کلامیاں)

رانا ثناء اللہ خان: جناب والا! میں بھی دو منٹ میں یہ گزارش کروں گا کہ ہم جب بات کرتے ہیں تو اس کی ایک reason ہے۔ کیا ذوالفقار علی بھٹو نے اس ملک میں ایٹمی ٹیکنالوجی کے معاملے کو شروع نہیں کروایا؟ کیا راجہ صاحب اس بات سے انکار کر سکتے ہیں؟

جناب چیئرمین: آپ اس وقت پیپلز پارٹی کے رکن تھے؟

رانا ثناء اللہ خان: جناب والا! یا تو راجہ صاحب انکار کریں کہ وہ ایٹمی ٹیکنالوجی لے کر نہیں آئے تھے۔ پھر 28۔مئی کو میاں محمد نواز شریف نے اس ملک کو ایٹمی طاقت نہیں بنایا راجہ صاحب اس بات کا جواب دیں۔ اب یہ کہہ رہے ہیں کہ [************]

جناب چیئرمین: یہ آرمی نے سنبھالا ہوا ہے۔ آرمی اس کی حفاظت کر رہی ہے۔ رانا صاحب! اب آپ تشریف رکھیں۔

رانا ثناء اللہ خان: جناب والا! 28۔مئی کو پاکستان ایٹمی طاقت بنا یا نہیں بنا؟ آج 28۔مئی ہے جمعہ کا دن ہے----

جناب چیئرمین: چلیں جمعہ اکٹھے پڑھیں گے نفل پڑھیں گے۔ آپ بھی شکرانے کے نفل پڑھیں۔

* بحکم جناب چیئرمین صفحہ نمبر 392 الفاظ کارروائی سے حذف کئے گئے۔

رانا ثناء اللہ خان، جناب والا! ہم باہر اکٹھے ہو رہے ہیں۔ ہم کیک بھی کاٹ رہے ہیں۔

جناب چیئرمین، آپ نفل پڑھیں۔

رانا ثناء اللہ خان، ہمیں پاکستان کی خوشی ہے۔ یہ ہمارے ساتھ چلیں ہم ان کا صدقہ نہیں دیں گے ہم ان کو واپس لے آئیں گے۔

جناب چیئرمین، اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ شکرانے کے نفل ادا کرنے چاہئیں کیک کا کہیں نہیں لکھا ہوا۔

وزیر مواصلات و تعمیرات، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین، چودھری ظہیر صاحب!

وزیر مواصلات و تعمیرات، جناب چیئرمین! میرے بھائی راجہ ریاض صاحب اپنی باری پر بات کر چکے ہیں۔ انہوں نے ارشاد فرمایا کہ ہمارا ایٹمی پروگرام جنرل مشرف کے ہاتھوں محفوظ نہیں ہے۔ میں اپنی قوم کو، اس ہاؤس کو یقین دلانا چاہتا ہوں کہ جنرل پرویز مشرف کے ہاتھوں ہی یہ ایٹمی پروگرام محفوظ ہے۔ اس کے علاوہ اس ایٹمی پروگرام کو بنانے میں جتنا سیاسی لوگوں کا ہاتھ ہے اتنا ہی فوج کا بھی ہاتھ ہے۔ آج آپ راولپنڈی سے کہوٹہ چلے جائیں جگہ جگہ آرمی کے جوان آپ کو اس کی حفاظت کے لئے نظر آئیں گے اور آج یہ فوج کو ملعون قرار دیتے ہیں۔ یہی وہ لوگ ہیں۔(قطع کلامیاں)

(اس مرحلے پر اپوزیشن کے معزز اراکین اپنی سیٹوں پر بطور احتجاج کھڑے ہو گئے)

جناب چیئرمین، آرڈر پلیز۔ تشریف رکھیں۔ جائیں جا کر سڑکوں پر شور مچائیں یا اپنی سیٹوں پر تشریف رکھیں۔(قطع کلامیاں)

(اس مرحلے پر مسلم لیگ(ن) اور پیپلز پارٹی کے معزز اراکین
ایوان سے واک آؤٹ کر گئے)

وزیر قانون و پارلیمانی امور، جناب والا! میری گزارش یہ ہے کہ ابھی جیسے رانا ثناء اللہ صاحب نے فرمایا ہے کہ انہوں نے کیک کاٹنا ہے۔ انہوں نے باہر جانا تھا۔

جناب چیئرمین، انہوں نے جانا تھا۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور ، انہوں نے جانا تھا انہیں جانے دیں۔ ہم اس ایوان کی کارروائی کو چلائیں گے۔

جناب محمد وقاص، جناب والا! میں اس سلسلے میں کچھ عرض کرنا چاہوں گا۔

جناب چیئرمین، وقاص صاحب! آپ بیٹھ جائیں۔ آپ تشریف رکھیں۔

جناب محمد وقاص، آپ ہماری بات ہی نہیں سنتے۔

جناب چیئرمین، آپ تشریف رکھیں میں نہیں سنتا۔ آپ بھی واک آؤٹ کر جائیں یہ کیا طریقہ ہے ۔ تشریف رکھیں ۔ بلا وجہ آپ بولنا شروع کر دیتے ہیں۔ اب امن عامہ پر بحث شروع ہوتی ہے تو ایم۔ایم۔اے کی طرف سے جس نے شروع کرنا ہے شروع کرلیں۔ جناب ارشد محمود بگو صاحب!

جناب ارشد محمود بگو،پوائنٹ آف آرڈر ۔ جناب والا! پہلے میں اس مسئلے پر بات کرنا چاہتا ہوں۔ گزارش یہ ہے کہ آج امن عامہ پر بحث ہے اور یہ بڑی اہم بحث ہے ۔ اس میں اپوزیشن کی طرف سے ہی یہ کہا گیا تھا کہ اس پر بحث کی جائے۔ آج اس صوبے میں امن عامہ کی جو صورتحال ہے اس پر بحث ہونی چاہئے۔ میری آپ سے درخواست ہے کہ وہ کیک کاٹنے گئے ہیں پانچ منٹ اگر ان کا انتظار کرلیا جائے تو بہتر ہو گا۔

جناب چیئرمین، ہم کارروائی کو جاری رکھتے ہیں۔

سید احسان اللہ وقاص،پوائنٹ آف آرڈر ۔

جناب چیئرمین، جی، وقاص صاحب! آپ فرمائیں۔

سید احسان اللہ وقاص،جناب والا! گزارش یہ ہے کہ جہاں تک یوم تکبیر کا معاملہ ہے کہ کس کا کیا contribution ہے کس کا نہیں ہے۔ مختلف لوگوں کے بارے میں تو اختلاف رائے ہو سکتا ہے لیکن ڈاکٹر قدیر کے بارے میں تو کسی کو کوئی اختلاف رائے نہیں ہے۔ ڈاکٹر قدیر کے

حوالے سے تو سب لوگ متفق ہیں۔

جناب چیئرمین: وقاص صاحب! ایک مسئلہ ختم ہو جاتا ہے آپ دوبارہ اس کو شروع کر دیتے ہیں۔ آپ تشریف رکھیں مہربانی آپ کی۔ ایک بات ہو گئی ہے اس پر اب دوبارہ بات نہ کریں۔ امن عامہ کی بحث کے دوران آپ جس کو مرضی خراج تحسین پیش کر دینا۔ تشریف رکھیں۔

سید احسان اللہ وقاص، جناب والا! ہم ڈاکٹر قدیر کی گرفتاری کے خلاف اور ان کو جو نظر بند کیا گیا ہے اس کے خلاف احتجاجاً واک آؤٹ کرتے ہیں۔

جناب چیئرمین، جائیں آپ بھی جا کر کیک کاٹیں۔ چودھری ضمیر صاحب!

(اس مرحلے پر ایم۔ایم۔اے کے معزز اراکین
بھی ایوان سے واک آؤٹ کر گئے)

وزیر مواصلات و تعمیرات، شکریہ۔ جناب چیئرمین! آپ کی بہت عنایت اور مہربانی ہے کہ آپ نے مجھے بھی ٹائم دیا ہے۔ میں نے دو گزارشات کرنی ہیں۔ ایک تو یہ ہے کہ آج امن عامہ پر بحث ہونی تھی اور آپ اپوزیشن کی دلچسپی دیکھ لیں کہ جب بحث کا ٹائم شروع ہوا ہے تو وہ واک آؤٹ کر گئے ہیں۔ یہ کہہ رہے تھے کہ مجھے ایک منٹ کے لئے بولنے کی اجازت دیں۔ کوئی کہہ رہا تھا کہ مجھے آدھے منٹ کے لئے بولنے دیں۔ ہم نے ان سے کہا کہ ایک منٹ نہیں آپ ایک گھنٹہ لے لیں۔ اس سے زیادہ وقت لینا چاہتے ہیں تو وہ بھی لے لیں لیکن اس کے باوجود یہ یہاں سے چلے گئے۔ دوسری بات یہ ہے کہ ایم۔ایم۔اے والے کسی کی محبت میں نہیں گئے یہ صرف میٹھے کیک کی خاطر وہاں پر گئے ہیں۔

وزیر زرعی مارکیٹنگ، جناب والا! میری آپ سے دست بستہ اپیل ہے کہ موصوف جو یہاں پر شرارت پھیلا کر خود باہر چلے گئے ہیں انہوں نے اخلاق سے گری ہوئی گفتگو کی ہے۔ میری آپ سے گزارش ہے کہ رانا ثناء اللہ صاحب کے ریمارکس کارروائی سے حذف کروائے جائیں۔

جناب چیئرمین، وہ expunge کئے جا چکے ہیں۔ مشتاق کیانی صاحب!

وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ، جناب والا! یہ وہ لوگ ہیں جو نواز شریف صاحب کی بہت باتیں کرتے ہیں۔ جب وہ وزیراعظم تھے اس دوران جب کارگل کا معاملہ ہوا تو ساری قوم کو پتا ہے کہ انہوں نے وہاں پر جا کر ہر چیز table پر بیچ دی۔ صرف تصویریں کھنچوانے کے لئے انہوں نے ناشتے کی ٹیبل پر ملک بیچ دیا۔ پھر لوگوں کی کمائی ہوئی دولت انہوں نے ضبط کی۔ لوگوں کی ہر طرح کی کمائی برباد کر کے خود عیش و عشرت کرتے رہے۔ ان لوگوں نے کیا کیا ہے؟ جنہوں نے کچھ کیا ہے ان کا نام نہیں لیا جاتا۔ ضیاء الحق کا نام کیوں نہیں لیتے ہو؟ 11 سال انہوں نے بھی اس ملک میں تو کچھ کیا ہے۔ ان کی ہر چیز بڑی تھوڑی تھی۔ اب جنرل مشرف صاحب نے اس ملک کو بچایا ہے۔ اب یہ باتیں کرتے ہیں میں اس بات کا گواہ ہوں کہ اسلام آباد میں اتنا peaceful طریقے سے اقتدار ملا کہ ایک فوجی گاڑی کھڑی تھی کہ نواز شریف صاحب نے بستر اٹھایا اور چلے گئے۔ یہ وہ لوگ ہیں جو ایک چیف آف آرمی سٹاف کو ہوائی جہاز میں بیٹھے ہوئے sack کرتے ہیں۔ ان کو شرم نہیں آتی۔ اپنے گھر کا ملازم بھی کوئی اس طرح سے نہیں نکالتا ہے جس طرح انہوں نے چیف آف آرمی سٹاف کو نکالنے کی کوشش کی۔

[**************************]

جناب چیئرمین، تشریف رکھیں۔ شکریہ۔ میں یہ الفاظ کارروائی سے حذف کرتا ہوں۔

جناب ارشد محمود بگو، جناب سپیکر! کل اس بات پر بڑی لمبی ہنگامہ آرائی ہوئی تھی کہ ہمارے ایک بھائی نے ہماری بہنوں کے متعلق ایسے الفاظ استعمال کئے جس پر ہاؤس میں ایک ہنگامہ کھڑا ہو گیا۔ یہ فاضل دوست مشتاق کیانی صاحب ہمارے بھائی ہیں انہوں نے جو لفظ استعمال کئے ہیں، آپ نے بھی وہ الفاظ سنے ہیں اور یہاں حکومت میں بیٹھے ہوئے لوگوں نے بھی سنے ہیں تو یہ کوئی اچھا رویہ نہیں ہے۔

* بحکم جناب چیئرمین صفحہ نمبر 394 الفاظ کارروائی سے حذف کئے گئے۔

جناب چیئرمین، کیانی صاحب کے الفاظ حذف کئے جاتے ہیں۔ آپ تشریف رکھیں۔ جی، کرنل صاحب!

کرنل (ر) سلطان سرخرو اعوان، جناب سپیکر! یہاں پر نیوکلیئر issue پر بات ہوتی ہے جبکہ یہ national secret ہے اور اسے ہم نے street issue بنا دیا ہے۔ اسمبلی کے اندر بھی اور باہر ہر آدمی اس پر بیان دے رہا ہے۔ یہ بڑے افسوس کی بات ہے۔ اب انڈیا بھی ایٹمی قوت ہے لیکن کبھی کسی نے دیکھا یا سنا ہے کہ اسمبلی کے اندر اس پر بات ہو۔ ہم لوگ immature ہونے کا ثبوت دیتے ہیں کہ ہم قومی راز کے اوپر اپنی اپنی رائے دے رہے ہوتے ہیں اور اسے issue بنایا ہوا ہے۔ میں کہوں گا کہ یہ صوبائی معاملہ ہے ہی نہیں، یہ نیشنل معاملہ ہے اور سپیکر کو کنٹرول کرنا چاہئے کیونکہ یہ بات قومی مفاد کے خلاف ہے۔

امن عامہ کی صورتحال پر عام بحث

جناب چیئرمین، شکریہ۔ اب لاء اینڈ آرڈر پر بحث کے لئے وقاص صاحب اپنی بات کریں۔

جناب محمد وقاص، بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب چیئرمین! آپ کا شکریہ کہ آپ نے مجھے صوبے کی لاء اینڈ آرڈر پر بات کرنے کا موقع دیا۔ اس وقت ہمارے صوبے کی جو حالت ہے اگر قرآن پاک کے الفاظ استعمال کئے جائیں تو "ظھرالفساد فی البر والبحر بما کسبت ایدی الناس"۔ خشکی اور تری پر فساد کی کیفیت ہے انسانوں کے اپنے ہی ہاتھوں۔

میں آپ کو ایک دو ہفتے پہلے کی بات بتاتا ہوں کہ ضلع خوشاب میں قائد آباد ایک علاقہ ہے وہاں پر ایک زمیندار نے ڈیڑھ سو مسلح افراد کے ساتھ ایک غریب مزارع کے گھر پر دھاوا بول دیا اور چار افراد کو قتل کر دیا جن میں ایک خاتون بھی شامل ہے اور بچوں اور خواتین سمیت 20 لوگوں کو زخمی کر دیا۔ اسی طرح گجرات کے اندر آپ نے دیکھا کہ 18 افراد قتل ہوئے۔ اسی طرح آپ پورے پنجاب کے اندر دیکھ لیں کہ ڈاکے ہیں، چوریاں ہیں، قتل ہیں اور قبضہ گروپ جہاں چاہتا ہے قبضہ کرتا ہے۔ اس میں سب سے گھناؤنا کردار پنجاب کی پولیس کا ہے۔ پنجاب

کی پولیس دہشت گردی کی ایک علامت بن گئی ہے۔ راولپنڈی کا ایک بہت بڑا مشہور کیس ہے کہ پولیس نے ایک ملزم کو پکڑا' اسے برہنہ کیا گیا' اسے سارے بازار میں گھمایا گیا' اسے کتے کی طرح بھونکنے پر مجبور کیا گیا' اسے گندی نالی کا پانی پلایا گیا۔ یہ ہماری پولیس کا کردار ہے۔ میں اپنے حلقہ انتخاب پی پی۔ 8 کی بات کرتا ہوں کہ وہاں پر ایک بچے کے ساتھ جنسی تشدد کیا گیا اور وہ جنسی تشدد کرنے والا ایک اے۔ایس۔آئی کا بیٹا اور دوسرا اے۔ایس۔آئی کا بھائی تھا۔ جب پولیس والوں نے اسے پکڑا تو پکڑنے کے دو دن بعد اسے چوکی سے فرار کرا دیا گیا۔ گویا پنجاب کی لاء اینڈ آرڈر' قتل و غارت گری اور ڈاکوں کی جو صورتحال ہے اس میں پولیس بنیادی کردار ادا کر رہی ہے۔ وہ ملزموں کو shelter دے رہی ہے۔

وزیر مواصلات و تعمیرات : ہمارے بہت ہی پیارے اور محترم چیئرمین صاحب اس وقت تشریف رکھتے ہیں آپ انہیں ایڈریس کریں۔

جناب محمد وقاص : اگر آپ نے نہیں کیا تو پھر وہ بھی آپ کی طرح ہی ہیں۔ بہر حال میں تو اپنی بات کر رہا ہوں۔ میں یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ اگر لاء اینڈ آرڈر کی صورتحال کو بہتر کرنا ہے۔ قتل' چوری' دھماکوں اور ڈاکوں کی صورتحال کو قابو کرنا ہے تو سب سے پہلے آپ کو Law Enforcing Agencies کو قابو کرنا ہوگا لیکن ہمارا مسئلہ یہ ہے کہ ہم Law Enforcing Agencies کو instruments کے طور پر استعمال کرتے ہیں۔ ہمارا جو ایم۔این۔اے ہوتا ہے' ضلع ناظم ہوتا ہے یا تحصیل ناظم ہوتا ہے وہ ایس۔ایچ۔او' اے۔ایس۔آئی اور پولیس چوکی کو اپنے ڈیرے کے طور پر استعمال کرتا ہے اور پولیس ملازمین کو اپنے آلہ کار کے طور پر استعمال کرتا ہے اور اپنے مخالفین کو crush کرتا ہے۔ جب تک پولیس کو سیاست سے آزاد نہیں کیا جائے گا اور میں آپ کو اس کا ایک اور بھیانک پہلو بتاؤں کہ یہ پولیس والے ملزموں کو کس طرح shelter دیتے ہیں کہ میں نے اس پنجاب اسمبلی کے معزز ایوان میں سوال کیا تھا کہ ہمارے علاقے کا ایک شخص ہے جس کا نام رنگا ہے۔ وہ شراب بیچتا ہے' جوئے اور ہیروئین کا کاروبار کرتا ہے۔ اس ایوان میں اس کا جواب پیش کیا گیا کہ وہ نہ شراب بیچتا ہے' نہ جوئے کا کاروبار کرتا ہے وہ بالکل شریف انسان ہے۔ اس کے ایک مہینے بعد خود پولیس نے اسے گرفتار

کیا اس پر ایف۔ آئی۔ آر کاٹی۔ 16/20/65 پر اسے چالان کیا۔ اس سے 12سو کی شراب برآمد کی۔ اس کے علاوہ اس سے ہینڈ گرنیڈ اور راکٹ لانچر برآمد کیا۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ مقامی ایس۔ایچ۔او اور ڈی۔ایس۔پی جنہوں نے لاء منسٹر کو جواب لکھ کر بھیجا تھا وہ دراصل اس شخص کو shelter provide کر رہے تھے اور اس کے گھناؤنے جرم پر پردہ ڈال رہے تھے تو میرا کہنے کا مقصد یہ ہے کہ اگر آپ نے پنجاب کے اندر لاء اینڈ آرڈر کی صورتحال کو بہتر بنانا ہے اور لوگوں کی جان و مال کو تحفظ فراہم کرنا ہے تو آپ کو پولیس کو لگام دینی ہوگی۔ ان کے اندر بہت ساری purification کرنی ہوگی اور ان کے اندر جو کالی بھیڑیں گھس آئی ہیں انہیں نکالنا ہوگا۔ میں آپ کو ایک فرق بتاتا ہوں کہ چھ مہینے قبل میرے حلقہ انتخاب میں ایک اے۔ایس۔پی نوید خواجہ صاحب تعینات ہوئے تو ان کی وجہ سے کافی تبدیلی آئی لیکن جو ایس۔ ایچ۔او اور ڈی۔ایس۔پی وغیرہ ranker سے اوپر جاتے ہیں یہ باقاعدہ تھانوں اور چوکیوں کو بیچتے ہیں بلکہ یہ لوگ ایک ایک کلو گوشت کے لئے لوگوں کو تنگ کرتے ہیں۔ لہذا پولیس کی اصلاحات کی بہت زیادہ ضرورت ہے۔ اسی پر میں اپنی بات کو ختم کرتا ہوں۔ بہت شکریہ

جناب چیئرمین: شکریہ۔ جناب نجف سیال صاحب!

جناب نجف عباس سیال: جناب چیئرمین! لاء اینڈ آرڈر کے بارے میں یہ جو بحث ہو رہی ہے میں نے سمجھا کہ میں بھی اس میں تھوڑی سی شمولیت کروں۔ جب سے ہماری حکومت آئی ہے الحمدللہ کچھ چیزوں میں ہم نے لاء اینڈ آرڈر میں کافی improvement کی۔ یہاں سابقہ جناب نواز شریف دور میں ایک سلسلہ چلا ہوا تھا جس میں ماورائے عدالت قتل ایک عام چیز تھی۔ جس میں سبزہ زار پولیس کیس بڑا مشہور ہے اس میں داتا دربار کے مجاور پرنس کو پولیس مقابلے میں مروایا گیا۔ یہاں تک کہ ایک روایت چلی ہوئی تھی کہ یہاں پر اس وقت کے جو حاکم تھے انہوں نے پولیس کے بندے depute کئے ہوئے تھے کہ جو لوگ ان کے خلاف بات کریں انہیں پولیس مقابلے میں مار دیا جائے۔ ان کا ایک خاص آدمی انسپکٹر نوید جو اس وقت ملک سے باہر ہے جو پولیس اور ماورائے قتل میں سب سے بڑھ چڑھ کر حصہ لیا کرتا تھا۔ الحمدللہ ہماری

حکومت نے کم از کم اس غلط اور انسانیت کے خلاف اقدام کو غلط قرار دیا۔ سابقہ دور میں یہاں بادشاہت کا نظام چلتا رہا جس میں نواز شریف صاحب پرائم منسٹر تھے وہ فیصل آباد تشریف لے گئے اور ایف۔ڈی۔اے کے ملازموں کو اکبر بادشاہ کی طرح بلا کر ہتھکڑیاں لگا دی گئیں جس کا suo moto action سابقہ چیف جسٹس جناب سجاد علی شاہ نے لیا۔ الحمد للہ ہمارے دور میں کم از کم وہ حالات و واقعات رونما نہ ہوئے لیکن میں اب بھی سمجھتا ہوں کہ ہمارے معاشرے میں ڈی۔ایس۔پی level تک کی اصلاح کرنی بہت ضروری ہے۔

سید مجاہد علی شاہ، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین، جی فرمائیں!

سید مجاہد علی شاہ، جناب چیئرمین! معزز رکن جن شخصیات کے بارے میں یہاں پر اس وقت تقریر کر رہے ہیں کہ ان کے دور میں یہ ہوا ان کے دور میں وہ برائی ہوئی تو صرف آپ کی وساطت سے ان سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ انھوں نے تو ان کے دور میں بڑی اچھی اچھی تحصیلوں میں کام کیا ہے اور بہت پیسا کمایا ہے۔ اگر یہ ان کی تھوڑی سی تعریف کر دیں کہ انھوں نے ان کے اوپر کیا کیا مہربانیاں کی ہیں۔ یہ لاہور جیسی تحصیل کے تحصیل دار رہے ہیں۔

جناب چیئرمین، تشریف رکھیں۔ جی نجف سیال صاحب!

جناب نجف عباس سیال، جناب چیئرمین! میں آپ کی وساطت سے شاہ صاحب کی بات کا جواب دوں گا کہ جب تک وہ حاکم رہے تو انھوں نے مجھ پر ستائیس پرچے دیئے تھے۔ الحمد للہ عدالت عالیہ کی وجہ سے میں نے ہر پرچے سے ان کے منہ پر طمانچہ مارا۔ شاہ صاحب! آپ personal ہونے کی کوشش نہ کریں۔ اس سے آپ کو جدہ میں کوئی مکان نہیں مل جائے گا۔ میں جو چیز پوچھ رہا ہوں آپ اس کا جواب دیں کہ کیا آپ کے دور میں ماورائے قتل نہیں ہوئے؟ (قطع کلامیاں)

جناب چیئرمین، آرڈر پلیز۔ شاہ صاحب! آپ اپنی باری پر بات کریں۔

جناب نجف عباس سیال، جناب چیئرمین! میں عرض کر رہا تھا کہ پولیس کی اصلاحات میں ڈی-ایس-پی level تک اصلاحات کرنے کی نہایت ضرورت ہے۔ جب تک ہم اپنے معاشرے میں انسپکٹر level اور ڈی-ایس-پی level میں اصلاحات نہیں کریں گے' اس وقت ہوم سیکرٹری صاحب تشریف رکھتے ہیں' انتہائی ایماندار آدمی ہیں' میں ان کی خدمت میں یہ گزارش کروں گا کہ کرپشن کو cut short کرنے کے لئے' بہتر کارکردگی کے لئے ڈی-ایس-پی اور انسپکٹر level کے لئے کوئی قانون بنائیں۔

میں آج سے بیس دن پہلے کا ایک واقعہ عرض کرتا ہوں کہ میرے علاقے میں قمر عباس اے-ایس-آئی ملتان میں تھانہ الپہ میں تعینات ہے۔ اس علاقے میں دو تین سال پہلے ایک بیل چوری ہوا۔ دریا کے اس پار میرا حلقہ ہے' اے-ایس-آئی نے ملی بھگت کر کے کہا کہ وہاں پر ایک بہت اچھا بیل ہے۔ اس نے زمیندار حسن علی شاہ کے ساتھ ملی بھگت کر کے میرے علاقے میں ریڈ کیا اور ایک غریب کا بیل کھول کر ملتان میں لے آئے۔ میں نے ڈی-پی-او ملتان سے بات کی کہ جناب بیل کب چوری ہوا تو انھوں نے کہا کہ ایک سال کا عرصہ ہو گیا ہے۔ میں نے کہا کہ یہ بیل عرصہ تین سال سے یہاں پر پیدا ہوا اور غریب کسان اس کو اس کھیتی میں چلا رہا ہے۔ میں نے ڈی-پی-او ملتان کو کہا کہ اگر یہ بیل ثابت ہو جائے تو میں چار بیل دینے کو تیار ہوں۔ دو سو بیچارے غریب لوگ ملتان آ کر بیٹھ گئے۔ بیس دن کی رات دن محنت کے بعد جب میں نے انھیں کہا کہ اب میں ڈکیتی کا پرچہ دینا چاہتا ہوں تو ڈی-پی-او---(قطع کلامیاں)

رانا آفتاب احمد خان، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین، جی' رانا آفتاب صاحب!

رانا آفتاب احمد خان، جناب چیئرمین بڑی مشکل سے لاء اینڈ آرڈر پر بات کرنے کے لئے ٹائم ملا ہے۔ آپ براہ مہربانی ٹائم مقرر کر دیں کہ جو بولنا چاہتا ہے اسے بولنے دیں' چاہے وہ متعلقہ ہے یا غیر متعلقہ ہے۔

جناب چیئرمین، جی، نجف عباس سیال صاحب!

جناب نجف عباس سیال، جناب چیئرمین! چار دن کی تحقیق کے بعد ڈی۔پی۔او ملتان نے کہا کہ واقعی یہ زیادتی ہوئی ہے۔ بیس دن وہ غریب لوگ ملتان میں بیٹھے رہے اور جو مینٹل ٹارچر پولیس نے انھیں دیا میں وزیر قانون اور ہوم سیکرٹری صاحب کی خدمت میں یہ گزارش کرتا ہوں کہ ڈی۔پی۔او ملتان سے تفصیلاً رپورٹ لی جائے اور اس اے۔ایس۔آئی قمرعباس جو ملی بھگت کرکے ایک غریب کا بیل کھول کرلے آیا اور بیس ہزار کے بیل کے اوپر بیس ہزار روپے کا خرچہ ہوا اور ایک غریب کو مینٹل ٹارچر دیا گیا اس کو فوری طور پر معطل کیا جائے اور انکوائری hold کی جائے۔ بہت مہربانی۔

جناب چیئرمین، رانا آفتاب احمد خان!

رانا آفتاب احمد خان، جناب چیئرمین! سب سے پہلے میں اپنے محترم بھائی نجف عباس سیال کے علم میں اضافہ کر دوں کہ یہ کہتے ہیں کہ ہوم سیکرٹری صاحب انکوائری کریں۔ ان کو شاید یہ پتا نہیں ہے کہ پولیس آرڈر 2002 آنے کے بعد ہوم سیکرٹری کا ان سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ اب آئی۔جی پنجاب independent ex-officio secretary ہے۔ اس کا اپنا ایک طریقہ کار ہے۔ وہ ہوم سیکرٹری سے باہر چلے گئے ہیں۔

جناب چیئرمین! آج آپ نے لاء اینڈ آرڈر پر بولنے کا جو موقع دیا۔ جس بھی کسی معاشرے کو آپ تحفظ نہیں دیں گے اور انصاف نہیں ملے گا تو اس کا وہ حال ہوگا جو اس وقت صوبہ پنجاب کا ہے۔ میں اپنی بات شروع کرتا ہوں کہ آپ اس وقت دیکھیں کہ Constitution 1973 کے مطابق آپ کو protection for freedom of speech ہے۔ You have to provide protection against lif e, property and in everything اب اس وقت حالات یہ آ گئے ہیں کہ with the population explosion and growth اس وقت جو latest figures ہیں میں ان سے start کرتا ہوں اور پورے پنجاب کے crimes کے حوالے سے بتاتا ہوں۔ پورے پنجاب میں یکم جولائی 2003 سے 30۔اپریل 2004 تک کے یہ اعداد و شمار ہیں،

Murder	3973
Attempted murder	5485
Rape cases	1532
Gang rape	144
Abduction	5819
Kidnapping for Ransom	99
Dacoity	1396
Robbery	7260
Theft under 382 Pakistan Penal Code	1002
Burgglary	8309
Motor Vehicle Theft	4940
Arms Ordinance	37604
Prohibition Ordinance	32918
Total reported cases	214850

جناب چیئرمین! جس معاشرے میں rate of crime کی رفتار 24 فیصد تین مہینوں میں بڑھ جائے تو آپ اس میں انصاف کی کیا توقع کر سکتے ہیں؟ میں نے پہلے دن بھی یہ بات کہی تھی کہ ہماری آپ کے ساتھ ذاتی کوئی بات نہیں ہے۔ آپ منتخب نمائندے ہیں۔ ہم چاہتے ہیں کہ یہ سسٹم چلے۔ اگر لوگوں کی protection ہو گی، job opportunities ہوں گی، lawlessness کو کنٹرول کریں گے۔۔۔ میں نے اس وقت بھی کہا تھا کہ never compromise on good governance میں آپ کو ایک فیصل آباد کا واقعہ بتاتا ہوں۔ آپ کے old posted officers جو ہیں ایک دن میں انہوں نے 246 آفیسروں کو inter district ٹرانسفر کر دیا اور تین دن کے اندر اندر ان میں سے 220 کی ٹرانسفر cancel ہوگئی۔ Actual reason was the money. یہ جو reported cases ہیں یہ کوئی میرے figures بنائے ہوئے نہیں ہیں۔ اس میں اتنے ہی cases ایسے ہیں جو آج تک رپورٹ بھی نہیں

ہوئے ہوں گے۔ اس وقت آپ دیکھیں کہ جس معاشرے میں گینگ ریپ کے cases ہیں' dacoity, ransom and robbery ان کی بنیادی وجوہات کیا ہیں؟ ان کی بنیادی وجوہات یہ ہیں کہ ایک تو سب سے بڑا مسئلہ جو پاکستان کو اس وقت درپیش ہے that is the population growth پڑھے لکھے لوگ جو ایم۔فل اور پی۔ایچ۔ڈی ہیں لیکن jobs نہیں ہیں اور بے روزگاری ہے۔ اس کے بعد کوئی control on the economy نہیں ہے۔ فنانس منسٹر صاحب بیٹھے ہیں انہوں نے figures پڑھی ہوئی ہیں مگر ان بیچاروں کا بجٹ میں کوئی role نہیں ہے۔ آپ سارے ممبران بیٹھے ہیں لیکن آپ کا بجٹ میں کوئی role نہیں ہے۔ آپ صرف یہاں پر ہاتھ کھڑے کریں گے اور گرانٹس پاس کر دیں گے کیونکہ جس سسٹم میں 85 فیصد فنڈ goes to the non develo, آپ غیر ترقیاتی اخراجات پر 85 فیصد دے رہے ہیں اور 15 فیصد ترقیات بھی دے رہے ہیں وہ block allocation ہو جانے گی وہ on going schemes پر چلا جائے گا۔ کسی سسٹم کو چلانے کے لئے آپ جو measure adopt کرنا چاہتے ہیں جتنے یہ ممبرز بیٹھے ہیں یہ مجھے حلفاً بتا دیں کہ دن میں اگر ان کے پاس سو آدمی کام والے آتے ہیں کیا ان میں سے 95 پولیس سے متعلقہ نہیں ہیں؟ پولیس ریفارمز کی بات کر رہے ہیں۔ پولیس 2002 کے بعد مادر پدر آزاد ہو گئی ہے۔ پہلے ایک ایس۔ایچ۔او ہوتا تھا' پرچہ درج ہوتا تھا' غریب آدمی بھینس بیچ کر پیسے دے دیتا تھا۔ اب پہلے جا کر پرچہ درج کراتے ہیں۔ اس میں چار بے گناہ افراد کے نام لکھ دیئے جاتے ہیں۔ اس کے بعد وہ تفتیش کے لئے جاتے ہیں۔ جب تفتیش ہوتی ہے تو وہ کہتے ہیں کہ چار بے گناہ افراد کو نکال دیں' ان کے کتنے پیسے ہیں؟ جب under the Cr P C چالان مرتب ہوتا ہے تو ایس۔ایچ۔او اس کو sign کرتا ہے حالانکہ اس کا اس سے کوئی تعلق ہی نہیں ہوتا۔ آپ کہہ رہے ہیں کہ ہم نے پولیس ضلعی نظام کے ماتحت کر دی ہے' یہ غلط بات ہے۔ کوئی بھی elected آدمی' جتنے یہاں پر بیٹھے ہیں یہ مجھے بتا دیں کہ کیا کسی وزیر نے کسی افسر کی A.C.R negative دی ہے؟ یہ سسٹم کا flaw ہے۔ یہ دو سسٹم کبھی parallel چل نہیں سکتے ہیں کیونکہ اس میں لڑائی ہماری یا ان کی نہیں ہے' دو سسٹمز کی ہے۔ صوبائی اسمبلیوں کا کوئی موجودہ سسٹم میں role ہے؟ مثال

That is regarding the تھے issue کے طور پر میں دوبارہ دہراتا ہوں کہ دو بنیادی
schedule VI میں سے Local Government and the Police. صوبائی سبجیکٹ کو آپ
گئے ہیں۔ آپ ممبران جو اس کے ذمہ دار ہیں نہ آپ اس کو amend کر سکتے ہیں اور نہ اس کو
Without the prior sanction of the President. This is the کر سکتے ہیں ' repeal
Provincial subject. پھر اس کے بعد جو آپ کی powers تھیں وہ devolve ہو کر نیچے لوکل
گورنمنٹ میں چلی گئی ہیں۔ وزراء صاحبان بیٹھے ہیں۔ جب یہ ان کے پاس نیچے چلی گئی ہیں
You have جو ہے power آپ نے They are within the ambit of the District Nazim
confined to one authority that is the District Nazim اگر تو کسی ممبر کا بھائی ناظم
ہے تو He is a sufferer اگر اس کا کوئی نہیں ہے تو It is very comfortable معزز
چیف منسٹر پنجاب نے بڑا اچھا کہا کہ ہم نے پولیس کانسٹیبل کی بھرتی شروع کر دی ہے۔
مجھے امید ہے وہ کرنا بھی چاہتے ہیں اور کرتے بھی ہوں گے کہ پچاس پچاس ہزار روپیہ لے
کر کانسٹیبلان کی بھرتی کی گئی۔ جب آپ کے پاس ایک نوجوان چھ فٹ دو انچ کا ایم اے پاس
available ہے تو اس کی کیا disqualification ہے؟ why was not recruited. آپ
کہتے ہیں کہ یہ پٹرولنگ پوسٹ ہم بنا رہے ہیں آپ مزید dacoits in uniform پیدا کر رہے
ہیں۔ It never ever goes on the quantity, it always goes on the basis of
quality. کل ایک سیمینار تھا that was convention on torture میں کہتا ہوں کہ مجز
against the torture اتنے involved ہیں کیونکہ جب ایک آدمی کو سزا دے کر سزائے
موت کی کوٹھڑی میں بھیجتے ہیں جہاں پر 6 x 6 کا کمرہ ہوتا ہے آپ ادھر آٹھ آدمیوں کو بٹھا
دیتے ہیں۔ آپ کو پتا ہے کہ دنیا میں سب سے زیادہ sexual abuse is always in the
jails لاء اینڈ آرڈر کی اس پر کیا بات ہے؟ جب آپ incompetent corrupt officers کو
پوسٹ کریں گے the result will be this. جب آپ personal relationship سے لوگوں
کو لگائیں گے تو ایسا ہو گا۔ جب آپ کی کورٹ سے لوگوں کو انصاف نہیں ملے گا تو ایسا ہی
رزلٹ ہو گا۔ آپ دیکھیں کہ جب جنگ لگی تھی تو جنگ میں پانچ نوجوان شہید ہو جاتے تھے تو

کہتے تھے کہ بہت ظلم ہو گیا ہے۔ وزیراعلیٰ پنجاب کے ضلع میں 18 آدمی ایک دن قتل ہوئے ہیں۔ خوشاب میں ایک غریب آدمی کے گاڑی روکنے پر پورا گاؤں جلا دیا گیا ہے۔ ملتان کا دیکھیں کہ وہاں پر گانے والی بچیاں جا رہی تھیں تو ان کا گینگ ریپ کیا گیا ہے۔ کبیر والے کا issue دیکھ لیں، فیصل آباد کا دیکھ لیں۔ میں کہتا ہوں کہ آپ مرید کے کا issue دیکھ لیں یہ بڑی لمبی داستان ہے۔ میری as a your brother, colleague آپ سے صرف یہ گزارش ہے کہ آپ خدا کے لئے Just to save the system and to give good governance don't compromise on principles آپ کے ممبران کی کہاں سفارش ختم ہو جاتی ہے کہ اس کو اے۔ایس۔ آئی لگا دیں۔ جب میرے والد ممبر تھے تو مجھے کہنے لگے I give you training میں نے کہا کہ کیا؟ تو انہوں نے جواب دیا کہ جب کبھی تمہیں موقع ملے تو کبھی ایس۔ایچ۔او کی سفارش نہیں کرنی۔ انہوں نے کہا کہ دنیا میں دو مکروہ ترین لوگ ہیں ایک جیل کا employ اور دوسرا پولیس کا employ ہے کیونکہ جب آپ ان کی گرفت میں آ جائیں گے تو یہ دیکھیں کہ میاں نواز شریف ہو یا کوئی بھی ہو تو یہ وہی لوگ تھے جنہوں نے میاں نواز شریف کو بھی جہاز میں ہتھکڑی لگا کر بٹھا دیا تھا۔ یہ مکافات عمل ہے۔ اس سسٹم سے آپ نے بھی گزرنا ہے۔ آپ ایسا ذاتی عمل نہ کریں جسے آپ کو ہی face کرنا پڑے۔ آپ ایس۔ایچ۔او لگوائیں گے تو وہ پیسے لے گا اور نام آپ کا لگے گا مگر آپ انصاف پر آتے ہیں کہ یہ مقدمہ غلط ہے' اس کی بات کرو تو اس پر وزن ہو گا اور survive کر سکیں گے۔ آپ بات کریں کہ ہم نے ملک میں' معاشرے میں انصاف لانا ہے' ہم نے ترقی لانی ہے۔ راجہ صاحب اس بات کو محسوس نہ کریں I have great respect for him آپ on the floor of the House کہتے ہیں کہ ہم ممبران کو ترقیاتی فنڈز دیں گے۔ جناب! میرے باپ کی قبر پر چراغ نہیں' جلنا غریب عوام کی نالی بنے گی' ان کو پانی ملے گا تو اس کی بات ہو گی اور آپ نے آج تک اس کا کچھ نہیں کیا ہے۔ ہم نے احتجاج نہیں کیا ہے۔ آپ میں اتنی اخلاقی جرأت ہونی چاہئے کہ آپ کہیں کہ ہم آپ سے نہیں مانگیں گے۔ خودداری بھی زندگی میں کوئی چیز ہے۔ راجہ صاحب! آپ کے جو double standards ہیں یہ نہیں ہونے چاہئیں۔

You should be very straight, right or wrong. Put a straight question get a straight answer

جناب چیئرمین، آپ نے دس منٹ سے لئے ہیں۔ پلیز! wind up کریں۔

رانا آفتاب احمد خان،: اگر آپ نہیں سننا چاہتے تو میں بیٹھ جاتا ہوں۔

ڈاکٹر محمد جاوید صدیقی، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین، جی' فرمائیں!

تعزیت

جناب ڈپٹی سپیکر کے بھائی کے انتقال پر فاتحہ خوانی

ڈاکٹر محمد جاوید صدیقی، جناب چیئرمین! پچھلے دنوں ہمارے ڈپٹی سپیکر کے بھائی کا انتقال ہو گیا تھا تو بہت ضروری تھا کہ ان کی فاتحہ خوانی کے لئے یہاں بات کی جاتی لیکن شاید لوگ بھول گئے ہوں گے۔ وہ اس اسمبلی کے معزز عہدیدار ہیں۔ میری عرض ہے کہ ان کے بھائی کے لئے فاتحہ خوانی کری جائے۔

جناب چیئرمین، فاتحہ خوانی کی جائے۔

(اس مرحلہ پر جناب ڈپٹی سپیکر کے بھائی
کی وفات پر فاتحہ خوانی کی گئی)

امن عامہ کی صورتحال پر عام بحث

(---جاری)

سید احسان اللہ وقاص، میں بات کرنا چاہتا ہوں۔

جناب چیئرمین، احسان اللہ وقاص صاحب! پانچ منٹ سے زیادہ کسی کو ٹائم نہیں ملے گا۔ جی'

سید احسان اللہ وقاص!

سید احسان اللہ وقاص، اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب چیئرمین! میں آپ کا بے حد ممنون ہوں کہ آپ نے مجھے لاء اینڈ آرڈر کے issue پر بات کرنے کا موقع عنایت فرمایا۔ میں گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ لاء اینڈ آرڈر کی خرابی کی سب سے بنیادی وجہ یہ ہے کہ اگر عدالتیں انصاف نہ فراہم کرتی ہوں ملک کے اندر عدالتوں کے اندر بھی اور ہر سطح پر انصاف کا عمل نہ چل رہا ہو تو اس کے نتیجے میں لاء اینڈ آرڈر کی صورتحال کبھی بہتر نہیں ہو سکتی۔ اس وقت ہمارے ملک میں بدقسمتی کے ساتھ' میں عدالتوں کے حوالے سے کوئی بات نہیں کرنا چاہتا' لیکن آپ کے سامنے ہے کہ جو cases وہاں ہوتے ہیں اس میں کتنی تاخیر ہوتی ہے؟ جیلوں کے اندر جا کر آپ دیکھیں کہ بے گناہ لوگ جو cases میں پھنسے ہوتے ہیں ان کو مدتیں گزر جاتی ہیں اور ان کے cases کا کوئی فیصلہ نہیں ہوتا۔ اسی طرح میں یہ بھی عرض کروں کہ جب آپ ڈاکوؤں اور چوروں کے درمیان بھی امتیاز کرنے لگیں۔ نیب کے وہ ملزم جو 35 کروڑ' 40 کروڑ اور پانچ پانچ ارب روپیہ اس ملک کا کھا جائیں۔ ان کو آپ شاندار ریسٹ ہاؤسز میں رکھیں اور 35 کروڑ روپیہ کھانے والے کے ساتھ ڈیل کر کے اس سے پانچ کروڑ روپیہ وصول کر کے اسے چھوڑ دیں اور ان کو معزز بنا کر رکھیں اور ان کو صاف ستھرا قرار دے دیں تو جو لوگ ایک کروڑ روپے کی یا ایک لاکھ روپے کی یا ایک ہزار روپے کی ڈکیتی کریں ان کے ساتھ تو آپ انتہائی سخت رویہ اختیار کریں اور ان کو جیلوں میں پھینک دیں ان کا کوئی کیس سننے کے لئے تیار نہ ہوں اور نیب کے ڈاکوؤں کے ساتھ deal کرنا شروع کر دیں اس طرح کا اگر اس ملک میں انصاف چلے گا تو پھر امن و امان کی یہی صورتحال ہو گی۔

یہاں پر حالت یہ ہے کہ القاعدہ کے نام پر لوگوں کو مختلف دینی اداروں سے اور مدرسوں سے راتوں رات اٹھا کر لے جاتے ہیں اور کئی کئی مہینے تک ان کے گھر والوں کو یہ معلوم نہیں ہوتا کہ وہ کہاں پر ہیں اور کس کے پاس ہیں؟ نہ تو پولیس کو ان کے بارے میں پتا ہوتا ہے اور نہ ہی کسی اور ادارے کو اس بارے میں علم ہے۔ اس کا نتیجہ یہ ہے کہ لوگوں میں ڈپریشن اور مایوسی پائی جاتی ہے اور اس نظام کے ساتھ لاتعلقی اور اس نظام کے ساتھ ان کا غصہ بیدار ہو رہا ہے اور بڑھ رہا ہے۔ ان زیادتیوں اور ان مظالم کے نتیجے میں یہ نظام گل سڑ رہا ہے اور امن و امان کی حالت تباہ و برباد ہوتی جا رہی ہے۔

جناب چیئرمین! میں آپ کے سامنے دو تین واقعات عرض کرتا ہوں۔ 16۔اپریل کو نوشہرہ ورکاں کے قریب چھوٹے سے واقعے پر 5 افراد کو قتل کر دیا گیا اس کے بعد 4 افراد 15۔اپریل کو ایک نوجوان شادی شدہ خاتون کو اٹھا کر لے گئے اور ظلم و زیادتی کے بعد قتل کر دیا۔ مرید کے میں کیا تماشا ہوتا رہا کہ ایک پاگل اور احمق آدمی نام نہاد جھوٹا پیر بنا رہا اور چھوٹے چھوٹے معصوم بچوں کو اغواء کر کے لے جاتا رہا اور وہ پیر ان بچوں کو قتل کرتا رہا۔ ہمارے معاشرے کی گراوٹ کی یہ سطح ہو چکی ہے کہ 10۔مارچ کو محکمہ صحت کے ایک کلرک کو پولیس نے تھانے میں بلوایا اور مار مار کر اس کو قتل کر دیا اور اس پر کوئی کارروائی نہیں کی گئی۔ ڈونگہ بونگہ کا بڑا مشہور واقعہ ہے وہاں پر لوگوں نے ڈکیتی پر احتجاج کیا اور لوگوں پر پولیس نے فائرنگ کی اور تین افراد جاں بحق ہو گئے۔ ٹاؤن شپ جو کہ میرا اپنا حلقہ ہے وہاں پر شرجیل نامی ایک نوجوان جو کہ جرمنی سے آیا ہوا تھا اور اپنا کمپیوٹر ٹھیک کروانے کے لئے جا رہا تھا پولیس والوں نے اسے روکا اس نے کہا کہ میں اپنا کمپیوٹر ٹھیک کروانے کے لئے جا رہا ہوں مگر اس کے باوجود پولیس والوں نے اسے پیچھے سے گولی مار کر قتل کر دیا۔ اس شہر لاہور میں یہ ہوتا ہے کہ لوگوں کو پکڑ کر لے آتے ہیں ان کو دس دس، بیس بیس ہزار روپے دے کر ان کے گردے نکال کر فروخت کر دیئے جاتے ہیں۔ بڑے بڑے ہسپتال اس کاروبار میں ملوث ہیں۔ ان کو کوئی پوچھنے والا نہیں ہے۔ میں نے کئی بار اس بارے میں تحریک دی ہے مگر اس کو kill کر دیا جاتا ہے۔ میں آخری بات عرض کرنا چاہوں گا کہ اگر آپ نے اس

ملک میں امن و امان قائم کرنا ہے تو پھر سب کے لئے یکساں انصاف نافذ کریں۔ موٹروے پر اگر ایک وزیر غلطی کرے تو اس کا بھی چالان ہوتا ہے اور ایک عام آدمی غلطی کرتا ہے تو اس کا بھی چالان ہوتا ہے اس لئے وہاں پر کوئی غلطی نہیں کرتا لیکن اگر آپ اس شہر میں اور دوسرے حصوں میں کچھ لوگوں کو نوازنے کا قانون رکھیں گے اور کچھ لوگوں کو فائدہ پہنچانے کا قانون رکھیں گے تو پھر امن و امان کبھی قائم نہیں ہو گا۔

جناب چیئرمین، جناب فیصل حیات جبوآنہ!

جناب فیصل حیات جبوآنہ، جناب چیئرمین! میں دل کی گہرائیوں سے آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ آپ نے مجھے موقع دیا۔

ملک نذر فرید کھوکھر، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین، جی' فرمائیں!

ملک نذر فرید کھوکھر، جناب چیئرمین! میری گزارش یہ ہے کہ چونکہ آج لاء اینڈ آرڈر کی صورتحال پر بحث ہو رہی ہے ۔ یہاں پر چیف سیکرٹری صاحب موجود ہیں۔ ان کا پولیس آرڈر 2002 کے تحت پولیس کے ساتھ کوئی concern نہیں ہے۔

جناب چیئرمین، چیف سیکرٹری نہیں بلکہ ہوم سیکرٹری بیٹھے ہوئے ہیں۔

ملک نذر فرید کھوکھر، مجھے تو یہ معلوم نہیں ہے کہ یہ چیف سیکرٹری ہیں یا ہوم سیکرٹری ہیں؟ بہرحال یہاں پر آئی۔جی صاحب چونکہ پولیس کے سربراہ ہیں اور امن و امان کے متعلق جو بات ہو وہ ان کے سامنے ہونی چاہئے تاکہ انہیں پتا چلے کہ کیا مسائل ہیں اور کیا باتیں ہو رہی ہیں۔ میرے خیال میں اگر تو وہ available ہیں تو انہیں ابھی طلب کیا جانا چاہئے اور ان کی موجودگی میں ہی ساری بات ہونی چاہئے۔

جناب چیئرمین، جی' وزیر قانون صاحب!

وزیر قانون و پارلیمانی امور، جناب چیئرمین! ہمارے آئی۔جی صاحب اسلام آباد میں ہیں۔ کل بھی انہیں توجہ دلاؤ نوٹس کے سلسلہ میں آنا تھا لیکن وہ اسلام آباد ایک میٹنگ میں ہیں اور

انشاء اللہ تعالیٰ وہ Monday کو آجائیں گے۔

جناب چیئرمین، اگر آئی۔جی صاحب نہیں آسکتے تھے تو ایڈیشنل آئی۔جی صاحب آجاتے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور، جناب چیئرمین! ایڈیشنل آئی۔جی صاحب آئے ہوئے ہیں اور وہ تشریف فرما ہیں۔

جناب چیئرمین، جی، فیصل حیات جبوآنہ صاحب آپ اپنی بات جاری رکھیں۔

جناب فیصل حیات جبوآنہ، جناب سپیکر! میں وزیر قانون، ہوم سیکرٹری اور ایڈیشنل آئی۔جی صاحب کی موجودگی سے فائدہ اٹھاتے ہوئے اس پورے ایوان کی توجہ اپنے حلقے کے ایک کیس کی طرف دلانا چاہتا ہوں۔ موضع کوٹ شاکر میں حلقے کا ایک گاؤں ہے جہاں پر آج سے تقریباً 25/26 دن پہلے ایک خاتون کو گن پوائنٹ پر اغوا کر لیا گیا۔ کچھ لوگ اسے اٹھا کر لے گئے اور سات دن بعد اسے چھوڑا گیا۔ سات دن بعد جب اسے چھوڑا گیا تو اس کے لواحقین نے تھانے میں ایف۔ آئی۔ آر درج کروانے کی کوشش کی تو پولیس والوں نے انہیں زدوکوب کیا اور ایف۔ آئی۔ آر درج نہ کی۔ اس کے بعد وہ عدالت میں چلے گئے اور سیشن جج صاحب کے حکم سے ان کی ایف۔ آئی۔ آر درج ہوئی۔ مدعی جب چوکی کوٹ شاکر میں گئے تو چوکی انچارج سب انسپکٹر ریاض نے کہا کہ یہ پرچہ جھوٹا ہے اور میں تو پہلے ہی اس پرچے کو نہیں دینا چاہتا تھا کیونکہ یہ عدالت کا حکم تھا اس لئے میں نے اپنا فرض ادا کرتے ہوئے اپنا فرض تو ادا کر دیا ہے مگر آپ اس میں جھوٹے ہیں اس لئے میں کسی صورت بھی اس کی انکوائری نہیں کروں گا۔ اس کے علاوہ چوکی انچارج نے مدعی کو تھپڑ مارے اور کہا کہ میں ابھی جا کر اس عورت کے بیان لیتا ہوں کہ آپ سچی بات کر رہے ہیں یا جھوٹی بات کر رہے ہیں۔ ابھی مدعی چوکی پر ہی موجود تھے کہ چوکی انچارج اپنی گاڑی میں بیٹھ کر مدعیہ کے گھر چلا گیا اور اسے مارپیٹ کر سفید کاغذ پر اس کے انگوٹھے لگوا لئے۔ اس بات کو اخبارات نے بھی شائع کیا اور میں نے خود بھی D.P.O صاحب کو درخواست کی کہ آپ ذاتی طور پر اس کیس کو take up کریں اور سنیں۔ میری submission یہ ہے کہ گینگ ریپ اور یہ زیادتیاں کیوں ہوتی ہیں؟ ان کی وجوہات کیا

ہوتی ہیں؛ یقیناً ان کی وجوہات یہی ہیں کہ پولیس والے مدعیوں کی بجائے ملزمان کو ریلیف دیتے ہیں اور اس کیس کے بارے میں لوگوں نے جب مجھے بتایا کہ اس کی وجہ کیا ہے تو پتا چلا کہ ملزمان کا والد سعودی عرب میں رہتا ہے ان کے پاس اچھے خاصے پیسے ہیں اور وہ مالدار لوگ ہیں یہی وجہ ہے کہ ملزم خود کہہ رہا ہے کہ میں اس کیس پر اڑھائی لاکھ روپے لگانے کے لئے تیار ہوں اور اس کیس کی دو لاکھ روپے کی deal ہوئی ہے اس وجہ سے نہ تو پولیس نے کوئی مقدمہ درج کیا ہے اور نہ ہی ملزم کو پکڑا گیا ہے۔ ان حقائق کی وجہ سے گینگ ریپ ہو رہے ہیں۔ اس میں پولیس کی سراسر زیادتی ہے۔ اگر اسی طرح کا ماحول رہا تو گینگ ریپ کی تین ماہ میں تعداد 1532 ہے تو یہ بڑھ کر کہیں زیادہ ہو جائے گی۔

جناب چیئرمین، آپ تشریف رکھیں۔ راجہ صاحب نے آپ کی بات سن لی ہے۔

راجہ ریاض احمد، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین، جی، راجہ صاحب!

راجہ ریاض احمد، شکریہ۔ جناب چیئرمین! آپ نے اپنا وعدہ پورا کیا اس پر میں آپ کا مشکور ہوں۔ آج آپ لاء اینڈ آرڈر پر بحث کر رہے ہیں تو دو حکومتی ارکان نجف سیال صاحب اور دوسرے جھنگ سے تعلق رکھتے ہیں، نے حکومت کو defend کرنے کی بجائے، ہم نے اس ہاؤس میں دیکھا ہے کہ حکومتی ارکان لاء اینڈ آرڈر پر بحث کرتے ہیں تو وہ بتاتے ہیں کہ ہم اس میں کیا کیا بہتری لا رہے ہیں لیکن انتہائی افسوس کی بات ہے کہ حکومتی ارکان اپنے حلقوں اور علاقوں کے مسائل اور اپنی تکالیف یہاں بحث میں لا رہے ہیں۔ انہوں نے کوئی ایسی بات نہیں بتائی جو کہ حکومت پنجاب اس صورتحال کی بہتری کے لئے کر رہی ہو کیونکہ میں یہ سمجھتا ہوں کہ لاء منسٹر صاحب کی موجودگی سے فائدہ اٹھاتے ہوئے کہ ہم نے پولیس کو جو بے لگام گھوڑا بنا دیا ہے اس کے بعد تو مسائل بہت زیادہ بڑھ گئے ہیں۔ جس طرح رانا آفتاب صاحب نے یہاں پر figures بتائی ہیں---

جناب نجف عباس سیال، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین، جی، نجف صاحب!

جناب نجف عباس سیال، راجہ صاحب! میں یہ وضاحت کر دوں کہ ہماری حکومت نے ماورائے قتل کے سلسلے میں جو اصلاحات کی ہیں الحمد للہ جنرل پرویز مشرف کے دور میں اتنی improvement ضرور ہوئی ہے کہ یہاں پر ماورائے قتل نہیں ہوئے اور ہم نے اسے یہاں پر appreciate بھی کیا ہے اور جو جائز مسائل ہیں جنہیں ہم face کر رہے ہیں انہیں point out بھی کیا ہے۔

جناب سمیع اللہ خان، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین، جی، سمیع اللہ خان صاحب!

جناب سمیع اللہ خان، جناب چیئرمین! میں آپ کے احترام میں بیٹھ گیا تھا چونکہ پوائنٹ آف آرڈر نہیں ہونا ہے لیکن نجف سیال صاحب کو آپ نے اجازت دی تو اس حوالے سے میں بھی اپنا ایک نقطہ نظر پیش کرنا چاہتا ہوں کہ اس ہاؤس میں پرسوں ایک فاضل ممبر اور وزیر کے درمیان بڑی کھل کر بات ہوئی تھی کہ نجف سیال صاحب نے ایک وزیر پر اس ہاؤس میں کھڑے ہو کر کسی اخباری بیان کے تحت نہیں بلکہ واضح طور پر ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن میں بددیانتی اور بھرتیوں کے حوالے سے ڈاکٹر شفیق صاحب پر الزامات لگائے تھے جس پر ڈاکٹر صاحب نے ایک دن کا وقت لیا تھا اور یہ چیلنج قبول کیا تھا کہ میں سارے facts and figures اس ہاؤس کے سامنے رکھوں گا چونکہ اب یہ بات اس ہاؤس کی امانت ہے تو ڈاکٹر صاحب نے یہ وعدہ کیا تھا کہ وہ بے قاعدگیوں کے تمام الزامات اس ہاؤس میں پیش کریں گے اور اگر اس میں یہ ثابت ہو جائے کہ میرے محکمے میں کوئی ایسی بے قاعدگی ہوئی ہے تو میں استعفیٰ دے دوں گا اور اگر نجف صاحب کے جو الزامات ہیں وہ غلط ہوں تو نجف صاحب استعفیٰ دیں۔ یہ پرسوں کی بات ہے چونکہ اس دن یہ طے ہوا تھا کہ اس ہاؤس میں سارے نتائج نکلیں گے تو میری آپ سے گزارش ہے کہ چونکہ رانا صاحب سے بھی بات ہوئی ہے کہ لاء اینڈ آرڈر کی بات زیادہ اہم ہے تو

اس کو Monday پر رکھ لیں تا کہ یہ بات ہو جائے۔

جناب چیئرمین، ٹھیک ہے۔ اس کا فیصلہ Monday کو رکھ لیتے ہیں۔ اب یہ طے ہو گیا ہے کہ Monday کو فیصلہ کریں گے چونکہ لاء اینڈ آرڈر آج ضروری ہے۔

محترمہ نشاط افزا، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین، جی محترمہ فرمائیں!

محترمہ نشاط افزا، محترم جناب چیئرمین! میں آپ کی وساطت سے آج اس پورے ایوان سے جو کہ ہماری حکومت اور اپوزیشن بنچز پر مشتمل ہے سے سوال کرنا چاہتی ہوں کہ ہمیں اس اسمبلی میں آئے ڈیڑھ پونے دو سال ہونے کو ہیں اور آج تک ہم یہی کر رہے ہیں کہ باتیں کرتے ہیں' نشاندہی کی جاتی ہے' سوال کئے جاتے ہیں مگر ابھی تک ہمیں پتا نہیں لگا کہ ہم جو شکایت کرتے ہیں۔۔

درد و الم کی اک تصویر ہیں ہم
قصہ درد سناتے ہیں کہ مجبور ہیں ہم

جناب چیئرمین! آپ کو ہم سناتے ہیں اور آپ سنتے ہیں اور وزراء کی فوج ظفر موج جو یہاں پر بیٹھی ہے وہ ایک کان سے سن کر دوسرے کان سے ہماری شکایات کو اڑا دیتی ہے۔ میں آپ کی وساطت سے حکومتی ارکان سے پوچھتی ہوں کہ آج تک ہماری شکایت کا کیا ازالہ کیا؟ ہماری کہاں شنوائی ہوئی؟ اس کا کیا سدباب ہوا؟ میں یہ بھی گزارش کرنا چاہتی ہوں کہ ایک ایسی نیوٹرل کمیٹی تشکیل دی جائے جو یہ دیکھے اور چیک کرے کہ ہم جو اراکین اسمبلی یہاں پر شکایات کرتے ہیں اس کا کیا ازالہ کیا گیا۔ ورنہ تو کوئی بات ہی نہیں بنتی۔ روز ہی سنتے اور سناتے ہیں اور بس ایوان کا بھی قیمتی وقت ضائع ہوتا ہے اور ہمارا بھی وقت ضائع ہوتا ہے۔ اس کا کیا سدباب ہے؟ یہی میں کہنا چاہ رہی تھی۔

راجہ ریاض احمد، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین، جی' راجہ صاحب!

راجہ ریاض احمد ، جناب چیئرمین! میں یہ گزارش کر رہا تھا کہ جرائم میں جو اضافہ ہو رہا ہے اس کے پیچھے میرے خیال میں بنیادی وجہ یہ ہے کہ پولیس کا جو نیا آرڈیننس 2002 آیا ہے اس میں پولیس کو اتنے زیادہ اختیارات دے دیئے گئے ہیں کہ پچھلے تین ماہ کے figures رانا آفتاب صاحب نے پڑھے ہیں جو کہ 24 فیصد بڑھ گئے ہیں۔ میری آپ سے یہ گزارش ہے کہ ڈکیتی، چوری، بم دھماکے، صوبائی وزراء کا اغواء ہونا، اس کے بعد اگر ہم یہ کہیں کہ ملک میں یا صوبہ پنجاب میں لاء اینڈ آرڈر کی صورتحال بہتر ہے تو یہ ایک مذاق ہو گا۔ اتنے زیادہ figures بڑھنے کی وجہ حکومتی ارکان اور موجودہ صوبائی حکومت کو دیکھنی چاہئے کہ یہ figures اتنے زیادہ کیوں بڑھ گئے ہیں؟ انہیں دیکھنا چاہئے کہ اس کی شرح بڑھنے کے پیچھے کیا وجوہات ہیں؟ کہیں لوگوں کو انصاف نہ ملنے کی وجہ سے تو اس شرح میں اضافہ نہیں ہو رہا، کیا بے روزگاری کی وجہ سے تو جرائم کی شرح میں اضافہ نہیں ہو رہا؟ کیا پولیس کو جو بے انتہا اختیارات دے دیئے گئے ہیں اس کی وجہ سے تو یہ figures نہیں بڑھ رہے؟ یہ تمام چیزیں حکومت کو دیکھتے ہوئے اس چیز کی کھوج لگانی چاہئے کہ جرائم کی شرح میں اتنا زیادہ اضافہ کیوں ہوا ہے؟

میں آپ کی وساطت سے یہ گزارش کروں گا کہ میرے خیال کے مطابق ان figures کے بڑھنے کی وجہ پولیس کو جو بے لگام کر دیا گیا ہے وہ ہے اس پر یہ اپنی ریسرچ کریں اور یہ figures جو بڑھ رہے ہیں ان پر کنٹرول کریں۔ بہت مہربانی شکریہ۔

جناب چیئرمین، محترمہ فرزانہ راجہ صاحبہ!

محترمہ فرزانہ راجہ، شکریہ جناب چیئرمین! اس سے پہلے کہ میں بات شروع کروں تو میری گزارش یہی ہو گی کہ ٹریژری بنچز پر جو حکومتی ارکان یا لوگ وہاں بیٹھے ہیں یہ نہ سمجھیں کہ اپوزیشن صرف تنقید برائے تنقید ہی کرتی ہے اور اس کا مقصد حکومت کی طرف سے چلائی جانے والی تمام پالیسیوں یا قوانین کی مخالفت ہی کرنا ہوتا ہے بلکہ of course اپوزیشن بھی اپنے حلقوں سے اپنی constituency سے یہاں بیٹھ کر کروڑوں عوام کی نمائندگی کر رہی ہے of course وہ بھی concern feel کرتے ہیں ان لوگوں کے لئے جنہوں نے انہیں

ووٹ دیا اور یہاں اسمبلیوں میں بھیجا۔

یہاں میں لاء اینڈ آرڈر کی بات کرنے سے پہلے رانا آفتاب احمد صاحب کے facts and figures کی بات کروں گی کہ انہوں نے اتنے accurate facts and figures دیئے ہیں جس کی تفصیل میں میں نہیں جاؤں گی کہ وہ کیا ہیں؟ آپ اسی سے اندازہ لگا سکتے ہیں جو انہوں نے بتایا کہ ان تین مہینوں میں 24 فیصد لاء اینڈ آرڈر کی حالت خراب ہوئی ہے۔ اس میں چوری، ڈکیتی، راہزنی اور قتل کی وارداتیں پورے پنجاب میں ہوئیں اور سب سے زیادہ جو قابل تشویش بات ہے کہ ریپ اور گینگ ریپ کے cases میں بہت حد تک اضافہ ہوا ہے اور میں اس کی صرف ایک مثال دوں گی کیونکہ میں زیادہ تفصیل میں نہیں جا سکتی، یہ بہت زیادہ چیزیں ہیں۔ نارووال میں ایک بچی جو کہ مسیحی برادری سے تعلق رکھتی تھی اس بچی کو گینگ ریپ کا نشانہ بنایا گیا، اس کو نہ صرف اپنے علاقے میں بلکہ بعد میں لاہور لایا گیا اور لاہور میں بھی اس کے ساتھ زیادتی جاری رکھی گئی۔ اس بچی کے والدین، ورثا اور برادری کے لوگ احتجاج کرنے کے لئے نیشنل اسمبلی کے سامنے تقریباً دس دن تک کیمپ لگاتے رہے۔ آپ کو یہ سن کر حیرت ہو گی کہ جب انہوں نے وہاں کیمپ لگایا تو اس دن برونائی کے شاید وزیراعظم ملک میں آ رہے تھے اور اس چیز کو چھپانے کے لئے کہ ہمارے ملک میں کیا کیا ہو رہا ہے میں اس چیز کی گواہ ہوں کہ اس بچی کے جتنے بھی ورثا، والدین اور باقی سپورٹرز جس میں سوشلسٹ اور کچھ سوشل ورکر خواتین اور مرد بھی وہاں موجود تھے ان کو تھانہ سیکرٹریٹ میں گرفتار کر لیا۔ مجھے جب اطلاع ملی تو میں اور ہماری ایم۔این۔اے شیریں رحمٰن وہاں موقع پر پہنچیں اور تھانہ سیکرٹریٹ کے ایس۔ایچ۔او نے ان لوگوں کو رہا کرنے سے انکار کر دیا۔ انہوں نے کہا کہ ان کے خلاف تو اب ایف۔آئی۔آر درج ہو گی، ان کو ہم نہیں چھوڑ سکتے۔ ہم نے ان سے جو اہم بات کہی وہ یہ تھی کہ ایک غریب بچی جس کے ساتھ پہلے ہی گینگ ریپ ہوا ہے اور وہ ایک victim ہے اور انصاف کے لئے وہ نیشنل اسمبلی کے دروازے پر کھڑی ہے کہ شاید اتنے بڑے ایوان میں سے لوگ باہر آئیں اور مجھے انصاف دلا سکیں اور جو لوگ اس کے ذمہ دار ہیں ان کو کیفر کردار تک پہنچا سکیں لیکن اس کا الٹ یہ ہوا کہ اسی بچی کے ورثاء اور اس کے لئے احتجاج کرنے والے لوگوں

کو تھانے میں بند کردیا گیا اور ان کے خلاف ایف۔ آئی۔ آر درج کر دی گئی۔ جب یہ سلوک ہوگا اور جب انصاف نہیں ملے گا اور جو انصاف دینے والے اور دلوانے والے ہیں وہ انصاف مانگنے والوں پر ہی ظلم کریں گے اور انہیں تھانوں میں بند کردیں گے اور یہ اس چیز کا پیغام دیا جارہا ہے کہ آپ ظلم کے خلاف آواز مت اٹھائیں اگر آپ ظلم کے خلاف آواز اٹھائیں گے تو ہم آپ کی آواز ہمیشہ کے لئے دبادیں گے۔ دوسری طرف ایک عورت جو کہ پولیس کے ہی محکمے میں کام کرتی ہے اس کو اپنے ہی colleague اور اپنے ہی افسران harass کر رہے ہیں اور اس کو اجازت نہیں دے رہے کہ وہ صحیح طریقے سے اپنے فرائض سر انجام دے سکے۔ ایک عورت جو ایک جگہ کام کرنے جا رہی ہے جب تک اس کو وہاں پر ہی تحفظ نہیں ملے گا جو دوسروں کو تحفظ دینے والی ہے تو وہ عوام کے لئے اور دوسری عورتوں کو کیا تحفظ دے سکتی ہے؟

تیسرا اہم اور آخری واقعہ میں بتاتی ہوں کہ ہماری گرلز کالج کی پرنسپل فرحت نسیم جن کا تعلق دولتانہ ٹاؤن تحصیل گوجر خان سے ہے وہ میرے ہی علاقے سے تعلق رکھتی ہے اس خاتون کو کالج کے اندر آ کر محمد خان بھٹی جو کہ اس علاقے کے یونین کونسل کے کونسلر ہیں انہوں نے آ کر نہ صرف اس کو ہراساں کیا بلکہ اس کو گالیاں بھی دیں اور اس کے ٹیبل اور کرسیوں کو ٹھڈے مار کر گرایا گیا اور اس کو کہا کہ میں تمہارے ساتھ وہ سلوک کروں گا کہ تم اپنے خاندان کے سامنے سر نہیں اٹھا سکو گی۔ پھر جناب! آگے سنیئے کہ وہ خاتون ہمت پکڑ کر اس کے خلاف اے۔ایس۔پی کے پاس جاتی ہے کیونکہ ایس۔ایچ۔او نے تو پرچہ درج نہیں کیا تھا' پھر ایف۔ آئی۔ آر درج ہو جاتی ہے۔ اس کے بعد وہ خاتون pressurize اور harass کی جاتی ہے۔ اپنے ای۔ڈی۔او کے ذریعے اس علاقے کے نائب ناظم ضلع راولپنڈی راجہ جاوید اخلاص جو اس ایوان کے بھی ممبر رہ چکے ہیں ان کے ذریعے اور بہت سارے لوگ جو کہ اس وقت حکمران جماعت سے تعلق رکھتے ہیں وہ اس خاتون کو اتنا pressurize کرتے ہیں کہ وہ ای۔ڈی۔او کے دفتر میں بیہوش ہو جاتی ہے۔ اس کو وہاں سے ایمرجنسی میں اٹھا کر لایا جاتا ہے اور سنٹرل ہسپتال میں اس کو طبی امداد دی جاتی ہے۔ جب ہم لوگوں کو پتا چلا تو ہم پھر

موقع پر دوبارہ پہنچے اس خاتون کو ساتھ لیا اور ہم نے وعدہ کیا کہ ہم تم کو انصاف دلوائیں گے اور میں نے اس سے وعدہ کیا کہ میں اسمبلی میں تمہارے لئے آواز اٹھاؤں گی۔ جب میں نے یہاں پر adjournment motion جمع کروائی تو آپ یقین کریں کہ اس کو یہ کہہ کر واپس کردیا گیا کہ یہ موضوع اس کے لئے صحیح اور مناسب نہیں ہے اس لئے یہ acceptable نہیں ہے۔ وہ مجھے واپس کردیا گیا صرف اس عورت کی آواز دبانے کے لئے اور میری آواز دبانے کے لئے کہ کہیں وہ اس عورت کے لئے آواز نہ اٹھائے۔ میں یہاں پر گزارش کروں گی کہ جو عورت ایک گرلز کالج کی پرنسپل ہے' جو ہماری بچیوں کے مستقبل کی محافظ ہے اور وہ وہاں پر ایک سسٹم رائج کرنا چاہتی ہے لیکن اس کو وہاں سسٹم رائج کرنے نہیں دیا جاتا۔ وہاں پر وہ ڈھونگ اور زبردستی اپنے طریقے سے غیر قانونی اور غلط کام کروانے کے لئے اس کو pressurize کیا گیا تو میں یہاں پر وزیر قانون سے گزارش کروں گی کہ سب سے پہلے تو اس چیز کو یقینی بنائیں لاء اینڈ آرڈر کی حالت کو بہتر کرنے کے لئے کہ سب سے پہلے حکومت تین چیزوں کو پیش نظر رکھے۔ ایک ہے writ of law دوسری ہے writ of Govt اور تیسری good governance جب یہ تینوں چیزیں نہیں ہوں گی تو اس وقت تک ایک عام آدمی کو انصاف نہیں مل سکے گا' لاء اینڈ آرڈر کی حالت بہتر نہیں ہوگی کیونکہ مثال کیا ہے؟ جب یہ دیکھا جاتا ہے کہ حکومتی ارکان کھلے عام اس طرح سے دوسروں کے ساتھ زیادتی کر رہے ہیں تو جو چھوٹے موٹے چور' ڈاکو اور لٹیرے ہیں وہ بھی اس سے ہمت باندھتے ہیں اور وہ بھی پھر وہی کچھ کرتے ہیں جو ان کے بڑے اور حکومتی ارکان کر رہے ہیں۔

جناب چیئرمین، جی مہربانی' آپ تشریف رکھیں۔ اب اس کے بعد جناب وارث کلو ہیں۔ پھر عابدہ جاوید ہیں۔

لیفٹیننٹ کرنل(ر) شجاعت احمد خان، پوائنٹ آف آرڈر!

جناب چیئرمین، جی شجاعت صاحب!

لیفٹیننٹ کرنل (ر) شجاعت احمد خان، جناب چیئرمین! میں اس خاتون کے علم کے لئے گوش گزار کرنا چاہتا ہوں کہ یہ حقیقت ضرور ہے کہ لاء اینڈ آرڈر کی حالت مکمل طور پر ٹھیک نہ ہے ہر حکومت میں یہ مسئلہ رہا ہے اور اس میں تشویش پائی جاتی رہی ہے لیکن میں آپ کو یہ بتانا ضروری سمجھتا ہوں کہ جتنا اس حکومت کو احساس ہے لاء اینڈ آرڈر ٹھیک کرنے کا خاص طور پر پولیس کو ٹھیک کرنے کا۔ اس محکمے پر بہت کچھ کام ہو رہا ہے اور مجھے پکی امید ہے کہ عنقریب جب عملی طور پر یہ سسٹم implement ہونا شروع ہوجائے گا تو اس کا رزلٹ آپ کے سامنے آنا شروع ہوجائے گا۔ دوسری بات یہ کہ خاتون جو بات کر رہی تھیں۔

جناب چیئرمین، ٹھیک ہے۔ اب آپ تشریف رکھیں یہ لاء اینڈ آرڈر پر بحث ہو رہی ہے۔

لیفٹیننٹ کرنل (ر) شجاعت احمد خان، جناب چیئرمین! یہ میرے حلقے کا کیس ہے۔ اس کا میں جواب دینا ضروری سمجھتا ہوں۔

جناب چیئرمین، ٹھیک ہے۔ آپ تشریف رکھیں۔ آپ کی بات ہو گئی ہے۔

لیفٹیننٹ کرنل (ر) شجاعت احمد خان، جناب چیئرمین! برائے مہربانی میری بات سن لیں یہ نارووال کا کیس ہے۔ میرے حلقے کا ہے۔ یہ میرا گاؤں ہے اور میں یہاں رہتا ہوں۔ جہاں غلط کام ہوتے ہیں ان کا بتانا بہت ضروری ہے' نشاندہی کرنا بہت ضروری ہے لیکن for the sake of it اس کو exploit کرنا اگر کوئی کام اللہ تعالیٰ کی طرف سے by chance ہونا شروع ہو جاتا ہے' اگر آپ اس کو بھی غلط طور پر پیش کریں تو پھر اچھے لوگ کہاں جائیں گے؛ جو ڈی۔پی۔او نارووال ہے میں نے اس کی پوسٹنگ نہیں کروائی I dont know but I think he took the pressure سیاسی دباؤ' محکمے کا دباؤ اور وہاں پر ہماری پارٹی کے کچھ بندے ایسے ہیں جنھوں نے ملی بھگت سے میرا جیو ٹی۔وی پر بھی نام دیا۔ میں ان کا نام نہیں لینا چاہتا۔ انہوں نے کہا کہ کرنل شجاعت صاحب نے کہا کہ پیسے کھلا کر ان کے منہ بند کردیں حالانکہ اس علاقے میں Did you find out I probably take the stern stand کہ انصاف ہونا چاہئے۔ محترمہ! اس کیس' میں میں آپ کو بتانا چاہتا ہوں کہ

You can bet any thing with me even my M P.A ship that this case will be handled in the best possible way. Please do not exploit.

آپ اس معاملے کو خواہ مخواہ اچھال رہی ہیں۔ آپ کوئی اچھا کام کریں اس میں اپنی ہی appreciation ہے اور

I must appreciate and say openly that D.P O Narowal has withstood the pressure of all kinds.

اور اس کے اوپر انصاف ہو رہا ہے۔

جناب چیئرمین: جی بہت شکریہ۔ جی وارث کلو صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے کالونیز: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب چیئرمین! شکریہ، آپ نے مجھے بات کرنے کا موقع دیا۔ میں یہاں یہ عرض کرنا چاہوں گا کہ یہ بالکل درست ہے کہ امن و امان کی صورتحال ہمارے صوبے میں بھی کوئی مثالی نہیں ہے بلکہ خراب ہے لیکن میں یہ کہوں گا کہ یہ مسئلہ پورے ملک کا ہے کیونکہ ہمارے پورے ملک میں امن و امان کی صورتحال خراب ہے۔ یہ آج کا مسئلہ نہیں ہے۔ رانا آفتاب صاحب نے جو figures دی ہیں وہ بھی درست نہیں ہیں۔ امن و امان کی صورتحال پہلے بھی خراب تھی اور آج بھی خراب ہے۔ یہ سابقہ پالیسیوں کا تسلسل ہے۔ ان پالیسیوں کی وجہ سے مسائل دن بدن مزید بڑھتے چلے جا رہے ہیں۔

رانا آفتاب احمد خان: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین: رانا آفتاب صاحب پوائنٹ آف آرڈر پر ہیں۔

رانا آفتاب احمد خان: جناب والا! فاضل رکن نے ابھی کہا ہے کہ جو figures رانا آفتاب نے دیئے ہیں وہ درست نہیں ہیں۔ یہاں گیلری میں ہوم سیکرٹری صاحب تشریف فرما ہیں۔ کلو صاحب ان کے ساتھ کوئی وقت مقرر کر لیں۔ ہم ان figures کو چیک کر لیتے ہیں۔ میں نے یہ figures اپنے ذاتی علم غیب کی بدولت نہیں دیئے۔ میرے پاس district-wise figures موجود ہیں جو کہ میں انھیں دینے کے لئے تیار ہوں۔ یہ انھیں چیک کروا لیں، اگر غلط ثابت ہوں تو

I will apologize for that. آپ کھلے ذہن کے ساتھ اس کو accept کریں۔ یہ دیکھیں کہ ایم۔پی۔ایز کے ساتھ کتنے اشتہاری لوگ باہر آ جاتے ہیں' آپ اپنے گریبان میں جھانکیں' ان figures کی طرف مت جائیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے کالونیز : بہت شکریہ' رانا صاحب نے بڑا اچھا مشورہ دیا ہے۔ رانا صاحب نے جو figures دیئے ہیں ان کے متعلق میں نے deny نہیں کیا بلکہ میں نے یہ کہا ہے کہ overall ایسی صورتحال ہے۔ یہ figures ٹھیک ہوں گے لیکن پہلی حکومتوں میں بھی حالات ایسے ہی رہے ہیں۔ امن و امان کی صورتحال پورے ملک میں خراب ہے اور اس کی ایک بڑی وجہ سابقہ حکومتوں کی پالیسیاں ہیں۔ میں نے یہ عرض کیا ہے۔ شاید رانا صاحب غلط guess کر گئے ہیں۔

جناب والا! میں یہ بتاؤں گا کہ اس کی بڑی وجہ ہماری literacy ratio ہے۔ ہمارے ملک میں literacy ratio حقیقت میں بہت کم ہے۔ ہمارے ملک کا بہت بڑا مسئلہ جہالت اور تعلیم کی کمی ہے۔ اس حوالے سے میں اپنے وزیراعلیٰ چودھری پرویز الٰہی کی کاوشوں کو خراج تحسین پیش کروں گا کہ جنھوں نے تعلیم کے لئے خاصا بجٹ مختص کیا ہے اور وہ اس جانب پوری توجہ مبذول کئے ہوئے ہیں۔ انھوں نے پڑھا لکھا پنجاب کے سلوگن سے ایک تحریک شروع کی ہوئی ہے۔ میں دعا گو ہوں کہ اللہ تعالیٰ انھیں اپنے ان عزائم میں کامیاب و کامران کرے۔

جناب چیئرمین! ہمارے ملک کا دوسرا اہم مسئلہ انصاف کا مہیا نہ ہونا ہے۔ انصاف دو طرح کا ہوتا ہے۔ ایک معاشرتی اور دوسرا معاشی۔ ہمارے ملک میں معاشرتی انصاف سے بڑھ کر معاشی انصاف بڑا مسئلہ ہے۔ ہمارے ملک میں disparity of wealth اس حد تک ہو گئی ہے کہ 40 فیصد لوگ below poverty line چلے گئے ہیں اور 5 فیصد لوگ ایسے ہیں کہ جن کے پاس اتنی زیادہ دولت ہے کہ وہ اپنے ملک میں کبھی کبھار صرف سیر یا سیاست کرنے کے لئے آتے ہیں۔ زیادہ وقت ملک سے باہر گزارتے ہیں کیونکہ ہمارا ملک ان کے رہنے کے قابل نہیں ہے تو اس ملک کی معاشیات کو ٹھیک کرنے کی ضرورت ہے۔ جب معاشیات ٹھیک ہو گی تو پھر ہمارے

صوبے اور ملک کے مسائل بہت حد تک حل ہو جائیں گے۔ اگر آپ معاشیات ٹھیک نہیں کریں گے' دولت کی تقسیم proper نہیں ہو گی تو پھر امیر لوگ امیر تر اور غریب لوگ غریب تر ہوتے جائیں گے۔ آپ زکوٰۃ و عشر کے اداروں کو energize کریں' انھیں empower کریں' اس کی wealth صحیح معنوں میں غرباء میں distribute کریں۔ آپ بیت المال کو energize کریں' اس کو manage کریں تاکہ لوگوں میں دولت کی تقسیم proper طریقے سے ہو اور غربت کم ہو سکے۔ دوسرا لوگوں کو اس ملک میں انصاف ملنا چاہئے۔ اگر آپ انصاف نہیں دیں گے تو میں یہ بتا رہا ہوں کہ پھر حسن نثار کے اس شعر کے مصداق ہو گا کہ :

راستے بند کئے دیتے ہو دیوانوں کے
ڈھیر لگ جائیں گے آنگن میں گریبانوں کے

آپ ایوانوں میں باتیں کرتے رہیں گے لیکن اسی طرح قتل ہوتے رہیں گے' اسی طرح ریپ ہوں گے اور اسی طرح بم پھٹیں گے۔ میں یہ کہتا ہوں کہ خدارا! آپ disparity of wealth ختم کریں اور ملک میں معاشی انصاف لائیں۔ آپ معاشی انصاف لائیں گے تو انشاء اللہ تعالیٰ سب کچھ ٹھیک ہو جائے گا۔

جناب چیئرمین! آپ کچھ جلدی میں ہیں لہذا میں آخر میں صرف ایک درخواست کرنا چاہوں گا۔ ابھی Police Ordinance اور Local Government Ordinance کی بات ہو رہی تھی۔ چونکہ ہم اپنے level پر نہ اسے درست کر سکتے ہیں اور نہ ہی اس میں کوئی تبدیلی کر سکتے ہیں کیونکہ یہ 6th شیڈول میں ہے۔ البتہ ہم یہاں سے سفارش ضرور کر سکتے ہیں۔ دو واقعات میرے اپنے ضلع خوشاب میں ہوئے ہیں' میں ان کا عینی شاہد ہوں کہ Police Ordinance اور Local Government Ordinance اس بابت خاموش تھے۔ ایک میں تو جج بچا ہو گیا لیکن دوسرے کیس میں جب وہاں پر لوگ آئے' وہ پورا ایک mob تھا اور اس mob نے D.C.O پر حملہ کر دیا' سیشن جج کی عدالت پر حملہ کر دیا۔ وہاں میں خود موجود تھا اور ہمارے پاس ایسا کوئی سسٹم نہیں تھا کہ ہم ان کو روکیں۔ ابھی میڈیا نے ایک کیس غلط رپورٹ کیا ہے' اس حوالے سے دوستوں نے بھی یہاں پر بات کی ہے۔ وہاں بھی سارا سلسلہ mob کا ہوا ہے' کسی ایک

آدمی یا دہشت گرد نے کچھ نہیں کیا۔ ایک واقعہ ہوا' وہ ایک موٹر سائیکل کی لڑائی تھی جسے ہجارد بنا دیا گیا اور وہاں mob اکٹھا ہو گیا' دو' اڑھائی' تین سو لوگ اکٹھے ہو گئے۔ بے چارے مسلم شیخوں نے پولیس کو اطلاع بھی کی لیکن ان کے rescue کے لئے کوئی نہیں پہنچا کیونکہ یہ سسٹم انھیں کوئی رستہ نہیں دے رہا تھا تو میں recommend کروں گا کہ یہاں سے سفارش کی جائے کہ قومی تعمیر نو بیورو ان خامیوں کو درست کرے کیونکہ 6th شیڈول کو ہم نہیں چھیڑ سکتے۔ بہت بہت شکریہ۔

جناب چیئرمین، مہربانی۔ محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری صاحبہ!

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری، بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب چیئرمین ! بہت شکریہ کہ آپ نے مجھے وقت دیا۔ آج ہمیں یہاں امن و امان کے حوالے سے بات کرنی ہے لیکن بڑے افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ صوبہ پنجاب میں نہ تو law ہے اور نہ ہی order ہے۔ لاء وہ ہے کہ جس کے تحت کوئی پولیس آرڈر مسلط کر دیا گیا ہو۔ پولیس کی لگامیں تو پہلے ہی کسی کے ہاتھ میں نہیں تھیں اب اسے بالکل ہی بےلگام کر دیا گیا ہے۔ کسی مہذب معاشرے میں قوانین کیوں بنائے جاتے ہیں؛ قوانین کسی معاشرے کی اصلاح کے لئے' معاشرے کو کسی اچھی سمت لے جانے کے لئے بنائے جاتے ہیں۔ رانا آفتاب صاحب نے یہاں ایوان میں دل لرزا دینے والے facts and figures دیئے ہیں۔ پولیس آرڈر کے بعد مزید اس ملک میں کیا ہو گا؛ میں خصوصی طور پر خواتین کے حوالے سے بات کرنا چاہوں گی کہ خواتین کے خلاف جرائم بڑھتے چلے جا رہے ہیں۔ ان کی وجوہات جاننے کی ضرورت ہے۔ اس وقت صوبہ پنجاب میں پانچ خواتین وزیر ہیں۔ ہم سمجھتے تھے کہ جب یہ پانچ خواتین وزراء' خواتین کی نمائندگی کریں گی تو بہتری کی صورت پیدا ہو گی۔ جہاں ناانصافی ہو گی یہ خواتین وہاں انصاف دلانے کے لئے کھڑی ہوں گی' پہنچیں گی لیکن افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ نارووال' لاہور اور ملتان میں جو کچھ ہوا اس بابت آج تک کسی خاتون وزیر کی طرف سے کوئی ایسی بات نظر نہیں آئی کہ کسی نے کسی کو تسلی دی ہو۔ کسی نے کہا ہو کہ ہم آپ کے ساتھ کھڑے ہیں۔ کسی نے وہاں پر جا کر اس کو تسلی دینے کی کوشش کی ہو۔

وزیر بہبود آبادی، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین، جی محترمہ فرمائیں!

وزیر بہبود آبادی، جناب والا! میں ذاتی طور پر ملتان گئی تھی وہاں میں نے کھلی کچہری لگائی۔ اس فیملی کو بلایا اسے تسلی دی اور پولیس کو بلا کر تنبیہہ کی کہ آپ اس کام میں کیوں تاخیر کر رہے ہیں؟ جن لوگوں نے بھی یہ اندوہناک واقعہ کیا ہے انھیں فوری طور پر پکڑیں۔ اس کے بعد اس پر اچھا خاصا کام ہوا ہے۔

جناب چیئرمین، شکریہ۔ جی محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری!

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری، شکریہ جناب چیئرمین! آپ نے ابھی فرمایا تھا کہ اب پوری بحث کے دوران کوئی پوائنٹ آف آرڈرز نہیں ہوں گے لیکن آپ ہی کا دوبارہ فیصلہ ہے تو میں کیا کہہ سکتی ہوں؟

جناب چیئرمین، شروع ادھر سے ہوا اس لئے چلتا رہا ہے۔

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری، جناب سپیکر! چلیں کوئی بات نہیں۔

جناب چیئرمین، ہم سب کی تقریر سنیں گے اور سب کو ٹائم دیں گے۔

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری، جناب سپیکر! میں محترمہ کی بات کا جواب دینا چاہتی ہوں۔ میں محترمہ وزیر صاحبہ کی بڑی عزت کرتی ہوں یہ جس واقعہ کی طرف ہماری توجہ دلا رہی ہیں اور کہہ رہی ہیں کہ یہ وہاں گئی تھیں لیکن میرے علم کے مطابق محترمہ وہاں ایک شادی attend کرنے گئی تھیں۔ یہ specifically کسی مظلوم خاتون کے لئے نہیں گئی تھیں۔ مجھے یہ بتا دیں کہ ان کے جانے کے بعد اصلاح کا کیا پہلو نظر آیا؟ ان کے آرڈرز کے بعد پولیس نے اس میں کیا آرڈر کئے؟ اس خاتون کے ساتھ کیا کیا گیا؟ یہ بھی بتا دیں لیکن میری تقریر کے بعد۔

وزیر بہبود آبادی، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین، محترمہ! آپ تشریف رکھیں۔ بعد میں آپ کی بات سنیں گے۔ بعد میں آپ کو وقت دیا جائے گا۔

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری ، جناب سپیکر! میں یہ کہنا چاہ رہی ہوں کہ جس طرح محترمہ فرزانہ راجہ صاحبہ نے ذکر کیا' جس طرح رانا صاحب نے گینگ ریپ اور ریپ کے حوالے سے لسٹ بتائی ہے وہ بہت کم cases ہیں۔ ابھی ہمارا معاشرہ اس سائیڈ پر نہیں گیا کہ ہر عورت یہ courage کرے کہ جس کے ساتھ زیادتی ہو اور وہ اٹھ کر کھڑی ہو جائے اور اپنے cases درج کرائے کیونکہ اس سے اس خاندان کو ذلت کا سامنا کرنا پڑتا ہے اور جس طرح بعد میں اس فیملی کو حالاتface کرنے پڑتے ہیں اس لئے ہرعورت یہ حوصلہ نہیں کرتی۔ رانا صاحب نے جو cases بتائے ہیں میں یقین سے کہتی ہوں کہ اس وقت خواتین کے ساتھ جو گینگ ریپ اور ریپ کے cases ہو رہے ہیں یہ ان کا پانچ فیصد بھی نہیں ہوں گے۔ اس کی وجہ کیا ہے؟ اس کی وجہ یہ ہے کہ ہم میں سے ہی بااثر شخصیات پولیس میں ہوں یا حکومتی ارکان میں سے ہوں جب وہی ملزموں کی پشت پناہی کریں گے۔ عدالتوں کی صورتحال یہ ہے کہ جب ہم کہتے ہیں کہ عدالتیں آزاد نہیں ہیں۔ جب ہم کہتے ہیں کہ پولیس والے غلط کرتے ہیں تو آپ کہتے ہیں کہ یہ آپ کا ذاتی مسئلہ ہے۔ آپ ذاتی مسئلہ بنا دیتے ہیں۔ اگر عوام کی بات کرنا ذاتی مسئلہ ہے' اگر عورتوں کے بارے میں بات کرنا ذاتی مسئلہ ہے تو ہم یہ کہیں گے اور یہ آواز اٹھائیں گے کہ عورتوں کے خلاف یہ ظلم و زیادتی ان کی پشت پناہی سے ہو رہی ہے ۔ حکومت اس میں involve ہے۔ آپ پولیس cases دیکھیں کہ کتنے زیادہ پولیس cases بن گئے ہیں جن gang rapes میں پولیس involve ہے' ان cases میں کیا ہوتا ہے؟ کچھ بھی نہیں۔ کیا آج تک کبھی کسی پولیس والے کو کوئی سزا ملی ہے جس نے عورت کے ساتھ زیادتی کی یا جس نے ملزموں کی پشت پناہی کی ؟ کیا پورے ملک کی تاریخ میں کبھی اس کا ازالہ ہوا ہے؟ کبھی بھی نہیں ہوا۔ راجہ صاحب سے میری درخواست ہے چونکہ اس وقت ایڈیشنل آئی۔جی صاحب اور ہوم سیکرٹری صاحب بھی تشریف رکھتے ہیں کہ اس وقت جو پنجاب کی صورتحال ہے اور تین ماہ بعد پتا نہیں اس کی کیا عبرتناک صورتحال ہو گی؟ خدارا! خواب غفلت سے اٹھ جائیے۔ اس پنجاب کے بارے

میں اور خاص طور پر پنجاب کی عورتوں کے بارے میں سوچئے۔ جب ہم پر یہاں طنز کئے جاتے ہیں' جب ہمارا مذاق اڑایا جاتا ہے تو ہم سمجھ سکتے ہیں کہ جو عورتیں باہر بیٹھی ہیں وہ کیا accept کر رہی ہیں کہ اس پنجاب کے اندر ان کے ساتھ کیا ہو گا؟ اس حکومت سے میری التجا ہے' میری درخواست ہے کہ خدا کے واسطے اب پرویز مشرف صاحب کے گن گانے کی بجائے کوئی اور کام بھی کرلیں۔ لاء اینڈ آرڈر کی صورتحال کو بھی کچھ دیکھ لیجئے۔ 8/8 قتل ہوتے ہیں لیکن کسی کو کوئی پرواہ نہیں ہے۔ عورت قتل کر دی جاتی ہے' بچوں کے ٹکڑے کئے جاتے ہیں لیکن کسی کو کوئی پرواہ نہیں ہے۔ پھر کہتے ہیں کہ ظلم جب حد سے بڑھ جاتا ہے تو مٹ جاتا ہے۔ پھر یہ نہ ہو کہ ان کی حالت وہ ہو جائے کہ یہ نہ ادھر کے رہیں نہ ادھر کے رہیں۔ پھر جو عوام کا سیلاب آئے گا اور جس طرح سے ان کو بہا کرلے جائے گا اس کے لئے ان کو تیار رہنا ہو گا۔ بہت شکریہ مہربانی۔

جناب چیئرمین، شکریہ۔ محترمہ عابدہ جاوید!

محترمہ عابدہ جاوید، شکریہ جناب چیئرمین! میں سب سے پہلے تو آپ کا شکریہ ادا کرتی ہوں اور یہ کہتی ہوں کہ آپ سب لوگوں کو میری بات غور سے سننی ہے۔ میں سب سے پہلے پوری دنیا کو ایک پیغام دینا چاہتی ہوں کہ اسلام دین امن ہے۔ اسلام دین سلامتی ہے۔ اسلام دین متوازن ہے۔ اسلام دین فطرت ہے۔ اب میں امریکہ کو پیغام دینا چاہتی ہوں کہ کیا تم دنیا کے ساتھ انصاف کر رہے ہو؟ کیا تم اقوام عالم کا احترام کر رہے ہو؟ اب میں اپنے پاکستان کی طرف آتی ہوں۔ ہم امن و امان کی بات کرتے ہیں۔

وزیر بہبود آبادی، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین، محترمہ! آپ تشریف رکھیں۔ آرڈر پلیز۔

محترمہ عابدہ جاوید، آپ بات سننے کی ہمت پیدا کریں۔ سچ سننے کا حوصلہ رکھیں۔

وزیر بہبود آبادی، جناب والا! انھیں ہر وقت غصے میں نہیں رہنا چاہئے۔

محترمہ عابدہ جاوید، ہم انصاف کی بات کر رہے ہیں لیکن وہ شیطان کی بات کر رہی ہیں۔ اب میں پاکستان کی طرف آتی ہوں۔ ہم امن و امان کی بات کرتے ہیں۔ کیا کبھی ہم نے سوچا کہ امن و امان کیسے قائم ہو گا؟ کبھی ہم نے اس پر غور کیا؟ کبھی نہیں کیا اس لئے نہیں کیا کہ ہم نہیں چاہتے۔ اسلام کہتا ہے کہ نظام عدل رائج کیا جائے۔ اپنے ملک میں عدلیہ کو آزاد کیا جائے۔ وکلاء جھوٹی گواہیاں لے کر آتے ہیں اور جھوٹی وکالتیں کرتے ہیں اور کیا ججوں کے پاس انصاف کا ترازو ہے؟ آپ اس بات کو سوچئے۔ امن و امان اس وقت تک قائم نہیں ہو سکتا جب تک آپ تمام لوگوں کو ایک جیسا انصاف نہیں دیں گے۔ امن و امان اس وقت تک قائم نہیں ہو سکتا جب تک قانون کی گرفت نہیں ہو گی اور عدلیہ آزاد نہیں ہو گی۔

جناب چیئرمین! اب میں اپنے پنجاب کی طرف آتی ہوں۔ ہمارے صوبے میں امن و امان کیوں نہیں ہے؟ اس لئے نہیں ہے کہ کوئی کسی کی نہیں سنتا۔ قانون کا کوئی احترام نہیں ہے۔ اب میں اپنے علاقے کی طرف آتی ہوں۔ ہمارے علاقے میں ایسے گیٹ لگائے گئے ہیں۔۔۔ (قطع کلامیاں)

جناب چیئرمین، آرڈر پلیز آرڈر۔ خاموشی اختیار کریں۔

محترمہ عابدہ جاوید، جناب والا! اب میں گیٹوں کی بات کرتی ہوں کہ سڑکوں کے کناروں پر گیٹ لگانے کی اجازت کس نے دی؟ کیا قانون اس بات کی اجازت دیتا ہے کہ جس کا دل چاہے جا کر دیواریں بنالی جائیں' جا کر گیٹ لگا دیئے جائیں۔ سڑکیں تو اس لئے بنائی جاتی ہیں کہ عوام کو سہولت ہو' عوام کو آنے جانے میں آسانی ہو۔ اب میں اپنے ٹاؤن شپ کی طرف آتی ہوں۔ ہمارے ٹاؤن شپ میں جس کا جو دل چاہتا ہے وہ کرتا ہے۔ وہاں کرپشن انتہا پر ہے۔ حلقہ NA-127 میں ٹاؤن شپ اور گرین ٹاؤن میں کرپشن انتہا پر ہے۔ وہاں ٹاؤن کا ناظم کوئی بات نہیں مانتا۔ T.M.A کسی کی بات نہیں سنتا۔ ہم حق کی بات کہتے ہیں لیکن ہمیں جھٹلانے کی کوشش کی جاتی ہے۔ کیا ہم اپنے وطن کے لئے برا سوچتے ہیں؟ کیا ہم اپنے علاقے کے لئے برا سوچتے ہیں؟ کیا ہم اپنی عوام کے لئے برا سوچتے ہیں؟ میں کہتی ہوں کہ ان گیٹوں کو توڑ کر

پھینک دیا جائے۔ قانون کا احترام کیا جائے اور قانون کا احترام کروایا جائے۔ امن و امان اس وقت قائم ہو گا جب سب کو یکساں انصاف میسر ہو گا۔ شکریہ

جناب چیئرمین، جی' مجاہد علی شاہ صاحب!

سید مجاہد علی شاہ، بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ○ جناب چیئرمین! میں آپ کا بے حد مشکور ہوں کہ آپ نے مجھے آج کے اہم موضوع امن عامہ پر بات کرنے کا موقع فراہم کیا۔ یہاں ہم اس لئے آتے ہیں کہ ہمارے محکمہ جات میں جو کمزوریاں ہیں' غلطیاں ہیں اور سسٹم میں خرابیاں ہیں اس کی نشاندہی کریں۔

جناب چیئرمین، وقت ایک گھنٹہ کے لئے بڑھایا جاتا ہے۔

آوازیں، نہیں نہیں۔ آج جمعہ ہے۔

جناب چیئرمین، 1-30 بجے جمعہ ہوتا ہے۔ ہم سب جمعہ پڑھیں گے۔

جناب ارشد محمود بگو، جناب والا! میری یہ گزارش ہے کہ سوموار تک اس بحث کو لے جائیں۔ آج جمعہ کا دن ہے وقت تھوڑا ہے۔ میری اس سلسلہ میں گزارش ہے کہ وزیر قانون نے کہا ہے کہ آئی۔جی صاحب نے سوموار کو آنا ہے۔ ایک گھنٹہ سوموار کو بھی رکھ لیں وزیر قانون نے اس کا جواب بھی دینا ہے۔

جناب چیئرمین، سید مجاہد علی شاہ!

سید مجاہد علی شاہ، جناب چیئرمین! میں عرض کر رہا تھا کہ ہم سب دوست یہاں بیٹھے ہیں یہاں پر نجف سیال صاحب کے بیل کی بھی بات ہوئی ----

جناب چیئرمین، آپ امن عامہ پر اپنی بات شروع کریں۔

سید مجاہد علی شاہ، میں یہی بات کر رہا ہوں۔

جناب چیئرمین، آپ نے نجف سیال صاحب کے بیل کی بات نہیں کرنی۔ یہ cross talk ہے کسی کا نام نہیں لینا۔ آپ چیئر کو مخاطب کریں یہ بات اچھی نہیں ہے۔

جناب نجف عباس سیال، جناب والا! اگر یہ ذاتیات پر بات کریں گے تو پھر میں بھی ڈسٹرکٹ کونسل کی بات کروں گا یہ ڈسٹرکٹ کونسل میں رہے ہیں اس کا بھی ذکر آئے گا اور وہاں پر کافی باتیں ایسی ہیں۔۔۔

MR CHAIRMAN: No cross talk please.

جناب نجف عباس سیال، جناب والا! میں عرض کروں گا کہ

وفا کرو گے تو وفا کریں گے
جفا کرو گے تو جفا کریں گے
ہم آدمی ہیں آپ جیسے
جو تم کرو گے وہ ہم کریں گے

سید مجاہد علی شاہ، جناب والا! میں چیئرمین ڈسٹرکٹ کونسل تھا تحصیلدار نہیں تھا۔

جناب چیئرمین، آپ اپنی بات شروع کریں۔

سید مجاہد علی شاہ، جناب چیئرمین! یہ جو police reforms آپ لائے ہیں اس سسٹم پر بات کرنا چاہتا ہوں اور میرا یہ ایمان ہے اور میری یہ سوچ ہے کہ کوئی بھی بات اگر ہم اس ہاؤس میں کھڑے ہو کر کریں تو وہ تنقید برائے تنقید نہیں ہونی چاہئے۔ اصلاح کی نیت سے بات ہونی چاہئے' positive بات ہونی چاہئے۔ کمزوریاں ہر گورنمنٹ میں کچھ نہ کچھ رہی ہیں۔ میں یہ بھی مانتا ہوں کہ پچھلے دور میں بھی امن عامہ کی صورتحال کچھ زیادہ اچھی نہ تھی۔ ایک وقت ایسا تھا کہ ہم اس وقت پریشان ہوتے تھے۔ میاں شہباز شریف صاحب کی گورنمنٹ تھی لاء اینڈ آرڈر کی حالت بہت خراب ہو گئی۔ ہم سوچتے تھے کہ یہ کیسے کنٹرول ہو گا۔ مگر آپ یقین کریں کہ کچھ ہی مہینوں میں لاء اینڈ آرڈر کو ایسے طریقے سے کنٹرول کیا گیا کہ اس وقت کے جو دہشت گرد تھے اس وقت کے جو ڈاکو اور ڈکیت تھے وہ پنجاب چھوڑ کر بھاگنا شروع ہو گئے تھے۔ ایک وقت وہ بھی تھا دوسرے صوبوں کے مجرم ہمارے صوبوں میں آنا شروع ہو گئے تھے۔ ان کی اصلاحات کے بعد وہ وقت آیا کہ وہ مجرم پیشہ حضرات پنجاب کو چھوڑنے پر مجبور ہو گئے۔ میں

عرض کرتا ہوں کہ ہم نے جو اب پولیس کا نیا سسٹم introduce کروایا ہے۔ پچھلے دنوں سابقہ آئی۔جی صاحب ملتان تشریف لے گئے اور انہوں نے تمام ایم۔پی۔ایز کو وہاں پر دعوت دی کہ آئیں اور آپ پولیس سسٹم پر بات کریں تو انہوں نے وہاں پر تقریر کی اور کہا کہ ہم نے پولیس کو اتنے وائرلیس سسٹم دیئے ہیں' اتنی گاڑیاں دے دی ہیں' اتنے ہتھیار دے دیئے ہیں' اتنی پولیس نفری بڑھا دی ہے تو میں نے ان سے بھی یہ کہا تھا کہ جناب آئی۔جی صاحب! آپ نے سب کچھ کیا آج مجھے یہ بتائیں کہ کیا آپ جو یہ چیزیں مہیا کر رہے ہیں اس سے سسٹم کیسے بہتر ہو گا؟ آپ ابھی تک بنیاد پر نہیں آ رہے' آپ اصل بات کو جڑ سے نہیں پکڑ رہے کہ اصل بات کیا ہے؟ انہوں نے پوچھا کہ بتائیں اصل بات کیا ہے؟ تو میں نے انہیں عرض کیا کہ جناب آئی۔جی صاحب! جب تک آپ اپنے پولیس افسران' پولیس کے سپاہی کے بچوں کا بندوبست نہیں کریں گے اس کے خاندان کے پیٹ کا بندوبست نہیں کریں گے اس وقت تک یہ معاملہ ٹھیک نہیں ہو گا۔ آپ انہیں تنخواہ تین ہزار' چار ہزار دیتے ہیں اور ان سے کام بہت زیادہ لیتے ہیں بلکہ ان کو اتنی powers دے دی ہیں کہ وہ چاہیں تو وزیر کو پکڑ کر بٹھا دیں' چاہے کسی ایم۔پی۔اے کو پکڑ کر بٹھا دیں۔ روزانہ یہاں پر تحاریک استحقاق پیش ہوتی ہیں۔ جب تک ہم پولیس کے اہل خانہ کے پیٹ کے لئے بندوبست نہیں کریں گے اس وقت تک معاملات درست نہیں ہوں گے۔ میں نے انہیں کہا کہ آپ پولیس ڈیپارٹمنٹ کے ملازمین کا فوج کے ملازمین سے موازنہ کریں۔ ایک فوجی جوان اور ایک پولیس کا سپاہی کیا کیا سہولیات لیتا ہے؟ میں چاہتا ہوں کہ جو سہولیات ان کے سپاہی کو اور حوالدار کو ملتی ہیں وہی پولیس کے سپاہی اور اے۔ایس۔آئی کو بھی ملنی چاہئیں۔ ٹھیک ہے آپ اس کو ایس۔ایچ۔او لگاتے ہیں اور اس کے پاس بڑی power ہوتی ہے مگر حالت یہ ہے کہ ایس۔ایچ۔او کے پاس رہنے کے لئے گھر تک نہیں ہوتا۔ اس کے بچوں کو سکول چھوڑنے کے لئے کوئی بندوبست نہیں ہے' اس کے بچوں کو پڑھانے کے لئے کوئی بندوبست نہیں ہے' اس کے بچوں کے علاج کے لئے کوئی بندوبست نہیں ہے۔ ہم جب فوج کے متعلق یہ کہتے ہیں کہ وہ حلال کی روزی کھاتے ہیں تو وہ کیسے حلال کی روزی نہ کھائیں؟ وہاں تو یہ ہے کہ ان کا جو سی۔ایم۔ایچ

ہسپتال ہے وہاں پر کسی سپاہی کی، کسی لیفٹیننٹ کی، کسی بریگیڈیر کی اور اہل خاندان کی طبیعت خراب ہوتی ہے، کوئی problem آتی ہے، بیماری آتی ہے تو اس کو یہ پریشانی نہیں ہوتی کہ میں ان کے علاج کے لئے کہاں سے بندوبست کروں گا؛ وہ سی۔ ایم۔ایچ جاتے ہیں اور وہاں پر یہ نہیں ہوتا کہ ان کو کوئی دوائی لکھ کر دے دی جائے کہ ہمارے پاس موجود نہیں ہے، بازار سے لے آئیں یا یہ آپریشن ہم نہیں کر سکتے یہ آپ باہر سے کروا لیں۔ سو فیصد سہولیات وہاں سے انہیں میسر ہوتی ہیں۔ اسی طرح سے تعلیم کو آپ لے لیں جو ملٹری کے اس وقت تعلیمی ادارے ہیں۔ میں یہ بھی نہیں کہہ رہا کہ ان کے پاس یہ سہولتیں کیوں ہیں؛ ان کے پاس ہونی چاہئیں مگر اسی pattern پر آپ پولیس کے جوانوں کے لئے پولیس کے افسران کے لئے بندوبست کریں گے۔ ان کے بچوں کے لئے کوئی بندوبست کریں گے۔ ان کو سہولیات دیں گے پھر آپ ان سے یہ توقع رکھ سکتے ہیں کہ شاید وہ آپ کے سسٹم کو چلائیں۔ سسٹم جو آپ نے دیا ہے اس سسٹم میں یقین کریں، بظاہر یہ سسٹم بھی بہت اچھا ہوگا، بہت خوب صورت ہوگا مگر ہم یہ کہتے ہیں کہ بنیادی طور پر اس سسٹم کے تحت کن لوگوں کو ہم powers دے رہے ہیں۔ اس وقت investigation کے لئے ہم نے ایک علیحدہ cell بنایا ہے لیکن اس cell کی یہ پوزیشن ہے کہ ایس۔ایچ۔او بیٹھا ہے اس نے پرچہ درج کرنے کے لئے پیسے لینے ہیں۔ اس کے بعد وہ فارغ۔ پرچہ صحیح درج ہوا ہے یا غلط درج ہوا ہے وہ جانے یا وہ پارٹی جانے۔ اس کے بعد وہ بے چارے دوسرے مرحلے پر investigation cell پہنچ جاتے ہیں اور investigation cell کی یہ پوزیشن ہے کہ وہاں پر جو ہمارے پاس ناکارہ سٹاف ہے جو ایس۔ایچ۔او لگنے کے قابل نہیں ہے ان کو ہم نے investigation cell میں بٹھا دیا ہے۔ جناب وزیر قانون صاحب میں آپ سے request کرتا ہوں کہ جب تک ہم بنیاد کو صحیح نہیں کریں گے، ان افراد کو صحیح نہیں کریں گے، corrupt لوگوں کو وہاں سے نہیں ہٹایا جائے گا آپ ان کو جتنے مرضی اختیارات دے دیں، آپ جتنی ان کے لئے بہتری پیدا کر لیں کبھی بہتری نہیں ہو سکتی۔

جناب چیئرمین، شکریہ۔ آپ wind up کریں۔

سید مجاہد علی شاہ، جناب والا! میں wind up کرتا ہوں۔ آپ دیکھیں کہ پولیس میں سزا کا جو طریقہ کار ہے کہ ایک ایس۔پی یا ڈی۔آئی۔جی جب کسی ایس۔ایچ۔او کو معطل کرتا ہے، آپ ایک ایس۔ایچ۔او کا ریکارڈ اٹھا کر دیکھیں تو وہ ہزاروں مرتبہ suspend ہوا ہوگا۔ ان کی کوئی حد مقرر ہو کہ آپ اتنے غلط کیسز کریں گے تو اس کے بعد ہم آپ کو ہاتھ جوڑ کر گھر بھیج دیں گے۔ وہ ایس۔ایچ۔او جو چاہے کرے اور ہم جتنی بڑی سزا اسے دے لیں لیکن وہی ایس۔پی مجبور ہو کر اسی تھانے میں سال دو سال یا چار سال کے بعد اسے ایس۔ایچ۔او لگائے گا تو وہ سزا کہاں گئی؟ تو میری یہ request ہے کہ پولیس افسران کی بدمعاشی، ان کی غلطیوں اور ان کے جرائم کی ایک حد ہو کہ آپ کی یہ حد ہے اگر اس کے بعد آپ غلط ثابت ہوئے تو ہم آپ کو کان سے پکڑ کر باہر نکال دیں گے۔

جب تک ہم یہ سسٹم نہیں لائیں گے اس وقت تک کوئی بہتری نہیں ہو سکتی۔ مجھے پوری امید ہے کہ اگر ہم مثبت طریقے سے کوشش کریں تو یہ تمام مسائل حل ہو سکتے ہیں اور ہم یہاں اسی لئے آتے ہیں۔ میں دوبارہ یہ کہتا ہوں کہ ہم قطعاً اس لئے یہاں نہیں آتے کہ ایک دوسرے کے اوپر تنقید کریں اور اسی طرح کی باتیں کریں۔ ہم تو اصلاح کے لئے آتے ہیں اور فیلڈ میں جو ہمارا ذاتی مشاہدہ ہوتا ہے وہ ہم آ کر آپ کو بتاتے ہیں کہ وہاں یہ حالات ہیں تو لاء منسٹر صاحب سے میری request ہے کہ نئے پولیس آرڈر کا نئے سرے سے جائزہ لیں۔ جب سے یہ ضلعی نظام آیا ہے مجھے پتا ہے کہ یہاں بیٹھے ہوئے تمام دوست اس کے خلاف ہیں مگر مجبوری ہے ہم اسے ختم نہیں کر سکتے اس چیز کو آپ بھی جانتے ہیں اور باقی سب جانتے ہیں۔

جناب چیئرمین، شاہ صاحب! تشریف رکھیں۔ بڑی مہربانی۔ آپ تشریف رکھیں۔ آپ نے بڑی لمبی تقریر کر لی ہے اور ہم نے آپ کی بہت باتیں سن لی ہیں، تشریف رکھیں۔

سید مجاہد علی شاہ، جناب چیئرمین! صرف دو منٹ لوں گا۔ ملک میں ڈیموکریٹک سسٹم بڑی مشکل سے چلتا ہے۔ ہمارے ذہن جمہوری نہیں ہیں۔ میں اپنی بات کرتا ہوں کہ اگر آپ مجھے کسی تحصیل یا ضلع میں ناظم بنا کر بٹھا دیں تو میں نے اپنے دوستوں کا خیال کرنا ہے اور اپنے مخالف

کی ایسی کی تیسی کرنی ہے اور کوشش کرنی ہے کہ اسے جیل بھجوایا جائے۔ جب ہمارے ذہن ہی جمہوری نہیں ہیں اور ہم انہیں اتنی powers دیتے ہیں۔ اب نئی power دے دی گئی ہے کہ اب ایس۔پی کی اے۔سی۔آر بھی ضلعی ناظم لکھے گا تو وہ لوگوں کو کہاں سے انصاف دے گا؟ جب آپ ان کے سارے اختیارات اپنے پاس رکھ رہے ہیں انہیں کوئی آزادی نہیں دے رہے اور ایک پولیٹیکل شخص کو اختیار دے رہے ہیں جس نے اپنے گروپ کی حفاظت کرنی ہے جس کا ڈیموکریٹک ذہن ہی نہیں ہے۔ یہ کیسے ممکن ہے کہ وہ پوری عوام کو ایک آنکھ سے دیکھے گا اور اس سسٹم کو صحیح طریقے سے چلائے گا؟ اس سسٹم کو بیلنس کرنے کی ضرورت ہے۔ مہربانی کریں اور یہ اس سسٹم کے متعلق دوبارہ سوچیں۔ شکریہ

جناب چیئرمین: شیخ اعجاز احمد۔یہ آخری مقرر ہوں گے کیونکہ اس کے بعد ہم نے اجلاس ملتوی کرنا ہے۔ سوموار کو اجلاس ہوگا جو ساتھی لاء اینڈ آرڈر پر تقریر کرنے سے رہ گئے ہیں انہیں سوموار کو قانون سازی کے بعد ٹائم ملے گا۔ راجہ صاحب ensure کریں کہ آئی۔جی اس دن تشریف لائیں گے اور آپ کی باتیں سنیں گے۔ شیخ صاحب! آپ بھی سوموار کو بات کرنا چاہتے ہیں؟

شیخ اعجاز احمد: جناب چیئرمین! میں بھی اسی دن بات کرنا چاہتا ہوں لیکن اس ضمن میں میں آپ کے سامنے تھوڑی سی بات رکھنا چاہتا ہوں۔

جناب چیئرمین: شیخ صاحب! ٹھیک ہے۔ آپ سوموار کو کرلیں۔ چودھری صاحب! آپ بات کر لیں۔

چودھری محمد اشرف کمبوہ: جناب چیئرمین! آپ کا بہت شکریہ کہ آپ نے مجھے لاء اینڈ آرڈر پر بات کرنے کا موقع دیا۔

جناب چیئرمین! ہم نے جس طرح پولیس کو بے لگام کیا ہوا ہے کیا یہ صوبے میں لاء اینڈ آرڈر apply کرسکتی ہے؟ یہ بالکل نہیں کرسکتی۔ میں اس میں آپ کو ایک دو مثالیں دوں گا۔ آپ دیکھیں جہاں پر بھی ڈکیتیاں ہوتی ہیں وہاں کون سی موٹر سائیکلیں استعمال ہوتی ہیں؟ یا تو وہ موٹر سائیکلیں استعمال ہوتی ہیں جو پہلے ہی ڈکیتوں سے برآمد کی گئی پولیس کے پاس ہوتی

ہیں بلکہ تھانے داروں کے بیٹے ان موٹر سائیکلوں کے اوپر پولیس لکھ کر استعمال کرتے ہیں۔ اگر آپ بھی چاہیں تو تھانہ ماڈل ٹاؤن گوجرانوالہ سے 500 سے 1000 روپیہ مہینے میں وہ موٹر سائیکل کرائے پر لے سکتے ہیں جو ڈکیتیوں میں استعمال ہوتی ہیں اور ڈکیتوں سے ہی برآمد کی ہوئی ہوتی ہیں۔ یہ انتہائی افسوس کا مقام ہے۔ اس کے علاوہ پولیس کن کن جرائم میں ملوث نہیں ہے۔ میں منشیات کے کاروبار کے حوالے سے اپنے حلقے پی پی -91 کا حوالہ دوں گا وہاں منشیات کا کاروبار پولیس کی سرپرستی میں ہوتا ہے۔ تھانہ پیپلز کالونی کی حدود میں میری یونین کونسل آتی ہے وہاں پر آپ فجر کے بعد دیکھیں تو منشیات فروشوں کی لائنیں لگی ہوتی ہیں۔ وہاں پر ہول سیل اور ریٹیلر لائنوں میں لگ کر منشیات لیتے ہیں اور پولیس ان کے خلاف کارروائی نہیں کرتی کیونکہ ان سے انہیں منتھلی ملتی ہے۔ منشیات فروش جنہیں منشیات بیچتے ہیں انہی سے ڈکیتیاں کرواتے ہیں۔ گرجاک تھانے میں پچھلے دنوں ایک شہزاد گینگ پکڑا گیا' ان کا اخبار میں بھی بیان publish ہوا ہے کہ ایک سال پہلے کسی آدمی نے گرجاک پولیس والوں کو پیسے دے کر یہ کہا تھا کہ ان لوگوں کو آپ نے "پھینٹا" لگانا ہے۔ پولیس والوں نے انہیں تشدد کا نشانہ بنایا۔ وہی 17/18 سال کے لڑکے آج ایک سال بعد ڈکیتی میں پکڑے گئے ہیں اور انہوں نے یہ اعتراف کیا ہے کہ ہمیں ڈکیت بنانے والی پولیس ہے۔ جس بندے نے پیسے دے کر ہمارے ساتھ زیادتی کروائی ہم نے پہلی ڈکیتی اسی کے گھر سے شروع کی۔ دوسرے تھانے کو ہم پیسے دیتے رہے ہیں لیکن چونکہ تھانہ گرجاک سے ہماری بات نہیں ہوئی تھی لہذا انہوں نے ہمیں گرفتار کر لیا۔ یہ تو ان ڈکیتیوں کا حال ہے۔ لین دین کے معاملات میں بھی پولیس ڈکیتیوں اور اغواء برائے تاوان کے جھوٹے پرچے درج کر کے لوگوں کے ساتھ مل کر کام کرتی ہے۔ پچھلے دنوں تھانہ گرجاک میں لین دین کے مسئلے میں میرے حلقے سے پولیس والوں نے ایک بندہ اٹھایا اور انہیں کہا کہ کسی کا کوئی لڑکا گم ہو گیا ہے اسے ہمیں دے دیں۔ وہاں اغواء برائے تاوان کا پرچہ درج کیا ہوا تھا۔ جب اس کے وارثان نے اپنا گھر دوسری پارٹی کے نام لکھ کر دے دیا تو پولیس نے حلف پر اغواء برائے تاوان کا پرچہ بالکل خارج کر دیا۔ میرے حلقے ہی کا ایک عبدالستار نامی آدمی ہے اس کا اپنے پارٹنر کے ساتھ لین دین کا مسئلہ تھا تو اس کے پارٹنر نے اس کے

خلاف تھانہ صدر گوجرانوالہ میں ڈکیتی کا پرچہ درج کروایا۔ میں ڈی۔پی۔او سے اس سلسلے میں خود ملا تو ڈی۔پی۔او نے ایف۔آئی۔آر دیکھتے ہی کہہ دیا کہ مجھے پتا ہے کہ یہ جھوٹا پرچہ ہے۔ ایس۔پی کو بلایا کہ آپ ایس۔ایچ۔او کو کہہ دیں کہ عبدالستار نامی ملزمان کو گرفتار نہ کرے کیونکہ یہ جھوٹا پرچہ ہے۔ تین چار دن بعد میری ایس۔پی صاحب سے بھی ملاقات ہوئی۔ میں نے کہا ایس۔پی صاحب! ڈی۔پی۔او صاحب بھی کہتے ہیں کہ یہ پرچہ جھوٹا تھا لیکن مجھ پر اس پرچے کے لئے کچھ لوگوں کا پریشر تھا تو آپ اسے خارج کریں۔ تو ایس۔پی صاحب نے کہا کہ ان کا کاروباری مسئلہ ہے وہ ابھی حل نہیں ہو رہا اب آپ دیکھیں وہ کاروباری مسئلہ جلدی حل ہو جائے گا۔ اس کے بعد ایس۔ایچ۔او کہتا تھا کہ دوسری پارٹی سے مک مکا کرلیں ورنہ میں آپ کو ڈکیتی میں گرفتار کرتا ہوں بیچارا بزنس پارٹنر اپنا سب کچھ دے کر مزدوری کرنے کے لئے دبئی چلا گیا۔ جس جگہ پر پولیس کا یہ کام ہو گا تو آیا ہم سوچ سکتے ہیں کہ وہاں پر پولیس لاء اینڈ آرڈر برقرار رکھ سکتی ہے؟ آپ پولیس میں اصلاحات لائیں اور اسے بے لگام نہ کریں۔ پولیس جو زیادتیاں کرتی ہے آپ انہیں اس سے روکیں۔ انہوں نے لاہور میں بہت سارے تھانے کمپیوٹرائزڈ کئے ہیں تو یہ گوجرانوالہ کے تھانے بھی کمپیوٹرائز کریں تاکہ وہ پیشہ ور مجرموں کا ریکارڈ رکھ سکیں۔ اس کے علاوہ جو لوگ کاروباری معاملے حل کرنے کے لئے پیسے دے کر پولیس سے جھوٹے پرچے کرواتے ہیں اس سے بھی انہیں روکیں کہ اسی طرح کے اغوا برائے تاوان اور ڈکیتی کے پرچے درج نہ کریں۔ بہت شکریہ جناب!

جناب چیئرمین، بہت مہربانی۔ آج کی لاء اینڈ آرڈر کی بحث سوموار کو سرکاری کارروائی کے بعد جاری رہے گی۔ راجہ صاحب یقین دہانی کرائیں کہ آئی۔جی صاحب اور ہوم سیکرٹری اس دن موجود ہوں گے۔ اگر آئی۔جی صاحب نہیں آئیں گے تو بحث adjourn کی جائے گی۔ اس کے ساتھ ہی اجلاس 31۔مئی بروز سوموار سہ پہر 3 بجے تک ملتوی کیا جاتا ہے۔

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ 31 -مئی 2004

1 - سوالات (محکمہ صحت)

(i) نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات

(ii) غیر نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات

2 - سرکاری کارروائی

مسودات قانون

(i) مسودہ قانون (ترمیم) پرائیویٹ سکیورٹی کمپنیاں (انضباط و کنٹرول) پنجاب مصدرہ 2004 (مسودہ قانون نمبر 7 بابت 2004)

(ii) مسودہ قانون مینجمنٹ اینڈ ٹیکنالوجی یونیورسٹی لاہور مصدرہ 2004 (مسودہ قانون نمبر 5 بابت 2004)

(iii) مسودہ قانون سپیریئر کالج لاہور مصدرہ 2004 (مسودہ قانون نمبر 6 بابت 2004)

(iv) امن عامہ پر عام بحث (---جاری)

صوبائی اسمبلی پنجاب

(چودھویں اسمبلی کا پندرھواں اجلاس)

پیر'31- مئی 2004

(یوم الاثنین' 11- ربیع الثانی 1425ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز' لاہور میں سہ پہر 3 بج کر 34 منٹ پر زیر صدارت جناب سپیکر چودھری محمد افضل ساہی منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ قاری عبدالماجد نے پیش کیا۔

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ٥

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ٥

هُوَ اللّٰهُ الَّذِیْ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَۚ اَلْمَلِكُ الْقُدُّوْسُ السَّلٰمُ الْمُؤْمِنُ الْمُهَیْمِنُ الْعَزِیْزُ الْجَبَّارُ الْمُتَكَبِّرُؕ سُبْحٰنَ اللّٰهِ عَمَّا یُشْرِكُوْنَ۝۲۳ هُوَ اللّٰهُ الْخَالِقُ الْبَارِئُ الْمُصَوِّرُ لَهُ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰىؕ یُسَبِّحُ لَهٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِۚ وَ هُوَ الْعَزِیْزُ الْحَكِیْمُ۝۲۴

سورۃ الحشر آیات:22 تا 24

وہ اللہ ہی ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں' غائب اور ظاہر ہر چیز کا جاننے والا' وہی رحمٰن اور رحیم ہے٥ وہ اللہ ہی ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں' وہ بادشاہ ہے' نہایت مقدس' سراسر سلامتی' امن دینے والا' نگہبان' سب پہ غالب' اپنا حکم بزور نافذ کرنے والا' اور بڑا ہی ہو کر رہنے والا' پاک ہے اللہ اس شرک سے جو لوگ کر رہے ہیں٥ وہ اللہ ہی ہے جو تخلیق کا منصوبہ بنانے والا اور اس کو نافذ کرنے والا اور اس کے مطابق صورت گری کرنے والا ہے اس کے لئے بہترین نام ہیں' ہر چیز جو آسمانوں اور زمین میں ہے اس کی تسبیح کر رہی ہے اور وہ زبردست حکیم ہے٥

وما علینا الاالبلاغ٥

جناب سپیکر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم o اب وقفہ سوالات شروع ہوتا ہے۔ آج کے ایجنڈے پر محکمہ صحت سے متعلق سوالات پوچھے جائیں گے اور اُن کے جوابات دیئے جائیں گے۔

جناب ارشد محمود بگو: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، جناب ارشد محمود بگو صاحب پوائنٹ آف آرڈر پر ہیں۔

جناب ارشد محمود بگو: جناب سپیکر! میرا حلقہ مین شہر اور کینٹ پر مبنی ہے۔ پچھلے تین مہینے سے سیالکوٹ کینٹ کی صورتحال یہ ہے کہ وہاں پر کوئی تانگے والا، کوئی سائیکل والا، کوئی موٹر سائیکل والا نہیں گزر سکتا۔ وہاں کل ایم۔پی والوں نے کچھ لوگوں کو روک لیا تو میں بھی موقع پر پہنچ گیا۔ میں نے دریافت کیا کہ کیا مسئلہ ہے تو انھوں نے جواباً کہا کہ موٹر بائیک والوں نے ہیلمٹ نہیں پہنا ہوا۔ میں نے کہا کہ چلو ٹھیک ہے انھوں نے ہیلمٹ نہیں پہنا لیکن اس سائیکل والے کو آپ نے کیوں روکا ہے تو انھوں نے کہا کہ سائیکل والے نے بھی ہیلمٹ نہیں پہنا لہذا یہ یہاں سے نہیں گزر سکتا۔ میں جناب وزیر قانون سے درخواست کروں گا کہ وہ غریب لوگ ہیں اور میں on the floor of the House یہ کہہ رہا ہوں کہ اگر حکومت نے مداخلت کرکے اس صورتحال کو بند نہ کیا تو میں آج اس ہاؤس میں یہ کہتا ہوں کہ آئندہ چند ہفتوں میں یا چند دنوں میں وہاں پر فوج اور سویلین کے درمیان ایک ایسا incident ہوگا جس کو کوئی نہیں روک سکے گا۔ میں درخواست کرتا ہوں کہ حکومت اس کی طرف توجہ دے۔

جناب سپیکر: آپ کا یہ پوائنٹ آف آرڈر valid نہیں ہے، ویسے منسٹر صاحب نے سن لیا ہے۔

شیخ اعجاز احمد: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: شیخ صاحب! پلیز چلنے دیں۔

شیخ اعجاز احمد: جناب سپیکر! میں ایک نہایت ہی اہم مسئلے کے متعلق پوائنٹ آف آرڈر پر بات کرنا چاہتا ہوں۔ اگر آپ سنیں گے تو لازمی اس پر رولنگ بھی دیں گے۔ چار یا پانچ روز قبل کا واقعہ ہے کہ جب وہ واقعہ ہوا تو پورے اقوام عالم میں شدید رد عمل پایا گیا اور بطور مسلمان ہمارے جذبات زبردست طریقے سے مجروح ہوئے۔ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ جن کا نام سن کر اب بھی خیبر کانپتا ہے۔

امریکن فوج نے عراق کے اندر نجف اشرف میں ان کے روضہ مبارک پر اندھادھند مارٹر گولوں سے حملہ کیا۔۔۔

جناب سپیکر، شیخ صاحب! آج اس بارے میں متفقہ قرارداد آ رہی ہے۔

شیخ اعجاز احمد، جناب والا! اگر آ رہی ہے تو بتادیں کہ کب آئے گی؟

سوالات (محکمہ صحت)

نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات

جناب سپیکر، جی، آپ تشریف رکھیں ۔ قرارداد آ رہی ہے۔ آج ہاؤس کے اندر مشترکہ قرارداد آ رہی ہے۔

سید احسان اللہ وقاص صاحب!

سید احسان اللہ وقاص، جناب سپیکر! سوال نمبر 559۔ اس کا جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر، جی، اس کا جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

ڈاکٹروں کی غفلت اور لاپرواہی سے بچی کی موت

*559۔سید احسان اللہ وقاص، کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ سروسز ہسپتال کے ڈاکٹروں نے تین سالہ بچی فضیلت کا آپریشن ایک پرائیویٹ ہسپتال میں کیا جہاں Anaesthesia Specialist کی بجائے عام ڈاکٹر نے ہی اسے anaesthesia دے دیا جس سے بچی کی حالت خراب ہو گئی اور وہ coma میں چلی گئی۔ بعد ازاں خود ہی بچی کو بے ہوشی کی حالت میں اٹھا کر سروسز ہسپتال لے گئے اور اسے I.C.U میں داخل کروا دیا جہاں یہ بچی انتقال کر گئی؟

(ب) کیا سروسز ہسپتال کی انتظامیہ نے اس کیس کی مکمل انکوائری کی ہے۔ کیا غفلت کے مرتکب ڈاکٹروں کا تعین کیا گیا ہے اور انکوائری رپورٹ کی تفصیل کیا ہے؟

(ج) ڈاکٹروں کے خلاف کیا تادیبی کارروائی کی گئی ہے۔ کن ڈاکٹروں کو اس انتہائی غفلت اور سفاکانہ عمل کا ذمہ دار ٹھہرایا گیا ہے۔ ناموں سے مطلع فرمائیں؟

وزیر صحت:

(الف) یہ درست نہ ہے کہ سروسز ہسپتال لاہور کے ڈاکٹروں نے تین سالہ بچی فضیلت کا آپریشن ایک پرائیویٹ ہسپتال میں کیا۔ اصل میں مورخہ 8۔جنوری 2003 کو ڈاکٹر ساجد رشید ناگرہ سابقہ رجسٹرار' ای۔این۔ٹی سروسز ہسپتال نے بچی کا آپریشن پرائیویٹ ہسپتال میں کرنے کا پرو گرام بنایا۔

یہ درست نہ ہے کہ بچی کو ایک عام ڈاکٹر نے anaesthesia دیا بلکہ ڈاکٹر عبدالجلیل جو کہ ایک Qualified Anaesthetist ہے' نے بچی کو anaesthesia دیا۔ بچی کو دوائی کا ری ایکشن ہوا جس سے وہ کارڈیک اریسٹ میں چلی گئی۔ اس صورتحال میں آپریشن ملتوی کر دیا گیا۔ بچی کو بچانے کے لئے resuscitation کیا گیا۔ بچی کی حالت سنبھلی تو اس کو اسی دن شام سات بجے سروسز ہسپتال لایا گیا۔ جہاں پر بچی کی جان بچانے کے لئے صحیح طور پر علاج کیا گیا لیکن بچی دوسرے دن مورخہ 9۔جنوری 2003 کو صبح نو بج کر پینتالیس منٹ پر فوت ہو گئی۔

(ب) ہسپتال انتظامیہ نے اس کیس کی انکوائری پروفیسر ڈاکٹر طیفور السلام گیلانی صاحب (پروفیسر آف انیستھیزیا) سے کروائی ہے جس میں یہ سفارشات کی گئی ہیں:۔

1۔ ڈاکٹر بلال حسین جو کہ F C P S-II ٹرینی آفیسر ہے کی کنٹریکٹ ملازمت کو ختم کر دیا جائے اور کالج آف فزیشن اینڈ سرجنز کراچی کو اس کے misconduct کی اطلاع دی جائے۔

2۔ ڈاکٹر ساجد رشید ناگرہ' رجسٹرار' ای۔این۔ٹی کو سروسز ہسپتال سے نکال دیا جائے اور اس کے خلاف قانون کے مطابق تادیبی کارروائی کی جائے۔

3۔ ڈاکٹر عبدالجلیل' میڈیکل انستھیٹسٹ کے خلاف ایک انکوائری کمیٹی تشکیل دی جائے جو کہ مندرجہ ذیل آفیسران پر مشتمل ہو۔

a) ڈاکٹر / سینئر اینستھیٹسٹ، علامہ اقبال میڈیکل کالج، جناح ہسپتال لاہور۔

b) سینئر اینستھیٹسٹ کنگ ایڈورڈ میڈیکل کالج، میو ہسپتال، لاہور۔

c) ای-این-ٹی سرجن کنگ ایڈورڈ میڈیکل کالج میو ہسپتال لاہور تاکہ انصاف کے تقاضے پورے ہو سکیں۔

(ج) سروسز ہسپتال کی انتظامیہ نے۔

1۔ ڈاکٹر بلال حسین کی کنٹریکٹ ملازمت بذریعہ آرڈر نمبر 94 ایس۔ایچ مورخہ 7-جنوری 2003 کے تحت ختم کر دی ہے اور بذریعہ چٹھی نمبری 128/ایس۔ایچ مورخہ 18 جنوری 2003 کے تحت کالج آف فزیشن اینڈ سرجنز کراچی کو اس کے misconduct کی اطلاع دے دی ہے۔

2۔ بذریعہ آرڈر نمبری 91/ایس۔ایچ مورخہ 17 جنوری 2003 ڈاکٹر ساجد رشید ناگرہ کی خدمات پنجاب ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ کو واپس کر دی ہیں۔

سید عبد العلیم شاہ، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر، جی، شاہ صاحب پوائنٹ آف آرڈر پر ہیں۔

تعزیت

مولانا مفتی شامزئی کی شہادت پر فاتحہ خوانی

سید عبد العلیم شاہ، جناب سپیکر! کراچی میں ایک عظیم سانحہ ہوا ہے جس میں دہشت گردوں نے مولانا مفتی شامزئی صاحب کو شہید کیا ہے۔ میں گزارش کروں گا کہ ان کے لئے فاتحہ خوانی کی جائے۔

جناب سپیکر، جی، فاتحہ خوانی کی جائے۔

(اس مرحلہ پر مولانا مفتی شامزئی کی شہادت پر فاتحہ خوانی کی گئی)

نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات

(---جاری)

جناب سپیکر، جناب احسان اللہ وقاص صاحب! کوئی ضمنی سوال ہے؟

سید احسان اللہ وقاص، جناب سپیکر! میں نے جز (الف) میں یہ سوال کیا تھا کہ یہ درست ہے کہ سروسز ہسپتال کے ڈاکٹروں نے تین سالہ بچی فضیلت کا آپریشن ایک پرائیویٹ ہسپتال میں کیا جہاں Anaesthesia Specialist کی بجائے عام ڈاکٹر نے ہی اسے anaesthesia دے دیا جس سے بچی کی حالت خراب ہو گئی۔ میں نے آگے اس کی تفصیل بھی دی ہے۔ اس کے جواب میں یہ فرمایا گیا ہے کہ یہ درست نہ ہے کہ سروسز ہسپتال لاہور کے ڈاکٹروں نے تین سالہ بچی فضیلت کا آپریشن ایک پرائیویٹ ہسپتال میں کیا جبکہ جز (ب) میں یہ خود فرماتے ہیں کہ ڈاکٹر بلال حسین F.C.P.S-II ٹرینی آفیسر ہے۔ اس کی کنٹریکٹ کی ملازمت کو ختم کر دیا جائے۔ یہ انکوائری کے نتیجے میں سفارش کی گئی ہے۔ ڈاکٹر ساجد رشید تاگرہ رجسٹرار، ای۔این۔ٹی کو سروسز ہسپتال سے نکال دیا جائے۔ جب یہ آپریشن سروسز ہسپتال کے ڈاکٹروں نے کیا ہی نہیں۔ جیسے جز (الف) میں جواب دیا گیا ہے پھر دو ڈاکٹروں کو وہاں سے نکالنے کی سفارش کیوں کی جا رہی ہے؟ میں سمجھتا ہوں کہ انھوں نے بالکل جز (الف) کا جواب غلط دیا ہے۔ وہ وہاں کے ڈاکٹر تھے اور ان کی کوتاہی سے بچی جاں بحق ہوئی۔ انھوں نے وہاں سے دو ڈاکٹروں کو نکالا لیکن ہمیں یہ جواب دیا جا رہا ہے کہ ان کا سروسز ہسپتال سے کوئی تعلق نہیں تھا۔ براہ مہربانی اس کی وضاحت فرمائی جائے۔

جناب سپیکر، جی، وزیر صحت!

وزیر صحت، جناب سپیکر! معزز رکن نے جز (الف) کی بات کی ہے۔ اگر آپ اجازت دیں تو میں پڑھ دیتا ہوں۔

جناب سپیکر، جی، فرمائیے!

وزیر صحت، سوال یہ تھا کہ "کیا یہ درست ہے کہ سروسز ہسپتال کے ڈاکٹروں نے تین سالہ بچی فضیلت کا آپریشن ایک پرائیویٹ ہسپتال میں کیا ہے؟ ہم نے اس کا جواب دیا ہے کہ یہ درست نہ ہے کہ سروسز

ہسپتال کے ڈاکٹروں نے تین سالہ بچی فضیلت کا آپریشن ایک پرائیویٹ ہسپتال میں کیا ہے۔

جناب سپیکر! میں اس واقعہ کی تفصیلات سے بخوبی واقف ہوں کیونکہ یہ واقعہ آج سے کوئی ڈیڑھ سال قبل پیش آیا۔ اس بچی کا جو complication تھا' جو reaction ہوا تھا جسے ہم drug anaphylaxis کہتے ہیں وہ anaesthesia کے وقت ہوا اور آپریشن تک پہنچنے کی نوبت ہی نہیں آئی۔ ابھی انھوں نے anaesthesia کا انجکشن لگایا تھا تو اسے allergy reaction ہو گیا تو انھوں نے اس کا آپریشن شروع ہی نہیں کیا تھا۔ اس لحاظ سے سوال کا جواب درست ہے کہ سروسز ہسپتال کے ڈاکٹروں نے اس کا آپریشن نہیں کیا تھا۔ جو Anaesthetist تھا اس نے ابھی anaesthesia شروع کیا تھا کہ complication ہو گئی۔

ڈاکٹر اسد اشرف، جناب سپیکر! میں وزیر موصوف سے یہ پوچھنا چاہوں گا کہ جب مریض کو آپریشن کے وقت anaesthesia کے لئے ٹیبل پر لٹایا جاتا ہے تو کیا یہ procedure, part of operation نہیں ہے؟ اور اسی کے جز (ب) میں لکھا ہوا ہے کہ "اسی دن شام سات بجے سروسز ہسپتال لایا گیا۔" اس کا مطلب ہے کہ یہ آپریشن کہیں اور ہو رہا تھا اور مریض کو اسی دن شام سات بجے سروسز ہسپتال لایا گیا۔

جناب سپیکر، جی' وزیر صحت!

وزیرصحت، جناب سپیکر! میں اس چیز پر بحث نہیں کر رہا۔ جن ڈاکٹروں نے یہ غلط کاری کی انھیں سزا بھی مل چکی ہے۔ میں تو صرف ایک technicality کی بات کر رہا ہوں۔ سوال یہ تھا کہ اس بچی کا آپریشن سروسز ہسپتال کے ڈاکٹروں نے پرائیویٹ کلینک میں کیا تھا۔ میں نے اس بارے میں clarify کرنے کی کوشش کی ہے کہ اس procedure کے anaesthesia اور آپریشن دو مختلف elements ہوتے ہیں۔ ابھی anaesthesia دینا شروع کیا تو بچی کو complication ہو گئی۔ آپریشن کی نوبت ہی نہیں آئی۔ اسے pre-opt کہتے ہیں۔ ڈاکٹر صاحب بہتر جانتے ہیں It is the pre- opt stage of the operation. ابھی آپریشن کی نوبت نہیں آئی تھی۔

جناب سپیکر، شکریہ۔ جی' جناب شاہ صاحب!

سید احسان اللہ وقاص، جناب سپیکر! آپ دیکھ لیں کہ اس سوال کا جواب تقریباً ڈیڑھ سال بعد آیا ہے۔ میں اس پر کوئی comments نہیں کرنا چاہتا لیکن گزارش یہ ہے کہ بجائے اس کے کہ ایک ہسپتال کے ملازمین کی غلطی تھی۔ اس غلطی کو انکوائری میں بھی تسلیم کیا گیا اور دو افراد کی نوکری بھی ختم کر دی گئی تو اب اس کا جواب گول مول کر کے اسمبلی میں دینا کوئی اچھی روایت نہیں ہوگی۔ انھوں نے خود غلطی کو تسلیم کیا ہے اور دو افراد کو فارغ کیا گیا ہے۔ وہ بچی کو آپریشن تھیٹر میں تو لے گئے تھے۔ اب باہر والوں کو کیا پتا کہ انھوں نے اندر آپریشن کیا ہے یا کیا کیا ہے؟ جب وہ بچی باہر آتی ہے تو کچھ دیر بعد اس کی death ہو جاتی ہے۔ میں نے تو اس سوال کے ذریعے اس طرف توجہ دلانے کی کوشش کی ہے کہ ہمارے ڈاکٹر صاحبان بہت معزز پیشہ سے منسلک ہیں لیکن سرکاری ہسپتالوں میں اگر کوئی عام آدمی آپریشن کرانے جاتا ہے تو ڈاکٹر صاحبان اس بات کو سونگھنے کے چکر میں ہوتے ہیں کہ اگر یہ کچھ pay کر سکتا ہے تو اسے کسی پرائیویٹ ہسپتال میں شفٹ کر دیا جائے۔ اگر pay نہیں کر سکتا تو پھر وہ اس ہسپتال میں جس طرح کی مصیبت بھگت سکتا ہے وہ بھگتے۔ میں یہ درخواست کرنا چاہتا ہوں اور میں نے سوال کے ذریعے جس غلطی کی نشاندہی کی ہے وہ یہ ہے کہ اس طرح پرائیویٹ ہسپتال میں لے جانا اور پھر اسے دوبارہ واپس لے آنا کوئی اچھی روایت نہیں ہے اور سوال کا جواب بھی بڑا واضح دینا چاہئے تھا۔ اگر ایک غلطی ہو گئی ہے تو اسے تسلیم کر لیں کہ غلطی ہو گئی لیکن اس طرح گول مول وضاحتیں کرنا کوئی اچھی بات نہیں ہے۔

جناب سپیکر: جی، شکریہ۔

جناب احسان الحق احسن نولاٹیا: جناب سپیکر!---

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

جناب احسان الحق احسن نولاٹیا: جناب سپیکر! میں آپ کا مشکور ہوں کہ آپ نے مجھے ضمنی سوال پر بولنے کا موقع دیا۔ اس قسم کی غلطیاں اور کوتاہیاں اس دن تک ہوتی رہیں گی جب تک حقیقی انداز میں ایڈمنسٹریشن کی پوسٹ پر لوگوں کو متعین نہیں کیا جائے گا۔ آج بھی تحصیل ہیڈ کوارٹر ہسپتال کوٹ ادو میں ---

جناب سپیکر، آپ کا ضمنی سوال کیا ہے؟

جناب احسان الحق احسن نولاٹیا، جناب والا! یہ اس سے متعلقہ ہے کہ آج بھی تحصیل ہیڈ کوارٹر ہسپتال کوٹ ادو میں جو ایم۔ایس ہیں وہ anaesthesia کے ایکسپرٹ ہیں اور اسی ہسپتال کے اندر ایک ڈاکٹر ہیں جو پبلک ایڈمنسٹریشن کے expert ہیں لیکن ان کو anaesthesia کے اندر لگایا ہوا ہے۔ اگر آپ کسی concerned department کے expert بندے کو اس کے شعبے میں تعینات نہیں کریں گے تو ظاہر ہے کہ اس قسم کی چیزیں آتی رہیں گی۔ میرا وزیر موصوف سے سوال یہ ہے کہ کیا تحصیل ہیڈ کوارٹر کوٹ ادو میں آج بھی anaesthesia expert ایم۔ایس کے طور پر کام کر رہا ہے اور جو anaesthesia department کا head ہے اس نے پبلک ایڈمنسٹریشن کے اندر ماسٹر کیا ہوا ہے۔ اگر ایسا ہے تو کیوں ہے؟

جناب سپیکر، یہ تو نیا سوال بنتا ہے۔ جناب عباسی صاحب!

راجہ محمد شفقت خان عباسی (ایڈووکیٹ)، جناب سپیکر! میرا وزیر موصوف سے سوال ہے کہ جز (ب) میں کہا گیا ہے کہ "ڈاکٹر ساجد رشید تاگرہ کے خلاف misconduct کا کیس بھیج دیا گیا ہے۔" میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ ان کے خلاف اور ڈاکٹر بلال کے خلاف misconduct کا الزام لگائے ڈیڑھ سال کا عرصہ ہو گیا ہے۔ اب تک اس پر کیا کارروائی ہوئی ہے؟ اس پر کیا steps اٹھائے گئے ہیں؟ اس کے علاوہ اگر کوئی ڈاکٹر اپنے پیشے سے لاپرواہی کرے اور پی۔ایم۔ڈی۔سی کو آپ recommend کریں اور پی۔ایم۔ڈی۔سی اس کے خلاف کوئی ایکشن نہ لے تو حکومت کیا کرتی ہے تاکہ ڈاکٹروں پر کوئی چیک لگ سکے ان کی لاپرواہی کو چیک کرنے کے لئے آپ کیا اقدامات کر رہے ہیں؟ کیونکہ پی۔ایم۔ڈی۔سی بھی اس پر کوئی ایکشن نہیں لیتی کہ کم از کم اس ڈاکٹر کا لائسنس ہی منسوخ کر دیا جائے۔

جناب سپیکر، وزیر صحت!

وزیر صحت، جناب سپیکر! اس سوال سے متعلق جو particular issues ہیں وہ میں آپ کے سامنے پیش کر دیتا ہوں۔ ڈاکٹر بلال حسین سروسز ہسپتال میں ایک میڈیکل آفیسر تھا جو پرائیویٹ کلینک بھی چلاتا تھا۔ وہاں پر یہ مریض اس نے چیک کیا اور مریض کو ایک پرائیویٹ ہسپتال میں refer کیا جہاں پر

ہمارے ہسپتال کے ایک ای۔این۔ٹی سپیشلسٹ جس نے ایف۔سی۔پی۔ایس بھی کیا ہوا ہے وہ آپریشن کرتا تھا۔ جو سپیشلسٹ تھا وہ بھی qualified تھا لیکن جو قانون کی خلاف ورزی کی گئی وہ یہ تھی کہ دونوں پوسٹیں میڈیکل آفیسر اور سینئر رجسٹرار حکومت کے قانون کے مطابق پرائیویٹ پریکٹس نہیں کر سکتے تھے۔ اس کے علاوہ ہم ڈاکٹروں کے خلاف جو cases پاکستان میڈیکل اینڈ ڈینٹل کونسل کے پاس یا کالج آف فزیشنز کو بھیجتے ہیں' وہ ہم نے ان دونوں اداروں میں بھیج دیئے ہیں۔ اس پر وہ جو بھی ایکشن لیں گے لیکن میں صرف محکمے کی کارکردگی آپ کے سامنے پیش کرتا ہوں۔ مجھے انکوائری رپورٹ 16۔جنوری کو موصول ہوئی تھی 17۔جنوری کو میں نے اس پر action لے لیا۔ میں آپ کو آفس آرڈر پڑھ کر سنا دیتا ہوں۔

Keeping in view the report of Inquiry Officer regarding death of baby Fazilat, the contract appointment of Dr Bilal Hussain, FCPS-11 is hereby terminated within one day.

اس شخص کو میں نے ایک دن میں terminate کر دیا تھا۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر: شکریہ، اگلا سوال بیگم ریحانہ جمیل صاحبہ کا ہے۔

رانا آفتاب احمد خان: سوال نمبر 733۔(معزز رکن نے بیگم ریحانہ جمیل کے ایماء پر دریافت کیا)

ایم۔ایس میو ہسپتال لاہور کا میرٹ

*733۔ بیگم ریحانہ جمیل، کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

میو ہسپتال لاہور کے ایم۔ایس کا نام' پتا اور ان کا گریڈ کیا ہے۔ یہ بھی بیان فرمائیں کہ محکمہ صحت میں ان سے کتنے ڈاکٹر سینئر ہیں۔ ان کے نام' عہدہ اور موجودہ تعیناتی اور انہیں ایم۔ایس نہ بنانے کی وجوہ بیان فرمائیں؟

وزیر صحت:

میو ہسپتال لاہور کے ایم۔ایس کا نام ڈاکٹر رانا عبدالحمید ہے۔ ان کا گریڈ 19 ہے اور ان کے پاس اس عہدے کا اضافی چارج ہے جو انہیں بورڈ آف گورنرز نے مورخہ 17۔جنوری 2003 سے دیا ہے۔ محکمہ صحت کی طرف سے ایک باقاعدہ ایم۔ایس کی تعیناتی کے بعد ان سے یہ اضافی چارج واپس لے لیا جائے گا۔ میو ہسپتال لاہور کے ایم۔ایس کی تعیناتی کا طریقہ کار مندرجہ ذیل ہے:۔

(الف) ڈاکٹر کا گریڈ 20 ہونا چاہئے۔

(ب) میو ہسپتال لاہور کے پرنسپل ایگزیکٹو آفیسر، بورڈ آف گورنرز کے سامنے گریڈ 20 کے تین افسران جن کا تعلق جنرل کیڈر سے ہو گا، کی فہرست رکھیں گے۔ بورڈ آف گورنرز کے ممبران موزوں ترین ڈاکٹر کا انتخاب کریں گے۔

محکمہ صحت نے ایم۔ایس میو ہسپتال کے لئے سینئر ترین ڈاکٹروں کے نام تجویز کئے ہیں۔ جونہی بورڈ آف گورنرز کی سفارشات محکمہ صحت کو موصول ہوں گی۔ ایم۔ایس میو ہسپتال کی تعیناتی کے لئے سمری وزیراعلیٰ پنجاب کو بھجوا دی جائے گی۔

یہاں پر یہ امر بیان کرنا ضروری ہے کہ محکمہ صحت کی پوری کوشش ہے کہ موزوں افراد کی تقرری کی تجویز پیش کی جائے۔ مزید برآں موجودہ قوانین کے مطابق ڈاکٹروں کی تعیناتی کا ان کی سنیارٹی سے کوئی تعلق نہیں۔ گریڈ 20 کے تمام ڈاکٹروں کی سنیارٹی لسٹ پرچہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

رانا آفتاب احمد خان: جناب والا! اس سوال کا جواب update نہیں ہے۔ اس کا update جواب دے دیں۔ اس کے بعد میں اس پر ضمنی سوال کر لوں گا۔

جناب سپیکر: update نہیں ہے؟

رانا آفتاب احمد خان: پوچھ لیں اگر update ہے تو پھر میں ضمنی سوال پوچھ لیتا ہوں۔

جناب سپیکر: رانا صاحب فرما رہے ہیں کہ یہ جواب update نہیں ہے۔

وزیر صحت ، جناب والا! جب یہ سوال ہمیں موصول ہوا تھا اس کے مطابق ہم نے updated جواب دیا تھا۔

رانا آفتاب احمد خان، جناب سپیکر! جس دن یہ جواب ایوان میں آنا ہوتا ہے اس دن کے مطابق اس کو update کرنا ضروری ہے۔ چلیں! میں ان سے ضمنی سوال کرتا ہوں کہ وزیر اعلیٰ پنجاب چودھری پرویز الٰہی صاحب نے ایک administrative directive جاری کیا تھا کہ جتنے بھی آفیسرز کے خلاف draft paras ہیں ان کا تعلق جس بھی محکمے سے ہے ان کی promotion اتنی دیر نہیں ہو گی Subject to the clearance of the draft para. محکمہ صحت نے غلط facts دے کر ایک ایسے افسر کو promote کر دیا جس کے خلاف draft paras تھے اور وہ اس وقت ایم۔ایس میو ہسپتال ہیں۔ یہ

Violation of the administrative orders of the Chief Minister amounts to removal from service.

محکمہ صاحب اگر یہاں بیٹھے ہوتے تو وہ آپ کو تفصیل سے بتاتے۔پی۔اے۔سی نے ایک directive جاری کیا کہ ہمیں یہ بتایا جائے کہ کچھ آفیسرز کے خلاف draft paras نہیں تھے لیکن ان کو نکال دیا گیا۔ pick and choose اب یہ بتائیں کہ جن آفیسرز کے خلاف draft paras تھے، چیف منسٹر کے directive کے بعد ان کو کیسے promote کیا گیا؟

جناب سپیکر، وزیر صحت!

وزیر صحت، جناب والا! اگر fresh question ہو تو میں اس کا بہتر جواب دے سکتا ہوں۔

RANA AFTAB AHMAD KHAN: Sir, this shows the incompetency of this doctor.

ان کو یہ نہیں پتا کہ گریڈ 20 کا جو وہاں پر ایم۔ایس ہے۔

He has been promoted without any justifcation. There was a draft para against him.

اور یہ کہہ رہے ہیں کہ fresh question اگر ان کو یہ نہیں پتا کہ question update کرتے ہیں۔ اگر یہ حال ہے تو I do not believe in such Question Hour. I will move a breach of privilege. آپ ان سے اس کا جواب لیں' یہ ابھی Question Hour چل رہا ہے کہ کیا جو میں نے کہا ہے وہ غلط ہے اور اگر میں غلط ہوں تو Sir, you put me any penalty. اگر یہ غلط ہیں تو He should be put to task. جناب! یہ وزیراعلیٰ کے آرڈرز کی violation ہے۔ ان کو draft paras کے ہوتے ہوئے promote کیا گیا ہے اور جن آفیسرز کا clear record تھا ان کو promote نہیں کیا گیا۔

جناب سپیکر، راناصاحب! آپ ایسا کریں کہ fresh question کر دیں۔ اس کی detail آجائے گی۔

رانا آفتاب احمد خان، میرا اس میں یہی ضمنی سوال ہے کہ اس وقت جو موجودہ ایم۔ایس ہیں کیا وہ قانون کے مطابق promote ہوئے ہیں یا ان کے خلاف draft paras موجود ہیں؟ اس کا ہی جواب دے دیں۔

جناب سپیکر،وزیر صحت! موجودہ جو ایم۔ایس ہیں وہ قانون کے مطابق promote ہوئے ہیں یا نہیں؟

وزیرصحت، جناب سپیکر! انہوں نے جو بات کی ہے میں یہ نہیں کہہ رہا کہ میں ان کو چیلنج کر رہا ہوں یا ان کو غلط ثابت کر رہا ہوں۔ آپ کا جو printed question ہے اس کے اُوپر تاریخ وصولی اور تاریخ ترسیل موجود ہے۔ اس کے مطابق میں یہ گزارش کر رہا تھا کہ ان کو جو آپ نے ضمنی سوال کا موقع دیا ہے کیا اس کے تحت یہ ضمنی سوال بنتا ہے یا نہیں؟ میرا تو یہ خیال ہے کہ یہ ضمنی سوال ہی نہیں بنتا۔

جناب سپیکر، ان کا سوال صرف یہ ہے کہ موجودہ ایم۔ایس کی promotion قانون کے مطابق ہوئی ہے یا نہیں؟

وزیر صحت، میرے پاس اس وقت ایس اینڈ جی۔اے۔ڈی کا لیٹر موجود ہے۔ 14-2-2004 کی latest ڈاکٹروں کی promotion کی جو لسٹ ہے۔

Promotion of Additional Principal Medical Officers BS-19 to rank of P.M.Os BS-20 in general cadre.

اس میں پوری ڈاکٹروں کی لسٹ ہے اور اس میں ڈاکٹر فیاض رانجھا کے بارے میں لکھا ہوا ہے کہ

Dr Fiaz Ahmad Ranjha A.P.M.O Mayo Hospital Lahore cleared for promotion to the post of Principal Medical Officer BS-20 on regular basis in his cadre.

رانا آفتاب احمد خان، جناب والا! آپ ابھی سیکرٹری سروسز کو بلا کر پوچھ لیں کہ وزیراعلیٰ کا اس سلسلے میں جو directive جاری ہوا ہے کہ جس آفیسر کے خلاف draft para ہوگا

Whether it is embezzlement, misappropriation, financial irregularity

جو بھی ہے وہ promote نہیں ہوگا۔ اس ڈاکٹر کے خلاف جو draft para تھا اگر تھا تو یہ کیسے promote ہوا ہے؟

جناب سپیکر، وزیر صحت!

وزیر صحت، جناب سپیکر! میں اس کو چیک کر کے اس کی پوری تفصیل حاصل کر کے پھر ہی بتا سکتا ہوں۔

جناب سپیکر، جی، ٹھیک ہے۔ جناب ارشد محمود بگو صاحب!

جناب ارشد محمود بگو، جناب! اس سوال پر اصل ضمنی سوال تو ہوا ہی نہیں ہے۔

جناب سپیکر، جی، فرمائیں!

جناب ارشد محمود بگو، اس میں انہوں نے لکھا ہے کہ میو ہسپتال کے ایم۔ایس کا نام رانا عبدالحمید ہے اور ان کا گریڈ 19 ہے اور ان کے پاس اس عہدے کا اضافی چارج ہے جو بورڈ آف گورنر نے 17۔جنوری 2003 سے دیا ہے۔ محکمہ صحت کی طرف سے ایک باقاعدہ ایم۔ایس کی تعیناتی کے بعد ان سے یہ اضافی چارج لے لیا جائے گا۔ میرا سوال یہ ہے کہ 17۔جنوری 2003 کو ان کو یہ چارج دیا گیا تھا۔ سوا سال سے زیادہ عرصہ ہو چکا ہے۔ ان کو اور کتنے سال درکار ہیں کہ گریڈ 20 کا افسر وہاں پر تعینات ہوگا؟ کیونکہ ایم۔ایس کی پوسٹ کے لئے گریڈ 20 کا آفیسر ہونا چاہئے۔

جناب سپیکر، وزیر صحت!

وزیر صحت، جناب والا! پچھلے سال ہم نے جو بل پنجاب میڈیکل اینڈ ہیلتھ 2003 پاس کیا، جس میں بورڈ آف مینجمنٹ کی autonomy کا تصور تھا اور اس کو elaborate کیا گیا تھا۔ اب اس کے رولز بن چکے ہیں تو اس میں ایم۔ایس اور پرنسپل کی appointment کی مجاز اتھارٹی وزیراعلیٰ ہیں۔ نئے ایکٹ کے تحت جو بورڈ آف مینجمنٹ ہے اس کی یہ ڈیوٹی ہے کہ بورڈ تین نام گورنمنٹ کو پیش کرے اور اس کے بعد وزیراعلیٰ ان تین ناموں میں سے کسی ایک کو select کرے اور گورنمنٹ کسی ایک شخص کو appoint کر سکتی ہے، جو facts ہیں اور یہ جو additional charge کی بات کر رہے ہیں اور موجودہ ایم۔ایس جو incumbent M.S ہیں ان کی appointment بھی وزیراعلیٰ ہی نے کی ہے جو اس سلسلے میں competent authority ہیں اور بورڈ آف مینجمنٹ نے کوئی تین نام ابھی تک انہیں پیش نہیں کئے، جس دن بورڈ آف مینجمنٹ ہمیں کوئی تین نام پیش کر دے گا تو ہم ان کو consider کر لیں گے۔

جناب سپیکر، جی، ارشد محمود بگو صاحب!

جناب ارشد محمود بگو، جناب سپیکر! بڑا اہم سوال ہے۔ سیالکوٹ میں بھی ایسا ہی ہو رہا ہے اور جڑانوالہ میں بھی ایسا ہی ہو رہا ہے۔ سیالکوٹ میں ڈیڑھ سال سے ایک آدمی عارضی طور پر ایم۔ایس کا چارج سنبھالے ہوئے ہے۔ میں نے وزیرصحت اور چیف منسٹر صاحب سے ذاتی طور پر گزارش کی تھی کہ کسی ایماندار آدمی کو ایم۔ایس سیالکوٹ لگا دیں لیکن ابھی تک ہماری یہ شنوائی نہیں ہوئی۔ یہ فرما رہے ہیں کہ چیف منسٹر نے نام select کرنے ہوتے ہیں۔ یہ مجھے بتا دیں کہ بورڈ آف مینجمنٹ کس کے under ہے؛ وزیر صحت کے under ہے یا چیف منسٹر کے under ہے؟

جناب سپیکر، جی، ہیلتھ منسٹر!

وزیر صحت، جناب سپیکر! ہماری حکومت پنجاب کے محکمہ صحت کی یہی پالیسی ہوتی ہے کہ Right people are appointed on the right post. جہاں individual issues ہیں جیسے بگو صاحب نے سیالکوٹ کی ایم۔ایس کی پوسٹ کے بارے میں فرمایا تو ہم وہ rectify کر دیں گے لیکن میں on

the floor of the House اس چیز کا اعادہ کرتا ہوں کہ آپ پچھلے پانچ چھ سال کی appointments and grades دیکھ لیں اور پچھلے سال کے بھی دیکھ لیں تو آپ کو زمین و آسمان کا فرق نظر آئے گا۔ میں مانتا ہوں اس میں کچھ exemptions ہیں لیکن ہم انہیں درست کر لیں گے۔

سید احسان اللہ وقاص، جناب سپیکر! گزارش یہ ہے کہ یہ سوال 24/01/2003 کو پوچھا گیا تھا اور اس کا جواب بھی اس وقت کا آیا ہوا ہے اور یہ جواب بالکل غلط ہے۔ اس وقت تو فیاض احمد رانجھا صاحب وہاں کے ایم۔ایس ہیں۔ انہوں نے وہی پُرانا جواب اٹھا کر اسمبلی کے اندر پیش کر دیا۔ انہیں تو فیاض رانجھا صاحب کے متعلق بتانا چاہئے تھا۔ یہاں پر رانا عبدالحمید کی story کہاں سے آ گئی؟ اس کا تو کوئی تعلق ہی نہیں ہے۔ رانجھا صاحب وہاں پر آج نہیں بلکہ دو چار چھ مہینے سے ہیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت، جناب سپیکر! ہمارے معزز ممبر نے جو سوال کیا تھا اس کے مطابق جواب دیا گیا تھا۔ اب latest information یہ ہے کہ میو ہسپتال کے موجودہ ایم۔ایس ڈاکٹر فیاض احمد رانجھا ہیں اور ان کا تعلق منڈی بہاؤالدین سے ہے۔ آپ میری بات سنیں کیونکہ پارلیمانی سیکرٹری اور منسٹر ایک ہی بات ہے۔ آج کل وہ لاہور میں ہی ہیں اور گریڈ -20 میں ان کی promotion ان کی انتظامی صلاحیتوں کی وجہ سے ہوئی تھی۔ میو ہسپتال ایک بہت بڑا ہسپتال ہے اور ڈاکٹر فیاض احمد رانجھا کو وسیع انتظامی تجربہ ہے۔

رانا ثناء اللہ خان، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر، محترم! آپ تشریف رکھیں۔ معزز رکن پوائنٹ آف آرڈر پر ہیں۔ جناب رانا ثناء اللہ صاحب!

رانا ثناء اللہ خان، جناب سپیکر! میرا پوائنٹ آف آرڈر یہ ہے کہ رولز کے مطابق منسٹر کی موجودگی میں پارلیمانی سیکرٹری جواب دے سکتا ہے؟ اس پر آپ رولنگ فرمائیں۔

جناب سپیکر، میں یہ رولنگ reserve کرتا ہوں' بعد میں اس کا decision دوں گا۔ پلیز! آپ تشریف رکھیں۔

رانا ثناء اللہ خان، جناب سپیکر! میری سوچ کے مطابق اس میں رولز بڑے واضح ہیں۔ منسٹر کی موجودگی میں پارلیمانی سیکرٹری جواب نہیں دے سکتا۔ جب تک آپ رولنگ reserve رکھیں اس پارلیمانی سیکرٹری کو بھی ذرا قابو کریں۔ ان کو بٹھائیں ذرا۔ ان کا بھی کوئی علاج کریں۔

جناب سپیکر، وہ بیٹھ گئی ہیں۔ محترمہ! آپ تشریف رکھیں۔

سید احسان اللہ وقاص، جناب سپیکر! جس وقت جواب دیا جا رہا ہو اس وقت تازہ ترین صورتحال بتائی جانی چاہئے۔ انہوں نے سوال پڑھے بغیر اس کا جواب دے دیا ہے۔ اس سے ہمارا استحقاق مجروح ہوا ہے۔ یہ بالکل زیادتی کر رہے ہیں۔

جناب سپیکر، مہربانی۔ جی' ڈاکٹر وسیم صاحب!

ڈاکٹر سید وسیم اختر، جناب سپیکر! یہ تو ایک ہسپتال کے حوالے سے یہاں پر مثال آئی ہے۔ پنجاب کے اندر اور بہت سارے اداروں میں اس طرح pick and choose کی بنا پر افسران تعینات کئے گئے ہیں----

چودھری مشتاق احمد (ایڈووکیٹ)، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر، جی' چودھری صاحب!

چودھری مشتاق احمد (ایڈووکیٹ)، جناب سپیکر! جیسا کہ آپ سب جانتے ہیں کہ مرید کے میں بہت زیادہ قتل و غارت ہو چکی ہے۔ چھوٹے چھوٹے بچے بھی قتل ہوئے ہیں۔ وہاں پر ایک چھوٹی بچی کو لیڈی ڈاکٹر نہ ہونے کی وجہ سے شیخوپورہ ہسپتال شفٹ کیا گیا' جہاں وہ بچی 7 گھنٹے رہی' اس کے بعد وہ بچی میو ہسپتال لائی گئی جہاں وہ دم توڑ گئی۔ میں پہلے بھی سیکرٹری ہیلتھ سے کہہ چکا ہوں کہ وہاں پر کوئی لیڈی ڈاکٹر تعینات کی جائے۔ لیکن انہوں نے کہا کہ یہ ڈسٹرکٹ گورنمنٹ کا کام ہے۔ ہم وہاں پر کوئی لیڈی ڈاکٹر تعینات نہیں کر سکتے۔ اب وہاں پر صورتحال یہ ہے کہ ایک طرف ایم۔ایس اور ڈی۔ایم۔ایس ہے اور دوسری طرف تمام ڈاکٹرز ہیں۔ ایم۔ایس کے کمرے میں سٹاف کے ایک ممبر کو لایا گیا اور اس کے گلے پر چھری چلا کر اس کا گلہ کاٹ دیا جس سے کافی خون بہا اور وہ تقریباً دو ہفتے سے زیر علاج ہے۔ میں نے پھر سیکرٹری صحت سے اس سلسلے میں مداخلت کرنے کے لئے کہا۔ وہ کہنے لگے

کہ ہم انکوائری کر رہے ہیں لیکن ابھی تک وہاں پر کچھ نہیں ہوا۔ کیا ڈاکٹر صاحب بتائیں گے کہ وہاں پر کوئی لیڈی ڈاکٹر تعینات کر رہے ہیں یا نہیں کر رہے؟---

جناب سپیکر، یہ پوائنٹ آف آرڈر ہے یا ضمنی سوال ہے؟

چودھری مشتاق احمد (ایڈووکیٹ)، یہ پوائنٹ آف آرڈر ہے۔

جناب سپیکر، پوائنٹ آف آرڈر تو ڈاکٹر صاحب نے نہیں بتانا۔ وہ تو میں بتاؤں گا۔ پلیز آپ تشریف رکھیں۔ جی' ڈاکٹر وسیم صاحب!

ڈاکٹر سید وسیم اختر، جناب سپیکر! میں مختصراً یہ بات پوچھنا چاہتا ہوں کہ یہ جو irregularities ہیں کہ بیسویں سکیل پر انیسویں گریڈ کا افسر لگایا گیا ہے۔ اس طرح کی بہت ساری اور مثالیں ہیں۔ یہ گورنمنٹ کب تک اس کی تصحیح کر دے گی کیونکہ اس سے لوگوں کا حق violate ہوتا ہے اس لئے منسٹر صاحب یہ بتا دیں کہ گورنمنٹ یہ rectification کب تک کرے گی؟

جناب سپیکر، جی' ہیلتھ منسٹر!

وزیر صحت، جناب سپیکر! جب رانا صاحب نے comment کیا تو میں اس بات کا جواب دینے کی کوشش کر رہا تھا کہ یہ اتنا chronic مسئلہ ہے اور میں on the floor of the House challenge کرتا ہوں کہ آپ پچھلے 15 سال کا ریکارڈ نکال لیں اور دیکھ لیں کہ کتنی irregular appointments گریڈ-20 پر 19' گریڈ 19 پر 18 اور گریڈ 18 پر 17 کی کی گئیں اور پچھلے ڈیڑھ سال کی appointments نکال لیں تو آپ کو زمین و آسمان کا فرق نظر آئے گا۔ ہم اس کو بہتر کر رہے ہیں اور مزید بہتر کرتے جائیں گے اور انشاء اللہ تعالیٰ ہم یہ irregularities بالکل ختم کر دیں گے۔

جناب سپیکر، شکریہ جی' جناب چیئر صاحب!

ملک محمد اقبال چیئر، جناب سپیکر! میں نے ایک کرپٹ اہلکار کے خلاف ایک تحریک التوائے کار پیش کی تھی اور منسٹر موصوف نے اس ایوان میں یہ یقین دہانی کرائی تھی کہ اس کی انکوائری بھی ہو گی اور وہ برطرف بھی کیا جائے گا۔ ان کی اپنی statement ہے جو میں پڑھ کر سناتا ہوں۔ "محکمہ اس معاملے کی انکوائری کر رہا ہے اور میں یقین دہانی کراتا ہوں کہ اگر یہ شخص کرپٹ ہے تو ہم اس کو برداشت

نہیں کریں گے۔"

جناب سپیکر! یہ 6۔جنوری کی بات ہے۔ جنوری، فروری، مارچ، اپریل، مئی۔ آج پانچ مہینے گزر گئے ہیں۔ ان کی حالت یہ ہے کہ انہوں نے آج تک نہ ہی کوئی انکوائری افسر بہاولپور میں بھیجا ہے اور نہ ہی اس کے خلاف کوئی کارروائی کی ہے۔ [*************]

جناب سپیکر: میں یہ الفاظ کارروائی سے حذف کرتا ہوں۔ جی، آپ تشریف رکھیں۔ اگلا سوال سید احسان اللہ وقاص صاحب کا ہے۔

سید احسان اللہ وقاص: جناب سپیکر! سوال نمبر 748۔

میڈیکل کے طالب علم پر ہونے والے سرکاری اخراجات

*748۔ **سید احسان اللہ وقاص:** کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) حکومت کے زیر انتظام میڈیکل کالج میں زیر تعلیم ایک طالب علم کے ڈاکٹر بننے تک حکومت کا کل کتنا خرچ آتا ہے؛

(ب) جو ڈاکٹر اپنی تعلیم مکمل کرنے کے بعد پولیس /ڈی۔ایم۔جی اور دیگر محکموں میں پبلک سروس کمیشن یا C.S.S کے ذریعہ ملازم ہو جاتے ہیں۔ کیا یہ ڈاکٹر حکومت کا سرمایہ جو ان کے ڈاکٹر بنانے پر صرف ہوا ہوتا ہے اس کے کرنے کا سبب نہیں بنتے؟ اگر جواب اثبات میں ہے تو

1۔ کیا حکومت اس تجویز پر غور کر رہی ہے کہ ڈاکٹرز کے شعبہ صحت کے علاوہ کسی بھی اور شعبہ جس سے ان کی میڈیکل کی تعلیم کا کوئی تعلق نہ ہو، کے جانے پر پابندی لگادی جائے؛

---

* بحکم جناب سپیکر الفاظ کارروائی سے حذف کئے گئے۔

2۔ اگر کوئی ڈاکٹر بننے کے بعد دوسرا شعبہ منتخب کرنے پر بضد ہو تو کیا حکومت اس سے اس کی تعلیم پر کئے گئے حکومت کے اخراجات طلب کرنے کا ضابطہ بنانے پر تیار ہے؟

وزیر صحت:

(الف) ایک ڈاکٹر بننے پر حکومت کا تقریباً پانچ لاکھ روپیہ خرچ آتا ہے۔

(ب) سرکاری تعلیمی اداروں سے فارغ شدہ ڈاکٹر اسی طرح کے دیگر تعلیم یافتہ نوجوانوں (بیالوجی، فزکس، کیمسٹری، انجینئرنگ، فارمیسی، سائیکالوجی، سوشیالوجی، لٹریچر، لسانیات اور کامرس وغیرہ) کی طرح مقابلے کے امتحانوں میں شریک ہوتے ہیں اور کامیاب ہونے کی صورت میں سرکاری ملازمت اختیار کر کے قوم کی خدمت کرتے ہیں۔ تاہم ان کی تعداد طبی حصے میں رہنے والوں کے مقابلہ میں بہت کم ہے۔

I۔ محکمہ صحت پنجاب اور اس کے ماتحت طبی اداروں کی تشہیر شدہ اسامیوں کے مقابلے میں ڈاکٹروں کی کثیر تعداد درخواستیں دیتی ہے اور ان میں سے بیشتر کو ملازمت کے مواقع مہیا نہیں کئے جا سکتے۔ لہذا ایسی کسی پابندی کے مثبت اثرات حاصل نہ ہوں گے۔ مزید برآں ایسا کرنا بنیادی حقوق کے منافی ہو گا۔

II۔ اس طرح کا طریقہ کار صرف طبی شعبہ سے مخصوص کرنے سے طبی تعلیم میں قابل اور اہل افراد کی اکثریت کی حوصلہ شکنی ہو گی لہذا ایسا طریقہ کار اختیار کرنے سے مثبت نتائج کی توقع نہیں ہے۔

جناب سپیکر: شاہ صاحب! کوئی ضمنی سوال؟

سید احسان اللہ وقاص: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ میں نے بڑے اہم معاملے کی طرف توجہ دلانے کے لئے یہ سوال کیا تھا۔ مجھے انتہائی افسوس ہے کہ محکمے کی طرف سے اس کا جو جواب دیا گیا ہے اس کا بالکل سر پیر نظر ہی نہیں آتا۔ ایک ڈاکٹر بنانے پر حکومت کا پانچ لاکھ روپے خرچ آتا ہے۔ اس کے بعد وہ ڈاکٹر سی۔ایس۔ایس کرتا ہے اور افسر لگ جاتا ہے تو وہ جو پانچ لاکھ روپیہ جو

حکومت نے اسے ڈاکٹر بنانے پر خرچ کیا ہوتا ہے وہ سارے کا سارا چلا جاتا ہے۔ دنیا کے کسی ملک میں اس طرح نہیں ہوتا۔ لوگ اپنی field select کرتے ہیں' اس کا فیصلہ کرتے ہیں اور اس کے بعد ایک آدمی انجینئر یا ڈاکٹر بنے' جس پر حکومت پانچ لاکھ روپے خرچ کرے اور بعد میں وہ پٹواریوں کے اوپر Head of Department بن کر بیٹھ جائے۔ اس طرح تو گورنمنٹ کا پانچ لاکھ روپیہ ضائع کرنے اور برباد کرنے کے مترادف ہے۔ یہ کتنا عجیب و غریب جواب دیا ہے؟

جناب سپیکر، آپ کا ضمنی سوال کیا ہے؟

سید احسان اللہ وقاص، میرا سوال یہ ہے کہ یہ کس طرح یہ کہتے ہیں کہ بیالوجی' کیمسٹری اور سوشیالوجی وغیرہ میں گریجوایشن کرنے پر تو حکومت کا بیس ہزار روپے خرچ آتا ہے اور یہ پانچ لاکھ روپے والوں کو بھی اسی پلڑے میں کیسے شمار کرتے ہیں؟ یہ ان کو علیحدہ شمار کیوں نہیں کرتے؟

جناب سپیکر، آپ دیکھ لیں۔ یہ اچھی تجویز ہے۔ اس پر سوچ بچار کر لیں۔ جی' جناب سمیع اللہ خان!

جناب سمیع اللہ خان، جناب سپیکر! جس طرح جز (ب) میں پوچھا گیا ہے کہ پولیس' ڈی۔ایم۔جی اور دیگر محکموں میں تو کیا اس میں ایسی کوئی تجویز آسکتی ہے کہ جو ڈاکٹر صاحبان اس اسمبلی میں موجود ہیں انھیں بھی کسی طرح واپس اپنے شعبے میں بھیجا جاسکے۔

جناب سپیکر، شکریہ۔ رانا آفتاب احمد خان!

رانا آفتاب احمد خان، میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ جیسے احسان اللہ وقاص صاحب نے کہا ہے کہ یہ professionalism کا دور ہے۔ دنیا میں کوئی ایسا ملک اور ہے کہ جہاں پر ویٹرنری ڈاکٹر یا ڈاکٹر آف میڈیسن پولیس سروس میں یا ڈی۔ایم۔جی میں جاتے ہیں' وزیر صحت اس کے بارے میں بتا دیں؟

جناب سپیکر، جی' وزیر صحت!

وزیر صحت، جناب سپیکر! ہمیں اس چیز کا احساس ہے کہ ڈاکٹر کی ٹریننگ پر ایک خطیر رقم تقریباً پانچ لاکھ روپے فی ڈاکٹر خرچ ہوتی ہے۔ اسی طرح پی۔ایچ۔ڈی ہیں۔ پی۔ایچ۔ڈی فزکس کی ٹریننگ پر شاید دس لاکھ روپے خرچ آتا ہے تو کیا ہم پی۔ایچ۔ڈیز کو روک سکتے ہیں کہ وہ سی۔ایس۔ایس میں نہ جائیں یا کسی اور شعبے میں نہ جائیں۔ یہ prejudicial ہوگا اگر ہم ایک پروفیشن کو منع کر دیں۔ جہاں تک سوال

تھا کہ کیا دوسرے ملکوں میں ڈاکٹر، ڈاکٹری کے علاوہ کچھ کرتے ہیں تو ہمارے contemporary area میں آج کل کے دور میں صرف چند مہینے پہلے مسلمان ممالک میں ایک وزیراعظم تھا جس کے بارے میں ساری مسلمان اُمہ فخر کرتی ہے وہ ڈاکٹر مہاتیر محمد تھا۔

جناب سپیکر، شکریہ۔

رانا آفتاب احمد خان، جناب سپیکر! یہ بات اس طرف لے گئے ہیں۔ کیا کوئی ویٹرینری ڈاکٹر کسی دنیا کے ملک میں پولیس آفیسر ہے؟ ڈاکٹر مہاتیر صاحب کو میں ذاتی طور پر ملا ہوا ہوں۔ میرا سوال تھا کہ کیا پروفیشنل ڈاکٹر یا ویٹرینری ڈاکٹر کسی ملک میں ڈی۔ایم۔جی، انکم ٹیکس میں ہے؟

جناب سپیکر، رانا صاحب! یہ ایک تجویز ہے جو انھوں نے سن لی ہے۔ جی، محترمہ!

ڈاکٹر سامیہ امجد، جناب سپیکر! یہ سوال جو اس طرف سے آیا ہے کہ کیا کوئی ایسا عمل ہے کہ اسمبلی میں جو ڈاکٹرز آ کر بیٹھے ہیں ان کو اپنے پروفیشن کی طرف واپس بھیجا جائے؟ ہم گورنمنٹ سروس میں نہیں ہیں، ہم پرائیویٹ پریکٹس کرتے ہیں اس لئے اس میں کوئی عار نہیں ہے اور یہ بالکل صحیح ہے کہ ہم اس عمل میں آ کر اپنی ہیلتھ پالیسی کو بہتری کی طرف لے جائیں گے۔ شکریہ

جناب سپیکر، اگلا سوال جناب محمد اشرف خان صاحب کا ہے۔

رانا آفتاب احمد خان، سوال نمبر 1211 (معزز رکن نے جناب محمد اشرف خان کے ایماء پر دریافت کیا)

محکمہ صحت کے جنرل کیڈر میں گریڈ 17 تا 20 کی پوسٹوں کی تفصیل

*1211۔جناب محمد اشرف خان، کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) محکمہ صحت کے جنرل کیڈر میں گریڈ 20، گریڈ 19، گریڈ 18 اور گریڈ 17 کی ٹوٹل پوسٹیں کتنی ہیں اور ہر گریڈ میں کتنی پوسٹیں خالی ہیں؟

(ب) 1993 میں چار درجاتی سروس سٹرکچر کے نفاذ کے بعد یہ اسامیاں کیوں خالی رکھی گئی ہیں اور ڈاکٹروں کو ترقی کیوں نہیں دی گئی؟ وجہ بیان فرمائیں۔

وزیر صحت:

(الف) محکمہ صحت میں پوسٹوں کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے:-

بی۔ایس	کل تعداد	خالی اسامیاں
17	6,000	787
18	4080	3055
19	1581	1010
20	120	63

(ب) چار درجاتی سروس سٹرکچر کی منظوری محکمہ خزانہ، حکومت پنجاب نے 1994 میں دی۔ اسامیاں خالی رکھنے اور ڈاکٹروں کو ترقی نہ دینے کی وجوہات مندرجہ ذیل ہیں:-

I- بی۔ایس 17 میں خالی اسامیوں میں سے 600 اسامیوں پر کنٹریکٹ پر ضلعی حکومتیں بھرتی کر رہی ہیں۔ ان اسامیوں پر تعیناتی کا عمل مسلسل جاری ہے۔ بقایا 187 اسامیاں بڑے شہروں کے تعلیمی ہسپتالوں میں خالی ہیں جن پر اس ہسپتال کے بورڈ آف گورنرز کنٹریکٹ پر ڈاکٹر تعینات کر رہے ہیں۔

II- محکمہ صحت کے بیشتر ڈاکٹروں کی سالانہ کارکردگی کی رپورٹ موجود نہیں ہے جس کی وجہ سے ان ڈاکٹروں کی ترقی نہیں ہوسکی۔ محکمہ صحت نے تمام ضلعی افسران، بڑے ہسپتالوں کے ایم۔ایس اور تمام ڈاکٹروں کو ہدایات جاری کی ہیں کہ وہ اپنی اور اپنے زیر انتظام کام کرنے والے تمام ڈاکٹروں کی سالانہ کار کردگی رپورٹس جلد از جلد مکمل کرکے محکمے کو بھجوائیں۔

III- محکمہ صحت کے ایک ڈاکٹر نے لاہور ہائیکورٹ میں ایک رٹ دائر کر رکھی تھی۔ معزز عدالت نے تقریباً ایک سال تک بی۔ایس 18 سے بی۔ایس 19 میں ترقی کے تمام کیسوں کو التوا میں رکھنے کا حکم جاری کیا جس کی وجہ سے ترقی کا عمل سست رہا۔

IV۔ محکمہ خزانہ نے چار درجاتی سروس سٹرکچر کے تحت پوسٹوں کی تقسیم میں کچھ اعتراضات کئے ہیں۔ لہذا بہت سی پوسٹوں پر بجٹ مہیا نہیں کیا گیا اس کی وجہ سے کچھ ڈاکٹروں کو تنخواہ کے حصول میں دشواری پیش آ رہی ہے اس سلسلے میں محکمہ صحت اور محکمہ خزانہ میں بات چیت کا عمل جاری ہے جونہی اس مسئلہ کا حل نکلتا ہے مزید ڈاکٹروں کے کیس ترقی کے لئے بھیجے جائیں گے۔

رانا آفتاب احمد خان، جناب سپیکر! جز (الف) کے جواب میں ہے کہ،

بی۔ایس	کل تعداد	خالی اسامیاں
17	6,000	787
18	4080	3055
19	1581	1010
20	120	63

کیا یہ بتا سکتے ہیں کہ اس کی کیا وجوہات ہیں؟ کیا آپ کے پاس ڈاکٹرز available نہیں ہیں یا ریکروٹمنٹ نہیں ہے۔ جیسا کہ ریکروٹمنٹ نہ ہونے کی وجہ سے جناح ہسپتال کے پی۔ایم۔ڈی۔سی نے اٹھارہ ڈیپارٹمنٹ ختم کر دیئے ہیں because of the non availability of the doctors یہ کب تک اس کو مکمل کریں گے؟

جناب سپیکر، شکریہ۔ وزیر صحت!

وزیر صحت، جناب سپیکر! ہم نے جو خالی اسامیوں کی بات کی ہے ان میں کچھ اسامیاں promotion سے پُر ہوتی ہیں اور کچھ ڈائریکٹ ریکروٹمنٹ کے ذریعے پُر ہوتی ہیں۔ 1996 میں، نہ میں گورنمنٹ میں تھا اور نہ ہماری حکومت اس وقت قائم تھی۔ 1996 سے ڈاکٹروں کی ریکروٹمنٹ نہیں کی گئی۔ یعنی یہ ایک chronic مسئلہ ہے جو آٹھ سال سے چلا آ رہا ہے۔ ہم نے تو گریڈ 17/18 کی اسامیوں کے لئے ڈسٹرکٹ گورنمنٹ کو اجازت دی ہے کہ پُر کریں بلکہ ہر مہینے اشتہار لگتے ہیں، لوگ آتے ہیں انٹرویو دیتے ہیں۔ اسی طرح پچھلے سال ہم نے جو بورڈ آف مینجمنٹ بنائے تھے تو ان کو اختیار دیا گیا through Special Selection Board۔ ڈاکٹروں کو اعتراض تھا کہ پنجاب پبلک سروس کمیشن کے ذریعے

ریکروٹمنٹ نہ کی جانے۔ ہم نے Special Selection Board بنا دیئے ہیں۔ اب اشتہار آ چکے ہیں' آج بھی فاطمہ جناح میڈیکل کالج اور لاہور جنرل ہسپتال میں 17/18 گریڈ کی اسامیوں کے لئے انٹرویو ہو رہے ہیں۔

جناب سپیکر: رانا ثناء اللہ خان!

رانا ثناء اللہ خان: جناب سپیکر! اس سوال کے جز (ب) میں انھوں نے یہ جواب دیا ہے کہ:

I- محکمہ صحت کے بیشتر ڈاکٹروں کی سالانہ کارکردگی کی رپورٹ موجود نہیں ہے جس کی وجہ سے ان ڈاکٹروں کی ترقی نہیں ہوسکی۔ محکمہ صحت نے تمام ضلعی افسران' بڑے ہسپتالوں کے ایم۔ایس اور تمام ڈاکٹروں کو ہدایات جاری کی ہیں کہ وہ اپنی اور اپنے زیر انتظام کام کرنے والے تمام ڈاکٹروں کی سالانہ کارکردگی رپورٹس جلد از جلد مکمل کر کے محکمہ کو بھجوائیں۔

اس میں یہ ہے کہ جس ڈاکٹر یا جس ملازم کی ترقی اس وجہ سے رکی ہوئی ہوتی ہے کہ اس کی جو سالانہ کارکردگی رپورٹ مکمل نہیں ہے تو اس میں اس کا کوئی قصور نہیں ہوتا۔ A C.R اس کے کسی بالا آفیسر نے دینی ہوتی ہے تو محکمہ نے اس کے بارے کب لکھا ہے اور اس پر کیا progress ہوئی ہے اس کے متعلق یہ بتائیں؟

جناب سپیکر: جی' وزیر صحت!

وزیر صحت: جناب سپیکر! Annual Confidential Report مکمل نہ ہونے کی وجہ سے واقعی promotion کے معاملات پورے پاکستان کے محکموں میں delay ہو جاتے ہیں لیکن Annual Confidential Report کو مکمل کرانا اس ملازم کی ذمہ داری ہے۔ اس کی responsibility ہے کہ وہ اپنی رپورٹ مکمل کرائے۔ اگر کچھ لوگ مکمل نہیں کرتے تو ان کی promotion delay ہو جاتی ہے۔ جو لوگ اس چیز میں expeditiously اپنی رپورٹ مکمل کرتے ہیں ہم بھی ان کی promotion expeditiously کر دیتے ہیں۔

رانا ثناء اللہ خان، منسٹر صاحب شاید میری بات کو پوری طرح سمجھ نہیں سکے۔ میرا سوال یہ ہے کہ جس ملازم کی A.C.R ہے اس نے خود تو نہیں لکھنی وہ تو کسی دوسرے آفیسر نے لکھنی ہے۔ A.C.R لکھنا اس آفیسر کی جس کے پاس یہ اختیار ہے ذمہ داری ہے اور محکمے کی یہ ڈیوٹی ہے کہ ان سے A.C.R مکمل کروائے' نہ کہ اس آدمی کے ذمہ لگا دے کہ جس کی A.C.R ہے۔ ٹھیک ہے اگر وہ سمجھتا ہے کہ A.C.R درست نہ ہے تو وہ درست نہ لکھے لیکن یہ ذمہ داری اس آفیسر کی ہے جس نے لکھنی ہے۔ اس کے لئے ڈیپارٹمنٹ کو کوئی duration مقرر کرنی چاہئے کہ اپنے ماتحتوں کی A.C.R چھ مہینے یا ایک سال کے اندر اندر مکمل کریں لیکن پانچ پانچ سال ہو جاتے ہیں اور وہ A.C.R مکمل نہیں کرتے۔

جناب سپیکر، جی' وزیر صحت!

وزیر صحت، جناب سپیکر! میں رانا صاحب کی بات سے بالکل متفق ہوں کہ ہمارے A.C.R کے سسٹم میں پیچیدگیاں' complications and delays ہیں۔ A.C.Rs delay ہونے کی وجہ سے بہت ساری promotions نہیں ہوتیں' اس سسٹم کو بہتر کرنا چاہئے۔ میرے خیال میں اگر اس موضوع پر ایک علیحدہ debate یا discussion کا ٹائم مختص کر لیا جائے تو بہتر ہے کیونکہ اس کا تعلق صرف صحت کے معاملے سے نہیں ہے بلکہ ایجوکیشن' لائیو سٹاک' ریونیو اور دیگر تمام محکمہ جات سے ہے۔

I am open to that discussion.

جناب سپیکر، جی' تمام محکمہ جات سے ہے۔ کسی دن رکھ لیتے ہیں۔

رانا ثناء اللہ خان، جناب سپیکر! اس میں کوئی debate والی بات نہ ہے۔ منسٹر موصوف کو شاید اس بات کا علم نہیں ہے۔ اس میں کوئی قانون سازی involve نہیں ہے۔ لہذا یہاں اس پر discussion والی کوئی بات نہیں ہے۔ یہ رولز کی بات ہے' رولز محکمے نے بنانے ہیں۔ یہ رولز بنا دیں کہ پچھلے سال کی A.C.R جس آدمی نے لکھنی ہے اس کی ذمہ داری ہو کہ وہ اس کو چھ مہینے یا ایک سال کے اندر اندر مکمل کرے گا۔ دوسرا انہوں نے کہا ہے کہ محکمے نے سب کو لکھا ہے کہ یہ A.C.Rs مکمل کریں۔ منسٹر صاحب یہ تو فرمائیں کہ محکمے نے کب لکھا ہے؟ اس لکھے ہوئے کو چھ ماہ ہو گئے ہیں' سال ہو گیا ہے' محکمہ نے اس پر کیا ایکشن لیا ہے؟

جناب سپیکر، جی، وزیر صحت!

وزیر صحت، جناب سپیکر! A.C.Rs کا جو پہلا حصہ ہے وہ اس ملازم کی ڈیوٹی ہے کہ وہ مکمل ہو۔ محکمہ انہیں بار بار تاکید کرتا رہتا ہے۔ اس پر میں نے جیسے عرض کیا کہ ہم محکمے کی طرف سے پھر ان پر سختی کریں گے کہ وہ ہمیں ٹائم فریم کے تحت A.C.Rs واپس کریں۔ اس کو ہدایت جاری کی جانی چاہئے تاکہ بہتر بنایا جائے۔

رانا ثناء اللہ خان، جناب سپیکر! جو ماتحت ملازمین ہیں، لاکھوں کی تعداد میں ان کا مسئلہ ہے کہ وہ اپنی A.C.Rs لے کر دوسرے آفیسر کے پیچھے پیچھے پھرتے رہتے ہیں۔ اگر یہاں پر یہ اس بات کی یقین دہانی کرائیں----

جناب سپیکر، انہوں نے کہہ دیا ہے کہ وہ محکمے کو پابند کریں گے کہ A.C.Rs جلدی مکمل کریں۔

رانا ثناء اللہ خان، جناب سپیکر! ان کو تو یہ بھی نہیں پتا کہ محکمے نے پہلے کب لکھی ہیں؟ اب تک یہ نہیں بتا سکے لیکن یہ تو کہا ہے کہ محکمے کے تمام آفیسروں کو ہدایات جاری کی ہیں۔ کب جاری کی ہیں یہ تو ان کو پتا ہی نہیں ہے؟

جناب سپیکر، exact date کا تو نہیں پتا۔ یہ تو پھر fresh question بنتا ہے کہ exact date کیا ہے؟

رانا ثناء اللہ خان، وزیر موصوف کو یہ پتا ہی نہیں ہے کہ محکمے نے کب کہا ہے اور آئندہ وہ یہاں پر یا تو یقین دہانی کرائیں کہ ہم رولز کو amend کریں گے اور اس بات کو mandatory بنائیں گے کہ چھ مہینے یا ایک سال کے اندر اندر پچھلے سال کی A.C.Rs مکمل کروائیں گے؟

جناب سپیکر، رانا صاحب! انہوں نے کہہ دیا ہے کہ کوشش کریں گے کہ A.C.Rs جلدی لکھی جائیں۔

رانا ثناء اللہ خان، جناب سپیکر! یہ لاکھوں لوگوں کا مسئلہ ہے۔ اگر یہ مسئلہ آج خوش قسمتی سے یہاں floor پر آ گیا ہے تو محکمہ اس بارے میں کوئی یقین دہانی کرائے؟

جناب سپیکر، یہ ایک ڈیپارٹمنٹ کا کام تو نہیں ہے۔ پورے پنجاب کے جتنے بھی محکمے ہیں، A.C.Rs سب کی لکھی جاتی ہیں۔ ان کا اتنا ہی کہہ دینا کافی ہے کہ کوشش کریں گے کہ جلد از جلد مکمل کروائیں۔

رانا ثناء اللہ خان، جناب سپیکر! یہاں پر پورا پنجاب بیٹھا ہے۔ [******] یہ اس بات کی یقین دہانی کرائیں کہ within such and such time یہ جو رولز میں کمی ہے ہم اس بات کو دور کریں گے؟

جناب سپیکر، انہوں نے کہا ہے کہ کوشش کریں گے کہ A.C.Rs جلدی سے جلدی لکھی جائیں۔

رانا ثناء اللہ خان، وہ کوئی period بتا دیں کہ ان کی یہ کوشش کب تک بار آور ہو گی؟

جناب سپیکر، جی، منسٹر صاحب! آپ کوئی ٹائم دے سکتے ہیں کہ A.C.Rs کب تک لکھی جائیں گی؟

وزیر صحت، جناب سپیکر! میں اس میں clarify کر دوں کہ محکمہ on a regular basis ڈیپارٹمنٹ کے آفیسروں کو ہدایات جاری کرتا رہتا ہے لیکن اس کو مزید بہتر بنانے کے لئے ہم ٹائم لائن سیٹ کر دیں گے اور انشاء اللہ تعالیٰ یہ سسٹم بہتر ہو جائے گا۔

چودھری محمد اشرف کمبوہ، ضمنی سوال۔

وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر، کیانی صاحب! پلیز ایک منٹ تشریف رکھیں۔ میں آپ کو ابھی موقع دیتا ہوں۔ جی!

چودھری محمد اشرف کمبوہ، جناب سپیکر! ایک تو آپ سے درخواست ہے کہ آپ گوجرانوالہ کے ایم۔پی۔ایز حضرات کو بھی ٹائم دیا کریں۔ میرا وزیر موصوف سے یہ سوال ہے کہ ابھی تھوڑی دیر پہلے انہوں نے کہا تھا کہ ایک ڈاکٹر پر پانچ لاکھ روپے خرچہ آتا ہے۔ میں ان سے صرف یہ پوچھنا چاہوں گا کہ وہ پنجاب کا نہیں بلکہ پاکستان کے اس مہنگے ترین میڈیکل کالج کا نام بتا دیں جو سرکاری میڈیکل کالج ہے جس کی سالانہ فیس دو لاکھ 74 ہزار روپے ہے، جس کی نہ اپنی بلڈنگ ہے، نہ ہوسٹل ہے، نہ لائبریری ہے اور نہ اس کے پاس اپنا سٹاف ہے بلکہ وہ سرکاری ہسپتالوں سے ڈاکٹروں کو لیکچر کے لئے

---

* بحکم جناب سپیکر الفاظ کارروائی سے حذف کئے گئے۔

بلاتے ہیں اور ان کو پانچ سو روپے ایک لیکچر کا دیتے ہیں۔ تاہم ان کو سہولت نہیں ہے۔ منسٹر صاحب یہ بتا دیں کہ وہ کونسا ایسا میڈیکل کالج ہے جس کی دو لاکھ 74 ہزار روپے فیس ہے؛ جبکہ یہ خود بتا رہے ہیں کہ پانچ لاکھ روپے تو ڈاکٹر بنانے پر خرچہ آتا ہے اور طالب علموں سے اتنے زیادہ پیسے لے رہے ہیں۔

جناب سپیکر: جی، وزیر صحت!

وزیر صحت: جناب سپیکر! یہ پانچ لاکھ والا تو پچھلا سوال تھا۔

جناب سپیکر: جی، کیانی صاحب!

وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ: شکریہ۔ جناب سپیکر! میرے بڑے عزیز دوست بھی ہیں اور ساتھ بھی بیٹھتے ہیں۔ آج میں دور ہوا تو انہوں نے ایسے الفاظ ہمارے متعلق کہے ہیں۔ نہ ہم فوج ہیں، نہ ظفر موج ہیں۔ یہ منسٹر کے لئے uncalled for remarks ہیں اور منسٹر کا بھی یہ کہتے ہیں کہ 40 ہو گئے۔ 371 کے اس ایوان میں We are not even 10 percent تو ان کو اس سے کیا ہے؛ حکومت تو چودھری پرویز الٰہی صاحب نے چلانی ہے۔ kindly یہ الفاظ حذف کئے جائیں۔ ہم موج کرنے نہیں آئے ہیں۔

جناب سپیکر: اگر یہ الفاظ آپ کو ناگوار گزرے ہیں تو میں ان الفاظ کو حذف کرتا ہوں۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر!---

جناب سپیکر: جی، ڈاکٹر صاحب!

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! سابقہ ادوار میں اس طرح تھا کہ پنجاب کے دو زون بنائے گئے تھے۔ ایک میں لاہور، فیصل آباد، گوجرانوالہ اور پنڈی وغیرہ جیسے علاقے تھے اور دوسرے زون کے اندر بہاولپور، ڈی۔جی۔خان یعنی under develop علاقے شامل تھے۔ اس میں پوسٹوں کی علیحدہ علیحدہ تقسیم بھی موجود تھی لیکن بعد میں اس طرح ہوا کہ جرنیلوں اور بڑے افسران کے بیٹوں کو accommodate کرنے کے لئے یہ تقسیم ختم کر دی گئی۔ اس سے بہاولپور، ڈی۔جی۔خان جیسے علاقوں کی بڑی حق تلفی ہو رہی ہے۔ زونل سسٹم کا دوبارہ اجراء ہونا چاہئے اور میں منسٹر صاحب سے

پوچھوں گا کہ وہ ہمارے لئے یہ اجراء کب تک کروائیں گے؟

جناب سپیکر، جی، وزیر صحت!

وزیر صحت، جناب سپیکر! ویسے تو یہ fresh question بنتا ہے۔ میرا خیال ہے کہ یہ اس سوال سے متعلق نہیں ہے لیکن میں آپ کو جواب دے دیتا ہوں۔ جنوبی پنجاب پر صحت کے حوالے سے جتنی توجہ پرویز الٰہی کی حکومت نے دی ہے اس سے پہلے کبھی نہیں دی گئی۔ (نعرہ ہائے تحسین) میں آپ کو ایک ایک کر کے صرف ڈیڑھ سال کی کارکردگی پیش کرتا ہوں۔ ہمارا صحت کے ڈیپارٹمنٹ کا سب سے بڑا پراجیکٹ اڑھائی سو بیڈ کا Cardiac Centre جس طرح لاہور میں پنجاب انسٹیٹیوٹ آف کارڈیالوجی ہے اسی طرح یہ حکومت، ملتان انسٹیٹیوٹ آف کارڈیالوجی بنا رہی ہے۔ Burn Centre ہم نے لاہور میں بنایا تو دوسرا ہم بہاولپور میں بنا رہے ہیں۔ جنوبی پنجاب کے طالب علم جنہیں داخلہ نہیں ملتا تھا، کوٹا سسٹم ختم ہو چکا ہے اس کے باوجود چیف منسٹر نے فیصلہ کیا کہ اگر Tribal area سے بچے پنجاب میں داخلہ لے سکتے ہیں تو جنوبی پنجاب کے بچے جو داخلوں سے محروم ہیں ان کے لئے سپیشل کوٹا بنایا جائے۔ یہ تین steps ہیں جو ہم نے صرف پچھلے پانچ چھ مہینوں میں لئے ہیں۔ اسی طرح کارڈیالوجی سروسز کے لئے بہاولپور میں، ڈاکٹر وسیم صاحب کو پتا ہے میں نے ان کو علیحدہ discuss کر کے بتایا تھا کہ Thalassemia unit ،Burn Centre اور انجیوگرافی مشین ہم ان کو دے رہے ہیں جو پہلے کبھی نہیں دی گئی۔ جنوبی پنجاب کے معاملات میں جتنی sensitive یہ حکومت ہے شاید ہی پہلے کوئی حکومت ہوئی ہو۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر، شکریہ۔ اگلا سوال شیخ تنویر احمد صاحب کا ہے۔

شیخ تنویر احمد، سوال نمبر 1641۔

D.H.Q ہسپتال جہلم میں C.T.Scan کی سہولت

*1641۔ شیخ تنویر احمد، کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ D.H.Q ہسپتال جہلم میں C.T. Scan مشین نہ ہے جس سے مریضوں کو انتہائی مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ فالج' Abdomen اور دیگر پیچیدہ بیماریوں میں مبتلا مریضوں کو C.T. Scan کروانے کے لئے لاہور یا راولپنڈی جانا پڑتا ہے جو کہ غریب نادار مریضوں کی دسترس سے دور ہے؟

(ج) اگر جز ہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت متذکرہ ہسپتال میں مریضوں کی سہولت کے لئے C.T.Scan مشین نصب کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک' اگر نہیں تو اس کی وجوہات بیان کریں؟

وزیر صحت،

(الف) D.H.Q ہسپتال جہلم میں C.T. Scan مشین نہ ہے۔

(ب) درست ہے۔

(ج) آئندہ مالی سال میں اس مقصد کے لئے فنڈز demand کئے جائیں گے نیز مزید متعلقہ سٹاف کی منظوری کے لئے درخواست کی جائے گی۔ سٹاف منظور ہونے اور فنڈز مہیا ہونے پر C.T.Scan مشین نصب کر دی جائے گی۔

جناب سپیکر، کوئی ضمنی سوال؟

شیخ تنویر احمد، جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ جز (ج) میں جو جواب دیا گیا ہے اس میں یہ کہا گیا ہے کہ "آئندہ مالی سال کے لئے اس مقصد کے لئے فنڈز demand کئے جائیں گے نیز مزید متعلقہ سٹاف کی منظوری کے لئے درخواست کی جائے گی۔ سٹاف منظور ہونے اور فنڈز مہیا ہونے پر سی۔ٹی سکین مشین نصب کر دی جائے گی۔" وزیر صاحب نے جو جواب دیا ہے وہ گول مول ہے۔ اس سلسلہ میں میرا سوال یہ ہے کہ مشین کے لئے فنڈز اور سٹاف کی منظوری میں مزید کتنا عرصہ درکار ہو گا؟

وزیر صحت، جناب سپیکر! انہوں نے سیدھا سادہ سوال کیا تھا اور اس پر سیدھا سادہ ہی جواب دیا گیا ہے۔ سوال یہ کیا گیا تھا کہ کیا tympanoplasty جو کہ ای۔این۔ٹی کی ایک بڑی specialized field

ہے کیا tympanoplasty کی سہولت وہاں پر موجود ہے یا نہیں۔

رانا آفتاب احمد خان، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر، جی،فرمائیں!

رانا آفتاب احمد خان، جناب سپیکر! وزیر صاحب اگلے سوال کا جواب دے رہے ہیں جبکہ جواب پچھلے سوال کا دینا تھا۔

وزیر صحت، جناب سپیکر! ہم نے اے۔ڈی۔پی میں ضلعی حکومت کو اجازت دی ہے کہ وہ highly specialized technology یا highly specialized equipment جیسا کہ سی۔ٹی سکین مشین وغیرہ ہے وہ اپنے بجٹ سے لگا سکتے ہیں۔ یہ ہماری پالیسی نہیں ہے کہ ہر ضلعی ہیڈ کوارٹر ہسپتال میں سی۔ٹی سکین مشین موجود ہو۔ اس کی نہ ضرورت ہے اور نہ ہی پالیسی ہے۔ البتہ بڑے شہروں میں اگر وہ اس کی ضرورت محسوس کرتے ہیں کہ وہاں پر سی۔ٹی سکین مشین کی ضرورت ہے تو ہمیں لکھ کر بھیج دیں ہم اس کے لئے فنڈز دیں گے۔

جناب سپیکر، وزیر صاحب! آپ نے جز (ج) میں جو جواب دیا ہے اس میں آپ نے لکھا ہے کہ آئندہ مالی سال میں اس مقصد کے لئے فنڈز فراہم کئے جائیں گے مگر ابھی آپ فرما رہے ہیں کہ ہمارے پاس پالیسی نہیں ہے۔

وزیر صحت، جناب سپیکر! جہلم میں الٹرا ساؤنڈ مشین already موجود ہے۔ سی۔ٹی سکین مشین کے حوالے سے میں نے عرض کیا ہے کہ یہ حکومت کی پالیسی نہیں ہے کہ district level پر فراہم کی جائے۔ ہمارے کسی بھی ہمسایہ ملک میں بھی سی۔ٹی سکین مشین district level پر موجود نہیں ہے البتہ ڈسٹرکٹ گورنمنٹ اگر اپنے فنڈز سے سی۔ٹی سکین لگانا چاہتی ہے تو ہمیں کوئی اعتراض نہیں ہے۔

جناب سپیکر، جب محکمے والے جواب دیتے ہیں تو آپ سیکرٹری صاحبان کو کہہ دیا کریں کہ اس کو صحیح طریقے سے دیں۔ جواب میں تو یہ لکھا ہے کہ "آئندہ مالی سال میں اس مقصد کے لئے فنڈز ڈیمانڈ کئے جائیں گے۔" ابھی آپ on the floor of the House فرما رہے ہیں ہماری ایسی کوئی پالیسی ہی نہیں ہے یا وہاں پر ضرورت ہی نہیں ہے جبکہ جواب میں کچھ اور لکھا ہوا ہے۔

وزیر صحت، جناب سپیکر! اس وقت ہم ضرورت determine کر رہے ہیں اگر ضرورت ہو گی تو فنڈز دے دیں گے۔

جناب سپیکر، شکریہ۔

شیخ اعجاز احمد، جناب سپیکر! میرا بھی ایک ضمنی سوال ہے۔

جناب سپیکر، جی، فرمائیں!

شیخ اعجاز احمد، جناب سپیکر! پچھلے اجلاس میں فیصل آباد میں Burn Unit کے حوالے سے یہاں پر تحریک التوائے کار بھی آئی اور سوال میں بھی پوچھا گیا۔ فیصل آباد جو کہ پاکستان کا تیسرا اور پنجاب کا دوسرا بڑا شہر ہے اور جناب کا تعلق بھی وہیں سے ہے اور یہاں پر موجود کئی وزراء کرام کا تعلق بھی وہیں سے ہے میں آپ کی وساطت سے پوچھنا چاہوں گا کہ کیا اس Burn Unit کو لاہور میں لے کر آ گئے ہیں؟ یہ فرما دیں کہ یہ Burn Unit لاہور میں بنے گا یا فیصل آباد میں بنے گا؟

جناب سپیکر، آپ کا یہ ضمنی سوال نہیں بنتا۔ اگلا سوال نمبر 1654 جناب پرویز رفیق صاحب کا ہے--- وہ تشریف نہیں رکھتے۔ اگلا سوال نمبر 1756 جناب ارشد محمود بگو صاحب کا ہے۔

پنجاب ڈینٹل ہسپتال لاہور میں مریضوں کو مشکلات کا سامنا

*1756، جناب ارشد محمود بگو، کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ڈاکٹر محمد رفیق چٹھہ پراجیکٹ ڈائریکٹر پنجاب ڈینٹل ہسپتال لاہور کی سفارش والے حضرات کو علاج کے ساتھ ساتھ دوائیاں/ ایکسرے و دیگر سہولیات مہیا کی جاتی ہیں؛ جبکہ غریب / نادار سفید پوش لوگوں کو یہ کہہ دیا جاتا ہے کہ یہ اشیاء ہسپتال میں نہیں ہیں؛

(ب) کیا یہ درست ہے کہ غریب / نادار / سفید پوش لوگوں میں پنجاب ڈینٹل ہسپتال انتظامیہ کے اس رویے کے خلاف شدید نفرت پائی جاتی ہے؛

(ج) کیا یہ درست ہے کہ حکومت غریب عوام کے لئے مذکورہ ہسپتال میں سہولیات مہیا نہیں کر رہی؛

(د) کیا یہ درست ہے کہ غریب عوام کا پیسا صرف اور صرف' ڈاکٹر محمد رفیق چٹھہ کی سفارش والے لوگوں کو سہولیات فراہم کرنے کے لئے دیا جاتا ہے؛

(ہ) کیا یہ درست ہے کہ ڈاکٹر محمد رفیق چٹھہ کی من مانیوں کی وجہ سے ہسپتال کے ملازمین اور بالخصوص عوام میں حکومت کے خلاف شدید نفرت اور بے چینی پائی جا رہی ہے۔ اگر جزہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت ڈاکٹر محمد رفیق چٹھہ کو تبدیل کرنے اور غریب عوام کی مذکورہ بالا مشکلات دور کرنے کا ارادہ رکھتی ہے' اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؛

وزیر صحت:

(الف) یہ درست نہیں ہے۔ تمام مریضوں کو یکساں سمجھا جاتا ہے۔ صرف مستحق لوگوں کو مناسب سہولتیں مہیا کی جاتی ہیں۔

(ب) قطعاً درست نہیں۔

(ج) قطعاً درست نہیں۔

(د) قطعاً درست نہیں۔

(ہ) قطعاً درست نہیں۔ ڈاکٹر موصوف کو بہتر کارکردگی اور اعلیٰ تعلیم کی وجہ سے نیا کالج و ہسپتال بنانے کے لئے ڈائریکٹر پراجیکٹ لگایا گیا ہے۔ عوام کا اس پراجیکٹ کے ساتھ کوئی تعلق نہیں یہ ہسپتال ڈینٹل کالج کے ساتھ منسلک ہے جو طالب علموں کی ٹریننگ کے لئے استعمال ہوتا ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال؛

جناب ارشد محمود بگو: جناب سپیکر! یہاں پر جناب وزیر صاحب نے بڑی اچھی خواہشات کا اظہار کیا ہے اور انہوں نے یہ فرمایا ہے کہ ہم چودھری پرویز الٰہی صاحب کی قیادت میں یہاں پر صحت اور تعلیم کے میدان میں انقلابی تبدیلیاں لا رہے ہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ جو بات یہ کہہ رہے ہیں یہ دل سے کہہ

رہے ہیں اور یہی باتیں کر رہے ہیں۔ یہ ان کی خواہش ہے اور یہ چاہتے ہیں پاکستان اور پنجاب میں ہر ہسپتال کو بنیادی سہولتوں سے آراستہ کریں لیکن آپ یقین کریں کہ ایسا نہیں ہو رہا۔ آپ ہسپتالوں میں چلے جائیں۔ لاہور کے چند ہسپتالوں کو چھوڑ کر مثلاً پنجاب انسٹیٹیوٹ آف کارڈیالوجی' آپ کسی بھی ہسپتال میں چلے جائیں' گوجرانوالہ میں چلے جائیں' سیالکوٹ میں چلے جائیں' یہ میرے ساتھ چلے جائیں اگر وہاں پر کسی غریب آدمی کو' کسی متوسط طبقے کے آدمی کو وہاں پر کوئی اسپرین کی گولی بھی ملتی ہے یا کوئی ڈاکٹر بھی ملتا ہے تو ۔۔۔

جناب سپیکر. آپ کا ضمنی سوال کیا ہے؟

جناب ارشد محمود بگو. جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ جو میں نے یہ سوال دیا ہے اور وزیر صاحب نے اس کا یہ جو جواب دیا ہے کیا وزیر صاحب نے اس پر خود انکوائری کر لی ہے کہ جو باتیں میں نے لکھی تھیں یہ درست ہیں اور انہوں نے اس کا جواب درست دیا ہے۔ مجھے on the floor of the House صرف یہی بتا دیں؟

وزیر صحت. جناب سپیکر! پنجاب انسٹیٹیوٹ آف ڈینٹل سائنسز میں' میں خود کم از کم چار دفعہ گیا ہوں اور وہاں کے حالات کا جائزہ بھی لیا ہے۔ موجودہ صورتحال یہ ہے کہ وہ جس علاقے میں ہے وہاں پر expansion نہیں ہوسکتی۔ ہم نے جوہر ٹاؤن میں ان کو زمین الاٹ کی ہے اور ایل۔ڈی۔اے کو اس کی payment کر دی گئی ہے اور اس کا قبضہ بھی لے لیا گیا ہے بلکہ موجودہ صورتحال یہ ہے کہ ہم نے وزیراعلیٰ صاحب سے درخواست کی ہے کہ وہ کسی بھی وقت آ کر اس کی ground racky کریں۔ انشاء اللہ تعالیٰ ہمارا پرانا کیمپس وہاں پر شفٹ ہو جائے گا اور آپ دیکھیں گے کہ جب وہ شفٹ ہو گا تو اس میں نئی سہولیات مہیا کی جائیں گی' نیا سٹاف دیا جائے گا اور نئے آلات بھی لائے جائیں گے۔ پنجاب انسٹیٹیوٹ آف ڈینٹل سائنسز کے ساتھ ایک مسئلہ اس کی location تھا جو کہ بہت پرانا تھا لیکن ہم نے اس کو expedite کروایا۔ جیسا کہ میں نے عرض کیا ہے کہ اس کا قبضہ بھی لے چکے ہیں اور ہم نے پی۔ڈبلیو۔ڈی کو P.C-II بنا کر پی۔اینڈ۔ڈی کو request بھیج دی ہے کہ P.C-I کی تیاری کرنی شروع کر دیں۔

ڈاکٹر اسد اشرف، جناب سپیکر! ڈینٹل ہسپتال کے ڈاکٹر محمد رفیق چٹھہ صاحب جو کہ پراجیکٹ ڈائریکٹر اور ڈین بھی ہیں یہ 2001 میں ریٹائرڈ ہو گئے تھے ان کو re-employment بورڈ نے redesignate کر کے ایک ایسے پراجیکٹ کا ڈائریکٹر لگایا جو already مکمل ہو چکا ہے۔ یہ کہہ رہے ہیں کہ پنجاب حکومت صحت کے سلسلے میں ہر کام کر رہی ہے اور مثالی کام کر رہی ہے۔ یہ واحد ایک مثال ہے اور یہ پانچویں دفعہ اس ڈاکٹر کا نام اس اسمبلی میں گونج رہا ہے اور مختلف حوالے سے سوالات آرہے ہیں۔ وزیر تعلیم صاحب یہاں پر تشریف فرما ہیں ان سے پوچھیں کہ ڈین کیا چیز ہوتا ہے اور پراجیکٹ ڈائریکٹر کیا ہوتا ہے۔ یہ ایم۔ایس level کے جنرل کیڈر کے ڈاکٹر ہیں اور کبھی پروفیسر نہیں رہے اور یہ چیز ڈاکٹر صاحب نے ہی یہاں پر پچھلے اجلاس کے دوران بتائی تھی کہ یہ کبھی پروفیسر نہیں رہے۔ ڈین فیکلٹی آف یونیورسٹی کا ہیڈ ہوتا ہے۔ یہ اس بات کو negate کر رہے ہیں۔ میرا ان سے سوال یہ ہے کہ یہ کس پراجیکٹ کے ڈائریکٹر ہیں؟ کس جگہ پر بیٹھتے ہیں؟ ان کو کون سے ہسپتال کی بلڈنگ عطا کی گئی ہے؟ یہ لفظ ان کے جواب میں تھا کہ گورنر صاحب نے ان کو گورنمنٹ نواز شریف ہسپتال جو اندرون شہر لاہور میں بنایا گیا ہے جس میں تمام بنیادی شعبے تھے اس بلڈنگ کو عطا کیا گیا جو کہ already مکمل پراجیکٹ ہے۔ ان کی پوسٹ کو redesignate کیا گیا۔ نہ یہ ڈین ہیں' نہ یہ ٹیچنگ کیڈر سے ہیں اس طرح کئی لوگوں کی حق تلفی ہو رہی ہے اور بار بار یہ سوال آرہے ہیں' جب سے یہ اسمبلی بنی ہے پانچویں دفعہ یہ سوال آیا ہے۔ میں وزیر صاحب سے کہوں گا کہ خاص طور پر اس معاملے کو دیکھیں کہ کس کے ذاتی دوست کو نوازا جا رہا ہے؟ ایک مکمل پراجیکٹ پر پراجیکٹ ڈائریکٹر لگایا جا رہا ہے اور ایک ہسپتال جو ہر معاملہ میں fully functional تھا ان کو گورنر صاحب نے عطا کیا ہے' اگر نواز شریف کے نام سے ان کو اتنی چڑ ہے جیسا کہ گورنمنٹ جونا منڈی کالج کا نام انہوں نے فاطمہ جناح رکھا ہے اسی طرح اس ہسپتال کا نام بھی کچھ اور رکھ دیں لیکن اندرون شہر لاہور اور شمالی لاہور کے لوگوں کو صحت کی سہولیات ضرور پہنچائی جائیں۔ شکریہ

جناب سپیکر، اب وقفہ سوالات ختم ہوتا ہے۔

وزیر صحت، جناب سپیکر! میں بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھتا ہوں۔

جناب سپیکر، بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھ دیئے گئے ہیں۔

نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات

(جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)

سروسز ہسپتال لاہور میں Tympanometry مشین کی تنصیب

*1654، جناب پرویز رفیق، کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ سروسز ہسپتال لاہور کے شعبہ ای۔این۔ٹی میں Tympanometry مشین موجود نہ ہے؛

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ ہسپتال سے باہر یہ ٹیسٹ مہنگے داموں ہوتا ہے جو غریب و نادار مریضوں کی دسترس سے باہر ہے؛

(ج) اگر جزہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت متذکرہ ہسپتال کے شعبہ ای۔این۔ٹی میں Tympanometry مشین لگانے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو اس کی وجوہات بیان کریں؛

وزیر صحت،

(الف) سروسز ہسپتال لاہور کے شعبہ ای۔این۔ٹی میں مذکورہ بالا مشین موجود نہ ہے۔

(ب) مذکورہ ٹیسٹ پرائیویٹ ہسپتال میں سات سے آٹھ سو روپے میں ہوتا ہے۔

(ج) ہسپتال انتظامیہ شعبہ ای۔این۔ٹی میں مشین ہذا لگانے کا ارادہ رکھتی ہے جو کہ آئندہ مالی سال میں ممکن ہو گا۔

پنجاب ڈینٹل ہسپتال لاہور میں بے قاعدگیاں

اور ملازمین کی ترقیوں کا مسئلہ

*1757، جناب ارشد محمود بگو، کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ پنجاب ڈینٹل ہسپتال لاہور میں ریٹائرڈ پرنسپل کو دوبارہ نئی پوسٹ create کر کے پراجیکٹ ڈائریکٹر لگا دیا گیا ہے جبکہ سینئر پروفیسر صاحبان کو نظر انداز کر دیا گیا ہے؛

(ب) کیا پنجاب ڈینٹل ہسپتال لاہور میں ڈیپارٹمنٹل پروموشن کمیٹی ہے؛

(ج) پنجاب ڈینٹل ہسپتال لاہور میں 1999 سے آج تک ڈی۔پی۔سی کی کتنی میٹنگز ہوئیں اور کن کن حضرات کو ڈی۔پی۔سی کی سفارش کی روشنی میں ترقیاں دی گئیں؛

(د) ڈی۔پی۔سی کے ممبران کی تعداد کیا ہے 1999 سے آج تک ڈی۔پی۔سی کے کون کون حضرات ممبر رہے ان کے نام، عہدہ اور گریڈ سے ایوان کو آگاہ کریں؛

(ہ) ایڈمنسٹریشن سٹاف میں سے سکیل 1 تا 16 کے کتنے افراد کو ڈی۔پی۔سی کی سفارش کی روشنی میں ترقیاں دی گئیں ان کے نام، عہدہ اور گریڈ کی تفصیل سے آگاہ فرمائیں؛

(و) کیا یہ درست ہے کہ ڈاکٹر محمد رفیق چٹھہ پی۔ڈی نے اپنی من پسند کا سپرنٹنڈنٹ ڈینٹل ہسپتال میں تعینات کروایا ہوا ہے؛

(ز) کیا یہ درست ہے کہ مذکورہ بالا عمل سے پنجاب ڈینٹل ہسپتال لاہور کے سٹاف میں بے چینی پائی جاتی ہے۔ اس وجہ سے سٹاف میں سینئر ترین اہلکاران کی ترقی روک دی گئی ہے؛

(ح) کیا حکومت مذکورہ ہسپتال میں گریڈ 1 تا 15 کے اہلکاران جن کی ترقیاں ایک عرصہ سے سٹاپ ہیں، کو ترقیاں دینے کو تیار ہے اگر ہاں تو کب تک، اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؛

وزیر صحت،

(الف) یہ درست نہیں۔ پنجاب ڈینٹل ہسپتال میں ریٹائرڈ پرنسپل کو دوبارہ نئی پوسٹ create کر کے پراجیکٹ ڈائریکٹر لگایا گیا ہے اور نہ ہی سینئر پروفیسر صاحبان کو نظر انداز کیا گیا ہے۔

(ب) جی ہاں۔

(ج) 1999 سے آج تک ڈی۔پی۔سی کی دو میٹنگز ہوئیں۔ جن حضرات کو Roll میں ڈی۔پی۔سی کی روشنی میں ترقیاں دی گئیں ان کے نام یہ ہیں۔

1۔ محمد عامر چوہان 2۔ شرافت علی 3۔ اسلم مسیح 4۔ عبدالحمید

(د) ڈی۔پی۔سی کے کل ممبران کی تعداد تین ہے۔

1۔ ڈاکٹر عبدالستار اختر	چیئرمین	بی۔ایس 18
2۔ ڈاکٹر طالب اللہ شاہ	ممبر	بی۔ایس 18
3۔ سعید احمد خان	ممبر	بی۔ایس 16

(ہ)

محمد عامر چوہان	الموزر	بی۔ایس 9
شرافت علی	اکاؤنٹنٹ	بی۔ایس 8
اسلم مسیح	ڈریسر	بی۔ایس 6
عبدالحمید	ڈینٹل ٹیکنیشن	بی۔ایس 9

(و) یہ درست نہیں۔ ڈاکٹر موصوف کا ان کی ٹرانسفر کے ساتھ کوئی تعلق نہیں مذکورہ سپرنٹنڈنٹ کو سیکرٹری ہیلتھ گورنمنٹ آف پنجاب نے بذریعہ آرڈر NO.SO(B-IV)1-4-2000 مورخہ 11۔مئی 2000 پنجاب ڈینٹل ہسپتال میں تعینات کیا۔

(ز،ح) قطعاً درست نہیں۔ کسی بھی مستحق اہلکار کی ترقی نہیں روکی گئی۔ البتہ سید جرار عباس جس کے والد علمدار حسین شاہ یہاں آفس سپرنٹنڈنٹ رہے۔ انہوں نے اپنے بیٹے سید جرار عباس اور بھتیجے ابرار حسین کو غیر قانونی طور پر بھرتی کروایا۔ اول الذکر (سید جرار عباس) جسے پہلے غیر قانونی طور پر دفتری بھرتی کروایا پھر دوبارہ غیر قانونی طور پر قواعد و ضوابط کو نظر انداز کر کے جونیئر کلرک کروایا۔ اس کی بھرتی کے خلاف انکوائری ہوئی جس میں انکوائری آفیسر نے پنجاب ریموول فرام سروس آرڈیننس 2000 ترمیم 2001 کے تحت Major penalty تجویز کی۔ سید جرار عباس کی درخواست کے جواب میں مذکورہ اہلکار کو بذریعہ چٹھی نمبر 3109 مورخہ 23-8-2001 مطلع کر دیا گیا تھا۔ پھر محکمہ صحت کو بھی بذریعہ چٹھی نمبر

3580 مورخہ 2001-8-9 اطلاع کر دی گئی۔ لہذا کسی کی ترقی نہیں روکی گئی۔ کسی بھی اہلکار کی ترقی سٹاپ نہیں کی گئی اور نہ ہی کوئی پوسٹ خالی ہے۔

مضر صحت پان مصالحہ کی سرعام فروخت
اور حکومتی اقدامات

*1765۔حاجی محمد اعجاز، کیا وزیر صحت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ لاہور شہر میں تمباکو، چھالیہ، کتھا، گٹکا یا پان مصالحہ اور میٹھی سپاریوں کی فروخت نے بچوں اور بڑوں کو معدے، جگر اور منہ کی بیماریوں کے ساتھ ساتھ کینسر جیسے موذی مرض میں مبتلا کر دیا ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ لاہور کی پان مارکیٹ، انار کلی، ریلوے اسٹیشن، اکبری منڈی اور دیگر جگہوں پر متذکرہ تمام اشیاء اور بھارتی گٹکا سرعام فروخت کیا جا رہا ہے مگر اس میٹھے زہر کی فروخت کو روکنے کے لئے کوئی کارروائی عمل میں نہ لائی گئی ہے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ متذکرہ تمام اشیاء کو ڈاکٹروں نے مضر صحت قرار دیا ہوا ہے؟

(د) اگر جز ہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو ان کی روک تھام کے لئے حکومت اب تک کیا اقدامات عمل میں لائی ہے، تفصیل سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

وزیر صحت،

(الف) تمباکو، چھالیہ اور گٹکا وغیرہ کا بے جا استعمال مضر صحت ہے۔ اس کے لئے محکمہ صحت بھرپور مہم چلا رہا ہے اور حفظان صحت کے تمام طریقے حفاظتی اور علاج معالجہ والے بھرپور انداز میں استعمال کئے جا رہے ہیں اور وقتاً فوقتاً سیمینار اور لیکچر وغیرہ کا انتظام کیا جاتا ہے تاکہ لوگوں میں شعور بیدار ہو۔

(ب) اگر کوئی شخص مضر صحت چیز پوشیدہ یا سرعام فروخت کر رہا ہو تو اس کے لئے محکمہ صحت بھرپور قانونی کارروائی عمل میں لاتا ہے۔

(ج) متذ کرہ بالا اشیاء بلاشبہ مضر صحت ہیں۔

(د) محکمہ صحت میں ان اشیاء کے تدارک کے لئے بھرپور اور منظم انداز میں مہم جاری ہے۔ ہر خوردنی چیز کا جدید فوڈ لیبارٹریوں میں تجزیہ کیا جاتا ہے۔ جو لوگ اس گھناؤنے دھندے میں ملوث پائے جاتے ہیں۔ ان کے خلاف فوری قانونی کارروائی کر کے ان کے کیس متعلقہ عدالتوں کے سپرد کر دیئے جاتے ہیں اور ان لوگوں کو قرار واقعی سزا دلانے کے لئے ان کی بھرپور پیروی کی جاتی ہے۔

راولپنڈی کے ہسپتالوں کے لئے ادویات کی خریداری کا بجٹ اور دیگر تفاصیل

*1803۔ راجہ محمد شفقت خان عباسی (ایڈووکیٹ)، کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) ضلع راولپنڈی میں واقع ہسپتالوں کے لئے پچھلے 3 سالوں میں کتنی رقم ادویات خریدنے لئے دی گئی؛ ان ادویات کو خریدنے کا کیا طریقہ کار ہے؛ یہ ادویات کن کمپنیوں سے خریدی گئیں؛ ضلع بھر کے ہسپتالوں اور صوبائی میڈیکل سٹور میں جو ادویات زائد المیعاد ہو چکی ہیں، ان کی تاریخ آمد اور زائد المیعاد کی کیا تواریخ ہیں؛

(ب) کیا حکومت نے ذمہ دار افراد کے خلاف کوئی کارروائی کی ہے یا کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؛ نیز محکمہ صحت نے ضلع راولپنڈی میں جعلی ادویات کو روکنے اور ادویات کی کوالٹی کو کنٹرول کرنے کے لئے کیا اقدامات کئے ہیں؛ پچھلے تین سالوں میں غیر معیاری جعلی ادویات کی فروخت میں ملوث افراد کے خلاف کتنے مقدمات قائم ہوئے۔ کتنے سزا یاب ہوئے۔ تفصیل بیان فرمائی جائے؛

(ج) پچھلے 3 سالوں میں غیر معیاری ادویات تیار کرنے والی کمپنیوں کے خلاف کیا اقدام کئے گئے، تفصیل بیان فرمائی جائے؛

وزیر صحت،

(الف) دفتر ہذا کے زیر انتظام چار تحصیل ہیڈ کوارٹرز ہسپتال کام کر رہے ہیں۔ ان ہسپتالوں کی تفصیل اور بجٹ مندرجہ ذیل ہیں۔

1۔ تحصیل ہیڈ کوارٹر ہسپتال مری 2۔ تحصیل ہیڈ کوارٹر ہسپتال کہوٹہ

3۔ تحصیل ہیڈ کوارٹر ہسپتال گوجر خان 4۔ تحصیل ہیڈ کوارٹر ہسپتال ٹیکسلا

ان ہسپتالوں کے لئے مندرجہ ذیل رقم برائے ادویات فراہم کی گئی 01-2000 میں پرانے نظام کے تحت ادویات میڈیکل سٹور ڈپو پنجاب لاہور سے ملتی تھیں۔ ضلعی نظام کے تحت برائے سال 02-2001 میں برائے خریداری ادویات ان ہسپتالوں کو مبلغ 49,45,000 کی رقم فراہم کی گئی۔ مالی سال 03-2002 میں مبلغ 85,52,000 روپے کی رقم فراہم کی گئی۔ ادویات خریدنے کا طریقہ کار مندرجہ ذیل ہے۔

گورنمنٹ آف پنجاب کے حکم کے مطابق پنجاب کے تمام اضلاع میں ضلعی حکومتوں کے زیر انتظام پرچیز کمیٹیاں بنائی گئی ہیں۔ ضلع راولپنڈی میں ادویات کی خریداری کے لئے مندرجہ ذیل کمیٹی بنائی گئی ہے۔

1۔ ڈی۔سی۔او راولپنڈی	چیئرمین
2۔ ای۔ڈی۔او راولپنڈی	ممبر
3۔ ای۔ڈی۔او C&D راولپنڈی	ممبر
4۔ ای۔ڈی۔او F&P راولپنڈی	ممبر
5۔ ڈی۔او (Coord) راولپنڈی	ممبر

6۔ ایم۔ایس تحصیل ہیڈ کوارٹر ہسپتال مری، کہوٹہ، گوجرہ، ٹیکسلا

7۔ سینئر ڈرگ انسپکٹر ضلع راولپنڈی

I۔ ڈی۔سی۔او چیئرمین سپیشل پرچیز کمیٹی کی اجازت سے اخبار میں فراہمی ادویات کے لئے اشتہار دیا جاتا ہے۔

II۔ ادویات سے متعلقہ کمپنیاں ڈی۔سی۔او آفس میں رکھے گئے ٹینڈر بکس میں ٹینڈر ڈالتی ہیں جو کہ اسی دن متعلقہ کمپنیوں کے نمائندوں کی موجودگی میں اور سپیشل پرچیز کمیٹی کے تمام ممبران کی موجودگی میں چیئرمین سپیشل پرچیز کمیٹی (جناب ڈی۔سی۔او) ٹینڈر بکس کھولتے ہیں اور چیئرمین سمیت تمام ممبران سپیشل پرچیز کمیٹی تمام کاغذات پر اپنے اپنے دستخط کرتے ہیں۔ اس کے بعد چیئرمین سپیشل پرچیز کمیٹی ادویات کی قیمتوں میں مزید کمی کرانے کے لئے negotiation میٹنگ کے لئے تاریخ مقرر کرتے ہیں۔

III۔ اس کے بعد دوسری کمیٹی جو کہ Technical Scrutiny کمیٹی کہلاتی ہے۔ یہ کمیٹی ٹینڈر میں حصہ لینے والی تمام فرموں کے ضروری کاغذات کی مکمل جانچ پڑتال کرتی ہے۔ اس کے بعد negotiation میٹنگ میں متعلقہ فرموں سے ادویات کے فائنل ریٹ مقرر کئے جاتے ہیں۔ اس کے بعد متعلقہ فرموں کو ایوارڈ لیٹر جاری کیا جاتا ہے۔ ایوارڈ لسٹ ایم۔ایس صاحبان متعلقہ ہسپتالوں کو جاری کر دی جاتی ہے جو اپنی demand کے مطابق سپلائی آرڈر جاری کرتے ہیں اور دوائیاں خرید کرتے ہیں۔ ڈسٹرکٹ گورنمنٹ راولپنڈی ڈسٹرکٹ آفیسر صحت کے میڈیکل سٹور میں کوئی دوائی زائد المیعاد نہیں ہے۔

(ب) ضلع راولپنڈی میں پچھلے تین سالوں میں جعلی ادویات کی تیاری، خرید و فروخت اور ادویات کی کوالٹی کنٹرول کرنے کے سلسلہ میں 2054 دکانوں اور کمپنیوں کا معائنہ کیا گیا اور 803 ادویات کے نمونہ جات صوبائی ڈرگ ٹیسٹنگ لیبارٹری میں تجزیہ کے لئے بھیجے گئے جن میں 13 ادویات کے نمونہ جات غیر معیاری پائے گئے جبکہ کوئی بھی نمونہ جعلی ثابت نہ ہوا۔ مزید برآں 184 دکانوں اور کمپنیوں کے خلاف ڈرگ ایکٹ کی دیگر دفعات کی خلاف ورزی پر چالان مرتب کئے گئے اور 91 دوکانوں کو سربمہر بھی کیا گیا۔

ڈرگ کورٹ راولپنڈی سے 317 مقدمات فیصلہ ہوئے۔ جن میں مجموعی طور پر 2946000 روپے جرمانہ کی سزا سنائی گئی۔

(ج) اب ضلعی سطح پر ڈرگ کنٹرول بورڈ کا قیام عمل میں لایا گیا ہے جس کی وجہ سے ڈرگ ایکٹ کی خلاف ورزی پر کیسوں کا فیصلہ ضلعی سطح پر جلد از جلد ممکن ہو گیا ہے۔ مزید برآں ضلع راولپنڈی میں ڈرگ انسپکٹرز کی مزید چار اسامیاں پیدا کی گئی ہیں اور صوبائی حکومت مقدمات کی جلد اور بروقت سماعت کے لئے راولپنڈی میں ڈرگ کورٹ کا قیام عمل میں لائی ہے۔

Hepatitis Infection سے بچاؤ کے حکومتی اقدامات اور مختص بجٹ کی تفصیل

*1827۔ڈاکٹر اسد معظم، کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ پاکستان میں Hepatitis Infection انتہائی تیزی سے پھیل رہا ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ ہر دس سے پندرھواں شخص Hepatitis کی کسی نہ کسی قسم کے infection کا شکار ہے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ infection کے پھیلاؤ کا basic source پینے کا infectious پانی ہے؟

(د) اگر اوپر بیان کئے گئے اجزاء کا جواب اثبات میں ہے تو اس infection کو روکنے کے لئے حکومت کیا اقدامات کر رہی ہے vaccination کا کوئی پروگرام حکومت نے مرتب کیا ہے اور اس infection کو روکنے کے لئے حکومت نے کتنا بجٹ مختص کیا ہے؟

وزیر صحت،

(الف) عام طور سے پاکستان میں ہیپاٹائٹس کے مریضوں کو ہیپاٹائٹس اے یا ای ہوتا ہے کیونکہ ہیپاٹائٹس کی یہ قسم آلودہ پانی اور غذا کے ذریعے پھیلتی ہے۔ اس مرض میں مریض مکمل صحتیاب ہو جاتا ہے اور مرض دائمی شکل اختیار نہیں کرتا جیسا کہ عموماً ہیپاٹائٹس بی اور سی میں ہوتا ہے۔

پاکستان میں ہیپاٹائٹس سی کے مریضوں کا تناسب 4 سے 7 فیصد ہے اور carrier جن میں وائرس تو موجود ہے لیکن وہ بیمار نہیں ہیں کا تناسب 7 سے 8 فیصد ہے۔

(ب) یہ تناسب تقریباً صحیح ہے۔

(ج) جیسا کہ اوپر بیان کیا گیا ہے۔ ہیپاٹائٹس اے اور ای کا انفیکشن فضلے سے آلودہ پانی اور آلودہ غذا سے پھیل سکتا ہے۔ ہیپاٹائٹس بی اور سی خوراک اور پانی کے ذریعے نہیں پھیلتے۔

(د) ہیپاٹائٹس بی سے بچاؤ کے لئے ویکسینیشن پر گزشتہ سال 304,612047 روپے وفاقی بجٹ اور Gavi سے امداد کی صورت میں خرچ کئے گئے۔ محکمہ صحت ای۔پی۔آئی پروگرام کے تحت ایک سال سے کم عمر کے تمام بچوں کو مفت ویکسین لگا رہا ہے۔ اس کے علاوہ عوام کو ہیپاٹائٹس سے بچاؤ کے لئے ہیلتھ ایجوکیشن سیل میڈیا کے ذریعے تشہیری مہم چلا رہا ہے۔ انتقال خون کے تمام مراکز کے لئے خون لگانے سے پہلے ہیپاٹائٹس بی اور سی کی screaning لازمی قرار دی گئی ہے۔ اس مقصد کے لئے گزشتہ سال 130,00,000 روپے ہیپاٹائٹس سی کی سکریننگ پر اور 120,00,000 روپے ہیپاٹائٹس بی اور HIV کی سکریننگ کے لئے kits پر خرچ کئے گئے۔

جعلی ادویات پر کارروائی کے مجاز محکمہ صحت کے آفیسرز اور دیگر تفصیل

*1829۔ڈاکٹر اسد معظم، کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) حکومت کی طرف سے محکمہ صحت کے کس کس عہدہ کے افسران جعلی ادویات پر قبضہ کرنے اور فروخت کرنے والے ملزمان کے چالان کرنے کے مجاز ہیں؟

(ب) فیصل آباد شہر میں ان افسروں نے 2002 میں کتنے چھاپے مارے ہیں اور کتنے ملزمان کے چالان کئے ہیں اور ان میں سے کتنے مجرموں کو قرار واقعی سزا دی گئی؟

وزیر صحت،

(الف) ڈرگز ایکٹ 1976 کی دفعہ 17 کے تحت مقرر کردہ ڈرگز انسپکٹرز جعلی ادویات پر قبضہ کرنے اور فروخت کرنے والے ملزمان کے چالان کرنے کے مجاز ہیں۔

(ب) فیصل آباد شہر میں مذکورہ افسران نے 2002 میں (680) چھاپے مارے (82) ملزمان کے چالان کئے گئے اور ان میں سے 56 مجرموں کو ڈرگ کورٹ کی طرف سے 2,65,500 روپے جرمانہ کیا گیا۔

ڈی۔ایچ۔کیو ہسپتال جہلم کے ایم۔ایس کی ملازمت سے متعلق کوائف

*1843: شیخ تنویر احمد، کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) ڈاکٹر چودھری رشید جاوید 'ایم۔ایس' ڈی۔ایچ۔کیو ہسپتال جہلم کب' کس حیثیت سے محکمہ میں بھرتی ہوا۔ بھرتی سے آج تک کس کس جگہ' کس حیثیت سے فرائض سرانجام دے چکا ہے؟

(ب) کیا بھرتی کے وقت ان کی تعلیمی اسناد کی تصدیق متعلقہ بورڈ اور یونیورسٹی سے کروائی گئی تھی' تو ان کی نقل فراہم کی جائے۔ اگر اس کی تصدیق نہیں کروائی گئی تو اس کی وجوہات کیا ہیں نیز ان کی تعلیمی اسناد کی فوٹو کاپیاں فراہم کی جائیں؛

(ج) بھرتی سے آج تک اہلکار موصوف نے اپنے جائیداد کے جو گوشوارے جمع کروائے ہیں ان کی تفصیل فراہم کی جائے۔ بھرتی کے وقت ان کی جائیداد کتنی تھی اور آج کتنی ہے۔ اس میں کتنا اضافہ ہوا ہے نیز ان کے جائیداد کے گوشواروں کی نقل فراہم کی جائے؛

(د) بھرتی سے آج تک اہلکار موصوف نے کتنی تنخواہ اور دیگر مالی فوائد گورنمنٹ سے حاصل کئے ہیں اس کی تفصیل فراہم کی جائے نیز بطور M.S جہلم تعیناتی کے دوران انہوں نے حکومت سے کتنی رقم اپنے اور اپنی فیملی کے طبی اخراجات کے سلسلہ میں حاصل کی ہے؟

(ہ) کیا افسر موصوف جب بھرتی ہوا تو اخبارات میں بھرتی کے لئے اشتہار دیا گیا تو اس کی نقل، اخبار کا نام اور تاریخ بیان فرمائیں نیز اس اشتہار کے سلسلہ میں جن افراد نے بھرتی کے لئے درخواستیں جمع کروائیں۔ ان کے نام، چاجات، ولدیت، تعلیمی قابلیت اور ڈومی سائل کی تفصیل فراہم کی جائے؟

(و) کیا افسر موصوف میرٹ پر بھرتی ہوا تو میرٹ لسٹ فراہم کی جائے۔ نیز میرٹ بنانے کا طریق کار اور میرٹ بنانے والے افسر کا نام، عہدہ، گریڈ، تعیناتی کی تفصیل فراہم کی جائے؟

وزیر صحت:

(الف) ڈاکٹر رشید جاوید محکمہ صحت میں بطور میڈیکل آفیسر مورخہ 7۔نومبر 1977 میں بھرتی ہوئے۔ اس وقت وہ پرنسپل پیرامیڈیکل سکول جہلم میں کام کر رہے ہیں اس کا سروس ریکارڈ پرچہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دیا گیا ہے۔

(ب) ان کی بھرتی بذریعہ پنجاب پبلک سروس کمیشن ہوئی ہے۔ لہذا تعلیمی اسناد کی تصدیق کا کام انہوں نے سرانجام دیا اور سارا متعلقہ ریکارڈ ان کے پاس ہے۔

(ج) ڈاکٹر رشید جاوید نے جائیداد کے گوشوارے محکمہ صحت میں جمع نہیں کروائے۔

(د) بھرتی سے آج تک ڈاکٹر رشید جاوید نے اپنے مروجہ پے سکیل کے مطابق تنخواہ وصول کی ہے۔ انہوں نے 1999 میں اپنی بیٹی کے بائی پاس آپریشن کے سلسلے میں مبلغ دس ہزار ایک سو چھہتر روپے وصول کئے۔

(ہ) بھرتی کا سارا عمل اور مطلوبہ دستاویزات پنجاب پبلک سروس کمیشن کے پاس ہیں۔ سب تفصیلات کمیشن کے پاس ہیں۔

(و) ۔ایضاً۔

نرسنگ ہیلتھ سکول کی طالبہ کے خلاف انتقامی کارروائی

*1885۔ بیگم ریحانہ جمیل، کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ مسماۃ صائمہ ہارون رہائشی آزاد کشمیر نے سال 2000-1999 میں نرسنگ ہیلتھ سکول پنجاب لاہور میں داخلہ لیا تھا؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ سال 2000-1999 میں سکول کی طالبات نے مذکورہ سکول کی پرنسپل کے خلاف نازیبا زبان استعمال کرنے کی بابت مختلف جگہوں کے سامنے مظاہرہ کیا تھا؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ پرنسپل کے خلاف ہونے والے مظاہرہ کا بدلہ لینے اور سزا دینے کے لئے مذکورہ بالا طالبہ کو سکول سے خارج کر دیا گیا تھا؟

(د) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ طالبہ کو اس کی اصل اسناد اب تک واپس نہیں کی گئیں جس کی وجہ سے وہ نہ تو ملازمت کر سکتی ہے، نہ ہی کسی کالج میں داخلہ لے سکتی ہے؟

(ہ) اگر درج بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت اس زیادتی کا ازالہ کرنے اور زیادتی کے مرتکب افراد کے خلاف کارروائی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر صحت،

(الف) جی ہاں! درست ہے۔

(ب) یہ درست نہیں ہے۔ کیونکہ موجودہ پرنسپل اس وقت سکول ہذا میں تعینات نہ تھی۔

(ج) جی نہیں، مذکورہ طالبہ کو غیر حاضری کی بناء پر آرڈر نمبر 2423/PHIB مورخہ 17-6-2000 کے تحت سکول سے خارج کیا گیا تھا۔ (کاپی ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے)

(د) حکومت آزاد کشمیر کے reserve 1 کوٹا پر اس کی سلیکشن ہوئی تھی۔ لہذا اصل کاغذات کی وصولی کے لئے حکومت آزاد کشمیر کا این۔او۔سی لانے پر کاغذات وصول کر سکتی ہے اور مذکورہ طالبہ کو اس کے متعلق بتا بھی دیا تھا۔

(ہ) مذکورہ طالبہ سے کوئی زیادتی نہیں کی گئی بلکہ سب کچھ پراسپکٹس رولز کے تحت ہوا ہے۔

ہسپتالوں میں گریڈ 20 کے میڈیکل سپرنٹنڈنٹس کی تعیناتی

*1887۔ملک ابرار احمد، کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر ہسپتالوں میں ایم۔ایس کی منظور شدہ اسامیاں ضلع وار کس کس گریڈ کی ہیں؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ ہولی فیملی ہسپتال راولپنڈی اور ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر ہسپتال راولپنڈی میں ایم۔ایس کی منظور شدہ پوسٹیں گریڈ 20 کی ہیں مگر عرصہ چار سال سے ان ہسپتالوں میں ان اسامیوں پر گریڈ 19 کے ڈاکٹرز بطور M.S اور وہ بھی ایڈیشنل چارج کے ساتھ کام کر رہے ہیں؟

(ج) اگر جز (ب) کا جواب اثبات میں ہے تو گریڈ 20 کی اسامیوں پر گریڈ 19 کے ڈاکٹرز تعینات کرنے کی وجوہات کیا ہیں؟ کیا حکومت ان اسامیوں پر گریڈ 20 کے ڈاکٹرز کو تعینات کرنے کو تیار ہے تو کب تک؟ اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر صحت،

(الف) ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر ہسپتالوں میں ایم۔ایس کی منظور شدہ اسامیوں کی تفصیل پرچہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) درست ہے۔

(ج) گزشتہ سالوں میں افسران کی گریڈ 20 میں ترقی مختلف وجوہات کی بناء پر نہ ہو سکی جس کی وجہ سے گریڈ 20 کی اکثر اسامیوں پر گریڈ 19 کے افسران کو تعینات کیا گیا۔ اب محکمہ پنجاب نے ہولی فیملی ہسپتال راولپنڈی میں گریڈ 20 کے ایک ڈاکٹر کو تعینات کیا ہے جس نے 10۔اپریل 2003 کو اپنے عہدے کا چارج سنبھال لیا ہے۔

چلڈرن ہسپتال کمپلیکس ملتان شہر سے باہر تعمیر کی تجویز

*1891۔محترمہ زیب النساء قریشی، کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) سول ہسپتال ملتان کو 1992 میں چٹھی نمبر So(Dev-II)1-63/91 VoL II مورخہ 4-11-1992 کے تحت ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر ہسپتال کا درجہ دینے کا نوٹیفکیشن ہوا؛ اس نوٹیفکیشن کے مطابق بلڈنگ بھی تیار ہو گئی تھی صرف نئی بھرتی ہونا تھی۔ اس نوٹیفکیشن پر آج تک عملدر آمد نہ ہونے کی وجوہات بیان فرمائیں؛

(ب) کیا یہ درست ہے کہ سول ہسپتال ملتان کی بلڈنگ کی تعمیر ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر ہسپتال کے مقاصد و ضروریات کے مطابق کی گئی تھی اور یہ کسی طرح بھی چلڈرن کمپلیکس کی ضروریات کے لئے موزوں نہیں؛

(ج) کیا یہ درست ہے کہ سول ہسپتال ملتان کے لئے نئی جگہ پر نئی بلڈنگ تعمیر کرنے کا پروگرام ہے' اگر ایسی بات ہے تو نئی بلڈنگ چلڈرن کمپلیکس کے لئے کیوں تعمیر نہیں کی جاسکتی؛

(د) کیا یہ درست ہے کہ چلڈرن ہسپتال کمپلیکس ملتان کے ساتھ ساتھ پورے جنوبی پنجاب کا ہسپتال ہے۔ سول ہسپتال کی موجودہ جگہ چلڈرن کمپلیکس کے لئے بہت کم ہے؛ لہذا آئندہ پچاس سالوں کو مدنظر رکھ کر چلڈرن کمپلیکس بنایا جائے؛

وزیر صحت،

(الف) یہ درست ہے کہ سول ہسپتال ملتان کو اپ گریڈ کرنے کے لئے 125 بستروں کے لئے ایک سکیم 1992 میں منظور کی گئی تھی جس کے تحت ایک عمارت بھی تعمیر ہو چکی ہے۔ تاہم یہ عمارت علاقہ کے عوام کے پرزور مطالبہ پر اس وقت کے وزیر اعلیٰ نے سول ہسپتال سے لے کر چلڈرن ہسپتال ملتان قائم کرنے کا حکم صادر فرمایا تھا جس کی وجہ سے سول ہسپتال ملتان میں بستروں کا اضافہ نہیں ہو سکا۔

(ب) یہ درست ہے کہ یہ عمارت 125 بستروں کے ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر ہسپتال کی ضروریات کو مدنظر رکھ کر بنائی گئی تھی۔ تاہم اس میں چلڈرن ہسپتال کو ایڈجسٹ کرنے کے لئے ضروری addition اور alteration کی گئی ہے۔

(ج) یہ درست نہ ہے کہ سول ہسپتال ملتان کے لئے نئی جگہ پر نئی بلڈنگ تعمیر کرنے کا کوئی پروگرام ہے۔

(د) یہ درست ہے کہ چلڈرن کمپلیکس ملتان شہر کے ساتھ ساتھ پورے جنوبی پنجاب کو سروسز مہیا کرے گا۔ چلڈرن ہسپتال ملتان کو مناسب جگہ پر تعمیر کرنے کا مسئلہ ابھی زیر غور ہے۔

چلڈرن کمپلیکس ملتان کے لئے مختص شدہ فنڈز کا اجراء

*1898، ڈاکٹر محمد جاوید صدیقی، کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ حکومت نے چلڈرن کمپلیکس ملتان کے لئے ایک کروڑ 99 لاکھ روپے کے فنڈز کی منظوری دی تھی؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ حکومت نے متذکرہ منظور شدہ فنڈز کو تاحال release نہ کیا ہے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ گورنر پنجاب نے متذکرہ فنڈز کو فی الفور release کرنے کے سلسلے میں محکمہ صحت کو ہدایات بھی جاری کی ہوئی ہیں جس پر تاحال عملدرآمد نہ ہوا ہے؟

(د) اگر جزہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت چلڈرن کمپلیکس ملتان کے لئے منظور شدہ ایک کروڑ 99 لاکھ روپے کے فنڈز فوری طور پر جاری کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک' اگر نہیں تو اس کی وجوہات سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

وزیر صحت،

(الف) یہ درست ہے کہ ایک سکیم برائے فراہمی پلانٹ وغیرہ چلڈرن کمپلیکس ملتان کے لئے ایک کروڑ 99 لاکھ کی رقم بتاریخ 29۔اپریل 2000 کو منظور کی گئی تھی۔ لیکن اس کے لئے بجٹ میں رقم مختص نہیں کی گئی تھی۔

(ب) یہ درست ہے چونکہ اس منصوبے کے لئے بجٹ میں رقم مختص ہی نہیں کی گئی تھی۔ اس لئے اس کے release ہونے کا سوال ہی پیدا نہیں تھا۔

(ج) یہ درست ہے کہ گورنر پنجاب نے محکمہ پی اینڈ ڈی کو فنڈز موجودہ مالی سال میں جاری کرنے کی ہدایت کی تھی۔ جس پر محکمہ پی اینڈ ڈی نے ایک سمری کے ذریعے گورنر سے موجودہ مالی سال کی بجائے اگلے مالی سال میں رقم فراہم کرنے کی منظوری لی ہے۔

(د) جواب جز (ج) میں آ چکا ہے۔

انسٹیٹیوٹ آف کارڈیالوجی ملتان کی تعمیر

*1899۔ڈاکٹر محمد جاوید صدیقی، کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ حکومت پنجاب نے سابقہ کمشنر ہاؤس ملتان کی جگہ انسٹیٹیوٹ آف کارڈیالوجی کے لئے مختص کی تھی؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ حکومتی فیصلے کے باوجود کمشنر ہاؤس کو گرا کر وہاں پر انسٹیٹیوٹ آف کارڈیالوجی کی تعمیر تاحال شروع نہ کی گئی ہے؟

(ج) اگر جز ہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت مختص شدہ جگہ پر انسٹیٹیوٹ آف کارڈیالوجی کی تعمیر فی الفور شروع کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، تو کب تک، اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر صحت،

(الف) یہ درست ہے۔

(ب) یہ درست ہے۔

(ج) یہ منصوبہ ابھی تیاری کے مراحل میں ہے۔ PC-I فارم کی تیاری کے لئے کنسلٹنٹ مقرر کر دیا گیا ہے جس کی تیاری اور منظوری کے بعد انسٹیٹیوٹ کی تعمیر کا کام شروع کر دیا جائے گا۔

B.H.U کھوہار سرائے عالمگیر میں ڈاکٹر کی تعیناتی

*1903۔حاجی محمد اعجاز، کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ تحصیل سرائے عالمگیر کی یونین کونسل کھوہار کے بنیادی مرکز صحت میں صرف ایک سٹاف نرس اور ایک کمپاؤنڈر تعینات ہے اور وہ بھی کبھی کبھار اور مرضی سے

اپنی ڈیوٹی پر حاضر ہوتے ہیں؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ متذکرہ B.H.U میں کوئی M.B.B.S ڈاکٹر تعینات نہ ہوا ہے اور اگر کسی ڈاکٹر کی تعیناتی ہوتی ہے تو وہ جلد ہی اپنی ٹرانسفر کروا جاتا ہے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ بنیادی مرکز صحت میں M.B.B.S ڈاکٹر نہ ہونے کی وجہ سے مریضوں کو علاج معالجے کے لئے 30/40 کلومیٹر دور جہلم شہر جا کر پرائیویٹ ہسپتالوں / ڈاکٹروں کو بھاری بھر کم فیس دینا پڑتی ہے اور اکثر مریض فوری طبی امداد نہ ملنے کی وجہ سے راستے میں ہی فوت ہو جاتے ہیں؟

(د) اگر جز ہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت مذکورہ B.H.U میں ایک M.B.B.S ڈاکٹر دن اور ایک رات کے لئے تعینات کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک' اگر نہیں تو اس کی وجوہات سے ایوان کو آگاہ فرمائیں؟

وزیر صحت:

(الف) ہاں یہ درست ہے کہ تحصیل سرائے عالمگیر کے نواحی گاؤں کھوہار میں ایک بنیادی مرکز صحت ہے جس میں محمد رمضان میڈیکل ٹیکنیشن' عبدالستار ڈسپنسر' نگہت یاسمین مڈ وائف' فیض احمد نائب قاصد' ضمیر احمد واٹر کیرئر اور محمد رفیق سینٹری ورکر باقاعدگی سے کام کر رہے ہیں۔

(ب) یہ درست نہ ہے کہ متذکرہ B.H.U میں آج تک کسی ڈاکٹر کی تعیناتی نہ ہوئی ہے۔ اس سے قبل وہاں ڈاکٹر شہزاد سرور عرصہ تقریباً 5 سال تک کام کرتا رہا ہے جو وہاں سے 180 دن کی رخصت گورنمنٹ سے منظور کروا کر 24-6-2001 کو چلا گیا ہے اور ابھی تک واپس نہیں آیا۔ اس کے بعد تین دفعہ اخبار میں اشتہار بسلسلہ ضرورت میڈیکل آفیسر B.H.U کھوہار دیا گیا ہے۔ اس دفعہ ایک لیڈی ڈاکٹر صائمہ شہباز کی وہاں پر تقرری ہوئی لیکن متذکرہ لیڈی ڈاکٹر نے ڈیوٹی جوائن نہیں کی۔ محکمہ بھرپور کوشش کر رہا ہے کہ ضلع گجرات میں ڈاکٹروں کی تمام خالی اسامیوں کو پُر کیا جائے۔ مزید عرض یہ ہے کہ مذکورہ B.H.U سے تین کلومیٹر کے فاصلے پر واقع ڈسپنسری پوران میں ایک M.B.B.S ڈاکٹر ممتاز احمد ملک کام کر رہا ہے۔

(ج) بنیادی مرکز صحت سے رورل ہیلتھ سنٹر سرائے عالمگیر تقریباً 20 کلو میٹر روڈ واقع ہے۔ جہاں ہمہ وقت دو میڈیکل آفیسر اور ایک خاتون میڈیکل آفیسر کام کر رہے ہیں جبکہ جہلم D.H.Q ہسپتال بھی 25 کلو میٹر کے فاصلے پر ہے۔ جیسے پہلے بیان کیا گیا ہے کہ مذکورہ B.H.U سے تین کلو میٹر کے فاصلے پر رورل ڈسپنسری پوران میں ڈاکٹر ممتاز احمد ملک کام کر رہا ہے جو کھوہار کا رہائشی ہے۔ جیسے اُوپر عرض کیا گیا ہے کہ محکمہ صحت نئی پالیسی کے تحت وہاں پر ایک ہمہ وقت میڈیکل آفیسر تعینات کرنے کے لئے کوشاں ہے۔

(د) حکومت پنجاب اور ضلعی حکومت کی بھرپور کوشش ہے کہ تمام دیہاتی علاقہ جات میں بسنے والوں کو طبی سہولتیں فراہم کی جائیں جس کے لئے ڈاکٹروں کی کنٹریکٹ پر بھرتی کرنے کی پالیسی اختیار کر رکھی ہے۔ کنٹریکٹ پر بھرتی ہونے والے ڈاکٹروں کو 12000 روپے ماہانہ تنخواہ دی جا رہی ہے۔ حکومت کی بھرپور کوشش ہے کہ ڈاکٹروں کی تمام خالی اسامیوں کو جلد از جلد پُر کیا جائے۔

مزید عرض ہے کہ اخبار میں یہ اشتہار دیا گیا ہے کہ ضلع گجرات میں ڈاکٹروں کی بھرتی کے لئے ہر ماہ کی 22 تاریخ کو انٹرویو درخواستیں وصول کی جائیں گی اور ہر ماہ کی 28 تاریخ کو انٹرویو ہو گا۔ اس پالیسی کے تحت انشاء اللہ بہت جلد تمام خالی اسامیاں پُر ہو جائیں گی۔

میڈیکل اور نرسنگ میں اقلیتی کوٹا
اور داخلوں کی تفصیل

*1938۔ جناب نوید عامر، کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) نشتر میڈیکل کالج ملتان میں اس وقت ایم۔بی۔بی۔ایس کے علاوہ کون سے مضامین کی کلاسز میں تعلیم دی جاتی ہے اور ہر کلاس میں کتنی منظور شدہ سیٹیں ہیں۔ ان تمام کلاسوں میں داخلہ کے لئے اقلیتی امیدواروں کے لئے کتنے فیصد کوٹا مختص ہے۔ گزشتہ 2 سال کے عرصہ میں اقلیتی کوٹا پر کتنا عمل کیا گیا۔ تفصیل فراہم کی جائے؟

(ب) صوبہ میں اس وقت کتنے نرسنگ ٹریننگ سکول کام کر رہے ہیں۔ ان کا تعلیمی سال کب شروع ہوتا ہے۔ 2002 میں ان سکولوں میں کتنا اقلیتی کوٹا مختص تھا۔ گزشتہ 2 سالوں کے تعلیمی سالوں میں مختص کوٹا پر کتنا عمل کیا گیا ان کی تفصیل سال وار فراہم کی جائے۔ اگر کسی بھی اقلیتی امیدوار کو داخلہ نہیں دیا گیا تو اس کی وجوہات کیا تھیں؟ جن کو داخلہ دیا گیا ان کے نام، ولدیت، پتاجات اور تعلیمی قابلیت کی تفصیل بھی فراہم کی جائے؟

وزیر صحت:

(الف) نشتر میڈیکل کالج ملتان میں اس وقت ایم۔بی۔بی۔ایس کے علاوہ سات مختلف کورسز کرائے جاتے ہیں۔ کورسز اور منظور شدہ سیٹوں کی تفصیل درج ذیل ہے۔

مضامین کا نام	منظور شدہ سیٹوں کی تعداد	اقلیتی کوٹا
بی۔ڈی۔ایس	54	کوئی نہیں
ڈی۔سی۔ایچ	04	۔ایضاً۔
ڈی۔سی۔پی	04	۔ایضاً۔
ڈی۔جی۔او	06	۔ایضاً۔
ٹی۔سی۔ڈی	04	۔ایضاً۔
ڈی۔او	04	۔ایضاً۔
ڈی۔اے	04	۔ایضاً۔

ان مضامین میں داخلہ کے لئے اقلیتی کوٹا مختص نہ ہے۔

(ب) صوبہ پنجاب میں اس وقت 44 نرسنگ ٹریننگ سکول کام کر رہے ہیں۔ ان کا ہر تعلیمی سال یکم اپریل اور یکم اکتوبر سے شروع ہوتا ہے۔ ان سکولوں میں داخلہ گورنمنٹ کی منظور شدہ میرٹ پالیسی کے تحت ہوتا ہے جو کہ مندرجہ ذیل ہے۔

پورے پنجاب سے	30%
دیہی و شہری آبادی کلوز میرٹ	65%
محکمانہ سیٹ	2%
مذوانف /لیڈی ہیلتھ وزیٹر	3%

ان سکولوں میں اقلیتی امیدواروں کے لئے کوٹا مختص نہ ہے۔ میرٹ پالیسی پر سختی سے عمل ہوتا ہے۔

ڈویژنل ہیڈ کوارٹر ہسپتال گوجرانوالہ میں صحت کی سہولیات کی فراہمی

*1950، محترمہ طلعت یعقوب، کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ گوجرانوالہ میں ایک ڈویژنل ہیڈ کوارٹر ہسپتال ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ مندرجہ بالا ہسپتال میں بنیادی صحت کی سہولیات بھی نہ ہیں اور کسی حادثہ میں شدید زخمی ہونے والے اور انتہائی بیمار مریضوں کو لاہور منتقل کر دیا جاتا ہے؟

(ج) اگر جز ہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت اس ہسپتال میں تمام سہولیات کا بندوبست کرنے کے لئے تیار ہے؟ اگر ہاں تو کب تک اور اگر نہیں تو اس کی کیا وجوہات ہیں؟

وزیر صحت،

(الف) گوجرانوالہ شہر میں ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر ہسپتال گوجرانوالہ کام کر رہا ہے۔

(ب) یہ درست نہیں کہ اس ہسپتال میں صحت کی بنیادی سہولتیں میسر نہیں ہیں بلکہ اس ہسپتال میں باقی ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر ہسپتال جو پنجاب میں موجود ہیں ان سے بہتر سہولیات ہیں۔ تاہم اس لیول کے ہسپتالوں میں ہر قسم کی سہولت موجود نہیں ہوتی۔ تمام سہولیات کی موجودگی صرف ٹیچنگ ہسپتالوں میں ہے اس لئے بعض مریضوں کو ٹیچنگ ہسپتالوں میں ریفر کر دیا جاتا ہے۔

(ج) اس ہسپتال میں سہولیات کی مزید فراہمی، ضلعی حکومت گوجرانوالہ کی ذمہ داری ہے کیونکہ ترقیاتی اور غیر ترقیاتی بجٹ ضلعی حکومت گوجرانوالہ کو مہیا کیا جارہا ہے۔

سول ہسپتال گوجرانوالہ سالانہ گرانٹ،
ادویات کے لئے فنڈز اور دیگر تفاصیل

*2001، میاں سعود حسن ڈار، کیا وزیر صحت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔
(الف) سول ہسپتال گوجرانوالہ کو 1999 سے آج تک کتنی گرانٹ سالانہ فراہم کی گئی تھی؟
(ب) اس عرصے کے دوران اس ہسپتال کو کتنی رقم برائے خرید ادویات بذریعہ L.P فراہم کی گئی؟
(ج) اس عرصے کے دوران اس ہسپتال کو M.S.D اور حکومت کی طرف سے کتنی ادویات اور کون کون سی ادویات فراہم کی گئیں؟
(د) اس عرصے کے دوران ہسپتال کی ایمرجنسی میں کتنے مریض داخل ہوئے؟
(ہ) ان میں سے کتنے مریضوں کا فری علاج کیا گیا اور ان کو کون کون سی ادویات اس ہسپتال کی طرف سے فراہم کی گئیں؟
(و) کیا یہ درست ہے کہ اس ہسپتال کی X-RAY مشین عرصہ دراز سے خراب پڑی ہے۔ کیا حکومت اس ہسپتال کو نئی ایکسرے مشین فراہم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر صحت،

(الف) سول ہسپتال گوجرانوالہ کو 1999 سے آج تک مبلغ 246178940 روپے کی گرانٹ فراہم کی گئی۔
(ب) اس عرصہ کے دوران اس ہسپتال کو مبلغ 22731735 روپے کی بذریعہ L.P گرانٹ فراہم کی گئی۔
(ج) اس عرصہ کے دوران فراہم ہونے والی (M.S.D) سے ادویات کی تعداد اور ناموں کی فہرست ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔
(د) اس عرصے میں 125824 مریض ہسپتال کی ایمرجنسی میں داخل ہوئے۔

(ہ) ایمرجنسی میں تمام لاوارث' غریب' حادثہ کے مریض اور بم بلاسٹ کے مریض کو فری ادویات فراہم کی جاتی ہیں۔

(و) یہ درست نہیں ہے۔ ہسپتال میں دو ایکسرے مشینیں ہیں۔ ایک توشیبا 500MA تسلی بخش کام کر رہی ہے۔ دوسری مشین توشیبا32MA میں کچھ ٹیکنیکل fault ہے جس کی مرمت کے لئے کوشش کی جارہی ہے جو کہ بہت جلد کام کرنا شروع کر دے گی۔

پی-پی 95 گوجرانوالہ میں زچہ بچہ، میٹرنٹی سنٹرز اور فنڈز کی تفصیل

*2002۔میاں مسعود حسن ڈار، کیا وزیر صحت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) گوجرانوالہ شہر اور پی پی- 95 میں کتنے زچہ بچہ اور میٹرنٹی سنٹر ہیں ان کے نام اور جگہ کی تفصیل فراہم کی جائے؛

(ب) 1999 سے آج تک ان سنٹروں کو کتنی گرانٹ سالانہ حکومت کی طرف سے فراہم کی گئی تھی؛

(ج) متذکرہ عرصہ کے دوران ان سنٹروں کو کتنی اور کون کون سی ادویاتM.S.D اور حکومت کی طرف سے فراہم کی گئی تھیں؛

(د) متذ کرہ عرصہ کے دوران ان سنٹروں کو ادویات کی خرید کے لئے کتنی گرانٹ فراہم کی گئی اور کتنی رقم برائے خرید ادویات بذریعہ L.P فراہم کی گئی؛

(ہ) متذکرہ عرصہ کے دوران کتنے مریضوں کا علاج حکومت کے خرچ پر مفت ان سنٹروں میں کیا گیا ہے؛

(و) ان سنٹروں پر علاج کے لئے داخل ہونے والے مریضوں کو حکومت کی طرف سے کیا کیا سہولیات فراہم کی جاتی ہیں؛

وزیر صحت،

(الف) گوجرانوالہ شہر میں چھ M.C.H سنٹرز ہیں جن کے نام اور جگہ کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے۔

1۔ایم۔سی۔ایچ سنٹر اسلام کالونی،عقب گلزار کالونی سیالکوٹ روڈ گوجرانوالہ

2۔۔ایضاً۔ بہاری کالونی،مدنی روڈ پیپلز کالونی، گوجرانوالہ

3۔۔ایضاً۔ دھلے،دھلے چوک، گوجرانوالہ

4۔۔ایضاً۔ فرید ٹاؤن،عثمان پارک مین بازار گھمرو والی، گوجرانوالہ

5۔۔ایضاً۔ کلر آبادی،نزد گھوڑے شاہ قبرستان حافظ آباد روڈ گوجرانوالہ

6۔۔ایضاً۔ سلیم کالونی،متصل رتہ باجوہ سیالکوٹ بائی پاس روڈ گوجرانوالہ

پی پی۔ 95 میں ایم۔سی۔ایچ سنٹر باسی والہ موجود ہے جو کہ پسرور روڈ سے بائیں جانب باسی والہ گاؤں میں ہے۔

(ب) 1999 سے لے کر مالی سال 2003-04 تک ان سنٹروں کو Pay & Contingency کے لئے 74,75,517 روپے اور میڈیسن کے لئے 437577 روپے کی گرانٹ فراہم کی گئی۔

(ج) متذکرہ سنٹروں کو 1999 سے مالی سال 2003-04 تک حکومت اور M.S.D کی طرف سے مندرجہ ذیل ادویات فراہم کی گئیں جن کی تعداد بھی درج کر دی گئی ہے۔

NAME OF MEDICINE	QTY: EACH CENTER
TAB: ANTIPYRATIC	50,000 NOs.
SYP "	1000 Bott
SYP, ANTIBIOTICS	2500 "
TAB: "	12000 Nos.
CAP: "	12000 Nos.
INJ: "	2000 Nos
INJ: ANTISPOSMODIC	1200 Nos.
TAB: "	3000 Nos.
TAB, ANTIDIARAL	13000 Nos.

SYP, "	1200 BOtt,
LIFE SAVING DRUGS (INJ)	2500 Nos.
INFUSION I/V	1200 BAGs
ANTISEPTIC LOTIONS	1500 BOTT.

(د) ان سنٹروں کو ادویات خریدنے کے لئے حکومت کی جانب سے 393320 روپے کی گرانٹ فراہم کی گئی۔ علاوہ ازیں برائے خرید ادویات L.P /43757 روپے کی گرانٹ بھی فراہم کی گئی۔

(ہ) متذکرہ عرصے کے دوران ان سنٹروں میں 58636 مریضوں کا علاج حکومت کے خرچہ پر مفت کیا گیا ہے۔

(و) ان سنٹروں میں زچہ اور بچہ دونوں کو علاج معالجہ کی سہولت کے علاوہ ادویات اور فیملی پلاننگ کے مشورے مفت دیئے جاتے ہیں۔ ان سنٹروں میں مریضوں کے لئے حکومت کی طرف سے داخلہ کی سہولت میسر نہ ہے۔

ڈسٹرکٹ ہسپتال قصور میں ڈاکٹرز
اور پیرا میڈیکل سٹاف کے لئے رہائشی سہولیات

*2011، سید مظفر حسین کاظمی، کیا وزیر صحت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) ڈسٹرکٹ ہسپتال قصور میں کل کتنے ڈاکٹرز ہیں اور ان کی رہائش کے لئے کتنے کوارٹرز مہیا کئے گئے ہیں؟

(ب) اگر کوارٹرز کم ہیں تو بقایا ڈاکٹرز کو کب تک رہائش مہیا کر دی جائے گی۔ اگر نہیں تو اس کی وجوہات بیان فرمائیں؟

(ج) مذکورہ ہسپتال میں پیرا میڈیکل سٹاف کے لئے کتنے کوارٹرز ہیں۔ اگر وہ بھی تعداد سے کم ہیں تو وجوہات بیان فرمائیں؟

(د) کیا حکومت پیرا میڈیکل سٹاف کے لئے جلد نئے کوارٹرز تعمیر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر صحت،

(الف) ڈسٹرکٹ ہسپتال قصور میں کل 41 ڈاکٹرز ہیں جن کے لئے 7 عدد رہائش گاہیں موجود ہیں۔

(ب) نئے ضلعی نظام کے مطابق ضلعی حکومت قصور کی ذمہ داری ہے کہ وہ مجوزہ رہائشیں تعمیر کروائے تاہم حکومت پنجاب محکمہ صحت کی طرف سے ضلعی حکومت قصور کو باقی ماندہ ضروری رہائشیں تعمیر کرنے کے لئے ہدایات جاری کی جارہی ہیں۔

(ج) پیرا میڈیکل سٹاف کے لئے 10 عدد کوارٹرز موجود ہیں۔ تاہم کوارٹروں کی کمی کو دور کرنے کے لئے جیسا کہ جز(ب) میں بیان کیا گیا ہے۔ ضلعی حکومت قصور کو ضروری ہدایات جاری کی جارہی ہیں کہ جلد از جلد نئے کوارٹرز تعمیر کئے جائیں۔

(د) یہ درست ہے کہ صوبائی حکومت ضلعی حکومت قصور کے ذریعے پیرا میڈیکل سٹاف کے لئے ضروری رہائشیں جلد تعمیر کرنے کے لئے کوشاں ہے

ڈسٹرکٹ ہسپتال قصور میں نئی ایمبولینس اور سپیشلسٹ ڈاکٹرز کا مسئلہ

*2014، سید مظفر حسین کاظمی، کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ڈسٹرکٹ ہسپتال قصور میں پہلے سے موجود ایمبولینس بہت پرانی ہو چکی ہے؟

(ب) کیا حکومت مذکورہ ہسپتال میں نئی ایمبولینس مہیا کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک، اگر نہیں تو اس کی وجہ بیان فرمائیں؟

(ج) ڈسٹرکٹ ہسپتال میں سپیشلسٹ ڈاکٹرز کی کتنی منظور شدہ اسامیاں ہیں؟

(د) اس وقت ڈسٹرکٹ ہسپتال میں سپیشلسٹ ڈاکٹرز کی تعداد کیا ہے۔ اگر تعداد کم ہے تو حکومت کب تک تعداد پوری کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟ اگر نہیں تو وجوہات بیان فرمائیں؟

وزیر صحت:

(الف) ڈسٹرکٹ ہسپتال قصور میں دو عدد ایمبولینس موجود ہیں جن میں ایک 84 ماڈل ہے اور دوسری 93 ماڈل ہے۔

(ب) اس ہسپتال میں ایک نئی ایمبولینس مہیا کرنے کے لئے ضلعی حکومت قصور کے پاس کیس زیر غور ہے۔ تاہم محکمہ صحت حکومت پنجاب تاکیدی ہدایات ضلعی حکومت قصور کو جاری کر رہا ہے کہ ضلعی حکومت قصور جلد از جلد نئی ایمبولینس ہسپتال کو خرید کر دے۔

(ج) اس ہسپتال میں سپیشلسٹ ڈاکٹرز کی گیارہ منظور شدہ اسامیاں ہیں۔

(د) اس ہسپتال میں چار سپیشلسٹ ڈاکٹرز موجود ہیں۔ سپیشلسٹ کی خالی اسامیاں پُر کرنے کے لئے ضلعی حکومت قصور نے اخبار میں اشتہار دے کر درخواستیں وصول کر لی ہیں اور جلد ہی ڈسٹرکٹ سلیکشن کمیٹی کے ذریعے سپیشلسٹ ڈاکٹرز تعینات کئے جائیں گے۔

ہولی فیملی ہسپتال راولپنڈی سے متعلقہ تفصیلات

*2031۔چودھری محمد ایاز: کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) ہولی فیملی ہسپتال راولپنڈی میں ڈاکٹرز اور پیرا میڈکل سٹاف کی منظور شدہ اسامیوں کی تعداد کتنی ہے۔ تفصیل گریڈ اور اسامی وار فراہم کی جائے؛

(ب) ان میں سے کتنی، کون کون سی اور کب سے اسامیاں خالی ہیں؛

(ج) اس ہسپتال میں کس کس مرض کے وارڈ ہیں اور ہر وارڈ کتنے بیڈ پر مشتمل ہے؛

(د) ہر مرض کے سپیشلسٹ کی منظور شدہ اسامیاں اور خالی اسامیوں کی تعداد بیان فرمائیں؛

(ہ) ہسپتال میں روزانہ کتنے مریض داخل ہوتے ہیں۔ تفصیل پچھلے ایک سال کی فراہم کی جائے؛

(و) کیا ان داخل ہونے والے مریضوں کو حکومت کی طرف سے کوئی ادویات فراہم کی جاتی ہیں تو کون کون سی ہیں؛

(ز) اس ہسپتال کو 1999 سے کتنی گرانٹ سالانہ فراہم کی گئی ہے اور کتنی مالیت کی ادویات فراہم کی گئی ہیں؛

(ح) کیا یہ ادویات اور گرانٹ اس ہسپتال کی demand اور ضرورت کے مطابق تھی اگر کم تھی تو اس کی وجوہات کیا ہیں؛ نیز کیا حکومت آئندہ سالوں کے دوران ان کو ضروریات کے مطابق گرانٹ اور ادویات فراہم کرے گی اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؛

(ط) اس ہسپتال کی کتنی ایمبولینس ہیں' کتنی خراب اور کتنی چالو حالت میں ہیں نیز کیا یہ اس ہسپتال کی ضرورت کے مطابق ہیں' اگر کم ہیں تو کیا حکومت مزید ایمبولینس فراہم کرنے کے اقدامات کر رہی ہے؛

(ی) اس ہسپتال کے پاس کتنی طبی مشینری ہے۔ ان کے نام اور ان میں سے کتنی چالو حالت میں ہے نیز کیا یہ اس ہسپتال کی ضرورت کے مطابق ہے' اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؛

وزیر صحت،

(الف) 1۔ ڈاکٹرز کی منظور شدہ اسامیاں

نمبر شمار	نام اسامی	گریڈ	تعداد
1۔	میڈیکل سپرنٹنڈنٹ	20	01
2۔	ایڈیشنل میڈیکل سپرنٹنڈنٹ	19	01
3۔	سپیشلسٹ	18	04
4۔	سینئر رجسٹرار	18	18
5۔	سرجن	18	01
6۔	ڈینٹل سرجن	17/18	04
7۔	میڈیکل آفیسرز	17	95
8۔	ہاؤس آفیسرز	NIL	92
9۔	پوسٹ گریجوایٹ ٹرینی	NIL	74
	ٹوٹل		290

II۔ پیرا میڈیکل سٹاف کی منظور شدہ اسامیاں

نمبر شمار	نام اسامی	گریڈ	تعداد
1۔	نرسنگ سپرنٹنڈنٹ	18	01
2۔	نرسنگ انسٹرکٹر	17	02
3۔	اسسٹنٹ نرسنگ انسٹرکٹر	16	03
4۔	ہیڈ نرسز	16	24
5۔	نرسنگ سسٹر	16	01
6۔	چارج نرسز	14	24
7۔	ایل۔ایچ۔وی	09	02
8۔	ای۔سی۔جی ٹیکنیشن	09	01
9۔	لیبارٹری سپروائزر	09	01
10۔	ڈینٹل ٹیکنیشن	09	01
11۔	لیبارٹری ٹیکنیشن	09	03
12۔	ریڈیو گرافر	08	08
13۔	ایکسرے اسسٹنٹ	06	05
14۔	ڈسپنسر /ڈریسر	06	27
15۔	اوٹی اسسٹنٹ	06	06
16۔	مڈوائف	06	06
17۔	ڈارک روم اسسٹنٹ	05	03
18۔	ڈینٹل اسسٹنٹ	05	03
19۔	لیبارٹری اسسٹنٹ	05	11
20۔	نرس دائی	04	08
21۔	لیبارٹری اٹنڈنٹ	02	02

22۔	اوٹی اٹنڈنٹ	02	02
23۔	آیا	02	57
24۔	انستھیزیا اسسٹنٹ	02	03
25۔	سٹرلائزر آپریٹر	02	02

(ب)

نمبر شمار	نام اسامی	پر شدہ اسامیاں	خالی اسامیاں	خالی ہونے کی تاریخ
1۔	ریڈیالوجسٹ	کوئی نہیں	01	16-12-2002
2۔	سرجن	کوئی نہیں	01	15سال سے زائد
3۔	سینئر رجسٹرار میڈیسن	03	01	1999
4۔	سینئر رجسٹرار سرجری	02	02	1995-2001
5۔	سینئر رجسٹرار امراض نسواں	01	01	2001
6۔	سینئر رجسٹرار بچگان	01	01	1996
7۔	سینئر رجسٹرار آنکھ	کوئی نہیں	02	1998-2002
8۔	سینئر رجسٹرار ناک' کان گلا	کوئی نہیں	01	1999
9۔	ہیڈ نرس	13	11	عرصہ دراز سے
10۔	نرسنگ انسٹرکٹر	کوئی نہیں	02	۔ایضاً۔
11۔	اسسٹنٹ نرسنگ انسٹرکٹر	کوئی نہیں	03	۔ایضاً۔
12۔	نرسنگ سسٹر	کوئی نہیں	01	۔ایضاً۔
13۔	ڈینٹل ٹیکنیشن	کوئی نہیں	01	1996
14۔	ریڈیو گرافر	05	03	2000,2001
15۔	ڈسپنسر /ڈریسر	19	08	1998,1999,2000 2001,02
16۔	ڈارک روم اسسٹنٹ	02	01	2000
17۔	لیبارٹری اسسٹنٹ	10	01	2000
18۔	نرس دائی	07	01	2000
19۔	آیا	49	08	1999,2000,2001 2002
20۔	انیستھیزیا اسسٹنٹ	01	02	1999,2000

(ج)

نمبر شمار	وارڈ مرض	بیڈ
1۔	میڈیسن -I	38
2۔	میڈیسن -II	49
3۔	سرجری -I	54
4۔	سرجری -II	54
5۔	امراض نسواں -I	83
6۔	امراض نسواں -II	85
7۔	بچگان	127
8۔	آنکھ	28
9۔	ناک، کان، گلا	28
10۔	متفرق (ایمرجنسی، پرائیویٹ بلاک، انتہائی نگہداشت، لیبر روم وغیرہ وغیرہ)	101

(د)

نمبر شمار	نام اسامی	گریڈ	منظور شدہ اسامیاں	پر شدہ اسامیاں	خالی اسامیاں
1۔	پتھالوجسٹ	18	01	01	کوئی نہیں
2۔	ریڈیالوجسٹ	18	01	کوئی نہیں	01
3۔	سرجن	18	01	کوئی نہیں	01
4۔	ماہر امراض بچگان	18	01	01	کوئی نہیں
5۔	سینئر رجسٹرار میڈیسن	18	04	03	01
6۔	سینئر رجسٹرار سرجری	18	04	02	02
7۔	سینئر رجسٹرار امراض نسواں 18	03	01	02	
8۔	سینئر رجسٹرار بچگان	18	02	01	01
9۔	سینئر رجسٹرار آنکھ	18	02	کوئی نہیں	02
10۔	سینئر رجسٹرار انیستھیزیا	18	03	01	کوئی نہیں
11۔	سینئر رجسٹرار ہڈی و جوڑ	18	03	01	کوئی نہیں

(ہ) آج کل تقریباً 120 مریض روزانہ داخل ہو رہے ہیں۔ پچھلے سال تقریباً 35232 مریض ہسپتال میں داخل ہوئے تھے۔

(و) داخل ہونے والے مریضوں کو حکومت کی طرف سے ہسپتال میں دستیاب ادویات مہیا کی جاتی ہیں نیز ایمرجنسی میں تمام مریضوں کو تمام ادویات ہسپتال ہی سے مفت فراہم کی جاتی ہیں۔ ایمرجنسی کی formulary کے مطابق ادویات چوبیس گھنٹے تمام مریضوں کو مہیا کی جاتی ہیں۔ (ایمرجنسی ادویات کی لسٹ ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے) اس کے علاوہ تمام وارڈوں میں آپریشن تھیٹر اور لیبر روم میں ہسپتال کے بجٹ کے مطابق ادویات مہیا کی جاتی ہیں۔

(ز)

مالی سال	گرانٹ	گرانٹ میں سے ادویات کے لئے مختص کردہ رقم
1998-1999	75145086.00	8887755.00
1999-2000	66100000.00	9129653.00
2000-2001	65143421.00	15884700.00
2001-2002	100671695.00	21244894.00

(ح) یہ ادویات اور گرانٹ اس ہسپتال کی demand اور ضروریات کے مطابق ہیں۔ مختص بجٹ کے اندر رہ کے حکومتی پالیسی کے مطابق دی جاتی ہیں۔

(ط) کل تعداد ایمبولینس 04

چالو حالت میں 02

خراب 02

خراب ایمبولینسز میں سے ایک کی مکمل اوور ہالنگ کی ضرورت ہے جبکہ دوسری ایمبولینس نیلامی کے قابل ہے۔ مزید چھ عدد ایمبولینسز بذریعہ آر۔ایم۔سی کمپلیکس (جو کہ ہولی فیملی ہسپتال ہی کا حصہ ہے) خریدنے کا عمل زیر غور / جاری ہے۔ یہ عمل پورا ہونے پر ہسپتال ہذا میں ایمبولینسز کی کمی پوری ہوجائیگی۔

(ی) اس ہسپتال میں جو طبی مشینری موجود ہے اس کی تفصیلی لسٹ ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ موجودہ مشینری ہسپتال کی ضروریات کے مطابق نہیں ہے اور اس کی وجہ یہ ہے کہ زیادہ تر مشینری بہت پرانی ہے اور مریضوں کی تعداد میں روز افزوں اضافے کا مقابلہ نہیں کر سکتی۔ البتہ آر ایم سی کمپلیکس (جو کہ ہولی فیملی ہسپتال کا ہی حصہ ہے) کے ذریعے خرید کردہ مشینری جس کی Commissioning/Installation کا عمل جاری ہے۔ انشاء اللہ یہ کمی عنقریب بہت حد تک پوری ہو جائیگی۔

گائنی ڈیپارٹمنٹ گنگارام ہسپتال میں انیستھٹسٹ کی تعیناتی

*2034۔راجہ محمد شفقت خان عباسی(ایڈووکیٹ)، کیا وزیرصحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ،

(الف) کیا یہ درست ہے کہ گنگارام ہسپتال لاہور کے گائنی ڈیپارٹمنٹ میں انیستھیزیا کی انچارج پروفیسر شاہدہ خواجہ کی تبدیلی علامہ اقبال میڈیکل کالج کر دی گئی ہے؛

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ بالا لیڈی ڈاکٹر کی تبدیلی کے بعد اس شعبہ میں کوئی پروفیسر، ایسوسی ایٹ پروفیسر یا اسسٹنٹ پروفیسر نہیں رہا اور سینئر ڈاکٹر کی عدم موجودگی کی بناء پر آپریشن تھیٹر بند ہو گیا ہے؛

(ج) اگر جز ہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت کسی ماہر ڈاکٹر کا تبادلہ فوری طور پر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر ہاں تو کب تک؛

وزیر صحت،

(الف) یہ درست ہے کہ ڈاکٹر شاہدہ خواجہ کو علامہ اقبال میڈیکل کالج کی چار پانچ سال سے خالی سیٹ پر ٹرانسفر کر دیا گیا۔

(ب) اس وقت ایک ایسوسی ایٹ پروفیسر اور ایک اسسٹنٹ پروفیسر کے علاوہ پانچ Anaesthetist (BS-18)' آٹھ Astt. Anaesthetist (BS-17) اور نو Medical Officers (BS-17) متعلقہ شعبے میں کام کر رہے ہیں اور تمام آپریشن تھیٹرز بطریق احسن چل رہے ہیں۔

(ج) حکومت پنجاب نے پرنسپل فاطمہ جناح میڈیکل کالج کو ایک ایسوسی ایٹ پروفیسر انیستھیزیا بھرتی کرنے کا اختیار دے دیا ہے تاکہ کام مزید احسن طریقے سے چل سکے۔

سروسز ہسپتال لاہور کے زیر انتظام ڈسپنسریوں میں متعین ڈاکٹروں کی کارکردگی

*2159: رانا تجمل حسین، کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) سروسز ہسپتال لاہور کے زیر انتظام لاہور میں ڈسپنسریوں کی کل تعداد کتنی ہے اور کن کن جگہوں پر کام کر رہی ہیں؟

(ب) متذکرہ تمام ڈسپنسریوں میں تعینات ڈاکٹرز و دیگر عملہ کی تعداد کتنی ہے اور ان کی حاضری وغیرہ اور دیگر معاملات کو وقتاً فوقتاً چیک کرنے کے لئے کون سی اتھارٹی نگرانی کرنے پر مامور ہے نیز آیا ان ڈسپنسریوں میں تعینات ڈاکٹرز اور دیگر سٹاف سرکاری اوقات کار کے مطابق اپنے فرائض منصبی ادا کر رہے ہیں؟

(ج) متذکرہ ڈسپنسریوں میں تعینات late coming اور دیگر معاملات میں بے ضابطگیوں کی بناء پر کن کن ڈاکٹرز کے خلاف پچھلے پانچ سال کے دوران محکمانہ کارروائی عمل میں لاتے ہوئے انہیں suspend کیا گیا نیز ان کے نام' عرصہ معطلی duration of suspension اور بحالی کی تاریخ سے ایوان کو آگاہ فرمائیں نیز ان suspended ڈاکٹرز کو بحال کرنے کے بعد کن کن ڈسپنسریوں میں تعینات کیا گیا اور کیا ان کے رویے میں کوئی نمایاں تبدیلی آئی؟

وزیر صحت:

(الف) سروسز ہسپتال لاہور کے زیر انتظام لاہور میں ڈسپنسریوں کی کل تعداد 8 ہے اور درج ذیل جگہوں پر کام کر رہی ہیں۔

1۔ جی۔او۔آر I	2۔ جی۔او۔آر II
3۔ جی۔او۔آر III	4۔ سول سیکرٹریٹ
5۔ گورنمنٹ کالج	6۔ اسمبلی ہال
7۔ ہائیکورٹ	8۔ پولیس لائن

(ب) متذکرہ تمام ڈسپنسریوں میں ڈاکٹرز کی تعداد 10 ہے اور دیگر عملہ کی تعداد 24 ہے۔ ان کی حاضری اور دیگر معاملات کو ایم۔ایس اور اے ایم۔ایس ایڈمن وقتاً فوقتاً چیک کرتے ہیں۔ متعلقہ ڈسپنسریوں میں ڈاکٹرز صاحبان اور دیگر عملہ اپنے فرائض پوری دیانتداری سے سرانجام دے رہے ہیں۔

(ج) ہمارے زیر انتظام ڈسپنسریوں میں جو ڈاکٹرز تعینات ہیں وہ انتہائی ذمہ داری سے اپنے فرائض سرانجام دے رہے ہیں۔ ان کی باقاعدہ نگرانی ایم۔ایس اور اے ایم۔ایس ایڈمن کرتے ہیں۔ کبھی کبھار اگر کارکردگی کے متعلق کوئی شکایت ملتی ہے تو فوراً اس پر کارروائی کی جاتی ہے۔

تحصیل ہیڈ کوارٹرز ہسپتال ڈسکہ کی عمارت اور سٹاف کی صورتحال

*2190۔چوہدری ممتاز علی، کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) تحصیل ہیڈ کوارٹر ہسپتال ڈسکہ کی عمارت کب، کتنی لاگت سے تعمیر ہوئی تھی اور کتنے بیڈ پر مشتمل ہے؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ مذکورہ ہسپتال کی عمارت خستہ اور ناقابل استعمال ہے؟

(ج) کیا حکومت مذکورہ ہسپتال کی عمارت ازسرِ نو تعمیر کروانے کے لئے آئندہ مالی سال میں فنڈز فراہم کرنے کو تیار ہے' اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

(د) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس ہسپتال میں تعینات ڈاکٹروں نے پرائیویٹ کلینک کھول رکھے ہیں اور وہ حاضری لگانے کے بعد سارا دن اپنے پرائیویٹ کلینک پر مریضوں کو دیکھتے اور ان کے آپریشن کرتے ہیں' جس کی وجہ سے عوام نے تحصیل ہیڈ کوارٹر ہسپتال کا رخ کرنا بند کر دیا ہے؟

(ہ) کیا حکومت ایسے ڈاکٹروں کے خلاف کارروائی کرنے کو تیار ہے' اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر صحت:

(الف) یہ عمارت 1940 میں تعمیر ہوئی تھی۔ ہسپتال 179 بیڈ (ایک سو اُناسی) پر مشتمل ہے۔ یہ بات ریکارڈ میں نہ ہے کہ اس وقت اس کی تعمیر پر کتنی لاگت آئی تھی۔

(ب) اس ہسپتال کا ایک حصہ (یعنی نئی وارڈ) بالکل صحیح حالت میں ہے جو کہ تقریباً 20 سال پہلے تعمیر ہوا تھا جبکہ ہسپتال کی باقی عمارت بالکل خستہ حال ہو چکی ہے لیکن استعمال کی جا رہی ہے اور re-construction یہ سکیم منظوری کے لئے گورنمنٹ کے پاس بھجوا دی گئی ہے۔

(ج) حکومت پنجاب نے ہسپتال کی تعمیر کے لئے تین ملین روپے tentative ایلوکیشن کے طور پر موجودہ عمارت کی تعمیر کے لئے رکھے ہیں۔ باقی رقم حتمی منظوری کے فوراً بعد گورنمنٹ خود بخود فراہم کر دے گی۔

(د) یہ درست ہے کہ اس ہسپتال کے کئی ڈاکٹر شام کو اپنے پرائیویٹ کلینکوں پر مریضوں کا علاج کرتے ہیں۔ تاہم یہ بات غلط ہے کہ وہ حاضری لگانے کے بعد سارا دن پرائیویٹ کلینکوں پر مریضوں کو دیکھتے ہیں اور یہ بھی غلط ہے کہ عوام نے اس وجہ سے T.H.Q ہسپتال ڈسکہ کا رخ کرنا بند کر دیا ہے۔ کیونکہ اس ہسپتال کے آؤٹ ڈور میں تقریباً پانچ سو مریض روزانہ آتے ہیں جو کہ ڈاکٹروں کو دکھانے کے لئے آتے ہیں اور ان کو ادویات بھی مہیا کی جاتی ہیں اور ہسپتال سے پورا استفادہ کر رہے ہیں۔

(ہ) کسی ڈاکٹر کے خلاف متذکرہ بالا شکایت عوام کی طرف سے نہیں ملی۔

گوجرانوالہ میں میڈیکل کالج کا قیام

*2213۔چودھری زاہد پرویز: کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ حکومت کا گوجرانوالہ شہر میں میڈیکل کالج کھولنے کا ارادہ ہے؟

(ب) اگر جز بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کب تک اور کیا اس مقصد کے لئے سابقہ ڈی۔سی کی پرانی کوٹھی جو کہ پانچ ایکڑ سے زائد ہے' پر قائم کیا جاسکتا ہے؟

وزیر صحت:

(الف) حکومت پنجاب گوجرانوالہ شہر میں نئے میڈیکل کالج کے قیام کا جائزہ لے رہی ہے۔ اس سلسلے میں تفصیلی feasibility report کی تیاری کے لئے ضروری امداد و شمار (مثلاً صوبے میں موجود اہل و کوالیفائیڈ اساتذہ پہلے سے موجود طبی سہولیات' اضافی وسائل و ضروریات) حاصل کئے جارہے ہیں۔

(ب) feasibility رپورٹ کی روشنی میں درکار جگہ کا تعین کیا جاسکے گا۔

ڈی۔ایچ۔کیو ہسپتال گوجرانوالہ
میں بنیادی سہولیات کی فراہمی

*2216۔چودھری زاہد پرویز: کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ڈسٹرکٹ ہسپتال (ہیڈ کوارٹر) گوجرانوالہ میں متعدی امراض میں مبتلا غریب' لاچار اور بے سہارا لوگوں کو بنیادی طبی سہولیات میسر نہ ہیں؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ ہسپتال میں اگر کسی مریض کا ٹیسٹ درکار ہو تو انتظامیہ مناسب انتظام نہ ہونے کا کہہ کر پرائیویٹ کلینک/لیبارٹری کی طرف refer کر دیتی ہے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ کسی بڑے حادثہ میں شدید زخمی اور بڑے آپریشن کا مذکورہ ہسپتال میں مناسب انتظام نہ ہے اور ایسے کیس کو لاہور refer کر دیا جاتا ہے؟

(د) اگر جز ہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت مذکورہ ہسپتال میں تمام بنیادی سہولیات مہیا کرنے کو تیار ہے اگر ہاں تو کب تک' اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر صحت:

(الف) یہ غلط ہے کہ ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر ہسپتال گوجرانوالہ میں متعدی امراض میں مبتلا مریضوں کے لئے بنیادی طبی سہولیات میسر نہیں۔

(ب) یہ بھی غلط ہے کہ ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر ہسپتال میں کسی مریض کا ٹیسٹ درکار ہو تو انتظامیہ مناسب انتظام نہ ہونے کا کہہ کر پرائیویٹ کلینک /لیبارٹری کو refer کر دیتی ہے۔

(ج) یہ بھی غلط ہے کہ کسی بڑے حادثہ میں شدید زخمی اور بڑے آپریشن کا مذکورہ ہسپتال میں کوئی انتظام نہ ہے۔ اس ہسپتال میں ہر قسم کے حادثہ اور بڑے آپریشن کے لئے ضروری انتظامات موجود ہیں۔ ماسوائے نیورو سرجری کے مریضوں کے' جن کو لاہور جنرل ہسپتال refer کرنا پڑتا ہے۔

(د) حکومت پنجاب بتدریج تمام D.H.Q ہسپتالوں کو upgrade کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اسی منصوبے کے تحت D.H.Q گوجرانوالہ میں بھی تمام ضروری آلات مہیا کر دیئے جائیں گے۔

پی پی- 92 گوجرانوالہ کارپوریشن کی ڈسپنسریوں اور سٹاف کی تفصیل

*2217: رانا شکیل الرحمٰن (ایڈووکیٹ): کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) پی پی- 92 گوجرانوالہ میں کارپوریشن کے زیر انتظام ڈسپنسریوں کی کل تعداد کتنی ہے اور کہاں کہاں موجود ہیں؟

(ب) متذ کرہ ڈسپنسریوں میں کام کرنے والے عملہ کی کل تعداد کیا ہے؟
(ج) کیا حلقہ مذ کورہ کی ڈسپنسریوں میں فوری طبی امداد کے لئے تمام سہولتیں دستیاب ہیں؟

وزیر صحت،

(الف) حلقہ پی پی۔ 92 گوجرانوالہ کارپوریشن میں کوئی بھی میونسپل ڈسپنسری نہ ہے۔
(ب) چونکہ پی پی۔ 92 گوجرانوالہ میں کوئی ڈسپنسری موجود نہیں ہے لہذا عملہ بھی موجود نہیں ہے۔
(ج) میونسپل ڈسپنسریاں نہ ہونے کے باعث حلقہ پی پی۔ 92 گوجرانوالہ میں عوام کے لئے کارپوریشن کی طرف سے کوئی بھی طبی سہولت میسر نہ ہے۔ تاہم محکمہ صحت شہر کو ضلعی ہیڈ کوارٹر ہسپتال کے توسط سے طبی سہولیات فراہم کر رہا ہے۔

D.H.O فیصل آباد کے ڈاکٹروں کی پارٹ ٹائم جاب کی تفصیل

*2248، راجہ ریاض احمد، کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔
(الف) کیا یہ درست ہے کہ ڈی۔ایچ۔او فیصل آباد سرینا ہوٹل میں میڈیکل آفیسر کی ڈیوٹی سرانجام دے رہا ہے؟
(ب) اگر جواب درست ہے تو کیا رولز میں اس کی گنجائش ہے کہ وہ پرائیویٹ ملازمت کرسکتا ہے' اگر نہیں تو کیا محکمہ ان کے خلاف محکمانہ کارروائی کا ارادہ رکھتا ہے نیز ڈاکٹر زاہد مالک کتنا عرصہ سے فیصل آباد میں تعینات ہے؟

وزیر صحت،

(الف) ڈاکٹر زاہد مالک سابقہ ڈسٹرکٹ آفیسر ہیلتھ فیصل آباد کی بابت یہ شکایت موصول ہوئی کہ وہ سرینا ہوٹل میں ملازمت کرتے ہیں۔ وزیراعلیٰ معائنہ ٹیم نے اس ضمن میں تحقیقات کیں اور ان کی سفارش پر اس شکایت کے بارے میں مزید شواہد اکٹھا کرنے کے لئے ایک

غیر رسمی انکوائری کی جا رہی ہے جس کی رپورٹ موصول ہو گئی اور محکمہ کے زیر غور ہے۔
اس غیر رسمی انکوائری میں بظاہر نظر آتا ہے کہ ڈاکٹر زاہد مالک سرینا ہوٹل میں ملازمت اختیار کئے ہوئے ہیں۔

(ب) رولز میں یہ گنجائش قطعی طور پر نہیں ہے۔ڈاکٹر زاہد مالک کے خلاف جلد محکمانہ کارروائی کی جائے گی۔ ڈاکٹر زاہد مالک 1984 سے ضلع ڈویژن،فیصل آباد میں تعینات ہے۔

کوٹ عبدالمالک میں صحت کی بنیادی سہولیات کی فراہمی

*2344:رائے اعجاز احمد، کیا وزیر صحت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ کوٹ عبدالمالک جس کی آبادی ساٹھ ہزار سے تجاوز کر چکی ہے میں صحت کی کوئی بنیادی سہوت نہیں ہے جس سے لوگوں کو علاج معالجہ کے لئے لاہور آنا پڑتا ہے اور اس طرح مزید پریشانی کا سامنا کرنا پڑتا ہے؟

(ب) کیا حکومت کوٹ عبدالمالک کے لئے لاہور شیخوپورہ روڈ پر کوئی ہسپتال بنانے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک، اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر صحت:

(الف) کوٹ عبدالمالک نہ تو تحصیل ہیڈ کوارٹر ہے اور نہ ہی کوئی ایسا معیار ہے جس کی بنیاد پر یہاں ایک ہسپتال قائم کیا جا سکے۔ ضلع کونسل کی ایک ڈسپنسری کام کر رہی ہے۔ دو کلومیٹر کے فاصلے پر شرق پور خورد میں ایک بی۔ایچ۔یو موجود ہے اور تین کلومیٹر کے فاصلے پر نظام پور ڈھا کہ میں بھی بی۔ایچ۔یو کام کر رہا ہے۔

(ب) نئے نظام کے تحت صحت کی بنیادی اور ثانوی سہولتوں کی فراہمی ضلعی حکومتوں کے دائرہ اختیار میں ہے۔ تاہم کوٹ عبدالمالک کی لاہور اور شیخوپورہ سے مسافت زیادہ نہ ہے بلکہ آسانی سے شیخوپورہ اور لاہور کے ہسپتالوں میں علاج کی جدید سہولتوں سے فائدہ حاصل کیا جا سکتا ہے۔

موضع رسول پور تحصیل دیپالپور
میں ڈسپنسری کا قیام

*2345: رائے اعجاز احمد: کیا وزیر صحت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:
(الف) کیا یہ درست ہے کہ گاؤں رسول پور تحصیل دیپالپور ضلع اوکاڑہ میں محکمہ صحت نے ڈسپنسری کے قیام کے لئے سروے رپورٹ اور تخمینہ لاگت عرصہ 3 سال قبل لگایا تھا۔
(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ گاؤں رسول پور کی آبادی تقریباً دس ہزار نفوس پر مشتمل ہے اور ارد گرد بھی کئی دیہات موجود ہیں جبکہ یہاں پر صحت کی کوئی بنیادی سہولت نہ ہے؟
(ج) کیا حکومت مرکزی گاؤں رسول پور میں ڈسپنسری کے قیام کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک، اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر صحت:

(الف) درست نہ ہے۔

(ب) گاؤں رسول پور المعروف پرمانند کی آبادی تقریباً 5000 نفوس پر مشتمل ہے۔ یہ گاؤں یونین کونسل رکن پورہ میں واقع ہے اور اس یونین کونسل کی کل آبادی 20490 ہے۔ اس یونین کونسل میں ایک بنیادی مرکز صحت رکن پورہ قائم ہے۔

(ج) حکومتی پالیسی کے تحت ایک یونین کونسل میں ایک بنیادی مرکز صحت کا قیام عمل میں لایا جاتا ہے نیز کسی بھی مرکزی دیہات میں ڈسپنسری کے قیام کا نظام اب متروک ہو چکا ہے۔

غیر نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات

مارکیٹ میں غیر معیاری بناسپتی گھی

اور کوکنگ آئل کی روک تھام

141۔حاجی محمد اعجاز، کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ پنجاب میں بناسپتی گھی اور کوکنگ آئل مختلف برانڈز سے بازار میں فروخت ہو رہے ہیں؛

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ بعض برانڈ بغیر manufacturers کے نام سے بازار میں فروخت ہو رہے ہیں؛

(ج) کیا بناسپتی گھی اور کوکنگ آئل کو لیبارٹری میں چیک کیا جاتا ہے۔ اگر ہاں تو اب تک کس کس نام کے برانڈ کی products ناقص پائی گئی ہیں اور کیا سزا دی گئی ہے۔ تفصیل بیان کی جائے؛

وزیر صحت،

(الف) جی ہاں۔ یہ درست ہے کہ پنجاب میں بناسپتی گھی اور کوکنگ آئل مختلف برانڈ / ناموں سے بازار میں فروخت ہو رہے ہیں۔

(ب) پاکستان سٹینڈرڈ انسٹی ٹیوشن مارکس آرڈیننس 1982 کی رو سے پاکستان سٹینڈرڈ انسٹیٹیوشن (P.S.I) 133 اشیاء جن میں بناسپتی گھی بھی شامل ہے کی کوالٹی کے لئے ذمہ دار ہے۔ P.S.I مرکزی حکومت کے تحت کام کرتا ہے۔ Pure Food رولز 1965 کے رول 26 کے مطابق پرچون فروشوں کو کھلا گھی یا تیل فروخت کرنے کے لئے لوکل اتھارٹی لائسنس جاری کرتی ہے۔

(ج) دیگر اشیائے خوردنی کی طرح ضلعی حکومتوں کے فوڈ انسپکٹر بناسپتی گھی اور کوکنگ آئل کے نمونہ جات جانچ کے لئے گورنمنٹ پبلک اینالسٹ کی لیبارٹریوں کو بھجواتے ہیں۔ جہاں Pure Food رولز میں دیئے گئے معیار کے مطابق ان نمونہ جات کو ٹیسٹ کرکے رپورٹ

متعلقہ فوڈ انسپکٹر کو قانونی کارروائی کے لئے بھجوائی جاتی ہے۔ سال 2003 میں ٹیسٹ کئے گئے نمونہ جات کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

محکمہ صحت ضلع لیہ، سال 03-2001

ادویات کی خریداری کی تفصیلات

224۔ چودھری اصغر علی گجر: کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) محکمہ صحت ضلع لیہ نے سال 02-2001 میں اور سال 03-2002 کے لئے میڈیسن کی خرید پر کتنی رقم خرچ کی؟

(ب) کیا ان ادویات کے نمونہ جات ڈرگ ٹیسٹنگ لیبارٹری سے ٹیسٹ کروائے گئے؟

(ج) ان ادویات میں سے کون کون سی کمپنیوں کے نمونہ جات معیاری نہ پائے گئے؟

(د) جن میڈیسن کمپنیوں کے نمونہ جات درست نہ پائے گئے ان کے خلاف کیا کارروائی عمل میں لائی گئی؟

وزیر صحت:

(الف) محکمہ صحت ضلع لیہ نے سال 02-2001 کے دوران 83,4607 روپے کی ادویات خریدی تھیں اور سال 03-2002 کے دوران 1,11,47,710 روپے کی ادویات خریدی تھیں۔

(ب) جی ہاں۔ ضلع لیہ میں خریدی گئی تمام ادویات کے نمونہ جات ڈرگ ٹیسٹنگ لیبارٹری سے ٹیسٹ کروائے گئے۔

(ج) سال 02-2001 کے دوران بھیجے گئے تمام ادویات کے نمونہ جات DTC سے درست پائے گئے۔ البتہ سال 03-2002 میں بھیجے گئے نمونہ جات میں سے صرف درج ذیل ادویات کے نمونہ جات درست نہ پائے گئے جن کی تفصیل حسب ذیل ہے:۔

نمبر شمار	نام ادویات	نام سپلائرز	نام مینوفیکچرر
1۔	Syp. Ampicilline	میسرز چودھری انٹرپرائیزز بہاولپور	پولی فائن پشاور
2۔	Syp. Ampiclox	میسرز اخلاق برادرز بہاولپور	کرکا پاک

(د) جن ادویات کے نمونہ جات درست نہ پائے گئے' ان ادویات کی کل قیمت کی بنک C.D.R.S بطور سکیورٹی دفتر ہذا میں موجود ہیں اور اس ضمن میں دفتر ہذا نے متعدد بار متعلقہ کمپنیوں کو خطوط ارسال کئے تھے۔ متعلقہ کمپنیوں نے یہی جواب دیا کہ نمونہ جات جو کہ درست نہ پائے گئے تھے' وہ ہیلتھ لیبارٹری N.I.H اسلام آباد میں دوبارہ ٹیسٹ کے لئے بھیجے گئے ہیں جن کا نتیجہ تاحال موصول نہیں ہوا۔ نتیجہ موصول ہونے پر قواعد و ضوابط کے تحت کارروائی عمل میں لائی جائے گی۔

جناب محمد وقاص: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی' وقاص صاحب!

جناب محمد وقاص: شکریہ۔ جناب سپیکر! مجھے آپ کی توجہ چاہتے ہوئے اپنی رہنمائی کے لئے رولنگ لینی ہے۔ میں نے ایک مسئلے کے بارے میں تحریک استحقاق جمع کروائی تھی کہ گزشتہ سیشن میں میرے ایک سوال کے جواب میں محکمہ داخلہ نے غلط جواب بھجوایا تھا جس کے میرے پاس ثبوت موجود ہیں کہ وہ جواب غلط تھا۔ چونکہ میرا استحقاق مجروح ہوا تھا تو پھر میں نے آپ کی خدمت میں تحریک استحقاق پیش کی تھی جسے آپ نے disallow کر دیا ہے۔

توجہ دلاؤ نوٹس

جناب سپیکر: آپ چیمبر میں مجھ سے مل لیں۔ اسے دیکھ لیں گے۔ جناب سمیع اللہ خان اور محترمہ فرزانہ راجہ کی طرف سے Call Attention Notice ہے جس کا نمبر 169 ہے۔ جی' سمیع اللہ صاحب!

تھانہ صدر شیخو پورہ کے علاقہ ہر دیو سٹاپ میں لاکھوں روپے کے کپڑے کی چوری

جناب سمیع اللہ خان، توجہ دلاؤ نوٹس نمبر 169۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ مورخہ 24۔مئی 2004 کو نامعلوم چوروں نے ہر دیو سٹاپ، (شیخوپورہ) کے نزدیک ٹرک نمبر جی۔ آئی 3660 سے تقریباً 65 لاکھ روپے کا کپڑا چوری کر لیا اور چوری کی اس واردات کا مقدمہ نمبر 49/04 بجرم 381/406 ت۔پ تھانہ صدر شیخوپورہ درج کیا گیا؛

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ سراغ ملنے پر تھانہ صدر پولیس شیخوپورہ نے رحیم یار خان میں تھانہ اے ڈویژن کے علاقے کے نزدیک پٹرول پمپ کے تہہ خانے سے کپڑا اور تمام ملزمان کو گرفتار کرنے کے بعد ضروری کارروائی کے لئے مقامی تھانہ میں گئے تو وہاں کے ایس۔ایچ۔او اور ڈی۔ایس۔پی نے ملزمان اور چوری شدہ کپڑا تھانہ صدر پولیس شیخوپورہ سے زبردستی چھین لیا اور یہ دھمکی دی کہ یہاں سے بھاگ جاؤ ورنہ سب کو حوالات میں بند کر دوں گا؛

(ج) اگر جز ہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت 65 لاکھ روپے کا کپڑا رحیم یار خان پولیس سے لے کر اصل مالک کو دینے، موقع سے گرفتار ہونے والے ملزمان کو برائے تفتیش مقدمہ شیخوپورہ پولیس کے حوالے کرتے ہوئے، پولیس کی حراست سے ملزمان کو زبردستی چھڑانے کے مرتکب S.H.O تھانہ اے ڈویژن رحیم یار خان اور D.S.P متعلقہ کے، خلاف محکمانہ کارروائی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک؛ اگر نہیں تو اس کی وجوہات سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

جناب سپیکر، جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور ، شکریہ جناب سپیکر!

(الف) یہ درست ہے۔

(ب) درست نہ ہے۔

جناب سپیکر! جز (ج) کے متعلق میں تفصیل سے عرض کرنا چاہوں گا کہ جن حقائق کا Call Attention Notice میں ذکر کیا گیا ہے وہ درست نہ ہیں بلکہ اصل صورتحال یہ ہے کہ جس طرح میں نے پہلے گزارش کی ہے کہ۔

(الف) درست ہے کہ یہ وقوعہ شیخوپورہ میں ہوا اور ڈکیتی ہوئی اور ڈکیتی کا پرچہ بھی درج کیا گیا لیکن اس کے بعد کراچی سے کراچی پولیس نے شیخوپورہ پولیس کو اطلاع کی تو انہوں نے وہاں پر ایک ملزم گل محمد خان کو گرفتار کیا ہے جس نے اس بات کا اعتراف کیا ہے کہ اس نے یہ کپڑا شیخوپورہ سے چوری کیا ہے اور یہ واردات شیخوپورہ میں ہوئی ہے اس لئے آپ آ کر اس ملزم کو لے جائیں۔ چنانچہ کراچی پولیس (چاکی والا پولیس اسٹیشن) کی اطلاع پر ضلع شیخوپورہ سے غلام عباس A.S.I دیگر ملازمین کے ساتھ کراچی گئے اور وہاں سے انہوں نے گل محمد خان کو اپنی custody میں لیا اور اس کے بعد اسی کی نشاندہی پر رحیم یار خان میں ایک پٹرول پمپ کے تہہ خانے میں چھاپہ مارا کیونکہ ملزم گل محمد خان نے اس بات کی نشاندہی کی تھی کہ بقایا مال وہاں پٹرول پمپ کے تہہ خانے میں موجود ہے۔لہذا نشاندہی پر جب چھاپہ مارا گیا تو وہاں سے کوئی سامان برآمد نہ ہوا لیکن A.S.I غلام عباس کو وہاں سے کچھ ایسے شواہد ملے یعنی وہاں سے کپڑے کے تھانوں کے سٹکرز وغیرہ ملے جس سے یہ بات قیاس کی جا سکتی تھی کہ مال یہاں پر رکھا گیا تھا اور بعد میں یہاں سے اس مال کو کہیں اور شفٹ کر دیا گیا ہے تو پٹرول پمپ کے ملازمین سے تفتیش کی گئی اور ان سے پوچھ گچھ کی گئی اور اس کے نتیجے میں انہوں نے بتایا کہ وہ تو یہاں پر ملازم ہیں لہذا اصل مالکوں سے بہتر معلومات حاصل ہو سکتی ہیں چنانچہ غلام عباس A.S.I اپنے دیگر ساتھیوں کے ہمراہ پٹرول پمپ کے مالک کے گھر گیا اور وہاں پر جا کر ان سے معلومات حاصل کرنے کی کوشش کی تو اسی دوران کچھ معززین علاقہ اور کچھ دیگر محلے دار اکٹھے ہو گئے اور ان کی غلام عباس A.S.I کے ساتھ آپس میں تلخ کلامی ہو گئی۔ غلام عباس A.S.I واپس تھانہ صدر

رحیم یار خان آئے اور وہاں پر S.H.O کو تمام معاملات سے آگاہ کیا۔ اسی دوران وہ تمام لوگ جو پٹرول پمپ کے مالک کے گھر اکٹھے ہو گئے تھے وہ بھی وہاں پر آ گئے اور وہاں پر ان کی پھر آپس میں تلخ کلامی ہوئی لیکن اس دوران پولیس تھانہ صدر رحیم یار خان یا ضلع شیخوپورہ سے جو پولیس گئی تھی' ان کے درمیان آپس میں کوئی تلخ کلامی نہیں ہوئی۔

جناب سپیکر! اسی معاملے میں ایک پٹرول پمپ سے ایک شخص کو پولیس نے اپنی حراست میں لیا تھا اور اس کو ساتھ لے کر اسی کی نشاندہی پر پٹرول پمپ کے مالک کے گھر ریڈ کرنے گئے تو اس ہاتھا پائی کے دوران اس کے کپڑے پھٹ گئے اور اسے کچھ چوٹیں آئیں تو انہوں نے بعد میں سیشن جج رحیم یار خان کو ایک درخواست دی کہ ہمارے ساتھ ضلع شیخوپورہ کی پولیس نے یہ زیادتی کی ہے' ہمارا مقدمہ درج کیا جائے جس کی نقل میرے پاس موجود ہے۔ سیشن جج صاحب نے یہ آرڈرز کئے ہیں کہ جب مدعی فریق کی طرف سے کوئی بھی شخص تھانہ میں درخواست لے کر آئے تو دفعہ 154 کے تحت کارروائی کی جائے اور پرچہ درج کیا جائے لیکن تاحال تھانہ رحیم یار خان میں مدعی فریق کی طرف سے کسی نے پرچہ درج نہ کروایا اور نہ ہی کوئی درخواست دی گئی ہے۔ یہ تمام controversy جو اخبارات میں آئی اور اس حوالے سے جس طرح معزز رکن نے Call Attention Notice بھی دیا ہے تو آئی۔جی پنجاب نے اس بات کا نوٹس لیتے ہوئے شیخوپورہ میں درج مقدمہ اور پھر اس کے بعد رحیم یار خان میں جو واقعہ ہوا' ان دونوں واقعات کی تفتیش لاہور انوسٹی گیشن برانچ کو ٹرانسفر کر دی ہے اور انہیں یہ حکم دیا ہے کہ آپ ان تمام معاملات کی انکوائری کر کے رپورٹ کریں۔

جناب سپیکر! میں معزز رکن کو اس بات کا یقین دلاتا ہوں کہ اگر انکوائری رپورٹ میں خواہ وہ پولیس ملازم ہو' آفیسر ہو یا کوئی بھی ہو' جو بھی ملوث پایا گیا انشاء اللہ تعالیٰ اس کے خلاف انضباطی کارروائی کی جائے گی لیکن تاحال جو صورتحال اس وقت موجود ہے اس سے میں نے معزز ایوان کو آگاہ کر دیا ہے۔ شکریہ

جناب سمیع اللہ خان، جناب سپیکر! میں اس میں ایک دو باتوں کی ضرور clarification چاہوں گا کہ جس طرح جز (ب) میں وزیر موصوف نے کہا کہ یہ درست نہ ہے کہ شیخوپورہ پولیس سے سلمان رحیم یار خان پولیس اس کا ڈی۔ایس۔پی یا ایس۔ایچ۔او لے کر گیا۔ اس میں کیا یہ درست نہیں ہے کہ گرفتار ملزم گل محمد رحیم یار خان کا ہی رہائشی ہے اور اس حوالے سے میں یہ کہنا چاہوں گا کہ چونکہ ملزم رحیم یار خان کا ہے تو یہاں پولیس کو defend کرنا مشکل بھی ہوتا ہے کہ جس طرح رحیم یار خان پولیس نے اس میں سارا کردار ادا کیا ہے۔ کہیں اپنے ہی ضلع کے ایک ڈاکو کو defend کرنے کے لئے شیخوپورہ پولیس کے ساتھ مل کر اس سارے کیس کو handle تو نہیں کیا گیا ہے؟ میں صرف ایک بات کر کے وزیر قانون سے assurance چاہوں گا کہ جو پورے ملک میں گڈز ٹرانسپورٹرز ہیں' اس طرح کے واقعات جو ہو رہے ہیں اس سے ان میں کافی عدم تحفظ پایا جاتا ہے' ویسے تو ہر بندہ عدم تحفظ کا شکار ہے لیکن ایسے واقعات میں گڈز ٹرانسپورٹر نے اس واقعہ کے حوالے سے بڑے بڑے اشتہار بھی چھاپے ہیں کہ جب ملزم پکڑے گئے تو دو ڈسٹرکٹ کی پولیس نے آپس میں ساز باز کرکے انہیں چھوڑ دیا ہے چونکہ ایک بندہ رحیم یار خان کا رہائشی تھا جو کراچی سے پکڑا گیا جیسا کہ وزیر قانون نے کہا ہے تو یہ بتایا جائے کہ اب تک ایسی کیا کوشش ہوئی جس سے اس 65 لاکھ کے نقصان کا ازالہ ہو سکے اور اس کی برآمدگی کے لئے ان کو اب تک کیا کامیابی حاصل ہوئی ہے؟ تاکہ پنجاب حکومت اور پولیس کی کارکردگی سامنے آسکے کہ اتنے open کیس کی برآمدگی کے حوالے سے وہ اسے کس طرف لے کر جا رہے ہیں؟

جناب سپیکر، جی' وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور، جناب سپیکر! اس میں معزز رکن نے دو سوال اٹھائے ہیں۔ پہلی بات تو یہ ہے کہ انہوں نے فرمایا ہے کہ ملزم گل محمد کے جرم پر پردہ ڈالنے کے لئے دونوں ضلعوں کی پولیس نے آپس میں باہم صلاح مشورہ کرکے یہ ڈرامہ رچایا ہے تو یہ درست نہیں ہے بلکہ وہ تو پہلے سے

ہی گرفتار ہے اور اب بھی شیخوپورہ پولیس کی حراست میں جسمانی ریمانڈ پر ہے اس لئے اس کو بچانے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ جہاں تک انہوں نے ریکوری کی بات کی ہے تو 246 تھان کپڑے کے برآمد ہو چکے ہیں اور انشاء اللہ مزید برآمدگی کے لئے کوشش کی جارہی ہے۔

چودھری زاہد پرویز، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر، دیکھیں توجہ دلاؤ نوٹس کے لئے صرف پندرہ منٹ ہوتے ہیں اور اگلا سوال بھی آپ کی ہی طرف سے ہے اور صرف پانچ منٹ بقایا رہ گئے ہیں۔

چودھری زاہد پرویز، جناب سپیکر! چھوٹی سی بات ہے۔

جناب سپیکر، جی' فرمائیں!

چودھری زاہد پرویز، جناب سپیکر! میرے کچھ سوالات محکمہ صحت کے بارے میں ہیں مجھے ان کا نوٹس دیئے ہوئے ایک سال سے زائد عرصہ ہوگیا ہے لیکن وقت کی کمی کی وجہ سے وہ ہاؤس میں discuss نہیں ہوسکے۔ میری رائے ہے کہ اب ہاؤس کے ممبران کی تعداد ڈیڑھ گنا سے بھی زیادہ ہو گئی ہے آپ کچھ وقت بڑھا دیں تاکہ ہم جیسے جو پیچھے بیٹھنے والے ہوتے ہیں ان کے بھی سوال discuss ہو سکیں۔ میری صرف آپ سے یہی گزارش ہے۔

جناب سپیکر، جی' شکریہ۔ اگلا توجہ دلاؤ نوٹس نمبر 172 للہ شکیل الرحمٰن اور چودھری زاہد پرویز کی طرف سے ہے۔ جی' للہ شکیل الرحمٰن صاحب!

ایمن آباد ضلع گوجرانوالہ میں گارڈ کا قتل اور تحقیقات کی تفصیل

للہ شکیل الرحمٰن (ایڈووکیٹ)، شکریہ۔ جناب سپیکر! توجہ دلاؤ نوٹس نمبر 172

(الف) کیا یہ درست ہے کہ مورخہ 27۔مئی 2004 کی اخبار کی خبر کے مطابق امن آباد گوجرانوالہ کی ایک مل کے گارڈ کو ڈاکوؤں نے قتل کر دیا۔

(ب) اس قتل کی ایف۔آئی۔آر کس تھانہ میں درج ہوئی اس کی نقل فراہم کی جائے۔

(ج) یہ ایف۔آئی۔آر کن افراد کے نام درج ہوئی۔

(د) اس سلسلے میں آج تک کتنے افراد گرفتار ہوئے اور کتنوں سے تفتیش کی گئی ہے۔

(ہ) اس کیس کے تفتیشی افسر کا نام' عہدہ اور گریڈ کی تفصیل فراہم کی جائے۔

(و) آج تک کتنے ملزمان گرفتار ہوئے اور کتنے مفرور ہیں؟

جناب سپیکر: جی' وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور:

(الف) سوال ہذا متعلقہ مقدمہ نمبر 179 مورخہ 26-5-2004 جرم 302/148-149 ت پ تھانہ امن آباد ہے۔ مختصر حالات مقدمہ اس طرح ہیں کہ جاوید اقبال ولد اللہ دتہ قوم بٹ سکنہ ڈیرہ والی میں مقامی پولیس کو تحریری درخواست مورخہ 26-5-2004 کو پیش کی کہ اس کے والد اللہ دتہ ماسٹر ٹائیلز انڈسٹری میں بطور سکیورٹی گارڈ ملازم تھے۔ تقریباً سوا سات بجے شام وہ دو ہمراہ محمد یوسف ولد محمد یونس قوم بٹ سکنہ ڈیرہ والی اور ارشد علی ولد محمد نذیر قوم بٹ سکنہ آدھو رائے اپنے والد صاحب سے ملنے کے لئے اس کے پاس ماسٹر ٹائیلز سٹی سٹور بالمقابل گلاں ٹیکسٹائلز مل گئے تو اس کے والد صاحب اور نقشبند ولد رشمین خان قوم پٹھان سکنہ درگاہ تحصیل عیسیٰ خیل ضلع میانوالی اور محمد شریف ولد اللہ دتہ قوم راجپوت سکنہ چیراں والی شرقی بھی ادھر سکیورٹی گارڈز ہی ہیں اور ان کے ساتھ تین نامعلوم اشخاص جو مسلح اسلحہ آتشی تھے ان کے میرے والد صاحب سے کسی بات پر تلخ کلامی ہو گئی تو ہمارے دیکھتے ہی دیکھتے نقشبند اور محمد شریف اور ان کے ہمراہی تینوں ملزمان نے اپنے اپنے دستی اسلحہ سے اس کے والد پر فائرنگ کر دی۔ ایک فائر اس کے والد کے بائیں ہاتھ پر اور دوسرا چھاتی پر لگا دونوں

فائر آر پار ہوگئے اس کے والد صاحب شدید مضروب ہو کر زمین پر گر گئے اور زخموں کی تاب نہ لا کر موقع پر ہی جاں بحق ہوگئے۔ ملزمان نقشبند اور محمد شریف ہمراہی ملزمان نے فائرنگ کرکے اس کے والد کو ناحق قتل کرکے سخت زیادتی کی ہے تاہم اخبار میں شائع شدہ خبر درست نہ ہے کہ اللہ دتہ مقتول کو ڈاکوؤں نے قتل کیا ہے۔

(ب) مقدمہ ہذا کی ایف۔آئی۔آر تھانہ امن آباد میں درج رجسٹر ہوئی ہے نقل ایف۔آئی۔آر کی فوٹو کاپی ساتھ لف ہے۔

(ج) یہ ایف۔آئی۔آر دو ملزمان نقشبند اور محمد شریف کے نام نامزد جبکہ تین نامعلوم اشخاص کے خلاف درج ہوئی۔

(د) مقدمہ ہذا میں دو نامزد ملزمان ایف۔آئی۔آر مسمی نقشبند اور محمد شریف شامل تفتیش ہیں جبکہ بقایا تین ملزمان کی تلاش جاری ہے۔

(ہ) اس مقدمہ ہذا کی تفتیش محمد ریاض کر رہا ہے جس کا عہدہ سب انسپکٹر ہے اور گریڈ 14 ہے۔

(و) اس سوال کا جواب ضمن (د) میں دیا جا چکا ہے۔

جناب سپیکر! میں یہ گزارش کرنا چاہوں گا کہ یہ مقدمہ جو درج کیا گیا ہے یہ مقتول کے بیٹے کی طرف سے تحریری درخواست پر درج کیا گیا ہے اور مقتول کے بیٹے نے جن ملزمان کو nominate کیا ہے وہ دونوں پولیس کی حراست میں ہیں اور شامل تفتیش ہیں۔ جو بقیہ تین ملزمان اس میں نا معلوم لکھائے ہیں ان کی تلاش کی جا رہی ہے اور انشاء اللہ تعالیٰ جلد ہی انہیں بھی گرفتار کر لیا جائے گا۔ شکریہ

قواعد کی معطلی کی تحریک

عراق، کشمیر، فلسطین اور چیچنیا کے مسلمانوں کے ساتھ اظہار ہمدردی سے متعلق قرارداد پیش کرنے کے لئے قاعدہ 234 کے تحت قواعد 32 اور 115 کی معطلی کی تحریک

جناب سپیکر: شکریہ جی۔ وزیر قانون، جناب قاسم ضیاء، رانا ثناء اللہ خان اور چودھری اصغر علی گجر نے قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت قاعدہ 32 اور 115 کو معطل کر کے عراق، کشمیر، فلسطین اور چیچنیا کے مسلمانوں کے ساتھ اظہار ہمدردی سے متعلق درج ذیل قرارداد پیش کرنے کی اجازت طلب کی ہے۔ محرک اپنی تحریک پیش کریں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور: شکریہ۔ جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

"قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب مصدرہ 1997 کے قاعدہ نمبر 234 کے تحت قاعدہ 32 اور 115 کو معطل کرکے عراق، کشمیر، فلسطین اور چیچنیا کے مسلمانوں کے ساتھ اظہار ہمدردی سے متعلق درج ذیل قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

جناب سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

"قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت قاعدہ 32 اور قاعدہ 115 کو معطل کرکے عراق، کشمیر، فلسطین اور چیچنیا کے مسلمانوں کے ساتھ اظہار ہمدردی سے متعلق درج ذیل قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

یہ تحریک پیش کی گئی ہے اور سوال یہ ہے کہ:

"قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت قاعدہ 32 اور قاعدہ 115 کو معطل کرکے عراق، کشمیر، فلسطین اور چیچنیا کے

مسلمانوں کے ساتھ اظہار ہمدردی سے متعلق درج ذیل قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

(تحریک منظور ہوئی)

جناب سپیکر: جی' وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور: جناب سپیکر! میں سب سے پہلے یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ میں اپنے اپوزیشن کے قائدین اور اراکین کا شکرگزار ہوں کہ جنہوں نے متفقہ طور پر یہ قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی۔ اس قرارداد پر جہاں حکومتی بنچوں کی طرف سے میرے دستخط ہیں وہاں پر اپوزیشن کی طرف سے جو ہمارے پارلیمانی گروپ ہیں ان تمام پارلیمانی گروپوں کے قائدین رانا آفتاب احمد خان' قائم مقام قائد حزب اختلاف رانا ثناء اللہ خان اور چودھری اصغر علی گجر کی طرف سے بھی دستخط موجود ہیں اور میں اس معزز ایوان کی خدمت میں یہ عرض کرنا چاہتا تھا کہ یہ قرارداد ہم نے متفقہ طور پر پیش کی ہے اور میں ایک دفعہ پھر اپنے ان قائدین کا اور اراکین اپوزیشن کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ انہوں نے یہ متفقہ قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی۔ قرارداد کا متن ہے کہ۔۔

قرارداد

عراق' کشمیر' فلسطین اور چیچنیا کے مسلمانوں کے ساتھ اظہار ہمدردی اور حضرت علیؓ کے روضے کی بے حرمتی کی مذمت

وزیر قانون و پارلیمانی امور:

"آج کا یہ ایوان عراق' کشمیر' فلسطین اور چیچنیا میں ظلم و جبر کا نشانہ بننے والے مسلمانوں سے اظہار ہمدردی کرتا ہے اور بالخصوص ابو غریب جیل میں قیدیوں کے ساتھ روا رکھے جانے والے غیر انسانی' غیر اخلاقی' انسانیت سوز اور غیر قانونی سلوک کی اور حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے روضے کی بے حرمتی کی بھرپور

مذمت کرتا ہے اور مطالبہ کرتا ہے کہ ان واقعات کے ذمہ داران کے خلاف سخت سے سخت کارروائی کی جائے۔"

جناب سپیکر: یہ قرارداد پیش کی گئی ہے کہ:

"آج کا یہ ایوان عراق، کشمیر، فلسطین اور چیچنیا میں ظلم و جبر کا نشانہ بننے والے مسلمانوں سے اظہار ہمدردی کرتا ہے اور بالخصوص ابو غریب جیل میں قیدیوں کے ساتھ روا رکھے جانے والے غیر انسانی، غیر اخلاقی، انسانیت سوز، غیر قانونی سلوک کی اور حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے روضے کی بےحرمتی کی بھرپور مذمت کرتا ہے اور مطالبہ کرتا ہے کہ ان واقعات کے ذمہ داران کے خلاف سخت سے سخت کارروائی کی جائے۔"

جناب سپیکر: یہ قرارداد پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

"آج کا یہ ایوان عراق، کشمیر، فلسطین اور چیچنیا میں ظلم و جبر کا نشانہ بننے والے مسلمانوں سے اظہار ہمدردی کرتا ہے اور بالخصوص ابو غریب جیل میں قیدیوں کے ساتھ روا رکھے جانے والے غیر انسانی، غیر اخلاقی، انسانیت سوز، غیر قانونی سلوک کی اور حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے روضے کی بےحرمتی کی بھرپور مذمت کرتا ہے اور مطالبہ کرتا ہے کہ ان واقعات کے ذمہ داران کے خلاف سخت سے سخت کارروائی کی جائے۔"

(قرارداد اتفاق رائے سے منظور ہوئی)

تحاریک استحقاق

جناب سپیکر :اب ہم تحاریک استحقاق take up کرتے ہیں۔

مخدوم سید محمد مختار حسین : پوائنٹ آف آرڈر۔ جناب والا ! حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نام کے ساتھ کرم اللہ وجہہ آنا چاہئے۔

جناب محمد وقاص : جناب سپیکر ! "رضی اللہ تعالیٰ عنہ" تو خود قرآن پاک نے کہا ہے۔ یہ زیادہ اہم لفظ ہے۔ کرم اللہ وجہہ تو بعد کے لوگوں نے شامل کیا ہے۔

جناب سپیکر : "رضی اللہ تعالیٰ عنہ" تو ہم نے کہا ہے۔

راجہ محمد شفقت خان عباسی (ایڈووکیٹ). پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر : جی، راجہ شفقت عباسی صاحب !

راجہ محمد شفقت خان عباسی (ایڈووکیٹ)، جناب سپیکر ! 16۔دسمبر 2003 کو میں نے اسمبلی سیکرٹریٹ میں ایک سوال داخل کیا تھا کہ "1999 کے بعد پولیس تشدد سے کتنے لوگ متاثر ہوئے، کتنے پولیس مقابلے ہوئے، حکام بالا کے خلاف کیا کارروائی کی گئی؟ " کل جب میں اس سوال کا جواب لینے کے لئے گیا تو مجھے معلوم ہوا کہ کسی نے میرے جعلی دستخطوں کے ذریعے یہ سوال واپس لے لیا ہے۔ میری جناب سے یہ گزارش ہے کہ اسمبلی سیکرٹریٹ سے یہ کہا جائے کہ سوال کی واپسی کے حوالے سے جب تک وہ متعلقہ ممبر سے اس کی consent نہ لے لیں، اس سے confirm نہ کرلیں سوال واپس نہ لیا جائے۔ میں نے معاوضے کا ایک بل مِنٹ کیا جو کہ کل ٹیبل ہوا ہے۔ میں اس کا جواب لینے کے لئے گیا تھا کہ پچھلے پانچ سال میں کتنے پولیس مقابلے ہوئے، پولیس کے خلاف کتنی شکایتیں ہوئیں اور کتنے معاملات میں پولیس کے خلاف ایف۔ آئی۔ آر درج ہوئیں۔ مجھے معلوم نہیں کہ یہ کس نے کیا لیکن آئندہ کے لئے کم از کم سوال کی واپسی کے لئے متعلقہ ممبر سے ضرور پوچھا جائے کہ بھئی آپ واقعی اس کی consent دیتے ہیں یا نہیں؟

جناب سپیکر: میں سیکرٹری اسمبلی سے کہتا ہوں کہ آئندہ ایسی کوئی شکایت نہیں آنی چاہئے۔ اگر کوئی معزز رکن اپنا سوال واپس لینا چاہتا ہے تو وہ خود ذاتی طور پر تشریف لائیں گے تو پھر withdrawal ہو گی۔

جناب سمیع اللہ خان : جناب سپیکر ! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر : جناب سمیع اللہ خان صاحب پوائنٹ آف آرڈر پر ہیں۔

جناب سمیع اللہ خان : جمعہ والے دن چیئر کی طرف سے ایک رولنگ آئی تھی۔ یہاں ایک معاملہ پیش ہوا۔ نجف سیال صاحب نے ڈاکٹر شفیق چودھری صاحب کے اوپر ملازمتوں کے حوالے سے ہونے والی بے قاعدگیوں کے الزامات لگائے۔ دونوں ممبران نے ایک دوسرے کو چیلنج دیتے ہوئے یہ کہا تھا کہ اس بابت جو بھی غلط ہو گا وہ یہاں ہاؤس کے اندر ہی اپنی سیٹ سے مستعفی ہو جائے گا۔ اُس وقت چیئر کی طرف سے یہ رولنگ آئی تھی کہ اس معاملے کو Monday والے دن take up کیا جائے گا تو میری آپ سے گزارش ہے کہ چیئر کی اس رولنگ کی پاسداری کرتے ہوئے ان دونوں ممبران کو موقع دیا جائے تا کہ ہاؤس کو پتا چلے کہ الزامات غلط ہیں یا وزیر صاحب نے واقعی ملازمتوں میں بے قاعدگیاں کی ہیں؟

جناب سپیکر : جس چیئر نے یہ فیصلہ کیا تھا وہ ابھی تھوڑی دیر بعد تشریف لائیں گے تو پھر اس معاملے کو دیکھ لیں گے۔ تھوڑی دیر بعد رانا اعجاز صاحب تشریف لائیں گے، وہی اس کا فیصلہ کریں گے۔

میاں محمد اسلم (ایڈووکیٹ)۔ پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر : جی، میاں صاحب !

میاں محمد اسلم (ایڈووکیٹ)۔ جناب سپیکر ! پنجاب کے آخری ضلع رحیم یار خان سے میرا تعلق ہے جو کہ یہاں سے سات سو کلومیٹر دور ہے۔ 19-جولائی 2003 کو مجالس قائمہ کے بارے میں ایک notification جاری کیا گیا تھا جس میں مجھے بھی ٹرانسپورٹ کمیٹی کا ممبر نامزد کیا گیا۔ اس دوران دو

مرتبہ اجلاس طلب کیا لیکن جب ہم لاہور پہنچے تو دونوں دفعہ ہی یہ منسوخ کر دیا گیا۔ آج تک ٹرانسپورٹ کی مجلس قائمہ کا الیکشن نہیں ہو سکا اور نہ ہی کوئی چیئرمین منتخب ہو سکا ہے۔ کیا اس کی ضرورت نہیں ہے؟ کیا صوبہ پنجاب میں ٹرانسپورٹ کے حوالے سے کوئی مسائل نہیں ہیں؟

جناب سپیکر: بالکل ضرورت ہے اور ضرورت کے مطابق ہی کمیٹیاں تشکیل دی گئی ہیں۔ آپ مہربانی کر کے وزیر قانون صاحب کو ان کے چیمبر میں مل لیں۔ وزیر قانون صاحب سے میری گزارش ہے کہ مجلس قائمہ برائے ٹرانسپورٹ کا الیکشن جلدی کروائیں۔ تحریک استحقاق نمبر 22' میاں نوید جہانیاں صاحب کی طرف سے ہے۔ وہ تشریف نہیں رکھتے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور: جناب سپیکر! وہ جاتے ہوئے مجھے بتا کر گئے تھے کہ ان کی تحریک کو اگلے اجلاس تک کے لئے pend کر لیا جائے۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے۔ یہ تحریک استحقاق اگلے اجلاس تک کے لئے pend کی جاتی ہے۔ اگلی تحریک استحقاق نمبر 28 ہے۔ شاہ صاحب کو اس کی کاپی دی جائے۔

سید احسان اللہ وقاص: جناب سپیکر! جب تک کاپی آتی ہے اس وقت تک میرا ایک پوائنٹ آف آرڈر سن لیا جائے۔

جناب سپیکر: جی' فرمائیں!

سید احسان اللہ وقاص: جناب سپیکر! روایت یہ ہے کہ خدانخواستہ اگر کوئی رکن اسمبلی انتقال فرما جائے یا وہ مستعفی ہو جائے تو اس کے متعلق ایک circular جاری ہوتا ہے کہ فلاں رکن مستعفی ہو گئے ہیں۔ ہم نے اخبارات میں پڑھا ہے کہ کچھ ارکان مستعفی ہو گئے ہیں لیکن اس بارے میں ہمیں کوئی اطلاع نہیں ہے' کوئی circular نہیں ملا کہ کون مستعفی ہوئے ہیں' ان کو بیٹھے بٹھائے کیا ہو گیا ہے' انہیں کیوں استعفیٰ دینا پڑا؟

جناب سپیکر: سب معزز ارکان اسمبلی کو لیٹر بھیجے گئے ہیں۔ شاید آپ کا لیٹر کہیں misplace ہو گیا ہے۔ استعفیٰ دینے کی وجہ تو وہ خود ہی بتا سکتے ہیں۔ شاہ صاحب! اب آپ اپنی تحریک استحقاق نمبر 28

پیش کریں۔

پنجاب پبلک سروس کمیشن کی رپورٹ

ایوان میں پیش کرنے میں تاخیر

سید احسان اللہ وقاص : جناب سپیکر! میں حال ہی میں وقوع پذیر ہونے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے تحریک التوائے پیش کرتا ہوں جو اسمبلی کی فوری دخل اندازی کا متقاضی ہے۔ معاملہ یہ ہے کہ پنجاب پبلک سروس کمیشن آرڈیننس 1978 کے سیکشن 9 کے مطابق حکومت پر لازم ہے کہ پنجاب پبلک سروس کمیشن کی سالانہ رپورٹ ایوان میں پیش کرے۔ سال 2003 کی سالانہ رپورٹ ایوان میں پیش نہ کرکے قانون کی خلاف ورزی کی گئی ہے۔ ایکٹ ہذا کے سیکشن 9 میں درج ہے کہ،

1. The Commission shall, not later than 15th day of February in each year, prepare report as to the work done by it during the preceding year ending on the 31st day of December and submit the report to the Governor.

2. The report shall be accompanied by a statement setting out, so far as known to the Commission:-

   (a) the cases, if any, in which the advice of the Commission was not accepted and the reasons therefore; and

(b) the matters, if any, on which the Commission ought to have been consulted but was not consulted and the reasons therefore.

3. The Governor shall cause a copy of the report to be laid before the Provincial Assembly.

لہذا مندرجہ بالا قانونی تقاضے پر عمل نہ کرنے سے نہ صرف میرا بلکہ اس ایوان کا استحقاق مجروح ہوا ہے۔ لہذا میری اس تحریک کو ایوان میں پیش کرنے کی اجازت دی جائے اور اسے باضابطہ قرار دیتے ہوئے مجلس استحقاقات کے سپرد کیا جائے۔

وزیر خوراک، جناب سپیکر! اگر آپ مجھے اجازت دیں تو میں جواب عرض کر دوں۔

جناب سپیکر، جی، چوہدری محمد اقبال صاحب!

وزیر خوراک، جناب سپیکر! محترم احسان اللہ وقاص صاحب بڑے اچھے معاملات کی نشاندہی کرتے رہتے ہیں اور ہم ان کے مشورے کو بڑا weightage بھی دیتے ہیں اور عمل بھی کرتے ہیں۔ اس میں پوزیشن یہ ہے کہ پنجاب پبلک سروس کمیشن کی رپورٹ 2003 مکمل طور پر تیار ہو چکی ہے۔ اس کو کیبنٹ کے روبرو پیش ہونا ہوتا ہے۔ وزیراعلیٰ صاحب نے اس مہینے کی 19 تاریخ کو اس کی منظوری دے دی ہے۔ اب اسے کیبنٹ کی منظوری کے لئے کیبنٹ میں پیش کرنا ہے۔ میں پوری ذمہ داری سے یقین دلاتا ہوں کہ جونہی کیبنٹ منظوری دے گی تو اسے ہاؤس میں پیش کر دیا جائے گا اس لئے میری معزز محرک سے گزارش ہے کہ وہ اسے press نہ کریں۔

جناب سپیکر، جی، شکریہ۔ شاہ صاحب! ٹھیک ہے منسٹر صاحب یقین دہانی کروا رہے ہیں۔

سید احسان اللہ وقاص، جناب والا! یہ رپورٹ کب تک پیش کر دی جائے گی؟

جناب سپیکر، انھوں نے فرمایا ہے کہ پہلے یہ کیبنٹ میں پیش ہونی ہے۔ کیبنٹ میں پیش ہونے کے بعد پھر ایوان میں پیش کر دی جائے گی۔

سید احسان اللہ وقاص، جناب والا! اس کے لئے کوئی time limit دے دیں۔

جناب سپیکر، کوشش کریں گے کہ جلدی پیش ہو جائے۔

سید احسان اللہ وقاص، ایک مہینے میں کر دیں۔

جناب سپیکر، چودھری صاحب کوشش کرنا کہ جلدی پیش ہو جائے۔ چونکہ محرک مزید اسے press نہیں کرنا چاہ رہے لہذا تحریک استحقاق dispose of ہوئی۔ اگلی تحریک استحقاق جناب جوئیل عامر سوترا صاحب کی ہے۔۔۔ تشریف نہیں رکھتے لہذا تحریک dispose of ہوئی۔ اگلی تحریک جناب سمیع اللہ خان صاحب کی ہے۔ یہ پیش ہو چکی ہے لیکن اس کا جواب آنا تھا۔ جی لاء منسٹر صاحب!

جناب سمیع اللہ خان، رکن اسمبلی کو لاہور میں داخل ہونے سے روکنا

(۔۔۔بحث جاری)

وزیر قانون و پارلیمانی امور، جناب سپیکر! اس سلسلے میں میری گزارش ہے کہ ضلع لاہور میں تمام داخلی راستوں پر ہمہ وقت جرائم پیشہ افراد کی نگرانی کے لئے چیکنگ کی جاتی ہے۔ مورخہ 10-5-2004 کو بھی حسب معمول میاں طفیل حیات ڈی۔ایس۔پی ہیڈ کوارٹر اور دیگر افسران چیکنگ کر رہے تھے۔ مجھے جو جواب موصول ہوا ہے اس میں یہ کہا گیا ہے کہ چونکہ جو پولیس ملازمین ہیں وہ معزز رکن کو پہچانتے نہیں تھے اس لئے انھیں بھی روکا گیا لیکن اگر معزز رکن یہ محسوس کرتے ہیں کہ ان کا استحقاق مجروح ہوا ہے تو میں اسے defend نہیں کرتا۔ آپ بے شک اسے admit فرما دیں۔

جناب سپیکر، میں اس تحریک استحقاق کو in order قرار دیتا ہوں اور مجلس استحقاقات کے سپرد کرتا ہوں۔ اب وقفہ نماز ہوتا ہے اور ہاؤس 20 منٹ کے لئے ملتوی کیا جاتا ہے۔

(اس مرحلہ پر معزز ایوان کی کارروائی نماز عصر کے لئے 20 منٹ کے لئے ملتوی کی گئی)

(نماز عصر کے وقفہ کے بعد جناب چیئرمین رانا اعجاز احمد
5 بج کر 40 منٹ پر کرسی صدارت پر متمکن ہوئے)

جناب چیئرمین، اب تحاریک استحقاق لیتے ہیں۔ لیفٹیننٹ کرنل (ریٹائرڈ) محمد عباس!

لیفٹیننٹ کرنل (ریٹائرڈ) محمد عباس، جناب سپیکر! میں نے پچھلے ہفتے یہ تحریک استحقاق پیش کی تھی اور وزیر قانون صاحب نے فرمایا تھا کہ سوموار تک pend کر دیں تاکہ اس کا جواب آجائے۔

جناب چیئرمین، جی، وزیر قانون! یہ تحریک استحقاق نمبر 32 ہے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور، جناب چیئرمین! میں اس کو oppose نہیں کرتا۔

جناب چیئرمین: یہ admit کی جاتی ہے اور کمیٹی اس کی دو ماہ کے اندر رپورٹ پیش کرے گی۔ اگلی تحریک استحقاق نمبر 33 ملک محمد اقبال چنڑ صاحب کی ہے۔

تھانہ صدر بہاولپور پولیس کی جانب سے رکن اسمبلی کی ناجائز حراست

(۔۔۔بحث جاری)

ملک محمد اقبال چنڑ، وزیر صاحب نے جواب منگوانا تھا۔ اگر جواب آگیا ہے تو پڑھ کر سنا دیں۔

جناب چیئرمین، جناب وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور، جناب سپیکر! میں اس سلسلے میں گزارش یہ کرنا چاہوں گا کہ معزز رکن نے تحریک استحقاق پیش کی ہے اور انھوں نے فرمایا یہ ہے کہ ان کا استحقاق مجروح ہوا ہے، ان کے گھر پر چھاپہ مارا گیا ہے۔ اس میں انھوں نے کچھ پولیس افسران کے متعلق لکھا ہے کہ وہ اپنے ڈیرے

پر موجود تھے تو ان پولیس افسران نے ان کے ڈیرے پر چھاپہ مارا۔

جناب چیئرمین! چونکہ ایک معزز رکن کا استحقاق مجروح ہوا ہے اس لئے میں دلی طور پر چاہتا تھا کہ اس کو oppose نہ کروں لیکن تھوڑا سا معزز رکن کی خدمت میں یہ عرض کرنا چاہوں گا اور معذرت کے ساتھ عرض کرنا چاہوں گا کہ تھوڑی سی exaggeration ہوئی ہے۔ اس میں انھوں نے جو حقائق لکھے ہیں' وہ درست نہیں ہیں۔ مثال کے طور پر انھوں نے اپنی تحریک استحقاق میں یہ لکھا ہے کہ یہ اپنے ڈیرے پر موجود تھے اور ڈی۔پی۔او اور فلاں فلاں افسران نے جو پولیس والوں کی قیادت کر رہے تھے' جنھوں نے ان کے ڈیرے پر چھاپہ مارا تو میں یہ عرض کرنا چاہوں گا کہ حقیقت یہ ہے کہ ڈی۔پی۔او 5 تاریخ سے لے کر 15 تاریخ تک محکمانہ کورس کے سلسلے میں اسلام آباد گئے ہوئے تھے۔ وہ موقع پر موجود ہی نہیں تھے۔ ان کا نام بھی اس میں لکھا ہوا ہے۔ اس میں میری صرف یہ استدعا ہے کہ جو افسران موقع پر موجود نہیں تھے' اگر ان کا نام بھی لکھ دیا جاتا ہے تو یہ as such پوری تحریک استحقاق کو مشکوک کر دیتا ہے اس لئے میں معزز رکن کی خدمت میں یہ گزارش کروں گا کہ اگر وہ مجھ سے مل لیں اور آپ اس کو pend فرما لیں۔ ہم اس کو دیکھ لیتے ہیں اور جو افسران اس میں موجود نہیں تھے جو کورس پر گئے ہوئے تھے تو ان کا نام شاید انھوں نے غلطی سے ہی لکھ دیا ہو تو میرے خیال میں ہم اس کو حل کر لیتے ہیں۔

ملک محمد اقبال چنڑ، Acting D.P.O میاں مقبول احمد تھے۔ یہ درست فرما رہے ہیں کہ اصل D.P.O ٹریننگ پر گئے ہوئے تھے لیکن انھیں اضافی چارج as D.P.O ملا ہوا تھا۔ میں نے تو D.P.O کا نام لینا ہے جو اس وقت بہاولپور ڈسٹرکٹ میں کام کر رہا تھا۔

جناب چیئرمین، یہ Acting D.P.O کے متعلق بات کر رہے ہیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور ، یہ میرے ساتھ مل بیٹھیں۔ ہم دیکھ لیتے ہیں کہ جو افسران موجود تھے۔ D.P.O وہاں پر موجود نہیں تھا۔

جناب چیئرمین، اسے کل تک pend کر لیتے ہیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور ، جناب چیئرمین! میں یہاں پر یہ بھی عرض کرنا چاہوں گا کہ آپ نے دیکھا کہ اس سے پہلے سمیع اللہ خان صاحب کی تحریک استحقاق تھی۔ میں نے اس کو بالکل oppose نہیں کیا لیکن معزز رکن سے میری یہ گزارش ہوگی کہ اگر آپ اسمبلی کا ریکارڈ چیک کرلیں تو میرے خیال میں یہ چوتھی یا پانچویں تحریک استحقاق ہے۔ اگر یہ تحریک استحقاق حقائق کے برعکس ہے تو پھر میرے خیال میں یہ ملازمین کے ساتھ بھی زیادتی ہوگی۔ یہ معزز رکن کی کوئی پانچویں یا چھٹی تحریک استحقاق ہے۔

جناب ارشد محمود بگو ، جناب سپیکر! راجہ صاحب نے جو فرمایا ہے' یہ بات تو درست ہے وہ بھی مان رہے ہیں۔ انھوں نے یہ کہا ہے کہ D.P.O وہاں پر موجود نہیں تھے بلکہ ان کی جگہ Acting D.P.O موجود تھے اس لئے میرا خیال ہے کہ جو لوگ وہاں پر موجود تھے ان کے خلاف تو کچھ ہونا چاہئے۔ راجہ صاحب خود مانتے ہیں کہ یہ ہونا چاہئے۔

جناب چیئرمین، یہ کل تک pending کی جاتی ہے۔ اب تحریک استحقاق نمبر 34' محترمہ نیئر مرتضیٰ لون۔۔۔ تشریف نہیں رکھتیں اس لئے یہ dispose of کی جاتی ہے۔ چودھری عبدالغفور خان!

محکمہ مال ضلع لاہور کے افسران کا رکن اسمبلی سے توہین آمیز سلوک

چودھری عبدالغفور خان، میں حال ہی میں وقوع پذیر ہونے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے تحریک استحقاق پیش کرتا ہوں جو اسمبلی کی فوری دخل اندازی کا متقاضی ہے۔ معاملہ یہ ہے کہ میرے حلقہ کے ایک پٹواری کی رپورٹ جو کہ ڈی۔ڈی۔او (آر) لاہور کی طرف سے شوکت سندھو سی۔او (آر) کے دفتر میں ارسال کی گئی تھی اس کی صورتحال کے بارے میں پوچھنے کے لئے سی۔او (آر) کے دفتر میں مئی کے پہلے ہفتے گیا' میں نے سی۔او (آر) کو اپنے آنے کے بارے میں اطلاع دی اور ان سے ڈی۔ڈی۔او (آر) کی طرف سے ارسال کردہ مذکورہ رپورٹ کی صورتحال کے بارے میں دریافت کیا تو پندرہ منٹ تک انھوں نے میری بات پر توجہ نہ دی اور پندرہ

بیس منٹ بعد انھوں نے بڑے مغرور انداز میں اور طیش میں آ کر مجھے اپنے دفتر سے باہر جانے کو کہا اور ساتھ یہ بھی کہا کہ میرے پاس آپ جیسے کافی ایم۔پی۔ایز روزانہ آتے ہیں اور میں کسی کو بھی لفٹ نہیں کرواتا۔ میں تمام ایم۔پی۔ایز سے بات تو در کنار سلام لینا بھی اپنی توہین سمجھتا ہوں۔ میں آپ کو ڈی۔ڈی۔او (آر) کی رپورٹ کے بارے میں نہیں بتا سکتا ہوں۔ جاؤ جا کر آپ نے میرا جو کچھ کرنا ہے کرلیں۔ اس کے دو دن بعد میں ڈی۔ڈی۔او (آر) کے دفتر میں اس سلسلہ میں گیا اور اس کیس کے بارے میں دریافت کیا تو انھوں نے کہا کہ میں آپ کو کچھ نہیں بتا سکتا ہوں۔ پہلے تو پندرہ منٹ تک میں اس کے دفتر کے باہر انتظار کرتا رہا' پندرہ منٹ کے بعد مجھے انھوں نے ملاقات کا وقت دیا۔ اس طرح ان افسران نے نہ صرف میرا بلکہ اس ایوان کا بھی استحقاق مجروح کیا ہے۔ لہذا میری اس تحریک کو ایوان میں پیش کرنے کی اجازت دی جائے اور اسے باضابطہ قرار دیتے ہوئے مجلس استحقاقات کے سپرد کیا جائے۔

جناب چیئرمین! اس میں کچھ بات عرض کرنا چاہوں گا کہ اس طرح کے واقعات آپ اکثر سنتے رہتے ہیں۔ بہت سے ممبران کی طرف سے تحاریک آتی رہتی ہیں۔ یہ روزمرہ کے معمول میں شامل ہے اور یہ زیب نہیں دیتا کہ متعلقہ افسران یا کوئی اور ممبران پارلیمنٹ کے ساتھ اس طرح توہین آمیز سلوک کرے۔ لہذا میری جناب سے درخواست ہے کہ میری اس تحریک کو استحقاق کمیٹی کے سپرد کر کے مہربانی فرمائیں اور جو لوگ اس کے ذمہ دار ہیں انھیں قرار واقعی سزا ملے اور آئندہ کسی کو یہ جرات نہ ہو کہ وہ کسی اسمبلی کے ممبر کے ساتھ توہین آمیز سلوک کرے۔ شکریہ

جناب چیئرمین: جی' وزیر مال!

وزیر مال: جناب چیئرمین! یہ تحریک مجھے ابھی ملی ہے۔ اس کے جواب کے لئے وقت دے دیں' جواب آجائے گا تو پھر میں کوئی بات کر سکتا ہوں۔

جناب چیئرمین: کیا اس کا جواب دو دن میں آجائے گا؟

وزیر مال، یہ تحریک مجھے ابھی ملی ہے۔ میں نے ان کے پڑھنے پر یہ تحریک مانگی ہے' یہ ابھی میرے دفتر میں نہیں پہنچی۔

تحاریک التوائے کار

جناب چیئرمین، یہ تحریک استحقاق 2-جون 2004 تک pend کی جاتی ہے۔ وقفہ تحاریک استحقاق ختم کیا جاتا ہے۔ اب تحاریک التوائے کار شروع کی جاتی ہیں۔

رانا آفتاب احمد خان، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین، جی۔

رانا آفتاب احمد خان، جناب چیئرمین! میں آپ کی توجہ ایک بہت ہی اہم تحریک التوائے کار کی طرف جو میں نے 26/4 کو جمع کرائی تھی دلاتا ہوں' اس وقت پنجاب میں جس طریقے سے زمینوں پر قبضہ ہو رہا ہے' sale by private treaty ہو رہی ہے تو اس مسئلہ پر میری تحریک التوائے کار ہے۔ اگر آپ اس کو out of turn لے لیں تو آپ کی مہربانی ہو گی۔

جناب چیئرمین، رانا آفتاب صاحب! ابھی رانا ثناء اللہ اور آپ سب کی تحاریک التوائے کار pending آرہی ہیں۔ یہ اس میں ساتھ ہی attach کر دیتے ہیں۔

رانا آفتاب احمد خان، ٹھیک ہے۔

جناب چیئرمین، تحریک التوائے کار نمبر 223 رانا ثناء اللہ خان صاحب' جناب آفتاب احمد خان' راجہ ریاض احمد۔ اس میں آپ نے ان کو کچھ نام دینے تھے اور اس کے بعد point out کرنا تھا تو انہوں نے اس کا جواب مہیا کرنا تھا۔

رانا ثناء اللہ خان، جناب چیئرمین! یہ جو قبضہ مافیا کے متعلق تحریک التوائے کار ہے۔ آخری دن غالباً جمعہ کو وزیر کالونیز مناظر حسین رانجھا صاحب نے یہ فرمایا تھا کہ آپ جو متعلقہ documents ہیں وہ مجھے

دے دیں تا کہ ایک تو میں ان کا جواب دے سکوں اور اگر اس پر کوئی معاملہ ہے تو اس کو میں اپنے طور پر ڈیپارٹمنٹ میں دیکھ سکوں لیکن ان کا اجلاس سے پہلے بھی اور اجلاس کے دوران بھی پتا کروایا لیکن وہ آج آئے ہی نہیں ہیں۔

جناب چیئرمین، تو اس کو کل کے لئے pending کر دیا جائے؟

رانا ثناء اللہ خان، اس کو کل کے لئے pending کر دیا جائے' زیادہ لیٹ نہ کیا جائے۔ اگر منسٹر کالونیز آج موجود نہیں ہیں تو وہ غالباً کل آ جائیں گے کیونکہ یہ انہی سے متعلقہ ہے۔

جناب ارشد محمود بگو، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین، جی' بگو صاحب!

جناب ارشد محمود بگو، جناب چیئرمین! ایک تحریک التوائے کار ہے اور یہ اکٹھی ہو گئی تھیں اور میرا خیال ہے کہ جناب نے ہی اس کو pend کیا تھا کہ اس پر اکٹھی ہی discussion ہو جائے گی۔ رانا صاحب درست فرما رہے ہیں کہ منسٹر کالونیز نے کہا تھا کہ اس کے متعلق اگر آپ کے پاس کوئی documents ہیں تو آپ میرے آفس میں لے کر آ جائیں میں خود آپ کو بلاؤں گا۔ پہلے آپ میرے ساتھ بات کر لیں۔ میری اس میں گزارش یہ ہے کہ تین دن ہو گئے ہیں منسٹر صاحب نے ہمیں نہیں بلایا۔

جناب چیئرمین، بگو صاحب! آج وزیر کالونیز نہیں ہیں۔۔۔

جناب ارشد محمود بگو، اگر رو کھڑی صاحب اس پر بات کرنا چاہیں۔۔۔

جناب چیئرمین، مناظر رانجھا صاحب نے کہا تھا کہ میں خود اس کے متعلق جواب دوں گا۔ یہ day after tomorrow کے لئے pend کر دیں؟

جناب ارشد محمود بگو، جناب چیئرمین! یہ اجلاس تو شاید کل ہی ختم ہو جائے گا۔

جناب چیئرمین، نہیں۔ انشاء اللہ 4 تاریخ تک چلے گا۔

جناب ارشد محمود بگو، دیکھ لیں۔ اگر یہ کل تک کے لئے pending ہو جائے گی تو اس پر بحث ہو جائے گی۔ یہ بڑا اہم issue ہے اور ہم چاہتے ہیں کہ یہ issue ختم ہو۔

جناب چیئرمین، ٹھیک ہے۔ یہ کل تک کے لئے pend کی جاتی ہے اور اس کے ساتھ رانا آفتاب کی تحریک بھی attach کی جاتی ہے۔

شیخ اعجاز احمد، جناب چیئرمین! جس طرح آپ نے رانا صاحب کی تحریک pend فرمائی ہے۔ اس سے قبل میری ایک تحریک التوائے کار نمبر 383 ہے وہ بھی قبضہ مافیا کے متعلق ہے اور وہ گلشن کالونی فیصل آباد میں تین کروڑ روپے کی پراپرٹی ہے جس پر پی۔ایم۔اے کے ملازمین ملی بھگت سے قابض ہوئے ہیں۔ میری گزارش ہے کہ یہ جو آپ pend فرما رہے ہیں تو چونکہ یہ same matter ہے تو اس کو بھی اس تحریک کے ساتھ pend کر لیا جائے۔

جناب چیئرمین، کون سی تحریک ہے؟

شیخ اعجاز احمد، یہ تحریک التوائے کار نمبر 383 ہے۔

جناب چیئرمین، 383 بھی attach کی جاتی ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار 224 ڈاکٹر سید وسیم اختر کی ہے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر، جناب چیئرمین! میں نے یہ پیش کر دی تھی۔ اب منسٹر صاحب نے اس کا جواب دینا ہے۔

جناب چیئرمین، وزیر زراعت جواب دیں گے یا وزیر مارکیٹنگ دیں گے جن کا یہ شعبہ ہے؟

ڈاکٹر سید وسیم اختر، وزیر صاحبان تو خوش گپیوں میں مصروف ہیں۔ انہیں کہیں کہ جواب دیں۔

جناب چیئرمین، رانا صاحب! یہ ڈاکٹر سید وسیم اختر کی تحریک التوائے کار ہے اس کا جواب آپ نے خود دینا ہے یا ارشد لودھی صاحب نے دینا ہے؟

وزیر زرعی مارکیٹنگ، جناب چیئرمین! میں جواب دیتا ہوں۔ سوال کیا ہے؟

ڈاکٹر سید وسیم اختر، سوال نہیں ہے۔ تحریک التوائے کار ہے۔

جناب چیئرمین، راناصاحب! اگر آپ نے پڑھی نہیں ہے تو پھر pend کروالیں۔

وزیر زرعی مارکیٹنگ، جناب چیئرمین! میں پڑھ کر ان کو مطمئن بھی کرتا ہوں اور جواب بھی دیتا ہوں۔

جناب چیئرمین، یہ کل کے لئے pend کرتے ہیں۔ آپ نے پڑھی نہیں ہے' تیاری کر کے آیا کریں۔

وزیر زرعی مارکیٹنگ، ٹھیک ہے۔

رانا ثناء اللہ خان، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین، جی۔

رانا ثناء اللہ خان، جناب چیئرمین! گزارش یہ ہے کہ تحریک التوائے کار کا طریقہ کار یہ نہیں ہے۔ تحریک التوائے کار پیش ہو چکی تھی آج چاہئے تو یہ تھا کہ متعلقہ منسٹر کی پوری تیاری ہوتی اور وہ ایوان میں آ کر اس تحریک التوائے کار کا جواب دیتے۔۔۔۔

جناب چیئرمین، ان کو ابھی ابھی ملی ہے۔

رانا ثناء اللہ خان، جناب چیئرمین! اب حالت یہ ہے کہ ان کو پتا ہی نہیں ہے۔ نہ کسی کو اپنے محکمے کا پتا ہے' نہ کسی کو سوال کا پتا ہے' نہ کسی کو تحریک التوائے کار کا پتا ہے۔ جب یہ کہتے ہیں کہ وزراء کی تو فوج ظفر موج ہے' ان کو تو اپنے محکموں کا پتا نہیں ہے۔ میری یہ گزارش ہے کہ آپ ہاؤس میں یعنی جتنے محکمے ہیں۔۔۔۔

وزیر مواصلات و تعمیرات، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین، چودھری ظہیر صاحب پوائنٹ آف آرڈر پر ہیں۔ پلیز تشریف رکھیں۔

رانا ثناء اللہ خان، میری بات مکمل ہو گی تو وہ جواب دیں گے ناں!

جناب چیئرمین، وہ کھڑے ہیں۔

رانا ثناء اللہ خان، جناب چیئرمین! ان کو کھڑا رہنے دیں۔

جناب چیئرمین، میں نے ان کو floor دے دیا ہے۔

رانا ثناء اللہ خان، ان کے پاس کھڑا ہونے کے علاوہ اور کام ہی کوئی نہیں ہے۔

جناب چیئرمین، میں نے floor دے دیا ہے۔

وزیر مواصلات و تعمیرات، جناب چیئرمین! یہ ابھی تک پیش ہی نہیں ہوئی۔ انہوں نے ابھی تک پڑھی نہیں ہے۔

رانا ثناء اللہ خان، میری یہ گزارش ہے کہ آپ رولنگ دیں کہ جتنے محکمے ہیں ہر محکمے سے متعلقہ ایک وزیر کی ڈیوٹی لگا دی جائے۔ اب ایک ایک محکمہ جن کے تین تین چار چار منسٹر ہیں اور ان کو پتا ہی نہیں چلتا کہ جواب کس نے دینا ہے؛ تاکہ اس آدمی کو پتا ہو کہ ہاؤس کا جو بزنس ہے میں نے اس کا جواب دینا ہے۔ اب انہوں نے ایک ایک محکمے کو چار چار جگہ پر چیر پھاڑ کر کے چار چار آدمی adjust کئے ہوئے ہیں۔ ان کی حالت یہ ہے کہ نہ ان کو محکمے کے ملازمین پہچانتے ہیں' نہ ان کو اسمبلی سیکرٹریٹ والے پہچانتے ہیں----

جناب چیئرمین، آپ پلیز تشریف رکھیں۔ چودھری ظہیر صاحب کی بات سنیں۔ جی' چودھری ظہیر صاحب!

وزیر مواصلات و تعمیرات، پہلے تو میری گزارش یہ ہے کہ رانا صاحب نے جو ارشاد فرمایا ہے کہ یہ تحریک پیش ہو چکی ہے۔ یہ ابھی تک پیش نہیں ہوئی' ڈاکٹر صاحب نے ابھی تک اس کو پڑھا نہیں ہے۔ جب تک پڑھی نہیں گئی تو اس سے پیشتر ہی ہمارے معزز وزیر تشریف لے آئے ہیں اور آپ نے pend کر دی ہے----

جناب چیئرمین، چودھری صاحب! یہ پڑھی جا چکی ہے۔ پلیز تشریف رکھیں۔

جناب ارشد محمود بگو، جناب چیئرمین! میں اس میں تھوڑی سی بات کرنا چاہتا ہوں۔ میری گزارش یہ ہے کہ چودھری ظہیر صاحب منسٹر ہیں اور ان کی information کا یہ حال ہے کہ یہ فرما رہے ہیں کہ یہ پڑھی نہیں گئی۔ پرسوں یہ پڑھی گئی تھی اور باقاعدہ انہوں نے اس کا جواب دینا ہے۔

وزیر زرعی مارکیٹنگ، جناب چیئرمین! مجھے ٹائم دیں۔

جناب چیئرمین، جی۔

وزیر زرعی مارکیٹنگ، جناب چیئرمین! میں آپ کی وساطت سے اپنے فاضل ممبر کی توجہ دلانا چاہوں گا کہ جہاں تک انہوں نے محکموں کی بات کی ہے۔ اللہ کے فضل سے ہمیں تمام لوگ بھی جانتے ہیں' مخالف بھی جانتے ہیں' دوست بھی جانتے ہیں' سیکرٹریٹ کا عملہ بھی جانتا ہے اور دوسری بات یہ ہے کہ یہ جو تحریک ہے یہ میرے متعلقہ بھی نہیں ہے۔ یہ محترم ارشد لودھی صاحب کے متعلقہ تحریک ہے۔ مجھے تو آپ نے حکم دیا اور میں ادھر آ گیا تو مجھے انہوں نے interrupt کرنے کی کوشش کی ہے۔

جناب چیئرمین، یہ کل کے لئے pend ہو گئی ہے۔

رانا ثناء اللہ خان، جناب چیئرمین! جو بات میں نے عرض کی تھی۔ منسٹر صاحب نے ثابت کر دی ہے کہ یہ کہہ رہے ہیں کہ یہ لودھی صاحب کے متعلقہ ہے اور لودھی صاحب اس کو تسلیم نہیں کر رہے کہ یہ میرے متعلقہ ہے۔ آج کم از کم یہ فیصلہ تو کروا دیں کہ یہ کس کے متعلقہ ہے؟

جناب چیئرمین، وہ کب انکار کر رہے ہیں؛ لودھی صاحب اس کا جواب دیں گے۔ تشریف رکھیں۔

رانا ثناء اللہ خان، جناب چیئرمین! دراصل بات یہ ہے کہ حکومت ہی ان کے متعلقہ نہیں ہے۔

جناب چیئرمین، پلیز تشریف رکھیں۔ بات ختم ہو گئی ہے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین، جی' راجہ صاحب!

وزیر قانون و پارلیمانی امور، جناب چیئرمین! گزارش یہ ہے کہ میرے خیال میں اس میں ایسی کوئی بات نہیں ہے کہ ایک تحریک التوائے کار جو پیش ہوئی ہے اس کا جواب دینا ہے۔ اگر آپ مجھے حکم دیں تو میں جواب دینے کے لئے تیار ہوں۔

جناب چیئرمین، قاسم نون نے خود ہی شروع کر دی ہے اس لئے کل تک کے لئے میں نے یہ pend کر دی ہے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور، جناب چیئرمین! میرے پاس ڈیپارٹمنٹ کی طرف سے اس کا جواب موجود ہے۔ اگر آپ مجھے حکم دیں تو میں دے دیتا ہوں---

جناب چیئرمین، میں نے کل کے لئے pend کر دی ہے۔ پلیز تشریف رکھیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور، بہر حال یہ آپ کی صوابدید ہے۔ آپ کا حکم سر آنکھوں پر لیکن اگر آپ حکم دیں تو میں جواب دینے کے لئے تیار ہوں۔

جناب چیئرمین، جی نہیں مہربانی۔ پلیز تشریف رکھیں۔

رانا آفتاب احمد خان، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین، جی فرمائیں!

رانا آفتاب احمد خان، آپ نے ان کی کارکردگی کو دیکھا ہے اور وقفہ سوالات میں بھی آپ نے دیکھا' راجہ بشارت صاحب پر آفرین ہے کہ انہوں نے کتنی smartness سے اپنے ساتھی وزیر کے ساتھ جو کچھ ہوا وہ دیکھتے رہے اور اس کے بعد بڑے آرام سے کھڑے ہو کر کہا کہ اس کا جواب میں دے سکتا ہوں۔ جناب یہ بات پہلے بھی بتائی جا سکتی تھی کہ میرے پاس اس کا جواب آ گیا ہے اور اس کا میں جواب دے دیتا ہوں۔ اس طرح آدھا گھنٹہ ضائع ہو گیا ہے۔ قاسم نون صاحب کو اس کا پتا نہیں ہے' لودھی صاحب کو بھی پتا نہیں۔ براہ مہربانی آپ ایک آفیشل لیٹر جاری کریں بلکہ وزیر صاحبان یہ لکھ کر دیں کہ اس محکمے سے متعلق جو تحریک التوائے کار آئے وہ ہمیں refer کریں تا کہ سیکرٹریٹ کو بھی پتا چل

جائے کیونکہ سیکرٹریٹ کو پورے وزراء کے نام کا بھی پتا نہیں ہے۔

جناب چیئرمین، سیکرٹریٹ کو ناموں کا پتا ہے آپ تشریف رکھیں۔ آپ کی بات سن لی گئی ہے۔

وزیر زراعت، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین، جی' فرمائیں!

وزیر زراعت، جناب چیئرمین! یہاں پر بار بار میری بات ہو رہی ہے۔ اگر میرے متعلقہ کوئی بات ہے تو ان کو پہلے بھی معلوم ہے کہ میں اس کا جواب آج بھی دے سکتا ہوں' کل بھی دے دوں گا لیکن اگر قاسم نون صاحب نے یہ کہا ہے کہ یہ میرے متعلقہ ہے تو ہم ہی اس کا جواب دیں گے۔ اولاً تو راجہ صاحب نے کہہ دیا ہے مگر رانا صاحب کو یہ تو نہیں کہنا چاہئے کہ میں نے کہا ہے کہ یہ میرے متعلقہ نہیں ہے۔

رانا ثناء اللہ خان، پوائنٹ آف آرڈر۔ جناب چیئرمین یہ تحریک ویسے تو محکمہ زراعت سے متعلقہ ہے کیونکہ سبزی اور پھلوں کے سپرے سے متعلقہ یہ معاملہ ہے۔ اب یہ ہمیں بتایا جائے کہ انہوں نے محکمہ زراعت کو کتنے حصوں میں تقسیم کر کے کتنے وزیروں میں بانٹا ہے' یہ فرما دیں تا کہ ہمیں پتا چل جائے کہ یہ کس سے متعلقہ ہے؟

جناب چیئرمین، جی' ڈاکٹر سید وسیم اختر!

بہاولپور شہر کے ریلوے پھاٹکوں پر انڈر وے یا اوور ھیڈ پلوں کی تعمیر

1 **ڈاکٹر سید وسیم اختر،** میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ بہاولپور شہر میں دو عدد ریلوے کے پھاٹک' دو بہت ہی اہم اور مصروف شاہراہوں پر ہیں اور یہ دونوں پھاٹک

ریلوے کی main line پر ہیں جس پر ہر آدھے گھنٹے کے بعد کوئی نہ کوئی گاڑی گزرتی ہے' لمبی لمبی ٹریفک کی لائنیں لگتی ہیں اور بعض اوقات مریضوں کی اموات ہو جاتی ہیں۔ سرکاری ملازم اور طلبہ دفاتر اور تعلیمی اداروں میں بروقت نہیں پہنچ سکتے۔ ضرورت اس بات کی ہے کہ یہاں پر انڈر دے یا اوور ہیڈ پل بنا دیئے جائیں۔ لہذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب چیئرمین، جی' وزیر مواصلات و تعمیرات!

وزیر مواصلات و تعمیرات، شکریہ۔ جناب چیئرمین! بہاولپور ملتان روڈ لیول کراسنگ نزد سمال انڈسٹریل اسٹیٹ پر overhead bridge پر انتظامی منظوری 1996 میں دی گئی جس کے مطابق اس کی تعمیر کا تخمینہ چار کروڑ آٹھ لاکھ روپے تھا۔ اکتوبر 1996 میں ریٹ بڑھ جانے کی وجہ سے اس منصوبہ پر کام شروع نہ ہو سکا' اس دوران حکومت بھی تبدیل ہو گئی۔ نئی حکومتی پالیسی کے تحت جو کام شروع نہ ہو سکے تھے ان کو ختم کر دیا گیا۔ لہذا یہ سکیم بھی ختم ہو گئی اور جاری کردہ فنڈز جو کہ 45 لاکھ روپے تھے واپس لے لئے گئے۔ اس کے بعد 99-1998 کے ترقیاتی پروگرام میں یہ سکیم شامل کی گئی اور اس کا تخمینہ لاگت 5 کروڑ 53 لاکھ روپے لگا کر PC-1 پی اینڈ ڈی کو 2-مارچ 1999 کو بغرض منظوری روانہ کر دیا گیا۔ اس پر پی۔ڈبلیو۔ڈی کی میٹنگ منعقدہ 23/3/1999 کو غوروخوض ہوا اور اس منصوبے کو ملتوی کر دیا گیا۔ 2000-1999 کے بعد آج تک یہ سکیم اے۔ڈی۔پی میں شامل نہ کی گئی ہے۔ بہاولپور سمہ سٹہ روڈ ضلعی حکومت بہاولپور کے زیر انتظام ہے۔ اس سڑک پر انڈر پاس کی تعمیر کے لئے محکمہ مواصلات و تعمیرات کو کوئی رقم فراہم نہ کی گئی ہے اور نہ ہی یہ منصوبہ اے۔ڈی۔پی 2004 میں شامل کیا گیا ہے اس لئے ہم اس کو بنانے سے قاصر ہیں۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر، جناب چیئرمین! ہمارے ساتھ ہر معاملے میں یہی سلوک ہوتا ہے۔ ابھی وزیر صاحب نے جو جواب دیا ہے اس میں انہوں نے خود ہی تسلیم کیا ہے۔ میں ان کو allege نہیں کرتا یا موجودہ حکومت کو allege نہیں کرتا مگر ماضی میں 45 لاکھ روپے رکھے گئے اور اس کے بعد واپس

لے لئے گئے۔اب اس حوالے سے مختلف دلائل اور مجبوریاں آتی رہیں گی وہ تو آئیں گی۔ اس ہاؤس میں جو بھی بات ہوتی ہے مثلاً ابھی پرسوں بہاولپور میں کھجور کے ریسرچ کے ادارے کے بارے میں میرا سوال آیا ہوا تھا اس میں ایک ممبر موصوف کھڑے ہو گئے کہ جناب یہ معاملہ چونکہ ایک دفعہ چھ ماہ پہلے تحریک التواء کے طور پر زیر بحث آ چکا ہے لہذا اب نہیں آ سکتا۔ یہاں پر سوال تو یہ پیدا ہوتا ہے کہ اگر چھ ماہ پہلے یہ معاملہ ایوان میں آیا تھا اور اس پر بحث ہوئی اور وزیر نے کہا کہ ہم اس کی rectification کریں گے لیکن جب چھ ماہ کے بعد سوال آیا تو جواب یہی دیا گیا کہ جناب چیمبر میں ملاقات کر لیں اور ہم اس کی rectification کر دیں گے۔میں اس پر بھرپور احتجاج کرتا ہوں۔ یہ بہت اہم معاملہ ہے ۔ ساری تفاصیل میں نے دے دی ہیں اسی لئے بار بار ہم اس کا مطالبہ کر رہے ہیں اور آئندہ اس مطالبہ کو زور سے اٹھائیں گے کہ بہاولپور کو پنجاب سے علیحدہ کر کے علیحدہ صوبہ بنایا جائے جیسا کہ یحییٰ خان نے commitment کی تھی۔ ہمارے ساتھ یہ رویہ ٹھیک نہیں ہے۔ اسی طرح معاملات خراب ہوتے ہیں اس لئے وزیر موصوف سے التماس ہے کہ وہ یقین دہانی کروائیں کہ آئندہ بجٹ میں اس کو شامل کروائیں گے۔

وزیر مواصلات و تعمیرات، جناب چیئرمین! میں گزارش کرتا ہوں کہ جس طرح سے منصوبے اور سکیم کی اہمیت کے بارے میرے محترم ڈاکٹر وسیم نے ارشاد فرمایا ہے یقیناً وہاں پر اس کی اہمیت ہے لیکن ایک طریقہ کار ہوتا ہے جیسا کہ انہوں نے خود ہی فرما دیا کہ میں یقین دہانی کروا دوں کہ آنے والے اے۔ڈی۔پی میں اس کو شامل کیا جائے گا۔ میں یقین دہانی کراتا ہوں کہ میں ان کی یہ سکیم خود recommend کر کے اس کی اہمیت جتانے کے بعد میں لے کر جاؤں گا اور کوشش کروں گا کہ اس کو اگلے اے۔ڈی۔پی میں شامل کیا جائے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے امور داخلہ، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین، جی، فرمائیں!

پارلیمانی سیکرٹری برائے امور داخلہ: میں ڈاکٹر صاحب کی خدمت میں یہ عرض کروں گی اور ان سے اس سلسلے میں میری ذاتی طور پر بھی بات ہوئی تھی۔ میں نے وزیراعلیٰ پنجاب کو بھی ایک خصوصی درخواست کی تھی۔ یہ معاملہ زیر غور ہے' ہو سکتا ہے کہ وزیراعلیٰ صاحب کسی خصوصی فنڈ کے تحت اس پراجیکٹ کو شروع کرنے کا ارادہ رکھتے ہوں اور یہ زیر غور ہے۔ میں ان کو یقین دلاتی ہوں کہ میں ذاتی طور پر اس کو pursue کرتی رہوں گی۔

رانا ثناء اللہ خان: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین: جی' فرمائیں!

رانا ثناء اللہ خان: جناب چیئرمین! اس ایوان کو رولز کے مطابق چلنا چاہئے اگر رولز out dated ہو چکے ہیں تو پھر انہیں update کر لیا جائے۔ یہ حکومتی بنچز کی صوابدید پر ہے کیونکہ ان کے پاس اتنی طاقت ہے کہ وہ رولز کو ہاؤس سے amend کروا سکتے ہیں لیکن یہ بات کہ آپ رولز سے ہٹ کر اس ایوان کو چلائیں۔ میری گزارش یہ ہے کہ جب وزیر ہاؤس میں موجود ہو تو پارلیمانی سیکرٹری جواب نہیں دے سکتا۔ پارلیمانی سیکرٹری محکمہ کی طرف سے جوابدہ نہیں ہے۔

جناب چیئرمین: رانا صاحب! یہ مواصلات کی پارلیمانی سیکرٹری نہیں ہیں۔

رانا ثناء اللہ خان: جناب چیئرمین! یہ کہاں کا اصول ہے کہ پہلے وزیر صاحب نے جواب دیا ہے اور اس کے بعد پارلیمانی سیکرٹری صاحبہ نے اس کی وضاحت کی ہے؟ یہ رولز سے ہٹ کر ہے۔

جناب چیئرمین: رانا صاحب! وہ مواصلات کی پارلیمانی سیکرٹری نہیں ہیں' بہاولپور سے متعلقہ ہیں' وہ ان کا ضلع ہے اس لئے ان کو ذاتی طور پر دلچسپی ہے اور انہوں نے ہاؤس کو بتایا ہے کہ میں نے وزیراعلیٰ سے بات کی ہے اس لئے انشاء اللہ کچھ ہو جائے گا۔

وزیر مواصلات و تعمیرات: جناب چیئرمین! آپ نے بجا فرمایا کہ وہ پارلیمانی سیکرٹری برائے مواصلات و تعمیرات نہیں ہیں لیکن وہ اس علاقے کی رہنے والی ہیں اور اس علاقے کی نمائندہ ہونے کے ناتے انہوں نے اپنی شمولیت کی ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے امور داخلہ۔ پوائنٹ آف آرڈر۔ جناب چیئرمین! میں بات کی وضاحت کرنا چاہتی ہوں کہ قومی اسمبلی میں وفاقی وزراء کی موجودگی میں بھی پارلیمانی سیکرٹریز جواب دیتے ہیں۔

رانا آفتاب احمد خان۔ پوائنٹ آف آرڈر۔ جناب چیئرمین! پارلیمانی سیکرٹری صاحبہ نے قومی اسمبلی کا حوالہ دیا ہے۔ اگر آپ قومی اسمبلی کے Rules of Procedure کو مکمل یہاں پر لاگو کر دیں تو پھر تو بات ہو سکتی ہے۔ آپ Rules of Procedure صوبائی اسمبلی پنجاب سے باہر نہیں جا سکتے ہیں۔ اگر یہ قومی اسمبلی کے رولز کا حوالہ دیتے ہیں تو یہاں پر قومی اسمبلی کے رولز implement نہیں ہوتے۔ ہمارے اپنے رولز ہیں اور آپ قومی اسمبلی کے رولز کو یہاں پر adopt کر لیں تو پھر یہ بات کر سکتی ہیں۔

جناب ارشد محمود بگو۔ پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین۔ جی، بگو صاحب!

جناب ارشد محمود بگو۔ جناب چیئرمین! یہ Rules of Procedure قومی اسمبلی میں ہے لیکن میں ان کی اطلاع کے لئے کہ یہ تو otherwise مسئلہ ہے کہ ان کو بولنا چاہئے لیکن یہ تو قومی اسمبلی میں بھی نہیں ہے۔ وزیر کی موجودگی میں کوئی پارلیمانی سیکرٹری، کوئی چیئرمین اس کا جواب نہیں دے سکتا اس پر رولنگ ہے۔

جناب چیئرمین۔ بگو صاحب! محترمہ اس محکمے کے ساتھ attach نہیں تھیں بلکہ انہوں نے ذاتی حیثیت میں یہ بات کی ہے۔ انہوں نے وزیر مواصلات کی تائید نہیں کی بلکہ اپنا موقف پیش کیا ہے۔

جناب ارشد محمود بگو۔ جناب چیئرمین! میں ان کے حوالے سے بات نہیں کر رہا بلکہ صبح بھی یہ مسئلہ discuss ہوا تھا اور سپیکر صاحب کی موجودگی میں ہم نے کہا تھا کہ اس پر رولنگ دیں کہ کیا ایک وزیر کی موجودگی میں پارلیمانی سیکرٹری جواب دے سکتی ہے یا دے سکتا ہے۔ میں ان کے حوالے سے بات نہیں کر رہا بلکہ میں تو general بات کر رہا ہوں لہذا آپ اس پر رولنگ دے دیں۔

جناب محمد طاہر محمود، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین، جی فرمائیں!

جناب محمد طاہر محمود، جناب چیئرمین! منسٹر کی موجودگی میں پارلیمانی سیکرٹری جواب دے سکتے ہیں۔ محکمے کو defend کرنا پارلیمانی سیکرٹری کا کام ہے۔ اگر وہ ہاؤس میں جواب نہیں دے سکتا تو پھر اس کا کام کیا ہے؛ میں سمجھتا ہوں کہ on behalf of the Minister پارلیمانی سیکرٹری جواب دے سکتا ہے ایسی کوئی ممانعت نہیں ہے۔

جناب چیئرمین، اس مسئلے پر سپیکر صاحب نے رولنگ pend کی ہوئی ہے لہذا ان کے pending معاملات پر میں کوئی فیصلہ نہیں دے سکتا۔

رانا مشہود احمد خان، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین، جی رانا صاحب!

رانا مشہود احمد خان، جناب چیئرمین! میری بات صرف یہ ہے کہ سپیکر صاحب نے جب تک اس بات کو pend کیا ہوا ہے تو جب تک اس پر کوئی رولنگ نہیں آجاتی لہذا اس کے لئے کوئی طریقہ کار طے کیا جائے کہ ہاؤس کس طرح چلے گا؛ جب تک ruling pending ہے تو جواب منسٹر دے گا یا پارلیمانی سیکرٹری دے گا کیونکہ یہ ہاؤس چلانے والی بات ہے اور اس کے اندر جس طرح ہو رہا ہے کہ ایک ایک محکمے میں جس طرح رانا ثناء اللہ صاحب نے فرمایا کہ تین تین منسٹرز آگئے ہیں اور وہ تینوں ہی اٹھ کر جواب دینے کے لئے کھڑے ہو جاتے ہیں تو اس کے لئے اگر رولز کے اندر پہلے ہی ہے اور ruling pending پڑی ہوئی ہے تو جب تک اس کا فیصلہ نہیں ہو جاتا تب تک آپ اس پر کوئی فیصلہ دیں کہ ہاؤس کے اندر اگر منسٹر بیٹھا ہے تو پارلیمانی سیکرٹری جواب نہیں دے گا اور اگر پارلیمانی سیکرٹری نے جواب دینا ہے تو منسٹر جواب نہیں دے گا۔

وکٹوریہ ہسپتال بہاولپور میں بچوں کی سرجری کی مشینری خراب ہونے کا خدشہ

جناب چیئرمین: ڈاکٹر سید وسیم اختر!

ڈاکٹر سید وسیم اختر: میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ" وکٹوریہ ہسپتال بہاولپور میں عرصے سے بچوں کی سرجری کا تعمیر شدہ وارڈ موجود ہے لیکن میڈیکل و پیرا میڈیکل سٹاف حکومت پنجاب کی طرف سے نہ ملنے کی وجہ سے یہاں کام نہیں ہو رہا۔ اسی طرح بچوں کی بیماری Thalassaemia کے لئے بھی وارڈ بن چکا ہے' لاکھوں روپے کی مشینری خرید کی جا چکی ہے لیکن مکمل سٹاف حکومت پنجاب کی طرف سے منظوری نہ ہونے کی وجہ سے یہ مشینری خراب ہونے کا خدشہ ہے۔" یہ ایک بہت اہم معاملہ ہے لہذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب چیئرمین: جی' وزیر صحت!

وزیر صحت: جناب سپیکر! میں اس کا جواب پڑھ کر سنا دیتا ہوں اور میرے پاس اس کا update answer بھی ہے۔ یہ درست ہے کہ بہاولپور وکٹوریہ ہسپتال میں بچوں کا سرجری وارڈ اور Thalassaemia Ward کی عمارت تعمیر ہو چکی ہے اور اس کے لئے ضروری آلات' مشینری بھی خریدی جا چکی ہے۔ حکومت پنجاب محکمہ صحت تحریک میں اُٹھائے گئے مسئلے کی اہمیت سے پوری طرح آگاہ ہے۔ بچوں کی سرجری وارڈ اور Thalassaemia Ward کے سٹاف کی منظوری کے لئے محکمہ خزانہ سے 23۔ فروری 2004 کو ایم۔ایس B.V.H کے ہمراہ ایک میٹنگ کے ذریعے سٹاف کی اشد ضرورت سے آگاہ کیا گیا ہے۔ محکمہ خزانہ کی ہدایات کی روشنی میں اسے دوبارہ تفصیلاً کیس ارسال کیا گیا ہے جو محکمہ خزانہ کے زیر غور ہے جونہی محکمہ خزانہ ضروری کارروائی کے بعد سٹاف کی منظوری دے گا اس سے پرنسپل B.V.H کو آگاہ کر دیا جائے گا۔

جناب سپیکر! یہ جواب تھا لیکن میں اس کا update answer بھی پیش کرنا چاہتا ہوں۔

The Finance Department agrees for the creation of staff یہ ہے update answer in the following unit نیورو سرجری وارڈ میں 50 بیڈ کا ایک یونٹ' دو آپریشن تھیٹر' کارڈیالوجی وارڈ میں 20 بیڈ کا نیا کارڈیک یونٹ اور پیڈیاٹرک سرجری میں 50 بیڈ کا with one new operation theatre جو کہ تقریباً 76 لاکھ روپے کا منصوبہ ہے' منظور ہوا ہے۔

جناب چیئرمین، وزیر موصوف کی یقین دہانی کے بعد یہ motion dispose of کی جاتی ہے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر، Surgery ward and Thalassaemia Ward کے لئے اس S.N.E میں جو یکم جولائی سے شروع ہو گا اس میں یہ فنڈز دے دیں گے تو میں اس کو press نہیں کرتا۔

جناب چیئرمین، اگلی تحریک التوائے کار کا نمبر 254 ہے جو کہ ڈاکٹر سید وسیم اختر کی ہے۔

سیکنڈری ایجوکیشن بورڈز کے امتحانات کے لئے فیسوں میں اضافہ

ڈاکٹر سید وسیم اختر، میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ "سیکنڈری ایجوکیشن بورڈز نے امتحانات کی فیسیں کافی زیادہ مقرر کر رکھی ہیں جو کہ وزیر اعلیٰ پنجاب کی سستی اور مفت تعلیم کی پالیسی کے خلاف ہے۔ ہر بورڈ کی سیونگ میں کروڑوں روپے موجود ہیں جو اس بات کا ثبوت ہیں کہ فیسیں زیادہ ہیں۔" یہ ایک بہت ہی اہم معاملہ ہے لہذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب چیئرمین، جی' وزیر تعلیم!

وزیر تعلیم، جناب چیئرمین! امتحانی فیسوں کا تعین پنجاب کابینہ کے اجلاس مورخہ 2000-9-5 میں کئے گئے فیصلے کے تحت سالانہ امتحانات 2001 سے کیا گیا تھا جس کے بعد فیسوں کی شرح میں کوئی اضافہ نہیں کیا گیا۔

جناب چیئرمین! معزز ممبر نے اس بات کا اظہار کیا ہے کہ داخلے کی فیسیں بورڈ نے بڑھا دی ہیں' ہم نے کسی بھی بورڈ کی داخلہ فیس نہیں بڑھائی۔ یہ فیصلہ 2001 میں کابینہ نے کیا تھا جو ہم سے پہلے حکومت تھی اس کے بعد ابھی تک ہم نے کوئی فیس نہیں بڑھائی۔ میں ان کی تسلی کے لئے تھوڑا سا بتا دوں کہ فرسٹ ائیر برائے سائنس ریگولر 450 روپے ہے اور پرائیویٹ کے لئے 500 روپے ہے۔ ریگولر آرٹس کے لئے 420 روپے اور پرائیویٹ کے لئے 450 روپے' اسی طریقے سے سیکنڈ ائیر برائے سائنس ریگولر کے لئے 450 اور پرائیویٹ 500 روپے ہے۔ آرٹس ریگولر کے لئے 420 روپے اور پرائیویٹ کے لئے 450 روپے ہے۔ جس چیز کا یہ خدشہ یہاں جتا رہے ہیں کہ شاید ہم نے داخلے کی فیسیں بڑھا دی ہیں تو ایسی ہرگز کوئی بات نہیں ہے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر، جناب چیئرمین! یہ فیسیں جو انہوں نے یہاں بیان کی ہیں یہ کافی زیادہ ہیں۔ اگر یہ سمجھتے ہیں کہ یہ زیادہ نہیں ہیں اور بورڈز فیسوں کے ذریعے سے کوئی کمائی نہیں کر رہے تو میں منسٹر صاحب کی اس طرف توجہ مبذول کروانا چاہتا ہوں اور میں ذاتی طور پر بھی جانتا ہوں کہ تمام ایجوکیشن بورڈز کے اکاؤنٹس کے اندر سیونگ میں کروڑوں روپے موجود ہیں اور یہ گورنمنٹ کی گرانٹ کے نتیجے میں انہیں حاصل نہیں ہوئے بلکہ انہی فیسوں کو اکٹھا کرکے یہ رقم اکٹھی کی گئی ہے۔ ضرورت اس بات کی ہے کہ بورڈز کے سیونگ کے اندر موجود کروڑوں روپے اس بات کا ثبوت ہیں کہ بورڈز اپنے اخراجات سے زائد فیسیں وصول کر رہے ہیں لہذا ضرورت اس بات کی ہے کہ اگر یہ سمجھتے ہیں کہ انہوں نے یہ نہیں بڑھائی ہیں بلکہ سابقہ دور میں بڑھی ہیں۔ اگر سیونگ کے اندر پیسے موجود ہیں تو یہ فیسوں میں کمی کر دیں تاکہ غریب لوگ بآسانی امتحانات دے سکیں۔

جناب چیئرمین، جی' وزیر تعلیم!

وزیر تعلیم، جناب چیئرمین! ہر ادارے کی اپنی انکم ہوتی ہے اور خرچ بھی ہوتا ہے۔ ہمارے پورے پنجاب میں 8 بورڈز ہیں اور ہر بورڈ کا اپنا ایک سالانہ ڈویلپمنٹ پروگرام ہوتا ہے تو اگر معزز ممبر اصرار کرتے ہیں تو ہم اس بارے میں میٹنگ بلا کر دیکھ لیتے ہیں کہ اگر یہ ممکن ہو تو اس بارے میں سوچ لیتے ہیں۔

جناب محمد وقاص، جناب چیئرمین! میں اس سلسلے میں مزید ایک انفارمیشن دینا چاہوں گا کہ محکمہ تعلیم نے امتحانات کے سلسلے میں ایک نئی instruction جاری کی ہے اور خاص طور پر راولپنڈی بورڈ میں وہ issue بھی ہو گئی ہے کہ میٹرک کے پرائیویٹ طلباء سائنس میں امتحان نہیں دے سکتے۔ اس بارے میں وزیر تعلیم کیا کہیں گے؟

جناب چیئرمین، جی، وزیر تعلیم!

وزیر تعلیم، جناب چیئرمین! ویسے تو یہ irrelevant ہے لیکن اگر آپ اجازت دیں تو میں اس کا جواب دے سکتا ہوں۔ ہم نے پرائیویٹ طلباء کو سائنس کا امتحان دینے کی اجازت دے دی ہے۔ وہ امتحان میں appear ہو سکتے ہیں۔

جناب چیئرمین، جی، شکریہ سید صاحب! جب یہ بات طے ہو گئی ہے تو پھر اس کو dispose of کر دیتے ہیں آپ ان کے چیمبر میں جا کر ان سے میٹنگ کر لیں۔

شیخ اعجاز احمد، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین، جی، شیخ اعجاز صاحب!

شیخ اعجاز احمد، جناب چیئرمین! وزیر موصوف نے ابھی جواب دیا ہے کہ پرائیویٹ طلباء سائنس کے subject میں appear ہو سکتے ہیں تو اسی سلسلہ میں ایک اور حکم نامہ جاری ہوا تھا کہ جو پرائیویٹ سکولز چھٹیوں میں طلباء اور طالبات سے فیسیں وصول کرتے ہیں اس مرتبہ کوئی بھی پرائیویٹ سکول فیس وصول نہیں کرے گا کیونکہ یہ غریب والدین پر خواہ مخواہ کا بوجھ ہے پرائیویٹ سکول جنہوں نے لوٹ مار مچا رکھی ہے وہ چھٹیوں میں بھی غریب والدین کو معاف نہیں کرتے۔ ان سے وہ فیسیں

وصول کرتے ہیں تو میں آپ کی وساطت سے وزیر تعلیم سے گزارش کروں گا کہ انہوں نے جب یہ بات کہہ دی تھی یا حکومت پنجاب کی پالیسی تھی لیکن ابھی تک پرائیویٹ سکولز یہ فیسیں وصول کر رہے ہیں۔ دوسری بات یہ کہ جیسا کہ انہوں نے چھٹیوں کے بارے میں declare کیا تھا کہ چھٹیاں ہو جائیں گی وہ بھی ابھی تک نہیں ہوئیں حالانکہ گرمیوں کا بڑا شدید سیزن ہے۔ اس چلچلاتی دھوپ میں بچے سکول جاتے ہیں وہ اور ان کے والدین بہت پریشان ہیں۔ ایک تو وزیر موصوف یہ فرما دیں کہ یہ چھٹیاں کب تک کر رہے ہیں اور جو پرائیویٹ سکول فیسیں وصول کر رہے ہیں ان کے بارے میں ذرا وضاحت فرما دیں۔

جناب چیئرمین، جی' وزیر تعلیم!

ڈاکٹر فرزانہ نذیر، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین، جی' محترمہ!

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت ، شکریہ۔ جناب سپیکر! میں پچھلے سوال کی طرف جا رہی ہوں۔ میری گزارش ہے کہ اپوزیشن والوں کو یا تو آپ انفارمیشن کے لئے کوئی اخبار لگوا دیں کیونکہ یہ تو ایک ایک بچے کو پتا ہے کہ پرائیویٹ سکولوں میں بچوں کو سائنس میں امتحان دینے کی اجازت ہے تو ان کو اس سلسلے میں ذرا بھی معلومات نہیں ہیں یہ کیسا سوال کرتے ہیں؟ انہیں کوئی سوال ہی کرنا نہیں آتا۔

جناب چیئرمین ان کو اخبار لگوا کر دیں۔

جناب چیئرمین، تشریف رکھیں محترمہ' وقاص صاحب! آپ بھی تشریف رکھیں۔

جناب محمد وقاص، [********************]

جناب چیئرمین، یہ الفاظ کارروائی سے حذف کئے جاتے ہیں۔ جی' وزیر تعلیم!

* بحکم جناب چیئرمین الفاظ کارروائی سے حذف کئے گئے۔

وزیر تعلیم، جناب سپیکر! شیخ صاحب نے جو چھٹیوں اور تین ماہ کی اکٹھی فیس لینے کے متعلق بات کی ہے ہم نے اپنے تمام سرکاری سکولوں میں 29۔ مئی سے چھٹیاں declare کردی ہیں وہ اس لئے کی ہیں کہ بہت زیادہ گرمی تھی اور ایک نوٹیفکیشن کے ذریعے ہم نے تین مہینے کی اکٹھی فیسیں جو لی جاتی تھیں وہ بھی منع کر دیا ہے کہ پرائیویٹ سیکٹر میں وہ فیس نہ لی جائے۔ اس پر عملدرآمد بھی ہو رہا ہے اور کہیں پر irregularities بھی نظر نہیں آ رہی ہیں تو میں آپ کی وساطت سے چاہوں گا کہ کل ہماری تعلیمی پالیسی پر بحث ہے، اگر کل اس کو discuss کرلیں تو میں اس کا تفصیلاً جواب دے دوں گا۔ ویسے ہمارے سرکاری سکول بند ہو چکے ہیں' پرائیویٹ سکول ہمیں کہیں اِکادُکا نظر آ رہے ہیں۔ ہماری کوشش ہے کہ ہم ان پر بھی عملدرآمد جلد کروا دیں۔

جناب چیئرمین، جی' تشریف رکھیں۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 255 ہے یہ ڈاکٹر سید وسیم اختر کی طرف سے ہے۔ جی' وسیم اختر صاحب!

پرائیویٹ سکولوں کے طلبہ کو امتحانات دینے میں مشکلات

ڈاکٹر سید وسیم اختر، میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ میٹرک کے امتحانات میں پالیسی یہ رکھی گئی ہے کہ پنجاب کے تمام بورڈز کی طرف سے پرائیویٹ سکولوں کے طلبہ کی تعداد کو (بورڈز کو امتحانات کے لئے باقاعدہ فیس ادا کرنے کے باوجود) امتحانی مرکز بناتے وقت count نہیں کیا جاتا' صرف اور صرف سرکاری سکولوں کے طلبہ کی تعداد جب تک 150 نہ ہو تو سنٹر نہیں بن سکتا۔ یہ بے انصافی ہے جس کی وجہ سے بعض اوقات طلبہ کو کئی کئی کلو میٹر تک سفر کرکے امتحانی مرکز تک پہنچنا پڑتا ہے۔ یہ بہت اہم معاملہ ہے لہذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب چیئرمین: جی، وزیر تعلیم!

وزیر تعلیم: میرے honourable Member نے جس چیز کی طرف اشارہ کیا ہے۔ امتحانات کے دوران ہم لوگ سنٹرز بناتے ہیں اور سنٹرز بنانے کا ایک lay down criteria ہے، میں تھوڑا سا وہ criteria پڑھ دیتا ہوں۔ یہ یونائیٹڈ بورڈز کیلنڈر میرے پاس ہے۔ اس میں اگر آپ رولز 7.1 پڑھیں۔ میں یہ پڑھ دیتا ہوں،

> No place or institution shall be constituted as a centre of examination unless adequate arrangements of furniture, accommodation etc; are made by the institution to the satisfaction of the Controller of Examinations and minimum number of regular candidates likely to appear at a Centre for the written examination is as follows:
>
> 1 .. Secondary School Certificate Examination or Intermediate Examination (Boys 150)

جناب سپیکر! اسی نمبر کی انہوں نے نشاندہی کرائی ہے۔

> 2 . Secondary School Certificate or Intermediate Examination (Girls 150)

جناب سپیکر! ان کا کہنا ہے کہ جس پرائیویٹ سکول میں اگر بچیوں یا بچوں کی تعداد کم ہو تو وہاں پر سنٹر نہیں بن سکتا۔ اس کے بارے میں تھوڑی سی confusion نظر آ رہی ہے۔ ریگولر سٹوڈنٹس جن کے بارے میں ہم کہتے ہیں کہ ان کی تعداد 150 ہے ان ریگولر سٹوڈنٹس میں وہ پرائیویٹ سکول بھی شامل ہو جاتے ہیں جو ہمارے بورڈ کے ساتھ affiliated ہوں لہذا پرائیویٹ سیکٹر کو سنٹر بنانے کا چانس مل جاتا ہے۔ ایسی ہرگز کوئی بات نہیں ہے کہ کسی بھی پرائیویٹ سکول کے ساتھ کوئی زیادتی ہو رہی

ہے یا یہ 150 تعداد بہت زیادہ ہے۔ کچھ ایسے بھی سنٹرز ہوتے ہیں جن میں ریگولر سٹوڈنٹس کی تعداد 100 ہوتی ہے لیکن ہم نے 150 رکھی ہوئی ہے۔ اگر کوئی پرائیویٹ ادارہ اپنے سکول میں سنٹر کھولنا چاہے تو پھر وہ بورڈ کو فی طالب علم پانچ سو روپے فیس دیتا ہے۔ اسی طریقے سے اس رولز کے تحت ہم نے پرائیویٹ سیکٹر کو accommodate کرنے کے لئے provision رکھی ہوئی ہے لیکن ہمارا جو lay down criteria ہے وہ 150 بچوں پر محیط ہے۔

جناب چیئرمین: جی، شکریہ۔ جی، وسیم صاحب!

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب چیئرمین! گزارش یہ ہے کہ وزیر موصوف نے لکھے لکھائے رولز ایوان میں پیش کر دیئے ہیں لیکن عملی پوزیشن جس کا مجھے ذاتی طور پر تجربہ ہے وہ کچھ اور ہے۔ اس سلسلے میں بہاولپور ڈویژن کے دور دراز سے سکول کے ٹیچرز اور طلباء کے والدین کی طرف سے ٹیلیفون بھی آتے ہیں اور لکھا ہوا بھی آتا ہے کہ کوئی بھی امتحانی سنٹر بناتے وقت بورڈ خالصتاً سرکاری طلباء کی تعداد کو count کرتا ہے۔

(اس مرحلہ پر جناب سپیکر کرسئ صدارت پر متمکن ہوئے)

جناب سپیکر! زیادہ مناسب طریقہ کار یہ ہے کہ جو 150 کی تعداد ہے اس میں سے یہ سرکاری تعلیمی اداروں والی بات کو نکال دیں کیونکہ جتنے بھی طلباء امتحان دینے کے لئے آتے ہیں چاہے وہ پرائیویٹ ہیں وہ فیس تو ادا کرتے ہی ہیں۔ اگر کسی علاقے میں طلباء کی تعداد 150 بن جائے تو وہاں پر سنٹر بنا دیا جانا چاہئے کیونکہ پرائیویٹ طلباء اپنی فیس سرکاری طلباء کی فیس کے مطابق ہی دیتے ہیں اس لئے اگر کوئی rule کے اندر Flaw ہے، یہ اسمبلی اسی لئے بیٹھی ہے کہ اگر کوئی مشکل ہے تو اس کو حل کیا جائے۔ اگر پرانے rules اجازت نہیں دیتے تو میں وزیر موصوف سے یہ درخواست کروں گا کہ اس حوالے سے ترامیم اسمبلی میں لائیں۔ اسی کام کے لئے یہ اسمبلی وجود میں آئی ہے۔

جناب سپیکر: جی، وزیر تعلیم!

وزیر تعلیم ۔ جناب سپیکر! رولز میں ترامیم کرنے میں تو کوئی حرج نہیں اور نہ ہی اس میں کوئی constitutional amendment کی ضرورت ہے۔ ہماری کوشش یہ ہوتی ہے کہ ہم زیادہ سے زیادہ سنٹرز ایسے بنائیں جہاں پر بچوں کو کوئی مسئلہ نہ ہو لیکن اس rule کے تحت پرائیویٹ سیکٹر کے لئے کوئی پابندی اور مشکلات تو نہیں ہیں۔ وہ سنٹرز بنالیں اور ایسی بھی کوئی ہم پر پابندی نہیں کہ ہم اس rule کو carry on کریں لیکن ہمارے نزدیک، محکمے کے نزدیک اور بورڈز کی جو performance ہے اگر ان کے ذہن میں کوئی specific centre ہے جو یہ چاہتے ہوں کہ آئندہ بنادیا جائے تو ہم اسے consider کرلیں گے۔ میرے نزدیک یہ کوئی ایسی سخت پالیسی نہیں ہے۔ ہماری یہ کوشش ہوتی ہے کہ تمام امتحانات میں چاہے وہ میٹرک، ایف۔اے یا بی۔اے کے ہوں، جتنے بھی بچے appear ہوں انھیں زیادہ distance cover نہ کرنا پڑے۔ ہاں! ہمارا lay down criteria ضرور ہوتا ہے جس کے تحت ہم restrict کرتے ہیں کہ بڑے معیاری سنٹرز بنیں، ان میں کسی قسم کی cheating نہ ہو، وہاں پر صحیح عملہ تعینات کیا جائے۔ لہذا میرے نزدیک اس سسٹم میں کوئی خرابی نہیں ہے لیکن پھر بھی اگر ان کے ذہن میں کوئی specific centre ہے تو ہمیں بتائیں ہم اسے thrash out کروالیں گے۔

جناب سپیکر: شکریہ۔ اس تحریک التوائے کار کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اب تحاریک التوائے کار کا وقت ختم ہوتا ہے۔

سید ناظم حسین شاہ : پوائنٹ آف آرڈر۔ جناب سپیکر! میں آپ کی توجہ ایک اہم مسئلہ کی طرف دلانا چاہتا ہوں۔ بجٹ سیشن آنے والا ہے، عموماً یہاں پر یہ روایت رہی ہے کہ بجٹ پر بحث کے لئے چار دن رکھے جاتے ہیں۔ جب یہ ہاؤس 80 ممبران پرمشتمل تھا تو چار دن بحث کے لئے مقرر کئے گئے تھے یعنی ایک دن میں 20 ممبران بحث میں حصہ لیتے تھے۔ اب جبکہ اس ہاؤس میں ممبران کی تعداد 371 ہو چکی ہے تو میری یہ گزارش ہو گی کہ بجٹ پر عام بحث کے لئے ممبران کو کم از کم 20 دن دیئے جائیں۔ چونکہ بجٹ سیشن ابھی آنا ہے لہذا میں یہ تجویز آپ کی وساطت سے حکومت تک پہنچانا چاہوں گا۔

وزیر قانون صاحب یہاں بیٹھے ہوئے ہیں۔ میں ان کی خدمت میں بھی گزارش کروں گا کہ وہ اس پر غور کریں۔ یہ ہر ایک ممبر کا استحقاق ہوتا ہے' ہر ممبر کی خواہش ہوتی ہے کہ بجٹ اجلاس میں participate کر کے اپنے علاقے کے مسائل پر گفتگو کرے۔ اس کے لئے آپ کو ہر ممبر کے لئے proper time دینا ہو گا۔ شکریہ

جناب سپیکر : شاہ صاحب! مرکزی بجٹ پیش ہونے کے بعد ہی صوبائی بجٹ پیش ہو گا۔

سید ناظم حسین شاہ : جناب سپیکر! میری گزارش یہ نہیں ہے کہ بجٹ جلدی پیش ہو۔ میرا point یہ ہے کہ عام بحث کے لئے جو چار دن رکھے جاتے ہیں انھیں extend کر لیا جائے۔ آپ خود ملاحظہ فرمائیں کہ جب یہ ہاؤس 80 ممبران پر مشتمل تھا تو اس وقت بھی بحث کے لئے چار دن ہوتے تھے اور اب جبکہ یہ ہاؤس 371 ممبران کا ہے تو ہر ممبر اس میں participate کرنا چاہتا ہے۔ اگر آپ اسے proper time نہیں دیں گے تو وہ کیسے participate کرے گا؟ This is my suggestion. امید ہے آپ اس پر ضرور غور فرمائیں گے۔

جناب سپیکر : وزیر قانون صاحب!

وزیر قانون و پارلیمانی امور : جناب سپیکر! اس میں تھوڑا سا time constraint ہے کیونکہ ہم نے 30 جون تک ہر حالت میں بجٹ پاس کرنا ہوتا ہے۔ آپ نے یہ بھی درست فرمایا ہے کہ پہلے مرکزی بجٹ پیش ہو گا اور اس کے بعد ہی ہم صوبائی بجٹ پیش کر سکیں گے تو ہمیں یہ calculate کرنا ہو گا کہ اس میں ہمیں بحث کے لئے کتنے دن ملتے ہیں۔ معزز رکن کی تجویز بڑی احسن ہے' جب ہم بجٹ سیشن کے حوالے سے بزنس ایڈوائزری کمیٹی کی میٹنگ کریں گے تو انشاء اللہ تعالیٰ اسے consider کریں گے اور وہاں جو بھی فیصلہ ہو گا حکومت اس پر عمل کرے گی۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر : پوائنٹ آف آرڈر۔ جناب والا! گزارش یہ ہے کہ جو بجٹ پاس ہوتا ہے وہ اسمبلی کی طرف سے ہوتا ہے اور پورا پنجاب بھی یہی سمجھتا ہے کہ یہ پنجاب اسمبلی نے بجٹ دیا ہے۔ میں کوئی تنقید نہیں کر رہا لیکن سابقہ رولز کے تحت صورتحال ایسی ہوتی ہے کہ نہ اس ایوان کو معلوم ہوتا

ہے کہ بجٹ کیا ہے۔۔۔

جناب سپیکر: معزز اراکین سے گزارش ہے کہ پلیز! اپنے اپنے موبائل فونز بند رکھیں۔ میرا خیال ہے کہ یہ بات میں کوئی پندرھویں مرتبہ کہہ رہا ہوں۔ میری نہایت ہی مؤدبانہ گزارش ہے کہ کوشش کی جائے کہ ایوان کے اندر موبائل فون لے کر ہی نہ آئیں لیکن اگر لے کر آتے ہیں تو انھیں بند رکھیں۔

جی' ڈاکٹر صاحب!

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! میں کوئی بے جا تنقید نہیں کر رہا۔ ہوتا یہ ہے کہ اکثر وزراء صاحبان کو بھی اپنے محکمے کے پورے بجٹ کا علم نہیں ہوتا۔ اس حوالے سے میں نے وزارت خزانہ کے افسران سے بھی بات کی ہے۔ انھوں نے بھی کہا ہے کہ اگر اس طرح ہو جائے تو کوئی مضائقہ نہیں ہے۔ چونکہ ہر محکمے کی سٹینڈ نگ کمیٹی موجود ہے تو pre-budget proposals ہر محکمے کی مجلس قائمہ کے اندر پیش ہوں تا کہ وہاں پر زیر بحث آئیں اور بجٹ کو کوئی عوامی touch آجائے۔ یہ ٹھیک ہے کہ جب بجٹ تجاویز بنتی ہیں تو وہ secret ہوتی ہیں۔ میں آپ سے درخواست کروں گا کہ وزیر قانون صاحب اس بابت کوئی لائحہ عمل اختیار کریں۔

جناب سپیکر: وزیر قانون صاحب نے آپ کی بات سن لی ہے انشاء اللہ تعالیٰ اس پر عمل کرنے کی کوشش کی جائے گی۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے صوبائی پیشہ ورانہ انتظامی ترقی: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی' فرمائیں!

پارلیمانی سیکرٹری برائے صوبائی پیشہ ورانہ انتظامی ترقی: جناب والا! آج سے تین دن پہلے ایک معزز رکن نجف عباس سیال صاحب نے ایک بڑا ہی سنگین الزام ایک وزیر صاحب پر لگایا تھا۔۔۔

جناب سپیکر: بریگیڈیر صاحب! ابھی ہم سرکاری کارروائی شروع کرنے لگے ہیں۔ اسے بعد میں دیکھ لیں گے۔ آپ تشریف رکھیں۔ اب ہم سرکاری کارروائی شروع کرتے ہیں۔

سرکاری کارروائی

مسودات قانون (جو زیر غور لائے گئے)

مسودہ قانون(ترمیم) پرائیویٹ سکیورٹی کمپنیاں (انضباط و کنٹرول) پنجاب مصدرہ 2004

MR SPEAKER: Now, we take up the Punjab Private Security Companies (Regulation and Control) (Amendment) Bill 2004. Minister for Law!

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS: Sir, I move:

> "That the Punjab Private Security Companies (Regulation and Control) (Amendment) Bill 2004, as recommended by the Standing Committee on Home Affairs, be taken into consideration at once."

MR SPEAKER: The motion moved is:

> "That the Punjab Private Security Companies (Regulation and Control) (Amendment) Bill 2004, as recommended by the Standing Committee on Home Affairs, be taken into consideration at once."

Since there is no amendment in it, the motion moved and the question is:

> "That the Punjab Private Security Companies (Regulation and Control) (Amendment) Bill 2004, as recommended by the Standing Committee on Home Affairs, be taken into consideration at once."

(The motion was carried.)

CLAUSE - 2

MR SPEAKER: Now, we take up the Bill clause by clause. Now, Clause 2 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 2 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE - 1

MR SPEAKER: Now, Clause 1 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 1 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

PREAMBLE

MR SPEAKER: Now, the Preamble of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That the Preamble of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

LONG TITLE

MR SPEAKER: Now, the Long Title of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That the Long Title of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

Minister for Law!

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS: Sir, I move:

"That the Punjab Private Security Companies (Regulation and Control) (Amendment) Bill 2004, be passed."

MR SPEAKER: The motion moved is:

"That the Punjab Private Security Companies (Regulation and Control) (Amendment) Bill 2004, be passed."

RANA SANA ULLAH KHAN: I oppose it, Sir.

RAJA MUHAMMAD SHAFQAT KHAN ABBASI (Advocate) : I, too oppose it, Sir.

جناب سپیکر : رانا صاحب ! چونکہ رولز کے مطابق آپ نے پہلے amendment نہیں دی لہذا اس stage پر آپ اسے oppose نہیں کر سکتے۔

رانا ثناء اللہ خان : جناب سپیکر ! اس بل کے principles کو discuss کرنے کے لئے اس موقعے پہ oppose کیا جا سکتا ہے اور جو the principles of the Bill ہیں ان کو discuss کیا جا سکتا ہے۔ اس میں amendment دینا ضروری نہیں ہے۔ دوسرا میں اس میں amendment دینا چاہتا بھی نہیں ہوں۔ اس ایکٹ کے مطابق حکومت نے جو رولز بنانے ہیں to carry out the purpose of the Bill ان کے متعلق میں نے بات کرنی ہے۔ اس لئے مجھے amendment دینے کی ضرورت نہیں تھی۔

جناب سپیکر: وزیر قانون اس بارے میں کیا کہنا چاہیں گے؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور: جناب سپیکر! بالکل آپ نے درست فرمایا ہے۔ اگر صرف رانا صاحب principles پر بات کرنا چاہتے ہیں تو ماسوائے discussion کے کوئی دوسرا فائدہ نہیں ہو گا کیونکہ ان کی طرف سے کوئی amendment تو دی نہیں گئی۔ اگر رانا صاحب بات کرنا چاہتے تھے تو جس وقت میں نے اس کی consideration کے لئے جناب سے request کی تھی اس وقت بات کر لیتے تو شاید وہ زیادہ مناسب ہوتا۔ اب ان کی بات اس لحاظ سے کوئی معنی نہیں رکھتی کیونکہ انھوں نے کوئی ترمیم تو دی نہیں ہے اور حکومت کی طرف سے جو ترمیم دی گئی تھی وہ carry ہو چکی ہے اس لئے میں سمجھتا ہوں کہ اس stage پر مناسب یہ ہو گا کہ یہ بات نہ کریں۔ اگر انھوں نے ترمیم دینی تھی تو پہلے ترمیم میں بات کی جا سکتی تھی یا جس وقت میں نے consideration کی بات کی تھی اس وقت بات کی جا سکتی تھی تو اب اس کا کوئی جواز نہیں ہو گا۔

جناب سپیکر: رانا صاحب! اس stage پر مناسب نہیں ہو گا۔

رانا ثناء اللہ خان: جناب سپیکر! مناسب ہونے یا نہ ہونے کی بات نہیں ہے۔

جناب سپیکر: جی، رانا صاحب! آپ کچھ فرما رہے تھے؟

رانا ثناء اللہ خان: جناب سپیکر! لاء منسٹر صاحب یہ فرما رہے ہیں کہ اس stage پر بات کرنا مناسب نہیں ہو گا۔ اس میں مناسب ہونے یا نہ ہونے کی بات اس وقت ہے جب میں گزارشات کروں گا اس کے بعد یہ فیصلہ کر سکتے ہیں کہ آیا میری بات مناسب ہے یا نہیں؟

جناب سپیکر: رولز 109(4) میں لکھا ہوا ہے کہ،

109 (4) When a motion that the Bill be passed has been made, the general provisions of the Bill may be discussed but only with reference to the amendments, if any, made in the Bill.

جب ترمیم ہی نہیں ہے تو آپ کس طرح بات کر سکتے ہیں؛ ایک طرف تو آپ کہتے ہیں کہ رولز کے مطابق ہاؤس چلنا چاہئے۔ رولز کے مطابق بات کرنی چاہئے۔

رانا آفتاب احمد خان، جناب سپیکر! رولز 98۔

98. **Discussion of principles of Bills.**- (1) On the day on which any of the motions referred to in rule 96 is made, or on any subsequent day to which discussion thereof is postponed, the principles of the Bill and its general provisions may be discussed, but the details of the Bill shall not be discussed further than is necessary to explain its principles.

جناب والا! آپ اس وقت بھی principles کو discuss کر سکتے ہیں۔

جناب سپیکر، جب motion پیش ہوئی تھی تو اس وقت کر سکتے تھے لیکن اس وقت آپ خاموش رہے۔ جی' وزیر قانون!

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS: Sir, I move:

"That the Punjab Private Security Companies (Regulation and Control) (Amendment) Bill 2004 be passed."

MR SPEAKER: The motion moved is:

"That the Punjab Private Security Companies (Regulation and Control) (Amendment) Bill 2004 be passed."

The motion moved and the question is:

"That the Punjab Private Security Companies (Regulation and Control) (Amendment) Bill 2004 be passed."

(The motion was carried.)

The Bill is passed.

جناب ارشد محمود بگو۔ پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر۔ جی' جناب ارشد محمود بگو صاحب!

جناب ارشد محمود بگو۔ جناب سپیکر! ہم ویسے بھی راجہ صاحب کے شکر گزار ہیں۔ ہمارے درمیان یہ settlement ہوئی تھی کہ ہم جو ترمیم دیں گے بل پیش ہونے سے پہلے مل بیٹھ کر اس پر discussion کرلیں گے۔ یہ کچھ ہماری بہتر باتوں کو consider کرلیں گے اور کچھ پر ہم آپس میں consensus پیدا کرلیں گے۔ جو یہ بل پاس ہوا ہے اس میں بھی ہم نے ہی ترمیم دی تھی اور ان کے ساتھ ہماری جو commitment ہوئی تھی اس حوالے سے ہم نے ان ترامیم کو oppose بھی نہیں کیا اور انھیں press بھی نہیں کیا۔ میں یہ تھوڑی سی وضاحت کرنا چاہتا تھا۔ شکریہ

جناب سپیکر۔ شکریہ۔ جی' وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور ۔ جناب سپیکر! میں جناب ارشد محمود بگو اور اپوزیشن کے دوسرے معزز اراکین کا شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں کہ بالکل یہ بات درست ہے کہ ہم نے آپس میں ایک افہام وتفہیم کے تحت خاص طور پر قانون سازی میں اپوزیشن کی participation کو یقینی بنانے کے لئے ایک اچھا رابطہ شروع کیا ہے۔ میں اس لحاظ سے ان کا شکرگزار ہوں کہ ان کی طرف سے جو ترامیم آتی ہیں ہم پہلے ان پر بات کرلیتے ہیں اور ان میں سے جو قابل عمل ہوتی ہیں حکومت قطعی طور پر ان کو انا کا مسئلہ نہیں بناتی۔ میں نے بارہا اسی floor پر کہا ہے کہ ہم اپوزیشن کو ساتھ لے کر چلنا چاہتے ہیں اور انشاء اللہ تعالیٰ ہم ان کی طرف سے ہر مثبت تجویز پر عمل کریں گے۔

مسودہ قانون مینجمنٹ اینڈ ٹیکنالوجی یونیورسٹی

لاہور مصدرہ 2004

MR SPEAKER: Now, we take up the University of Management and Technology Lahore, Bill 2004. Minister for Law!

وزیر آبکاری و محصولات، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر، جی' وزیر آبکاری و محصولات!

وزیر آبکاری و محصولات، جناب سپیکر! چونکہ یہاں پر متعدد بار میری ذات کے حوالے سے نشاندہی کی گئی ہے۔ نجف سیال صاحب نے جو بات کی تھی میں اس کا جواب دینا چاہتا ہوں۔ لہذا گزارش ہے کہ آپ مجھے ٹائم دیں۔

جناب سپیکر، کافی ٹائم ہے۔ ابھی بل پیش ہونے دیں۔

وزیر آبکاری و محصولات، جناب والا! تاثر یہ مل رہا ہے کہ۔۔۔

جناب سپیکر، ڈاکٹر صاحب! آپ تشریف رکھیں۔ انشاء اللہ آپ کو ٹائم دیں گے۔ جی وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور، جناب سپیکر! میری گزارش ہے کہ ابھی چند لمحے پہلے رانا ثناء اللہ خان اور رانا آفتاب احمد خان نے بھی رولز کی بات کی اور دیگر دوست بھی یہ بات کرتے رہے ہیں کہ ہمیں قواعد و ضوابط کے مطابق اس ہاؤس کو چلانا ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ کوئی عام رکن ہو' پارلیمانی سیکرٹری ہو یا وزیر ہو میری سب بھائیوں سے درخواست ہے کہ ہمیں اس ہاؤس کو قواعد و ضوابط کے مطابق ہی چلانا چاہئے۔ جہاں تک ڈاکٹر صاحب یا نجف سیال صاحب کا معاملہ ہے تو میں پورے معزز ایوان کو اس بات کا یقین دلاتا ہوں کہ یہ دو بھائیوں کے درمیان ایک بات ہوئی ہے۔ ہمیں اس بات کو محض ایک issue کے طور پر نہیں اچھالنا چاہئے۔ میں آپ کی اجازت سے دونوں بھائیوں سے یہ درخواست کروں گا کہ انشاء اللہ تعالیٰ آج ہی ہم آپس میں بیٹھ کر اس بات کو طے کر لیں گے اور اگر اس میں کہیں

بھی یہ بات ثابت ہو کہ کسی طرف سے کوئی زیادتی ہوئی ہے یا کوئی بے ضابطگی ہوئی ہے تو وہ آپ کے سامنے لے آئیں گے پھر آپ جو حکم دیں گے اس پر عمل ہو گا۔

جناب سپیکر: شکریہ۔ راجہ صاحب! اب بل move کریں۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! اب یہ ہاؤس کا معاملہ ہے۔

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر! راجہ صاحب نے بڑی اچھی بات کی ہے لیکن اگر بھرتی میں بے ضابطگیاں ہوئی ہیں اور انھیں افہام و تفہیم سے cover کرنا ہے تو یہ کام اس سے پہلے (ق) لیگ کی پارلیمانی پارٹی میں ہونا چاہئے تھا۔ اگر معزز ممبران منسٹر صاحبان کے خلاف اپنے اعتراضات اپنی پارلیمانی پارٹی میں رکھیں تو ہمیں کوئی اعتراض نہیں ہے۔ وہاں راجہ صاحب افہام و تفہیم کے ساتھ ان کی بے ضابطگیوں کو cover کریں۔

جناب سپیکر: پلیز! آپ تشریف رکھیں۔

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر! میری گزارش یہ ہے کہ جمعہ کے دن اس Chair سے جناب چیئرمین ایک رولنگ دے کر گئے کہ پیر کے روز یہ دونوں فاضل ممبران یہاں ہاؤس کے سامنے اپنا موقف رکھیں گے۔۔۔

جناب سپیکر: پلیز ابھی بل move ہو لینے دیں۔ جی وزیر قانون! آپ بل move کریں۔

وزیر آبکاری و محصولات: جناب سپیکر! مجھے ایک منٹ دے دیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، وزیر قانون!

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS: Sir, I move:

> "That the University of Management and Technology, Lahore Bill 2004, as recommended by the Standing Committee on Education be taken into consideration at once."

MR SPEAKER: The motion moved is:

"That the University of Management and Technology, Lahore Bill 2004, as recommended by the Standing Committee on Education be taken into consideration at once."

RANA AFTAB AHMAD KHAN: I oppose it, Sir.

جناب سپیکر، رانا آفتاب احمد خان صاحب اسے oppose کرتے ہیں۔ جی' رانا صاحب!

رانا آفتاب احمد خان، شکریہ۔ جناب سپیکر! جب کوئی بھی قانون سازی اسمبلی میں ہوتی ہے تو یہ صرف مخالفت برائے مخالفت یا تنقید کی بات نہیں ہے۔ جس طریقے سے یہ یونیورسٹیاں کُھل رہی ہیں اس سے quality of education بہت متاثر ہو رہی ہے۔ وزیر موصوف یہاں تشریف فرما ہیں۔ یہ فرمادیں کہ کسی بھی یونیورسٹی کا کیا criteria lay کیا جارہاہے؟ اس یونیورسٹی کا کتنا رقبہ ہو گا؟ اس پر کیا facilities provide کی جائیں گی؟ آپ نے جو legislation move کی ہے یہ تو بڑی فوٹو سٹیٹ ٹائپ ہے کہ فیکلٹی ہو گی' ڈین ہو گا' رجسٹرار ہو گا' فنڈز ہوں گے' بورڈ آف گورنرز ہو گا اور سب کچھ ہو گا مگر جب آپ ایک یا دو کوٹھیوں میں' دو گھروں میں ایک یونیورسٹی بنادیں گے تو کیا آپ purpose of education fulfil کر سکیں گے؟ کیا educational facilities سٹوڈنٹس کو دے سکیں گے؟ کیا اس یونیورسٹی کو انٹرنیشنل یونیورسٹی یا دوسری یونیورسٹیاں recognize کریں گی؟ اس پر ہماری reservations ہیں لہذا اس پر بحث کی جائے۔

جناب سپیکر، شکریہ۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر، جی' وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور، جناب سپیکر! اس کے principles پر وزیر تعلیم بات کریں گے لیکن میں صرف اتنی عرض کرنا چاہتا ہوں کہ معزز رکن نے جو اعتراضات اٹھائے ہیں آپ یہ پورا بل اٹھا کر دیکھ لیں۔ یہ علیحدہ بات ہے کہ میں نے پہلے بھی اپوزیشن کی طرف سے مفاہمت کی بات کی ہے اور یہ

طے ہوا ہے کہ ان کی طرف سے جو بھی ترامیم آئیں گی ہم ان ترامیم پر بات کریں گے۔ جو logical ہوں گی، جو حقائق کے مطابق ہوں گی ہم ان کو take up کر لیں گے۔ اس میں رانا آفتاب صاحب کی ایک بھی ترمیم نہیں ہے۔ یہ ساری ترامیم ایم۔ایم۔اے کی طرف سے ہیں۔ ان کی کوئی ترمیم نہیں ہے لیکن اگر ویسے بات کرنا چاہتے ہیں تو بات کریں وزیر تعلیم جواب دے دیں گے لیکن میں انھیں یقین دلاتا ہوں کہ ان کی طرف سے جو بھی اچھی بات آئے گی ہم اس پر عمل کریں گے۔

جناب سپیکر: جی شکریہ۔

رانا آفتاب احمد خان: جناب سپیکر! راجہ صاحب نے فرمایا ہے کہ ہم نے کوئی ترمیم نہیں دی تھی۔ اگر یہ بزنس ایڈوائزری کمیٹی کے minutes اٹھا کر دیکھ لیں، پیپلز پارٹی پارلیمنٹیرین کے کسی رکن کو اطلاع نہیں دی گئی تھی۔ علاوہ ازیں جناب قاسم ضیاء صاحب لندن چلے گئے۔ اب ہم ترامیم بھی دیں گے اور ان پر بات بھی کریں گے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: فرمائیں!

وزیر قانون و پارلیمانی امور: جناب والا! میں اس سلسلے میں گزارش یہ کرنا چاہوں گا کہ اگر رانا صاحب کی طرف سے کوئی ترمیم ہوتی تو پھر یہ بات کرتے۔ اب یہ اس stage پر بات نہیں کر سکتے۔

رانا آفتاب احمد خان: جناب والا! ابھی وزیر قانون نے یہ فرمایا ہے کہ ان کی طرف سے ترامیم نہیں دی گئیں۔ جہاں تک ترامیم کا تعلق ہے تو جیسا کہ آپ کو معلوم ہے کہ قاسم ضیاء صاحب لندن چلے گئے۔ ہم نے اس سلسلے میں بات بھی کی تھی۔

وزیر تعلیم: جناب والا! اپوزیشن کے تمام لیڈروں سے ہم نے meetings کی ہیں۔ ایم۔ایم۔اے سے بھی ہوئی۔ قاسم ضیاء صاحب ہمارے کمرے میں بھی آئے۔ احسان اللہ وقاص صاحب بھی آئے اور رانا صاحب بھی موجود تھے۔ جہاں تک اس بل کی بات ہے تو وزیر قانون نے بالکل بجا فرمایا ہے کہ کوئی اس میں ترمیم نہیں آئی۔ لیکن پھر بھی اگر فاضل رکن کا اصرار ہے تو کل ہماری تعلیمی

پالیسی زیر بحث آئی ہے' اس میں کافی وقت ہو گا۔ اس میں اگر یہ بھی discuss ہو جائے تو زیادہ بہتر ہے کیونکہ رولز ہمیں بھی permit نہیں کرتے۔ ان کی طرف سے بھی کئی بار یہ آواز آئی ہے کہ اس ایوان کو رولز کے مطابق چلایا جائے اس لئے میرے خیال کے مطابق اس میں اب کوئی ترمیم کی گنجائش نہیں ہے اس لئے اس بل کو منظور کیا جائے۔

رانا آفتاب احمد خان، جناب والا! میں نے یہ کہا ہے کہ کون سے principles کے تحت انہوں نے یونیورسٹی کو منظوری کے لئے پیش کیا ہے۔ یہ وہ principles بتا دیں؟

وزیر تعلیم، جناب سپیکر! میرے ساتھ یہ بیٹھ جائیں۔ سٹینڈنگ کمیٹی میں بھی یہ بل گیا ہے۔ اس سے پہلے بھی thrash out ہوا ہے۔ محکمہ تعلیم یہ بل ویسے ہی اٹھا کر نہیں لاتا۔ اس کے لئے پورا ایک criteria ہے اور جب آپ کسی یونیورسٹی کو charter دیتے ہیں تو Accredition Committee ہوتی ہے۔ فیکلٹی کی capacity آپ چیک کرتے ہیں۔ ان کے پروفیسروں کی تنخواہیں آپ چیک کرتے ہیں۔ عمارت کو چیک کیا جاتا ہے۔ بغیر سوچے سمجھے یہ بل نہیں لایا جاتا اور اس کے لئے ایک پورا procedure ہے۔ یہی بل سٹینڈنگ کمیٹی میں بھی زیر بحث آیا تو وہاں پر اپوزیشن کے ممبران کی بھی نمائندگی ہوتی ہے۔ وہاں پر بھی یہ بل thrash out ہوا اور سٹینڈنگ کمیٹی نے اپنی ایک ترمیم بھی تجویز کی جس میں رانا صاحب کی کوئی ترمیم نہیں ہے۔ اگر آپ رولز اور procedure کی بات کرتے ہیں تو رولز تو اس بات کی اجازت ہی نہیں دیتے کہ اس کو یہاں پر زیر بحث لایا جائے۔ لہذا کل یہ چیمبر میں آ جائیں ان کی تسلی ہو جائے گی۔

رانا آفتاب احمد خان، جناب والا! میں نے بھی رولز کے تحت یہ کہا ہے کہ principles پر ہم discussion کر سکتے ہیں۔ یہ مجھے بتا دیں کہ رول 98 کے تحت میں کیسے discuss نہیں کر سکتا ہوں؟ یہ مجھے بتائیں کہ یہ جو یونیورسٹی بن رہی ہے اس کا کتنا رقبہ ہو گا' اس کی فیکلٹی کیسی ہو گی؟ میرا مطلب یہ ہے کہ ایک proper طریقے سے یونیورسٹی کا image بنے گا' کیا اس میں proper facilities ہوں گی؟ کیا سٹوڈنٹس کے لئے extra curriculum activities ہوں گی؟ یہ مجھے بتا

دیں کہ criteria کیا lay کرتے ہیں؟

وزیر تعلیم، جناب والا! یہ یونیورسٹی کا بل جو ہم پاس کرنے کے لئے لائے ہیں۔ یہ ادارہ پہلے چل رہا ہے۔ ان کے اپنے campuses ہیں' ان کا ہیڈ آفس ہے۔ ہر ضلع میں ان کا ایک کالج ہے اور ان کے وہاں پر باقاعدہ پروگرام بھی چل رہے ہیں۔ یونیورسٹی کو یا کسی بھی ادارے کو جب آپ charter دیتے ہیں تو اس میں آپ اس ادارے کی capacity کو چیک کرتے ہیں۔ ان کی بات بالکل درست ہے کہ یونیورسٹیاں کوٹھیوں میں نہیں ہونی چاہئیں۔ یہ سارے جو کیمپسز ہوتے ہیں ہم ان کی ملکیت چیک کرتے ہیں۔ ان کے اکاؤنٹس چیک کرتے ہیں کہ یہ اپنے پروفیسروں کو تنخواہیں دے بھی سکتے ہیں یا نہیں؛ ان کا رقبہ چیک کرتے ہیں۔ اس کے بعد یہ ادارے کالجز چلاتے ہیں۔ سب سے پہلے ہم انہیں degree awarding status دیتے ہیں جو کہ اگلا بل degree awarding status کا آرہا ہے۔ اس کے بعد اس کی performance دیکھتے ہیں اور performance دیکھنے کے بعد ہم نے ان کو charter دینا ہوتا ہے۔ یہ اس کا ایک lay down criteria ہے Accredition Committee جو ہے وہ بڑی سختی سے اس کی جانچ پڑتال کرتی ہے۔ H.E.C جو ہائر ایجوکیشن کمیشن ہے۔ اس نے اپنے norms and rules بنائے ہوئے ہیں۔ اس کی روشنی میں صوبے کی Accredition Committee اپنا کام کرتی ہے اور پھر جب اس پر پوری تحقیق کرکے سوچ سمجھ کر کہ اس ادارے کی اتنی capacity ہے تو پھر اس بل کو یہاں لایا جاتا ہے۔

جناب سپیکر، شکریہ۔

رانا آفتاب احمد خان، جناب سپیکر! انہوں نے خود تسلیم کیا ہے۔

جناب سپیکر، رانا صاحب! آپ نے تو اسے oppose ہی نہیں کیا۔ آپ تشریف رکھیں۔

رانا آفتاب احمد خان، جناب سپیکر! انہوں نے خود تسلیم کیا ہے کہ کوٹھیوں میں یونیورسٹیاں بن گئی ہیں۔ یہ صرف اس بات کی assurance دلوا دیں کہ یہ جو نئی یونیورسٹیاں بن رہی ہیں کیا یہ proper طریقے سے بنائی جائیں گی؟

جناب سپیکر: وزیر تعلیم!

وزیر تعلیم: جناب سپیکر! میں معافی چاہتا ہوں۔ مجھے ان کی آواز نہیں آئی کہ انہوں نے کیا کہا ہے؟ اگر یہ repeat کر دیں تو مہربانی ہو گی۔

جناب سپیکر: جی، دوبارہ repeat کر دیں۔ انہوں نے سنا نہیں ہے۔

رانا آفتاب احمد خان: جناب والا! وزیر موصوف نے خود تسلیم کیا ہے کہ کوٹھیوں میں یونیورسٹیاں بن گئی ہیں۔ یہ بجا کہا گیا ہے اور یہ انہوں نے خود کہا ہے۔ یہ جو نئی یونیورسٹیوں کے بل پاس کر رہے ہیں یہ کوٹھیوں میں تو نہیں بن رہی ہیں؟

جناب سپیکر: وزیر تعلیم!

وزیر تعلیم: جناب سپیکر! جس یونیورسٹی کا بل ہم آج پاس کرنے جا رہے ہیں، رائے ونڈ روڈ پر 25 ایکڑ ان کی اپنی ملکیت ہے۔ وہاں پر یہ اپنا ادارہ بنا رہے ہیں۔ کوٹھیوں والی بے شمار یونیورسٹیاں پہلے کام کر رہی تھیں جو مختلف صوبوں سے چارٹرلے کر یہاں پر operate کر رہی تھیں۔ ہم نے سختی سے ان پر پابندی لگائی کہ آپ یہاں پر اپنا بزنس نہیں کر سکتے۔ اس کے بارے میں بھی ایک پالیسی ہے۔ بے تحاشا یونیورسٹیاں جو آزاد جموں کشمیر سے۔۔۔۔

جناب سپیکر: ان کا point یہ ہے کہ اب جو یونیورسٹی بن رہی ہے یہ تو کوٹھیوں میں نہیں بن رہی؟

وزیر تعلیم: نہیں۔ یہ ان کی اپنی ملکیت ہے 25 ایکڑ رائے ونڈ روڈ پر ان کی اپنی زمین ہے۔

MR SPEAKER: Since there is no amendment in it. The motion moved and the question is:

> "That the University of Management and Technology, Lahore Bill 2004 as recommended by the Standing Committee on Education, be taken into consideration at once."

(The motion was carried.)

CLAUSE - 3

MR SPEAKER: Now, we take up the Bill clause by clause. Clause 3 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 3 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE - 4

MR SPEAKER: Now, Clause 4 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 4 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE - 5

MR SPEAKER: Now, Clause 5 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 5 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE - 6

MR SPEAKER: Now, Clause 6 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 6 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE - 7

MR SPEAKER: Now, Clause 7 of the Bill is under consideration. There is an amendment in it. The amendment is from Minister for Law and Parliamentary Affairs, Syed Ihsan Ullah Waqas, Mr Arshad Mehmood Baggu.

سید احسان اللہ وقاص صاحب move کریں گے۔

سید احسان اللہ وقاص، جی، میں move کرنے لگا ہوں۔ جیسا کہ طے ہوا تھا اور میرے فاضل دوست نے یہ بتا دیا ہے کہ اپوزیشن محترم قاسم ضیاء، رانا ثناء اللہ اور ہم لوگ موجود تھے۔ اس میں اس ترمیم پر ہمارا سب کا اتفاق ہوا ہے۔

جناب سپیکر، آپ move تو کریں۔

SYED IHSAN ULLAH WAQAS: I move it, Sir:

> That in Clause 7 of the Bill, as recommended by the Standing Committee on Education, in sub-clause (5), for the words "take any action against the University, including its closure", appearing at the end, the following be substituted:
>
> "take appropriate action against the University by appointing an Administrator who shall exercise the powers of the Board to run the affairs of the University till such time as may be specified:

Provided that no action under sub-section (5) shall be taken unless the Chairman of the Board is afforded an opportunity of being heard."

MR SPEAKER: The motion moved is:

That in Clause 7 of the Bill, as recommended by the Standing Committee on Education, in sub-clause (5), for the words "take any action against the University, including its closure", appearing at the end, the following be substituted:-

"take appropriate action against the University by appointing an Administrator who shall exercise the powers of the Board to run the affairs of the University till such time as may be specified:

Provided that no action under sub-section (5) shall be taken unless the Chairman of the Board is afforded an opportunity of being heard."

The motion moved and the question is:

That in Clause 7 of the Bill, as recommended by Standing Committee on Education, in sub-clause (5), for the words "take any action against the University, including its closure", appearing at the end, the following be substituted:

"take appropriate action against the University by appointing an Administrator who shall exercise the powers of the Board to run the affairs of the University till such time as may be specified:

Provided that no action under sub-section (5) shall be taken unless the Chairman of the Board is afforded an opportunity of being heard."

(The motion was carried.)

The motion moved and the question is.

That Clause 7 of the Bill, as amended, do stand part of the Bill.

(The motion was carried)

CLAUSE - 8

MR SPEAKER: Now, Clause 8 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is :

"That Clause 8 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE - 9

MR SPEAKER: Now, Clause 9 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is .

"That Clause 9 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE - 10

MR SPEAKER: Now, Clause 10 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is :

"That Clause 10 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE - 11

MR SPEAKER: Now, Clause 11 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is :

"That Clause 11 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE - 12

MR SPEAKER: Now, Clause 12 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is :

"That Clause 12 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE - 13

MR SPEAKER: Now, Clause 13 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is :

"That Clause 13 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE - 14

MR SPEAKER: Now, Clause 14 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is :

"That Clause 14 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE - 15

MR SPEAKER: Now, Clause 15 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is :

"That Clause 15 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE - 16

MR SPEAKER: Now, Caluse 16 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is :

"That Clause 16 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE - 17

MR SPEAKER: Now, Clause 17 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is :

"That Clause 17 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE - 18

MR SPEAKER: Now, Clause 18 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is :

"That Clause 18 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE - 19

MR SPEAKER: Now, Clause 19 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is :

"That Clause 19 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE - 20

MR SPEAKER: Now, Clause 20 of the Bill is under consideration Since there is no amendment in it, the question is :

"That Clause 20 of the Bill do stand part of the Bill "

(The motion was carried)

CLAUSE - 21

MR SPEAKER: Now, Clause 21 of the Bill is under consideration Since there is no amendment in it, the question is

"That Clause 21 of the Bill do stand part of the Bill "

(The motion was carried)

CLAUSE - 22

MR SPEAKER: Now, Clause 22 of the Bill is under consideration Since there is no amendment in it, the question is

"That Clause 22 of the Bill do stand part of the Bill "

(The motion was carried.)

CLAUSE - 23

MR SPEAKER: Now, Clause 23 of the Bill is under consideration Since there is no amendment in it, the question is

"That Clause 23 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

(اذان مغرب)

جناب سپیکر: اب وقفہ نماز ہوتا ہے اور ہاؤس 25 منٹ کے لئے adjourn کیا جاتا ہے۔

(اس مرحلہ پر نماز مغرب کے لئے 25 منٹ تک کے لئے ایوان کی کارروائی ملتوی کی گئی)

(نماز مغرب کے وقفہ کے بعد جناب سپیکر 7 بج کر 41 منٹ
پر کرسی صدارت پر متمکن ہوئے)

CLAUSE - 24

MR SPEAKER: Now, Clause 24 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is

"That Clause 24 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

SCHEDULE

MR SPEAKER: Now, Schedule of the Bill is under consideration Since there is no amendment in it, the question is.

"That Schedule of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE - 2

MR SPEAKER: Now, Clause 2 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is.

"That Clause 2 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE - 1

MR SPEAKER: Now, Clause 1 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 1 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

PREAMBLE

MR SPEAKER: Now, the Preamble of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That the Preamble of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

LONG TITLE

MR SPEAKER: Now, the Long Title of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That the Long Title of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

Minister for Law!

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS: Sir, I move:

"That the University of Management and Technology, Lahore Bill 2004 be passed."

MR SPEAKER: The motion moved is:

"That the University of Management and Technology, Lahore Bill 2004 be passed."

The motion moved and the question is:

"That the University of Management and Technology, Lahore Bill 2004 be passed."

(The motion was carried.)

The Bill is passed.

مسودہ قانون سپیریئر کالج لاہور مصدرہ 2004

MR SPEAKER: Now, we take up the Superior College, Lahore Bill 2004. Minister for Law!

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS: Sir, I move:

"That the Superior College Lahore Bill 2004, as recommended by the Standing Committee on Education, be taken into consideration at once."

MR SPEAKER: The motion moved is:

"That the Superior College Lahore Bill 2004, as recommended by the Standing Committee on Education, be taken into consideration at once."

Since there is no amendment in it, the motion moved and the question is:

"That the Superior College Lahore Bill 2004 , as recommended by the Standing Committee on Education , be taken into consideration at once "

(The motion was carried)

CLAUSE - 3

MR SPEAKER: Now, we take up the Bill clause by clause. Now, Clause 3 of the Bill is under consideration . Since there is no amendment in it , the question is.

"That Clause 3 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE - 4

MR SPEAKER: Now , Clause 4 of the Bill is under consideration . Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 4 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried)

CLAUSE - 5

MR SPEAKER: Now , Clause 5 of the Bill is under consideration Since there is no amendment in it, the question is.

"That Clause 5 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE - 6

MR SPEAKER: Now, Clause 6 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 6 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE - 7

MR SPEAKER: Now, Clause 7 of the Bill is under consideration There is an amendment in it. The amendment is from Minister for Law and Parliamentary Affairs, Syed Ihsan Ullah Waqas and Mr Arshad Mehmood Baggu may move it.

MR ARSHAD MEHMOOD BAGGU: Sir I move.

> "That in Clause 7 of the Bill, as recommended by the Standing Committee on Education, in sub-clause (5) for the words" take any action against the Institute, including its closure", appearing at the end, the following be substituted:
>
> "take appropriate action against the Institute by appointing an Administrator who shall exercise the powers of the Board to run the affairs of the Institute till such time as may be specified:

Provided that no action under sub-section (5) shall be taken unless the Chairman of the Board is afforded an opportunity of being heard."

MR SPEAKER: The motion moved is:

"That in Clause 7 of the Bill, as recommended by the Standing Committee on Education, in sub-clause (5) for the words " take any action against the Institute, including its closure", appearing at the end, the following be substituted:

"take appropriate action against the Institute by appointing an Administrator who shall exercise the powers of the Board to run the affairs of the Institute till such time as may be specified:

Provided that no action under sub-section (5) shall be taken unless the Chairman of the Board is afforded an opportunity of being heard."

The motion moved and the question is:

"That in Clause 7 of the Bill, as recommended by the Standing Committee on Education, in sub-clause (5) for the words" take any action against the Institute, including its closure", appearing at the end, the following be substituted:

"take appropriate action against the Institute by appointing an Administrator who shall exercise the powers of the Board to run the affairs of the Institute till such time as may be specified.

Provided that no action under sub-section (5) shall be taken unless the Chairman of the Board is afforded an opportunity of being heard."

(The motion was carried.)

MR SPEAKER: The question is:

"That Clause 7 of the Bill, as amended, do stand part of the Bill."

(The motion was carried)

CLAUSE- 8

MR SPEAKER: Now, Clause 8 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 8 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE- 9

MR SPEAKER: Now, Clause 9 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, th question is:

"That Clause 9 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE- 10

MR SPEAKER: Now, Clause 10 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 10 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE- 11

MR SPEAKER: Now, Clause 11 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 11 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE- 12

MR SPEAKER: Now, Clause 12 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 12 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.

CLAUSE- 13

MR SPEAKER: Now, Clause 13 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 13 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.

CLAUSE- 14

MR SPEAKER: Now, Clause 14 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 14 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE- 15

MR SPEAKER: Now, Clause 15 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 15 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried).

CLAUSE- 16

MR SPEAKER: Now, Clause 16 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 16 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE- 17

MR SPEAKER: Now, Clause 17 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 17 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried).

CLAUSE- 18

MR SPEAKER: Now, Clause 18 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 18 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried).

CLAUSE- 2

MR SPEAKER: Now, Clause 2 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 2 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried).

CLAUSE- 1

MR SPEAKER: Now, Clause 1 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 1 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried).

PREAMBLE

MR SPEAKER: Now, the Preamble of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That the Preamble of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried).

LONG TITLE

MR SPEAKER: Now, Long Title of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Long Title of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried).

Minister for Law!

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS: I move:

"That the Superior College Lahore Bill 2004 be passed."

MR SPEAKER: The motion moved is:

"That the Superior College Lahore Bill 2004 be passed."

The motion moved and the question is:

"That the Superior College Lahore Bill 2004 be passed."

(The motion was carried)

(The Bill is passed)

رپورٹ

مجلس قائمہ برائے ٹورازم کی رپورٹ کا پیش کیا جانا

جناب سپیکر، محترمہ شاہینہ اسد صاحبہ مجلس قائمہ برائے ٹورازم کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنا چاہتی ہیں۔ میں انہیں دعوت دیتا ہوں کہ وہ رپورٹ پیش کریں۔

محترمہ شاہینہ اسد، شکریہ جناب سپیکر! میں The New Murree Development Authority (Amendment) Bill 2004 (Bill No.19 of 2004) کے بارے میں مجلس قائمہ برائے ٹورازم کی رپورٹ ایوان میں پیش کرتی ہوں۔

(اس مرحلے پر رپورٹ ایوان میں پیش کی گئی)

بحث

امن عامہ کی صورتحال پر بحث

(۔۔۔بحث جاری)

جناب سپیکر، اب ہم امن عامہ پر بحث کا آغاز کرتے ہیں جو مورخہ 28۔مئی 2004 کو شروع ہوئی تھی۔ میری اراکین اسمبلی سے درخواست ہے کہ جو معزز اراکین اسمبلی اس بحث میں حصہ لینا چاہتے ہیں وہ اپنے نام لکھ کر مجھے بھجوا دیں۔

جناب ارشد محمود بگو، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر، جی، ارشد محمود بگو صاحب!

جناب ارشد محمود بگو، جناب سپیکر! جب پہلے بحث کا اختتام ہوا تھا تو اس وقت نام دے دیئے گئے تھے اور بڑی ترتیب سے اس پر کچھ ممبران نے بحث بھی کر لی تھی میرا خیال ہے کہ وہ نام ادھر آپ کے پاس موجود ہوں گے۔

جناب سپیکر، کچھ نام میرے پاس پہنچے ہوئے ہیں۔ اس کے علاوہ مزید کوئی دوست حصہ لینا چاہیں تو وہ اپنے نام مجھے بھجوا دیں۔

وزیر آبکاری و محصولات، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر، وزیر ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن پوائنٹ آف آرڈر پر ہیں۔

وزیر آبکاری و محصولات، جناب سپیکر! اگر آپ مجھے دو منٹ عنایت فرما دیں تو میں کم از کم ایوان کی تشویش اور بے چینی کا جواب دے دوں۔

جناب سپیکر، ڈاکٹر صاحب! آپ کو میں نے پہلے بھی عرض کیا ہے کہ آپ کو بالکل وقت ملے گا۔ ابھی یہ بحث شروع ہونے دیں پھر آپ کو انشاء اللہ تعالیٰ وقت دیا جائے گا۔ جی، محترمہ قدسیہ لودھی صاحبہ!

وزیر خصوصی تعلیم، بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ○ شکریہ۔ جناب سپیکر! لاء اینڈ آرڈر کے حوالے سے یہ بحث جاری تھی۔ آج بھی اس بحث کو جاری رکھنے کے لئے آپ نے وقت رکھا ہے اس کے لئے ہم آپ کا شکریہ ادا کرتے ہیں۔ لاء اینڈ آرڈر ایک ایسا مسئلہ ہے جس سے اپوزیشن اور حکومتی اراکین دونوں کا واسطہ ہوتا ہے لیکن یہاں پر اپوزیشن لاء اینڈ آرڈر کے حوالے سے ہمیشہ حکومت پر تنقید کرتی آئی ہے اور کرتی رہی ہے۔ اس دن بھی میں دیکھ رہی تھی کہ محترمہ عظمیٰ بخاری صاحبہ جو پیپلز پارٹی سے تعلق رکھتی ہیں وہ یہ تنقید کر رہی تھیں کہ یہاں پر پانچ خواتین صوبائی وزراء ہیں تو میں ان سے گزارش کروں گی کہ پنجاب پاکستان کا وہ واحد صوبہ ہے جس نے یہ progressive قدم اٹھایا اور پانچ خواتین کو صوبائی وزیر مقرر کیا جبکہ سندھ میں ابھی تک صرف ایک خاتون وزیر ہے۔ امن و امان کے حوالے سے اگر پچھلے چار ماہ پر نظر ڈالی جائے تو چار ماہ کے دوران 311 جرائم پیشہ گروہوں کا خاتمہ ہوا ہے۔ 1574 ملزمان کو گرفتار کیا گیا ہے۔ جب پولیس اچھا کام کرے تو ہمیں اس کو admit کرنا چاہئے، سراہنا چاہئے۔ 6492 اہلکاروں کو چھوٹی سزائیں ملیں۔ ہم جب بھی تذکرہ کرتے ہیں تو ان جگہوں کا کرتے ہیں کہ جہاں پر امن و امان کی صورتحال deteriorate ہو رہی ہو۔ جہاں پر امن و امان

کی صورتحال بہتر رہی ہو ہمیں اس کا بھی تذکرہ کرنا چاہئے۔

(اس مرحلہ پر جناب چیئرمین رائے اعجاز احمد کرسی صدارت پر متمکن ہوئے)

پولیس اہلکاروں پر ہمیشہ یہ الزام لگایا جاتا رہا ہے کہ وہ کرپشن کرتے ہیں، کرپشن میں ملوث ہیں لیکن ان کے خلاف کبھی کوئی قدم نہیں اٹھایا جاتا۔ میں یہاں پر یہ بتاتی چلوں کہ تقریباً 7 ہزار سے زائد ملازمین اور افسران کو خراب کار کردگی اور کرپشن کی بنیاد پر سزائیں دی گئی ہیں۔

جناب چیئرمین، اجلاس کا وقت ایک گھنٹہ بڑھایا جاتا ہے۔

وزیر خصوصی تعلیم: یہ ٹھیک ہے کہ پنجاب پولیس اور آئی۔جی سعادت اللہ خان صاحب نے بڑی اچھی کارروائیاں کی ہیں لیکن امن و امان کے حوالے سے کچھ تجاویز بھی میں جو ایوان کے سامنے رکھنا چاہوں گی۔ پولیس آرڈر 2002 پر بہت سے اعتراضات اٹھائے جاتے ہیں لیکن اس کے ساتھ ساتھ بہت سے positive points بھی ہیں اور ان میں سے ایک positive point یہ ہے کہ اگر پولیس کی custody میں ٹارچر کرکے کسی کو مارا جاتا ہے تو اس کے لئے پانچ سال قید اور جرمانہ ہے۔ car theft and robbery کے سلسلے میں کہوں گی کہ پولیس کو مزید بہتر اقدامات اٹھانے چاہئیں۔ جن علاقوں میں کاروں کی چوریاں بڑھی ہیں اس کا مطلب یہ ہوا کہ یہ گروہ ان علاقوں میں خاص طور پر سر گرم ہیں۔ اس بارے میں مناسب اقدامات کرنے چاہئیں۔ ہم معاشرے میں criminal کس طرح پیدا کرتے ہیں؟ ہم تو اپنے معاشرے میں Teen-ager criminals بھی پیدا کر رہے ہیں۔ جب کسی بچے یا Teen-ager کو جیل بھیج دیا جاتا ہے تو جیل کا ماحول کچھ اس طرح کا ہے کہ وہ وہاں سے بہتر شہری بن کر نکلنے کی بجائے ایک criminal بن کر نکلتا ہے تو ضرورت اس امر کی ہے کہ ہم جیل میں colourism کے اس کلچر کو ختم کریں جس کے اثرات ابھی تک ملتے ہیں۔ یہاں میں یہ بات بھی کہوں گی کہ death cells کی حالت کو بھی improve کرنے کی ضرورت ہے۔ چھوٹے موٹے جرائم کر کے جو مجرم باہر آتے ہیں تو وہ پھر زیادہ بڑے جرائم کرنے لگتے ہیں۔ ان وجوہات کو جاننے کے لئے پنجاب پولیس کو بہتر اقدامات کرنے چاہئیں اور اس سلسلے میں پولیس آفیسر کی in

service training بہت ضروری ہے۔ آپ developing countries میں دیکھ لیں تو اس طرح کی in service training نہیں ملتی جس طرح سے developed countries میں ہے۔

اسی طرح women police stations کے حوالے سے بھی بات کرنا چاہوں گی۔ women police stations تو بن گئے' عمارتیں کھڑی ہو گئیں لیکن مزید آگے کچھ خاص اقدامات نہیں کئے گئے۔ خواتین کے خلاف جو جرائم ہو رہے ہیں ان کا سدباب کرنے کے لئے women police stations کو زیادہ فعال بنایا جائے۔ اگر ہمارا پولیس سسٹم مضبوط ہو جائے اور ہم اربن ایریاز سے باہر نکل کر رورل ایریاز میں پولیس کو مضبوط کریں اور ان کے کلچر کو positively تبدیل کریں تو ہم پنچایت کے اس نظام کو بہتر کر سکتے ہیں جس نے مختاراں بی بی کو ایک un-Islamic سزا دی۔ اس کے علاوہ بھی اخبارات میں اس طرح کے کیسز چھپتے رہتے ہیں جو کہ اسلامی معاشرے سے تضاد رکھتے ہیں اور دنیا میں ہمارا ایک ایسا چہرہ پیش کرتے ہیں جو کہ ہم نہیں رکھتے۔ بہت بہت شکریہ۔

شیخ اعجاز احمد، پوائنٹ آف آرڈر۔ جناب والا! گزارش یہ ہے کہ Friday کو جب آپ نے ہاؤس adjourned فرمایا تھا تو اس وقت آپ نے میرا نام پکارا تھا تو میں نے point out کیا تھا کہ چونکہ اس وقت آئی۔جی پولیس پنجاب تشریف نہیں رکھتے اس لئے میں Monday کو تقریر کروں گا۔ اگر آپ اجازت دیں تو میں شروع کروں۔

جناب چیئرمین، جی'شروع کریں۔

سید احسان اللہ وقاص : پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین، جی'شاہ صاحب!

سید احسان اللہ وقاص : جناب چیئرمین! میں اس ہاؤس کو خراج تحسین پیش کرتا ہوں کہ ایک متفقہ قرارداد آج ہم نے منظور کی ہے لیکن میں وزیر قانون سے ایک بات یہ پوچھنا چاہتا ہوں' وضاحت چاہتا ہوں۔ یہ قرارداد میرے ہاتھ میں ہے اس میں یہ کہا گیا ہے کہ "یہ ایوان حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے روضے کی بے حرمتی کی بھرپور مذمت کرتا ہے اور مطالبہ کرتا ہے کہ ان واقعات کے ذمہ داران

کے خلاف سخت سے سخت کارروائی کی جائے " تو یہ مطالبہ کس سے کیا جا رہا ہے؟ اللہ تعالیٰ سے کیا جا رہا ہے' وزیراعلیٰ پنجاب سے کیا جا رہا ہے یا صدر پاکستان سے کیا جا رہا ہے؟ امریکہ کا نام لیتے ہوئے یہ کیوں گھبراتے ہیں؟

جناب چیئرمین، شاہ صاحب! قرارداد پاس ہو چکی ہے اب اس موقعے پر سوال کرنے کا کیا فائدہ ہے؟

سید احسان اللہ وقاص : وزیر قانون صاحب مجھے بتائیں کہ کیا یہ امریکہ سے مطالبہ کیا گیا ہے یا میاں محمد نواز شریف صاحب سے مطالبہ کیا گیا ہے یا پھر صدر پاکستان سے یہ مطالبہ کیا گیا ہے؟

جناب چیئرمین، آپ تشریف رکھیں۔ شیخ اعجاز احمد!

شیخ اعجاز احمد : جناب سپیکر! آج جس موضوع پر ایوان میں بحث ہو رہی ہے یہ کسی بھی قوم' معاشرے' ملک یا صوبے کا سب سے اہم ترین issue ہے اور مجھے یاد پڑتا ہے کہ 2003 میں امن و امان کے حوالے سے جتنی بھی بحثیں ہوئیں ان میں ہوم سیکرٹری صاحب تشریف نہیں لایا کرتے تھے۔ پولیس آرڈیننس 2002 میں تو almost ہوم سیکرٹری صاحب کے کردار کو تقریباً ختم کر دیا گیا ہے لیکن آئی۔جی پنجاب کا مؤثر رول ہے۔ پولیس آرڈر 2002 پر اس سے پہلے بھی بہت زیادہ بحث ہو چکی ہے۔ میں اپنی گزارشات میں یہ بات ضرور کہوں گا کہ انہوں نے investigation, watch and ward کا جو سسٹم متعارف کروایا ہے اس میں عام لوگوں کے لئے بہت سی تکلیف دہ قباحتیں ہیں جبکہ جو لوگ criminal ہیں' وارداتیں کرتے ہیں ان کے لئے بچ نکلنے کے بے شمار مواقع دیئے گئے ہیں۔ نئے سسٹم کے تحت liabilities ایس۔ایچ۔او کے shoulders پر fix نہیں ہوتیں لہذا جب کوئی شہری ایس۔ایچ۔او کے پاس درخواست لے کر جاتا ہے تو وہ اپنا حصہ وصول کرتا ہے اور اس پر ایف۔آئی۔آر کاٹ دیتا ہے۔ جب کسی کے خلاف ایف۔آئی۔آر درج ہو جاتی ہے تو پھر وہ اس جھوٹی ایف۔آئی۔آر کو خارج کروانے کے لئے investigation کے پاس جاتا ہے۔ پہلے تو یہ investigation cell دور دراز مقامات پر بنائے گئے تھے لیکن اب ان متعلقہ تھانوں کے اندر ان

cells کا وجود پایا جا رہا ہے لیکن اس کے باوجود اس dual system کی وجہ سے سب سے زیادہ فائدہ ملزمان کو پہنچ رہا ہے۔

جناب والا! صوبہ پنجاب کے اندر اس وقت امن و امان کی جو صورتحال ہے اس پر جو لوگ aggrieved ہیں' جن کے ساتھ ظلم ہو رہا ہے' جن کے ساتھ زیادتی ہو رہی ہے 'خواتین کے ساتھ ریپ کیسز ہو رہے ہیں' دن دہاڑے اغوا' تاوان اور car snatching کی وارداتیں ہو رہی ہیں۔ ان سب لوگوں کو جب انصاف نہیں ملتا تو وہ یہ کہنے پر مجبور ہوتے ہیں کہ

میں کس کے ہاتھ پر اپنا لہو تلاش کروں
تمام شہر نے پہنے ہوئے ہیں دستانے

جناب چیئرمین! میں یہاں پر پورے پنجاب کا analysis بھی رکھ سکتا ہوں لیکن میں آپ کو فیصل آباد کے 8 بازاروں میں لے کر جانا چاہتا ہوں۔ میں اپنے شہر کی بات کرنا چاہتا ہوں۔ اس وقت فیصل آباد شہر میں لاء اینڈ آرڈر کی صورتحال اتنی گمبھیر اور شرمناک ہے کہ وہاں پر شہری عدم تحفظ کا شکار ہیں۔ میں نے کچھ figures collect کئے ہیں۔ یہاں پر آئی۔جی صاحب تشریف فرما ہیں۔ میں ان سے گزارش کروں گا کہ وہ ساتھ ساتھ نوٹ فرماتے جائیں تو پھر ان کو پتا چلے گا کہ فیصل آباد کا شہر جو پاکستان کا مانچسٹر کہلاتا ہے وہ ملک کا تیسرا اور پنجاب کا دوسرا بڑا شہر ہے جس کی چمنیاں اگر دھواں اگلنا بند کر دیں تو پنجاب کے ادارے بند ہو جائیں' جس کا تاجر اگر صبح اپنی دکان نہ کھولے اور شام تک بیٹھ کر اپنا کاروبار نہ کرے تو ریونیو اکٹھا ہونا بند ہو جائے۔ آپ کے اور ہمارے مسائل دُگنا سے چار گنا ہو جائیں۔

جناب سپیکر! ملاحظہ فرمائیں کہ یکم مئی سے 30۔مئی تک کے یہ figures ہیں۔ اس میں ٹوٹل ڈاکے 71 ہیں۔ یکم مئی کو دو کاریں FX 797 اور 9837 چھینی گئیں۔ 2۔ مئی کو کار نمبری FXP 467 چھینی گئی۔ 3۔مئی کو فیصل آباد سے جڑانوالہ جانے والی مسافر وین نمبر LHN 6301 کو چک نمبر 107 (گ۔ب) کے قریب مسلح افراد نے گن پوائنٹ پر لوٹ لیا۔ 4۔مئی کو 7 ڈاکے پڑتے ہیں۔ 6۔مئی کو تھانہ سرگودھا روڈ کے علاقہ ہجویری ٹاؤن میں ڈکیتی کے دوران مزاحمت پر خاتون کو قتل

کر دیا جاتا ہے۔ 6۔مئی سے لے کر صرف 12۔مئی تک چھ دن کا وقفہ پڑتا ہے اس کے بعد 12۔مئی کو 4 ڈاکے پڑتے ہیں۔ 13۔مئی کو 5 ڈاکے پڑتے ہیں۔ 15۔مئی کو 15 ڈاکے پڑتے ہیں۔ 17۔مئی کو 5 ڈاکے پڑتے ہیں۔ 18۔مئی کو جھنگ روڈ پر شہری سے 8 لاکھ روپے چھین لئے جاتے ہیں۔ 19۔مئی کو 5 ڈاکے پڑتے ہیں۔ 20۔مئی کو 5 ڈاکے پڑتے ہیں۔ 23۔مئی کو نثار کالونی میں ڈکیتی کے دوران مزاحمت پر ایک شریف دکاندار کو قتل کر دیا جاتا ہے۔ 24۔مئی کو 8 ڈکیتیاں ہوتی ہیں۔ 25۔مئی کو پھر 5 ڈاکے پڑتے ہیں۔ 26۔مئی کو کار نمبری MN 6565 چھین لی گئی۔ 27۔مئی کو 4 ڈاکے پڑتے ہیں۔ 29۔مئی کو 4 ڈاکے پڑتے ہیں اور مزاحمت پر بنک گارڈ قتل کر دیا جاتا ہے۔ 30۔مئی کو 6 ڈاکے پڑتے ہیں۔ اس وقت فیصل آباد شہر کے اندر قانون اور لاء اینڈ آرڈر نام کی کوئی چیز موجود نہیں ہے اور افسوس کی بات یہ ہے کہ وہاں پر جو پولیس آفیسرز ہیں میں on the floor of the House یہ بات پوری ذمہ داری کے ساتھ کرتا ہوں کہ میرا کسی کے ساتھ کوئی ذاتی grudge نہیں ہے۔ میں صرف being representative of citizens یہاں پر بات کرتا ہوں جو میرے فرائض منصبی میں بھی شامل ہے کہ میں آ کر پنجاب اسمبلی کے اس اعلیٰ ایوان میں اپنے عوام کے مسائل کو رکھوں۔ وہاں پر ڈی۔آئی۔جی سے لے کر ایس۔پی انوسٹی گیشن اور پھر اس کے بعد بالترتیب جو بھی آفیشلز تعینات ہیں۔ آئی۔جی صاحب میری کسی بات پر یہ نوٹس نہ لیں کہ میں نے یہ figures اپنے طور پر یہاں رکھے ہیں۔ میں جن پولیس آفیشلز کی بات کر رہا ہوں افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ اگر کسی بندے کی انوسٹی گیشن ایس۔ایچ۔او کے پاس چل رہی ہو اور اسے ایس۔پی انوسٹی گیشن کا فون آ جائے کہ وہ فائل میرے دفتر پہنچائیں اور اس کے بعد some of amount طے کر کے 20 ہزار، 25 ہزار، 30 ہزار کیس کے اعتبار کے حوالے سے وہاں پر ریٹ لگائے جا رہے ہیں۔ اس کے بعد جب اس بندے کو ریلیف نہیں ملے گا تو پھر کیا ہو گا؟ پھر یہ ہو گا کہ اس کے اندر ایک resentment پیدا ہونا فطری فعل ہے۔ پھر وہ اپنا بدلہ خود لینے کی ٹھانے گا۔ یہاں پر قدسیہ لودھی صاحبہ نے فرمایا کہ لوگ اتنے زیادہ پریشان ہیں کہ جب ان کو انصاف نہیں ملتا تو پھر وہ اپنا بدلہ خود لینے کی ٹھان لیتے ہیں۔ میری گزارش یہ ہے کہ آئی۔جی صاحب فیصل آباد کا دورہ رکھیں۔ میں نے 2003 میں بھی یہ کہا

تھا اور لاء منسٹر صاحب نے مجھ سے وعدہ کیا تھا کہ آئی جی پنجاب وہاں پر جائیں گے اور وہاں کے تمام منتخب ایم۔پی۔ایز کے ساتھ بیٹھ کر لاء اینڈ آرڈر پر میٹنگ کریں گے لیکن مجھے کہنا پڑ رہا ہے کہ،

نامہ بر تو ہی بتا تو نے تو دیکھے ہوں گے
کیسے ہوتے ہیں وہ خط جن کے جواب آتے ہیں

ہمیں کوئی جواب نہ آیا اور میں انتظار کرتا رہا۔ میرے فاضل ممبران انتظار کرتے رہے کہ آئی۔جی صاحب فیصل آباد تشریف لائیں گے۔ میں نے وہاں پر کوئی اپنا ذاتی مفاد watch نہیں کرنا تھا۔ میں تو شہر میں لاء اینڈ آرڈر کی بگڑتی ہوئی صورتحال پر آئی۔جی صاحب سے میٹنگ کرنا چاہتا تھا۔ میں اب بھی آپ کی وساطت سے ان کو دعوت دیتا ہوں کہ وہ فیصل آباد آئیں اور چیک کریں کہ فیصل آباد جو امن کا گہوارہ ہوا کرتا تھا۔ فیصل آباد جو تاجروں کا شہر ہے، فیصل آباد جو صنعت کاروں کا شہر ہے اور آپ کی جو انٹرنیشنل سطح پر ایکسپورٹ ہو رہی ہے اس میں ستارہ ٹیکسٹائل، ایم ٹیکس اور اس کے علاوہ وہاں پر بے شمار یونٹس موجود ہیں جو پاکستان کی نیک نامی میں اضافہ کر رہے ہیں اور پاکستان کے لئے ریونیو اکٹھا کر رہے ہیں۔ ان حالات کی وجہ سے وہاں پر سائزنگ ایسوسی ایشن والوں نے ہڑتال کی۔ ابھی پانچ دن پہلے وہاں پر سوتر منڈی کے تاجروں نے ہڑتال کی۔ یہاں گیلری میں جرنلسٹ حضرات کھڑے ہوئے ہیں وہ خبر کی تعریف یہ کرتے ہیں کہ خبر اس کو نہیں کہتے کہ کسی کتے نے کسی بندے کو کاٹ لیا کیونکہ کتے کا کام تو بندے کو کاٹنا ہے۔

جناب چیئرمین: شیخ صاحب! پلیز wind up کریں۔

شیخ اعجاز احمد: جناب والا! میں صرف ایک منٹ میں wind up کرنے لگا ہوں۔ خبر اس کو کہتے ہیں کہ بندہ کسی کتے کو کاٹ لے۔ یہ جرنلزم میں precedent اس طرح کرتے ہیں کہ جسے خبر کہتے ہیں اس کی اہمیت کیا ہے؟ آپ اندازہ کریں کہ اگر کوئی گاڑی snatch ہو جائے، کوئی موٹر سائیکل snatch ہو جائے پھر تو یہ ہے کہ یہ routine میں ہو گیا۔ سوتر کے بھرے ہوئے ٹرکوں کو ایک گروہ لوٹتا آ رہا ہے اور اس وقت وہاں پر شہریوں کا 22 کروڑ روپے کا سوتر لٹ چکا ہے۔ لوگوں کو

باندھ کر اپنے گوداموں میں لے جاتے ہیں۔ میں حیران ہوں کہ جب وہ ٹرک کسی کے گودام میں unload ہوتے ہیں ان کو دوبارہ load کر کے کہیں بیچا جاتا ہے تو پھر قانون نافذ کرنے والے ادارے حرکت میں کیوں نہیں آتے؟

جناب چیئرمین! میں گزارش کرتا ہوں کہ پنجاب میں تو جو صورتحال ہے اس بارے میں ساتھی اپنے اپنے شہروں کے حوالے سے بات کریں گے لیکن میں بالخصوص یہ گزارش کروں گا کہ فیصل آباد کے اندر تاجر پیشہ افراد میں بہت زیادہ تذبذب ہے۔ فیصل آباد کا شہری، فیصل آباد کا تاجر، فیصل آباد کا وکیل، ابھی میرے اپنے حلقے میں جناح کالونی کے ایریا میں میاں بیوی دونوں ڈسٹرکٹ بار ایسوسی ایشن کے ممبر تھے۔ اعجاز خان ایڈووکیٹ تھے ان کی اہلیہ ایڈووکیٹ تھیں کوئی ان کے گھر میں داخل ہوا اور اُن کے معصوم بچوں کے سامنے انھیں گولیاں مار کر قتل کر دیا گیا۔ وہاں پر جو یہ دن رات طوفان برپا ہے اگر اس کو نہ روکا گیا اور وہاں پر جو آفیشلز اپنی سیٹوں پر بیٹھے ہوئے ہیں اگر ان کی اس بات پر سرزنش نہ کی گئی کہ یہ ڈکیتیاں کیوں ہو رہی ہیں؟ یہ ریپ کیسز کیوں ہو رہے ہیں؟ یہ گودام کیوں لوٹے جا رہے ہیں؟ عام شہری کی عزت کیوں محفوظ نہیں ہے؟ تاجر ہڑتالیں کرنے پر کیوں مجبور ہیں؟ اگر ان سے یہ باز پُرس نہ کی گئی تو پھر اس شہر کا، اس صوبے کا اور اس پاکستان کا اللہ حافظ ہے۔

میری گزارش ہے کہ ڈی۔ آئی۔جی فیصل آباد سے لے کر نیچے تک سب نے لوٹ مار کا بازار گرم کیا ہوا ہے۔ آئی۔جی صاحب فیصل آباد جائیں ممبران کے ساتھ میٹنگ رکھیں اور ہم ان کو بتائیں گے کہ فیصل آباد کے اندر کیا ہو رہا ہے؟ یہ خفیہ انکوائری کرائیں اگر میری باتیں جھوٹ ہوں تو مجھے بلائیں کہ آپ نے اس دن اسمبلی میں بڑی شعلہ بیاں تقریر کی تھی لیکن ادھر تو کوئی بات ہی نہیں ہے۔ میں نے یہاں پر جو اعداد و شمار رکھے ہیں اس پر بات کریں۔ جب میاں شہباز شریف صاحب اس وطن میں آئے جن کو آنے نہیں دیا جا رہا تھا تو اس وقت پولیس کی طرف سے ہمارے ممبران کے ساتھ جو سلوک روا کیا گیا وہ بھی قابل مذمت ہے۔

جناب چیئرمین، شکریہ۔ اب تشریف رکھیں۔

شیخ اعجاز احمد، جناب چیئرمین! میں on the floor of the House یہ کہنا چاہتا ہوں کہ،

بارش ہوئی جفا کی ستم کی ہوا چلی
ہم وہ چراغ ہیں جو ابھی تک بجھے نہیں
یہ وقت کا جمود ہے ٹوٹے گا ایک دن
ہم جا رہے ہیں جانب منزل رکے نہیں

(نعرہ ہائے تحسین)

جناب چیئرمین، جی شکریہ۔

چودھری تسنیم ناصر، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین، جی، تسنیم صاحب!

چودھری تسنیم ناصر، جناب والا! معزز ممبر نے بڑی اچھی تقریر کی ہے۔ I am proud of that لیکن میں آپ اور آئی۔جی صاحب کی موجودگی میں تمام معزز ممبران سے ایک گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ Are we the ones, who are creating crimes? ہم منتخب لوگ ایم۔پی۔ایز اور ایم۔این۔ایز چاہے وہ حکومت میں ہیں یا اپوزیشن میں اگر پولیس کے ساتھ مل کر جرائم کو کم کرنا چاہیں یا روکنا چاہیں تو روک سکتے ہیں۔ وہ کیسے؟ میں آپ کو اس کی کئی example بتاتا ہوں۔(قطع کلامیاں) آپ میری بات سن لیں۔

جناب چیئرمین، آپ پوائنٹ آف آرڈر پر ہیں؟

چودھری تسنیم ناصر، جناب چیئرمین آپ میری بات سن لیں۔

جناب چیئرمین، اب آپ تشریف رکھیں۔ یہ تقریر کا وقت نہیں ہے۔ تشریف رکھیں۔ محترمہ شہلا راٹھور!

پارلیمانی سیکرٹری برائے سماجی بہبود، شکریہ۔ جناب سپیکر! اس وقت ہمارے ملک کا نہایت اہم موضوع زیر بحث ہے۔ نہ صرف ہمارے ملک کا بلکہ میں سمجھتی ہوں کہ لاء اینڈ آرڈر کی situation تو پوری دنیا میں ایسے ہی چل رہی ہے کہ جس کے لئے اس دنیا میں رہنے والا ہر فرد فکرمند اور بے چین ہے۔ دہشت گردی کی لپیٹ میں نہ صرف پاکستان بلکہ پوری دنیا ہی اس وقت ہے اور اس کے خلاف بہت سے اقدامات کرنا درکار ہیں۔ اس میں بھی کوئی شک نہیں ہے کہ ہمارے ملک میں جو لاء اینڈ آرڈر کی situation چل رہی ہے کوئی خاص اچھی نہیں ہے اور ہم سمجھتے ہیں کہ ایسے issue سے ہم نظریں چرا بھی نہیں سکتے۔ دن کو رات اور رات کو دن ظاہر نہیں کر سکتے کیونکہ یہ وہ issues ہیں جو سب کے سامنے عیاں ہو جاتے ہیں لیکن میں یہ سمجھتی ہوں کہ اس کی جو وجوہات ابھی تک یہاں بیان ہو رہی ہیں درحقیقت وہ نہیں ہیں۔ امن و امان کی صورتحال میں سب سے زیادہ میں سمجھتی ہوں کردار ہوتا ہے معاشی پستی کا اور اخلاقی گراوٹ کا۔ جب معاشرے میں امن و امان کی صورتحال اچھی نہ ہو تو یقیناً اس کے اثرات معیشت پر پڑتے ہیں اور معیشت اگر برباد ہونے لگے تو پھر اخلاقی گراوٹیں خود بخود نمودار ہونے لگتی ہیں۔ میں سمجھتی ہوں کہ اس وقت خاص طور پر جب کہ جنرل پرویز مشرف صاحب نے اس بات پر focus کیا ہے کہ ہمارے ملک کا اہم issue جو امن و امان کا ہے ان کی نظر میں بھی یہ انتہائی اہم ہے۔ وہ خود بھی تین دفعہ اس کی زد میں آ چکے ہیں۔ ہم سمجھتے ہیں کہ انہوں نے جہادی قوتوں کی، ہمارے اندر جہاد کے جو صحیح معنی دیئے ہیں وہ انہوں نے انہی چیزوں کے لئے mention کیا ہے۔ اگر جہاد کرنا ہے تو غربت کے خلاف کرنا ہوگا، اگر جہاد کرنا ہے تو ہمیں جہالت کے خلاف کرنا ہوگا، معیشت کو درست کرنے کے لئے کرنا ہوگا۔ یہ issues اگر ہم درست کر لیں اور ان پر قابو پا لیں تو میں سمجھتی ہوں کہ crimes rate ہمارے اپنے ملک میں بہت کم ہو سکتا ہے۔ چونکہ rape cases میں بھی ہم یہی محسوس کرتے ہیں اس میں زیادہ تر اخلاقی گراوٹ ہے یا جہالت کی وجہ سے ایسے ایسے cases ہم دیکھتے ہیں جن پر یقیناً بہت افسوس ہوتا ہے۔ میں سمجھتی ہوں کہ اس لحاظ سے اور خاص طور پر جو جنرل پرویز مشرف نے focus کیا ہے۔ گزشتہ حکومتیں بھی اسی طرح اس کو مدنظر رکھتیں اور ان چیزوں کے خلاف جہاد کرتیں، جہالت، غربت اور

معاشی پستی کے خلاف جہاد کرتیں تو اب تک ہم بہت بہتر انداز میں امن و امان کے مسئلے کو کنٹرول کر چکے ہوتے۔ میں تو یہ بھی کہوں گی کہ اب موجودہ صورتحال امن و امان کے لحاظ سے جیسی بھی ہے لیکن گزشتہ حکومتوں سے بہت بہتر ہے۔ ہم نے وہ دن بھی دیکھے ہیں' ہم نے وہ خبریں بھی پڑھی ہیں جو ایک سابق وزیراعلیٰ' ایک سابق وزیراعظم کے گھر میں ایک شخص اپنے اوپر مٹی کا تیل ڈال کر ان کی نظروں کے سامنے ہی جل مرتا ہے اور کوئی ان کو نہیں بچاپاتا۔ میں نے وہ خبر بھی پڑھی تھی کہ جب ہماری ایک سابق وزیر اعظم کے سگے بھائی کراچی کی سڑکوں پر بھون کے رکھ دیئے گئے۔ مجھے افسوس ہے کہ ایک وزیر اعظم جب اپنے ایک بھائی کو نہ بچاسکی تو اس وقت باقی عوام کی صورتحال کیا ہو سکتی تھی؛ میں سمجھتی ہوں کہ پنجاب حکومت نے آتے ہی اپنی تمام تر ترجیحات میں سب سے زیادہ importance law and order کو دی اور انہوں نے بے شمار وسائل پولیس کی بہتری کے لئے بھی خرچ کئے ہیں اور آئی۔جی صاحب کے آجانے سے میری بہت امیدیں وابستہ ہیں کیونکہ وہ جتنے dynamic ہیں اور جتنے وہ intelligent ہیں میں سمجھتی ہوں کہ بہت حد تک وہ اس کو کنٹرول کرنے میں کامیاب ہو جائیں گے۔ جنرل پرویز مشرف صاحب کو میں دوبارہ وہ جو دہشت گردی کے خلاف اپنے ملک میں اور پوری دنیا میں کردار ادا کر رہے ہیں میں ان کو' ان کے اس کردار پر خراج تحسین پیش کرتی ہوں۔ شکریہ

جناب چیئرمین، شکریہ۔ محترمہ صغیرہ اسلام!

محترمہ صغیرہ اسلام ، بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۰ شکریہ۔ جناب چیئرمین! سب سے پہلے تو میں اپنی بہن قدسیہ لودھی سے یہ عرض کروں گی کہ انہوں نے ابھی یہ فرمایا کہ اپوزیشن کا کام صرف تنقید کرنا ہے۔ میں یہ عرض کروں گی کہ تنقید جو ہوتی ہے وہ اصلاح کے لئے ہوتی ہے۔ اس تنقید کا مطلب اصلاح کرنا ہے نہ کہ اس کو غلط سائیڈ پرلے کر جانا ہے۔ جب بھی کسی چیز پر تنقید کی جاتی ہے تو اس کا یہ مطلب ہوتا ہے کہ اس کی اصلاح کی جائے۔ اللہ کرے کہ اس وقت جتنی خواتین ادھر بیٹھی ہیں تمام کی تمام وزیر بن جائیں تو ہمیں پھر بھی خوشی ہو گی کہ ہماری بہنیں وزیر بن گئی ہیں۔

جناب والا! امن عامہ کی صورتحال اس حد تک خراب ہے کہ یہ انتہائی افسوسناک ہونے کے ساتھ ساتھ شرمناک بھی ہے۔ ملک میں جس طرح قتل و غارت'ڈاکے' اغواء برائے تاوان' چوریاں اور عزت و ناموس کے نام پر جس طریقے سے قتل ہو رہے ہیں وہ بھی انتہائی تکلیف دہ ہیں۔ ہمارے ملک اور صوبے میں امن و امان کی صورتحال کو بہتر بنانے کے لئے ہر سال بجٹ کا بہت زیادہ حصہ اس پر خرچ کر دیا جاتا ہے۔ مگر جوں جوں بجٹ میں اس کی رقم بڑھتی جا رہی ہے جرائم کی رفتار بھی اسی طریقے سے بڑھتی جا رہی ہے۔

جناب والا! میری ایک بہن نے ابھی یہ بھی کہا ہے کہ پولیس کے کچھ افسر جو جرائم میں ملوث ہیں ان میں سے 7 ہزار کے قریب اہلکاروں کو سزا دی گئی ہے تو اس کا مقصد یہ ہے کہ انہوں نے اس بات کا اعتراف بھی کیا ہے کہ پولیس واقعی ہی جرائم میں ملوث ہے۔ میں آپ کی توجہ اپنے ضلع میں پولیس کے بڑھتے ہوئے جرائم کی پشت پناہی کی طرف دلانا چاہوں گی۔ میرے اپنے ضلع میں پولیس جس طرح سے چوروں ڈاکوؤں اور منشیات فروشوں کی پشت پناہی کرتی ہے اس سے پہلے بھی میں نے اسی floor پر جناب کی توجہ مبذول کروائی تھی لیکن افسوس کہ اس میں سے کسی بات پر بھی عمل نہیں ہوا۔ پولیس اس حد تک دندناتی پھرتی ہے آج سے تقریباً سال سوا سال پہلے اسی floor پر راجہ بشارت صاحب سے عرض کی تھی کہ میرا سگا بھانجا جو قتل ہو گیا ہے وہ صرف اور صرف پولیس کی ملی بھگت سے قتل ہوا ہے لیکن کوئی بھی ابھی تک ان ملزموں کو نہیں پکڑ سکا ہے۔ تھوڑے دن پہلے میں نے آئی۔جی پولیس سے بھی درخواست کی تھی' انہوں نے یقین دہانی ضرور کروائی تھی لیکن صرف یقین دہانی کی حد تک۔ پولیس کے آفیسرز جو ہیں وہ اتنے بے لگام ہو چکے ہیں کہ ان کو لگام ڈالنے کی ضرورت ہے۔ جب ان کی اے۔سی۔آر ضلعی ناظم لکھیں گے تو وہ جرم کیوں نہ کریں گے۔ ان کو تو جناب ضلعی ناظم کی خوشامد کی ضرورت ہے۔

جناب چیئرمین میں اپنے ضلع میں' اپنے حلقہ مرید کے میں ہونے والے ان معصوم بچوں کے قتل کی طرف آپ کی توجہ مبذول کروانا چاہوں گی جس طرح مرید کے میں یکے بعد دیگرے پانچ قتل ہوئے اور بڑی بے دردی سے ہوئے۔ اگر پہلے ہی قتل کے اوپر پولیس کے

کانوں تک جوں رینگ جاتی یا پولیس کو اس بات کا احساس ہوتا کہ قتل ہونے والے ان کے اپنے بھی کوئی عزیز ہو سکتے ہیں تو یہ پانچ قتل نہ ہوتے۔ جس طریقے سے پانچ ماؤں کی گودیں اُجڑی ہیں وہ اس طریقے سے نہ اُجڑتیں۔ اب بھی جن ملزموں کو پکڑا گیا ہے اس بات کا کوئی ثبوت نہیں کہ وہ واقعی ہی ملزم ہیں یا ویسے ہی انہیں پکڑ لیا گیا ہے' امن و امان کی صورتحال کا اندازہ تو اس بات سے بھی لگایا جا سکتا ہے کہ ہمارے جنرل صاحب جو صدر پاکستان ہونے کا دعویٰ بھی کرتے ہیں ان کے اوپر جس طرح سے خود کش حملہ کیا گیا ہے' یہ امن و امان کی ایک خوبصورت صورتحال تھی۔ آج میرا خیال یہ کہتا ہے کہ حکومت پنجاب کے لئے انتہائی شرمناک بات ہے کہ ان کے اتنے حفاظتی انتظامات ہونے کے باوجود ان کے صدر کے اوپر اس طریقے سے خود کش حملہ ہو جائے۔ وزیراعلیٰ پنجاب کے اپنے حلقے میں سولہ افراد کا اس طرح بھیانک قتل امن و امان کی صورتحال بتاتا ہے۔ اس کے علاوہ ہمارے قابل احترام منسٹر کو اغواء کر کے لے جانا امن و امان کی صورتحال بتاتا ہے۔ ہمارے منسٹروں سے گاڑیاں چھین لینا' منسٹروں کے گھروں کے اوپر حملہ کر دینا۔ اگر منسٹروں کا یہ حال ہے تو اس ملک میں ہم جیسے غریب آدمی کو کیا تحفظ ملے گا؟

جناب چیئرمین! میں آپ کی توجہ جوہر آباد میں ایک جاگیردار کی اس اجارہ کی طرف دلانا چاہوں گی۔ اس کی اجارہ کے سامنے ایک ریڑھی والے نے ریڑھی نہ ہٹائی تو اس نے نہ صرف اسے قتل کیا بلکہ چھ افراد کو اور قتل کیا' اس کے گھر کو آگ لگا دی اور اس کے دیگر اہل خانہ کو یرغمال بنا لیا۔ مغل پورہ میں ایک ہی خاندان کے چھ افراد کا قتل ہوا لیکن ملزم ابھی تک گرفتار نہیں ہوئے۔

جناب چیئرمین! ہم جب اپنے ملک میں امن و امان قائم کرنے کے لئے امریکی حکومت سے امداد لیں گے۔ جب ہم امریکہ کو دعوت دیں گے کہ وہ ہمارے ملک میں آ کر یہاں امن و امان قائم رکھے تو یہ چیز انتہائی تکلیف دہ ہے۔ آج تک کسی بھی حکومت کے کسی حکمران نے امریکہ کو اس طریقے سے ملک میں مداخلت کرنے کی اجازت نہیں دی جس طریقے سے مسلمانوں کا قتل عام اس جنرل مشرف نے اپنے امریکی آقاؤں کے کہنے پر کروایا ہے اس سے بڑی شرمناک صورتحال کوئی نہیں۔ میں اس floor پر جنرل مشرف کو اس بات پر تنبیہ کرتی ہوں کہ وہ اپنے آقاؤں کو خوش کرنے کے لئے اس طریقے

سے مسلمانوں کا بے دردی سے قتل عام بند کریں۔ نہیں تو اگر ایک دفعہ تمام پاکستانی جاگ اٹھے تو پھر شاید نہ وہ رہے گا اور نہ اس کے دوست رہیں گے۔ شکریہ۔ (قطع کلامیاں)

جناب چیئرمین، ٹائم ملے گا' بے شک گیارہ بج جائیں۔ آپ صبر کریں۔ جب تک ہم سب کی تقریریں نہیں سن لیں یہ adjourn نہیں کریں گے۔ تشریف رکھیں۔ اب میں چودھری زاہد پرویز کو floor دیتا ہوں۔

چودھری زاہد پرویز، جناب چیئرمین! آپ نے مجھے لاء اینڈ آرڈر پر بات کرنے کا موقع فراہم کیا۔ یوں تو جرائم ہر دور میں ہوتے چلے آرہے ہیں لیکن میں نے جو سنا ہے یا اب اپنی آنکھوں سے جو دیکھا ہے کہ جب اس ملک میں جنرل موسیٰ گورنر تھے تو اس وقت انہوں نے ڈکیتوں' چوروں اور عزتیں لوٹنے والے بڑے لوگوں کو پار لگا کر ان کا قلع قمع کیا تھا۔ جب اس طرح کے بڑے لوگوں کے ساتھ بڑی سختی سے نمٹا گیا تو جرائم بڑی حد تک کم ہو گئے تھے۔ دوسری مرتبہ جب اس صوبہ پنجاب میں گورنر جناب مصطفیٰ کھر اور جب وہی وزیر اعلیٰ پنجاب تھے تو انہوں نے اپنے دور میں ڈاکوؤں اور بڑے بڑے قاتلوں کو تہہ ڈالی اور انہیں پار کر دیا جس سے معاشرے میں ایک سکون آیا تھا۔ میں سمجھتا ہوں پولیس جہاں غلط کام کرتی ہے لیکن میرے نزدیک جو آدمی کسی کی عزت سے کھیلتا ہے' جو اتنے اتنے قتل کرتا ہے اور اسے بھی اگر مار دیا جائے تو اس میں کوئی مضائقہ نہیں ہے۔ آپ دیکھیں کہ پچھلے دنوں ہمارے ایک ایم۔پی۔اے آجاسم شریف کا کزن ایک کیس میں گواہی دینے سیشن کورٹ گیا۔ جب وہ باہر نکلا تو اس کے مخالفین نے اسے قتل کر دیا۔ جب کوئی آدمی کسی کی گواہی نہ دے سکے اور گواہی دینے پر قتل کر دیا جائے تو اس طرح قتل کرنے والوں کو بھی جینے کا کیا حق ہے؟ جو قانون کی کوئی پرواہ بھی نہیں کرتے تو ایسے لوگوں کو ٹھکانے لگا دینا میں سمجھتا ہوں کوئی بری بات نہیں ہے۔

جناب چیئرمین! گو میرا تعلق پاکستان پیپلز پارٹی سے ہے لیکن جس وزیراعلیٰ نے اچھے کام کئے میں اس کی تعریف کروں گا۔ میاں شہباز شریف نے بھی بڑے لوگوں سے آہنی ہاتھوں سے

نمٹا۔ اس کے دور میں ڈاکوؤں اور قاتلوں کو خوف تھا کہ شہباز شریف نہیں چھوڑے گا۔ جہاں بھی کوئی بڑا جرم ہوتا تھا شہباز شریف خود وہاں پہنچ جاتا تھا اور وہاں کے ایس۔پی اور ایس۔ایچ۔او کو یہ پتا ہوتا تھا کہ سی۔ایم نے یہاں آ جانا ہے۔ وہ پرچہ بھی درج کرتے تھے' ایسے لوگوں کو پکڑواتے بھی تھے اور انہیں مار بھی دیتے تھے۔ یہ ایک اچھی بات تھی۔ میں آج کے وزیراعلیٰ پرویز الہیٰ کو بھی یہ مشورہ دوں گا کہ جہاں اس طرح کے جرم ہوتے ہیں وہاں کم از کم آپ جایا کریں۔ وہاں ایس۔پی موجود ہو' وہاں علاقے کا ایس۔ایچ۔او موجود ہو اور انہیں پتا ہو کہ کن ظالموں نے ان لوگوں پر ظلم کیا ہے' انہیں کڑی سزا ملے۔ اگر وہ خود نہیں جا سکتے تو کم از کم راجہ بشارت صاحب موقع پر ضرور جایا کریں۔ اس سے پنجاب میں کافی حد تک امن و امان کا مسئلہ قائم رہ سکتا ہے۔

جناب چیئرمین! میں یہاں ایک اور عرض کروں گا کہ اگر حکومت پولیس سے اپنے سیاسی مخالفین کو کچلنے کا کام نہ لے تو یہ کئی بُرے کاموں سے رک سکتی ہے۔ جب آپ ان سے اپنے سیاسی مخالفین کے ساتھ زیادتی کرواتے ہیں تو یہ اس کی آڑ میں اپنی بھی من مانیاں کرتے ہیں۔ یہاں لاء اینڈ آرڈر پر بات ہو رہی ہے آپ صبح اخبار پڑھ کر دیکھ لیں' بے شک لاہور ہے' گوجرانوالہ' فیصل آباد' شیخوپورہ' سیالکوٹ یا گجرات ہے یہ کم از کم سنٹرل پنجاب ہے جتنے جرائم یہاں ہوتے ہیں اتنے پورے پاکستان میں نہیں ہوتے۔ خاص طور پر سنٹرل پنجاب میں امن و امان کی صورتحال بہت خراب ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ جتنے بھی ڈی۔ایس۔پی اور انسپکٹر level کے لوگ ہیں ان میں سے شاید ہی کوئی بندہ دیانتدار ہو گا۔ یہاں پر سرِ عام تھانے بکتے ہیں' منتھلیاں لیتے ہیں' لوگوں کے خلاف پرچے دینے کے پیسے لیتے ہیں' پرچے خارج کرنے کے پیسے لیتے ہیں' بے گناہ آدمیوں کو پکڑ کر' بے گناہ کرنے کے پیسے لیتے ہیں۔ میں یہ باتیں آئی۔جی صاحب کو اس لئے بتا رہا ہوں کہ یہ آج کی حقیقتیں ہیں۔ آئی۔جی صاحب کو چاہئے کہ دیانتدار' اچھے اور فرض شناس ایس۔پی لگائیں جس طرح کہ شہباز شریف صاحب کے دور میں لگے تھے اور پیسے لے کر ایس۔ایچ۔او تھانوں میں depute نہ کریں۔ اگر کوئی ایس۔ایچ۔او پیسے دے کر لگے گا تو ظاہر ہے وہ لوگوں کی پوری کھال اُتارے گا۔ اگر ان باتوں پر عملدرآمد کیا جائے تو امن و امان کی حالت بہتر ہو سکتی ہے۔ میں صرف لاء اینڈ آرڈر کی بات کر رہا ہوں

ادھر ادھر کی باتیں نہیں کر رہا۔ میں یہ بات وثوق سے کہتا ہوں کہ جن لوگوں کے خلاف درخواستیں ہوتی ہیں ایس۔ایچ۔او یا اے۔ایس۔آئی ان کے گھروں میں دروازے توڑ کر داخل ہو جاتے ہیں اور پھر بے گناہ بندے چھڑانے کے بھی پیسے لئے جاتے ہیں۔

جناب چیئرمین! سیٹوں کی بات یہ ہے کہ آپ دیکھیں کہ تین چار دن پہلے نارووال یا شکرگڑھ سے ٹریژری بنچز کا کوئی ایم۔پی۔اے یہاں رونا رو رہا تھا کہ میرے ساتھ شکرگڑھ کی پولیس نے بڑی زیادتی کی ہے اور مجھے کھنٹہ حبس بے جا میں رکھا ہے۔ اگر آپ کے ایم۔پی۔اے محفوظ نہیں تو باقی کیا کر سکتے ہیں؟

جناب چیئرمین، ڈاکٹر شفیق صاحب!

جناب ارشد محمود بگو، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین، پوائنٹ آف آرڈر۔ جناب ارشد محمود بگو صاحب!

جناب ارشد محمود بگو، جناب چیئرمین! آپ نے کل ڈاکٹر شفیق صاحب کے متعلق یہاں پر رولنگ دی تھی۔ آج لاء اینڈ آرڈر پر بحث ہو رہی ہے' یہ serious بحث ہے۔ آئی۔جی پنجاب' ہوم سیکرٹری اور پریس والے ہمیں دیکھ رہے ہیں۔ ہم یہاں پر لاء اینڈ آرڈر کی صورتحال پر بحث کر رہے ہیں' لوگوں پر ڈاکوؤں کی ظلم و زیادتی کی بات کر رہے ہیں اور آپس میں ہنسی اور مذاق بھی کر رہے ہیں۔ یہ اچھی روایت نہیں ہے۔ اس لاء اینڈ آرڈر کی بحث کو سنجیدگی سے چلنے دیں۔ یہ تو ہمارا اپنا مسئلہ ہے۔ اس کو پرسوں پر رکھ لیں۔ اس طرح وقت ضائع نہ کیا جائے۔

جناب چیئرمین، ڈاکٹر صاحب! ان کی رائے مناسب ہے۔

وزیر آبکاری و محصولات، جناب چیئرمین! بات یہ ہے کہ میری شخصیت پر براہ راست الزام لگا ہے۔ مجھے بحیثیت ایک ممبر کے ٹائم دیا جائے تاکہ میں جواب دے سکوں۔

جناب چیئرمین! جھنگ سے رکن اسمبلی جناب نجف عباس سیال صاحب نے 26-5-2004 کو فیصل آباد ڈویژن میں ایکسائز کی بھرتیوں کے سلسلہ میں میری ذات پر الزام لگایا تھا کہ فیصل آباد

ڈویژن میں جتنی بھرتیاں ہوئی ہیں اس میں 80 فیصد میرے حلقے کے لوگ ہیں۔ میں نے اس بے بنیاد الزام کے جواب میں یہ عرض کیا تھا کہ اگر یہ ثابت ہو جائے کہ یہ الزام صحیح ہے اور محکمہ ایکسائز میں 80 فیصد بھرتیاں میرے حلقے سے تعلق رکھتی ہیں تو میں مستعفی ہو جاؤں گا اور اگر یہ الزام غلط ہو تو موصوف کو مستعفی ہو جانا چاہئے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب چیئرمین ! میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ آج 16 ماہ اور 27 دن مجھے وزیر بنے ہوئے ہو گئے ہیں لیکن اللہ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ کوئی غلطی نہیں کی' کوئی غلط کام نہیں کیا اور اس سلسلے میں میں روزانہ اپنا محاسبہ خود کرتا ہوں۔ اگر مجھ پر یہ الزام لگتا کہ P.C بھوربن میں کمرے reserve نہیں ہوئے تو یہ ٹھیک تھا۔ اگر مجھ پر یہ الزام لگتا کہ گاڑی کے پرکشش نمبر نیلامی کے بغیر دیئے گئے' یہ بھی درست ہے۔ اگر مجھ پر یہ الزام لگتا کہ تقرریوں کے سلسلے میں' میں نے ڈسٹرکٹ کمیٹیوں کو فون نہیں کئے' یہ بھی ٹھیک تھا۔ اگر میں نے کسی کے ٹی۔اے /ڈی۔اے پر غلط دستخط کئے تو یہ الزام بھی صحیح تھا۔ حضور والا! شراب کے کریٹ بھی نہیں جا سکتے کیونکہ میں خود نہیں پیتا۔ Non Alcoholic Minister for Alcoholic Department۔ آج میں یہ بتانا چاہتا ہوں کہ مجھے اپنے جرائم کا پتا ہے۔

(اذان عشاء)

جناب چیئرمین: جی' ڈاکٹر صاحب!

وزیر آبکاری و محصولات : جناب چیئرمین! میں یہ عرض کر رہا تھا کہ میں نے حتی الامکان کوشش کی ہے کہ محکمہ کو ایمانداری کے ساتھ چلایا جائے اور اپنی ذات تک کم از کم میں اس بات کی گارنٹی دیتا ہوں کہ میں نے صحیح طور پر چلنے کی کوشش کی ہے اور آئندہ بھی چلتا رہوں گا۔ میں نے نہ غلط سفارش مانی ہے اور نہ آئندہ مانوں گا۔ اب جہاں تک ریکروٹمنٹ کا سلسلہ ہے تو اس سلسلہ میں' میں اپنے بھائی نجف عباس سیال صاحب کی خدمت میں یہ حقائق بتانا چاہتا ہوں کہ فیصل آباد ڈویژن میں کل 13 سیٹیں تھیں۔

رانا ثناء اللہ خان، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین، جی، رانا ثناء اللہ خان!

رانا ثناء اللہ خان، جناب سپیکر! آج لاء اینڈ آرڈر پر بحث ہو رہی تھی اور ہاؤس کا وقت اس کے لئے مختص تھا۔ اب اگر اس میں وزیر موصوف اپنے کریکٹر پر بحث کرنا چاہتے ہیں تو اس کے لئے کوئی اور وقت یا دن رکھ لیا جائے یا پھر انھوں نے اگر اپنے کریکٹر پر ہی بحث کرنی ہے تو اس کے لئے آپ لاء اینڈ آرڈر کی بحث معطل کر دیں اور ان کے کریکٹر کے اوپر بحث کر لیتے ہیں۔ ان کو منسٹر اس لئے نہیں بنایا گیا کہ یہ بھوربن میں کمرہ بک نہ کرائیں، اگر یہ نہیں کروا سکتے تو نہ کروائیں۔ بات یہ ہے کہ یہ بتائیں کہ کیا ان کے محکمے میں غلط ٹیکسیشن ہونا بند ہو گئی ہے؟ ان کے محکمے میں کرپشن ختم ہو گئی ہے؟ ان کے محکمے میں غلط شراب کے پرمٹ جاری ہونا بند ہو گئے ہیں؟ کیا ان کے محکمے میں بغیر پرمٹ شراب کی فروخت بند ہو گئی ہے؟ ان کو منسٹر اپنے محکمے کی کارکردگی کو بہتر بنانے کے لئے بنایا گیا ہے نہ کہ ان کے اپنے ذاتی کردار کے حوالے سے کہ میں شراب نہیں پیتا تو نہ پیئیں۔ میں بھوربن میں کمرہ بک نہیں کرواتا تو ٹھیک ہے، آپ نہ بھوربن میں کمرہ بک کروائیں اور فیصل آباد میں رہیں لیکن بات یہ ہے کہ اگر آپ نے ایکسائز کے محکمے پر بحث کرنی ہے تو اپنا کریکٹر بطور منسٹر آپ نے discuss کرنا ہے تو اس کے لئے آپ وقت رکھیں۔ ہم آپ کو بتائیں گے کہ بطور منسٹر آپ کے محکمے میں کیا کیا کرپشن ہے، کیا کیا معاملات ہیں اور آپ نے جو 16 ماہ 27 دن گنے ہیں۔ اس میں ہر روز ہم آپ کو بتائیں گے کہ آپ کے محکمے میں کون کون سی خرابیاں آپ کی وجہ سے آئی ہیں۔ اگر آپ نے اس پر بحث کرنی ہے تو اس کے لئے آپ ٹائم رکھیں۔

جناب چیئرمین، آپ تشریف رکھیں۔ وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور، جناب چیئرمین! میں انتہائی افسوس کے ساتھ یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ پچھلے پانچ سات دن سے جب سے یہ اجلاس شروع ہوا ہے یہ سلسلہ چل رہا ہے کہ ڈاکٹر صاحب وضاحت دینا چاہتے ہیں۔ اگر کسی دوست نے کوئی بات کی ہے تو میں سمجھتا ہوں کہ ہم سارے ساتھی

یہاں پر بیٹھے ہوئے ہیں' غلط فہمی بھی ہو سکتی ہے' کسی کی طرف سے کوئی غلط بات بھی آسکتی ہے لیکن میں سمجھتا ہوں کہ اس کو اس حد تک نہیں لے کر جانا چاہئے جیسا کہ رانا صاحب نے فرمایا ہے کہ باقی ساری کارروائی کو معطل کر کے ہم اس issue کو take up کرلیں۔ لہذا میری آپ سے استدعا ہو گی اور اس سے پہلے میں نے ڈاکٹر صاحب سے علیحدگی میں بھی بات کی ہے' اس کے بعد میں نے جناب سپیکر صاحب سے بات کی اور میں نے معزز رکن سے یہ گزارش کی کہ یہ ایک ایسا معاملہ ہے اور اگر فرض بھی کر لیں کہ یہ صحیح بھی ہے تو پھر بھی میں سمجھتا ہوں کہ اس کا حل موجود ہے۔ اس کا حل نکالا جا سکتا ہے اس لئے میری آپ سے استدعا ہو گی چونکہ اس وقت آپ صدارت فرما رہے ہیں تو آپ براہ مہربانی یہ رولنگ فرما دیں کہ یہ دونوں حضرات آپ کے پاس بیٹھ جائیں' جناب سپیکر کے چیمبر میں بیٹھ جائیں اور اپنا اپنا موقف بتا دیں۔ جس نتیجے پر جناب چیئرمین یا جناب سپیکر پہنچیں' آپ معزز ایوان کو بتا دیں۔ وہ سب کے لئے قابل قبول ہو گا لیکن میں سمجھتا ہوں کہ ہمیں یہاں پر اس قسم کی بحث سے اجتناب کرنا چاہئے۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس معزز ایوان کا اس بات سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ اگر کوئی بات ثابت ہو جاتی ہے تو علیحدہ بات ہے پھر دیکھ لیں گے لیکن میں آپ سے استدعا کرتا ہوں کہ اس بحث کو ختم کیا جائے اور آپ اپنے چیمبر میں بات کریں۔ شکریہ

جناب چیئرمین، شکریہ۔ میں کل چیمبر میں آپ دونوں کی باتیں سن لوں گا۔ اس کے بعد رپورٹ یہاں پیش کر دی جائے گی۔ اب میں محترمہ شاہینہ اسد کو floor دیتا ہوں۔ جی' محترمہ شاہینہ اسد صاحبہ!

رانا آفتاب احمد خان، پوائنٹ آف آرڈر۔

محترمہ شاہینہ اسد، جناب چیئرمین! آپ کا بہت شکریہ کہ آپ نے مجھے floor دیا---

رانا آفتاب احمد خان، جناب چیئرمین! یہ جو unpleasant scene ہو رہا ہے یہ کوئی اچھی روایت نہیں ہے---

محترمہ شاہینہ اسد، جناب چیئرمین! آپ نے floor مجھے دیا ہے۔ پلیز! میری طرف متوجہ ہوں۔

جناب چیئرمین، وہ پوائنٹ آف آرڈر پر ہیں۔ جی' راناصاحب!

رانا آفتاب احمد خان، جناب چیئرمین! میری بات سن لیں۔ ایک وزیر صاحب کے متعلق انہوں نے جواب دیا ہے۔ اس کا ایک آسان طریقہ یہ ہے کہ انہوں نے جو بھرتیاں کی ہوئی ہیں آپ ان کی ایک لسٹ لے لیں۔ متعلقہ ممبر کو کہیں کہ وہ اس کو verify کرے' اس کے بعد discuss کر لیں گے۔

جناب چیئرمین، لسٹ آ گئی ہے۔ جی' محترمہ شاہینہ اسد!

محترمہ شاہینہ اسد، بہت شکریہ۔ جناب چیئرمین! ہم سمجھتے ہیں کہ۔۔۔

جناب چیئرمین، آپ نے کل تقریر میں حصہ لیا تھا۔ پھر آپ پلیز مہربانی کریں۔ اگر آپ نے تقریر میں حصہ لے لیا ہے تو بیٹھ جائیں۔

محترمہ شاہینہ اسد، جناب چیئرمین! میں نے تقریر نہیں کی۔

جناب چیئرمین، چلو۔ دو تین منٹ بات کر لیں۔

محترمہ شاہینہ اسد، جناب چیئرمین! اس دور حکومت میں ہم خوش قسمت ہیں' ہمارے عوام خوش قسمت ہیں' پنجاب کے لوگ خوش قسمت ہیں کہ آج انہیں ایک نبض شناس وزیر اعلیٰ میسر آیا ہے۔ یہ وہ وزیراعلیٰ ہیں جن کی پہلے دن سے یہی کوشش ہے کہ مسائل پر قابو پانا ہے۔ مسئلے قوموں کو درپیش ہوتے ہیں لیکن بات قیادت کی ہوتی ہے۔ بعض قیادت مسائل پیش کرتی ہے اور بعض قیادتیں مسائل کا حل پیش کرتی ہیں اور ہم خوش قسمت ہیں کہ ہمارے وزیراعلیٰ چودھری پرویز الٰہی وہی لیڈر ہیں جو مسائل کا حل لے کر ہمارے ساتھ آئے ہیں اور انشاء اللہ ہم مسئلوں کو حل کریں گے۔ لاء اینڈ آرڈر ایک مسئلہ ضرور ہے لیکن کیا اس کا حل نہیں ہے؟ میں سمجھتی ہوں کہ ہمارے وزیراعلیٰ نے آتے ہی اپنے بجٹ میں سے پانچ ارب کا خطیر فنڈ پولیس کے لئے رکھا۔ یہ خطیر رقم ہے اور انشاء اللہ اس کے نتائج آنے والے وقت میں بہت بہتر ہوں گے۔ تنقید کرنا بہت آسان ہوتا ہے

لیکن ہم پولیس کی ان قربانیوں کو بھی نہیں بھول سکتے جب وہ ڈاکوؤں کو پکڑتے ہوئے شہید ہو جاتے ہیں' جب وہ اپنی جان قربان کر دیتے ہیں' جب وہ بہت سی چوریوں کو پکڑ لیتے ہیں' ہم ان چیزوں کو کیسے بھول سکتے ہیں؛ لیکن تنقید برائے تنقید کسی بھی ترقی یافتہ قوم کا شیوہ نہیں ہوتا۔ ہمیں اپنے ذہن کو اور اپنے رویوں کو تبدیل کرنا چاہئے۔ ہمیں تجاویز دینی چاہئیں' ہمیں بتانا چاہئے کہ مسئلے کا حل کیا ہے؛ ہمیں اب مسائل پر رونا پیٹنا ختم کر دینا چاہئے کیونکہ رونا پیٹنا بہت آسان ہوتا ہے لیکن اس مسئلے کا حل نکالنا سب سے مشکل ہوتا ہے۔ میں اسی سلسلے میں چند تجاویز پولیس کے اعلیٰ افسران کو دینا چاہوں گی۔ اگرچہ چیزیں چھوٹی ہوتی ہیں لیکن ان کے جو نتائج ہوتے ہیں وہ بہت بڑے ہوتے ہیں۔ میں چھوٹی سی مثال دیتی ہوں کہ بیریئرز جو جگہ جگہ لگائے جاتے ہیں ان بیریئرز سے عوام کو بہت تکلیف پہنچتی ہے۔ میں جانتی ہوں کہ بیریئرز کے لئے آپ تین پوائنٹ رکھتے ہیں "اے۔بی۔سی" لیکن پولیس کے ہمارے جوان بعض اوقات ان بیریئرز کو misuse کرتے ہیں۔ جناب! میں آپ کے توسط سے آئی۔جی پنجاب سے یہ درخواست کروں گی کہ بیریئرز عوام کی تکلیف کے لئے نہیں ہونے چاہئیں بلکہ ان کے سکھ کے لئے ہونے چاہئیں۔ ہماری پولیس کے پاس ہتھیار بہت قدیم ہیں۔ میں یہ بھی ایک تجویز دوں گی کہ modern ammunition فراہم کرنا چاہئے۔

جناب چیئرمین، محترمہ! پلیز تشریف رکھیں۔ جی' سمیع اللہ خان! ٹائم ایک گھنٹے کے لئے مزید بڑھایا جاتا ہے۔ ٹائم دس بجے تک کیا جاتا ہے۔

جناب سمیع اللہ خان، شکریہ۔ جناب چیئرمین! اس سے پہلے کہ میں لاء اینڈ آرڈر پر بات کروں۔ اس میں دو تین factors ایسے ہیں کہ جن کا میں ذکر کرنا چاہتا ہوں۔ چونکہ پولیس تو ایک آلہ ہے جس کے ذریعے آپ جرائم پر قابو پاتے ہیں۔ لیکن میں دو تین چیزوں کا ذکر کرنا ضرور چاہوں گا کہ جو اس سارے issue پر اثرانداز ہوتے ہیں۔ اس میں پہلے نمبر پر یہ ہے کہ ملک کی جو معاشی صورتحال ہے اور خصوصی طور پر اگر کسی ملک میں معاشی ناہمواری بہت زیادہ ہو تو یقینی بات ہے وہاں جرائم کا

بڑھنا بالکل لازم ہو جاتا ہے۔ اسی طرح دوسرا factor یہ ہے کہ اگر آبادی میں اضافہ بہت زیادہ ہو جائے تو تب بھی یہ چیز جرائم پر اثرانداز ہوتی ہے اور میں اس حوالے سے ضرور بات کرنا چاہوں گا کہ مہذب معاشرہ اور جمہوری معاشرہ میں جرائم کنٹرول ہو ہی نہیں سکتے جب تک کہ اس ریاست کے جو تین ستون ہیں وہ اپنا کام خوش اسلوبی سے نہ کریں۔ اس میں پارلیمنٹ' جوڈیشری اور انتظامیہ ہے۔ بد قسمتی یہ ہے کہ جس پارلیمنٹ کو وطن عزیز میں بہت بااختیار ہونا چاہئے وہ پارلیمنٹ بے اختیار ہے۔ جناب چیئرمین! جس ریاست میں جوڈیشری کو آزاد ہونا چاہئے۔ بد قسمتی کی بات ہے کہ اس ملک میں وہ جوڈیشری زنجیروں میں بندھی ہوئی اپنے فیصلے دیتی ہے۔ جس ریاست میں انتظامیہ کا کردار انتہائی مؤثر ہونا چاہئے وہاں انتظامیہ کی نظریں اس وقت کے حکمرانوں کے اشاروں کی طرف ہوتی ہیں۔ یہ المیہ ہے کہ جب وزیراعلیٰ کے اپنے ضلع میں اٹھارہ افراد قتل ہو رہے ہیں' اس کی priority کو دیکھیں کہ عین اس وقت وزیراعلیٰ خوشخبریوں کی تلاش میں نکلا ہوا ہے۔ ہم انڈیا سے ہر چیز سیکھتے ہیں۔ انڈیا 1974 میں ایٹم بم کا ٹیسٹ کرے تو ہم ڈاکٹر قدیر کو لے کر آجاتے ہیں۔ انڈیا دھماکا کرے تو ہم اس کے چند دن بعد دھماکا کرتے ہیں۔ لیکن جمہوری میدان میں' پارلیمنٹ کی بالادستی کے میدان میں ہم انڈیا سے کوئی سبق حاصل نہیں کرتے۔ بی۔جے۔پی اور کانگرس کا فرق صرف 28 سیٹوں کا تھا۔ پارلیمنٹ کا اجلاس ہوا وہاں ان کے ایک وزیر پرموہن مہاجن نے کھڑے ہو کر کہا کہ جناب واجپائی! فرق صرف 28 سیٹوں کا ہے۔ 137 ممبران وہ ہیں جو آزاد یا دیگر چھوٹی پارٹیوں سے ہیں۔ اگر آپ اجازت دیں تو یہ 28 کا فرق دور کیا جا سکتا ہے۔ واجپائی نے اس کو ڈانٹ دیا لیکن پاکستانی سیاست کے واجپائی ایک ایک خوشخبری کے لئے بھول جاتے ہیں۔ ان کی priority دیکھیں کہ جس وقت اپنے ضلع میں اٹھارہ افراد کا قتل ہو رہا ہے' وہ ملک اعد کی اس قوم کو خوشخبری سنا رہے ہیں۔ جب حکمرانوں کی ترجیحات ایسی ہوں گی تو پھر اس معاشرے میں یقین جانیے چور اور سپاہی کے ایک ہی معنی ہیں۔ اس ملک میں آج وکیل اور جج ایک ہی معنی میں سنے جاتے ہیں ۔ جناب اس ملک میں آپ نے ڈکیتوں' چوروں اور ڈاکوؤں کو اور دہشت گردوں کو کیا کنٹرول کرنا ہے۔ جب اس ملک میں جاوید ہاشمی دہشت گرد ہو اور فیصل صالح حیات پیٹریاٹ ہو اس ملک میں لاء اینڈ آرڈر کی صورتحال کیسے

ٹھیک ہو سکتی ہے؟ جناب جس ملک میں ایک شخص آصف زرداری کسی ایک دن کی سزا کے بغیر عمر قید کی سزا بھگتے اور [*****************]

جناب چیئرمین، یہ الفاظ کارروائی سے حذف کئے جاتے ہیں۔

جناب سمیع اللّٰہ خان، جناب چیئرمین! اس ملک میں لاء اینڈ آرڈر کے سلسلے میں نمائشی اقدامات سے جرائم میں کمی نہیں آسکتی اور ہم نے اس ملک کی 55 سالہ تاریخ میں دیکھا ہے کہ یہ lips service جو پولیس کے حوالے سے ہوتی ہے وہ دُور نہیں ہو سکتی۔ دنیا میں کوئی ملک دکھا دیں جہاں پارلیمنٹ کی بے اختیاری 'جوڈیشری کی قید اور انتظامیہ کی کاسہ لیسی ہو اور وہاں امن و امان کی صورتحال بہتر بھی ہو جائے۔ جب تک ہم ان تین اداروں کو درست نہیں کریں گے۔ وطن عزیز میں جب تک پارلیمنٹ طاقتور نہیں ہو گی 'جب تک جوڈیشری آزاد نہیں ہو گی اور جب تک اس ملک کی انتظامیہ موثر نہیں ہو گی اس وقت تک کبھی امن و امان کی صورتحال بہتر نہیں ہو سکتی۔ شکریہ

جناب چیئرمین، محترمہ خالدہ منصور صاحبہ!

صاحبزادہ مزمل الرشید عباسی، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین، جی 'فرمائیں!

صاحبزادہ مزمل الرشید عباسی، جناب چیئرمین! یہاں پر امن و امان کے متعلق بحث ہو رہی ہے مگر میں آپ کی خدمت میں عرض کروں گا کہ اب تک جتنے بھی معزز ممبران نے بات کی ہے تو کسی نے بھی امن و امان کی صورتحال کو بہتر بنانے کی تجاویز نہیں دیں۔

جناب چیئرمین، آپ تشریف رکھیں۔ جی 'خالدہ منصور صاحبہ!

---

* بحکم جناب چیئرمین الفاظ کارروائی سے حذف کئے گئے۔

محترمہ خالدہ منصور، جناب چیئرمین! آپ کا شکریہ کہ آپ نے مجھے بات کرنے کا موقع دیا۔ یہاں پر ملک میں امن و امان کی صورتحال سے متعلق بات ہو رہی ہے میں سمجھتی ہوں کہ ریاست بنتی ہے اور اس ریاست کو چلانے کے لئے حکومتیں بنتی ہیں اور اس حکومت کا سب سے اولین فرض یہ ہوتا ہے کہ عوام کی حفاظت کرنا' ان کے جان و مال کی حفاظت کرنا اور ان کا تحفظ کرنا۔ کیا ہم سمجھتے ہیں کہ ہمارے صوبے میں یہ سب کچھ حکومت کر رہی ہے؟ بالکل نہیں۔ اخبارات اس بات کا دعویٰ کرتے ہیں کہ جب لوگ صبح اخبار پڑھتے ہیں تو ان کا بلڈ پریشر ہائی ہو جاتا ہے اور معمولی دل رکھنے والے لوگ اخبار نہیں پڑھ سکتے اس لئے کہ ان میں جرائم کا ذکر ہوتا ہے' ان واقعات کا ذکر ہوتا ہے جو کہ برداشت نہیں کئے جا سکتے۔ ابھی مجھ سے پہلے قدسیہ لودھی صاحبہ خواتین وزراء کے حوالے سے اور ملکی حالات کے بارے میں بات کر رہی تھیں۔ میں ان کی خدمت میں عرض کروں گی کہ حال ہی میں ایک رپورٹ جو کہ پنجاب میں عورتوں کے بارے میں چھپی ہے اس کے حوالے سے میں کچھ figures دینا چاہوں گی کہ تمام حکومتی دعوؤں کے باوجود آج کی عورت عدم تحفظ کا شکار ہے' آج کی عورت اپنے آپ کو محفوظ نہیں سمجھتی۔ اس رپورٹ کے مطابق پنجاب میں روزانہ کا معمول ہے کہ عزت کے نام پر عورت قتل ہو رہی ہے۔ ایک سروے کے مطابق 13 ہزار سے زائد خواتین کو قتل کیا گیا ہے۔ پنجاب میں 14 سو خواتین کو جلایا گیا اور سب سے قابل شرم بات میانوالی میں اب بھی عورتوں کی تجارت ہو رہی ہے۔ ایک لاکھ سے ساٹھ ہزار روپے میں عورت آج بھی بک رہی ہے۔ بہت سے کام کرنے والی جگہوں پر 3210 خواتین جنسی تشدد کا شکار ہوئیں۔ جیلوں میں 20 ہزار خواتین جرائم میں ملوث ہیں اور ہماری خواتین کے خلاف دو سو فیصد جرائم کی شرح بڑھی۔ کیا ان چیزوں کے سامنے ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ ہم سب خواتین جو اس پنجاب اسمبلی میں ہیں ہم خواتین کے تحفظ کے لئے کیا کر رہی ہیں؟ یہ ہے پاکستانی عورت کی بے بسی کی تصویر' بے حرمتی اور مظلومیت کی تصویر۔ ان سب جرائم کو روکنے کے لئے کسی بھی حکومت میں کون سا محکمہ ہے جو اس کا ذمہ دار ہوتا ہے تو آپ سب یہی کہیں گے کہ پولیس۔ پولیس ہمارے ملک میں جرائم کو روکنے اور کنٹرول کرنے کے لئے ہے لیکن میں آپ کو پولیس کے بارے میں ایک حالیہ رپورٹ پیش کرنا چاہوں گی۔ پنجاب پولیس کی

کارکردگی کے حوالے سے کہا گیا ہے کہ کل عملے کا 35 فیصد اور لاہور ڈسٹرکٹ پولیس کا 39 فیصد بدعنوانی اور جرائم کا باعث بنا۔ اس سے اڑھائی ماہ پہلے پنجاب پولیس کی جو رپورٹ آئی کہ 98 ہزار نفری میں سے 14500 کسی نہ کسی جرم میں ملوث ہیں۔ لاہور پولیس کی 16 ہزار نفری میں سے 9014 کو کسی نہ کسی جرم میں سزا دی گئی۔ کیا یہ تمام figures ثابت کرتے ہیں کہ ہماری پولیس' اس پنجاب کی پولیس ان جرائم کو روکنے کے لئے اپنا کردار ادا کر رہی ہے۔ ہم کس منہ سے پولیس کی تعریف کرتے ہیں؟ جب ہمارے عوام عدم تحفظ کا شکار ہیں۔ جب ہمارے عوام کی جان و مال محفوظ نہیں ہے تو کیا یہ پولیس کا فرض نہیں ہے ؟ آپ کس طرح بات کرتے ہیں کہ پولیس اچھا کام کر رہی ہے؟ اس کے لئے ضرورت اس بات کی ہے کہ ایک مضبوط ایڈمنسٹریٹر ہو اور مضبوط ایڈمنسٹریشن ہو۔ ہمیں چاہئے کہ ہم اپنی پرانی روایات کو سامنے رکھ کر اس پر عمل کریں۔ یاد کیجئے وہ وقت جب میاں شہباز شریف وزیراعلیٰ تھا تو ان افسران کی نیند حرام ہو گئی تھی یہ اس وقت تک سو نہیں سکتے تھے کہ جب تک وزیراعلیٰ سو نہیں جاتے تھے۔ ہمیں ایسے ہی وزیراعلیٰ کی ضرورت ہے جو اتنے مضبوط ہوں کہ ان افسران کی طنابیں کھینچ سکیں۔ اگر یہ واقعی ملک میں امن و امان اور لوگوں کو تحفظ دینا چاہتے ہیں تو اس پولیس کو بہتر کریں۔

جناب چیئرمین، شکریہ۔ ملک محمد احمد خان صاحب !

پارلیمانی سیکرٹری برائے پارلیمانی امور ، شکریہ جناب چیئرمین! میں آپ کا مشکور ہوں کہ آپ نے امن و امان جیسے اہم مسئلے پر بات کرنے کا وقت دیا۔ اپنی گزارشات پیش کرنے سے پہلے میں اس معزز ایوان کی اطلاع کے لئے عرض کروں کہ کراچی میں حالیہ دہشت گردی کا جو سلسلہ شروع ہوا ہے۔ ابھی ابھی دس منٹ پہلے ایم اے جناح روڈ کراچی پر ایک بم بلاسٹ ہوا جس میں دس کے قریب شہری شہید ہوئے۔ وہاں پر جو دہشت گردی کی لہر چل رہی ہے کل علامہ مفتی شامزئی کا واقعہ ہوا' آج بم دھماکے میں دس افراد کی ہلاکت کا واقعہ تشویش کا باعث ہے۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ ہمیں سندھ کے عوام کے ساتھ اظہار یکجہتی کے لئے پنجاب اسمبلی کے فورم سے ایسی دہشت گردی کی مذمت کرنی

چاہئے اور قبل اس کے کہ ہم کوئی اپنے لاء اینڈ آرڈر کے حوالے سے بات کریں کہ یہاں پر وزیر قانون بیٹھے ہیں ' آئی۔جی صاحب بھی تشریف فرما ہیں اور ہوم سیکرٹری بھی تشریف رکھتے ہیں۔ کچھ حلقوں کو اب یہ اندیشہ ہونے لگا ہے کہ وہاں پر جو لہر چل رہی ہے خدانخواستہ ہمارا صوبہ بھی اس کی لپیٹ میں نہ آجائے اس کے لئے کچھ اقدامات کئے جانے چاہئیں۔

جناب چیئرمین! گزارش یہ ہے کہ امن و امان پر پچھلے روز جب بحث شروع ہوئی تو رانا آفتاب صاحب نے بڑی مدلل بات کی ' facts and figures کے ساتھ اختلاف نہیں تھا ' حکومتی benches سے بھی جو باتیں کی گئیں وہ بھی اپنی جگہ درست تھیں اور 1947 سے یہ باتیں بار بار دہرائی جا رہی ہیں یہ کوئی نئی بات نہیں ہوئی۔ حزب اختلاف میں بیٹھے ہوئے لوگ ہمیشہ یہ کہتے ہیں کہ امن و امان کی صورتحال بہت بری ہے درحقیقت امن امان کی صورتحال دن بدن deteriorate ہو رہی ہے۔ میں ذاتی طور پر اس پر کوئی دوسری رائے نہیں رکھتا۔ ہماری زندگی کے اندر ایک ایسا لمحہ جب سچ کہنے کو دل کرتا ہے اور پھر اس ایوان میں کھڑے ہو کر ہم چشم پوشی نہیں کر سکتے۔ حقیقت یہ ہے کہ امن و امان کی صورتحال یہ نہیں کہ اس حکومت کے آنے کے بعد deteriorate ہونا شروع ہوئی ہے یا اس آئی۔جی کے آنے کے بعد deteriorate ہونا شروع ہوئی ہے۔ ہم نے دیکھا ہے کہ یہ صورتحال دن بدن بتدریج گرتی جا رہی ہے۔ قتل و غارت گری' ڈکیتیاں' عزتیں لٹنا الغرض کہ آپ کسی چیز کی بھی بات کریں تو ہر جگہ پر ایک کہرام برپا ہے۔ بات رویوں کی ہے کہ کیا اس اسمبلی میں بیٹھ کر ہم ایڈمنسٹریٹو آرڈرز جاری کر سکتے ہیں کہ ...I.G.P.! you go and check and look کہ آپ نے ان ان معاملات کو ایسے ایسے کنٹرول کرنا ہے No sir, by no means of Law we have no right even to dictate him یا ہم اس کو یہ بھی بتا سکیں کہ آپ نے کرنا کیا ہے؟ ہمارا فرض نشاندہی کرنا ہے۔ رانا ثناء اللہ صاحب ' رانا آفتاب احمد خان صاحب اور باقی اپوزیشن کے لیڈران نے بہت احسن طریقے سے نشاندہی کی ہے۔ گزارش یہ ہے کہ جو پولیس ریفارمز کر کے ہم اس سسٹم کو بہتر کر سکتے ہیں کیا اس طرف ہمارا کوئی دھیان ہے؟ پولیس آرڈر 2002 گورنمنٹ کا stand of point اس پر کیا ہے؟ ہمارے اس پر اپنے تحفظات ہیں۔ ہم سمجھتے ہیں کہ یہ ہماری قومی ذمہ داری ہے کہ

ہم اپنے ان تحفظات کا ذکر کریں۔ Constitutional lacunas کیا پیدا ہوں گے؟ وہ Constitutional Lawyers جانیں، نیشنل اسمبلی والے جانیں لیکن جو مشکلات اس کی وجہ سے درپیش آرہی ہیں میں قطعی طور پر یہ نہیں کہتا کہ پولیس آرڈر 2002 administratively wrong ہوگا لیکن in letter and spirit اس کی implementation کرنے کے لئے آپ کو 25سال کا عرصہ درکار تھا۔ 1861 کا Police Law جو پولیس کا آپ کے پاس available تھا۔ انگریز کے دور میں پولیس کی working بہتر تھی۔ لاء اینڈ آرڈر کی situation میں ایڈمنسٹریٹو اتھارٹی دو چیزوں کے پاس ہے ایک جوڈیشل چیک۔ دوسری پولیس کی inforcement۔ پولیس کی inforcement انگریز کے راج میں، آج بھی کسی سے بات کریں تو وہ یہ بات کہتا تھا کہ پولیس کی inforcement انگریز کے راج میں، آج کی اس آزاد مملکت خداداد سے بہتر تھی اس لئے کہ وہاں چیک اینڈ بیلنس کا proper نظام موجود تھا۔ پارلیمنٹ آج بھی موجود ہے۔ نیشنل اسمبلی بھی ہے، ہوم سیکرٹری بھی بیٹھے ہیں، میں پوچھتا ہوں کہ وہ کون سا فارمولا ہے جو devise ہو گیا ہے، جو پولیس کی working کو total collapse situation میں لے آیا ہے؟ وہ کون سا فارمولا ہے جس کے تحت گرانٹ تو آج بھی پراونشل اسمبلی پنجاب دے، پیسا پھر بھی نیشنل فنانس کمیشن سے نکل کر جائے اور ہوم سیکرٹری کا اس پر کوئی چیک نہ ہو۔ ہوم سیکرٹری کا پولیس ڈیپارٹمنٹ کے ساتھ administrative working میں direct interaction نہ ہو۔ ہماری گزارش یہ ہے کہ ابھی recent example آپ کے سامنے پیش کرتے ہیں کہ روزانہ انوسٹی گیشن کا یہ جو لوگ ڈھول پیٹ رہے ہیں لیکن میں آپ کی توجہ اس جانب مبذول کروانا چاہتا ہوں کہ investigative unit علیحدہ کر دیا گیا جو کہ خوش آئند بات ہے، ریفارمز ہونی چاہئیں لیکن investigative skills کیا ان لوگوں کے اندر develop کئے ہیں جن کو آپ نے علیحدہ سے investigative unit کے اندر بٹھا دیا ہے؟ You wanted a good 25 years period of training for that. یہاں پر دنیا کی پولیس کا نظام ایک طرف رکھ لیں اور اپنے پنجاب کی پولیس کا نظام ایک طرف رکھ لیں تو ان کے اندر ایک line of demarcation کریں اور ایک comparison کر لیں۔ ہماری گزارش یہ ہے کہ ابھی

recently 1987 کی بات ہے ----

چودھری محمد شفیق انور، پوائنٹ آف آرڈر!

جناب چیئرمین، جی، چودھری شفیق صاحب!

چودھری محمد شفیق انور، میں اپنے بھائی محمد احمد صاحب، پولیس ریفارمز کے بارے میں نیا سسٹم ہے جس میں تبدیلی لائی گئی ہے تو میں اس سلسلے میں ان سے گزارش کرتا ہوں اور انہیں یہ بتانا چاہتا ہوں کہ جس سسٹم کی آپ بات کرتے ہیں اور جس سسٹم کے تحت یہ جو پولیس آرڈیننس آیا ہے تو کیا اس اسمبلی کے پاس اس کی power ہے؟ کیا آپ اس سسٹم کے بارے میں اس اسمبلی میں بیٹھ کر discuss کر سکتے ہیں؟ آپ صرف بات کرتے ہیں تو میری گزارش یہ ہے کہ اس سسٹم میں جب ایک D.P.O کو ضلعی حکومت کے تابع کریں گے تو اس وقت وہ آپ کے تابع نہیں چلے گا بلکہ وہ ضلعی حکومت کے تابع چلے گا اور اسی کا آرڈر مانے گا اور اس لوکل باڈی ایکٹ کے تحت جس کے تحت وہ D.P.O ڈسٹرکٹ گورنمنٹ کے under آیا، آپ اس سسٹم کو یہاں بحث میں نہیں لا سکتے کیونکہ وہ شیڈول 6 میں شامل ہے۔

جناب چیئرمین، شکریہ جی، ملک صاحب ذرا جلدی wind up کریں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے پارلیمانی امور، جناب چیئرمین! مجھے صرف دو منٹ درکار ہوں گے اور وہ میں آپ سے مانگوں گا اس point of order کی clarification کے بعد تو میری یہ گزارش ہے کہ ہم شیڈول 6 کو تو discuss ہی نہیں کر رہے۔ پولیس آرڈیننس 2002 اگر چھٹے شیڈول کا حصہ ہے تو اس کے اندر بھی یہ واضح طور پر لکھا گیا ہے، معزز ممبر ہمارے بڑے بھائی ہیں، اس کو clearly پڑھ لیں کہ Government of Punjab is responsible for its implementation ہم تو اس کے قواعد و ضوابط جو اس کی implementation, Government of Punjab کا function ہے اس کی بات کر رہے ہیں اور جو دوسری بات یہ D.P.O سے متعلق کر رہے ہیں تو یہ concept clear ہو جانا چاہئے کہ،

By design, the District Governments are the inferior Governments. They are answerable to the Provincial Governments.

اس میں کوئی ابہام موجود نہیں ہے ایک بڑی لمبی بحث ہے اس پر آپ کو ہم نے سو دفعہ لکھا ہے کہ لوکل گورنمنٹ پر بحث رکھیں۔ بات ہو جائے گی۔

جناب چیئرمین! گزارش یہ ہے کہ اگر آپ نے لاء اینڈ آرڈر کی situation میں بہتری لانی ہے تو اس کے لئے آپ کو پولیس کے رویوں کو درست کرنا ہوگا۔ پولیس کا رویہ یک جنبش قلم درست نہیں ہوگا۔ پولیس کے رویے کے لئے آپ آج اس بات کا تہیہ کریں کہ ان کو appropriate فنڈز فراہم کریں' ان کو professional training فراہم کریں۔ آج بھی بد قسمتی سے جو A.S.I بھینس چوری کی تفتیش کرتا ہے وہی قتل کی تفتیش جا کر کرتا ہے۔ دنیا تو بہت آگے چلی گئی ہے انہوں نے اپنے homicide units بنا لئے ' آج ابھی تک ہم اسی کاغذ پنسل کے چکر کے اندر پھنسے ہوئے ہیں۔ ہماری درخواست یہ ہے کہ آپ جتنا مرضی data دیتے ہیں' جیسے مرضی بات کر لیں ' ایک چارٹ لے لیں 1947 t o 1957,1957 to 1967, and onwards to 2004 آپ کو دن بدن situation deteriorate ہوتی نظر آئے گی جب تک آپ پولیس کو professionally trained کر کے really true policemen نہیں بنا دیتے لاء اینڈ آرڈر کنٹرول نہیں ہو سکتا۔ Thank you very much

جناب چیئرمین، چودھری محمد الیاس صاحب!

چودھری محمد الیاس خان ، شکریہ جناب چیئرمین! اس سے پہلے بہت سی باتیں ہوئی ہیں۔ اختلاف رائے blessing of God ہے اور اختلاف کرنے سے ہی اچھی باتیں سامنے آتی ہیں۔ مجھ سے پہلے میری بہن قدسیہ لودھی صاحبہ نے پولیس کے بارے میں کچھ تفصیلات بتائیں کہ پولیس نے پچھلے چار مہینوں میں کیا کچھ کیا۔ میرا خیال ہے کہ وہ صحیح نہیں بتا سکیں اور تھوڑی سی کمی رہ

گئی۔ چونکہ پولیس سے عوام کا ڈائریکٹ تعلق ہوتا ہے اور ڈائریکٹ عوام ان کے پاس جاتی ہے اس لئے ہر برائی اُن کے کھاتے میں پڑ جاتی ہے۔ آپ اندازہ لگائیں کہ چار مہینے کے اندر 311 گروہوں کا خاتمہ کیا گیا ہے یہ 311 لوگ نہیں تھے بلکہ گروہ تھے جن کے اندر سینکڑوں لوگ تھے۔یہ صرف چار مہینے کے اندر ایسا ہوا ہے تو میرا خیال ہے کہ اس میں مزید کچھ کہنے کی ضرورت نہیں ہے اور 1574 ملزمان کی اس سلسلے میں گرفتاری عمل میں آئی ہے۔ جب ناجائز اسلحہ کے خلاف مہم چلی تو 15072 لوگوں کو گرفتار کیا گیا' اشتہاریوں کے خلاف مہم چلی تو اس میں بھی 13, 14 ہزار کے قریب اشتہاری ملزمان کو گرفتار کیا گیا۔

جناب والا! مجھ سے پہلے محمد احمد خان نے بڑی اچھی باتیں کی ہیں۔ یہ انقلاب کوئی راتوں رات نہیں آ سکتا۔ آپ دیکھیں کہ جہاں پولیس ملزموں کے خلاف اس طرح دن رات کوشاں ہے وہاں انہوں نے ایک ہزار کے قریب بڑے افسران کوسزائیں بھی دیں' پولیس کی کوششوں سے صرف یہ ثابت نہیں ہوتا کہ پولیس ملزمان یا مجرموں کو ختم کرنے کے لئے پیچھے لگی ہوئی ہے بلکہ اس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ پولیس میں خود احتسابی بھی ہے۔ میری بہن نے کہا کہ جی انہوں نے مان لیا کہ ہم نے جرم کیا' ہاں غلطیاں سب سے ہو سکتی ہیں اور ہم سے بھی ہوتی ہیں تو جب انہوں نے اپنے اندر ہی اپنے افسران کو اتنی سزائیں دیں تو اس کا مطلب یہ ہے کہ پولیس خود احتسابی میں بھی بیک وقت کوشاں ہے۔

جناب والا! اس کا ایک فائدہ نہیں بلکہ دوہرا فائدہ ہو رہا ہے۔ ایک تو خود احتسابی سے پولیس کے رویّوں میں فرق آئے گا۔ ان کے سسٹم میں بہتری آئے گی اور افسران کے اندر ذمہ داری ہوگی اور عوام سے ان کو تھوڑا لگاؤ ہو گا اور ان کو پتا ہو گا کہ ہمیں بھی کوئی پوچھنے والا پیچھے ہے۔ اس سے عوام کی بہتری ہو گی اور عوام کو فائدہ پہنچے گا۔

دوسری بات یہ ہے کہ یہاں پر پولیس کی کرپشن کے بارے میں بہت زیادہ شور مچایا جاتا ہے تو میں کہتا ہوں کہ کرپشن کا آپ اندازہ لگائیں کہ پولیس کی ڈیوٹی تمام سرکاری محکموں سے سخت ترین ڈیوٹی ہے۔ ہم یہ توقع کرتے ہیں کہ جب کوئی موقع پڑے تو ہمارا پولیس کانسٹیبل جان بھی دے

دے اور یہاں پولیس نے جانیں بھی دی ہیں۔ ہم روز اخباروں میں پڑھتے ہیں مگر اس کو تنخواہ کیا دی جاتی ہے؟ تین ہزار ، چار ہزار روپے ہو گی'چھ ہزار بھی کر دیں تو پورے ہاؤس میں اس بات کا فیصلہ کر لیں کہ چھ ہزار روپے سے اس کی تمام مالی ضروریات پوری ہوتی ہیں۔ یہاں ہم اس لئے نہیں آئے کہ پولیس کو تنقید کا نشانہ بنائیں بلکہ ہم اس لئے آئے ہیں کہ ہم اس نظام کو بہتر کر سکتے ہیں لہذا اس سلسلے میں تجاویز دیں۔ میری یہ تجویز ہے کہ آج کی مہنگائی کو مدنظر رکھتے ہوئے ہم پولیس کو آج سے 20 سال پہلے کی تنخواہ نہ دیں بلکہ آج کی مہنگائی کے مطابق ان کی تنخواہیں بڑھائیں۔ پولیس کی تنخواہ بڑھے گی تو اس پر کوئی زیادہ بجٹ صرف نہیں ہو گا کیونکہ یہ بڑا سستا سودا ہے اس سے 9، 10 کروڑ عوام سکون کی نیند سو سکیں گے۔ جرائم پیشہ افراد کے خلاف جو مہم تیز کی گئی ہے اس میں---

ڈاکٹر فرزانہ نذیر، جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین، جی محترمہ!

ڈاکٹر فرزانہ نذیر، جناب سپیکر! میں ان رکن اسمبلی کی توجہ اس طرف مبذول کرانا چاہتی ہوں کہ یہ کیا کہہ رہے ہیں کہ پولیس سب سے زیادہ کام کرتی ہے جتنا کام ڈاکٹر کرتا ہے؟ یہاں جتنے بھی ڈاکٹرز بیٹھے ہیں ہم 72 گھنٹے ڈیوٹی دیتے تھے اور چار ہزار تنخواہ لیتے تھے۔ ہم عید کے دن بھی وہاں ڈیوٹی دے رہے ہوتے تھے اور وہ بھی سخت گرمی میں۔ یہ تو پھر بھی جا کر کسی ہوٹل والے کو کہتے ہیں کہ لاؤ بھئی چائے لے کر آؤ' کافی لے کر آؤ "بھیجنی اے تے بھیج نئی تے تینوں جیل دے اندر بھیجنے آں" یہ بات نہیں ہے بات یہ ہے کہ آپ اپنے cause کے ساتھ کتنے committed ہیں؟ میری دو منٹ گزارش سن ہی لیں۔ میں آئی۔جی پولیس کو لاء اینڈ آرڈر کا آنکھوں دیکھا حال بتانا چاہ رہی ہوں۔ میں جب پرسوں اپنے حلقے میں گئی تو ابھی دس منٹ کے لئے لائٹ off تھی اور میں بالکونی میں کھڑی تھی کیونکہ مجھے اپنے حلقے کے لوگوں سے گفتگو کرنی تھی اسی لمحے میں نے دیکھا کہ ایک آدمی آیا اس نے گن پوائنٹ پر ایک آدمی کا موبائل چھینا' اس کا پرس نکالا اور فوراً بھاگ گیا۔ میں فوری طور پر نیچے آئی وہاں پر دو پولیس والے پاس کھڑے تھے۔ میں نے کہا کہ آپ کو نظر نہیں

آیا تو کہنے لگے "تے اسیں کی اپنی جان دے دیندے' اسیں کی کردے؟" میں نے کہا آپ نے فائر کیوں نہیں کیا؟ جناب! یہ کوئی مذاق نہیں ہے ہماری حکومت کی ذمہ داری ہے کہ ہم لاء اینڈ آرڈر کی صورتحال کو مضبوط کریں کیونکہ ہم نے لوگوں کو تحفظ دینا ہے۔

جناب چیئرمین: جی' محترمہ! آپ تشریف رکھیں۔ الیاس صاحب اس کو wind up کریں۔

چودھری محمد الیاس خان: جناب چیئرمین! میں اس کو wind up کرتا ہوں۔ میری بہن ناراض ہوگئی ہے جب ڈاکٹروں کے بارے میں بات ہوگی تو ہم انشاء اللہ تعالیٰ ان کی بھی تعریف کریں گے کوئی ایسی بات نہیں ہے۔ میں یہ عرض کر رہا تھا کہ مالی مجبوریاں پولیس کو کرپشن کے لئے مجبور کرتی ہیں جب ان کی یہ مجبوری دور کردی جائے گی' ان کے راستے میں حائل رکاوٹیں دور کر دی جائیں گی اور ان کی مشکلات کا کوئی حل نکال لیا جائے گا تو میں پوری امید کرتا ہوں کہ انشاء اللہ تعالیٰ پولیس کے رویے میں بہتری آئے گی۔

جناب چیئرمین: بہت شکریہ۔ جی رانا مشہود احمد خان!

رانا مشہود احمد خان: جناب سپیکر! آپ کا شکریہ کہ آپ نے مجھے ٹائم دیا آج یہاں ہاؤس میں امن و امان کی صورتحال پر جو بحث ہو رہی ہے اس پر تمام دوستوں نے بات کی ہے۔ اس میں رویوں کی بات بھی ہو رہی تھی تو میں آج اس ہاؤس کے سامنے یہ بات رکھنا چاہوں گا کہ لاء اینڈ آرڈر کی صورتحال اس وقت تک ٹھیک نہیں ہو سکے گی جب تک کہ پولیس کا سیاسی کاموں کے لئے استعمال ختم نہ کر دیا جائے۔ آج یہاں پر اختیارات دینے کی بات ہو رہی ہے لیکن پولیس کو جب تک آپ سیاسی کاموں کے لئے استعمال کریں گے' پولیس کو جب تک آپ اپنے ذاتی کاموں کے لئے استعمال کریں گے تو کبھی بھی آپ یہ کام نہیں کر سکیں گے کہ صوبے کے اندر لاء اینڈ آرڈر کی صورتحال بہتر ہو جائے۔ اس کی میں بالکل تازہ مثال دوں گا کہ پچھلے دنوں میں جب میاں شہباز شریف صاحب پاکستان آ رہے تھے تو تمام تھانوں کی پولیس' تمام صوبوں کی پولیس' بجائے اس کے کہ وہ جا کر جرائم پیشہ لوگوں کو پکڑتی' انہوں نے سیاسی کارکنوں کے گھروں کے باہر ناکے لگائے ہوئے تھے'

انہوں نے سیاسی کارکنوں کے گھروں کے باہر باقاعدہ طور پر مورچہ بندی کی ہوئی تھی اور وہ پولیس فورس جس کا کام صوبے میں امن و امان کو قائم رکھنا تھا اس کو صرف ایک ہی مشن دیا ہوا تھا اور وہ مشن یہ تھا کہ کس کس بندے کو کہاں سے اٹھانا ہے، کس کس بندے کو کس طرح threat کرنا ہے اور میرے اپنے حلقے میں ایک علاقہ بند پار کا علاقہ جو جرائم کا گڑھ ہے literally وہاں پر ان چھ دنوں کے اندر پولیس کی ایک وین نہیں گئی وہاں پر چھاپوں کی تعداد ان ڈاکوؤں سے زیادہ تھی جو اس علاقے میں پڑ رہے تھے۔ جناب! جب یہاں پر افضل ساہی صاحب بیٹھے تھے میں نے ان کے سامنے بھی یہی سوال put کیا تھا کہ اس وقت صوبے کے اندر امن و امان کی کیا صورتحال ہے؟ اور اس پولیس فورس کی کیا صورتحال ہے؟ آج آئی۔جی صاحب یہاں پر بیٹھے ہیں اگر یہ اپنی پولیس فورس کی کارکردگی بہتر بنانا چاہتے ہیں تو ان کو ایک bold decision لینا ہو گا۔ ان کو جو سیاسی آرڈر ملتے ہیں ان سے باہر نکل کر جب تک یہ اپنی پالیسی کے مطابق عمل نہیں کریں گے، تب تک اس صوبے کے اندر امن و امان کی صورتحال بہتر نہیں ہو گی۔ میں یہاں پر اس صوبے کے وزیراعلیٰ کی بھی بات کروں گا کہ اس صوبے کے اندر لاء اینڈ آرڈر کی صورتحال اس وقت پورے پاکستان میں سب سے زیادہ گھمبیر ہے لیکن افسوس کی بات یہ ہے کہ اس وقت ہمارا صوبہ اتنے crisis میں ہے لیکن اس کے باوجود جب وہ ٹی۔وی پر آئے تو ایک لوٹے کو ساتھ بٹھا کر لائے اور قوم کو صرف یہ دکھانے کے لئے آئے کہ ہاں جی یہ ہمارے ساتھ بیٹھ گیا ہے۔ میں آپ کے سامنے یہ بات put کروں گا کہ ایک صوبے کے وزیراعلیٰ کو یہ بات ویسے ہی زیب نہیں دیتی کہ وہ صوبہ جس کے اندر امن و امان پر توجہ دینے پر سب سے زیادہ بات کی جائے وہاں پر پولیس فورس کو بھی اس کام کے لئے استعمال کیا جائے اور پولیس افسران کے تبادلے اور ترقیاں اس بات پر ہوں اس کا میرے پاس ثبوت بھی ہے اور میں تحریک استحقاق بھی داخل کر رہا ہوں کہ تھانوں کے ایس۔ایچ۔اوز کو اس لئے تبدیل کیا گیا کہ تمہیں ایک لسٹ دی گئی تھی اس لسٹ میں سے تم بندے نہیں پکڑ سکے، چونکہ وہ بندے تم نہیں پکڑ سکے اس لئے تمہارا تبادلہ کیا جا رہا ہے، تمہیں suspend کیا جا رہا ہے۔ جب ایک صوبے کے اندر پولیس فورس جس کا کام امن و امان کی بحالی ہو، جس کا کام امن عامہ کی رکھوالی ہو وہ جب سیاسی کاموں کے

لئے استعمال ہو گی اور اس کی ترقی اور تبادلے بھی اس بنیاد پر ہوں گے تو میں نہیں سمجھتا کہ اس صوبے کا امن و امان بحال ہو سکے گا۔ اگر ہم اپوزیشن میں بیٹھے ہیں تو اس کا مطلب یہ نہیں کہ ہم تنقید برائے تنقید ہی کریں لیکن یہ ایک کڑوا سچ ہے اس سچ کو جب تک آپ مانیں گے نہیں' تب تک آپ امن و امان کی صورتحال کو بہتر نہیں کر سکیں گے۔ میں ایک بات اور کروں گا کہ آج ہم یہاں بات کرتے ہیں رویوں کی' تو اس سیشن سے پہلے جو اسمبلی کا سیشن ہوا تھا وہ صرف ایک ایسے بندے کو حلف اٹھوانے کے لئے کیا گیا تھا جو دو مہینے بھی ایم۔پی۔اے نہیں رہ سکا میں سمجھتا ہوں کہ یہ پورے ایوان کا استحقاق مجروح ہوا ہے کہ اس ایوان کا اجلاس صرف ایک ایسے بندے کو حلف اٹھوانے کے لئے بلایا گیا جو دو مہینے تک اس اسمبلی کا ممبر نہیں رہ سکا اس لئے جب تک ہم اپنے رویے درست نہیں کریں گے امن و امان کی صورتحال بہتر نہیں ہو گی۔

جناب چیئرمین، شکریہ مہربانی۔ راجہ شفقت خان عباسی!

راجہ محمد شفقت خان عباسی(ایڈووکیٹ)، شکریہ جناب سپیکر!

وزیر قانون و پارلیمانی امور، جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین، جی' وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور، جناب چیئرمین! نو بج کر پچیس منٹ ہو چکے ہیں آپ نے ایک گھنٹہ وقت بڑھایا تھا یعنی دس بجے تک آپ نے وقت بڑھایا تھا۔ میری آپ سے استدعا ہو گی کہ عباسی صاحب کے بعد ہمارے جو اپوزیشن جماعتوں کے پارلیمانی سربراہان ہیں اگر وہ بات کرلیں تو کیسا ہے؟ کیونکہ مجھے بھی wind up کرنے کے لئے پندرہ بیس منٹ درکار ہوں گے۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ زیادہ مناسب ہو گا ورنہ یہ سلسلہ چلتا رہے گا۔

رانا آفتاب احمد خان، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین، جی' آفتاب صاحب!

رانا آفتاب احمد خان، جناب چیئرمین! ہر ممبر کو بولنے کا حق حاصل ہے آپ سب کو وقت دیں۔ wind up بعد میں ہو جائے گی۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور، جناب چیئرمین! رانا آفتاب صاحب تو ویسے بھی بات کر چکے ہیں۔

رانا آفتاب احمد خان، ابھی تو قاسم ضیاء صاحب بھی رہتے ہیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور، دیکھیں بحث کا آغاز ہی پاکستان پیپلز پارٹی کے پارلیمانی لیڈر اور لیڈر آف دی اپوزیشن جناب قاسم ضیاء نے کیا اس کے بعد رانا آفتاب صاحب بھی بات کر چکے۔

رانا آفتاب احمد خان، جناب چیئرمین! قاسم ضیاء صاحب تو یہاں موجود ہی نہیں تھے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور، آپ کیوں غلط بیانی سے کام لیتے ہیں؟ وہ یہاں پر موجود تھے۔

رانا آفتاب احمد خان، جناب چیئرمین! جیسا کہ انہوں نے کہا ہے کہ قاسم ضیاء صاحب نے بحث کا آغاز کیا اگر انہوں نے بات کی ہے تو ہم یہیں پر سارا wind up کر دیتے ہیں وہ تو یہاں موجود ہی نہیں تھے۔ ویسے بھی ہر ممبر کا حق ہے کہ وہ بات کرے آپ سب کو وقت دیں کوئی ایسی بات نہیں ہے۔

جناب چیئرمین، ٹھیک ہے جی، شفقت عباسی صاحب!

راجہ محمد شفقت خان عباسی (ایڈووکیٹ)، شکریہ جناب سپیکر! لاء اینڈ آرڈر کے حوالے سے میرے دوست احمد خان صاحب نے ٹھیک بات کہی کہ پولیس آرڈر 2002 کو ہم تبدیل نہیں کر سکتے۔ اگر ہم 371 اراکین اسمبلی بھی مل کر اس کا ایک کاما چاہیں تو تبدیل نہیں کر سکتے اس کا ایک سیکشن بھی تبدیل نہیں کر سکتے۔ اس کو نہ صرف ہم تبدیل کر سکتے ہیں بلکہ پورے پاکستان کی پارلیمنٹ چودہ کروڑ عوام کی سب سے بڑی پارلیمنٹ اور جس کی سب سے زیادہ بالادستی ہے وہ بھی اس کو تبدیل نہیں کر سکتی؛ جب تک صدر پاکستان consent نہ دیں۔ جب تک وہ consent نہیں دیں گے اس کا زیر زبر تبدیل نہیں ہو سکتا۔ میرا کہنے کا مقصد یہ ہے کہ جب تک وہ معاملہ نہیں آتا کہ ہم اس میں ترامیم

کریں اور تجاویز دیں ہم اس کے کاما اور سیکشن تبدیل کریں۔ میری گزارش یہ ہے کہ پولیس آرڈر کے جو معاملات اگر بہتر ہیں تو ان پر ضرور عملدرآمد ہونا چاہئے اس میں جو پولیس سیفٹی کمیشن کی بات کی گئی ہے وہ سیفٹی کمیشن جن اضلاع میں بنے ہیں وہ زیادہ موثر نہیں ہیں۔ اسی طرح جسٹس کمیٹیوں کا قیام ہے۔ علاوہ ازیں Police Management Board اور Criminal Justice Authority کا قیام عمل میں لایا گیا ہے۔

وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ۔جناب چیئرمین! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین، جی' کیانی صاحب!

وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ : جناب والا! میری یہ درخواست ہے کہ کافی لوگ جا چکے ہیں۔ یہ بڑا اہم معاملہ ہے لہذا اسے کسی اور sitting کے لئے رکھ لیں کیونکہ ہم اتنے وقت میں اسے ختم نہیں کر سکتے۔ آپ اس بحث کو رات گیارہ بجے تک کیوں لے جانا چاہتے ہیں؟ جب کسی کا interest ہی نہیں ہے تو

Why do you want to prolong the session? Let work be done according to that. You can ask the Law Minister.

وزیر زرعی مارکیٹنگ۔ جناب والا! اس حوالے سے باقی بحث بجٹ سیشن کے بعد رکھ لیں اور اس وقت ہاؤس adjourn کر دیں۔

جناب چیئرمین، آپ بیٹھیں۔

راجہ محمد شفقت خان عباسی (ایڈووکیٹ)، جناب چیئرمین! میں بات کر رہا تھا کہ پولیس آرڈر 2002 میں Police Complaint Authority کا ذکر ہے۔ میں پوچھنا چاہوں گا کہ یہ ادارے کام کیوں نہیں کر رہے؟ کیا رکاوٹ ہے؟ پولیس آرڈر 2002 میں جس طرح ان مختلف اداروں کو اختیارات دیئے گئے ہیں اگر ان کے راستے میں حائل رکاوٹیں دور کر دی جائیں تو پھر میں سمجھتا ہوں کہ کافی حد تک پولیس پر چیک آ جائے گا۔ پولیس کے معاملات بہتر ہو جائیں گے۔ پولیس کی کرپشن ،

misconduct' غلط مقدمہ بنانا' غلط شہادتیں بنانا' تشدد اور پولیس violence کو روکنے جیسے تمام معاملات کا حل پولیس آرڈر 2002 میں دیا گیا ہے لیکن اس پر عمل درآمد نہیں ہو رہا۔ لہذا میری یہ گزارش ہو گی کہ جب تک ہم اس پولیس آرڈر میں کوئی تبدیلی نہیں کر سکتے تو کم از کم اس پر مؤثر طور پر عملدرآمد تو کروا لیں۔ اس کی implementation میں جو رکاوٹیں ہیں انھیں دور کیا جائے۔ وزیراعلیٰ ہر جگہ اعلان کرتے ہیں کہ ہم نے پولیس کلچر کو تبدیل کر دیا ہے۔ میری بہن نے ابھی کہا ہے کہ سات ہزار سے زیادہ ملازمین کے خلاف محکمانہ کارروائی کی گئی۔ یہ سات ہزار کا figure اس بات کی دلیل ہے کہ پنجاب پولیس inefficient ہے' وہ misconduct کرتے ہیں' violence کرتے ہیں' تشدد کرتے ہیں۔ اس کے باوجود کہ پولیس آرڈر بھی اس سے منع کرتا ہے' آئین پاکستان بھی اس سے منع کرتا ہے۔ جناب! ہمارے ملک میں معاوضے کا قانون نہیں ہے۔ میں وزیر قانون اور ممبران اسمبلی سے گزارش کروں گا کہ میں نے اس حوالے سے ایک بل move کیا ہوا ہے۔ پولیس کی access, violence' زیادتیوں اور پولیس تشدد کو چیک کرنے کے لئے اس ملک میں codified قانون موجود نہیں ہے اس لئے میں نے اپنے اس بل میں تجویز کیا کہ اگر کوئی پولیس اہلکار پولیس انکوائری کے دوران' تفتیش کے دوران تشدد کرے گا تو وہ تین لاکھ روپے اس کا معاوضہ دے گا اور عدالت اس کیس کا فیصلہ چھ ماہ کے اندر کرے گی۔ میں اپنے بھائیوں اور وزیر قانون سے گزارش کروں گا کہ میرے اس بل کی حمایت کریں۔ اس کے علاوہ جب تک ہم پولیس کو بہتر تنخواہیں نہیں دیں گے یہ سب کچھ ختم نہیں ہو سکے گا۔

رانا ثناء اللہ خان : جناب چیئرمین! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین، رانا صاحب پوائنٹ آف آرڈر پر ہیں۔

رانا ثناء اللہ خان : جناب والا! میرا پوائنٹ آف آرڈر یہ ہے کہ State کی prime duty امن و امان قائم کرنا ہے۔ اب جس انداز سے یہ بحث چل رہی ہے کہ گیلری میں بیٹھے لوگ بھی بیزار ہیں' ہاؤس میں بیٹھے ہوئے معزز ممبران کہہ رہے ہیں کہ جناب اس کو کسی طرح سے ختم کیا جائے' پھر آپ کا

رویہ یہ ہے کہ تقریر کرنے والا کھڑا بعد میں ہوتا ہے لیکن آپ اسے پہلے یہ کہہ دیتے ہیں کہ جی wind up کر دیں۔ تو میں سمجھتا ہوں کہ اگر اس بنیادی issue پر اس ہاؤس میں تین چار دن بھی بات ہو جائے تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔ آپ اس بات کا بھی اندازہ کریں کہ سال میں کم از کم 70 دن اس ہاؤس کا اجلاس ہونا چاہئے۔ off days یعنی Saturday and Sunday کو شامل کر کے ہم نے پچھلے سال 71 دن اجلاس کیا ہے۔ اب چھ ماہ گزر گئے ہیں اور اب تک ہم 35 پر نہیں پہنچے۔ اگر ہاؤس کو آپ چند دن مزید continue کر لیں گے اور اس اہم مسئلے پر دو تین دن مزید بحث ہو جائے گی تو اس میں حرج کیا ہے؟ اگر وزیر قانون صاحب کو کوئی اعتراض نہیں ہے تو ہماری طرف سے اس بارے میں کوئی اعتراض نہیں اٹھایا جائے گا۔ اگر آپ نے اسے آج ہی ختم کرنا ہے تو پھر پوری دلچسپی کا اظہار کیا جائے جو کہ اس وقت ممکن نہیں ہے۔ اگر اس بنیادی issue پر اگلے تین دن بات ہو جائے گی تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔ اس سے کوئی نقصان نہیں ہو گا۔

وزیر زرعی مارکیٹنگ، جناب چیئرمین! جس طرح فاضل ممبر نے فرمایا اس بات کو آگے بڑھاتے ہوئے میری استدعا یہ ہے کہ اگر آپ مہربانی فرمائیں اور اس بحث کو اگلے اجلاس میں رکھ لیں تو بہتر ہو گا۔

رانا ثناء اللہ خان : جناب والا! بجٹ اجلاس یقیناً 12 کے بعد 14 یا 15 کو شروع ہوگا۔ تو ایسی کون سی جلدی ہے کہ کل یا چار تاریخ کو یہ اجلاس کو prorogue کر کے بھاگنا چاہتے ہیں۔ آپ اس اجلاس کو 10 تک چلالیں۔ امن و امان، تعلیم، زراعت یا دوسرے جو بنیادی issues ہیں ان سب پر بحث ہونی چاہئے۔ انھوں نے تین ماہ کے بعد اجلاس بلایا ہے، تین ماہ تک ہاؤس meet نہیں کر سکا۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور : جناب والا! میرے خیال میں کسی کو اس بات سے انکار نہیں ہے کہ امن و امان ایک important معاملہ ہے۔ اس پر بحث ہونی چاہئے اور حکومت کی طرف سے ہمارے اپوزیشن کے بھائی اس بات سے اتفاق کریں گے کہ بزنس ایڈوائزری کمیٹی کی میٹنگ میں انھوں نے ایک دفعہ فرمایا تو ہم نے حکومت کی طرف سے انھیں اس بات کی یقین دہانی کروائی کہ آپ کے حکم کے

مطابق، جس طرح آپ کی تجویز ہے اس کے مطابق ہم امن و امان پر عام بحث رکھیں گے اور ہم نے اپنی اس commitment کے مطابق یہ بحث رکھی ہے۔ اس کے بعد جیسے جیسے یہ معاملہ آگے چلتا رہا تو حکومت کی طرف سے یہی موقف آتا رہا کہ جب تک آپ کا دل کرتا ہے آپ اس پر بات کریں۔ ہم خندہ پیشانی کے ساتھ آپ کی بات سنیں گے اور انشاء اللہ تعالیٰ جو حکومت کا موقف ہے وہ بھی ہم بیان کریں گے۔ میں رانا صاحب کی اس بات سے اتفاق کرتا ہوں کہ وفاقی بجٹ کے اعلان کے بعد ہی ہم نے صوبائی بجٹ پیش کرنا ہے۔ ابتدائی طور پر ہمارا خیال یہ تھا کہ یہ اجلاس ہم چار تاریخ تک چلائیں گے لیکن آج سپیکر صاحب سے جب میری میٹنگ ہوئی تو انھوں نے ان خیالات کا اظہار کیا کہ قانون سازی بھی ہے، تعلیم پر عام بحث ہونی ہے اور امن و امان پر بھی بحث چل رہی ہے۔ اگر اپوزیشن کے حضرات اس بات سے اتفاق کریں تو ہمیں دس تاریخ تک اس اجلاس کو لے جانے میں کوئی عار نہیں ہے۔ کل چونکہ پرائیویٹ ممبرز ڈے ہے۔ ہم کل امن و امان پر عام بحث نہیں کر سکیں گے۔ اگر آپ اس کے لئے بدھ کا دن مقرر کر لیں تو میں حکومت کی طرف سے آپ کو یہ یقین دلاتا ہوں کہ ہم سرکاری بزنس نہیں لائیں گے بلکہ صرف اور صرف امن و امان پر عام بحث رکھیں گے۔

جناب چیئرمین، آپ آئی۔جی صاحب سے پوچھ لیں کہ ان کی کوئی میٹنگ تو نہیں ہے؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور، جناب میں آئی۔جی صاحب سے نہیں پوچھوں گا۔ میں حکومت کی طرف سے آپ کو assurance دے رہا ہوں۔ میں آئی۔جی صاحب کی طرف سے assurance نہیں دے رہا۔ میں حکومت کی طرف سے آپ سے بات کر رہا ہوں۔

رانا آفتاب احمد خان، جناب والا! میں وزیر قانون صاحب کا مشکور ہوں کیونکہ انھوں نے بڑے اچھے خیالات کا اظہار کیا ہے، بڑا اچھا gesture پیش کیا ہے۔ کوئی نظام اسی طریقے سے ہی بہتری کی طرف جاتا ہے۔ یہ بڑی اچھی تجویز ہے اور اس طرح ہر ممبر کو بات کرنے کا موقع ملے گا۔ لہذا میں گزارش کروں گا کہ اب ہاؤس adjourn کر دیں۔

وزیر زرعی مارکیٹنگ: جناب سپیکر! میں اپنے اپوزیشن کے پارلیمانی لیڈرز کو مبارک باد دیتا ہوں۔ ہمارے ایک فاضل ممبر جن کا نام زاہد پرویز ہے نے on the floor of the House یہ commit کیا ہے کہ میاں شہباز شریف نے ماورائے عدالت قتل کروائے' extra judicial murder ہوئے اور اس سے Law and Order control ہوا۔ اس بات تو کیس چل رہا ہے لہذا میرا خیال ہے کہ This is a vital witness. شکریہ۔

جناب چیئرمین: اب جلاس کل صبح 10 بجے تک ملتوی کیا جاتا ہے۔

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ یکم جون 2004

تلاوت قرآن حکیم و ترجمہ

1۔ سوالات (محکمہ اوقاف)

(i) نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات

(ii) غیر نشان زدہ سوال اور اُس کا جواب

2۔ غیرسرکاری کارروائی

(حصہ اول)

مسودات قانون

(i) مسودہ قانون (ترمیم) پنجاب کونسل آف آرٹس مصدرہ 2004

(ii) مسودہ قانون (ترمیم) بارانی زرعی یونیورسٹی راولپنڈی مصدرہ 2004

(iii) مسودہ قانون (ترمیم) (کنٹرول) ضروری اشیاء پنجاب مصدرہ 2004

(iv) مسودہ قانون (ترمیم) ادارہ محتسب پنجاب مصدرہ 2004

(v) مسودہ قانون (ترمیم) پنجاب بورڈ آف ٹیکنیکل ایجوکیشن مصدرہ 2004

صوبائی اسمبلی پنجاب

(چودھویں اسمبلی کا پندرھواں اجلاس)

منگل، یکم جون 2004

(یوم الثلاثاء' 12۔ ربیع الثانی 1425ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز' لاہور میں صبح 10 بج کر 35 منٹ پر زیر صدارت جناب سپیکر چودھری محمد افضل ساہی منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک اور اُردو ترجمہ صاحبزادہ قاری افتخار الدین نے پیش کیا۔

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ٥

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ٥

مَا كَانَ عَلَى النَّبِيِّ مِنْ حَرَجٍ فِيْمَا فَرَضَ اللّٰهُ لَهٗ
سُنَّةَ اللّٰهِ فِي الَّذِيْنَ خَلَوْا مِنْ قَبْلُ وَكَانَ اَمْرُ اللّٰهِ قَدَرًا مَّقْدُوْرًا ﴿٣٨﴾
الَّذِيْنَ يُبَلِّغُوْنَ رِسٰلٰتِ اللّٰهِ وَيَخْشَوْنَهٗ وَلَا يَخْشَوْنَ اَحَدًا اِلَّا
اللّٰهَ وَكَفٰى بِاللّٰهِ حَسِيْبًا ﴿٣٩﴾ مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَآ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ
وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ وَكَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ
عَلِيْمًا

سورۃ الاحزاب آیات:38 تا 40

نبی کے لئے اللہ نے جو کچھ مقرر کر دیا تھا ان پر اس باب میں کوئی الزام نہیں' اللہ کا یہی معمول (رہا) ہے' ان (پیغمبروں) کے بارہ میں جو (آپ سے) پیشتر ہو چکے ہیں اور اللہ کا حکم خوب تجویز کیا ہوا ہوتا ہے ٥ (یہ وہ لوگ ہیں) جو اللہ کے پیغامات پہنچایا کرتے تھے اور اسی سے ڈرتے تھے اور بجز اللہ کے کسی سے نہیں ڈرتے تھے' اور اللہ حساب کے لئے کافی ہے٥ محمد تمہارے مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں ہیں البتہ اللہ کے رسول ہیں اور (سب) نبیوں کے ختم پر ہیں اور اللہ ہر چیز کو خوب جانتا ہے٥

وما علینا الاالبلاغ٥

جناب سپیکر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم o اب وقفہ سوالات شروع ہوتا ہے۔ آج کے ایجنڈا پر محکمہ اوقاف سے متعلق سوالات پوچھے جائیں گے اور اُن کے جوابات دیئے جائیں گے۔

پوائنٹ آف آرڈر

مسجد و امام بارگاہ علی رضا کراچی میں شہداء کی بلندی درجات اور زخمیوں کی صحت یابی کے لئے دعا

محترمہ صبیحہ بیگم: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، محترمہ فرمائیں۔

محترمہ صبیحہ بیگم: جناب سپیکر! میں اس معزز ایوان کے توسط سے کل کراچی میں مسجد و امام بارگاہ علی رضا، ایم اے جناح روڈ میں ہونے والے واقعہ میں شہید اور زخمی ہونے والے لوگوں کے خاندانوں کے ساتھ اظہار یکجہتی اور شہداء کی بلندی درجات اور زخمیوں کی صحت یابی کے لئے دعا کرنا چاہتی ہوں۔

جناب سپیکر: جی، دعا کی جائے۔

(اس مرحلہ پر امام بارگاہ علی رضا کراچی میں شہداء کی بلندی درجات اور زخمیوں کے لئے دعا کی گئی)

سوالات (محکمہ اوقاف)

نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات

جناب سپیکر: آج کا پہلا سوال بیگم ریحانہ جمیل صاحبہ کا ہے۔

بیگم ریحانہ جمیل: جناب سپیکر! سوال نمبر 1300۔ اس کا جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

دربار شاہ گوہر لاہور کی زمین پر تجاوزات کی تفصیل

*1300، بیگم ریحانہ جمیل، کیا وزیر اوقاف از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔
(الف) ضلع لاہور میں محکمہ اوقاف کے عملے نے حضرت شاہ گوہر پیر دربار کے کتنے رقبے پر ناجائز تجاوزات کر رکھی ہیں۔ تعداد، نام، رقبہ اور covered area بیان فرمائیں۔
(ب) محکمہ اوقاف کے ملازمین کے علاوہ کتنے ناجائز قابضین نے قبضہ کر رکھا ہے یا کتنے لوگوں کو lease مل چکی ہے۔ ہر lease کی میعاد تاریخ، اتھارٹی کا نام، lease پر رقبہ لینے والے افراد کے نام اور محکمہ ہذا کو جو آمدن ہوئی بیان فرمائیں؟

وزیر اوقاف،
(الف) محکمہ اوقاف کے عملے نے دربار پیر گوہر شاہ پر کسی قسم کی کوئی ناجائز تجاوزات قائم نہ کی ہیں۔
(ب) نہ ہی محکمہ اوقاف کے ملازمین اور نہ ہی کسی دوسرے شخص کو دربار پیر گوہر شاہ کا رقبہ lease پر دیا گیا ہے اور نہ ہی کسی نے ناجائز قبضہ کیا ہوا ہے۔

بیگم ریحانہ جمیل : جناب سپیکر! میری اطلاع کے مطابق یہ جواب صحیح نہیں ہے کیونکہ پیر گوہر شاہ کے رقبہ پر ناجائز قابضین نے قبضہ کیا ہوا ہے۔ میں وزیر صاحب سے یہ پوچھنا چاہوں گی کہ کیا حکومت ان ناجائز قابضین کے خلاف کسی قانونی کارروائی کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر اوقاف، بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ جناب سپیکر! میری بہن نے ناجائز تجاوزات کے بارے میں جو سوال کیا ہے، اس بابت میں یہ گارنٹی دیتا ہوں کہ ایک کلومیٹر کے علاقہ تک محکمہ اوقاف کے حوالہ سے کوئی ایسی بات نہیں ہے۔ اگر کوئی ایسا سلسلہ پایا گیا تو انشاء اللہ اس پر قانونی کارروائی کی جائے گی۔

بیگم ریحانہ جمیل: جناب والا! چونکہ دربار پیر حضرت شاہ گوہر پی پی-140 میں ہے۔ انھوں نے یہ غلط کہا ہے کہ اس کے رقبہ پر ناجائز قبضہ نہیں ہے۔

جناب سپیکر محترمہ! وزیر صاحب نے بھی کہہ دیا ہے اور جواب میں بھی بڑا واضح لکھا ہوا ہے کہ وہاں پر کوئی ناجائز قبضہ نہیں ہے۔ اگر آپ کو اس بابت کوئی شکایت ہے تو وزیر صاحب کو ان کے چیمبر

میں مل لیں' اس کی نشاندہی کریں۔ وزیر صاحب اس کی پوری انکوائری کروائیں گے۔

بیگم ریحانہ جمیل : جی' ٹھیک ہے۔

جناب سپیکر : اگلا سوال ارشد محمود بگو صاحب کا ہے۔

جناب ارشد محمود بگو : سوال نمبر 2154۔ اس کا جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ضلع سیالکوٹ میں رجسٹرڈ ٹرسٹ اداروں اور ان کے نام پراپرٹی کی تفصیلات

*2154: جناب ارشد محمود بگو: کیا وزیر اوقاف ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) ضلع سیالکوٹ میں کتنے رجسٹرڈ ٹرسٹ ہیں ان کے نام اور ان اداروں کے نام پراپرٹی کی تفصیل فراہم کی جائے۔

(ب) ان اداروں کی پراپرٹی کس کس جگہ اور کس شہر میں ہے اور اس وقت یہ کن افراد کے قبضہ میں ہے ان کے نام' ولدیت اور پتا جات نیز جس وقت سے یہ اس پراپرٹی پر قابض ہیں' اس کی تفصیل فراہم کی جائے۔

(ج) ان اداروں کی پراپرٹی پر کتنے لوگ ناجائز قابض ہیں ان کے نام' ولدیت' پتا جات اور ناجائز قبضہ کی تفصیل فراہم کی جائے نیز ان ناجائز قابضین سے کب تک یہ پراپرٹی واگزار کروائی جائے گی؟

وزیر اوقاف:

(الف) رجسٹرڈ ٹرسٹ کے بارے میں محکمہ اوقاف کو علم نہیں ہے۔ البتہ سیالکوٹ شہر میں واقع وقف جائیداد جو اس وقت محکمانہ تحویل میں ہے کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) وقف جائیداد (اراضیات / دکانات / مکانات) کے محل و قوع، پٹہ داران اور کرایہ داران کی تفصیل کا گوشوارہ بھی ایوان کی میز پر رکھ دیا گیا ہے جس کے مطابق 113 ایکڑ 6 کنال 18 مرلہ زرعی اراضی 83 دکانات اور ایک مکان محکمہ اوقاف کی تحویل میں ہے۔

(ج) ناجائز قابضین نہ ہیں۔ مزید وضاحت کی جاتی ہے کہ دربار حضرت پیر شعلہ شہید کو محکمہ اوقاف نے بذریعہ نوٹیفکیشن نمبر 1(175) اوقاف /68 مورخہ 27-7-1971 تحویل میں لیا تھا لیکن یہ ابھی تک پاک فوج کے زیر انتظام ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال؟

جناب ارشد محمود بگو: جناب سپیکر! انہوں نے جواب کے جز(ج) میں لکھا ہے کہ "ناجائز قابضین نہ ہیں۔ مزید وضاحت کی جاتی ہے کہ دربار حضرت پیر شعلہ شہید کو محکمہ اوقاف نے بذریعہ نوٹیفکیشن نمبر 1(175) اوقاف /68 مورخہ 27-7-1971 تحویل میں لیا تھا لیکن یہ ابھی تک پاک فوج کے زیر انتظام ہے۔" میں وزیر صاحب سے یہ ضمنی سوال کرتا ہوں کہ وہاں سے جو آمدنی ہوتی ہے کیا وہ بھی فوج لے لیتی ہے؟

وزیر اوقاف: جناب سپیکر! پہلی چیز یہ عرض کروں گا کہ فاضل رکن میرے بھائی جناب ارشد بگو صاحب نے ٹرسٹ کے بارے میں جو سوال کیا ہے اس بابت میں تھوڑی سی وضاحت چاہوں گا کہ انہوں نے اپنے سوال میں واضح نہیں فرمایا کہ وہ کس ٹرسٹ کی بات کر رہے ہیں؟ سوسائٹیز ایکٹ 1860 کے تحت بھی ادارے رجسٹرڈ ہوتے ہیں۔ سوشل ویلفیئر ڈیپارٹمنٹ کے تحت بھی کچھ ادارے رجسٹرڈ ہوتے ہیں۔ Charitable Endowments Act 1890 کے تحت بھی اداروں کی رجسٹریشن ہوتی ہے اور ٹرسٹ ایکٹ 1882 کے تحت پرائیویٹ ادارے رجسٹرڈ ہوتے ہیں۔ انہوں نے اپنے سوال میں یہ واضح نہیں فرمایا کہ کس ٹرسٹ کی بات یہ پوچھ رہے ہیں؟ دوسرا اوقف کا تصور بنیادی طور پر اسلامی ہے جبکہ ٹرسٹ کی بنیاد English Law ہے۔ وقف جو ہے یہ مذہبی، خیراتی اور نیک مقاصد کے لئے بنایا جاتا ہے جبکہ ٹرسٹ کسی بھی قانونی مقصد کے لئے بنایا جاتا ہے۔ وقف دائمی، ناقابل تنسیخ اور ناقابل انتقال ہوتا ہے جبکہ ٹرسٹ میں تینوں باتوں کا ہونا ضروری نہیں ہے۔ وقف اللہ کے نام ہوتا ہے---

جناب ارشد محمود بگو : جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔ جناب والا! جو جواب انھوں نے دیا ہے میں نے اس کی روشنی میں ضمنی سوال کیا ہے۔

جناب سپیکر: وہ ذرا تفصیل بتا رہے ہیں۔ وزیر اوقاف صاحب! آپ نے اپنے جواب کے جز(ج) میں کہا ہے کہ "ابھی تک پاک فوج کے زیر انتظام ہے" تو ارشد بگو صاحب کا ضمنی سوال یہ تھا کہ اس ادارے سے جو آمدن ہوتی ہے کیا وہ بھی پاک فوج کو جاتی ہے یا محکمہ اوقاف وصول کرتا ہے؟

وزیر اوقاف : جناب سپیکر! انھوں نے جو سوال کیا ہے وہ محکمہ اوقاف سے متعلق نہیں ہے۔

جناب سپیکر : محکمے نے جو جواب دیا ہے اس میں یہ کہا گیا ہے کہ یہ ادارہ پاک فوج کے زیر انتظام ہے۔ ان کا ضمنی سوال یہ ہے کہ کیا اس کی آمدن بھی پاک فوج کو جاتی ہے یا محکمہ اوقاف وصول کرتا ہے؟

وزیر اوقاف : چونکہ وہ حساس علاقہ ہے' لوگوں کی آمد و رفت بہت کم ہے۔ وہاں پر زیادہ نذرانے یا چڑھاوے نہیں آتے۔ حساس علاقہ ہونے کی وجہ سے یہ فوج کے کنٹرول میں ہے۔

رانا آفتاب احمد خان : جناب سپیکر! آمدنی کم یا زیادہ کی بات نہیں ہے۔ چوری ایک روپے کی ہو یا ایک کروڑ کی وہ چوری ہی ہوتی ہے۔ معزز رکن کا بڑا relevant سوال ہے۔ بہر حال میں بگو صاحب سے یہ وضاحت چاہتا ہوں کہ 15 کروڑ کی آبادی میں سے چھ لاکھ فوج ہے اگر وہ 80 فی صد بجٹ کھا جاتی ہے تو دربار کی آمدن پر ارشد بگو صاحب کو کیا اعتراض ہے؟

جناب سپیکر شکریہ۔ تشریف رکھیں۔

چودھری اصغر علی گجر : جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ جس دربار سے جو آمدنی محکمہ اوقاف کو حاصل ہوتی ہے کیا اس دربار پر جانے والے زائرین یا دیگر معاملات میں یہ رقم وہاں پر خرچ بھی کی جاتی ہے یا نہیں؟

وزیر اوقاف جناب سپیکر! میں یہ عرض کرنا چاہوں گا کہ چونکہ وہ حساس علاقہ ہے' سول لوگوں کو آرمی والے وہاں جانے نہیں دیتے۔

جناب سپیکر: ان کا سوال یہ ہے کہ اس دربار سے جو تھوڑی بہت آمدن ہوتی ہے تو جو زائرین ادھر جاتے ہیں کیا وہ ان پر بھی خرچ کی جاتی ہے؟

وزیر اوقاف: جی، بالکل خرچ کرتے ہیں۔

چودھری اصغر علی گجر: جناب سپیکر! وزیر صاحب سے میرا ایک ضمنی سوال ہے کہ ضلع یہ میں ایک دربار ہے۔ معذرت خواہ ہوں میں دربار کا نام بھول گیا ہوں۔

جناب ارشد محمود بگو: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: آرڈر پلیز۔ جناب ارشد محمود بگو صاحب!

جناب ارشد محمود بگو: جناب سپیکر! میں نے رجسٹرڈ ٹرسٹ کے حوالے سے سوال پوچھا ہے۔ سیالکوٹ میں امام علی الحق رحمۃ اللہ علیہ کا مزار ہے جہاں سے کروڑوں روپے کی آمدن ہوتی ہے اور جو ان کو زمینیں الاٹ ہوئی تھیں وہ بھی ہزاروں ایکڑ ہیں اور انھوں نے اس میں بھی لکھا ہے۔ میرا ان سے سوال ہے کہ انھوں نے جو لسٹ دی ہے کہ امام علی الحق رحمۃ اللہ علیہ سے منسلکہ زمین پر یہ لوگ قابض ہیں۔ یہ لوگ کتنے عرصے سے قابض ہیں اور یہ کس شرح سے محکمہ اوقاف کو return کرتے ہیں؟ یہ میرے دو سوال ہیں۔ ایک تو یہ سوال ہے کہ امام علی الحق ٹرسٹ کی جتنی زرعی زمین ہے انھوں نے ان لوگوں کو کتنے عرصے سے lease پر دی ہوئی ہے اور اس کی شرح کیا ہے؟

جناب سپیکر: جناب ارشد محمود صاحب! یہ تو نیا سوال بنتا ہے۔ چونکہ تفصیل بتانی ہے اور facts and figures دینے ہیں۔

جناب ارشد محمود بگو: جناب سپیکر! یہ اس سے متعلقہ سوال ہے لیکن اگر آج آپ پیر صاحب کو بچانا چاہتے ہیں تو یہ علیحدہ بات ہے۔

جناب سپیکر: بچانا نہیں چاہ رہا۔ یہ نیا سوال بنتا ہے۔

جناب ارشد محمود بگو: ٹھیک ہے جناب والا!

جناب اعجاز احمد سماں، جناب سپیکر!

جناب سپیکر، جی، جناب، سماں صاحب!

جناب اعجاز احمد سماں، جناب سپیکر! وزیر اوقاف صاحب نے فرمایا ہے کہ فلاں دربار فوجی علاقے یا حساس علاقے میں ہے۔ سیالکوٹ میں چانبلیاں والا ایک دربار ہے جس کا آدھا حصہ پاکستان میں ہے اور آدھا انڈیا میں ہے اور ہمیشہ فوج اجازت دیتی ہے کہ across the border دربار پر جائیں۔ آپ آج بھی جا کر چیک کر لیں۔ میں صرف یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ وزیر اوقاف صاحب کو تو اپنے محکمے کے بارے میں علم ہی نہیں ہے۔ ان کو تو جواب کا پتا ہی نہیں ہے۔ یہ تو صرف عسکری ادارے کا نام لے کر جواب سے جان چھڑوا رہے ہیں۔ میری درخواست ہے کہ براہ کرم تھوڑا سا پڑھ لیا کریں۔

جناب سپیکر، جی، شکریہ۔ اگلا سوال جناب ارشد محمود بگو صاحب!

شہاب الدین ٹرسٹ رجسٹرڈ سیالکوٹ کے مقاصد، تمام پراپرٹی اور اس کی موجودہ صورتحال

*2155: جناب ارشد محمود بگو، کیا وزیر اوقاف ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) شہاب الدین رجسٹرڈ ٹرسٹ سیالکوٹ کی کتنی پراپرٹی ہے اور کس کس شہر اور گاؤں میں ہے یہ ٹرسٹ کب اور کس نے رجسٹرڈ کروایا تھا اور اس کا مقصد کیا تھا۔

(ب) اس ٹرسٹ کی اراضی پر کون کون سے لوگ قابض ہیں۔ ان میں سے کتنے قانونی اور کتنے غیر قانونی قابض ہیں ان کے نام، پتہ جات اور تاریخ قبضہ کی تفصیل الگ الگ فراہم کی جائے۔

(ج) کیا حکومت غیر قانونی قابضین سے اس ٹرسٹ کی پراپرٹی واگزار کروانے کے لئے کوئی اقدامات کر رہی ہے؟

وزیر اوقاف،

(الف، ب، ج) شہاب الدین ٹرسٹ سیالکوٹ کا محکمہ اوقاف سے کوئی تعلق نہ ہے۔

جناب سپیکر، کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب ارشد محمود بگو، جناب سپیکر! میں آپ کی اجازت سے یہ سوال بھی پڑھنا چاہوں گا۔

جناب سپیکر، جی۔

جناب ارشد محمود بگو، جناب سپیکر! میں نے سوال یہ کیا تھا کہ "شہاب الدین رجسٹرڈ ٹرسٹ سیالکوٹ کی کتنی پراپرٹی ہے اور کس کس شہر اور گاؤں میں ہے؟ یہ ٹرسٹ کب اور کس نے رجسٹرڈ کروایا تھا اور اس کا مقصد کیا تھا؟

جناب سپیکر! سیالکوٹ میں 1907 میں مسر شہاب الدین گزرا ہے جس نے اربوں کی جائیداد کا ایک ٹرسٹ بنایا تھا اور اس ٹرسٹ کے تحت اب جتنی دکانیں، جتنی جائیداد تھی ان پر لوگوں نے قبضہ کر لیا ہے۔ جتنے ٹرسٹ بنتے ہیں ڈسٹرکٹ سیشن جج اس کا patron ہوتا ہے اور وہ اسے look after کرتا ہے۔ ان لوگوں نے ایک خاص مقصد کے لئے ٹرسٹ بنائے تھے کہ لوگوں کے لئے رفاہ عامہ کا کام ہو۔ جتنے بھی ٹرسٹ بنتے ہیں ان کے کچھ مقاصد ہوتے ہیں وہ غریب لوگوں کو ریلیف دینے کے لئے بنائے جاتے ہیں لیکن بدقسمتی یہ ہے کہ محکمہ ان کو اس طریقے سے look after نہیں کرتا تو لوگ محکمے کے ساتھ مل کر آہستہ آہستہ اس پر قبضہ کر لیتے ہیں۔ میں نے ان سے سوال کیا تھا لیکن انھوں نے کہا ہے کہ شہاب الدین ٹرسٹ سیالکوٹ کا محکمہ اوقاف سے کوئی تعلق نہیں ہے۔

جناب سپیکر! مجھے افسوس ہے چونکہ مجھے پتا نہیں تھا کہ آج محکمہ اوقاف کا دن ہے ورنہ میں پورا ریکارڈ ساتھ لے کر آتا کہ یہ ٹرسٹ محکمہ اوقاف کے زیر نگرانی کام کر رہا ہے لیکن لوگوں نے اس پر قبضہ کر لیا اور محکمہ اس پر آنکھیں بند کر کے بیٹھا ہوا ہے اور اس پر کوئی ایکشن نہیں لے رہا ہے۔

جناب سپیکر، ضمنی سوال کیا ہوا؟

جناب ارشد محمود بگو، جناب سپیکر! انھوں نے کہا ہے کہ شہاب الدین ٹرسٹ سیالکوٹ کا محکمہ اوقاف سے تعلق نہیں ہے۔ کیا محترم پیر صاحب مجھے بتا سکتے ہیں کہ جو یہ ٹرسٹ سیالکوٹ میں قائم ہوا ہے اس کی کوئی جائیداد ان کے قبضے میں ہے؟

جناب سپیکر، جناب وزیر اوقاف!

وزیر جیل خانہ جات، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر، جناب سعید اکبر خان پوائنٹ آف آرڈر پر ہیں۔

وزیر جیل خانہ جات، جناب سپیکر! میں یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ اگر اس جواب کو پڑھا جائے تو پھر اس پر ضمنی سوال نہیں ہو سکتا۔ انھوں نے کہا ہے کہ شہاب الدین ٹرسٹ سیالکوٹ کا محکمہ اوقاف سے کوئی تعلق نہ ہے۔ جب وہ own ہی نہیں کرتے، جب محکمہ کا اس سے کوئی concern ہی نہیں ہے۔

جناب سپیکر، جی، منسٹر صاحب بھی یہی بتانے والے تھے۔ جی، جناب وزیر اوقاف!

وزیر اوقاف، جناب سپیکر! میں آپ کی وساطت سے پہلے بھی یہی عرض کرنا چاہتا تھا اور اب بھی یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ پبلک پرائیویٹ ٹرسٹ کی رجسٹریشن اور supervision محکمہ اوقاف کے دائرہ کار میں شامل نہ ہے لہذا اس سوال کا محکمہ اوقاف سے کوئی تعلق نہ ہے۔

رانا آفتاب احمد خان، جناب سپیکر! ارشد محمود بگو صاحب نے کہا ہے یہ ریکارڈ نہیں لائے تھے۔ اگر یہ کل prove ہو جاتا ہے کہ یہ محکمہ اوقاف کے زیر تحویل یا زیر نگرانی ہے تو پھر اس کی کیا صورتحال ہو گی؟

جناب سپیکر، جب prove ہو گا تو پھر دیکھیں گے۔

رانا آفتاب احمد خان، جناب سپیکر! پھر یہ breach of privilege بنتا ہے یا نہیں؟

جناب سپیکر، قبل از وقت تو کچھ نہیں کہا جا سکتا۔ اگلا سوال بیگم ریحانہ جمیل صاحبہ!

بیگم ریحانہ جمیل، سوال نمبر 2604۔

جناب سپیکر، اس کا جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

مزنگ لاہور میں داتا دربار ٹرسٹ کی وقف پراپرٹی کی تفصیل اور موجودہ صورتحال

*2604۔ بیگم ریحانہ جمیل، کیا وزیر اوقاف ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) گلی نمبر 119 محلہ پونڈ پورہ مزنگ اور مزنگ لاہور کے علاقے میں داتا دربار ٹرسٹ کے نام کتنے مکانات، دکانیں اور دیگر اراضی ہے۔ اس پراپرٹی کے نمبر، گلی نمبر، خسرہ اور جن افراد نے مذکورہ پراپرٹی داتا دربار ٹرسٹ کے نام یہ الاٹ کی ان کے نام، ولدیت، پتا جات اور جس تاریخ کو منتقل کی، تفصیل فراہم کی جائے۔

(ب) یہ دکانات اور مکانات کن کن افراد / اداروں کو کرایہ، لیز یا مالکانہ حقوق پر دیئے گئے ہیں ان کے نام، ولدیت، مالکانہ اور سالانہ کرایہ /لیز کی تفصیل فراہم کی جائے۔

(ج) کتنے مکانات / دکانوں پر کن کن افراد / پارٹیوں نے ناجائز قبضہ کر رکھا ہے ان کے نام، ولدیت اور جس تاریخ سے ناجائز قبضہ کر رکھا ہے مطلع فرمائیں۔

(د) کیا حکومت ان ناجائز قابضین سے یہ دکانیں / مکانات واگزار کروانے اور ان سے ناجائز قبضہ کے عرصہ کا کرایہ وصول کرنے کو تیار ہے؛ اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں وضاحت فرمائیں؟

وزیر اوقاف،

(الف) گلی نمبر 119 محلہ پونڈ پورہ مزنگ اور مزنگ لاہور میں داتا دربار ٹرسٹ کے نام پر کوئی وقف دکان / مکان پراپرٹی نہ ہے۔

(ب) کوئی دکان / مکان کسی فرد کو کرایہ /لیز پر نہ دیا گیا ہے۔

(ج) کسی فرد / پارٹی کا کوئی ناجائز قبضہ نہ ہے۔

(د) کوئی ناجائز قابض نہ ہے اس لئے واگزار کرانے یا کرایہ وصول کرنے کا سوال پیدا نہ ہوتا ہے۔

جناب سپیکر، کوئی ضمنی سوال ہے؟

بیگم ریحانہ جمیل، کوئی ضمنی سوال نہیں ہے۔ شکریہ

جناب سپیکر، اگلا سوال محترمہ زیب النساء قریشی صاحبہ!

محترمہ زیب النساء قریشی، سوال نمبر 2812 جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر، اس کا جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ضلع ملتان میں محکمہ اوقاف کا رقبہ

*2812(A)، محترمہ زیب النساء قریشی، کیا وزیر اوقاف از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

ضلع ملتان میں محکمہ اوقاف کا کن دیہات میں زرعی رقبہ اور عمارات ہیں جن کو کرایہ/ پٹے پر دیا گیا ہے' ان کی تفصیل بیان فرمائیں؟

وزیر اوقاف،

ضلع ملتان میں محکمہ اوقاف کی 27 وقف اراضیات اور 4 عمارات دیہات میں واقع ہیں جو بذریعہ نیلام پٹہ / کرایہ پر دی جاتی ہیں۔ (تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے)

جناب سپیکر، کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ زیب النساء قریشی، جناب سپیکر! اس میں یہ بتایا گیا ہے کہ ضلع ملتان میں محکمہ اوقاف کی 27 وقف اراضیات اور 4 عمارات دیہات میں واقع ہیں جو بذریعہ نیلام کرایہ پر دی جاتی ہیں۔ ظاہر ہے اس کی آمدنی بھی ہوتی ہو گی لیکن ملتان میں حضرت شاہ رکن عالم اور بہاؤالدین زکریا کے مزارات پر انھوں نے غلے رکھے ہوئے ہیں اور وہاں پر آدمی کھڑا ہوتا ہے۔ وہاں سے جو بھی گزرتا ہے وہ اسے کہتا ہے کہ اس میں پیسے ڈال کر جائیں۔ یہ تو ظلم ہے کہ لوگ وہاں زیارت کرنے کے لئے جاتے ہیں لیکن وہاں پر زبردستی پیسے ڈلوائے جاتے ہیں۔

جناب سپیکر، محترمہ آپ کا سوال کیا ہوا؟

محترمہ زیب النساء قریشی، جناب والا! جب ان کے پاس وہاں اتنی آمدنی ہے تو پھر وہاں ہر کسی کو کیوں مجبور کرتے ہیں کہ اس غلے کے اندر پیسے ڈالیں؟

جناب سپیکر، جی' وزیر اوقاف!

وزیر اوقاف، جناب سپیکر! بالکل کسی کو مجبور نہیں کیا جاتا۔ اگر کوئی اپنی خوشی سے ڈالتا ہے تو ٹھیک ہیں ورنہ مجبور نہیں کیا جاتا۔

محترمہ زیب النساء قریشی، جناب سپیکر! میں خود وہاں گئی ہوں اور میں نے دیکھا ہے۔ وہاں تین چار غلے رکھے ہوئے ہیں اور لوگ کہتے ہیں کہ ان میں پیسے ڈال کر جائیں۔ پھر میں نے ان لوگوں سے پوچھا کہ آپ ایسا کیوں کر رہے ہیں تو انھوں نے کہا کہ ہمیں حکم ہے کہ اگر ایک دفعہ غلے میں بیس ہزار ہیں تو اگلی دفعہ اس سے زیادہ ہونے چاہئیں' کم نہ ہوں اس لئے ہمیں یہ کرنا پڑتا ہے۔

جناب سپیکر، وزیر صاحب محکمے کو ہدایت کر دیں کہ اگر کوئی ایسی شکایت ہے تو اس کا ازالہ ہونا چاہئے۔ اگلا سوال محترمہ مصباح کوکب صاحبہ کا ہے--- تشریف نہیں رکھتیں۔ اگلا سوال ڈاکٹر سید وسیم اختر صاحب کا ہے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر، سوال نمبر 3225 Taken as read

جناب سپیکر، جی' اس کا جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ریلوے اسٹیشن بہاولپور کے بالمقابل مسجد کی تعمیر کا مسئلہ

*3225۔ ڈاکٹر سید وسیم اختر، کیا وزیر اوقاف ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ریلوے اسٹیشن بہاولپور کے بالمقابل سڑک کی توسیع کرنے کے لئے محکمہ اوقاف کے دفتر کے نزدیک مسجد شہید کی گئی اور یہ وعدہ کیا گیا تھا کہ یہ مسجد سرکاری خرچ پر دوبارہ تعمیر کر دی جائے گی۔

(ب) کیا یہ درست ہے کہ مذکورہ مسجد کی دوبارہ تعمیر سے متعلق ہائی کورٹ کا فیصلہ بھی موجود ہے۔

(ج) اگر مندرجہ بالا درست ہے تو تاحال مسجد کی تعمیر کیوں نہیں ہوئی؟

وزیر اوقاف،

(الف) یہ درست ہے کہ ریلوے اسٹیشن بہاولپور کے ساتھ مسجد کو سڑک کی توسیع کے لئے بہاولپور کی انتظامیہ نے مسجد کے صحن کا کچھ حصہ شہید کیا تھا۔ محکمہ اوقاف نے اس مسجد کو مکمل شہید کر کے نئے سرے سے تعمیر کے لئے مبلغ 23,00,000 روپے کی منظوری دی ہے اور موقع پر کام جاری ہے۔

(ب) ۔ایضاً۔

(ج) ۔ایضاً۔

جناب سپیکر، کوئی ضمنی سوال ہے؟

ڈاکٹر سید وسیم اختر، جناب سپیکر! اسٹیشن کے قریب دو مساجد تھیں ایک تو totally dismantle کر دی گئی اور ایک partially dismantle ہوئی ہے۔ میں محکمے کا مشکور ہوں کہ انھوں نے مسجد بوستان عزیز جو کہ partially dismantle ہوئی ہے' اس کے لئے 23 لاکھ کی رقم رکھی ہے۔ سیکرٹری صاحب خود بھی موقع پر آئے اور انھوں نے باقاعدہ کام شروع کیا ہے۔ اللہ جزا دے لیکن شاید محکمے کو اس حوالے سے تھوڑی سی غلط فہمی ہوئی ہے۔ میں نے جس مسجد کا ذکر کیا ہے یہ بالکل ریلوے اسٹیشن کے سامنے ہے۔ اس کے لئے بہاولپور کی عوام کی طرف سے ہائیکورٹ میں representation بھی کی گئی اور ہائیکورٹ نے بھی direction دی ہے کہ اس بارے میں محکمہ مثبت فیصلہ کرے اور مسجد بنائی جائے۔ میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ جس مسجد کی طرف میں نے اشارہ کیا ہے وزیر موصوف اس بارے بتائیں کہ محکمہ کیا کر رہا ہے؟

جناب سپیکر، جواب میں جس مسجد کا ذکر کیا گیا ہے یہ اس کے علاوہ ہے جو آپ فرما رہے ہیں۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر، میں نے عرض کیا ہے کہ دو مساجد dismantle ہوئی تھیں۔ ایک partially ہوئی تھی جس کے لئے محکمے نے 23 لاکھ روپے کی رقم رکھی ہے اور اس پر کام بھی شروع ہے۔ دوسری مکمل طور پر dismantle کر دی گئی تھی جس کے خلاف علاقے کے لوگ ہائیکورٹ میں بھی گئے اور اس بارے میں ہائیکورٹ کی direction بھی موجود ہے۔ میرا سوال اس کے بارے میں تھا۔ اس

حوالے سے میں وزیر موصوف سے پوچھ رہا ہوں کہ اس کے بارے میں ان کی کیا پالیسی ہے اور یہ کیا اقدامات کر رہے ہیں؟

جناب سپیکر، وزیر اوقاف!

وزیر اوقاف، جناب سپیکر! یہ میرے بھائی جس مسجد کی بات کر رہے ہیں وہ چونکہ دو مساجد ایک ہی مکتبہ فکر سے تھیں اور ان کا فاصلہ میرے خیال میں صرف 50 گز کا تھا۔ محکمے کا خیال ہے چونکہ ایک مسجد تو بن رہی ہے' دوسری مسجد کی جگہ کوئی مدرسہ بنا دیا جائے لیکن اس کے لئے یہ ضروری ہے کہ وہاں کے مقامی لوگ بھی متفق ہوں۔ اگر وہاں کے مقامی لوگ متفق نہ ہوئے تو ڈی۔سی۔او صاحب کو اس سلسلے میں ہدایت بھی ہے اور انہوں نے مسجد کی تعمیر کا فیصلہ بھی کیا ہوا ہے۔ انشاء اللہ اس معاملے کو احسن طریقے سے حل کر لیا جائے گا۔

جناب سپیکر، ٹھیک ہے۔ اگر محکمہ اس حوالے سے ڈی۔سی۔او صاحب کے توسط سے اس بات کی یقین دہانی کرواتا ہے اور اس کو مدرسے یا مسجد کے استعمال میں لاتے ہیں تو بہت اچھی بات ہے اور مجھے منظور ہے۔ شکریہ۔ اگلا سوال بریگیڈیر (ریٹائرڈ) محمد حسن صاحب!

بریگیڈیر (ریٹائرڈ) محمد حسن، سوال نمبر 3339۔

پی پی۔ 4 گوجر خان محکمہ اوقاف کی اراضی
اور زیر انتظام مزارات کی تفصیل

*3339۔**جناب بریگیڈیر (ریٹائرڈ) محمد حسن،** کیا وزیر اوقاف ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ،

(الف) حلقہ پی پی۔ 4 تحصیل گوجر خان ضلع راولپنڈی میں کتنا رقبہ محکمہ اوقاف کی تحویل میں ہے۔ یہ رقبہ کہاں کہاں واقع ہے اور اس کا اس وقت کیا استعمال ہے۔

(ب) حلقہ پی پی۔ 4 میں کتنے مزارات محکمہ اوقاف کی تحویل میں ہیں ان کے نام اور جگہیں بتائیں۔

وزیر اوقاف

(الف) حلقہ پی پی۔ 4 تحصیل گوجر خان میں 894 کنال 4 مرلے رقبہ محکمہ اوقاف کی تحویل میں ہے جس کی تفصیل درج ذیل ہے۔

I۔ وقف اراضی تعدادی 289 کنال 3 مرلے واقع موہڑی تحصیل گوجر خان اس رقبے کے وقف نوٹیفکیشن کے خلاف لاہور ہائیکورٹ راولپنڈی بنچ میں مقدمہ دائر ہے اور اس میں حکم امتناعی جاری شدہ ہے جس کی وجہ سے دخل قبضہ حاصل نہ ہو سکا ہے۔ پچھلی تاریخ سماعت 13-2-2003 تھی۔

II۔ وقف اراضی تعدادی 461 کنال 9 مرلے واقع موضع چک براہمان تحصیل گوجر خان اس رقبہ کی وقف نوٹیفکیشن کے خلاف لاہور ہائیکورٹ راولپنڈی بنچ میں مقدمات دائر ہیں اور اس میں حکم امتناعی جاری شدہ ہے جس کی وجہ سے دخل قبضہ حاصل نہ ہو سکا ہے۔ پچھلی تاریخ سماعت 23-10-2003 تھی۔

III۔ وقف اراضی تعدادی 143 کنال 12 مرلے واقع موضع رنجانی تحصیل گوجر خان یہ رقبہ زرعی مقاصد کے لئے بذریعہ نیلام عام سال بہ سال پٹہ پر دیا جاتا ہے۔ اس رقبہ میں سے 118 کنال 12 مرلے پتھریلی اور بنجر زمین ہے۔ باقی قابل کاشت رقبہ 25 کنال 10 مرلہ ہے جو بارانی ہے۔ گزشتہ پانچ سال کے زر پٹہ کی تفصیل درج ذیل ہے۔

سال	رقم زر پٹہ
1999-2000	نیلام نہ ہوئی۔ کیونکہ یہ زمین بارانی ہے اور خشک سالی کی وجہ سے کسی نے نیلام میں دلچسپی نہ لی۔
2000-2001	1650 روپے اس سال بولی دہندہ نے مشروط طور پر بولی دی کہ یہ رقبہ عرصہ 30 سال کے لئے اسے دیا جائے۔
2001-2002	نیلامی نہ ہوئی۔ زمین بارانی اور خشک سالی کی وجہ سے کسی نے نیلام میں دلچسپی نہیں لی۔
2002-2003	نیلام نہ ہوئی۔۔ایضاً۔
2003-2004	2000 روپے

(ب) حلقہ پی پی- 4 تحصیل گوجر خان میں صرف ایک دربار حضرت بن شاہ کمال جو موضع دولتالہ میں واقع ہے، محکمہ کی تحویل میں ہے جس کی تفصیل آمدن و خرچ درج ذیل ہے۔

آمدن 2002-03	خرچ 2002-03
کیش بکس آمدن -/23,121	تنخواہ و الاؤنس -/47,414
متفرق آمدن -/79,000	خرید صف -/500
کل آمدن -/1,02,121	کل خرچ -/47,914

جناب سپیکر، کوئی ضمنی سوال؟

بریگیڈیر (ریٹائرڈ) محمد حسن، جناب والا! یہ زمین کافی عرصے سے ویران پڑی ہوئی ہے۔ مختلف لوگوں نے اس پر قبضہ کیا ہوا ہے اور ground position یہ ہے کہ یہاں پر بہت سارے درخت بھی ہیں لوگ زمیندارہ بھی کرتے ہیں۔ حکومت اس زمین کو آئندہ کس طریقے سے استعمال کرنا چاہتی ہے کیونکہ وہاں 143 کنال زمین کو ایک سال کے لئے کرایہ پر دیا گیا ہے۔ آج سے چار سال پہلے اس زمین کو سوا سو روپے پر اور ابھی پچھلے سال دو ہزار روپے پر دیا گیا ہے۔ اس وقت وہاں چرواہے بھیڑ بکریاں بھی چراتے ہیں اور فی کس جانور دس پندرہ روپے بھی لیتے ہیں۔ میرے خیال میں یہ ایک مذاق ہے کہ 143 کنال زمین دو ہزار روپے پر دی گئی ہے اس دو ہزار روپے سے تو میرے خیال میں محکمہ اوقاف کے لوگ جو وہاں پر visit کرتے ہیں ان کا کرایہ بھی اس سے زیادہ خرچ ہوتا ہے۔ اس سلسلے میں حکومت اس زمین اور دوسری زمین جس کا کورٹ میں کیس چل رہا ہے اس کو آئندہ کس طریقے سے استعمال کرنا چاہتی ہے۔

جناب سپیکر، آپ کا سوال یہ ہوا کہ حکومت نے اس زمین کی auction کی ہے اور وہ بہت کم قیمت پر ہوئی ہے اس کی وجوہات کیا ہیں؟ وزیر اوقاف!

وزیر اوقاف، جناب سپیکر! آپ کی وساطت سے یہ عرض کرنا چاہوں گا کہ یہ جو اراضی ہے وہ 143 کنال اور 12 مرلے ہے جس میں سے 118 کنال 12 مرلے پتھریلی اور بنجر ہے۔ باقی جو قابل کاشت رقبہ ہے وہ 25 کنال اور 10 مرلے ہے جو بارانی ہے۔ ایک دفعہ تو خشک سالی کی وجہ سے اس کی نیلامی ہوئی تھی

لیکن ابھی تک یہ معاملہ ایسے ہی جا رہا ہے کیونکہ کوئی وہ زمین لیتا ہی نہیں ہے۔

بریگیڈیر (ریٹائرڈ) محمد حسن، جناب والا! میری اس سلسلے میں گزارش یہ ہے کہ یہ زمین بڑی قیمتی زمین ہے۔ تینوں جگہیں میں نے خود دیکھی ہیں اور یہاں پر بے شمار درخت ہیں' ٹوٹی پھوٹی زمین ہے۔ اگر اس زمین پر کوئی بند باندھ دیا جائے جس میں لاکھ دو لاکھ روپے خرچ ہوتے ہیں تو مون سون میں برساتی موسم میں وہاں پر پانی اکٹھا ہو سکتا ہے اور ارد گرد وہاں پر پہلے ہی کیکر' پلائی' شیشم' جنڈ کے بہت سارے درخت ہیں' مزید درخت بھی وہاں پر اُگ سکتے ہیں۔ محکمہ اگر وہاں پر ایک آدھ آدمی پانی کے لئے چھوڑ دے تو چار پانچ سال میں وہاں پر کم ازکم ایک کروڑ روپے کے درخت تیار ہو سکتے ہیں۔ اس زمین کو یا تو آپ کسی کو بیچ دیں اور اگر محکمے نے اپنے پاس رکھنی ہے تو حکومت کے فائدے کے لئے ہونی چاہئے لیکن یہ ایک بہت بڑا مذاق ہے کہ دو ہزار روپے پر آپ 143 کنال زمین ایک سال کے لئے دے رہے ہیں۔ دوسری میری یہ گزارش ہے کہ آپ اسے ایک سال کے لئے کیوں دیتے ہیں؟ ایک سال کے لئے کوئی بندہ نہیں لے گا' دو سال کے لئے دیں' تین سال کے لئے دیں' پانچ سال کے لئے دیں اور تھوڑا سا اس کو improve کر کے دیں تو یہ زمین بہت فائدہ مند ہو سکتی ہے۔

جناب سپیکر، بریگیڈیر صاحب کی بڑی اچھی تجویز ہے۔ میرے خیال میں محکمے کو اس پر غور و فکر کرنی چاہئے۔ شکریہ۔

وزیر اوقاف، ٹھیک ہے۔ ویسے شجر کاری کا پروگرام ہے۔

جناب سپیکر، شکریہ۔

حاجی محمد اعجاز، وزیر موصوف نے اپنے سوال کے جواب میں فرمایا ہے کہ دو زمینیں ایسی ہیں جن پر مختلف پارٹیوں نے stay لیا ہوا ہے۔ کیا وزیر موصوف یہ بتائیں گے کہ ان کے علم میں بھی یہ بات ہے کہ محکمہ اور پارٹیاں مل کر stay لیتے ہیں۔ انہوں نے کوئی ایسا اقدام کیا کہ stay جلد از جلد خارج ہو سکے اور زمین کا بہتر استعمال ہو سکے۔

جناب سپیکر، وہ فرما رہے ہیں کہ stay vacate کرانے کے لئے محکمے نے اب تک کیا کوششیں کی ہیں؟

وزیر اوقاف ،جی ہاں۔ یہ معاملہ ہائیکورٹ میں چل رہا ہے۔وکلاء کو باقاعدہ کہاجاتا ہے اور وہ پوری تیاری کے ساتھ جاتے ہیں تو انشاء اللہ تعالیٰ جب بھی کورٹ کی طرف سے فیصلہ ہو گا اس کے بعد ہمارا قبضہ ہو گا اور یہ جو مسئلہ ہے یہ بھی احسن طریقے سے حل کر لیں گے۔

جناب سپیکر،جی،محکمہ stay vacate کروانے کے لئے کوششیں کر رہا ہے۔

جناب فیصل حیات جبوآنہ،پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر،جناب جبوآنہ صاحب!

جناب فیصل حیات جبوآنہ،جناب سپیکر! میں آپ کا مشکور ہوں کہ آپ نے مجھے بات کرنے کا موقع دیا۔ آپ کی وساطت سے وزیرموصوف سے میرا سوال ہے۔ میں وزیرموصوف کی توجہ اپنے حلقے کے ان غریب لوگوں کی طرف دلانا چاہتا ہوں جو محکمہ اوقاف کی 14 ایکڑ زمین پر عرصہ پچاس سال سے بیٹھے ہوئے ہیں۔ میری اس میں submission یہ ہے کہ محکمہ اوقاف اور ان لوگوں کے درمیان کرایہ کے مسئلہ پر اختلاف ہو جاتا ہے اور وہاں پر امن عامہ کی صورتحال بھی پیدا ہو جاتی ہے۔ انہوں نے متفقہ طور پر فیصلہ یہ کیا ہے کہ ہم اسی مالیت کی زمین جہاں وہ بیٹھے ہیں اس کے ارد گرد اس مالیت کی زمین محکمہ اوقاف کو دے دیتے ہیں۔ وہ چاہتے ہیں جس زمین پر وہ بیٹھے ہیں وہ ان کی ملکیت کر دی جائے اور اس کے ارد گرد اسی مالیت کی جو زمین ہے وہ محکمہ اوقاف لے لے۔ اس بارے میں وزیرموصوف کوئی یقین دہانی کروادیں تاکہ یہ مسئلہ احسن طریقے سے حل ہو سکے۔

جناب سپیکر، تشریف رکھیں جبوآنہ صاحب ضمنی سوال صرف اسی سوال سے متعلقہ ہو سکتا ہے۔جو سوال ایجنڈے پر reflect ہوا ہے اسی پر ہو سکتا ہے اس لئے یہ آپ کا ضمنی سوال نہیں بنتا۔ جناب محمد وقاص صاحب!

جناب محمد وقاص، سوال نمبر 3366۔

راولپنڈی میں 2002 کے دوران مذہبی مقامات سے حاصل آمدن و اخراجات کی تفصیل

*3366۔ جناب محمد وقاص، کیا وزیر اوقاف از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔
ضلع راولپنڈی کے مختلف درباروں اور دیگر مذہبی مقامات سے محکمہ اوقاف کو سال 2002 کے دوران کتنی آمدن ہوئی اور کتنی ان پر خرچ ہوئی؟

وزیر اوقاف،

ضلع راولپنڈی میں محکمہ اوقاف کے زیر انتظام 18 دربار اور 22 مساجد ہیں۔ ان درباروں اور مساجد سے سال 2002 کے دوران آمدن و اخراجات کی تفصیل درج ذیل ہے۔

قسم	تعداد	آمدن 2002 مدات	آمدن 2002 رقم	غیر ترقیاتی اخراجات 02 مدات	غیر ترقیاتی اخراجات 02 رقم	ترقیاتی اخراجات 02 میزان رقم
دربار	18	کیش بکس	29,87,390/-	تنخواہ	11,11,524/-	Nil
		زرپٹہ	33,570/-	بل بجلی	2,79,429/-	
		متفرق	1,85,500/-			
مساجد	22	کرایہ	20,68,511/-	تنخواہ	28,76,929/-	
		زرپٹہ	2000/-	بل بجلی	5,60,042/-	
				صف	19,600/-	87,32,422/-
				ختم القرآن	7,000/-	
میزان	40	میزان	52,76,971/-	میزان	48,54,524/-	87,32,422
					کل میزان	13586946

جناب سپیکر، ضمنی سوال؟

جناب محمد وقاص، جناب والا! میرے اس سلسلے میں دو ضمنی سوالات ہیں۔ ایک سوال تو یہ ہے کہ 52 لاکھ آمدن ہے اور اخراجات کی دو مدیں ہیں، غیر ترقیاتی اخراجات اور ترقیاتی اخراجات۔ ہم یہ کس طرح differentiate کریں گے کہ یہ بطور ترقیاتی اخراجات ہیں اور یہ غیر ترقیاتی اخراجات ہیں؟ دوسرا میرا سوال یہ ہے کہ 87 لاکھ روپے مساجد پر بطور ترقیاتی اخراجات ہو رہے ہیں وہ نظر آنے چاہئیں کہ کیا ڈویلپمنٹ ہوئی ہے؟

جناب سپیکر، وزیر اوقاف!

وزیر اوقاف، جناب سپیکر! یہ 87,32,422 روپے مساجد پر ہی استعمال کئے گئے ہیں اور خاص طور پر راولپنڈی کی جو مرکزی مسجد ہے اس تاریخی مسجد سے ملحقہ ایک سات کنال کا خالی پلاٹ بھی تھا اور وہاں پر کوئی سو دکانیں بنائی گئی ہیں۔ محکمہ وہاں پر ایک ماڈل مسجد لائبریری اور انٹرنیٹ کا بھی اہتمام کر رہا ہے۔

جناب سپیکر، جناب ارشد محمود بگو صاحب!

جناب ارشد محمود بگو، جناب سپیکر! میرا جناب وزیر موصوف سے یہ سوال ہے کہ محکمہ اوقاف کو چلانے کے لئے یہ ایک کمیٹی بناتے ہیں جس کو R.P.C کہتے ہیں اور محکمہ کی طرف سے مختلف مزاروں پر جتنی بھی کمیٹیاں بنی ہیں جہاں سے آمدن کا سلسلہ ہے یہ تمام کمیٹیاں اسمبلی کے وجود میں آنے سے پہلے بنی تھیں۔ میرا ان سے ضمنی سوال یہ ہے کہ کیا یہ اس بات کا ارادہ رکھتے ہیں کہ یہ کمیٹیاں نئے سرے سے بنیں اور ان میں صوبائی اسمبلی کے ممبران کو بھی شامل کیا جائے بلکہ ان کی نگرانی میں ہی بنیں؟

جناب سپیکر، وزیر اوقاف!

وزیر اوقاف، ہر سال پہلے والی کمیٹی ختم ہو جاتی ہے اور اس کے بعد دوبارہ نئی کمیٹی بنائی جاتی ہے۔ یہ بڑی اچھی تجویز ہے کہ میرے جتنے بھائی ارکان اسمبلی ہیں وہ بھی اگر ان کمیٹیوں میں شامل ہونا چاہیں تو ان کے مشورے سے زیادہ بہتر خدمت ہو سکے گی۔

جناب ارشد محمود بگو، جناب سپیکر! انہوں نے مجھے appreciate کیا ہے کہ یہ بڑی اچھی تجویز ہے۔ کیا جناب شاہ صاحب اس پر عملدرآمد بھی کروائیں گے؟ آر۔پی۔سی کمیٹی بنی تو ہر سال چاہئے لیکن میں آپ کو یہ یقین اور وثوق سے کہتا ہوں کہ یہ کبھی بھی سال کے بعد الیکشن نہیں ہوتے۔ میرے حلقے میں دو مزارات آتے ہیں۔ جب یہ اسمبلی وجود میں نہیں آئی تھی تو اس سے پہلے سے آر پی سی کمیٹیاں بنی ہوئی تھیں ابھی تک وہی کمیٹیاں کام کر رہی ہیں لہذا میں ان کے نوٹس میں لانا چاہتا ہوں کہ یہ ہر سال نئی کمیٹی نہیں بنتی۔ محکمہ تو انہیں سب اچھا کی رپورٹ دیتا ہے۔ چونکہ اسمبلی وجود میں آچکی ہے تو پنجاب اسمبلی کی supremacy ہونی چاہئے لہذا یہ اس floor پر یقین دہانی کرائیں کہ جن ایم۔پی۔ایز

کے حلقوں میں مزارات آتے ہیں تو کیا یہ ان کی نگرانی میں یہ کمیٹیاں بنانے کا ارادہ رکھتے ہیں؟

جناب سپیکر، جی' جناب وزیر اوقاف!

وزیر اوقاف، جناب سپیکر! اسی سال کے آخر تک انشاء اللہ قانون و ضابطے اور مشورے کے ساتھ یہ کمیٹیاں تشکیل پا جائیں گی۔

حاجی محمد اعجاز، جناب سپیکر! اس سوال کے جواب کے مطابق ضلع راولپنڈی میں محکمہ اوقاف کے زیر انتظام جو اٹھارہ دربار اور مساجد ہیں' اس میں آپ ملاحظہ فرمائیں کہ ترقیاتی اخراجات ایک پائی بھی نہیں کئے گئے جبکہ ان کی آمدن کروڑوں میں ہے تو کیا محکمہ کوئی ایسی پالیسی بنانا چاہتا ہے کہ جہاں سے انہیں یہ آمدن آ رہی ہے وہاں کچھ خرچ کیا جائے۔ مساجد کو بہتر کیا جائے اور دربار کی بلڈنگ کو بنایا جائے۔ کیا یہ کوئی ایسی پالیسی بنانا چاہتے ہیں؟

جناب سپیکر، جی' جناب وزیر اوقاف!

وزیر اوقاف، جناب سپیکر! دربار اور مساجد تو پہلے سے بنی ہوئی ہیں۔ اگر وہاں پر کوئی کمی ہوتی ہے مثلاً وضو خانوں کی ضرورت ہوتی ہے یا زائرین کے لئے وقتی طور پر کوئی اور ضرورت محسوس ہوتی ہے تو وہ پوری کرنی پڑتی ہے۔ اس کے علاوہ بجلی کے بل وغیرہ بھی اخراجات میں آتے ہیں جو زائرین کے لئے خرچ ہوتا ہے۔

حاجی محمد اعجاز، جناب سپیکر! یہ کوئی ایسی پالیسی بنانا چاہتے ہیں کہ جہاں سے کروڑوں روپے آتے ہیں وہاں کچھ خرچ بھی تو کیا جائے۔ وہاں نظر بھی تو آئے کہ کچھ رقم خرچ ہو رہی ہے؟

جناب سپیکر، وہ فرما رہے ہیں کہ ان کی maintenance پر خرچ ہوتا ہے۔ جی' جناب اصغر علی گجر صاحب!

چودھری اصغر علی گجر، شکریہ' جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ جیسے ہر دربار سے لاکھوں اور کروڑوں کی آمدن آتی ہے اور جیسے وزیر موصوف نے فرمایا کہ وہ آمدن انہی درباروں پر زائرین کے لئے خرچ کی جاتی ہے تو میں یہ گزارش کر رہا ہوں کہ کیا وزیر موصوف بتائیں گے کہ لیہ کے اندر دربار عنایت شاہ جس کی کروڑوں روپے کی انکم ہے' آپ بتائیں کہ آپ نے اس پر آج تک کتنا پیسا خرچ کیا؟ سیکرٹری صاحب سے پوچھ لیں اور مجھے بتائیں کہ آپ نے کتنا پیسا خرچ کیا ہے۔ اس دفعہ اس کے

صرف جانوروں کی خرید و فروخت کا ٹھیکہ 34 لاکھ روپے کا تھا۔ وہاں کروڑوں کی income ہے۔ آج تک اس کی مسجد' زائرین پر یا جانوروں کی سہولت کے لئے کوئی پیسا خرچ کیا گیا تو ایوان کے اندر بتائیں؟

جناب سپیکر، چودھری صاحب! یہ تو fresh question بنتا ہے۔

چودھری اصغر علی گجر، جناب سپیکر! بڑا سادہ سا سوال ہے۔

جناب سپیکر، چودھری صاحب! اتنی دیر کے بعد آپ کو دربار کا نام یاد آیا ہے اور انہوں نے تو facts and figures پر بات کرنی ہے۔ اگلا سوال میاں خالد محمود صاحب کا ہے---- تشریف نہیں رکھتے۔ اگلا سوال محترمہ صغیرہ اسلام صاحبہ کا ہے۔

محترمہ صغیرہ اسلام، سوال نمبر 3542-

ضلع ملتان، اوقاف کے زیر انتظام مساجد و مزارات کی 03-2002 میں آمدن و خرچ کی تفصیلات

*3542، محترمہ صغیرہ اسلام، کیا وزیر اوقاف ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) ضلع ملتان میں محکمہ اوقاف کے زیر انتظام مساجد اور مزارات کے نام بیان فرمائیں۔

(ب) 2000 سے 2003 تک ان مزارات کی آمدنی اور خرچ کی تفصیل بتائی جائے؟

وزیر اوقاف،

(الف) ضلع ملتان میں محکمہ اوقاف کے زیر انتظام مساجد اور مزارات کی تفصیل فلیگ "اے" ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) 2000 سے 2003 تک مزارات کی آمدنی اور خرچ کا گوشوارہ بھی فلیگ "بی" ایوان کی میز پر رکھ دیا گیا ہے۔

محترمہ صغیرہ اسلام، جناب سپیکر! انہوں نے ایوان کی میز پر اخراجات اور آمدن کے جو گوشوارے دیئے ہیں اس سلسلے میں' میں صرف یہ پوچھنا چاہوں گی کہ دربار حضرت بابا جال والا ملتان کے بارے میں

انہوں نے لکھا ہے کہ آمدن / کیش بک ٹھیکے پر ہے اس لئے کوئی خرچ نہ ہوا۔ ٹھیکے پر دینے کے لئے کیا محکمے نے کوئی اشتہار وغیرہ دیا تھا یا نہیں دیا گیا تھا؟ ایک اور دربار حضرت بابا غریب شاہ ملتان میں ہے اس کے بارے میں لکھا ہے کہ دربار ملٹری ایریا میں ہے لہذا حفاظتی اقدامات کے تحت ملٹری کے کنٹرول میں دیا گیا ہے۔ میں پوچھنا چاہوں گی کہ ملتان شہر بارڈر ایریا ہے جہاں پر یہ دربار ہے اور ملک کے تمام باقی دفتروں پر فوجی تعینات ہیں تو کیا دربار بھی فوج ہی کی زد میں آتے ہیں۔ کیا وہاں کوئی خاص گڑبڑ تھی کہ اس دربار کو فوج کے سپرد کر دیا گیا ہے؟

جناب سپیکر: جی' جناب وزیر اوقاف!

وزیر اوقاف: جناب سپیکر! چونکہ وہ حساس علاقہ ہوتا ہے اس لئے وہ آرمی کے تحت ہی رہنا ہوتا ہے۔

محترمہ صغیرہ اسلام: جناب سپیکر! میرا خیال تو یہ ہے کہ درباروں کو ملٹری کے قبضے میں دینا انتہائی افسوسناک بات ہے۔ یہ کوئی ایسے علاقے تو نہیں کہ جہاں آپ کی فوج جب چاہے داخل ہو جائے۔ یہ تو دربار ہیں۔ ایک عقیدت اور احترام کی جگہ ہیں۔ درباروں پر تو عام لوگ جاتے ہیں اور یہاں پر آرمی کا قبضہ ہونا بڑی زیادتی ہے۔

وزیر اوقاف: جناب سپیکر! یہ دربار کینٹ ایریا میں ہے۔

محترمہ صغیرہ اسلام: یہ کینٹ ایریا نہیں ہے۔

جناب سپیکر: وہ on the floor of the House کہہ رہے ہیں کہ کینٹ ایریا میں ہے۔

ڈاکٹر محمد جاوید صدیقی: جناب سپیکر! میرا تعلق بھی ملتان سے ہے۔ یہ دربار کینٹ ایریا میں نہیں ہے بلکہ شہری آبادی میں ہے۔

محترمہ صغیرہ اسلام: جناب سپیکر! داتا دربار بھی بارڈر ایریا کے پاس ہے۔ یہاں بھی فوج لا کر بٹھا دیں۔ اس دربار کو فوجیوں کے قبضے سے نجات دلائی جائے۔

جناب سپیکر: جی' وزیر اوقاف!

وزیر اوقاف: جناب سپیکر! اس دربار سے متعلق جتنی بھی ضروریات ہیں آپ کی وساطت سے یہ بتا

دیں ہم انشاء اللہ خدمت کریں گے۔

محترمہ صغیرہ اسلام، جناب سپیکر! دربار کو فوج کے قبضے سے آزاد کروایا جائے کیونکہ وہاں پر فوج کا ہونا دربار کی ایک قسم کی بے حرمتی ہے۔ فوج اتنی پاک صاف نہیں ہے کہ وہ ہر جگہ پر قدم رکھ سکے۔

جناب سپیکر، وزیر اوقاف صاحب! ان کا سوال یہ ہے کہ اگر دربار شہر میں ہے اور وہ آرمی کے قبضے میں ہے تو کیا محکمہ اس دربار کو واگزار کرانے کا ارادہ رکھتا ہے؟ ان کا یہ سوال ہے۔

وزیر اوقاف، جی، محکمہ ارادہ رکھتا ہے۔

جناب سپیکر، محکمہ انشاء اللہ اس پر غور کرے گا۔

رائے منصب علی، جناب والا! میرا تعلق ملتان سے ہے۔ میں صرف وضاحت کے لئے عرض کرتا ہوں کہ دربار سول انتظامیہ کے پاس ہے۔ کینٹ کا ایریا ساتھ لگتا ہے۔ اس کا آرمی سے کوئی تعلق نہیں ہے اور اس کا کام ٹھیک ٹھاک چل رہا ہے۔

جناب سپیکر، شکریہ۔ جناب صدیقی صاحب!

ڈاکٹر محمد جاوید صدیقی، جناب سپیکر! میں صرف اتنی گزارش کرنا چاہتا ہوں کیونکہ ملتان کے مزار کی بات آئی ہے۔ fresh question میں اس لئے نہیں دوں گا کہ جب جواب آتا ہے تو اتنی دیر سے اس کی باری ہوتی ہے کہ میں بات ہی نہیں کر سکتا۔ میں صرف ایک منٹ کی بات کرتا ہوں کہ یہاں بزرگوں کے مزارات میں بھی ضلعوں کی تفریق کے مطابق فنڈز کی تفریق رکھی جا رہی ہے۔ آپ دیکھیں کہ گیلانی خاندان سیاسی اور مذہبی حوالے سے بھی بہت مشہور خاندان ہے کہ موسیٰ پاک شہید کی جو گدی ہے، یہاں حضرت داتا صاحب کے مزار کے لئے سالانہ گرانٹ ڈیڑھ کروڑ روپے ہے اور ملتان کی موسیٰ پاک شہید کی گدی کے لئے سالانہ گرانٹ دو ہزار روپے ہے۔ ادھر ڈیڑھ کروڑ روپے اور ملتان کے پیر کی دو ہزار روپے ہے۔ حضرت شاہ رکن عالم کے مزار کے لئے 35 ہزار روپے اور یہاں ڈیڑھ کروڑ روپے ہے، کم از کم بزرگوں میں تو ضلعوں کی تفریق کی طرح جنوبی پنجاب کے بزرگوں کو محروم نہ رکھیں۔ اتنی شفقت فرمائیں اور غور فرمائیں۔

جناب سپیکر، شکریہ۔

میاں محمد لطیف پنوار راجپوت، جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ پنجاب کے اندر کتنے ایسے مزارات ہیں کہ جہاں پر لاکھوں کروڑوں کی آمدن ہے۔ میرا وزیر صاحب سے یہ سوال ہے کہ ان کا کسی مزار پر خرچ کرنے کا کیا criteria ہے؟ کیونکہ یہاں پر کتنے ایسے مزار ہیں جہاں پر گورنمنٹ کو کروڑوں روپے کی آمدن ہوتی ہے لیکن اس کے برعکس ان پر ایک روپیہ بھی خرچ نہیں کیا جارہا۔ اس بارے میں ان کا جو standard یا criteria ہے وہ بتائیں؟

وزیر اوقاف، جناب سپیکر! جتنی بھی آمدن مزارات اور مساجد کی ہوتی ہے اس کا central account ہے جہاں یہ پیسے آتے ہیں پھر ایک بورڈ ہے جو بیٹھتا ہے۔ اس کے بعد علاقوں کے حساب سے یہ فیصلہ کیا جاتا ہے اور حساب سے پیسے چلے جاتے ہیں۔

جناب سپیکر، شکریہ۔ اگلا سوال محترمہ صغیرہ اسلام صاحبہ کا ہے۔

محترمہ صغیرہ اسلام، سوال نمبر 3544۔

دربار حضرت شاہ جمال لاہور۔ گزشتہ دس سالوں کے ترقیاتی فنڈز اور مذہبی امور کمیٹی کی تفصیل

*3544 **محترمہ صغیرہ اسلام،** کیا وزیر اوقاف ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) لاہور دربار حضرت شاہ جمال پر پچھلے دس سالوں میں تعمیر کے لئے کتنے ترقیاتی فنڈز خرچ ہوئے؟

(ب) مذکورہ دربار کی مذہبی امور کمیٹی کے ممبران کی تعداد کیا ہے۔ نام اور عہدے بتائے جائیں؟

وزیر اوقاف،

(الف) لاہور دربار حضرت شاہ جمال پر پچھلے دس سالوں میں تعمیر و مرمت پر تقریباً 65 لاکھ روپے دربار کی مذہبی امور کمیٹی نے مخیر حضرات کے تعاون سے خرچ کئے ہیں۔ لہذا محکمانہ مفاد میں یہی مناسب ہوگا کہ پہلے کمیٹی کام مکمل کرے۔ اس کے بعد اگر ضروری ہوا تو باقی ماندہ کام محکمہ از خود مکمل کرے گا۔

(ب) دربار حضرت شاہ جمال لاہور کے امور مذہبیہ کمیٹی کی منظوری جناب وزیر اعلیٰ پنجاب سے حاصل کر کے تشکیل دی گئی ہے۔ کمیٹی کے ممبران کی تعداد' ان کے اسماء گرامی اور عہدے درج ذیل ہیں:۔

-1	شیخ آصف ولد شیخ انور	چیئرمین
-2	ملک جہانگیر ولد محمد حیات	وائس چیئرمین
-3	عاطف مشتاق ولد محمد مشتاق قریشی	ممبر
-4	محمد طارق ملک ولد شاہ جہاں ملک	ممبر
-5	وحید حیدر ولد شیخ محمد افضل	ممبر
-6	محمد جہانگیر خان ولد امیر خان	ممبر
-7	مولانا مشتاق احمد نوری	ممبر
-8	ملک اللہ دتہ بودی نزد شاہ جمال ٹینکی اچھرہ لاہور	ممبر
-9	چودھری محمد ہاشم ولد چودھری محمد اسلم	ممبر
-10	منیجر اوقاف حلقہ نمبر 2 لاہور	ممبر/ سیکرٹری

جناب سپیکر، کوئی ضمنی سوال؟

محترمہ صغیرہ اسلام، میں وزیر صاحب سے یہ پوچھنا چاہوں گی کہ یہ جو کمیٹی بنی ہے۔ یہ واقعی وزیر اعلیٰ کی منظوری سے بنی ہے' موجودہ وزیراعلیٰ کی منظوری سے بنی ہے یا پہلے کے کسی وزیر اعلیٰ کی منظوری سے بنی ہے' جب یہ کمیٹی بنی تھی تو اس کا طریقہ کار کیا تھا اور کیا اس میں تمام لوگوں کو شامل کیا گیا تھا یا ویسے ہی کمیٹی نامزد کر دی گئی تھی؟

وزیر اوقاف، یہ کمیٹی وزیراعلیٰ صاحب نے بنائی ہے اور اس میں زیادہ ممبر پرانے ہی ہیں اور جو دربار سے متعلقہ ہیں۔

جناب سپیکر، شکریہ۔

محترمہ صغیرہ اسلام، جناب سپیکر! کمیٹی کو بنانے کا طریقہ کار کیا تھا' کیا جو لوگ دربار شاہ جمال میں بیٹھتے ہیں' ان کے علاوہ بھی کچھ لوگوں کو وہاں پر مدعو کیا گیا تھا یا خود ہی کمیٹی سلیکٹ کر دی گئی تھی یا پھر اپنے من پسند لوگوں کو وہاں پر رکھ لیا گیا ہے؟

وزیر اوقاف، جناب سپیکر! ہر سال کمیٹی کی تجدید ہوتی ہے اور کمیٹی نئی بنتی ہے۔ انشاء اللہ کوشش

کریں گے کہ سب کے مشورے کے ساتھ ہی کمیٹی بنے۔

جناب سپیکر، محترمہ فرما رہی ہیں کہ کمیٹی تشکیل دینے کا طریقہ کار کیا ہے؟

وزیر اوقاف، اب بنا کر انھیں بتائیں گے۔

محترمہ صغیرہ اسلام، جناب سپیکر! اس دربار کے سلسلے میں انھوں نے کہا ہے کہ 65 لاکھ روپیہ خرچ ہوا ہے۔ میں وزیر صاحب سے پوچھنا چاہوں گی کہ وہ جو 65 لاکھ روپیہ خرچ ہوا ہے اس کی کوئی تفصیل نہیں دی گئی کہ وہ کس جگہ پر خرچ ہوا ہے؟ دربار شاہ جمال کی حالت اتنی خراب ہے کہ وہاں پر میں کہتی ہوں کہ 65 پیسے بھی خرچ نہیں ہوئے۔ میں عورتوں کے حصے میں ہر جمعرات کو جاتی ہوں' وہاں پر کوئی کام نہیں ہوا۔ جبکہ آپ کہتے ہیں کہ 65 لاکھ روپیہ خرچ ہوا ہے۔

جناب سپیکر، جناب وزیر اوقاف!

وزیر اوقاف، جناب سپیکر! امور مذہبیہ کمیٹی نے اپنی طرف سے 65 لاکھ روپے خرچ کئے ہیں اور اس سے مسجد کی تعمیر نو کی گئی ہے' وضو خانہ تعمیر کیا گیا ہے اور قبرستان کے جو ترقیاتی کام ہیں وہ کئے گئے ہیں۔

محترمہ صغیرہ اسلام، وزیر صاحب تفصیل سے بتائیں کہ کس جگہ خرچ ہوا ہے؟ کیونکہ وہاں پر تو کوئی خرچ نہیں ہوا۔ میں خود وہاں پر جاتی ہوں۔ وہاں پر آج تک کوئی پیسا خرچ نہیں ہوا ہے۔ دربار شاہ جمال جیسے تھا ویسے ہی ہے اور کئی سال سے عورتوں والے حصے میں ایک اینٹ تک نہیں لگائی گئی۔ آپ کیسے کہتے ہیں کہ 65 لاکھ روپیہ خرچ ہوا ہے؟ یہ جمع تفریق میں خرچ ہوا ہو گا۔

جناب سپیکر، وزیر اوقاف وہاں جو کام ہونے والا ہے وہ کروا دیں۔ محترمہ صبا صادق صاحبہ!

محترمہ صبا صادق، جناب سپیکر! میرا وزیر صاحب سے یہ ضمنی سوال ہے کہ ان کے جواب کے جز (الف) کے حوالے سے جیسا کہ ابھی محترمہ صغیرہ اسلام صاحبہ فرما رہی تھیں کہ 65 لاکھ روپیہ دربار کی تزئین' آرائش اور سہولیات کے حوالے سے خرچ ہوا ہے۔ میں وزیر صاحب کی توجہ چاہوں گی اور آپ کے توسط سے' اس ہاؤس کے توسط سے اپنے بھائی سے یہ پوچھنا چاہوں گی جیسا کہ محترمہ صغیرہ اسلام صاحبہ نے کہا کہ جو 65 لاکھ روپیہ خرچ ہوا اور اس کی کوئی تفصیل نہیں ملی تو وزیر صاحب کسی وقت آپ

دربار شاہ جمال پر جائیں اور جا کر ایک نظر دوڑائیں کہ اگر 65 لاکھ روپیہ کسی جگہ کی آرائش کے لئے خرچ ہوا ہے تو یقیناً وہ نظر آتا ہے۔ میں خود لاہور کی رہائشی ہوں اور اکثر اوقات میرا جانا ہوا ہے۔ ایوان میں 65 لاکھ روپے کی تفصیل ضرور مہیا کی جائے۔ یہ آپ کے علم میں ہونا چاہئے۔ دوسرا یہ سوال ہے کہ جو کمیٹی وزیراعلیٰ صاحب کی منظوری پر تشکیل دی گئی ہے' اس کا دورانیہ کیا ہے اور اس کی سلیکشن کس criteria پر کی جاتی ہے؟ مہربانی شکریہ۔

وزیر اوقاف ، جناب سپیکر! کمیٹی کی ممبرشپ کے لئے دربار سے وابستگی ضروری ہوتی ہے۔ میں چونکہ خود بھی وہاں حاضر ہوا تھا تو دربار کی حالت بڑی اچھی ہے۔ جہاں تک 65 لاکھ روپے کی بات ہے تو میں نے گزارش کر دی تھی کہ مسجد کی تعمیر نو کی گئی ہے اور وہ مزار بڑے اونچے مقام پر ہے۔ وہاں پر پیسے بہت زیادہ خرچ ہوئے تھے۔

جناب سپیکر! میں آپ کی وساطت سے یہ عرض کرنا چاہوں گا کہ اگر کوئی requirements ہیں تو وہ بتا دیں' انشاء اللہ ہم ان کو آئندہ مالی سال میں شامل کر لیں گے۔

جناب سپیکر، وزیر صاحب! آپ خود اس دربار کا visit کر لیں اور اس بات کو یقینی بنائیں کہ واقعتاً جو فنڈز ادھر show کئے گئے ہیں' استعمال بھی ہوئے ہیں یا نہیں؟

محترمہ صبا صادق، جناب سپیکر! میں خود وہاں پر جاتی رہتی ہوں۔ وزیر صاحب یہاں پر غلط بیانی سے کام لے رہے ہیں۔

جناب سپیکر، محترمہ! میں نے گزارش کی ہے کہ وزیر صاحب خود وہاں پر visit کریں گے اور دیکھیں گے کہ محکمہ کی طرف سے جتنا پیسا بتایا گیا ہے ادھر خرچ ہوا ہے یا نہیں ہوا! جناب سمیع اللہ خان!

جناب سمیع اللہ خان، جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال جز (الف) دربار حضرت شاہ جمال لاہور پر پچھلے دس سالوں میں تعمیر کے لئے کتنے ترقیاتی فنڈز خرچ ہوئے؟ اس کا جواب ہے کہ دربار حضرت شاہ جمال لاہور پر پچھلے دس سالوں میں تعمیر و مرمت پر تقریباً 65 لاکھ روپے دربار کی مذہبی امور کمیٹی نے مخیر حضرات کے تعاون سے خرچ کئے ہیں۔ میرے خیال میں یہ اس کا مکمل جواب ہے۔

میرا ضمنی سوال اس سے آگے شروع ہوتا ہے کہ "لہذا محکمانہ مفاد میں یہی مناسب ہو گا کہ پہلے کمیٹی کام مکمل کرے۔" اب سوال میں وہ خفیہ کام نہیں پوچھا گیا اور اس کے بعد اگر ضروری ہوا تو باقی ماندہ کام محکمہ از خود مکمل کرے گا۔ یہ خفیہ کام کون سا ہے جس کا سوال میں تو ذکر نہیں ہے لیکن جواب میں یہ کیسے آ گیا ہے؟ اس اگلے حصے کی یہ ذرا وضاحت کر دیں کہ وہ کون سا کام ہے جو محکمانہ مفاد میں پہلے مکمل ہو گا پھر کمیٹی مکمل کرے گی۔ چونکہ سوال میں تو اس طرح کا کوئی کام پوچھا نہیں گیا۔ اس کی وضاحت کر دیں کہ جواب کا اگلا حصہ سوال سے متعلق نہیں ہے۔ محکمہ کون سا خفیہ کام کرنے جا رہا ہے جو کہ پوچھا ہی نہیں گیا۔

جناب سپیکر، وزیر اوقاف!

وزیر اوقاف، وہاں پر مسلسل کام ہو رہا ہے۔

جناب سمیع اللہ خان، جناب سپیکر! اب آپ حالت دیکھ لیں کہ اگر جواب نہیں ہے تو وہ وقت لے سکتے ہیں تاکہ ہم محکمے کی طرف سے اس کی وضاحت لے لیں۔ کیونکہ انہوں نے خود تو جواب لکھ کر نہیں دیا یہ سیکرٹری کی طرف سے ہے۔ میری گزارش ہے کہ جتنے بھی منسٹر صاحب ہیں اگر وہ بغیر تیاری کے آتے ہیں تو اس طرح ہاؤس میں cheating مت کریں کہ یہ مسلسل ہے۔ بہت شکریہ۔

جناب سپیکر، اگلا سوال رانا ثناء اللہ خان صاحب کا ہے۔

رانا ثناء اللہ خان، سوال نمبر 3639۔

جامع مسجد مدنی، سمن آباد فیصل آباد سے متعلق تفصیلات، موجودہ صورتحال اور حکومتی اقدامات

*3639۔ **رانا ثناء اللہ خان**، کیا وزیر اوقاف ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ،

(الف) کیا یہ درست ہے کہ جامع مسجد مدنی، سمن آباد، فیصل آباد جو دو (2) متحارب گروپس کے قابض ہونے کی کوششوں کی وجہ سے پیدا ہونے والے امن و امان کے مسئلے کے مدنظر بند (سیل زیر دفعہ 145 ض-ف) کر دی گئی تھی، کا چارج محکمہ اوقاف کے سپرد ہو چکا ہے۔

(ب) مذکورہ جامع مسجد کا (i) کل رقبہ مع پیمائش (ii) بلڈنگ کی تفصیل مع نوعیت و تعمیر و استعمال (iii) مسجد کی دکانات کی تعداد' ہر دکان کا رقبہ پیمائش' نام کرایہ دار مع شرائط کرایہ داری و شرح کرایہ (iv) مسجد کی بلڈنگ یا تعمیر شدہ وہ حصہ جس پر ناجائز قبضہ ہے کی تفصیل مع کوائف ناجائز قابضین اور اس سلسلے میں محکمہ جو کاوش بروئے کار لا رہا ہے کی مکمل تفصیل ایوان میں پیش کی جائے۔

(ج) مذکورہ جامع مسجد کے بہ احسن انتظام و انصرام کے لئے محکمہ اوقاف نے کیا کیا اقدامات اٹھائے ہیں' کون سے اقدامات زیر تجویز ہیں اور مستقبل کی کیا منصوبہ بندی ہے۔ تفصیل ایوان میں پیش کی جائے؟

وزیر اوقاف:

(الف) یہ درست ہے کہ جامع مسجد مدنی سمن آباد فیصل آباد دو متحارب گروپس کے قابض ہونے کی کوششوں کی وجہ سے پیدا ہونے والے امن و امان کے مسئلے کے مدنظر عدالت نے زیر دفعہ (145 ض۔ف) سیل کردی تھی اور ضلعی انتظامیہ کی استدعا پر چیف ایڈمنسٹریٹر اوقاف پنجاب نے بذریعہ نوٹیفکیشن اس مسجد اور اس سے ملحقہ جملہ پراپرٹیز کو محکمانہ تحویل میں لے لیا ہے۔

(ب) I۔ سروے رپورٹ کے مطابق اس مسجد کا کل رقبہ 11 کنال 7 مرلے ہے۔

II۔ یہ مسجد عمارت مسجد' مدرسہ مشتمل بر 40 کمرے' رہائش مشتمل بر 5 کمرے' دکانات تعدادی 61 اور 3 عدد گوداموں پر مشتمل ہے اور پختہ تعمیر شدہ ہیں۔ دکانات و گودام کرایہ داری پر ہیں جبکہ کمرے مدرسہ کے لئے اور مسجد عبادت کے لئے استعمال ہوتی ہے۔

III۔ اس مسجد کی سروے رپورٹ کے مطابق دکانات کی تعداد 59 تھی اور اس کے علاوہ 3 گودام تھے۔ جب دخل قبضہ حاصل کیا گیا تو معلوم ہوا کہ دکان نمبر 44,43 اور دوسری کو 44-A قرار دیا گیا تھا۔ اس پر محکمہ نے ان دکانات کو باقاعدہ نمبر الاٹ کئے تو ان دکانات کی تعداد 61 ہو گئی اور تینوں گوداموں کو بھی نمبر 64,63,62 الاٹ کر دیئے گئے۔ اس طرح اس وقت دکانات مع گودام کل تعداد 64 ہے۔ ان کا رقبہ پیمائش' نام کرایہ دار' شرح کرایہ داری کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

IV۔ مسجد کی بلڈنگ / دکانات و گوداموں کا دخلی قبضہ محکمہ اوقاف کو حاصل ہو چکا ہے۔ مسجد میں پنجگانہ نماز و نماز جمعہ باقاعدگی سے ادا ہو رہی ہے اور ملحقہ دکانات و گوداموں سے محکمے کو باقاعدہ کرایہ وصول ہو رہا ہے جبکہ اس مسجد سے ملحقہ ایک مکان جو 6 کمرہ جات اور ایک مدرسہ جو 45 کمرہ جات پر مشتمل ہے۔ ان کمرہ جات میں سے 5 کمرہ جات مدرسین کی رہائش کے لئے مختص ہیں۔ باقی 40 کمروں میں سے 25 کمروں اور مکان پر مولانا شیر محمد سیالوی کا ناجائز قبضہ ہے۔ مولانا شیر محمد سیالوی نے اس ناجائز قبضے کے خلاف لاہور ہائیکورٹ میں ایک پٹیشن دائر کی تھی جو کہ محکمہ کے حق میں خارج ہو چکی ہے۔ اب اس سلسلے میں اس نے ایک مقدمہ ڈسٹرکٹ جج فیصل آباد کی عدالت میں دائر کیا ہے۔ جس میں25 کمروں اور ایک گھر کی حد تک حکم امتناعی جاری ہے۔ جس کے اخراج کے بعد دخلی قبضہ حاصل کرنے کے لئے ضروری کارروائی عمل میں لائی جائے گی۔ باقی15 کمرہ جات میں سے 2 کمرے مسجد کے سامان کے لئے بطور سٹور استعمال ہو رہے ہیں اور ایک کمرے میں محکمہ پولیس کے وہ اہلکار بیٹھتے ہیں جو کہ اس مسجد کی صورتحال کے پیش نظر برائے حفاظت تعینات ہیں جبکہ 12 کمروں کا قبضہ محکمہ اوقاف کے پاس ہے۔

(ج) جامع مسجد مدنی، سمن آباد، فیصل آباد کا انتظام و انصرام محکمہ نے مورخہ 19۔اکتوبر 2003 کو حاصل کیا اور فوری طور پر اس مسجد میں ایک خطیب / امام اور ایک خادم / مؤذن تعینات کر دیا جو کہ اس مسجد میں باقاعدگی کے ساتھ نماز پنجگانہ اور نماز جمعۃ المبارک کی ادائیگی کروا رہے ہیں۔ محکمہ اوقاف کے خطیب امام ایک مستند عالم دین ہیں۔ ان کے حسن و سلوک اور علمی استعداد کی وجہ سے نمازیوں کی تعداد میں روز بروز اضافہ ہو رہا ہے۔ مسجد کے جملہ اخراجات محکمہ اوقاف ادا کر رہا ہے۔ اس کا سالانہ بجٹ صدر دفتر میں زیر کارروائی ہے۔ جس میں مسجد کی صفائی کے لئے ایک خادم اور مدرسہ میں بچوں کو قرآن پاک کی تعلیم کے لئے ایک مدرس کی اسامی تجویز کی گئی ہے اور مستقبل میں مسجد کی سالانہ مرمت کے لئے سب ڈویژنل آفیسر فیصل آباد کو ہدایت کی گئی ہے کہ وہ اس کی مرمت پر اُٹھنے والے اخراجات کا تخمینہ پیش کرے تاکہ اس کی مرمت اور تزئین و آرائش بروقت کرائی جا سکے۔ مزید براں محکمہ اس مسجد کو ماڈل

مسجد و مدرسہ کا درجہ دینے پر سنجیدگی سے سوچ بچار کر رہا ہے۔ جس پر عملدرآمد کی صورت میں یہاں درج سہولیات حاصل ہو جائیں گی۔

1۔ دینی و ماڈل مدرسہ 2۔ انٹر نیٹ 3۔ لائبریری 4۔ ڈسپنسری

5۔ طلباء کے لئے Indoor Games

جناب سپیکر، کوئی ضمنی سوال؟

رانا ثناء اللہ خان، جناب سپیکر! اس سے پہلے سوالات کے ضمنی سوال سے جو بات واضح ہوئی ہے میں وزیر اوقاف کی خدمت میں وہی عرض کرنا چاہوں گا کہ تاثر یہ قائم ہو رہا ہے اور ground reality بھی یہی ہے کہ محکمہ اوقاف سے مراد تو یہ تھا کہ جو لوگوں کی توجہ کا مرکز یعنی دربار یا جو مساجد ہیں' ان کا انتظام و انصرام اس انداز سے چلائے کہ حکومت کی طرف سے بھی کچھ خرچ کرے اور وہاں سے جو آمدن ہوتی ہے اس کو بھی وہاں پر خرچ کیا جائے تا کہ لوگوں کو بہتر مواقع میسر آئیں لیکن محکمہ اوقاف یہ کر رہا ہے کہ اس نے ان درباروں اور مساجد کو income earning کے ذرائع بنایا ہوا ہے اور اس وجہ سے on ground ان مساجد اور درباروں کے حالات جو محکمہ اوقاف کی تحویل میں ہیں' انتہائی ناگفتہ بہ ہیں۔ اب سوال میں یہ ہے کہ مدنی مسجد سمن آباد جس کا رقبہ گیارہ کنال سات مرلے ہے۔ یہ اس پورے علاقے کی بہت بڑی مسجد ہے جس کا main hall کم از کم چار کنال کا covered ایریا ہے۔ وہاں پر چالیس کمرے ہیں' دکانوں کی تعداد 64 ہے۔ اب انہوں نے خود جو لسٹ فراہم کی ہے اس میں آپ ملاحظہ فرمائیں کہ وہاں سے فی دکان 857 ,650 اسی طرح سے ایک ہزار روپیہ وہاں سے کرایہ آ رہا ہے۔ وہاں سے کم از کم ایک لاکھ روپے کی آمدن صرف اور صرف دکانوں کے کرائے کی صورت میں حاصل ہو رہی ہے۔ اب آپ گیارہ کنال سات مرلے کا ایریا بھی مد نظر رکھیں' چار کنال کا covered hall اور اس کی انکم جو ایک لاکھ روپے ماہانہ ہے اس کو بھی پیش نظر رکھیں اور محکمہ نے یہ کیا ہے کہ جس میں مسجد کی صفائی کے لئے ایک خادم اور مدرسہ میں بچوں کو قرآن پاک کی تعلیم کے لئے ایک مدرسہ ہے۔ یعنی انہوں نے اتنے بڑے ایریا کی صفائی کے لئے ایک خادم تجویز کیا ہے۔ اب ایک آدمی وہاں پر کیا صفائی کرے گا؟ وہ پورے علاقے کی اتنی بڑی مسجد ہے اس میں انہوں نے کہا ہے کہ بچوں کی تعلیم کے لئے ہم نے صرف ایک آدمی کو تجویز کیا ہے جو اس مسجد کا انتظام سنبھالنے کے بعد رپورٹ بھیج رہے

ہیں۔ پھر انہوں نے فرمایا ہے کہ اس کی مرمت پر اُٹھنے والے اخراجات کا جو تخمینہ ہے اسے تیار کرنے کے لئے ہم نے ڈویژنل آفیسر فیصل آباد کو ہدایت کی ہوئی ہے۔ یہ کب ہدایت کی ہے' اس کی رپورٹ کب تک آ جائے گی' اگر آئی ہے تو وہ بھی بتائیں کہ وہ بھی ایک خادم والی صورتحال ہے جو انہوں نے تجویز کیا ہے اسی طرح سے انہوں نے کہا کہ مزید برآں محکمہ اس مسجد کو ماڈل مسجد و مدرسہ کا درجہ دینے پر سنجیدگی سے سوچ بچار کر رہا ہے اس سوچ بچار کے متعلق بھی یہ فرمادیں کہ یہ اب تک کس مرحلے تک پہنچی ہے؟

جناب سپیکر، جناب وزیر اوقاف!

وزیر اوقاف، جناب سپیکر! ابھی صرف چھ ماہ ہی ہوئے ہیں۔

جناب سپیکر، منسٹر صاحب کے پاس choice ہے' جو وہ مناسب سمجھتے ہیں وہ دے دیں گے۔

وزیر اوقاف، لیکن چونکہ ان کا جذبہ مسجد اور درسگاہ کے لئے ہے' بہت خوبصورت ہے۔ انشاء اللہ آئندہ سال کے ترقیاتی پروگرام میں اس سے متعلقہ چیزیں شامل کر لیں گے۔

جناب سپیکر، ایک تو ان کا ملازم کے بارے میں سوال ہے کہ اتنی بڑی مسجد ہے اور صفائی کے لئے صرف ایک ملازم آپ نے رکھا ہے۔ کیا آپ اس میں اضافہ کریں گے؟

وزیر اوقاف، ایک خادم بڑھا دیں گے۔

رانا ثناء اللہ خان، صفائی کے لئے کم از کم پانچ آدمی چاہئیں اور مدرسہ میں بچوں کو پڑھانے کے لئے بھی کم از کم دو اساتذہ چاہئیں۔ اس کے علاوہ جو سوچ بچار کر رہے ہیں----

جناب سپیکر، منسٹر صاحب! اس کی ضرورت کے مطابق دیکھ لیں۔ جتنا بھی اضافہ ہو سکتا ہے وہ کریں کیونکہ مسجد کا کام ہے اور یہ کارِ ثواب ہے۔

رانا ثناء اللہ خان، وہ اس بات کی یقین دہانی تو کروا دیں۔

جناب سپیکر، وہ on the floor of the House کہہ رہے ہیں کہ وہ کریں گے۔

رانا ثناء اللہ خان، وہ تو نہیں کہہ رہے کہ کریں گے۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! یہ مسجد کا کام ہے اس کی صفائی ہونی چاہئے۔ جتنا زیادہ سے زیادہ آپ وہاں پر عملہ بھیج سکتے ہیں بھیجیں۔

وزیر اوقاف: انشاء اللہ ضروریات کے مطابق انتظام کریں گے۔

رانا آفتاب احمد خان: ضمنی سوال۔

جناب سپیکر: جی' رانا آفتاب احمد خان صاحب!

رانا آفتاب احمد خان: اگر آپ جواب کے جز (ب) میں چوتھا حصہ پڑھیں تو اس میں لکھا ہوا ہے کہ باقی 40 کمروں میں سے 25 کمروں اور مکان پر مولانا شیر محمد سیالوی کا ناجائز قبضہ ہے۔ مولانا شیر محمد سیالوی نے اس ناجائز قبضے کے خلاف لاہور ہائی کورٹ میں ایک پٹیشن دائر کی تھی جو کہ محکمہ کے حق میں خارج ہو چکی ہے۔ اب اس سلسلے میں اس نے ایک مقدمہ ڈسٹرکٹ جج فیصل آباد کی عدالت میں دائر کیا ہے۔ جب ہائیکورٹ سے پٹیشن خارج ہو گئی تو یہ بتائیں کہ انہوں نے کن grounds پر یہ stay لیا ہے اور اس stay کی vacation کے لئے محکمہ نے کیا کارروائی کی ہے؟

جناب سپیکر: یہ تو کورٹ کا مسئلہ ہے۔

رانا آفتاب احمد خان: جناب سپیکر! آپ دیکھیں کہ ناجائز قابض کے خلاف ہائی کورٹ کی پٹیشن خارج ہو چکی ہے۔ آپ یہ بتا دیں کہ محکمہ نے stay vacate کرانے کے لئے کیا کیا ہے؟

جناب سپیکر: stay تو جج نے دیا ہے۔

رانا آفتاب احمد خان: یہ بتا دیں کہ محکمہ نے اس کی vacation کے لئے کیا کارروائی کی ہے؟

جناب سپیکر: جب stay ہو گیا تو پھر vacation کیسے ہو گی؟

رانا آفتاب احمد خان: جناب سپیکر! ہم نے پیر صاحب سے تعویذ نہیں لینا۔ یہ محکمے کی بات کر رہے ہیں۔ یہ بتائیں کہ vacation کے لئے کیا کیا گیا ہے؟ کیا آپ stay vacate کرنے کے لئے superior کورٹ یا ہائیکورٹ میں گئے ہیں کہ یہ stay غلط دیا گیا ہے؟

جناب سپیکر: وزیر اوقاف!

وزیر اوقاف، لیگل ایڈوائزر کو ہدایات جاری کر دی گئی ہیں۔ اس کی سات تاریخ ہے۔ انشاء اللہ جلدی stay vacate ہو جائے گا۔

رانا ثناء اللہ خان، جناب سپیکر! میرا دوسرا ضمنی سوال یہ ہے کہ جو مساجد محکمہ اوقاف اپنی تحویل میں لیتا ہے وہاں پر ایک R.P.C (Respectable Persons Committee) بنائی جاتی ہے تاکہ وہ روزمرہ کے معاملات کو deal کر سکے۔ وہاں پر چونکہ گروپنگ تھی اس لئے مقامی حکام نے ان گروپنگ میں سے آدمی لے کر R P.C بنانے کی کوشش کی۔ اس وقت میں یہ معاملہ سیکرٹری اوقاف کے نوٹس میں لایا تو انہوں نے اس کو روک دیا تھا لیکن بعد میں غیر جانبدار آدمیوں پر مبنی یہ R.P.C بنانے کا وعدہ بھی ہوا تھا لیکن میرا یہ خیال ہے کہ ابھی تک وہ R.P.C نہیں بنائی گئی۔ اس وجہ سے بھی اس کے معاملات صحیح طور پر نہیں چل رہے۔ منسٹر صاحب یہ فرمائیں کہ انہوں نے R.P.C بنا دی ہے' اگر نہیں بنائی تو بتائیں کہ اسے کب تک بنا دیں گے؟

جناب سپیکر، وزیر اوقاف!

وزیر اوقاف، جناب سپیکر! میں یہ پہلے ہی وضاحت کر چکا تھا۔ میرا خیال ہے کہ اس وقت رانا صاحب ایوان میں موجود نہیں تھے۔ یہ جو نئی کمیٹیاں بنائی ہیں اس میں اُن تمام افراد کو شریک کیا جائے گا اور جو مساجد یا مزارات کے ساتھ زیادہ وابستگی رکھنے والے لوگ ہوں گے ان کے مشورے کے ساتھ بنائی جائیں گی۔

جناب سپیکر، شکریہ۔ اب وقفہ سوالات ختم ہوتا ہے۔

وزیر اوقاف، میں بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھتا ہوں۔

جناب سپیکر، بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھ دیئے گئے ہیں۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر، جی' ڈاکٹر صاحب!

ڈاکٹر سید وسیم اختر، جناب سپیکر! وقفہ سوالات تو ختم ہو چکا ہے لیکن میں ایک بہت ہی اہم بات عرض

کر رہا ہوں کہ جتنے بھی مزارات محکمے کے کنٹرول میں ہیں اس میں ہمارے جید بزرگان دین مدفون ہیں جنہوں نے اس علاقے کے اندر دین اسلام کی اشاعت کے لئے گراں قدر خدمات انجام دی ہیں لیکن اب یہاں پر جو سالانہ عرس یا تقریبات ہوتی ہیں ان کو میلہ ٹھیلہ بنا کر رکھ دیا گیا ہے۔ ہم اخبارات کے اندر دیکھتے ہیں کہ ایسی ایسی حرکات سامنے آتی ہیں جس کی دین میں کوئی گنجائش موجود نہیں ہے۔ اخبارات میں خبریں چھپتی ہیں، تصویر چھپتی ہے کہ یہ فلاں مزار ہے اور وہاں پر ننگے سر خواتین دھمال ڈال رہی ہوتی ہیں۔ میرا ذاتی مشاہدہ ہے کہ بعض اوقات لوگ وہاں پر لاعلمی کی بنیاد پر قبروں کو سجدہ کر رہے ہوتے ہیں۔ اس سلسلے میں میری تجویز یہ ہے کہ محکمہ اوقاف جید علماء کی ایک کمیٹی بنائے جو اس سارے معاملے کو review کرے اور جو مقصد ان بزرگان دین کا تھا اسی کو آگے بڑھانے کے لئے اقدامات تجویز کرے اور وہاں پر جو غلط رسومات ہوتی ہیں اس کا سدباب ہو۔ حرمین الشریفین میں آپ بھی ماشاء اللہ تشریف لے گئے ہوں گے، وہاں پر اس بات کو باقاعدہ چیک کیا جاتا ہے کہ وہاں پر کوئی ایسی مشرکانہ حرکات نہ کرے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں یہ کہا ہے کہ ان الشرک لظلم عظیم کہ شرک عظیم ظلم ہے۔ اس حوالے سے محکمے کو کمیٹی بنانی چاہئے۔ محکمہ کی یہ ذمہ داری ہے تاکہ جہاں پر محکمہ کو اس کی آمدنی ہوتی ہے وہاں پر لوگوں کو educate بھی کیا جائے کہ ان بزرگان دین کے یہ مقاصد تھے اور یہاں پر شرک نہیں ہونا چاہئے اس لئے میری تجویز ہے کہ محکمہ کوئی کمیٹی بنائے اور اس کو review کرے اور تمام مزارات پر ایسی غلط حرکات کا سدباب ہونا چاہئے۔ وزیر صاحب اس پر کوئی یقین دہانی کروا دیں۔

جناب سپیکر۔ آپ نے جو تجاویز دی ہیں وزیر صاحب نے وہ سن لی ہیں اور اس پر وہ غور و خوض کریں گے۔

مولانا مفتی غلام فرید ہزاروی، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر۔ جی، فرمائیں!

مولانا مفتی غلام فرید ہزاروی۔ جناب سپیکر! وسیم صاحب نے جو فرمایا ہے کہ مزارات پر غلط رسومات ہوتی ہیں ان کو روکنا چاہئے لیکن ڈاکٹر صاحب کا یہ فرمانا کہ وہاں شرک ہوتا ہے، یہ بالکل غلط ہے، سجدہ

کسی نبی کو یا نبی کے مزار کو' ولی کو یا ولی کے مزار کو یہ ایسے ہی حرام ہے جیسا کہ شراب حرام ہے' جیسا کہ خنزیر حرام ہے لیکن اس کو شرک کہنا غلط ہے۔ اس کو شرک نہیں کہا جا سکتا۔ یہ صرف حرام ہے۔ حرام کام سے بچنا چاہئے۔ غیر خدا کو سجدہ حرام ہے چاہے وہ نبی ہو' چاہے ولی ہو' چاہے نبی کا مزار ہو' چاہے ولی کا مزار ہو۔ یہ ہمارے مذہب میں داخل نہیں ہے۔ ہمارے مذہب میں شرک حرام ہے اور ڈاکٹر صاحب کا اس کو شرک کہنا درست نہیں ہے اس لئے میں ان سے گزارش کروں گا کہ شرک نہ کہیں۔

نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات

(جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)

ایوان اوقاف شارع قائد اعظم لاہور۔ کمروں کی الاٹمنٹ کا میرٹ' کرایہ اور متعلقہ دیگر تفصیلات

*2989۔ محترمہ مصباح کوکب: کیا وزیر اوقاف ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ محکمہ اوقاف کی عمارت نمبر 1' 2 اور 3 نزد جی۔پی۔او لاہور کے کمرے مختلف لوگوں کو کرائے پر دیئے گئے ہیں۔

(ب) اگر جز (الف) کا جواب اثبات میں ہے تو کمرے کرائے پر دینے کے لئے کوئی criteria مقرر کیا گیا ہے یا محکمہ کی صوابدید ہے' اگر کوئی criteria ہے تو وہ کیا ہے۔

(ج) 2000 سے اب تک کتنے لوگوں نے الاٹمنٹ کے لئے درخواستیں دیں' کتنوں کو کمرے الاٹ کئے گئے اور کتنی درخواستیں pending ہیں۔

(د) ان عمارتوں کے کمرے کس ریٹ پر کرائے پر دیئے جاتے ہیں۔

(ہ) کتنے کرائے دار کب سے ڈیفالٹر ہیں پوری تفصیل مع نام بتائی جائے۔

(و) اگر جز ہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو حکومت نے اب تک ڈیفالٹرز کے خلاف کیا کارروائی کی ہے اگر نہیں کی تو کیوں؟

وزیر اوقاف،

(الف) درست ہے۔

(ب) کرایہ داری کی الاٹمنٹ اتھارٹی کی صوابدید پر ہے۔

(ج) کل 87 عدد درخواستیں موصول ہوئیں جن میں سے عمارات 3,2,1 میں 24 عدد کمرہ جات/ یونٹس الاٹ کئے گئے۔ اس ضمن میں عرض ہے کہ سال 2000 سے قبل درخواست دہندگان برائے الاٹمنٹ کمرہ جات بہت کم تھی لہذا زیادہ تر درخواست دہندگان کو کمرہ جات الاٹ کر دیئے گئے۔

(د) ہر تین عمارتوں میں کمرہ جات چھ روپے مربع فٹ سے لے کر بارہ روپے فی مربع فٹ تک منزلوں کے حساب سے الاٹ شدہ ہیں۔

(ہ) جون 2003 تک بقایا جات کی فہرست ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(و) ڈیفالٹرز کے خلاف قانونی تقاضے پورے کرنے کے لئے حسب قانون محکمہ اوقاف نوٹس کا اجراء کیا جاتا رہا ہے جس کے نتیجہ میں کرایہ داران اقساط میں بقایا جات ادا کر رہے ہیں۔ انیکسی بلڈنگ میں واقع یونٹ نمبران 15,14,13,8,6,3 اس شرط پر الاٹ کئے گئے ہیں کہ وہ سابق کرایہ داران کے ذمہ بقایا جات بھی ادا کریں گے جو کہ اقساط میں ادا کر رہے ہیں۔ مزید براں یونٹ نمبر 17 انیکسی بلڈنگ تہہ خانہ ڈیفالٹ کی وجہ سے کمرہ خالی کروانے کی بناء پر ڈیفالٹر وکیل نے متعلقہ منیجر کے خلاف پرچہ کا اندراج بھی کروا رکھا ہے۔ زونل ناظم لاہور نے حسب ضابطہ نادہندگان کے خلاف کارروائی عمل میں لانے سے پہلے رجسٹرار لاہور ہائیکورٹ لاہور، لاہور ہائیکورٹ بار ایسوسی ایشن و سیکرٹری بار کونسل کو باقاعدہ طور پر مطلع کیا جن کی جانب سے جواب موصول نہ ہونے کی صورت میں بیدخلی کے احکامات جاری کئے گئے جن کی تعمیل کے لئے منیجر حلقہ نمبر 2 نے ان کو بیدخل کرنے کی کارروائی کی تو ان میں سے بعض نادہندگان وکلاء نے مختلف عدالتوں سے stay حاصل کر لیا۔ ایک وکیل صاحب نے اُلٹا متعلقہ منیجر کے خلاف پرچہ درج کروا دیا اور دوبارہ تالا توڑ کر کمرہ پر قبضہ کر لیا۔ اس ضمن میں مقدمات عدالتوں میں زیر سماعت ہیں۔

شیخوپورہ، دربار حضرت شاہ جمال و حضرت پیر بہار شاہ کی آمدن اور خرچ کی تفصیل

*3478، میاں خالد محمود، کیا وزیر اوقاف ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔
ضلع شیخوپورہ میں واقع مزار حضرت داتا شاہ جمال اور مزار حضرت پیر بہار شاہ کی سالانہ آمدن اور خرچ کیا ہے۔ 1985 سے آج تک ہر سال کی تفصیل سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؛

وزیر اوقاف،

دربار حضرت پیر بہار شاہ

سال	آمدن	اخراجات
1985-86	40726/-	23076/-
1986-87	56375/-	24800/-
1987-88	65500/-	27320/-
1988-89	69070/-	32560/-
1989-90	78200/-	34800/-
1990-91	98600/-	31700/-
1991-92	270900/-	32450/-
1992-93	279950/-	35910/-
1993-94	284500/-	37500/-
1994-95	294918/-	38287/-
1995-96	415524/-	51963/-
1996-97	450111/-	25120/-
1997-98	469000/-	53720/-
1998-99	523233/-	568226/-
1999-2000	499863/-	55428/-
2000-01	530629/-	60500/-
2001-02	622157/-	64500/-
2002-03	654033/-	76995/-

یکم جولائی 03 تا 30 نومبر 03	121446/-	13754/- دربار پیر بہار شاہ پر 8,27,509/- روپے کے اخراجات کے علاوہ سال 2002-03 کے دوران 14,87,000/- روپے کے ترقیاتی اخراجات بھی کئے گئے۔
میزان	5833735/- میزان	827509/-

<u>دربار حضرت داتا شاہ جمال</u>

سال	آمدن	اخراجات
1985-86	22702/-	18552/-
1986-87	20347/-	25200/-
1987-88	25500/-	27000/-
1988-89	39950/-	32200/-
1989-90	65210/-	35200/-
1990-91	75500/-	47200/-
1991-92	190500/-	48520/-
1992-93	195600/-	65210/-
1993-94	202000/-	75200/-
1994-95	205317/-	97543/-
1995-96	229797/-	116721/-
1996-97	208894/-	113741/-
1997-98	260521/-	112029/-
1998-99	237108/-	129572/-
1999-00	283526/-	156396/-
2000-01	354960/-	152006/-
2001-02	240289/-	141900/-
2002-03	278739/-	172208/-
یکم جولائی 03 تا 30 نومبر 03	99535/-	95921/-
میزان	3235995/- میزان	1662319/-

لاھور میں اوقاف کے زیر انتظام مزارات، مساجد کی آمدن و خرچ اور دستیاب سہولیات کی تفصیل

*3673، محترمہ کنول نسیم، کیا وزیر اوقاف ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) ضلع لاہور میں کتنی مساجد اور مزارات محکمہ اوقاف کی تحویل میں ہیں۔

(ب) سال 1997 سے آج تک ان مساجد اور مزارات سے آمدن اور اخراجات کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھی جائے۔

(ج) ضلع لاہور میں اوقاف کے زیر اہتمام مساجد اور مزارات پر کتنا عملہ دیکھ بھال کے لئے تعینات ہے ان کے نام، عہدہ اور مدت تعیناتی بتائی جائے۔

(د) محکمہ اوقاف کے زیر اہتمام ضلع لاہور میں واقع مزارات پر زائرین کو کیا سہولتیں مہیا کی جاتی ہیں اور کیا محکمہ اوقاف مزید سہولتیں مہیا کرنے کا ارادہ رکھتا ہے اگر ہاں تو مزید سہولتیں مہیا کرنے کا کون سا منصوبہ محکمہ کے زیر غور ہے تفصیل سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

وزیر اوقاف:

(الف) ضلع لاہور میں کل 105 مساجد اور 71 مزارات ہیں جن کی تفصیل یہ ہے۔

تعداد مساجد 105 تعداد مزارات 71

سرکل وار	مساجد	مزارات
1۔	31	8
2۔	12	24
3۔	26	19
4۔	22	07
5۔	14	13
کل میزان	105	71

(ب) سال 1997 سے آج تک کل آمدن 25,82,20,971.00 روپے اور خرچ 12,78,07,794.00 روپے ہے جس کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) ضلع لاہور میں اوقاف کے زیر اہتمام مساجد اور مزارات پر تعینات عملہ کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) مزارات پر زائرین کے لئے درج ذیل سہولتیں مہیا کی گئی ہیں۔

1۔ پینے کے پانی کے لئے الیکٹرک واٹر کولر 2۔ وضو خانہ 3۔ طہارت خانہ 4۔ پنکھے

5۔ قالین 6۔ حفاظت پاپوش کا انتظام 7۔ دوران عرس لنگر کا انتظام کیا جاتا ہے۔

محکمہ اوقاف نے رواں مالی سال میں زائرین کی سہولت کے لئے ضلع لاہور میں مبلغ 66 لاکھ 10ہزار روپے کے 11 عدد منصوبہ جات منظور کئے ہیں جن کی تفصیل درج ذیل ہے۔

I۔ دربار حضرت ترت مراد باغ جناح لاہور (زیر تعمیر) (8 لاکھ)

II۔ تعمیر نو دربار گھوڑے شاہ نزد انجینئرنگ یونیورسٹی لاہور (5 لاکھ)

III۔ تزئین و آرائش و تعمیر قرآن محل دربار پیر ہادی رہنما لارنس روڈ لاہور (7 لاکھ)

IV۔ تکمیل مسجد میاں کریم بخش پانی والا تالاب لاہور (2 لاکھ)

V۔ توسیع صحن دربار پیر مکی لاہور (2 لاکھ)

VI۔ بیرونی تزئین و آرائش انیکسی شاہ چراغ نزد ہائی کورٹ لاہور (8 لاکھ)

VII۔ مہیا کرنا وضو سہولت دربار حضرت ابوالمعالی لاہور (3 لاکھ)

VIII۔ دربار حضرت خاکی شاہ لاہور مہیا کرنا وضو و طہارت خانے (2 لاکھ)

IX۔ توسیع صحن و ماربل فلورنگ لیڈیز صحن دربار حضرت داتا گنج بخش لاہور (10 لاکھ 10ہزار) (عوامی شمولیت)

X۔ دربار حضرت بی بی پاک دامناں لاہور (تخمینہ 8 لاکھ روپے) منصوبہ زیر غور

XI۔ قوالی پلیٹ فارم و صحن، راستہ پختہ کرنا (صدر دروازے سے مزار تک) اور تعمیر ٹائیلٹ وضو گاہ دربار مادھولال حسین (عوامی شمولیت) (11 لاکھ)

داتا دربار لاہور، جوتے رکھنے کے منظور شدہ ریٹ سے زائد وصولی اور حکومتی اقدامات

*3762؛ محترمہ ثمینہ نوید، کیا وزیر اوقاف ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ مزار حضرت علی ہجویری رحمتہ اللہ علیہ (داتا دربار) لاہور کی جوتیاں رکھنے والی جگہ کو ایک روپیہ فی جوڑا ٹھیکہ پر دیا گیا ہے۔

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ مزار پر ٹھیکیدار کے آدمی زائرین سے ایک روپیہ کی بجائے 5،20,15,10 اور 50 روپے تک وصول کر رہے ہیں جس کی وجہ سے سارا دن زائرین اور ٹھیکیدار میں بحث اور تکرار ہوتی رہتی ہے اور نوبت لڑائی جھگڑے تک جا پہنچتی ہے۔

(ج) اگر جز ہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت اوور چارجنگ کرنے والے ٹھیکیدار اور عملہ کے خلاف قانونی کارروائی کرنے کو تیار ہے اگر ہاں تو کب تک، نہیں تو وجوہات کیا ہیں؟

وزیر اوقاف،

(الف) دربار حضرت داتا گنج بخش رحمتہ اللہ علیہ لاہور میں حفاظت پاپوش کا نظام سرعام سالانہ بنیاد پر ٹھیکہ پر دیا جاتا ہے جس کے لئے فی جوڑا ایک روپیہ اُجرت مقرر ہے۔ رواں سال کے لئے یہ ٹھیکہ 1,61,05,000 روپے میں منظور شدہ ہے۔

(ب) زائد وصولی کی شکایت موصول ہوتی رہتی ہے۔

(ج) دربار حضرت داتا گنج بخش رحمتہ اللہ علیہ کے تمام گیٹوں، اہم جگہوں پر اُجرت حفاظت پاپوش کے بورڈ آویزاں ہیں۔ علاوہ ازیں دربار شریف پر نصب شدہ لاؤڈ سپیکر سے بار بار اعلان کروایا جاتا ہے کہ 1 روپے سے زائد ہرگز ادا نہ کریں۔ اس کے باوجود زائرین کی جانب سے شکایات کے فوری ازالہ کے لئے منیجر آفس تینوں شفٹوں میں ہمہ وقت کھلا رہتا ہے اور شرائط ٹھیکہ کے مطابق 1 روپے تا 1000 روپے فی شکایت جرمانہ وصول کیا جاتا ہے۔ اوور چارجنگ کرنے والے ورکر کو پولیس حوالات میں بند بھی کر دیا جاتا ہے۔ اب تک جرمانہ کے طور پر مبلغ

63,500 روپے وصول کئے گئے ہیں۔ ٹھیکیدار کو وارننگ بھی دی جاتی ہے اور اس کو حسب قواعد نوٹس دیا گیا جس میں اس نے اوور چارجنگ کنٹرول کرنے کا تحریری وعدہ کیا ہے۔ تاہم اگر پھر بھی شکایات برقرار رہیں تو ٹھیکہ کی منسوخی زیر غور لائی جائے گی۔ آئندہ مالی سال سے جرمانہ کی رقم بڑھائی جا رہی ہے اور دربار کے باہر دروازے پر حفاظت پاپوش کا علیحدہ علیحدہ ٹھیکہ دینے کی کوشش کی جا رہی ہے تاکہ عوام کو سہولت اور انصاف مل سکے۔

گوجرانوالہ، محکمہ کے زیر انتظام مساجد و مزارات کی تفصیل اور دربار پیرو شہید کا مسئلہ

*3888۔ لالہ شکیل الرحمٰن (ایڈووکیٹ)، کیا وزیر اوقاف از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) گوجرانوالہ میں کتنے مزارات اور کتنی مساجد محکمہ اوقاف کے زیر انتظام ہیں اور کہاں کہاں واقع ہیں۔

(ب) کیا یہ درست ہے کہ محکمہ اوقاف نے دربار پیرو شہید کوٹ شاہاں پر قبضہ کر کے اسے ٹھیکہ پر دے دیا ہے۔ ٹھیکیدار نے مزار شریف اور اس سے ملحقہ قبرستان پر قبضہ کر رکھا ہے اور قبرستان کے راستے بند کر کے علاقہ کے مکینوں کو مردے گھروں میں دفنانے پر مجبور کر رکھا ہے۔

(ج) کیا حکومت ٹھیکیدار سے قبرستان اور مزار شریف کی اراضی واگزار کروانے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو وجوہات بیان فرمائیں؟

وزیر اوقاف،

(الف) گوجرانوالہ میں محکمہ اوقاف کے زیر تحویل مساجد و مزارات کی تفصیل درج ذیل ہے۔

<u>گوجرانوالہ میں زیر تحویل محکمہ اوقاف کی درج ذیل مساجد و مزارات ہیں۔</u>

نمبر شمار	نام مزارات	محل وقوع
1۔	دربار حضرت پیر کوڈری شریف	سٹلائیٹ ٹاؤن گوجرانوالہ شہر
2۔	دربار حضرت محمد اسماعیل المعروف ٹانگے شاہ	اڈا گوندلانوالہ چوک گوجرانوالہ

3۔	خانقاہ لاہوری شاہ	وحدت کالونی محلہ محسن شاہ گوجرانوالہ
4۔	چلہ گاہ حضرت سخی سرور	موضع دھونکل تحصیل وزیر آباد
5۔	دربار حضرت داتا نور شاہ ولی	ریلوے لائن، وزیر آباد شہر
6۔	دربار حضرت بابا گلاب شاہ	شہر رسول نگر تحصیل وزیر آباد
7۔	دربار پیرو شہید	کوٹ شاہاں جی ٹی روڈ گوجرانوالہ
8۔	دربار حسین شاہ	محلہ حسین شاہ کاموکی ضلع گوجرانوالہ
9۔	دربار بابا فضل شاہ	موضع نصرانوالی کاموکی ضلع گوجرانوالہ
10۔	دربار پیر کرم شاہ	موضع کھوکھر کلاں تحصیل وزیر آباد
11۔	دربار حضرت ماہن شاہ ولی	موضع تلونڈی کھجور والی گوجرانوالہ
12۔	دربار حضرت قادر بخش المعروف قادر یار	موضع ماچھیکے سندھواں گوجرانوالہ

فہرست مساجد

1۔	مسجد قدوسیہ	کوٹ روڈ سول لائن گوجرانوالہ
2۔	مسجد فاروقیہ	چوک پونڈانوالہ پسرور روڈ گوجرانوالہ
3۔	اونچی مسجد لاہوری گیٹ	اندرون لاہوری گیٹ گوجرانوالہ
4۔	مسجد مغلانوالی	چوک بیری والا گوجرانوالہ شہر
5۔	مسجد مولوی محمد حسین	نیائیں چوک گوجرانوالہ
6۔	مسجد ملحقہ چلہ گاہ حضرت سخی سرور	موضع دھونکل تحصیل وزیر آباد
7۔	مسجد ملحقہ دربار بابا گلاب شاہ	شہر رسول نگر تحصیل وزیر آباد

(ب) دربار حضرت پیرو شہید و ملحقہ جائیداد 3 کنال اراضی پر مشتمل خسرہ نمبر 59 من کھتونی نمبر 238 کھیوٹ نمبر 146 واقع کورٹ شاہاں تحصیل و ضلع گوجرانوالہ کو بذریعہ نوٹیفکیشن نمبر ایس۔او (جی) (135)1 اے/95 مورخہ 5-10-2000 کو محکمانہ تحویل میں لیا گیا۔ دربار شریف کے مغربی جانب عوام الناس و اہل محلہ کے لئے بہت بڑا قبرستان ہے۔ محکمانہ پالیسی کے مطابق مجاز اتھارٹی کی اجازت کے بغیر قبریں بنانا ممنوع ہے۔ جب کہ دربار شریف کی آمدن کیش بکس و متفرق نذرانہ جات کو حسب قواعد ٹھیکہ پر دیا گیا ہے۔ دیگر جائیداد محکمانہ تحویل اور قبضہ میں ہے۔

(ج) ٹھیکیدار کا قبرستان و ملحقہ اراضی سے کوئی تعلق واسطہ نہ ہے۔ وہ صرف چڑھاوا جات کا ٹھیکیدار ہے۔ جملہ وقف جائیداد زیر تحویل محکمہ اوقاف ہے۔

گوجرانوالہ شہر، محکمہ اوقاف کی اراضی، دکانات، ناجائز قابضین اور حکومتی اقدامات کی تفصیل

*3889۔ لالہ شکیل الرحمٰن (ایڈووکیٹ): کیا وزیر اوقاف ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) گوجرانوالہ سٹی میں محکمہ اوقاف کی کتنی زمین ہے اور کہاں کہاں واقع ہے۔ مکمل تفصیل فراہم کی جائے کہ کتنی زمین لیز پر اور کتنی زمین یا دکانیں وغیرہ کرایہ پر کن کن افراد کو دی گئیں۔

(ب) گوجرانوالہ میں سال 1985 سے 2002 تک محکمہ کی زمین پر غیر قانونی طور پر کتنے لوگ قابض ہوئے۔ ناجائز قابضین کے نام اور ایڈریس کی تفصیل بیان فرمائیں۔

(ج) ان ناجائز قابضین اور قبضے کروانے میں محکمہ کے جو اہلکار شامل رہے ہیں حکومت نے ان کے خلاف کیا کارروائی کی اگر نہیں کی تو اس کی وجہ بیان فرمائیں؟

وزیر اوقاف:

(الف) گوجرانوالہ سٹی میں محکمہ اوقاف مسلم کی کوئی زرعی زمین نہ ہے۔ البتہ مساجد سے ملحقہ 43عدد کرایہ داری یونٹس ہیں جن کی تفصیل فہرست "الف" ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) ضلع گوجرانوالہ میں وقف اراضی تعدادی 79 کنال 9 مرلے ملحقہ دربار حضرت شاہ حسین واقع موضع کھنیاں کاموکی پر چار اشخاص تاریخ تحویل مورخہ 9-8-1978 سے پہلے کے ناجائز قابض ہیں اور 5 سرکاری تصیبات و ادارے ناجائز قابضین 1990 سے موجود ہیں (تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے) جن کے خلاف ضابطہ کے مطابق کارروائی کی جارہی ہے۔

(ج) دربار حضرت شاہ حسین واقع موضع کھنیاں کامونکی پر مقامی ممبران اسمبلی صاحبان نے بلدیہ کامونکی، محکمہ تعلیم، محکمہ صحت کو مختلف رفاہی کاموں کے لئے قبضہ کرایا۔ جنہوں نے محکمہ مال میں اپنے نام ناجائز طور پر انتقال بھی کرا لئے تھے۔ مقامی عملہ اوقاف کی کوشش کے بعد غیر قانونی طور پر کئے گئے انتقالات کو خارج کرانے کے بعد دوبارہ محکمہ کے نام اندراج کروا لیا ہے۔ زونل ناظم گوجرانوالہ نے سرکاری اداروں کو رقبہ کے کرایہ کی تشخیص کے بعد کرایہ کی ادائیگی کے نوٹس جاری کر دیئے ہیں۔ دوسرے ناجائز قابضین کے خلاف بے دخلی کی کارروائی کی جا رہی ہے۔ محکمہ کا کوئی اہلکار یہ قبضے کروانے میں ملوث نہ ہے۔

رحیم یار خان۔ محکمہ اوقاف کی اراضی، لیز، ناجائز قابضین اور آمدن و اخراجات کی تفصیل

*4114۔ملک محمد اقبال چنڑ، کیا وزیر اوقاف ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) رحیم یار خان میں محکمہ اوقاف کی کتنی زمین کس کس موضع اور کن کن لوگوں کے پاس لیز پر ہے۔

(ب) کیا مذکورہ زمین کی بولی سالانہ یا پانچ سال کے بعد ہوتی ہے۔

(ج) حکومت کو سال 2000 سے آج تک اس زمین سے کتنی آمدن ہوئی ہے۔

(د) محکمہ کی کتنی زمین پر کن لوگوں نے قبضہ کر رکھا ہے۔ وہ کتنے سال سے ناجائز قابضین ہیں۔ کیا حکومت یہ اراضی واگزار کروانے کو تیار ہے اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں۔

(ہ) یہ زمین بولی / لیز / ٹھیکہ پر دینے کے لئے کیا طریق کار اختیار کیا جاتا ہے۔

(و) لیز / ٹھیکہ پر زمین دینے والی اتھارٹی کا عہدہ، گریڈ، کیا ہے؟

وزیر اوقاف:

(الف) رحیم یار خان میں محکمہ اوقاف کی وقف اراضی کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) مذکورہ وقف اراضی سالانہ اور سات سالہ ٹیوب ویل سکیم کے تحت پٹہ پر دی جاتی ہے۔

(ج) محکمہ اوقاف کو وقف اراضیات مذکور سے سال 2000-7-1 تا 2003-12-31 مبلغ 30650281 روپے آمدن ہوئی۔

(د) محکمہ اوقاف کی وقف اراضی تعدادی 192 ایکڑ 7 کنال 15 مرلے پر مختلف ادوار میں 1960 سے لے کر 1997 تک قبضہ ہوا حکومت 535 ناجائز قابضین سے جن کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے' اراضی واگزار کرانا چاہتی ہے اور اس سلسلہ میں قانونی کارروائی زیر عمل ہے۔ مذکورہ رقبہ کے علاوہ حال ہی میں وقف اراضی تعدادی 108 ایکڑ 7 کنال 16 مرلے موضع کاپچھا تحصیل و ضلع رحیم یار خان کو ناجائز قابضین سے واگزار کروا کر مبلغ 7,62,875 روپے میں بعد از مشتری منادی بذریعہ نیلام عام ٹھیکہ پر دیا ہے۔

(ہ) محکمہ اوقاف کی قابل کاشت وقف اراضیات ایک سال کے لئے نیلام کی جاتی ہیں جبکہ جزوی طور پر قابل کاشت اراضیات سات سال ٹیوب ویل سکیم کے تحت نیلام کی جاتی ہیں۔ ہر دو صورتحال میں یہ اراضیات بعد از مشتری منادی بذریعہ اخبارات و دستی اشتہارات نیلام عام پٹہ پر دی جاتی ہیں۔

(و) وقف اراضیات کے زر پٹہ میں اگر گزشتہ سال سے 20 فیصد یا اس سے زائد اضافہ ہو تو زونل ناظم منظوری دینے کے مجاز ہیں۔ زونل ناظمین کا گریڈ 18/17 ہے اگر اضافہ گزشتہ سال کی نسبت 20 فیصد سے کم ہو اور 10 فیصد سے زائد ہو تو ایسے ٹھیکہ جات کی منظوری ڈائریکٹر اسٹیٹ آفیسر گریڈ 19 دیتے ہیں اور اگر وقف اراضیات کے ٹھیکہ جات میں اضافہ 10 فیصد سے کم یا گزشتہ سال ہی سے کم ہو تو اس کی منظوری کی اتھارٹی ناظم اعلیٰ اوقاف آفیسر گریڈ 20 ہیں۔

بہاولپور' محکمہ اوقاف کی اراضی' لیز'
ناجائز قابضین اور آمدن و اخراجات کی تفصیل

*4115: ملک محمد اقبال چنڑ: کیا وزیر اوقاف از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) بہاولپور ڈسٹرکٹ میں محکمہ اوقاف کی کتنی زمین کس کس موضع اور کن لوگوں کے پاس لیز پر ہے۔

(ب) کیا مذکورہ زمین کی بولی سالانہ یا پانچ سال کے بعد ہوتی ہے۔

(ج) حکومت کو سال 2000 سے آج تک اس زمین سے کتنی آمدن ہوئی ہے۔

(د) محکمہ کی کتنی زمین پر کن لوگوں نے قبضہ کر رکھا ہے اور وہ کتنے سال سے ناجائز قابضین ہیں۔ کیا حکومت یہ اراضی واگزار کروانے کو تیار ہے اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں۔

(ہ) یہ زمین بولی / لیز / ٹھیکہ پر دینے کے لئے کیا طریق کار اختیار کیا جاتا ہے۔

(و) لیز / ٹھیکہ پر زمین دینے والی اتھارٹی کا عہدہ، گریڈ کیا ہے؟

وزیر اوقاف:

(الف) بہاولپور ڈسٹرکٹ میں محکمہ اوقاف کی وقف اراضی کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) مذکورہ وقف اراضی قابل کاشت ہونے کی صورت میں سالانہ اور قابل کاشت نہ ہونے کی صورت میں سات سالہ ٹیوب ویل سکیم کے تحت پٹہ پر دی جاتی ہے۔

(ج) محکمہ اوقاف کو وقف اراضی مذکور سے سال 2000-7-1 تا 2003-12-3 مبلغ 78,09,245 روپے آمدن ہوئی۔

(د) محکمہ اوقاف کی وقف اراضی تعدادی 48 کنال 2 مرلے ملحقہ دربار حضرت علی اصحاب موضع نہڑ والی پر سال 1987 سے 11 ناجائز قابضین کا قبضہ ہے۔ محکمانہ قبضہ سے پہلے مقامی افراد نے کچے گھر بنا کر رہائش رکھی ہوئی ہے جس کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ ان ناجائز قابضین کے خلاف بیدخلی کی کارروائی شروع کی گئی تو قابضین نے اعتراض کیا کہ چونکہ رقبہ مشترکہ ہے لہذا حد براری کرائی جائے لیکن تاحال حد براری نہ ہو سکی ہے۔ محکمہ اوقاف کی جانب سے ناجائز قابضین کو نوٹس بھی جاری کئے جا چکے ہیں اور حد براری کرانے کی کوشش کی جارہی ہے۔

وقف اراضی تعدادی 11-1 ایکڑ 7 کنال ملحقہ دربار حضرت ملوک شاہ موضع ڈیرہ عزت کے رقبہ میں سے 5-1 ایکڑ 3 کنال 14 مرلے پر ذیلی ادارہ پاک آرمی ایک ایکڑ ایک ... پر محکمہ تعلیم اور 5-ایکڑ 2 کنال 6 مرلے پر پرائیویٹ افراد قابض ہیں۔ محکمہ تعلیم نے وقف اراضی پر پرائمری اور مڈل سکول قائم کر رکھے ہیں۔ پرائیویٹ افراد نے گھر بنا رکھے ہیں۔ ان پرائیویٹ افراد کو سال 2002 میں کرایہ تہہ زمینی عائد کیا تھا چند افراد نے ادائیگی کی ہے۔ بقایا سے وصولی کے اقدامات جاری ہیں۔ موضع آغا پور میں 442-1 ایکڑ 4 کنال 16 مرلے اراضی ناجائز قابضین کے زیر تصرف ہے۔ یہ ناجائز قابضین المامون ٹرسٹ کے رقبہ پر زرعی اصلاحات کی آڑ میں بیٹھے ہوئے ہیں۔ معاملہ عدالت کے پاس زیر تصفیہ ہے۔

(ہ) محکمہ اوقاف کی قابل کاشت وقف اراضیات ایک سال کے لئے نیلام کی جاتی ہیں جبکہ جزوی طور پر قابل کاشت اراضیات سات سال ٹیوب ویل سکیم کے تحت نیلام کی جاتی ہیں۔ ہر دو صورتحال میں یہ اراضیات بعد از مشتری منادی بذریعہ اخبارات و دستی اشتہارات نیلام عام' پٹہ پر دی جاتی ہیں۔

(و) وقف اراضیات کے زر پٹہ میں اگر گزشتہ سال سے 20 فیصد یا اس سے زائد اضافہ ہو تو زونل ناظم منظوری دینے کے مجاز ہیں۔ زونل ناظمین کا گریڈ 18/17 ہے اگر اضافہ گزشتہ سال کی نسبت 20 فیصد سے کم ہو اور 10 فیصد سے زائد ہو تو ایسے ٹھیکہ جات کی منظوری ڈائریکٹر اسٹیٹ آفیسر گریڈ 19 دیتے ہیں اور اگر وقف اراضیات کے ٹھیکہ جات میں اضافہ 10 فیصد سے کم یا گزشتہ سال ہی سے کم ہو تو اس کی منظوری کی اتھارٹی ناظم اعلیٰ اوقاف آفیسر گریڈ 20 ہیں۔

غیر نشان زدہ سوال اور اُس کا جواب

تحصیل ٹیکسلا۔ محکمہ اوقاف کے زیر انتظام دربار و مساجد اور آمدن و اخراجات کی تفصیل

190۔ جناب محمد وقاص: کیا وزیر اوقاف ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔
(الف) تحصیل ٹیکسلا میں اس وقت محکمہ اوقاف کے تحت کتنی مساجد کتنے دربار اور کتنی خانقاہیں ہیں۔
(ب) ان کی آمدن اور اخراجات کی تفصیل بابت 2002-03 بھی بیان فرمائیں؛

وزیر اوقاف،

(الف) تحصیل ٹیکسلا میں محکمہ اوقاف کی تحویل میں کوئی دربار خانقاہ نہ ہے۔ البتہ ایک جامع مسجد اہلحدیث واقع ریلوے روڈ ٹیکسلا شہر میں مورخہ 22-6-1976 سے محکمانہ تحویل میں ہے۔
(ب) اس مسجد کا ذریعہ آمدن صرف اس سے ملحقہ پانچ عدد دکانات کی کرایہ داری ہے جس کی تفصیل درج ذیل ہے۔

	آمدن	اخراجات	
سال 2002-03 (2002-7-1 تا 2003-6-30)	66750/- روپے	تنخواہ	142472/-
		بل بجلی	3479/-
		ختم قرآن	900/-
		میزان	152534 روپے
سال 2003-04 (2003-7-1 تا 2003-11-30) (پانچ ماہ)	20360/- روپے	تنخواہ	71390/-
		بل بجلی	8479/-
		ختم قرآن	900/-
		میزان	80769/- روپے

لہذا یہ واضح ہے کہ مسجد خسارے میں جا رہی ہے اور اس کا خسارہ محکمہ اپنے زیر تحویل دیگر وقف املاک کی آمدن کی بچت سے پورے کر رہا ہے۔

اراکین اسمبلی کی رخصت

جناب سپیکر، سیکرٹری اسمبلی اب رخصت کی درخواستیں پڑھیں گے۔

سید احسان اللہ وقاص

سیکرٹری اسمبلی، مندرجہ ذیل درخواست سید احسان اللہ وقاص ممبر صوبائی اسمبلی کی طرف سے موصول ہوئی ہے۔

"گزارش ہے کہ میں ذاتی مصروفیات کی وجہ سے 4 اور 5۔اگست 2003 کو اسمبلی اجلاس میں شرکت نہ کر سکا لہذا براہ مہربانی رخصت منظور فرمائیں۔"

جناب سپیکر، اب سوال یہ ہے کہ:۔

مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔

(تحریک منظور ہوئی)

جناب عامر عثمان عادل

سیکرٹری اسمبلی، مندرجہ ذیل درخواست جناب عامر عثمان عادل ممبر صوبائی اسمبلی کی طرف سے موصول ہوئی ہے۔

"گزارش ہے کہ میں ذاتی مصروفیات کی وجہ سے 26۔مئی 2004 کو اسمبلی اجلاس میں شرکت نہ کر سکا لہذا براہ مہربانی رخصت منظور فرمائیں۔"

جناب سپیکر، اب سوال یہ ہے کہ:۔

مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔

(تحریک منظور ہوئی)

سردار دلدار احمد چیمہ

سیکرٹری اسمبلی، مندرجہ ذیل درخواست سردار دلدار احمد چیمہ ممبر صوبائی اسمبلی کی طرف سے موصول ہوئی ہے۔

"I could not attend the Assembly session held on 25, 26 and 27th February, 2003 due to unavoidable circumstances. Leave may kindly be granted."

جناب سپیکر، اب سوال یہ ہے کہ:۔

مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔

(تحریک منظور ہوئی)

ملک ذوالقرنین ڈوگر

سیکرٹری اسمبلی، مندرجہ ذیل درخواست ملک ذوالقرنین ڈوگر ممبر صوبائی اسمبلی صاحب کی طرف سے موصول ہوئی ہے۔

"I could not attend the Assembly session held on 29th and 30th May, 2003 due to unavoidable circumstances. Leave may kindly be granted."

جناب سپیکر، اب سوال یہ ہے کہ:۔

مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔

(تحریک منظور ہوئی)

سردار محمد یوسف خان لغاری

سیکرٹری اسمبلی، مندرجہ ذیل درخواست سردار محمد یوسف خان لغاری ممبر صوبائی اسمبلی کی طرف سے موصول ہوئی ہے۔

"I could not attend the Assembly session held on 24th December , 2002 due to unavoidable circumstances . Leave may kindly be granted."

جناب سپیکر، اب سوال یہ ہے کہ۔

مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔

(تحریک منظور ہوئی)

میاں محمد خالد کلیار

سیکرٹری اسمبلی، مندرجہ ذیل درخواست میاں محمد خالد کلیار ممبر صوبائی اسمبلی کی طرف سے موصول ہوئی ہے۔

"I could not attend the Assembly session held on 25th , 28th July to 1st , 4th and 5th August, 2003 due to unavoidable circumstances. Leave may kindly be granted."

جناب سپیکر، اب سوال یہ ہے کہ۔

مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔

(تحریک منظور ہوئی)

چودھری ممتاز علی

سیکرٹری اسمبلی، مندرجہ ذیل درخواست چودھری ممتاز علی ممبر صوبائی اسمبلی کی طرف سے موصول ہوئی ہے۔

"I could not attend the Assembly session held on 17, 20, 22, 24th and 30th June and 29th, 30th December, 2003 and 2nd, 5th to 9th and 30th January 2004 due to some unavoidable circumstances. Leave may kindly be granted."

جناب سپیکر، اب سوال یہ ہے کہ:۔

مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔

(تحریک منظور ہوئی)

راجہ محمد طارق کیانی

سیکرٹری اسمبلی، مندرجہ ذیل درخواست راجہ محمد طارق کیانی ممبر صوبائی اسمبلی کی طرف سے موصول ہوئی ہے۔

"I could not attend the Assembly session held on 26, 27, 30th May, 14th June, 25th July and 31st July 2003 due to unaviodable circumstances. Leave may kindly be granted."

جناب سپیکر، اب سوال یہ ہے کہ:۔

مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔

(تحریک منظور ہوئی)

جناب عمران اشرف

سیکرٹری اسمبلی، مندرجہ ذیل درخواست جناب عمران اشرف ممبر صوبائی اسمبلی کی طرف سے موصول ہوئی ہے۔

"I could not attend the Assembly session held on 25 to 27th February 2003, 21st March 2003, 7 to 21 and 24th June 2003 due to unavoidable circumstances. Leave may kindly be granted."

جناب سپیکر، اب سوال یہ ہے کہ۔

مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔

(تحریک منظور ہوئی)

جناب محمد وقاص

سیکرٹری اسمبلی، مندرجہ ذیل درخواست جناب محمد وقاص ممبر صوبائی اسمبلی کی طرف سے موصول ہوئی ہے۔

"I could not attend the Assembly session held on 27, 31 October 2003, 3rd November 2003, 23 to 25th February 2004 due to unavoidable circumstances. Leave may kindly be granted."

جناب سپیکر، اب سوال یہ ہے کہ۔

مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔

(تحریک منظور ہوئی)

سردار فتح محمد خان بزدار

سیکرٹری اسمبلی، مندرجہ ذیل درخواست سردار فتح محمد خان بزدار ممبر صوبائی اسمبلی کی طرف سے موصول ہوئی ہے۔

"I could not attend the Assembly session held on 12 June 2003 due to unavoidable circumstances Leave may kindly be granted "

جناب سپیکر، اب سوال یہ ہے کہ:-

مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔

(تحریک منظور ہوئی)

رائے احسن رضا

سیکرٹری اسمبلی، مندرجہ ذیل درخواست رائے احسن رضا صاحب ممبر صوبائی اسمبلی کی طرف سے موصول ہوئی ہے۔

"I could not attend the Assembly session held on 24 December , 2002 due to unavoidable circumstances Leave may kindly be granted."

جناب سپیکر، اب سوال یہ ہے کہ:-

مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔

(تحریک منظور ہوئی)

چودھری عبداللہ یوسف وڑائچ

سیکرٹری اسمبلی، مندرجہ ذیل درخواست چودھری عبداللہ یوسف وڑائچ ممبر صوبائی اسمبلی کی طرف سے موصول ہوئی ہے۔

"I could not attend the Assembly session held on 25 and 26 February , 2003 due to unavoidable circumstances Leave may kindly be granted."

جناب سپیکر، اب سوال یہ ہے کہ:۔

مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔

(تحریک منظور ہوئی)

جناب خوش اختر سبحانی

سیکرٹری اسمبلی، مندرجہ ذیل درخواست جناب خوش اختر سبحانی ممبر صوبائی اسمبلی کی طرف سے موصول ہوئی ہے۔

"I could not attend the Assembly session held on 29 , 30 January , 8th , 25th , 27th February 2003 due to unavoidable circumstances. Leave may kindly be granted."

جناب سپیکر، اب سوال یہ ہے کہ:۔

مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔

(تحریک منظور ہوئی)

جناب ارمغان سبحانی

سیکرٹری اسمبلی، مندرجہ ذیل درخواست جناب ارمغان سبحانی ممبر صوبائی اسمبلی کی طرف سے موصول ہوئی ہے۔

"I could not attend the Assembly session held on 29 , 30 January, 8th, 25th , 27th February 2003 , due to unavoidable circumstances. Leave may kindly be granted."

جناب سپیکر، اب سوال یہ ہے کہ۔

مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔

(تحریک منظور ہوئی)

حاجی رانا سرفراز احمد خان

سیکرٹری اسمبلی، مندرجہ ذیل درخواست حاجی رانا سرفراز احمد خان ممبر صوبائی اسمبلی کی طرف سے موصول ہوئی ہے۔

"I could not attend the Assembly session held on 12 June 2003 due to unavoidable circumstances. Leave may kindly be granted."

جناب سپیکر، اب سوال یہ ہے کہ۔

مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔

(تحریک منظور ہوئی)

میاں عطا محمد خان مانیکا

سیکرٹری اسمبلی، مندرجہ ذیل درخواست میاں عطا محمد خان مانیکا ممبر صوبائی اسمبلی کی طرف سے موصول ہوئی ہے۔

"I could not attend the Assembly session held on 24 December, 2002 due to unavoidable circumstances. Leave may kindly be granted."

جناب سپیکر، اب سوال یہ ہے کہ۔

مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔

(تحریک منظور ہوئی)

سید محمد رفیع الدین بخاری

سیکرٹری اسمبلی، مندرجہ ذیل درخواست سید محمد رفیع الدین بخاری ممبر صوبائی اسمبلی کی طرف سے موصول ہوئی ہے۔

"I could not attend the Assembly session held on 24 December , 2002 due to unavoidable circumstances Leave may kindly be granted."

جناب سپیکر، اب سوال یہ ہے کہ۔

مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔

(تحریک منظور ہوئی)

سردار امجد حمید خان دستی

سیکرٹری اسمبلی، مندرجہ ذیل درخواست سردار امجد حمید خان دستی ممبر صوبائی اسمبلی کی طرف سے موصول ہوئی ہے۔

"I could not attend the Assembly session held on 21 , 28 October and 3rd November 2003 due to unavoidable circumstances. Leave may kindly be granted."

جناب سپیکر، اب سوال یہ ہے کہ۔

مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔

(تحریک منظور ہوئی)

ڈاکٹر سید وسیم اختر،

سیکرٹری اسمبلی، مندرجہ ذیل درخواست ڈاکٹر سید وسیم اختر ممبر صوبائی اسمبلی کی طرف سے موصول ہوئی ہے۔

"I could not attend the Assembly session held on 12th June , 2003 due to some unavoidable circumstancess Leave may kindly be granted."

جناب سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔

(تحریک منظور ہوئی)

محترمہ شاہین عتیق الرحمٰن

سیکرٹری اسمبلی ، مندرجہ ذیل درخواست محترمہ شاہین عتیق الرحمٰن ممبر صوبائی اسمبلی کی طرف سے موصول ہوئی ہے:۔

"I could not attend the Assembly session held on 28 , 30 May 2003 due to some unavoidable circumstances Leave may kindly be granted."

جناب سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔

(تحریک منظور ہوئی)

محترمہ ثمینہ جدون

سیکرٹری اسمبلی ، مندرجہ ذیل درخواست محترمہ ثمینہ جدون ممبر صوبائی اسمبلی کی طرف سے موصول ہوئی ہے:۔

"I could not attend the Assembly session held on 24th December , 2002 due to some unavoidable circumstances Leave may kindly be granted."

جناب سپیکر، اب سوال یہ ہے کہ،

مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔

(تحریک منظور ہوئی)

محترمہ سجیلہ انصر باجوہ

سیکرٹری اسمبلی، مندرجہ ذیل درخواست محترمہ سجیلہ انصر باجوہ ممبر صوبائی اسمبلی کی طرف سے موصول ہوئی ہے۔

"I could not attend the Assembly session held on 25, 28 to 31st July, 2003 due to unavoidable circumstances. Leave may kindly be granted."

جناب سپیکر، اب سوال یہ ہے کہ۔

مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔

(تحریک منظور ہوئی)

محترمہ افشاں فاروق

سیکرٹری اسمبلی، مندرجہ ذیل درخواست محترمہ افشاں فاروق ممبر صوبائی اسمبلی کی طرف سے موصول ہوئی ہے۔

"I could not attend the Assembly Session held on 20, 25 February and 28, 30 May, 2003 due to unavoidable circumstances. Leave may kindly be granted."

جناب سپیکر، اب سوال یہ ہے کہ۔

مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔

(تحریک منظور ہوئی)

محترمہ زیب النساء قریشی

سیکرٹری اسمبلی ، مندرجہ ذیل درخواست محترمہ زیب النساء قریشی ممبر صوبائی اسمبلی کی طرف سے موصول ہوئی ہے۔

"I could not attend the Assembly session held on 6th to 8th February , 2003 due to unavoidable circumstances . Leave may kindly be granted."

جناب سپیکر، اب سوال یہ ہے کہ۔

مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔

(تحریک منظور ہوئی)

محترمہ جائس روفین جولیس

سیکرٹری اسمبلی ، مندرجہ ذیل درخواست محترمہ جائس روفین جولیس ممبر صوبائی اسمبلی کی طرف سے موصول ہوئی ہے۔

"I could not attend the Assembly session held on 24th December , 2002 due to unavoidable circumstances . Leave may kindly be granted."

جناب سپیکر، اب سوال یہ ہے کہ۔

مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔

(تحریک منظور ہوئی)

محترمہ حمیرا اویس شاہد

سیکرٹری اسمبلی ، مندرجہ ذیل درخواست محترمہ حمیرا اویس شاہد ممبر صوبائی اسمبلی کی طرف سے موصول ہوئی ہے۔

"Due to personal work and commitments I will not be in Lahore for a few days. I will not be able to attend the 15th session of the Provincial Assembly of the Punjab which is starting on Thursday May 27, 2004, leave may kindly be granted."

جناب سپیکر، اب سوال یہ ہے کہ۔

مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔

(تحریک منظور ہوئی)

جناب محمد یار ہراج

سیکرٹری اسمبلی، مندرجہ ذیل درخواست جناب محمد یار ہراج ممبر صوبائی اسمبلی کی طرف سے موصول ہوئی ہے۔

"With deference I am to request that I am not feeling well and unable to attend the current Assembly Session commencing from 26th May, 2004. Leave may kindly be granted."

جناب سپیکر، اب سوال یہ ہے کہ۔

مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔

(تحریک منظور ہوئی)

چودھری الطاف حسین

جناب سیکرٹری، مندرجہ ذیل درخواست چودھری الطاف حسین ممبر صوبائی اسمبلی کی طرف سے موصول ہوئی ہے۔

" گزارش ہے کہ میرے والد صاحب قضائے الہیٰ سے بروز جمعہ 28۔مئی 2004 کو وفات پا گئے ہیں۔ موجودہ اجلاس کے باقی دنوں کے لئے رخصت درکار ہے۔ منظور فرمائی جائے۔"

جناب سپیکر، اب سوال یہ ہے کہ۔۔

مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔

(تحریک منظور ہوئی)

پوائنٹ آف آرڈر

تعلیمی اداروں میں موسم گرما کی تعطیلات

اور فیسوں کی وصولی

جناب ارشد محمود بگو، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر، جی، بگو صاحب!

جناب ارشد محمود بگو، جناب سپیکر! کل میاں عمران مسعود وزیر تعلیم نے اس ایوان میں یہ statement دی تھی کہ حکومت پنجاب نے تمام تعلیمی اداروں میں 29۔مئی سے چھٹیاں کر دی ہیں لیکن میں آپ کی توجہ اس جانب مبذول کروانا چاہتا ہوں کہ۔۔۔

(اس مرحلہ پر جناب ڈپٹی سپیکر سردار شوکت حسین مزاری
کرسی صدارت پر متمکن ہوئے)

جناب سپیکر! کل وزیر تعلیم صاحب نے یہاں کہا تھا کہ تمام تعلیمی اداروں میں وزیراعلیٰ کی ہدایت اور حکم پر 29۔مئی سے چھٹیاں کر دی گئی ہیں لیکن میں آپ کی توجہ اس جانب مبذول کروانا

چاہتا ہوں کہ TEVTA جو کہ حکومت پنجاب کا ادارہ ہے جس کے تحت بچیوں کے 126 سکولوں کے علاوہ لڑکوں کے بھی سکول ہیں جہاں پر ابھی تک چھٹیاں نہیں ہوئیں۔ TEVTA Department کے چودھری اجمل چیمہ صاحب وزیر ہیں اور یہ حکومت کی پالیسی ہے اور یہ وزیراعلیٰ کے حکم پر 31۔مئی سے تعلیمی ادارے بند کئے گئے ہیں لیکن TEVTA کے تعلیمی اداروں میں ابھی تک چھٹیاں نہیں ہوئیں۔

راجہ ریاض احمد ، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر ، جی' راجہ صاحب!

راجہ ریاض احمد ، جناب سپیکر! تعلیمی اداروں میں تین تین ماہ کی چھٹیوں کی فیس اکٹھی لی جارہی ہے جو کہ زیادتی ہے تو اس سلسلے میں میری وزیر موصوف سے گزارش ہے کہ وہ اس سلسلے میں انہیں روکیں۔

شیخ اعجاز احمد ، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر ، شیخ صاحب! پہلے ان کا جواب آلینے دیں پھر آپ کیجئے گا۔

شیخ اعجاز احمد ، جناب سپیکر! میرا پوائنٹ آف آرڈر بھی اسی سے منسلک ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر ، ایجوکیشن سے ہی متعلق ہے تو کرلیں۔ جی' شیخ صاحب!

شیخ اعجاز احمد ، جناب سپیکر! فیصل آباد میں میرے حلقہ کے اندر عرصہ دراز سے پاکستان ماڈل ہائی سکول قائم ہے جس کے ساتھ دائیں' بائیں اور پیچھے مارکیٹیں واقع ہیں جو کہ مکمل کمرشل ایریا ہے۔ فیصل آباد کے اندر قبضہ مافیا ہے اور تحصیل ناظم سے لے کر ضلع ناظم تک وہاں پر لوٹ مار میں مصروف ہیں اور تمام اخبارات اس بارے میں بھرے پڑے ہیں اور اگر ہم وہاں جا کر ان سے کوئی بات کرتے ہیں تو وہ بات اس زمرے میں آجاتی ہے کہ ہمارا تعلق اپوزیشن سے ہے اور وہ حکومتی معاملات چلا رہے ہیں۔ میری گزارش یہ ہے کہ اس سکول کے باہر جہاں بچوں کو تعلیم دی جا رہی ہے وہاں پر ایک مافیا 45 کے قریب لوگوں کو خود ہی بغیر کسی قانون' بغیر کسی متعلقہ ادارے کو اعتماد میں لئے 45 کھوکھے لگوانے کی کوشش کر رہا ہے جس کی وجہ سے وہاں پر لاء اینڈ آرڈر کی situation بڑی زیادہ خراب ہے۔ پچھلے دنوں وہاں پر اس مارکیٹ میں ہڑتال بھی ہوئی اگر یہ ناجائز تجاوزات سکول کے باہر لگائی جاتی ہیں جس پر

سکول کے ہیڈ ماسٹر صاحب اور ان کا عملہ اور مارکیٹ میں بیٹھے ہوئے دکاندار' اگر سکول کی بلڈنگ کے سامنے دکانیں ہیں تو اس کے ساتھ اگر یہ ناجائز تجاوزات کر کے کھوکھے لگائے جاتے ہیں تو اس میں کروڑوں روپے کا گھپلا ہے کیونکہ ان سے پیسے لے کر یہ کھوکھے لگانے کی کوشش کی جارہی ہے۔ میری آپ کی وساطت سے یہ گزارش ہے کہ اس اہم مسئلہ پر ایجوکیشن منسٹر صاحب نوٹس لیں اور اس قبضہ مافیا کو اس جگہ پر قبضہ کرنے کی بالکل اجازت نہ دی جائے تاکہ وہاں کا ماحول پر امن رہے اور حکومت کے لئے کوئی مشکلات نہ کھڑی ہوں۔ شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: جی' وزیر تعلیم!

وزیر تعلیم، جناب سپیکر! جہاں تک چھٹیوں کا معاملہ ہے تو یہ کل بھی discuss ہوا تھا۔ حکومت پنجاب محکمہ تعلیم نے جتنے بھی سرکاری سکول ہیں ان میں 29۔ مئی سے چھٹیوں کا declare کیا ہے۔ اس کی وجوہات یہ تھیں کہ بہت زیادہ گرمی تھی لہذا ایک ہفتہ پہلے یہ کرنا پڑا۔

جہاں تک بگو صاحب کے TEVTA کے اداروں سے متعلق بات ہے تو TEVTA کے جو ادارے اور سکول ہیں وہ محکمہ تعلیم کے under نہیں ہیں۔ میرا خیال ہے کہ ان کی Ministry بھی اس پر consider کر رہی ہے کہ چھٹیاں کر دی جائیں لیکن جہاں تک محکمہ تعلیم کے سرکاری سکولوں کا تعلق ہے تو وہاں پر چھٹیاں declare کر دی گئی ہیں۔

دوسری بات انہوں نے جو فیسوں کے بارے میں کہی تھی تو کل جب اسمبلی میں point اٹھایا گیا تھا تو آج پھر ہم نے پرائیویٹ سیکٹر کو خاص طور پر تنبیہہ کی ہے کہ وہ تین ماہ کی فیسیں اکٹھی نہ لیں۔ میری تمام ممبران سے یہ گزارش تھی کہ جب ہم ایجوکیشن پالیسی پر discuss کریں گے تو ہم اس کو in length and detail سارے پرائیویٹ سیکٹر کے issues کو discuss کریں گے۔

جناب سپیکر! تیسری بات جو شیخ صاحب نے فیصل آباد کے قبضہ گروپ کی بات کی ہے کہ کسی سکول کے ساتھ جو قبضہ وغیرہ ہو رہا ہے تو میں آپ کی وساطت سے انہیں یہ درخواست کروں گا کہ مجھے in writing اگر وہ تمام details دے دیں تو میں اس کے بارے میں انہیں کوئی جواب دینے کے قابل ہو سکوں گا۔ شکریہ

جناب ارشد محمود بگو، جناب سپیکر! میں نے اپنے سوال میں یہ کہا تھا کہ ٹیکنیکل ایجوکیشن کے ادارے چودھری اجمل چیمہ کے under آتے ہیں۔ اگر وہ یہ وضاحت کر دیں کہ یہ پنجاب حکومت کی پالیسی ہے اور وزیراعلیٰ صاحب نے کہا ہے کہ چھٹیاں کر دی جائیں تو اس پر یہ کیا کہنا چاہتے ہیں؟

جناب ڈپٹی سپیکر، جی، اجمل چیمہ صاحب!

وزیر صنعت، بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ○ جناب سپیکر! میں آپ کو اس بارے میں دس منٹ تک بتا سکوں گا۔ اس وقت ٹیکنیکل ایجوکیشن کے جتنے بھی ادارے ہیں ان میں واقعی چھٹیاں نہیں ہوئی ہیں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان اداروں میں چھوٹے بچے نہیں پڑھتے بلکہ اس میں بڑی عمروں کے طلباء ہی پڑھتے ہیں، ہو سکتا ہے کہ اس وجہ سے ان اداروں میں چھٹیاں تاخیر سے کی گئی ہوں لیکن 4 جون سے یہ ادارے بھی بند ہو رہے ہیں۔

تحاریک استحقاق

تھانہ صدر بہاولپور پولیس کی جانب سے رکن اسمبلی کی ناجائز حراست

(۔۔۔بحث جاری)

جناب ڈپٹی سپیکر، اب ہم تحاریک استحقاق شروع کرتے ہیں۔ سب سے پہلی تحریک ملک محمد اقبال چنڑ کی ہے۔ یہ پیش ہو چکی ہے لیکن یہ آج تک کے لئے pending کی تھی۔ جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور، جناب سپیکر! یہ تحریک استحقاق کل پیش ہوئی تھی اور ان کے جو contents تھے مجھے اُن پر اعتراض تھا اور کل میں نے یہاں گزارش کی تھی کہ معزز رکن کے ساتھ بیٹھ کر ہم اس معاملے کو طے کر لیں تو پھر مجھے اس تحریک پر کوئی اعتراض نہیں ہوگا۔ کل اجلاس تقریباً ساڑھے دس بجے کے قریب ختم ہوا لہذا میری معزز رکن سے ملاقات نہ ہو سکی۔ آج صبح ساڑھے دس بجے ہماری آپس میں بات ہوئی ہے اور معزز رکن نے اس بات سے اتفاق کیا ہے کہ جن افسران کا نام انہوں نے اس تحریک میں دیا ہے اگر کوئی افسر وہاں موجود نہیں تھا، اس کا نام نکال کر باقی جو نام ہوں گے میں اس کو oppose نہیں کروں گا اس لئے میری آپ سے استدعا ہوگی کہ اس کو کل پر رکھ

لیں۔ ہم آپس میں بیٹھ کر طے کر لیں گے کہ کس کا نام delete کرنا ہے۔ جس کا نام delete کرنا ہو گا وہ کر کے باقی ناموں کو میں oppose نہیں کروں گا۔

ملک محمد اقبال چنڑ: جناب سپیکر! اگر وزیر موصوف یہ فرما رہے ہیں کہ ان افسروں کا نام نکال دیا جائے جو وہاں پر موجود نہیں تھے تو میں حلفاً کہتا ہوں کہ میں نام درست لوں گا۔ میں غلط بیانی نہیں کروں گا۔ یہ مجھ سے وقت طے کر لیں۔ میں ان کے پاس چلا جاتا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: چنڑ صاحب! وزیر قانون یہ فرما رہے ہیں کہ اس کو کل تک کے لئے pending کر لیا جائے۔ آج آپ دوبارہ ملاقات کر لیں اور تسلی کر لیں پھر جس پر آپ متفق ہوں گے ویسے کر لیا جائے گا۔ جن افسران کا نام delete کرنا ہو گا وہ کر کے باقی افسروں کے نام اس تحریک میں آ جائیں گے۔

ملک محمد اقبال چنڑ: جناب سپیکر! ٹھیک ہے۔ اسے کل تک کے لئے pending کر لیں۔ میں ان سے مل لوں گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اس تحریک استحقاق کو کل تک کے لئے pending کیا جاتا ہے۔

تحاریک التوائے کار

جناب ڈپٹی سپیکر: اب تحاریک التوائے کار شروع کی جاتی ہیں۔ یہ کل پیش ہوئی تھیں لیکن آج کے لئے pending کی گئی تھیں۔ اس پر سپیکر صاحب نے رولنگ دی تھی کہ ان سب کو اکٹھا ہی take up کیا جائے گا۔ تحریک التوائے کار نمبر 223/04 رانا ثناء اللہ خان، 224/04 رائے اعجاز احمد صاحب، 226/04 جناب ارشد محمود بگو، 383/04 جناب شیخ اعجاز احمد اور رانا آفتاب احمد خان کی تحریک out of turn ہے۔ یہ تحاریک اب take up کی جاتی ہیں۔

جناب ارشد محمود بگو: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، بگو صاحب!

جناب ارشد محمود بگو. جناب سپیکر! میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ یہ تحریک التوائے کار کون سی ہے؟ کیونکہ ایک تحریک میری بھی تھی، کیا یہ وہی ہے؟

جناب ڈپٹی سپیکر. آپ کی بھی تحریک اس میں ہے۔ ارشد محمود بگو صاحب! آپ کی تحریک 226 ہے۔اس کی آپ کے پاس نقل موجود ہو گی۔ یہ تمام اب take up کی جاتی ہیں۔ سب سے پہلی تحریک رانا ثناء اللہ خان کی ہے۔

ملک محمد اقبال چنڑ. پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر. جی، چنڑ صاحب!

ملک محمد اقبال چنڑ. جناب سپیکر! میری تحریک التوائے کار 256 اور 257 ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر. اس وقت ہم وہ لے رہے ہیں جو قبضہ گروپ سے متعلق ہے۔ باقی ہم بعد میں لیں گے۔ جی، رانا ثناء اللہ صاحب! 223/04 یہ تحریک آپ نے کل پیش کی تھی۔

وزیر کالونیز. پوائنٹ آف آرڈر!

فیصل آباد میں سرکاری املاک پر قبضہ گروپ کا ناجائز قبضہ

(---بحث جاری)

جناب ڈپٹی سپیکر. جی، وزیر کالونیز!

وزیر کالونیز. جناب سپیکر! اگر آپ اجازت دیں تو اس پر میں کچھ عرض کرنا چاہوں گا۔ یہ تحریک جو رانا صاحب اور ان کے ساتھیوں نے move کی تھی اس سلسلے میں، میں نے D.O.R فیصل آباد کو یہاں پر call کر لیا ہے۔ کل اجلاس کے بعد میری اور ان تمام صاحبان کی میٹنگ ہو گی اس میں جو بھی متعلقہ مسائل ہوں گے وہ زیر بحث لائے جائیں گے اور انشاء اللہ تعالیٰ قانون کے مطابق اس پر عمل کیا جائے گا۔ اس کے علاوہ زمین کے قبضے کے بارے میں جن دوستوں کی تحریک التوائے کار ہیں اگر وہ دوست تشریف لانا چاہتے ہیں تو وہ کل تشریف لے آئیں، متعلقہ حکام کو بلا لیا جائے گا اور وہاں بیٹھ کر جو بھی مسائل ہوں گے وہ discuss کریں گے اور قانون اور ضابطے کے مطابق اس پر عملدرآمد کرایا

جائے گا۔

رانا ثناء اللہ خان: یقیناً یہ بات کل وزیر موصوف سے ہوئی تھی اور انہوں نے کہا تھا کہ میں نے فیصل آباد سے جو بھی متعلقہ حکام ہیں ان کو بلا لیا ہے اور آپ جو بھی رقبہ جا رہے ہیں جس پر ناجائز قبضہ ہوا ہے اس پر بیٹھ کر بات کر لی جائے۔ اب اس پر جو مقامی حکام ہیں قبضہ کرنے والے وہ نہیں ہیں اور کروانے والے بھی وہ نہیں ہیں، جو کروانے والے ہیں وہ ادھر بیٹھے ہیں اور کرنے والے on the spot of the site بیٹھے ہیں۔ ٹھیک ہے ہم کل ان سے بیٹھ کر بات کر لیتے ہیں، جو ہمارے پاس سارے ثبوت ہیں وہ ہم لے آئیں گے۔ اب اس میں جو اہم معاملہ ہے وہ یہ ہے کہ 41 کنال جگہ جو کم از کم دس لاکھ روپے مرلہ کی ہے وہ انہوں نے ایک آرڈر میں ایک آدمی کو الاٹ کی ہے۔ اب اسی طرح سے دوسرے cases بھی ہیں۔ ٹھیک ہے کہ ہم ان سے بیٹھ کر discuss کر لیتے ہیں لیکن اس بات نے یہیں پر آ کر discuss ہونا ہے۔ پھر اس ملک اور صوبے کے عوام دیکھیں گے کہ صوبے اور ملک میں یہ ہو کیا رہا ہے اور قبضہ گروپ کس طرح سے پبلک پراپرٹی کو لوٹ رہا ہے۔ ٹھیک ہے ملک کے عوام ہی فیصلہ کریں گے۔ اگر انہوں نے کل کا وقت رکھا ہے تو ہم ان کے ساتھ بیٹھنے کے لئے تیار ہیں لیکن اس کو pending رکھا جائے اور کل کے بعد اگلے روز اس پر یہاں discussion کی جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، وزیر کالونیز!

وزیر کالونیز: میں نے رانا صاحب سے کل بھی یہ گزارش کی تھی اور آج بھی اسمبلی کے اندر گزارش کروں گا کہ جس طریقے سے بھی میرے معزز دوست مطمئن ہوں گے، جن لوگوں نے گورنمنٹ کی زمین پر قبضہ کیا ہے قانون کے مطابق ہم انشاء اللہ تعالیٰ ان کے خلاف کارروائی کریں گے اور اس کے علاوہ کسی بھی دوست کو اگر پتا ہو کہ گورنمنٹ کی زمین پر کوئی قبضہ کر رہا ہے اور قبضہ گروپ کے متعلق انہیں علم ہو، اگر وہ مجھے بتائیں گے تو میں ان کا احسان مانوں گا۔ اس طرح سے وہ اپنا بھی فرض ادا کریں گے اور گورنمنٹ پر بھی احسان کریں گے۔ میں یقین دلاتا ہوں کہ انشاء اللہ تعالیٰ ہر اس بندے کے خلاف کارروائی ہو گی جس نے حکومت کی ایک انچ زمین پر بھی ناجائز قبضہ کیا ہو گا۔ رانا صاحب یا مزید کوئی اور دوست اس حوالے سے تشریف لانا چاہتے ہوں تو وہ مجھے نام بتا دیں۔ میں کل سب کو بلاؤں گا

اور ان کے تمام مسائل کو ذاتی طور پر سنوں گا۔ سیکرٹری، ممبر بورڈ آف ریونیو اور متعلقہ حکام کو بلاؤں گا۔ معزز ممبران کے جو بھی جائز مطالبات ہوں گے قانون کے مطابق انشاء اللہ تعالیٰ ان پر کارروائی کی جائے گی۔

جناب ڈپٹی سپیکر : تو کیا اس کو پرسوں تک pending کر دیا جائے؟

راجہ ریاض احمد : پوائنٹ آف آرڈر۔ جناب والا! عرض یہ ہے کہ فیصل آباد میں خاص طور پر قبضہ مافیا چھایا ہوا ہے۔ جس طرح ابھی شیخ صاحب نے کہا ہے کہ سکول کی جگہ پر بھی یہ لوگ قبضہ کر رہے ہیں۔ ہمارے الائیڈ ہسپتال کے سامنے ایک جگہ ہے وہاں پر بھی وہ قبضہ کر رہے ہیں۔ اسی طرح مرحنی پورہ میں کروڑوں روپے کی ساڑھے بارہ ایکڑ حکومت کی جگہ ہے اس پر بھی قبضہ ہو رہا ہے۔ 213 میں بھی قبضہ ہو رہا ہے۔ وہاں کا جو ضلع ناظم ہے یہ تمام کاروبار اس کی آشیر باد سے ہو رہا ہے۔ اس تمام کاروبار کا ذمہ دار ضلع ناظم ہے جو کہ دنیا کا کرپٹ ترین آدمی ہے۔ نہ صرف پاکستان بلکہ دنیا کا کرپٹ ترین آدمی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر : میرا خیال ہے کہ جس دن اس موضوع پر بحث ہو گی اس دن آپ ساری باتیں کر لیجئے گا۔ جب ایک بات طے ہو چکی ہے، Let it come for the discussion! اگر آپ نے آج اس پر بحث کر لی تو پھر اس کا مقصد فوت ہو جائے گا۔ میرا خیال ہے کہ آپ اس کو پرسوں پر رکھیں۔ پرسوں اس پر open discussion ہو گی۔ وزیر صاحب کا موقف بھی سامنے آئے گا، آپ بھی اپنی بات کر لینا، پھر اس پر فیصلہ ہو گا۔

جناب ارشد محمود بگو : جناب سپیکر! میری تحریک التوائے کار نمبر 226 ہے جو کہ سیالکوٹ سے متعلق ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر : رانجھا صاحب نے تو کہہ دیا ہے کہ ایسے جو بھی معاملات ہیں وہ وہاں ان کے چیمبر میں discuss ہوں گے تو آپ بھی ان سے مل لیں۔

جناب ارشد محمود بگو : اس میں میری آپ کی وساطت سے وزیر صاحب کی خدمت میں یہ درخواست ہے کہ چونکہ یہ معاملہ سیالکوٹ سے متعلقہ ہے اس لئے سیالکوٹ کے ڈی۔سی۔او سے وزیر صاحب پوچھ لیں۔

وہاں پر ایک جامعہ کمپری ہینسو سکول ہے جس پر قبضہ گروپ نے قبضہ کیا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ وزیر صاحب کو مل لیں۔

جناب ارشد محمود بگو: ٹھیک ہے۔ اگر آپ فرماتے ہیں تو میں بھی وزیر صاحب کے ساتھ بیٹھنے کے لئے تیار ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: یہ ساری تحاریک کل وزیر صاحب کے ساتھ discuss ہوں گی اور پھر پرسوں انھیں take up کیا جائے گا تو یہ سب پرسوں تک pending کی جاتی ہیں۔

چودھری اصغر علی گجر: جناب سپیکر! میں یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ میری ایک تحریک التوائے کار بڑی اہم ہے لہذا میں چاہتا ہوں کہ آپ اسے out of turn take up کر لیں اور مجھے پڑھنے کی اجازت مرحمت فرمائیں۔ اس تحریک کا نمبر 465 ہے۔ یہ کسانوں سے متعلق ہے اور بہت ہی اہمیت کی حامل ہے۔

جناب چیئرمین، کیا اسے آپ ابھی پیش کرنا چاہتے ہیں؟

چودھری اصغر علی گجر: جی ہاں' میں ابھی پیش کرنا چاہتا ہوں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔ جناب والا! تحریک التوائے کار یا اس طرح کے دوسرے معاملات کو جب آپ out of turn take up کرتے ہیں تو اس کا فائدہ اس لحاظ سے نہیں ہوتا کہ وزیر متعلقہ جواب دینے کی پوزیشن میں نہیں ہوتا۔ اب اگر معزز رکن out of turn بات کریں گے تو متعلقہ وزیر جواب دینے کے لئے تیار نہیں ہوں گے کیونکہ جب تک انھیں معاملے کا علم نہیں ہو گا وہ جواب کیسے دیں گے؟ لہذا naturally اس نے اگلے دن کے لئے pending ہو جاتا ہے۔ یہ بہتر ہو گا کہ معزز رکن آج بتا دیں کہ یہ فلاں تحریک کل لانا چاہتے ہیں تاکہ متعلقہ وزیر صاحب بھی اس بابت تیار ہو کر آئیں اور یہ اگلے دن اپنی باری پر بات کر لیں۔ جناب! out of turn لینے کا سلسلہ نہیں ہونا چاہئے۔ میں سمجھتا ہوں کہ جو بھی معزز رکن اس ایوان میں کوئی مسئلہ لے کر آتا ہے تو وہ اس کی اپنی ذات کی حد تک' ان کے حلقے کی حد تک انتہائی اہمیت کا حامل ہوتا ہے۔ چنانچہ اس طرح اگر ہم priority دینا شروع کر دیں گے تو پھر باقی سارے معاملات رہ جائیں گے۔

چودھری اصغر علی گجر: جناب سپیکر! میں راجہ صاحب کی بات سے اتفاق کرتا ہوں لیکن میں یہ کہتا ہوں کہ میری تحریک التوائے کار اپنی اہمیت کے لحاظ سے بہت اہم ہے۔ دوسرا اس کا جواب بھی انشاء اللہ pending نہیں ہو گا۔ امید ہے کہ متعلقہ وزیر صاحب اس کا جواب ابھی دے دیں گے۔ چونکہ یہ ضلع بھکر، میانوالی، خوشاب اور لیہ سے متعلقہ ہے، کسانوں سے متعلقہ ہے، معاملہ حکومت کے زیر بحث ہے۔ وزیر صاحب اس بابت up to date ہیں۔ انشاء اللہ وہ اس کا جواب دیں گے، اسے pending نہیں کرنا پڑے گا۔ یہ معاملہ وزیر آبپاشی سے متعلقہ ہے۔ آپ بے شک ان سے پوچھ لیں۔

وزیر آبپاشی: یہ تحریک التوائے کار کس بارے میں ہے؟

چودھری اصغر علی گجر: یہ آبیانہ سے متعلق ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: This is a very important issue. میں سمجھتا ہوں کہ اس کو آپ take up کر لیں۔ Yes you go ahead. آپ اس میں on the same grounds راجن پور کو بھی include کر لیں۔

تھل کی زمینوں پر فلیٹ ریٹ آبیانے پر نظر ثانی

چودھری اصغر علی گجر: بہت شکریہ۔ جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلے کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ فیصل آباد یا گجرات کے اضلاع کی زمینوں کا موازنہ اگر ضلع لیہ کی زرعی زمینوں سے کیا جائے تو یقیناً ان اضلاع کی زرعی زمینیں ضلع لیہ کے ریگستانی علاقے سے کئی گنا زیادہ زرخیز اور قیمتی ہیں، صرف یہی نہیں بلکہ ان پکی اور زرخیز زمینوں کو جن کو ریتلی زمینوں کی نسبت کم پانی کی ضرورت ہے، 4 کیوسک فی ہزار ایکڑ کے حساب سے پانی مہیا کیا جا رہا ہے جبکہ تھل کینال کو جو کہ بھکر اور لیہ کے ریگستانی علاقے کو سیراب کرتی ہے، 3.18 کیوسک فی ہزار ایکڑ کے حساب سے پانی مہیا کیا جا رہا ہے۔

میرا حلقہ انتخاب صوبہ پنجاب کا پسماندہ ترین علاقہ ہے اور 8 کیوسک فی ہزار ایکڑ ضلع لیہ کا شمار پنجاب کے پسماندہ ترین اضلاع میں ہے جہاں پر انڈسٹریاں اور کارخانے نہ ہونے کی وجہ سے زیادہ تر

طبقہ کاشتکاری سے وابستہ ہے مگر حکومت کے فلیٹ ریٹ آبیانہ نافذ کرنے سے کاشتکاروں میں سخت پریشانی اور بے چینی پائی جاتی ہے۔ پانی کی تقسیم، اشیاء کی خورد و نوش کی آزادانہ نقل اور مالیاتی وسائل کی مرکز اور صوبوں کے درمیان منصفانہ تقسیم جیسے معاملات میں مسلسل تاخیر سے قوم پرست جماعتیں اور لسانی تنظیمیں فائدہ اٹھانے کی کوشش کر رہی ہیں۔ وہاں فلیٹ ریٹ آبیانہ جیسے ظالمانہ نظام سے جہاں زرعی معیشت پر بُرے اثرات مرتب ہوں گے وہاں علاقائی اور لسانی تنظیمیں اپر پنجاب اور لوئر پنجاب کی تفریق پیدا کر کے ملکی سالمیت کو نقصان پہنچانے کی کوشش کر سکتی ہیں۔ لہذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب والا! میں اس سلسلے میں یہ گزارش کرتا چلوں کہ تھل کینال کا ایریا ہو یا ڈیرہ غازی خان سے وابستہ زمینوں کا معاملہ ہو، وہ زمینیں اپر پنجاب کی زمینوں سے قطعی مقابلہ نہیں کر سکتیں۔ یہاں کی پیداوار اللہ کے فضل و مہربانی سے انتہائی عروج پر ہے۔ یہ زمینیں سونا اُگتی ہیں اور جو تھل کی زمینیں ہیں وہ ریگستان پر مشتمل ہیں۔ وہاں ریتلے ٹیلے ہیں، بے آباد زمینیں ہیں اور جو آباد ہیں وہ ایک ہفتہ کے اندر اندر دوسرا پانی مانگتی ہیں جبکہ اپر پنجاب کے اندر فصلوں کو ایک دفعہ پانی کے بعد ایک ماہ تک پانی کی ضرورت نہیں پڑتی۔ پورے پنجاب پر ایک ہی طرح کا فلیٹ ریٹ آبیانہ لگا دیا گیا ہے۔ زمینوں کی تشخیص نہیں کی گئی۔ وہاں کے لوگ تو پہلے ہی روزی کو ترستے ہیں اور اب ان کے گلے پر آبیانہ کی چھری بھی چلا دی گئی ہے۔ وہ کم از کم فصلوں سے تو آبیانہ ادا نہیں کر سکتے۔ اپنے مال مویشی، بھیڑ بکریوں کو بیچ کر وہ یہ کام کر رہے ہیں۔ میں ایوان کے اندر استدعا کرتا ہوں کہ آپ اس فلیٹ ریٹ آبیانہ پر نظر ثانی کریں۔ پانی اور زمینوں کی اہلیت کے اعتبار سے فلیٹ ریٹ مقرر کریں یا پھر آبیانہ کے ریٹ زمینوں کے تشخص، اہلیت، اقسام کو طے کرنے کے بعد مقرر کریں ورنہ ہم اس قابل نہیں ہیں کہ فلیٹ ریٹ کے مطابق آبیانہ ادا کر سکیں۔ آپ نے اخباروں کے اندر دیکھا ہو گا کہ تاریخ میں پہلی دفعہ کسان سڑکوں پر نکل آئے اور اپنے ٹریکٹر، ٹرالیاں لے کر چلچلاتی دھوپ میں کھڑے رہے اور سڑکیں بلاک کیں۔ وہ اس کام کے لئے اتنے زور و شور سے نکلے ہوئے ہیں کہ وہ کسی بھی حالت میں فلیٹ ریٹ کو قبول کرنے کے لئے تیار نہیں ہیں۔ میں یہ کہتا ہوں کہ حکومت پنجاب اس پر نظر ثانی کرے اور یہی ایک بہترین طریقہ ہو گا کہ وہ اپنے کسان بھائیوں کو بچانے کے لئے، ان کی خیر خواہی کے لئے اس نظام

کو فلیٹ ریٹ نہیں بلکہ منصفانہ ذریعے سے تقسیم کرے۔ لہذا میری استدعا ہے کہ میری اس تحریک کو منظور کرکے ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔ میں آپ کا بے حد مشکور ہوں گا۔

راجہ ریاض احمد، جناب سپیکر! میں بھی اس پر بات کرنا چاہتا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر، وہ پسماندہ علاقوں کی بات کر رہے ہیں لیکن ماشاء اللہ آپ کا علاقہ تو خوشحال ہے۔

جناب سپیکر!، میری بات بہت ضروری ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر، ایک بات ہو گئی ہے وہ سب کے لئے ہے۔ Let the Irrigation Minister give answers

وزیر آبپاشی، بسم اللہ الرحمن الرحیم o جناب سپیکر! چونکہ انھوں نے out of turn یہ تحریک پیش کی ہے۔ مجھ سے پہلے لاء منسٹر صاحب بھی out of turn کے متعلق بات کر چکے ہیں۔ چونکہ یہ تحریک التوائے کار فلیٹ ریٹ اور آبیانے کے حوالے سے ایک خاص اہمیت رکھتی ہے اس لئے میں اس پر بات کر دیتا ہوں۔ جہاں تک ان کا کہنا کہ فلیٹ ریٹ نافذ کرنے سے گجرات اور فیصل آباد کے اضلاع اور ریہ کے ضلع میں پانی کی مقدار مختلف ہے تو میں یہ واضح کر دوں کہ یہ بات درست نہ ہے۔ چونکہ اپرجہلم کینال کا جو water allowance ہے اگر وہ دیکھا جائے تو perennial system کا 1.71 سے 3.03 کیوسک فی ہزار ایکڑ تک ہے اور اسی طرح اگر non perennial system کا دیکھا جائے تو وہ 3.25 کیوسک فی ہزار ایکڑ ہے۔ اگر لوئر چناب کا دیکھا جائے تو perennial کا 1.9 سے 3.17 کیوسک فی ہزار ایکڑ ہے اور اسی طرح non perennial system کا 4.30 کیوسک فی ہزار ایکڑ ہے۔ جبکہ تھل کینال کا 3.18 کیوسک فی ہزار ایکڑ ہے۔ یعنی ان کا کم ہے اور تھل کینال کا واٹر الاؤنس 3.18 کیوسک فی ہزار ایکڑ ہے۔ جیسے انھوں نے پہلے بات کی کہ ہماری تھل کینال کا ان کے ساتھ موازنہ نہ کیا جائے لیکن اگر دیکھا جائے تو ضلع ریہ کا واٹر الاؤنس ضلع گجرات اور فیصل آباد کی کینال سے زیادہ اور بہتر ہے۔

جناب والا! جہاں تک فلیٹ ریٹ آبیانہ کا تعلق ہے تو یہ فلیٹ ریٹ اس لئے نافذ کیا گیا کہ اس سے پہلے ہوتا یہ تھا کہ ہمارے ہاں پٹواری ان علاقوں کی زیادہ ڈھال باش بنا کر submit کر دیتے تھے اور فصل کے علیحدہ rates ہوتے تھے۔ اس طرح عام کسان پر زیادہ ریٹ پڑ جاتا تھا جبکہ بڑے لوگ اس سے فائدہ اٹھاتے تھے اس لئے حکومت نے فلیٹ ریٹ کا نیا نظام نافذ کیا۔ اب اس نظام کے

مطابق C.C.A یعنی Cultivation Command Area پر نافذ کر دیا گیا۔ اس سے پہلے یہ صرف زیر کاشت فصلوں پر ہوتا تھا۔ انھوں نے جو بات کی ہے کہ فلیٹ ریٹ آنے سے لوگ باہر نکل آئے ہیں یا لوگوں کو مسائل پیش آئے ہیں تو میں اس حوالے سے تھوڑا سا واضح کر دینا چاہتا ہوں کہ تھل کینال کے حوالے سے تھوڑا سا مسئلہ آیا ہے۔ میں اس کی بھی بات کروں گا۔ اگر تھوڑا سا یہ دیکھا جائے تو اس وقت خریف میں شرح آبیانہ 85 روپے مقرر کیا گیا ہے جبکہ اس سے پہلے کاٹن پر 93 روپے تھا اور چاول پر 88 روپے تھے۔ اسی طرح اب ربیع کی فصل پر آبیانہ کی شرح 50 روپے مقرر کر دی گئی ہے جبکہ اس سے پہلے گندم پر شرح 60 روپے تھی---

راجہ ریاض احمد، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر، منسٹر صاحب! وضاحت کر لیں پھر میں آپ کو floor دیتا ہوں۔

راجہ ریاض احمد، جناب والا! میں پوائنٹ آف آرڈر پر ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر، This is no point of order. پہلے منسٹر صاحب کو بات کرنے دیں۔ جی منسٹر صاحب!

وزیر آبپاشی، جناب سپیکر! میں بتا رہا تھا کہ ربیع میں شرح آبیانہ 50 روپے مقرر کر دیا گیا ہے۔ اس سے پہلے گندم پر 60 روپے تھا۔ یعنی فلیٹ ریٹ کے ذریعے پہلے سے کم شرح مقرر کی گئی ہے۔ اس کے علاوہ حکومت نے مزید سہولیات یہ دی ہیں کہ جہاں پر پانی کی کمی ہے' جہاں پانی نہیں پہنچ پاتا وہاں پر جو درخواست submit کرے گا تو متعلقہ ڈویژن کا ایکسین معاف کر دے گا۔ یعنی C.C.A میں آبیانہ کی چھوٹ دے دی جائے گی۔ اس کے علاوہ اس نئے نظام کے تحت جو راجباہ ٹیل پر واقع ہیں یعنی 20 فیصد ٹیل پر واقع ہیں---(شور وغل)

جناب ڈپٹی سپیکر، آرڈر پلیز۔ آرڈر پلیز۔

وزیر آبپاشی، وزیر اعلیٰ کی خاص ہدایت پر ان کا آدھا آبیانہ معاف کر دیا گیا ہے۔ یعنی ٹیل پر جو 20 فیصد ہیں ان کو رعایت دے دی گئی ہے۔ اسی طرح سکارپ ایریا پر پہلے ڈبل آبیانہ لگتا تھا لیکن اب وہ ختم کر دیا گیا ہے۔ یعنی اب سکارپ ایریا پر کوئی آبیانہ نہیں ہے۔ ان کو بالکل free of cost کر دیا گیا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر، کہاں؟

وزیر آبپاشی، جناب والا! سکارپ ایریا میں۔ اسی طرح لفٹ سکیموں پر پمپ فیس ختم کر دی گئی ہے۔ یعنی پہلے جہاں لفٹ اریگیشن سسٹم تھا وہاں پمپ فیس تھی لیکن اب اس کو ختم کر دیا گیا ہے۔ جہاں تک تھل کینال کے حوالے سے ان کی شکایات کا تعلق ہے تو انھوں نے پورا ایریا C.C.A میں شامل کیا ہوا تھا۔ ہم نے اس پورے C.C.A area کے حوالے سے آبیانہ کا فلیٹ ریٹ نافذ کیا لیکن دیکھنے میں یہ آیا کہ تھل کینال کا ایریا یہ ، بھکر، خوشاب اور میانوالی وہاں پر لوگوں نے رقبہ کم آباد کیا ہوا تھا پہلے اور غیر آباد زیادہ تھا۔ وہاں پر یہ مشکل آئی کہ وہاں پر فلیٹ ریٹ زیادہ لگ گیا لیکن کاشت کم تھی۔ پھر جناب وزیراعلیٰ کی اس طرف توجہ دلائی گئی تو انھوں نے ایک کمیٹی تشکیل دی جو ضلع بھکر، خوشاب، میانوالی اور یہ کے ایم۔پی۔اے صاحبان پر مشتمل تھی اور چیف انجینئر محکمہ انہار سر گودھا نے ان کے ساتھ بیٹھ کر میٹنگ کی اور اس سارے مسئلے کو دیکھا گیا کہ یہ فلیٹ ریٹ سے کتنا increase کر گیا۔ پھر اس سلسلے میں تجاویز آئیں جن میں چودھری صاحب کی بھی تجویز شامل ہے کہ تھل کینال پر جو فلیٹ ریٹ لگ رہا ہے اس کو پنجاب کی باقی نہروں سے تھوڑا سا مختلف کر دیا جائے اور وہاں خصوصی طور پر فلیٹ ریٹ میں رعایت دے دی جائے تو اس سلسلے میں سمری تیار ہو رہی ہے اور ہم منظوری کے لئے جناب وزیراعلیٰ کو ارسال کر رہے ہیں اس لئے میں سمجھتا ہوں کہ اب انھیں ضرورت نہیں ہے کہ یہ مزید اسے press کریں کیونکہ تھل کینال کے حوالے سے ان کی جو مشکلات تھیں اب ان کو دور کیا جا رہا ہے اور ان کی معارشات کی روشنی میں یہ مشکلات حل کر دی جائیں گی۔

جناب ڈپٹی سپیکر، میں اس میں راجن پور کی طرف سے بھی گزارش کروں گا کہ انھوں نے جو چیز take up کی ہے اس میں ایک بات کی وضاحت نہیں کر سکے۔ آپ نے جو فلیٹ ریٹ مقرر کیا ہے وہ بہت اچھا ہے لیکن فلیٹ ریٹ اس رقبے پر لگنا چاہئے جہاں پانی پہنچے۔ جہاں ٹیل پر پانی پہنچتا ہی نہیں ایک ایکڑ بھی کاشت نہیں ہوتا، اگر آپ وہاں 50 فیصد بھی لگائیں گے تو وہ غریب کہاں سے دیں گے چونکہ وہ تو کاشت بھی نہیں کر رہے۔ آپ اس پر غور کریں۔ یہ ایک جائز بات ہے۔ میں بھی کاشتکار ہوں اور میں بطور کاشتکار بات کر رہا ہوں اور میں آپ کو دعوت دوں گا کہ آپ خود ایسے علاقوں میں visit کریں اور جہاں tail end پر پانی نہیں پہنچ رہا لیکن اس کے باوجود ان پر فلیٹ ریٹ لاگو ہے اور ان سے لیا جا رہا

ہے۔ میں نے ایسے آفت زدہ علاقے بھی نوٹ کئے ہیں کہ آپ نے ان کو آفت زدہ قرار دیا ہے لیکن اس کے باوجود بھی وہاں سے وصولیاں ہو رہی ہیں تو وہ لوگ کہاں جائیں؟ آپ لوگ کم از کم اس پر توجہ دیں اور خصوصاً وزراء کرام خود موقع پر جا کر دیکھیں اور فیصلہ کریں۔

چودھری اصغر علی گجر، جناب والا! میں آپ کا اور وزیر صاحب کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔

وزیر آبپاشی، جناب والا! میں پہلے ہی وضاحت کر چکا ہوں کہ جو 20 فیصد رقبہ ٹیل پر ہے وزیر اعلیٰ صاحب نے already انھیں پچاس فیصد رعایت دے دی ہے اور سب سے بڑی بات یہ ہے کہ اگر آپ کو پانی نہیں پہنچ رہا تو آپ متعلقہ ایکسیئن کو درخواست دیں تو بالکل چھوٹ ہو جائے گی۔

جناب ڈپٹی سپیکر، وہ نوٹیفکیشن ان کے پاس نہیں پہنچا اور نہ ہی ممبران کے پاس ہے۔

وزیر آبپاشی، جناب والا! نوٹیفکیشن ان کے پاس پہنچ چکا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر، ان کو کہیں کہ ایم۔پی۔ایز صاحبان کو بھجوائیں۔

وزیر آبپاشی، جناب والا! محکمہ لاء نے نوٹیفکیشن کر دیا ہے۔ اب اس پر عملدر آمد محکمہ مال نے کرنا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر، میں آپ سے گزارش کروں گا کہ ایکسیئن صاحبان کو direction دیں کہ وہاں کے جو مقامی ایم - پی - ایز ہیں They should consult the local M.P.As and show that notification اگر ہے تو بیٹھ کر اس پر فیصلہ کریں۔

وزیر آبپاشی، جناب والا! انشاء اللہ تعالیٰ آپ کی direction پر عملدر آمد کیا جائے گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر، ٹھیک ہے۔

چودھری اصغر علی گجر، جناب سپیکر! پہلے تو میں جناب کا بے حد مشکور ہوں کہ آپ نے میری تحریک کو out of turn لینے کی اجازت دی اور اس کے بعد میں حکومت پنجاب کا اس بات پر مشکور ہوں کہ انہوں نے خاص طور پر تھل کینال کے علاقے کا خاص طور پر نظر ثانی کرنے کا وعدہ کیا ہے۔ میں ان کا مشکور ہوں اور میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ روایت ہونی چاہئے۔ میں حکومت سے بھی یہ گزارش کرتا ہوں کہ اپوزیشن کی طرف سے اُٹھنے والی آواز پر ضرور غور کیا کریں۔ وہ آپ کی رہنمائی کے لئے ہوتی ہے۔ لوگوں کی رہنمائی کے لئے ہوتی ہے۔ میں حکومت پنجاب کا اس بات پر مشکور ہوں کہ تھل کینال کے ایریا پر یہ

لوگ فلیٹ ریٹ کے معاملے پر نظر ثانی کر رہے ہیں اور راجن پور کی جو کینال ہے---

جناب ڈپٹی سپیکر، راجن پور، ڈی۔جی۔خان کینال۔ یہ پسماندہ علاقہ ہے۔

چودھری اصغر علی گجر، میرے خیال میں یہ ضرور مہربانی کریں گے۔ شکریہ۔

رانا آفتاب احمد خان، جناب سپیکر ابھی وزیر موصوف نے فرمایا ہے کہ جو سکارپ ٹیوب ویل ہیں ان پر آبیانہ ختم کر دیا گیا ہے۔ میرا ان سے یہ سوال ہے کہ جو سکارپ ٹیوب ویل ریکارڈ کے مطابق پچھلے سالوں میں بند تھے اور انہوں نے وہاں پر ان سے ڈبل آبیانہ لے لیا ہے۔ کیا یہ وہ آبیانہ ان زمینداروں کو refund کریں گے؟

وزیر آبپاشی، جناب والا! اول تو یہ محکمہ آب پاشی سے متعلق نہیں محکمہ مال سے متعلق ہے۔ دوسرا ڈبل آبیانہ اب معاف ہوا ہے۔ جو پہلے کھتونیاں وغیرہ جا چکی ہیں وہ محکمہ ریونیو سے متعلق ہیں۔ میں یہ بھی عرض کروں گا کہ یہ question hour نہیں ہے لیکن چونکہ عوام کی بہتری کے لئے بات ہو رہی ہے اس لئے میں نے یہ مناسب سمجھا کہ اس کا جواب دے دوں۔

رانا آفتاب احمد خان، ڈبل آبیانہ ان سکارپ ٹیوب ویلوں کا ہے جو ریکارڈ میں بند تھے۔ یہ ان کو تو refund کریں اور یہ تو محکمہ ریکارڈ کے مطابق move کرے گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر، آپ ایسا کریں کہ اس سلسلے میں آپ ان کو چیمبر میں مل لیں اور discuss کر لیں پھر یہ بات کر لیں گے۔ یہ ایک تحریک التواء کار ڈاکٹر سید وسیم اختر کی pending ہے۔

جناب مشتاق احمد (ایڈووکیٹ)، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر، دیکھیں! اب ایک out of turn بات لے لی ہے۔ یہ وقفہ سوالات تو نہیں ہے۔

جناب مشتاق احمد (ایڈووکیٹ)، جناب والا! بڑی اہم بات ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر، جی، فرمائیے!

جناب مشتاق احمد (ایڈووکیٹ)، شکریہ جناب سپیکر!

جناب ڈپٹی سپیکر، تحریک التواء پر بات نہیں ہو گی۔

جناب مشتاق احمد (ایڈووکیٹ)، نہیں۔ میں تو پوائنٹ آف آرڈر پر بات کر رہا ہوں۔ جناب والا! عرض یہ ہے کہ سکارپ کے ٹیوب ویل جو زمینداروں نے حکومت کی پالیسی کے مطابق خریدے ہیں وہ گورنمنٹ نے دس ہزار روپے میں سکارپ ٹیوب ویل فروخت کئے تھے۔ بہت سے زمینداروں نے آپس میں سوسائٹی بنا کر دس ہزار روپے میں یہ ٹیوب ویل خریدے لیکن وہ ٹیوب ویل ابھی تک چل نہیں پائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر ، اس سلسلے میں' میں یہ گزارش کروں گا کہ آپ وزیر آبپاشی کو یا وزیر مال کو چیمبر میں مل لیں اور discuss کر لیں۔ یہ ایک ایسا issue ہے جسے resolve ہونا چاہئے اور یہ resolve ہو بھی جائے گا۔

جناب مشتاق احمد (ایڈووکیٹ)، جناب والا! وزیر موصوف وعدہ فرمائیں اور میں اس کا ریکارڈ بھی ان کے پاس لے کر آتا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر ، وزیر موصوف نوٹ فرمالیں معزز رکن آپ کے پاس چیمبر میں آئیں گے۔ ڈاکٹر سید وسیم اختر صاحب!

مخدوم سید محمد مختار حسین، جناب والا! پہلے بھی چیمبر میں آنے کا وعدہ کیا گیا لیکن اس کا result کوئی نہ نکلا۔

جناب ڈپٹی سپیکر ، کیا فرمایا؟

مخدوم سید محمد مختار حسین ، جناب والا! پہلے بھی چیمبر کا وعدہ ہوا اور تمام لوگ چیمبر میں گئے تمام discussion ہوئی لیکن اس کا بھی کوئی result نہ نکلا۔

جناب ڈپٹی سپیکر ، result آنے گا' آپ مل لیں' انشاء اللہ ہو جائے گا۔

راجہ ریاض احمد ،پوائنٹ آف آرڈر۔جناب والا! میں آپ کا مشکور ہوں کہ بڑی جدوجہد کے بعد آپ نے مجھے موقع دیا۔

جناب ڈپٹی سپیکر ،نہیں۔ میں تو ہمیشہ آپ کا احترام کرتا ہوں۔ ایسی کوئی بات نہیں۔

راجہ ریاض احمد ، جناب سپیکر! عرض یہ ہے کہ جو بھی بات ہم کرنا چاہتے تھے میں آپ کا مشکور ہوں کہ آپ نے ہماری ترجمانی کی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر ، مجھے پتا تھا کہ آپ نے یہی بات کرنی ہے۔ میں نے اس لئے پہلے بات کر لی ہے۔

راجہ ریاض احمد ، جناب سپیکر میری گزارش یہ ہے کہ وزیر آبپاشی کو ان کے محکمے والے misguide کرتے ہیں اور جناب سپیکر میں تو یہاں تک کہوں گا کہ [**********]

جناب ڈپٹی سپیکر ، نہیں ، نہیں This is not issue. ہمارے وزیر آبپاشی بڑے قابل ہیں۔ This is personal. (قطع کلامیاں) اور اس کو expunge کیا جاتا ہے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر ، جناب والا! یہ تحریک التوائے کار میں نے پڑھ دی تھی۔

جناب ڈپٹی سپیکر ، جی' یہ کل پڑھ دی تھی۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر ، جناب والا! یہ ادویات کا سپرے جو پھلوں اور سبزیوں کے اوپر ہوتا ہے اس کے مضر اثرات کے حوالے سے ہے اور یہ تین دن سے pending ہو رہی ہے۔ اس کی تحقیق کروائیں کہ وزیر زراعت کہیں ان pesticides والوں سے کوئی کمیشن وغیرہ تو نہیں لیتے کہ جب بھی یہ تحریک التوائے کار آتی ہے وزیر موصوف غائب ہو جاتے ہیں؛

جناب ڈپٹی سپیکر ، ذاتیات پر بات نہیں ہونی چاہئے۔ Again it is personal issue.This is not the issue. ایسی باتوں سے احتراز کریں جو کسی کی ذات کے متعلق ہوں۔ This is not the issue.This is honourable House for every body. وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور ، جناب والا! یہ درست ہے کہ پچھلے تین چار دن سے یہ تحریک آ رہی ہے اور pending ہو رہی تھی۔ آج کے لئے اس کو fix کیا گیا تھا اور طے یہ ہوا تھا کہ وزیر زراعت اس کا جواب دیں گے لیکن آج صبح وزیر زراعت نے مجھے ٹیلی فون کر کے یہ بتایا تھا کہ ہمارے صوبائی اسمبلی

---

* بحکم جناب ڈپٹی سپیکر الفاظ کارروائی سے حذف کئے گئے۔

کے سابق رکن جناب لطیف مغل صاحب اور ان کی بیٹی بھی شاید ہمارے اس معزز ایوان کی رکن ہیں، لطیف مغل صاحب کا انتقال ہو گیا ہے۔ وزیر زراعت صاحب کو اس سلسلے میں وہاں جانا پڑا ہے اس لئے انہوں نے یہ گزارش کی تھی کہ اس کو کسی اگلے دن تک کے لئے pending فرما دیں۔ وہ خود آ کر اس کا جواب دیں گے۔ شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر، انسانی ہمدردی کی بنیاد پر اگر وہ چلے گئے ہیں تو کل تک کے لئے اس کو مؤخر کیا جاتا ہے۔ اس کے بعد ملک محمد اقبال چنڑ 256/04۔

سمہ سٹہ ریلوے لائن پر انڈر پاس بنانے میں تاخیر

ملک محمد اقبال چنڑ، میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کی جائے۔ مسئلہ یہ ہے حکومت نے بہاولپور شہر کے علاقوں اور شہریوں کی سہولت کے لئے سمہ سٹہ روڈ ریلوے لائن پر انڈر پاس بنانے کے لئے رقم محکمہ مواصلات و تعمیرات پنجاب کو فراہم کی ہے مگر اب جب کہ موجودہ مالی سال کا آدھے سے زیادہ عرصہ بیت چکا ہے ابھی تک اس منصوبے پر کام شروع نہ ہوا ہے جبکہ یہ جگہ اندرون شہر واقع ہے اور اس ریلوے پھاٹک سے سارا دن سینکڑوں گاڑیاں گزرتی ہیں جس کی وجہ سے سارا دن اس روڈ پر ٹریفک بلاک رہتی ہے جس کی وجہ سے طالب علموں کو سکولوں اور کالجوں میں جانے اور گھر آنے میں شدید مشکلات درپیش ہوتی ہیں اور مریضوں کو ہسپتال میں لانے کے لئے شدید مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے جس کی وجہ سے اس شہر کے عوام شدید اضطراب کا شکار ہیں۔ لہذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر، وزیر مواصلات و تعمیرات!

وزیر مواصلات و تعمیرات، جناب سپیکر! بہاولپور ملتان روڈ کراسنگ نزد سمال انڈسٹریل اسٹیٹ پر overhead bridge کی انتظامی منظوری 1996 میں دی گئی تھی جس کے بعد اس کی تعمیر کا تخمینہ لاگت 4 کروڑ 8 لاکھ روپے تھا۔ اکتوبر 1996 میں ریٹ بڑھ جانے کی وجہ سے اس منصوبے پر کام نہ

ہو سکا اور اس دوران حکومت بھی تبدیل ہو گئی۔ نئی حکومتی پالیسی کے تحت جو کام شروع نہ ہو سکے تھے ان کو ختم کر دیا گیا۔ لہذا یہ سکیم بھی ختم ہوگئی اور جاری کردہ فنڈز 45 لاکھ روپے واپس لے لئے گئے۔ اس کے بعد 1998 میں 1998-99 کی ترقیاتی سکیم میں یہ سکیم شامل کی گئی اور اس کا تخمینہ لاگت 5 کروڑ 53 لاکھ روپے لگا کر پی۔سی ون تیار کرکے پی اینڈ ڈی ڈیپارٹمنٹ کو 1999 میں بھیج دیا گیا۔ اس پر منعقدہ میٹنگ میں 1999 کو غور و خوض ہوا اور اس منصوبے کو ملتوی کر دیا گیا۔ 1999-2000 کے بعد یہ سکیم آج تک اے۔ڈی۔پی میں شامل نہیں ہوئی۔ یہ جو انہوں نے ارشاد فرمایا ہے کہ اس سال کے اے۔ڈی۔پی میں شامل ہے، میں عرض کرتا ہوں کہ یہ اس میں شامل نہیں ہے لیکن یہ چونکہ کافی اہم جگہ پر سڑک ہے اور لیول کراسنگ اوور ہیڈ برج کی وہاں پر ضرورت ہے۔ کل بھی اسی سے متعلقہ ڈاکٹر وسیم اختر صاحب کی تحریک التوائے کار تھی اور جس پر میں نے ان کے اصرار پر گزارش کی تھی کہ آنے والے اے۔ڈی۔پی کے لئے سفارش کر دی جائے۔ وہ بات ہوگئی تھی اور میں ان کو یقین دلاتا ہوں کہ آنے والے اے۔ڈی۔پی میں میں انشاء اللہ تعالیٰ اس کے لئے کوشش کرکے recommendation کرکے اس کو لے کر جاؤں گا۔

ملک محمد اقبال چنڑ ، جناب والا! اگر وزیر موصوف اس کی یقین دہانی کرواتے ہیں کہ اس سال اس پر کام شروع ہو جائے گا تو پھر میں اسے press نہیں کرتا لیکن ان کی یقین دہانی ریکارڈ پر آنی چاہئے۔

جناب ڈپٹی سپیکر ، چونکہ معزز رکن اسے press نہیں کرتے لہذا یہ تحریک التوائے کار dispose of ہوتی ہے۔

جناب محمد اعجاز بلوچ ،پوائنٹ آف آرڈر ۔ جناب والا! میرے خیال میں وزیر موصوف کو تھوڑی سی غلط فہمی ہوئی ہے۔ میں بتا دوں کہ انہوں نے ریلوے پھاٹک سمہ سٹہ روڈ کی بات کی ہے نہ کہ سمال انڈسٹریز کی بات کی ہے۔ سمال انڈسٹری بائی وے پر ہے۔ یہ ریلوے پھاٹک سمہ سٹہ کی بات ہو رہی ہے اور سمہ سٹہ ریلوے پھاٹک اسٹیشن کے پاس ہے۔

وزیر مواصلات و تعمیرات، وہ اگلی تحریک آ رہی ہے۔ ان کو غلط فہمی ہوئی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر ، اگلی تحریک التوائے کار نمبر 257/04۔ ملک محمد اقبال چنڑ صاحب!

شیخ اعجاز احمد، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر، جی، شیخ صاحب!

شیخ اعجاز احمد، شکریہ' جناب سپیکر۔ جب چودھری ظہیر الدین صاحب اُٹھ کر جواب دے رہے تھے تو مجھے ان سے متعلقہ ایک پرانا مسئلہ یاد آ گیا کہ یہ ایک جگہ تشریف لے گئے تھے جہاں دو بچیاں یا شاید تین بچیاں اور ان کی ماں چھت گرنے سے ہلاک ہو گئی تھیں تو انہوں نے وہاں وزیر اعلیٰ صاحب کی طرف سے 2 لاکھ گرانٹ کا اعلان کیا تھا۔ وہ ان کا بڑا اچھا اقدام تھا کہ چلیں غریب خاندان کے پسماندگان کو کوئی امداد مل جائے گی اور ان کا مسئلہ حل ہو جائے گا۔ ان میں سے ایک لڑکا جس کی بیوی فوت ہوئی تھی وہ میرے حلقہ میں بھی رہتا ہے اور میں نے متعدد بار چودھری صاحب سے کہا اور انہوں نے بھی اس سلسلے میں کافی کوششیں کیں لیکن ابھی تک وہ گرانٹ متاثرہ خاندان کو نہیں پہنچ سکی تو چیئر کی وساطت سے میری گزارش یہ ہے کہ یہ یہاں پر فرمادیں کیونکہ وہ متاثرہ خاندان اس انتظار میں بیٹھا ہے کہ ہم حکومت پنجاب کی گرانٹ سے اپنی چھت دوبارہ تعمیر کرلیں گے تو دونوں خاندانوں کو ایک ایک لاکھ روپے کا چیک ملنا تھا۔ یہ ذرا فرمادیں کہ کب تک چیک انہیں پہنچ جائے گا۔ میں بڑا مشکور ہوں گا۔

وزیر مواصلات و تعمیرات، جناب سپیکر! گو کہ یہ تحریک التواء سے متعلق موضوع نہیں ہے لیکن چونکہ شیخ اعجاز صاحب ہمیشہ بہتری کی طرف توجہ دلاتے ہیں اور manners سے 'بڑے اخلاق سے اور جمہوری روایات کو مدنظر رکھتے ہوئے ان کے الفاظ ہمیشہ اس کے مطابق ہی ہوتے ہیں اور کبھی کسی کی ذات پر چبھنے والے الفاظ استعمال نہیں کرتے۔ انہوں نے جس جانب توجہ دلائی ہے میں انشاء اللہ تعالیٰ فنانس ڈیپارٹمنٹ کے ساتھ بات کرکے انہیں خود بتادوں گا۔

شیخ اعجاز احمد، جناب سپیکر! مجھے نہ تو ان کی بات پر کوئی شک ہے کہ یہ جلدی نہیں کریں گے' نہ مجھے اس پر شک ہے کہ وہ گرانٹ نہیں پہنچے گی لیکن جتنی دیر سے یہ سلسلہ چل رہا ہے وہ ابھی تک ان تک پہنچی نہیں ہے۔ یہ ایک specific period announce کر دیں تاکہ آج اس مسئلے کا حل یہاں on the floor of the House ہو جائے کہ یہ کب تک ہو جائے گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر، انہوں نے کہہ دیا ہے اور انشاء اللہ جلدی حل ہو جائے گا۔

سید ناظم حسین شاہ، جناب سپیکر! معزز رکن کی جو بات ہے۔ انگریزی کا ایک مقولہ ہے،

"If a politician says 'Yes', it means 'Perhaps', if he says 'Perhaps' it means 'No', and if he says 'No', then he is not a politician."

یہاں پر کچھ لوگوں نے محسوس کیا حالانکہ یہاں اسمبلی میں ہم بیٹھے ہیں تو ٹھیک ہے سنجیدہ بات بھی ہونی چاہیئے مگر کبھی کبھی مذاق بھی ہو جاتا ہے۔ کوئی ایسی بات نہیں۔ جیسے میرے بھتیجے اور آپ کے بھی بھتیجے ہیں، عبداللہ شاہ کے بیٹے ہیں۔ دعا کریں اللہ ان کی جلدی شادی کرا دے۔ مجھے کہہ رہے تھے کہ ابو امی سے میری سفارش کریں۔ میں آپ سے بھی کہتا ہوں۔ میرا کہنے کا مقصد یہ ہے کہ جیسے معزز رکن نے کہا ہے تو چودھری صاحب آپ کے بھی اور ہمارے بھی پرانے colleague ہیں اگر ایک definite بات کر دیں۔ وہ یہ بات نہ کہیں کہ جناب! جلدی ہو جائے گا۔ What does it mean, Sir. جلدی کا مطلب دو مہینے بھی ہو سکتا ہے، دو سال بھی ہو سکتا ہے۔ جیسے انہوں نے کہا ہے کہ آٹھ ماہ گزر گئے ہیں تو تھوڑا سا اسے picturize کریں کہ جو aggrieved party ہے ان کے کیا حالات ہوں گے کیونکہ یہ announcement کر کے آئے ہیں Sir, king is a person whose words are more effective, if he uses the words of whip then he is not a king. جب ان کے منہ سے الفاظ نکلے ہیں۔ جناب علی علیہ السلام کا بھی فرمان ہے۔ انہوں نے بھی یہی کہا ہے کہ "جہاں عورت اور مرد میں اور بہت سارے فرق ہیں، ایک یہ بھی ہے کہ مرد کو اپنی زبان کا پاس ہوتا ہے۔" اس لئے میں وزیر موصوف سے مودبانہ گزارش کروں گا کہ اپنے الفاظ کی پاسداری کرتے ہوئے ایک definite date بتا دیں۔ آخر میں پھر میں پُرزور سفارش کروں گا کہ آپ دعا کریں اور سفارش بھی کریں کہ ہارون سلطان کی جلدی شادی ہو جائے۔ شکریہ۔

جناب ڈپٹی سپیکر، انشاء اللہ ان کی شادی بھی ہو جائے گی اور یہ بھی مرد ہیں، اپنی زبان کے پکے ہیں انشاء اللہ عمل کرائیں گے۔

وزیر مواصلات و تعمیرات، جناب سپیکر! میں آپ کی وساطت سے یہ گزارش کرنا چاہوں گا کہ ناظم

شاہ صاحب نے بڑی اچھی بات کی ہے۔ ہمارے پرانے colleague ہیں اور ان کا یہ ایک طرہ امتیاز ہے کہ یہ اپنی باتوں میں ہمیشہ quotations ضرور کہا کرتے ہیں۔ آج انہوں نے حضرت علی کا ایک فرمان کہنے سے پہلے ایک بات کی۔ وہ بات اس زمرے میں آتی ہے کہ حضرت علی نے ہی فرمایا ہے کہ خاموشی مومن کا حصار ہوتی ہے۔ اگر وہ یہاں پر بات نہ کرتے تو شادیوں کے معاملے میں پہلے بھی بڑا جھگڑا پڑ چکا ہے۔ بہرحال آپ نے جو دوسری بات ارشاد فرمائی ہے وہ یہ ہے کہ ایک ایسا معاملہ ہے جو میں یہاں پر نہیں کہنا چاہتا۔ میں انہیں بتا دوں گا اور آپ کو بھی بتا دوں گا۔ اس وقت وقفہ سوالات یا adjournment motion نہیں ہے۔ اس وقت جواب دینا right بھی نہیں ہے لیکن بات چونکہ اچھے ماحول کی ہو رہی ہے اور آپ نے جو ارشاد فرمایا اس پر بھی تعمیل کرتے ہوئے انشاء اللہ تعالیٰ بہت جلد عملدر آمد کراؤں گا۔

سید ناظم حسین شاہ: جناب سپیکر! انہوں نے حضرت علی علیہ السلام کا قول فرمایا ہے۔ میں ایک اور بھی ان کی نذر کر دیتا ہوں اور انگریزی کا ایک مقولہ بھی ہے کہ Generosity breeds attachment. اسی طرح centralization breeds dictatorship اور سخاوت وہ نہیں ہوتی جو مانگنے پر دی جائے۔ یہ حضرت علی علیہ السلام کا فرمان ہے کہ مانگنے پر دینے سے انسان کو شرمندگی اور آر سے بچنے کی بات ہوتی ہے۔ سخاوت وہ ہوتی ہے جو بن مانگے دی جائے۔ اب جب انہوں نے آٹھ مہینے پہلے سخاوت کا مظاہرہ کر ہی دیا تو آپ دیکھیں ایجوکیشن کا مقصد کیا ہوتا ہے؟ The aim of the education is just to remove the bottle necks, not to create it. جناب والا! یہ تعلیم یافتہ بھی ہیں، 1988 سے ہمارے colleague بھی ہیں اور انہیں پرانا تجربہ بھی ہے تو میں نے ایک یہ بھی بات کی ہے کہ،

King is a person whose words are more effective than his whip, if he uses the words of whip then he is not a king.

میں اس میں ابراہیم غزنوی کا ایک واقعہ بھی یہاں پر آپ کی نذر کروں گا کہ "ابراہیم غزنوی جب بادشاہ تھا تو وہ ایک دن بیٹھا ہوا تھا کہ ایک بوڑھا آدمی پتھر اٹھا کر جا رہا تھا، اسے اچھا نہ لگا، اس نے کہا یہ پتھر پھینک دے۔ وہ پتھر اس نے گرا دیا It was in the middle of the road. تو جب اس نے وہ پتھر گرا دیا تو کچھ دنوں کے بعد کل مصاحبین اکٹھے ہو کر بادشاہ کی خدمت میں حاضر ہوئے کہ یہ جو آپ نے

حکم دیا ہے وہ پتھر گرا ہوا ہے' رات کو اندھیرے میں گھوڑوں کو بھی ٹھوکریں لگتی ہیں اور انسان بھی گرتے ہیں اگر آپ اجازت دیں تو پتھر اٹھوا دیں تو ابراہیم نے جواب دیا کہ لوگ کل میرے متعلق کیا کہیں گے کہ یہ بادشاہ ہے یا چھوکرا ہے۔ ایک دن کہتا ہے پتھر گرا دو' دوسرے دن کہتا ہے اٹھالو۔" اس لئے It is the character which decides the person that what type of person he is. تو اس لئے کریکٹر کا اظہار کس طریقے سے ہوتا ہے' عمل سے ہوتا ہے۔"ایک دفعہ ایک آدمی نے جناب علی علیہ السلام سے سوال کیا کہ دین کی تعریف کیا ہے؟ آپ نے یہ نہیں کہا' آپ نے کہا کہ دل سے یقین کرو' زبان سے اقرار کرو اور عمل سے ثابت کرو تو سوال کرنے والے نے کہا آپ نے دین کی تین چیزیں بتائی ہیں اگر اس میں سے دو ہوں تو آپ نے کہا کہ دین نامکمل۔" تو اس لئے آپ دیکھیں عبدالرحیم خان خاناں اکبر بادشاہ کا ایک وزیر تھا۔ وہ ایک دفعہ جا رہا تھا۔۔۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور، جناب سپیکر! یہ کیا سارا سلسلہ چل رہا ہے۔ آپ ہمیں تھوڑا سا یہ سمجھا دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر، وزیر قانون صاحب! آج چونکہ پرائیویٹ ممبرز ڈے ہے۔۔۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور، جناب سپیکر! پرائیویٹ ممبرز ڈے میں ہمارے پاس انہی ممبران کا بزنس ہے۔

سید ناظم حسین شاہ، جناب سپیکر! اگر انہیں پسند نہیں تو میں عبدالرحیم خان خاناں کی بات نہیں کرتا' آپ کی وساطت سے منسٹر صاحب سے یہی request کرتا ہوں کہ جو انہوں نے فرمایا ہے اور جیسے میں نے عرض کیا ہے تعلیم کا مقصد یہی ہوتا ہے to remove the bottle necks, not to create it. اب یہ منسٹر ہیں اللہ انہیں مزید ترقی دے اور ان کا اقبال بلند کرے اور یہ اپنے الفاظ کی پاسداری کریں اور definite time کی بات کر رہا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر، شاہ صاحب! انہوں نے کہہ دیا ہے۔ جی' وزیر مواصلات و تعمیرات!

وزیر مواصلات و تعمیرات، جناب سپیکر! شکریہ۔ اس سے پیشتر کہ شاہ صاحب ایک اور حکایت سنائیں میں اس اجلاس کے بعد ایک ہفتے کے اندر اندر اس کی payment کا انشاء اللہ تعالیٰ بندوبست کر دوں گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر، ٹھیک ہے۔ ملک محمد اقبال چنڑ صاحب!

بہاولپور شہر ملتان روڈ ریلوے لائن پر اوور ہیڈ برج کی تعمیر میں تاخیر

ملک محمد اقبال چنڑ، میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ حکومت نے بہاولپور شہر میں ملتان روڈ ریلوے لائن پر اوور ہیڈ برج تعمیر کرنے کے لئے منصوبہ بنایا تھا اور اس منصوبہ کے لئے فنڈز بھی اسسال محکمہ مواصلات و تعمیرات پنجاب کو فراہم کئے گئے تھے مگر ابھی تک موقع پر کام شروع نہ ہوا ہے اور نہ ہی کام شروع کرنے کے کوئی آثار نظر آتے ہیں جبکہ اس ریلوے لائن پر روزانہ 20/30 گاڑیاں گزرتی ہیں جس کی وجہ سے ملتان روڈ بہاولپور کا پھاٹک گھنٹوں بند رہتا ہے اور گاڑیوں کی قطاریں لگی رہتی ہیں اور سارا سارا دن ٹریفک بلاک رہتی ہے جس کی وجہ سے عوام شدید مشکلات سے دو چار ہیں۔ لہذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر، جی، وزیر مواصلات و تعمیرات!

وزیر مواصلات و تعمیرات ، جناب سپیکر! بہاولپور سمہ سٹہ روڈ ضلعی حکومت بہاولپور کے زیر انتظام ہے۔ یہ ضلعی روڈ ہے اور یہ مواصلات وتعمیرات کے purview میں نہیں آتی۔ اس پر انڈر پاس کی تعمیر کے لئے مواصلات و تعمیرات کو کوئی رقم فراہم نہیں کی گئی اور نہ ہی یہ منصوبہ اس A.D.P میں شامل ہے۔ یہ کیونکہ ضلعی حکومت سے متعلقہ ہے اس لئے میرے خیال میں اس محکمے سے متعلق اگر یہ address کر کے تحریک التوائے کار دیں تو پھر اس کے اوپر کوئی یقین دہانی کرائی جا سکتی ہے۔ میرے خیال میں اس کے بعد میرے بھائی اس پر مزید اصرار نہیں کریں گے۔

ملک محمد اقبال چنڑ، جناب سپیکر! یہ معاملہ بڑا اہم ہے اور بہاولپور کے شہری محرومیوں کا شکار ہیں اس لئے میری وزیر موصوف سے یہ گزارش ہے کہ وہ اس سال اس منصوبے کے لئے رقم دلوانے کی کوشش کریں اور یہ یقین دہانی کرائیں کہ اس سال ہماری مشکلات دور ہو جائیں گی۔

جناب ڈپٹی سپیکر، میرا خیال ہے کہ اس سلسلہ میں آپ ان کو ان کے چیمبر میں مل لیں۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر، جناب سپیکر! اس میں گزارش یہ ہے کہ یہ معاملہ جو اقبال چنڑ صاحب نے اُٹھایا ہے۔ یہ کہتے ہیں کہ ضلعی حکومت کے پاس ہے۔ میں یہ گزارش کرتا ہوں کہ کم از کم پنجاب گورنمنٹ کی طرف سے ضلعی ناظم بہاولپور کو یہ سفارش کی جائے کہ وہ اس کو بنوا دیں تو ہمارا مسئلہ حل ہو جائے گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر، میں نے وضاحت کی ہے کہ آپ ان کو ان کے چیمبر میں مل لیں۔ یہ تحریک dispose of کی جاتی ہے۔

غیر سرکاری ارکان کی کارروائی

مسودات قانون (جو پیش کئے گئے)

مسودہ قانون (ترمیم) پنجاب کونسل آف آرٹس مصدرہ 2004

MR DEPUTY SPEAKER: Next is the Punjab Council of the Arts (Amendment) Bill 2004. Syed Ihsan Ullah Waqas, Mr Muhammad Waqas and Mr Arshad Mehmood Baggu. Syed Ihsan Ullah Waqas may move it!

SYED IHSAN ULLAH WAQAS: Sir, I move:

> "That leave be granted to introduce the Punjab Council of the Arts (Amendment) Bill 2004."

MR DEPUTY SPEAKER: The motion moved is:

> "That leave be granted to introduce the Punjab Council of the Arts (Amendment) Bill 2004."

وزیر قانون و پارلیمانی امور، جناب سپیکر! میں اس سلسلے میں یہ گزارش کرنا چاہوں گا کہ جس طرح گورنمنٹ بزنس میں ہم نے اپوزیشن کے ساتھ مل بیٹھ کر یہ طے کیا ہے کہ کوئی بھی legislation لانے سے پہلے ہم اگر آپس میں مل بیٹھ کر بات کر لیں تو ہمیں اس سلسلے میں آسانی بھی پیدا ہو گی اور ہم زیادہ سے زیادہ legislation بھی کر سکیں گے۔ لہذا اس لحاظ سے یہ بل جو ابھی احسان اللہ وقاص

صاحب پیش کرنا چاہتے ہیں' انھوں نے اس سے پہلے میرے ساتھ بات کی تھی تو ہم آپس میں مل بیٹھ کر متعلقہ محکمے کو اعتماد میں لے کر consensus کے ساتھ یہ لانا چاہ رہے ہیں اس لئے میں اس کو oppose نہیں کرتا۔

سید احسان اللہ وقاص، جناب سپیکر! اس پر ہماری ایک میٹنگ ہوئی تھی جس میں محکمہ کے سیکرٹری بھی تشریف لائے تھے تو وہاں ہماری ترامیم میں سے بھی کچھ انھوں نے accept کی ہیں اور کچھ چیزیں انھوں نے اپنی طرف سے بھی دی ہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ ہمارا مقصد اس بل کی صورتحال کو بہتر کرنا ہے اس لئے ٹھیک ہے ہم مل کر اسے ڈرافٹ کر رہے ہیں۔

MR DEPUTY SPEAKER: The motion moved and the question is:

"That leave be granted to introduce the Punjab Council of the Arts (Amendment) Bill 2004".

(The motion was carried)

MR DEPUTY SPEAKER: Next motion is from Syed Ihsan Ullah Waqas, Mr Muhammad Waqas and Mr Arshad Mehmood Baggu. Syed Ihsan Ullah Waqas may introduce!

SYED IHSAN ULLAH WAQAS: Sir I introduce:

"The Punjab Council of the Arts (Amendment) Bill 2004."

MR DEPUTY SPEAKER: The Punjab Council of the Arts (Amendment) Bill 2004 has been introduced in the House under Rule 94 of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab, 1997. Under Rule 94 it is referred to the Standing Committee on Culture and Youth Affairs with the direction to submit its report within one month.

مسودہ قانون (ترمیم) بارانی زرعی یونیورسٹی راولپنڈی،
مصدرہ 2004

MR DEPUTY SPEAKER: Next is the University of Arid Agriculture Rawalpindi (Amendment) Bill 2004 (Bill No 12 of 2004) by Mr Tanveer Ashraf Kaira. He may move it:

وزیر قانون و پارلیمانی امور ، پوائنٹ آف آرڈر۔ جناب سپیکر! میں اس سلسلے میں عرض کرنا چاہتا ہوں کہ اس سے پہلے بھی پرائیویٹ ممبرز ڈے پر ایک قرارداد آئی تھی جس میں Arid Agriculture University Rawalpindi کا نام تبدیل کرنے کے متعلق بات ہوئی تھی اور اس پر کچھ reservations محکمے کی طرف سے اب سامنے آئی ہیں۔ حالانکہ ہاؤس کی قرارداد تھی ہم صدق دل سے چاہتے ہیں کہ اس پر عملدرآمد ہونا چاہئے لیکن میں معزز رکن کی خدمت میں عرض کروں گا کہ جس طرح میں نے پہلے کہا ہے کہ وزیر زراعت آج موجود نہیں ہیں۔ اگر یہ مہربانی فرمائیں تو آپ اگلے پرائیویٹ ممبرز ڈے تک اس کو pending فرما لیں کیونکہ وزیر زراعت اس کی وضاحت کرنے کے حوالے سے بہتر جانتے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اس کو اگلے پرائیویٹ ممبرز ڈے تک pending کیا جاتا ہے۔

مسودہ قانون (ترمیم) (کنٹرول) ضروری اشیاء پنجاب
مصدرہ 2004

MR DEPUTY SPEAKER: Next is the Punjab Essential Articles (Control) (Amendment) Bill 2004 (Bill No. 2 of 2004) from Mr Muhammad Waqas. He may move it.

MR MUHAMMAD WAQAS: Sir, I move:

"That leave be granted to introduce.....

(اذان ظہر)

MR MUHAMMAD WAQAS: Sir, I move:

"That leave be granted to introduce the Punjab Essential Articles (Control) (Amendment) Bill 2004."

MR DEPUTY SPEAKER: The motion moved is :

"That leave be granted to introduce the Punjab Essential Articles (Control)(Amendment) Bill 2004(Bill N0. 2 of 2004)."

MINISTER FOR INDUSTRIES: I oppose it, Sir.

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، وقاص صاحب!

جناب محمد وقاص: بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ جناب سپیکر! بہت شکریہ۔ اسلامی نظریاتی کونسل نے جو پنجاب کی قانون سازی کے بارے میں اور اس کو Islamize کرنے کے بارے میں اپنی رپورٹ شائع کی ہے اس میں بھی انہوں نے suggest کیا تھا کہ Essential Article Control Act 1973 میں کچھ amendments ہونی چاہئیں اور انہی کی روشنی میں، میں نے اپنا یہ بل تیار کیا تھا۔ حکومت پنجاب اس ایکٹ کے ذریعے ضروری اشیاء کی تیاری، حصول، نرخوں کا کنٹرول، ذخیرہ کرنے کی صلاحیت، پنجاب میں اس کی یکساں ترسیل، تقسیم اور استعمال نیز ان اشیاء کی تجارت کو منضبط اور کنٹرول کرتی ہے۔ لہذا اس ایکٹ میں، میں نے جو ترمیم پیش کی ہے وہ اس لئے ضروری ہے کہ جو Essential Articles ہیں ان میں Essential Items ہیں جو ضروریات زندگی سے متعلق ہیں وہ صرف 43 آئٹم اس ایکٹ میں دیئے گئے ہیں۔ میں نے مزید 21 آئٹمز اس میں تجویز کئے ہیں جو روزمرہ زندگی سے متعلق ہیں۔ ان کی ترسیل، ان کی پیداوار، ان کی تقسیم اور ان کی قیمتوں پر کنٹرول اور ان کی مناسب تعداد میں فراہمی کے لئے بھی ضروری ہے کہ پنجاب گورنمنٹ اسی طرح یعنی قانون کو حرکت میں لائے جس طرح کہ باقی آرٹیکلز میں

کیا جاتا ہے۔ لہذا میں اس بات کی بھرپور سفارش کرتا ہوں کہ یہ ایوان اس پر قانون سازی کرے اور یہ کوئی سیاسی مسئلہ بھی نہیں ہے۔ یہ تو پنجاب کے عوام کا مسئلہ ہے کہ ان کو روزمرہ کی اشیاء مناسب داموں دستیاب ہوں اور وہ خالص بھی ہوں اور اس میں کوئی گڑبڑ بھی نہ ہو' اس میں کوئی ذخیرہ اندوزی بھی نہ ہو۔ مجھے تو سمجھ نہیں آتی کہ کیوں اس کو oppose کیا جا رہا ہے۔ اس کو oppose نہیں کیا جانا چاہئے یہ تو عوام کے فائدے میں ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر، جی، منسٹر صاحب!

وزیر صنعت، جناب سپیکر! میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ انہوں نے جو آئٹمز لکھ کر دیئے ہیں ان میں صرف تولیہ' دانت صاف کرنے والے برش اور جوتوں کی پالش نئی آئٹمز ہیں۔ پہلے ساری آئٹمز اس وقت ہماری کنٹرول لسٹ میں شامل ہیں۔ اس سلسلے میں' میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ ہر منگل کے دن پنجاب میں پرائس کنٹرول کمیٹی کی ایک میٹنگ ہوتی ہے جس میں تمام ضلعوں میں ہر میٹنگ کے دوران تین ڈی۔سی۔او صاحبان کو اور ضلع ناظم کو بلایا جاتا ہے اور ان کے علاقے کے crises کے متعلق discuss کیا جاتا ہے۔ میں نہیں سمجھتا کہ اس وقت اس میں کسی قسم کی amendment کی ضرورت ہے' کیونکہ ہر صوبے کی prices پر ڈی۔سی۔او صاحبان کے ذریعے اور ضلعی ناظم کے ذریعے نظر رکھی جا رہی ہے اور prices کو کنٹرول کیا جا رہا ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر، جی' محترمہ! فرمائیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت، جناب سپیکر! میں آپ کی توجہ دلانا چاہتی ہوں کہ جو میرا استحقاق مجروح کیا گیا ہے۔ آپ بھی سنیے کہ "خبریں" اخبار میں' ہمارے اپوزیشن کے ممبر جو اپنے آپ کو کہتے ہیں کہ ہم خواتین کی بہت عزت کرتے ہیں۔ میرے بارے میں رانا ثناء اللہ صاحب نے کہا ہے کہ ڈاکٹر فرزانہ نذیر کو کنٹرول کریں اور دماغ کا علاج کرائیں۔ مجھے بتائیں کہ آپ ان کا علاج کیوں نہیں کراتے؟ ان کا ایم۔آر۔آئی کرائیں' سی۔ٹی سکین کرائیں اور ای۔سی۔جی کرائیں۔ مجھے بتائیں کہ ان کے brain میں کس حصے میں lesion ہے کہ جو کہ ان کا pulse ہر وقت ڈسچارج کرتا ہے اور ان کو سمجھ ہی نہیں آتی

کہ میں نے کون سی گفتگو کرنی ہے؟ یا تو یہ معافی مانگیں یا پھر فوری طور پر کمیٹی بنائی جائے تا کہ یہ اپنے آپ کو شتر بے مہار ۔ ان کو کوئی لگام دینے والا بھی ہو۔ خواتین میں اتنی جرأت ہے' اگر وہ یہاں اسمبلی میں آئی ہیں تو اپنا تحفظ بھی کرنا جانتی ہیں۔ آپ کو تہذیب نہیں ہے۔ ہنسنے کی بجائے آپ کو ڈوب کر مرنا چاہئے جو اب آپ اس طرح کر رہے ہیں۔ آپ اپنا علاج کروائیں۔ میں آپ کا علاج کرتی ہوں۔ کیونکہ مجھے psychiatry بھی آتی ہے اور میں آپ کے ٹیسٹ کروانا چاہتی ہوں جو کہ وزیراعلیٰ نے فری پروگرام دیا ہے۔ اگر آپ کے پاس پیسے نہیں ہیں تو میں کروا دیتی ہوں۔ مجھے بتائیں کہ آپ کے brain کے کس حصے میں lesion ہے یا آپ پورے کے پورے abnormal ہیں کہ جو پڑھے لکھے انسان کے بارے میں اور ایک ڈاکٹر کے بارے میں یہ remarks دے رہے ہیں۔ جناب سپیکر! اس کا آپ سختی سے نوٹس لیں۔ میں اس بات کو نہیں چھوڑوں گی۔

بیگم زینت خان، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر، جی' فرمائیے!

بیگم زینت خان، جناب سپیکر! میں آپ کی وساطت سے یہ درخواست کروں گی کہ ہماری معزز رکن جو کہ صحت کی پارلیمانی سیکرٹری بھی ہیں' ان کے بارے میں اس قسم کے الفاظ کہنا انتہائی غلط بات ہے اور میں یہ بھی عرض کروں گی کہ مسلسل تین چار دن سے اپوزیشن کے ارکان کبھی تو ہمارے وزراء کا صدقہ دیتے ہیں گو کہ ہم نے ان کو نہیں کہا کہ اگر ان کو اپنے ہیروز بہت پسند ہیں تو یہ وہاں جا کر اپنا جھٹکا دے دیں۔ ابھی انہوں نے ہمارے ایک وزیر صاحب سے کہا کہ آپ کا سر بہت بڑا ہے جبکہ ان کے کھوپڑے بہت بڑے ہیں۔ ان کو ایسے الفاظ سے اجتناب برتنا چاہئے اور ہماری معزز رکن ڈاکٹر فرزانہ صاحبہ کا جو استحقاق مجروح ہوا ہے اس کے لئے معافی مانگنی چاہئے اور مسلسل اس کا تدارک کرنا چاہئے کیونکہ اپوزیشن کے سارے معزز ارکان اسمبلی کو وہ مرتبہ نہیں دے رہے جو کہ دینا چاہئے۔ آئے دن یہاں پر مذاق اور اس قسم کی غیر سنجیدہ باتیں ہوتی رہتی ہیں۔ اس کے لئے میں درخواست کروں گی کہ ڈاکٹر فرزانہ صاحبہ سے اور ہمارے معزز وزراء صاحبان سے یہ معافی مانگیں۔

رانا ثناء اللہ خان، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی' رانا صاحب!

رانا ثناء اللہ خان: جناب سپیکر! میں explanation کے حوالے سے پوائنٹ آف آرڈر پر بات کرنا چاہتا ہوں۔ گزارش یہ ہے کہ معزز رکن ڈاکٹر صاحبہ نے جو فرمایا ہے اور روزنامہ "خبریں" سے انہوں نے کوئی خبر پڑھی ہے اور اس کے بعد انہوں نے اس پر اپنی تقریر کی ہے۔ مجھے یہ پتا ہی نہیں ہے کہ اس خبر میں کیا لکھا گیا ہے اور کون سی بات مجھ سے منسوب کی گئی ہے؟ میں سمجھتا ہوں کہ ادب و آداب اور normal ہونے کا یہ تقاضا ہے کہ اگر انہوں نے اخبار میں کوئی چیز پڑھی ہے' اگر تو وہ بات میں نے کل کی تھی تو اسی وقت اس کا جواب دے دیتیں۔ اگر انہوں نے اخبار میں کوئی چیز پڑھی ہے جو مجھ سے منسوب کی گئی ہے تو وہ پہلے میرے نوٹس میں لائیں۔ مجھے یہ بتائیں کہ کیا لکھا گیا ہے؟ مجھے تو یہ ہی نہیں پتا کہ اخبار میں کون سی خبر مجھ سے منسوب کی گئی ہے۔ اگر میں اس کو own کروں تو پھر اس کے بعد ان کو تقریر کرنی چاہئے۔ یہ تو نہیں کہ بلاوجہ وہ ساری باتیں کرتی چلی جائیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت: یہ اخبار پڑھیں پھر پتا چلے گا۔

رانا ثناء اللہ خان: روزنامہ "خبریں" کی ادارت میرے پاس نہیں ہے۔ میں اس کا چیف ایڈیٹر نہیں ہوں' وہ مجھ سے پوچھ کر خبریں نہیں چھاپتے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: بی بی! اگر معزز رکن یہ کہتے ہیں کہ میں نے یہ statement دی ہی نہیں ہے اور یہ غلط منسوب کی گئی ہے۔ آپ کیوں کہتی ہیں کہ انہوں نے آپ کے خلاف کہا ہے؟ وہ on the floor of the House کہہ رہے ہیں کہ میں نے یہ statement نہیں دی۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور: جناب سپیکر! میری استدعا ہے کہ جس طرح محترمہ نے پوائنٹ آؤٹ کیا ہے اور رانا صاحب نے آگے سے یہ وضاحت کی ہے کہ یہ ایک اخباری خبر ان سے منسوب کی جا رہی ہے۔ وہ محض ایک اخباری خبر ہے تو اس لئے میں سمجھتا ہوں کہ ہمیں پورے طور پر اس لحاظ سے یہ الزام نہیں دینا چاہئے کہ یہ انہوں نے بیان دیا۔ یہ ایک اخباری رپورٹ آئی ہے کہ وہ کس حد تک سچ ہے اور کس حد تک جھوٹ ہے لیکن انہوں نے وضاحت کی ہے کہ اس قسم کی کوئی بات نہیں ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس کو take up نہیں کرنا چاہئے۔

جناب سپیکر! دوسری عرض میں یہ کرنا چاہتا ہوں کہ میرے پاس ایک اخبار ہے' صبح مجھے کچھ ساتھیوں نے دی ہے۔ میں اس حوالے سے خاص طور پر اپنے پریس کے بھائیوں سے یہ استدعا کروں گا کہ تھوڑا سا رپورٹنگ کرتے وقت حقائق کو مسخ کرنے کی کوشش نہ کی جائے۔ میرے پاس اخبار ہے اور اس میں میرے متعلق یہ لکھا گیا ہے کہ میں ایوان کی کارروائی کو سنجیدگی سے نہیں لیتا اور میں ایوان میں آتا ہی نہیں ہوں۔ حالانکہ جب اجلاس شروع ہوتا ہے تو یہاں آ کر بیٹھتا ہوں اور جب اجلاس ختم ہوتا ہے تو یہاں سے اُٹھتا ہوں۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس بات کی تائید میرے اپوزیشن کے بھائی بھی کریں گے کہ میں نے ہاؤس کی کارروائی کو کبھی lightly نہیں لیا لیکن میرے متعلق لکھا گیا کہ یہ آتے ہی نہیں ہیں۔ اسی طرح ان کے متعلق لکھا گیا کہ چودھری ظہیر صاحب اور میں باتوں میں مصروف رہتے ہیں۔ اس کے علاوہ تمام وزراء کے متعلق بھی لکھا گیا۔ میں سمجھتا ہوں کہ اگر ہم اس معزز ایوان میں آتے ہیں تو ہم generally کارروائی بھی چلاتے ہیں' حکومت کا بزنس بھی لے کر آتے ہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ حکومت کے کریڈٹ کی بات نہیں ہے یہ اپوزیشن کے کریڈٹ کی بات ہے۔ یہ سارے ٹریژری بنچز کے کریڈٹ کی بات ہے کہ ہم نے کل ایک sitting میں آپس میں باہمی افہام و تفہیم سے تین بل لئے ہیں' بجائے اس کے کہ یہ کریڈٹ اس اسمبلی کو دیا جائے کہ ہم اپنے اصل مقصد کی طرف جا رہے ہیں جس مقصد کے لئے لوگوں نے ہمیں یہاں منتخب کر کے بھیجا ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس قسم کی positive باتیں بھی highlight ہونی چاہئیں اس لئے میں انتہائی معذرت کے ساتھ اپنے بھائیوں سے اور خصوصی طور پر اپنے پریس کے بھائیوں سے استدعا کرتا ہوں کہ رپورٹنگ کرتے وقت اصل حقائق کا دامن نہ چھوڑا کریں۔

رانا ثناء اللہ خان، جناب سپیکر! انہوں نے میری طرف اخبار کا تراشہ بھیجا ہے۔ میں نے اس میں دیکھا ہے اور اس میں لکھا ہوا ہے کہ رانا ثناء اللہ نے کہا کہ "جناب سپیکر! پارلیمانی سیکرٹری ڈاکٹر فرزانہ نذیر کو کنٹرول کریں اور ان کا علاج بھی کریں۔"

جناب سپیکر! اس سلسلہ میں بات یہ ہوئی تھی کہ جب وزیر صحت اپنے محکمے کے سوالات کے جوابات دے رہے تھے تو اس وقت انہوں نے بھی کوشش کی کہ ان سوالات کے جواب دے دیئے جائیں۔ میں نے پوائنٹ آف آرڈر پر یہ point raise کیا تھا کہ جب وزیر ہاؤس میں موجود ہوں تو پارلیمانی سیکرٹری جواب

نہیں دے سکتی۔ اس پر سپیکر صاحب نے اپنی رولنگ محفوظ کر لی۔ اس میں بات یہ ہے کہ اگر کوئی ایسی بات ہوئی ہوتی اور ان کو اس کا گلہ ہوتا تو کل اجلاس کا جب وقفہ ہوا تو میں نیچے کیفےٹیریا میں تھا تو ڈاکٹر فرزانہ نذیر صاحبہ میرے پاس آئیں اور انہوں نے کہا کہ میری بڑی تیاری تھی لیکن آپ نے مجھے جواب نہیں دینے دیئے۔ میں سمجھتا ہوں کہ وزیر قانون صاحب ان کے پارلیمانی لیڈر بھی ہیں۔ یہ ان کو سمجھائیں کہ اگر کوئی بات اخبار میں لکھی ہے تو پہلے وہ مجھے consent کریں اور مجھ سے کہیں کہ یہ بات آپ کے حوالے سے آئی ہے۔ اس کی میں تردید کر دوں یا آپ تردید کر دیں۔ اس پر اتنی لمبی تقریر کہ علاج کروائیں وغیرہ میں سمجھتا ہوں کہ یہ مناسب نہیں ہے۔وزیر قانون کو اس بات کا نوٹس لینا چاہئے۔

جناب ڈپٹی سپیکر، میرے خیال میں وزیر قانون صاحب نے اس بارے میں کافی وضاحت کر دی ہے اور انہوں نے اس کو already take up کر لیا ہے کہ کئی ایسی باتیں منسوب کی جاتی ہیں جو کہ اصل میں ہوتی نہیں ہیں اور آپ on the floor of the House کہہ رہے ہیں کہ آپ نے یہ بات نہیں کی تو آپ بھی اس خبر کی تردید کر رہے ہیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت، جناب سپیکر! ----

جناب ڈپٹی سپیکر، محترمہ! آپ تشریف رکھیں۔ جب ایک بات طے ہو گئی ہے تو پھر آپ کیوں take up کرتی ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت، جناب سپیکر! رانا صاحب بات کو توڑ مروڑ کر پیش کرنے کے بڑے ماہر ہیں۔میں نے انہیں کب کہا تھا کہ میں نے بڑی تیاری کی ہے؟ میں نے انہیں یہ کہا تھا کہ جواب سننے کا حوصلہ رکھا کریں۔ آپ یہ چاہتے ہیں کہ ہمیں گول مول جواب دیا جائے۔ جب میں جواب دے رہی تھی تو حوصلہ پیدا کریں اور دل وسیع کریں۔ یہ ابھی بھی جھوٹ بول رہے ہیں تو پھر میں کیسے یقین کر لوں کہ انہوں نے نہیں کہا؟

جناب ڈپٹی سپیکر، محترمہ! انہوں نے کوئی ایسی بات نہیں کی جو derogatory ہو۔ انہوں نے یہ بات کی ہے کہ میں نے ان سے یہ کہا تھا کہ جب ایک وزیر جواب دے رہے ہیں تو پھر پارلیمانی سیکرٹری

جواب نہیں دے سکتی۔ اس کے لئے سپیکر صاحب نے رولنگ محفوظ رکھی ہے اور وہ رولنگ دے دیں گے۔

سید احسان اللہ وقاص، پوائنٹ آف آرڈر۔ جناب سپیکر! میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ یہ ایوان اخبارات کی خبروں کی تردید کے لئے نہیں بنایا گیا۔ اگر کسی کے بارے میں اخبار میں کوئی چیز چھپی ہے تو مہربانی کریں اور اخبار میں جا کر اس کی تردید کر دیں کہ یہ بات نہیں ہے۔ دوسری گزارش یہ ہے کہ ہماری محترم بہنیں جو کہ یہاں پر تشریف رکھتی ہیں یہ اسمبلی کی ممبران ہیں' یہ سیاست میں حصہ لے رہی ہیں' جب آدمی سیاست میں آتا ہے تو سو باتیں سننا پڑتی ہیں تو اتنا حوصلہ اور ظرف پیدا کریں کہ اگر کوئی بات ایسی ہو جو کوئی سیاسی مخالفین کریں' ہمارے سیاسی مخالفین تو ہمارے خلاف پانچ سو باتیں کرتے ہیں تو ہم تو اخبار اٹھا کر نہیں آجاتے اس لئے صبر اور سکون سے یہ باتیں برداشت کرنی چاہیئں۔

سید مجاہد علی شاہ، پوائنٹ آف آرڈر۔ جناب سپیکر! میری ایک چھوٹی سی بات ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر، شاہ صاحب! آپ آل رسول ہیں۔ آپ کو یہ بات زیب نہیں دیتی اس لئے براہ مہربانی تشریف رکھیں۔

The motion moved and the question is

"That leave be granted to introduce the Punjab Essential Articles (Control) (Amendment) Bill 2004."

(The motion was lost)

جناب ڈپٹی سپیکر، اب نماز کا وقفہ کیا جاتا ہے اور ایوان کی کارروائی 30 منٹ کے لئے ملتوی کی جاتی ہے۔

(اس مرحلہ پر نماز ظہر کے لئے 30 منٹ کے لئے اجلاس کی کارروائی ملتوی کی گئی)

(نماز ظہر کے وقفہ کے بعد جناب ڈپٹی سپیکر 2-00 بجے کرسی صدارت پر متمکن ہوئے)

راجہ ریاض احمد، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر ، جی ،فرمائیں!

راجہ ریاض احمد ، جناب سپیکر شکریہ۔ کل کراچی میں جو واقعہ ہوا ہے' مسجد میں خود کش دھماکا ہوا ہے اور اس سے جو ہمارا قومی نقصان ہوا ہے اس پر پوری قوم پریشان ہے۔ وہاں پر پرسوں بھی ایک واقعہ ہوا ہے۔ کل پھر ایک بہت بڑا واقعہ ہوا ہے اور پوری قوم اس سے پریشان ہے۔ صدر صاحب نے اس پر سپیشل کوئی کمیٹی تشکیل دی ہے۔ میں چاہتا ہوں کہ ہم مشترکہ طور پر اس ہاؤس میں کوئی قرارداد پیش کریں اور اس میں جو لوگ ملوث ہیں ان کو ڈھونڈا بھی جائے اور ان کو سزا بھی دی جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر ، واقعی یہ ایک افسوسناک واقعہ ہے۔

سید احسان اللہ وقاص ،پوائنٹ آف آرڈر۔ راجہ صاحب نے جس واقعہ کی طرف توجہ دلائی ہے وہ بہت اہم بات ہے۔ کراچی پاکستان کا life line city ہے۔ یہ ہمارا اہم ترین شہر ہے۔ یہ شہر دہشت گردوں کے سپرد ہو گیا ہے۔ اس سے پہلے وہاں پر 12 افراد کو الیکشن کے موقع پر شہید کیا گیا۔ اس کے بعد مفتی شامزئی جو عالم اسلام کے نامور عالم دین تھے ان کو شہید کیا گیا۔ اسی دوران مسجد پر' امام بارگاہ پر حملہ ہوا اور وہاں پر 13 سے زائد افراد شہید ہوئے اور کل پھر دوبارہ اسی قسم کا واقعہ ہوا ہے جس میں کافی جانی نقصان ہوا ہے اور کراچی شہر دہشت گردوں کی زد میں آیا ہوا ہے۔ کراچی کے عام لوگوں کے ساتھ ہمیں یک جہتی کا اظہار کرنا چاہئے۔ ہماری طرف سے کوئی پیغام ان کے حوصلے کا باعث ہو گا۔ ان کی ہمت کا باعث ہو گا۔ دہشت گردی کے خلاف پنجاب کے عوام ان کے ساتھ اظہار یک جہتی کرتے ہیں لیکن میں یہ بھی ساتھ ہی درخواست کروں گا کہ قرارداد بھرپور اور واضح الفاظ کے ساتھ ہونی چاہئے۔ بدقسمتی سے کل جو قرارداد ہم نے یہاں پر منظور کی ہے اس سے تو کہیں بہتر قرارداد امریکہ کی کسی بھی ریاست کی اسمبلی سے منظور کرائی جا سکتی تھی۔ ہمیں واضح طور پر کہنا چاہئے کہ کون یہ دہشت گردی کر رہا ہے' کون یہ دہشت گردی کروا رہا ہے؟ اور اس حوالے سے میں عرض کروں گا کہ وزیر قانون بھی تشریف لے آئے ہیں اور حزب اختلاف کی طرف سے میرے محترم فاضل ممبر نے جو تجویز پیش کی ہے میں یہ درخواست کروں گا کہ کراچی کے عوام سے یکجہتی کے اظہار کے لئے' ان کی حوصلہ افزائی کے لئے اور دہشت گردی کی مذمت کے لئے ہم سب کی طرف سے ایک واضح اور دو ٹوک قرارداد آنی چاہئے جس میں

حکومت سے یہ مطالبہ کیا جائے کہ دہشت گردی کرنے والے خواہ کسی جگہ پر بھی ہوں، جس جگہ پر بھی چھپے ہوئے ہیں خواہ وہ اعلیٰ سے اعلیٰ مقام کیوں نہ رکھتے ہوں ان کے خلاف سخت کارروائی ہونی چاہئے اور کراچی کے عوام سے مکمل یکجہتی کا اظہار پنجاب کے لوگ کرتے ہیں۔ بہت بہت شکریہ۔

جناب سمیع اللہ خان : جناب والا! کراچی میں جو کل واقعہ ہوا ہے اور اس سے پہلے مولانا شامزئی کے حوالے سے جو واقعہ ہوا اس میں میری یہ گزارش ہے کہ اس ہاؤس میں ضرور اس پر بات ہونی چاہئے۔ یہ دہشت گردی کے واقعات اپنی جگہ پر لیکن ملک کے جمہوری نظام کے حوالے سے جو سیاسی اثرات متوقع ہیں یا جو حالات پیدا ہونے جا رہے ہیں اس پر بھی اس ہاؤس میں ضرور بات ہونی چاہئے۔ بے شک کراچی کا مسئلہ سندھ کا مسئلہ ہے لیکن وہاں اگر گورنر راج کی بات آئے گی اور اس طرح کی بات آئے گی کہ اس ملک میں جیسا بھی، جس طرح کا بھی ایک سسٹم چل رہا ہے اور ان واقعات کی آڑ میں اگر اس سسٹم کو کمزور کرنے کی باتیں ان واقعات کے حوالے سے آ رہی ہیں تو میں سمجھتا ہوں کہ پنجاب کے اس ہاؤس کو اس پر ضرور اپنی بحث رکھنی چاہئے کہ ہم ان واقعات کی آڑ میں کسی بھی فرد واحد کو کوئی ایسا step نہیں اٹھانے دیں گے کہ جو بھی لولا لنگڑا نظام ہے اس کو مزید کمزور کرکے اور wind up کر کے کوئی فرد واحد اپنی خواہشات کو پورا کر سکے۔ بہت شکریہ

وزیر قانون و پارلیمانی امور : پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر : جی، فرمائیں!

وزیر قانون و پارلیمانی امور : جناب سپیکر میں صرف یہ گزارش کرنا چاہتا تھا کہ بارہا میں نے یہ گزارش کی ہے اور پھر اپنی اس بات کا اعادہ کرنا چاہتا ہوں کہ پوائنٹ آف آرڈر raise کرنے اور کوئی بھی بات کرنے کا بھی ایک طریقہ کار ہے اور یہ قواعد و ضوابط کے مطابق ہونا چاہئے۔ اس قسم کے واقعات جو میں سمجھتا ہوں کہ جن کے لئے نہ کوئی تحریک ہو، نہ کوئی اور چیز ہاؤس کے under consideration ہو تو ان واقعات کو ہاؤس میں اٹھانے کے لئے وہ پہلا مرحلہ ہوتا ہے۔ جب اجلاس تلاوت کلام پاک کے بعد شروع ہوتا ہے اس وقت اس قسم کے معاملات اٹھائے جا سکتے ہیں۔ پھر ان پر بات بھی کی جا سکتی ہے لیکن یہاں جس وقت جس ممبر کا جو جی چاہتا ہے وہ پوائنٹ آف آرڈر پر کھڑا ہو کر اور باقی ساری کارروائی

کو سبوتاژ کر کے اپنی بات کرنا شروع کر دیتا ہے۔ جہاں تک کراچی کے معاملات کا تعلق ہے میں سمجھتا ہوں کہ اس میں کوئی دو آراء ہو نہیں سکتیں، جو کچھ وہاں ہو رہا ہے ہم اس کی مذمت کرتے ہیں۔ اس ملک میں دہشت گردی کی بھی ہم مذمت کرتے ہیں۔ کراچی کے عوام سے ہم اظہار ہمدردی کرتے ہیں۔ بات resolution سے شروع ہوئی، نکلتے نکلتے سسٹم پر آ گئی، پھر اسمبلیوں کی آ گئی، گورنر راج کی آ گئی تو میں سمجھتا ہوں کہ اگر ہم ہر وقت اس قسم کے معاملات میں اس معزز ایوان کو الجھائے رکھیں گے تو یہ غلط طریق کار ہو گا۔ جہاں تک قرارداد پیش کرنے کا، ان کے ساتھ ہمدردی کا، اس واقعہ کی مذمت کا تعلق ہے میں اس سے اتفاق کرتا ہوں۔ آپ آپس میں بیٹھ کر کوئی متفقہ قرارداد لا سکتے ہیں۔ consensus کے ساتھ سب کچھ کر سکتے ہیں لیکن اب اس مسئلے کو left right اور طرف لے کر جانا میں سمجھتا ہوں کہ یہ خود کراچی کے عوام کے ساتھ اظہار یک جہتی نہیں ہو گا، ان کے ساتھ اظہار ہمدردی نہیں ہو گا بلکہ ہم اس سلسلے میں کوئی نئے راستے تلاش کرنے کی کوشش کریں گے اس لئے میری آپ سے استدعا ہے کہ ایک معزز رکن نے بات کی۔ ہم اس سے اتفاق کرتے ہیں اور اس کے لئے انشاء اللہ تعالیٰ آپس میں بیٹھ کر اس کا کوئی حل نکال لیں گے اور اگر قرارداد لانی ہوئی تو وہ بھی لے آئیں گے لیکن اب اس معزز ہاؤس کی کارروائی چلنے دی جانے اور آئندہ کے لئے معزز ممبران کی خدمت میں تھوڑی سی میری یہ گزارش ہو گی کہ اس قسم کے پوائنٹ آف آرڈر شروع میں لے آئیں۔ ہر وقت ہاؤس اس بات کے لئے open نہیں ہوتا کہ جب جی چاہے جو مرضی مسئلہ ہو اس کو ہم یہاں پر شروع کر دیں۔ شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر : یہ بات تو اتفاق سے ہو گئی ہے کہ مل بیٹھ کر جو بھی resolution پیش کریں گے وہ پاس کیا جائے گا۔ اپوزیشن کی طرف سے پیش ہو یا حکومتی پارٹی کی طرف سے ہو کیونکہ یہ تو یکجہتی کی بات ہے۔ اور کراچی کے عوام سے اور خصوصاً ان گھرانوں سے جو اس سانحہ میں شہید ہو چکے ہیں۔ واقعی یہ ایک بہت بڑا المیہ ہے۔ اس کا ہم سب کو احساس بھی ہونا چاہئے اور احساس ہے بھی اور یہ تمام ملک کے لئے ایک بہت بڑا المیہ ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ جتنا بھی اس پر اظہار افسوس کیا جائے وہ کم ہے۔ جو بھی آپ resolution پیش کریں گے وہ متفقہ ہو گا اور جتنا جلد ہو سکے اتنا ہی بہتر ہے۔

جناب مشتاق احمد (ایڈووکیٹ) ،پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر ،جی'فرمائیے!

جناب مشتاق احمد (ایڈووکیٹ)، جناب سپیکر! پچھلے سال بجٹ میں مرید کے میں گرلز ڈگری کالج کے لئے 18.97 ملین---

جناب ڈپٹی سپیکر ،یہ بجٹ اجلاس نہیں ہے۔

جناب مشتاق احمد (ایڈووکیٹ)، جناب! آپ میری بات سن لیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر ،یہ بجٹ اجلاس نہیں ہے۔ آج پرائیویٹ ممبرز ڈے ہے۔

جناب مشتاق احمد (ایڈووکیٹ)، 2 ملین روپے release ہوئے تھے لیکن ابھی تک ان پر کام شروع نہیں ہوا۔

جناب ڈپٹی سپیکر ،بجٹ اجلاس میں آپ نے اس پر جتنی بحث کرنی ہو گی کر لیں۔ اب اگلا مسودہ قانون ہے۔

مسودہ قانون (ترمیم) ادارہ محتسب پنجاب مصدرہ 2004

MR DEPUTY SPEAKER: Now, we take up the Punjab Office of the Ombudsman (Amendment) Bill 2004 (Bill No 10 of 2004). Syed Ihsan Ullah Waqas, Mr Arshad Mehmood Baggu, Ch Muhammad Shaukat, Mrs Tahira Munir, Ch Asghar Ali Gujjar and Miss Zaib-un-Nisa Qureshi Mr Arshad Mehmood Baggu may move it!

MR ARSHAD MEHMOOD BAGGU: Sir, I move

> "That leave be granted to introduce the Punjab Office of the Ombudsman (Amendment) Bill 2004 (Bill No 10 of 2004)."

MINISTER FOR FOOD: Sir, I oppose it

MR DEPUTY SPEAKER: Let me read it first. The motion moved is

"That leave be granted to introduce the Punjab Office of the Ombudsman (Amendment) Bill 2004 (Bill No 10 of 2004)."

MINISTER FOR FOOD: I oppose it, Sir

MR DEPUTY SPEAKER: Yes Mr Arshad Mehmmood Baggu!

جناب ارشد محمود بگو، جناب سپیکر! صبح بھی پنجاب آرٹس کونسل کا ایک بل پیش ہوا تھا جس میں ہم نے اور گورنمنٹ نے ایک consensus پیدا کر کے، اس میں اچھی ترمیمیں لا کر اس کو پیش کیا تھا۔ میں نے جو ترمیم دی ہے وہ ترمیم یہ ہے کہ صوبائی محتسب جب ایک چیز کا فیصلہ کرتا ہے، کسی issue کا فیصلہ کرتا ہے تو اس کے لئے قانون میں یہ گنجائش رکھی گئی ہے کہ ایک مہینے کے اندر اندر وہ شخص جو اس میں متاثر ہوتا ہے یا جس کے خلاف فیصلہ ہوتا ہے وہ ایک مہینے کے اندر اندر گورنر کے سامنے اپیل کر سکتا ہے۔ اب ہوتا کیا ہے کہ جو محکمہ ہے وہ ایک مہینہ نہیں بلکہ دو دو، چار چار، چھ چھ مہینے کے بعد بھی اپیل کرتے ہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ ہم جو amendment دیتے ہیں اور یہ جو چھوٹی چھوٹی باتیں ہیں یہ حکومت کی توجہ بھی مبذول کروانے کے لئے کرتے ہیں۔ یہ نہیں کہ ہم ایسے ہی amendment اٹھا کر پیش کر دیتے ہیں بلکہ اس پر محنت کرتے ہیں اور ہم حکومت سے کہتے ہیں کہ اگر کوئی اچھی تجویز اپوزیشن کی طرف سے آتی ہے تو جس طرح یہ روایت پڑ چکی ہے یہ اس روایت کو جاری و ساری کریں اور اگر ہم نے بہتر amendment پیش کی ہے تو انہیں چاہئے کہ بجائے oppose کرنے کے ہمیں appreciate کریں اور ہمیں کہیں کہ آپ بڑی اچھی تجویز لائے ہیں۔ ہم اسے approve کرنے کے لئے oppose نہیں کرتے لیکن افسوس ہے اور شاید انہوں نے نہ پڑھی ہو لیکن حکومت چاہتی ہے کہ ہم نے اپوزیشن کو oppose کرنا ہے لہذا انہوں نے oppose کر دیا ہے۔ یہ کوئی اچھی روایت نہیں ہے۔

سید احسان اللہ وقاص، جناب سپیکر! میں بھی اس میں mover ہوں لہذا میں بھی اس پر بات کرنا چاہتا ہوں۔ اس amendment میں ہم نے تین چیزیں گزارش کی ہیں۔ پہلی گزارش یہ کی ہے کہ محتسب کی رپورٹ صوبائی اسمبلی میں پیش کی جاتی ہے اور اس رپورٹ میں یہ لکھا ہوا ہے کہ وہ رپورٹ

"as early as possible" پیش کی جائے گی۔ ہم نے اس پر یہ گزارش کی ہے کہ "as early as possible" نہیں بلکہ جب وہ گورنر کو پیش کر دی جائے تو اس کے ایک مہینے کے اندر اندر یہاں اسمبلی میں بھی اسے پیش کر دیا جائے۔ ہم نے الفاظ کو بہتر بنایا ہے۔ پہلے بھی وہ گورنر کو پیش کی جاتی ہے اور گورنر صاحب کو پیش کرنے کے بعد الفاظ یہ ہیں کہ "as early as possible" یہاں اسمبلی کے اندر پیش کی جائے گی۔ جبکہ "as early as possible" کا لا متناہی سلسلہ ہے۔ جب چاہیں سال بعد دو سال بعد' نہ چاہیں تو نہ کریں۔ ہم اس ادارے کو مزید باوقار کرنا چاہتے ہیں۔ ہم یہ چاہتے ہیں کہ اس صوبے کے اندر جو معاملات چلتے ہیں ان کی یہ پوری نگرانی کرے۔ یہ ادارہ ان کے لئے فنڈز منظور کرتا ہے' یہ ادارہ انہیں وسائل فراہم کرتا ہے لہذا اس ادارے کو یہ حق حاصل ہے کہ ان کی پوری نگرانی کرے۔ اب اس نگرانی کے لئے اگر ہم نے یہ درخواست کی ہے کہ "as early as possible" کی بجائے آپ ایک مہینے کا وقت رکھ لیں تو اس بات پر ٹریژری بنچز کو کیا اعتراض ہے؛ یہ ایک مہینے کی بجائے ہمیں کہیں کہ دو مہینے رکھ لیں' اڑھائی مہینے رکھ لیں اس طرح کی کوئی چیز ہم accept کر لیتے ہیں لیکن مجھے افسوس ہے کہ بجائے اس کے کہ اس کو بغور دیکھ کر ہماری رہنمائی کی جاتی جس طرح کہ مختلف بلوں کے بارے میں ہوا ہے۔ جب ہم پیش کرتے ہیں تو خود حکومتی محکموں کے افسران نے ہم سے رابطہ قائم کیا ہے کہ آپ نے بہت اچھی amendment دی ہے۔ ہم بھی اس میں کچھ suggestions شامل کرنا چاہتے ہیں۔ میں چودھری اقبال صاحب سے بھی یہ درخواست کرتا ہوں کہ اگر کوئی positive suggestion ہو تو اسے ساتھ لے کر چلنا چاہئے۔ اس میں ہم نے جو دوسری amendment دی ہے اس کی تفصیل ارشد بگو صاحب نے بھی بتائی ہے کہ ہوتا یہ ہے کہ سرکاری محکموں کے خلاف ایک عام آدمی اپیل کر کے بڑی مشکل سے وہاں سے فیصلہ کرواتا ہے۔ پہلے تو سرکاری محکمے سوئے رہتے ہیں اور ایک مہینے کے اندر اندر انہیں اپیل کرنے کا حق حاصل ہوتا ہے لیکن ایک مہینے کے اندر اپیل نہیں کرتے ہیں۔ اس کے بعد time bar اپیلیں کر کے اس کی خصوصی اجازت لے لی جاتی ہے۔ میں کہتا ہوں اس ملک کے اندر عام آدمی کو سرکاری محکموں سے پہلے ہی انصاف نہیں ملتا۔ اگر صوبائی محتسب کے ذریعے سے کوئی انصاف مل جائے اور پھر اس کے بعد بھی وہ سرکاری محکمہ سویا رہے اور اس کے پاس کوئی جائز بات ہو اور وہ اپنی بات وہاں پر نہ کر سکا ہو تو پھر بھی اس کی

time bar اپیلیں accept کر لی جاتی ہیں۔ ہم نے اس قانون کی بھی اصلاح کرنے کی کوشش کی ہے۔ ہم نے اس میں تیسری چیز یہ دی ہے کہ صوبائی محتسب کے اس ایکٹ میں آڈٹ کے حوالے سے کوئی بات موجود نہیں ہے۔ ہم نے آڈٹ کے حوالے سے اس میں یہ شق شامل کی ہے کہ،

The accounts of the office of the Ombudsman shall be maintained and audited in such manner as may be prescribed.

اب مجھے نہیں سمجھ آتی کہ ہمارے فاضل وزیر نے کس بنیاد پر کس بات کی مخالفت کی ہے؟ ہم نے اس میں کون سی ایسی بات کہی ہے کہ جو قانونی لحاظ سے غلط ہے' اصولی لحاظ سے غلط ہے۔ میں یہاں پر on the floor of the House openly کہہ رہا ہوں کہ اگر وہ سمجھتے ہیں کہ ہم نے کوئی بات غلط کہہ دی ہے تو وہ ہماری اصلاح فرما دیں ہم اس کو واپس لے لیتے ہیں لیکن ہم ایک بل کو ٹھیک کرنا چاہتے ہیں۔ اس میں جو خامیاں رہ گئی ہیں انہیں دور کرنا چاہتے ہیں اور صرف اپنی اکثریت کی بنیاد پر اس amendment کو رد کر دینا یہ اچھی بات نہیں ہوگی اس لئے میں درخواست کرتا ہوں کہ آپ اس بل کو کمیٹی کے اندر جانے دیں۔ وہ کمیٹیاں اسی لئے بنائی گئی ہیں اور اس کے اندر جانے' اس پر بحث کرے' وہاں اسے thrash out ہونے دیں' اس میں اگر آپ کی بھی کوئی مثبت تجویز ہو گی ہم اسے accept کریں گے۔ یہی طریقہ ہے اور محترم وزیر قانون نے بھی یہی فرمایا ہے کہ ہم نے یہاں پر ایک گھنٹے میں تین قوانین منظور کئے۔ اب اگر ہم اس میں چھوٹی چھوٹی خرابیوں یا خامیوں کے چکر میں پڑتے تو یہ انہیں تیس دن میں بھی منظور نہیں کروا سکتے تھے لیکن ہم نے یہ تعاون اس لئے کیا کہ ہم یہ چاہتے ہیں کہ ان اداروں کے سپرد قانون سازی کا جو بنیادی کام کیا گیا ہے وہ یہ کریں۔ میں ان سے بھی یہ درخواست کروں گا کہ اس مثبت کام کے لئے ہمارے ساتھ بھی تعاون کریں۔ ہمارا تعاون ان کے لئے حاضر ہے۔ ان کو بھی ایک مثبت کام کے لئے اپنا تعاون پیش کرنا چاہئے۔ بہت بہت شکریہ۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی' اقبال صاحب!

وزیر خوراک: جناب سپیکر! یہ میرے فاضل دوست پتا نہیں کس طرح دوسری طرف چلے گئے ہیں؟ ہم نے تو ہمیشہ ان کی suggestions' ان کے تحفظات اور ان کی تجاویز کو سر آنکھوں پر رکھا ہے اور ان

کے احترام میں ان کی ہر جائز بات ماننے کی ہمیشہ اپنی بھرپور کاوشیں کی ہیں۔

جناب ارشد محمود بگو، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر، جی، بگو صاحب!

جناب ارشد محمود بگو، جناب سپیکر! اس میں اور بھی mover ہیں اور وہ بات کرنا چاہتے ہیں۔ پہلے آپ باقی movers کو سن لیں۔ منسٹر صاحب نے oppose کیا ہے۔ ان کو آخر میں موقع دیا جائے۔

محترمہ زیب النساء قریشی، جناب سپیکر! اس بل کی بہت زیادہ افادیت ہے۔ اس کو منظور کرنے سے مظلوم لوگوں کو اس سے فائدہ ہوگا۔ اس سے انصاف و قانون کے تقاضے پورے ہوں گے اور انصاف کا بول بالا ہوگا۔ میں پرزور سفارش کرتی ہوں کہ اس بل کو منظور کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر، ان کے علاوہ کوئی اور صاحب ہیں؟---جی، چودھری اقبال صاحب!

وزیر خوراک، جناب سپیکر! میں جناب احسان اللہ وقاص صاحب کے سوال کے جواب میں عرض کر رہا تھا۔ وہ کہتے ہیں کہ ہم جب بھی کوئی بات لاتے ہیں تو یہ اکثریت کی بناء پر اسے reject کر دیتے ہیں۔ آپ بھی اس بات کے گواہ ہیں۔ اس ہاؤس میں اس وقت ایسی صورت حال نہیں ہے۔ ہم ان کی تجاویز کو بڑا ہی weightage دیتے ہیں اور سر آنکھوں پر رکھتے ہیں۔ یہ جب بھی کسی اچھے کام کی نشاندہی کرتے ہیں تو اس کی پوری تفصیل ہم ایوان میں پیش کرتے ہیں۔

جناب والا! ان کے جو تحفظات ہیں یا ان کی جو amendments ہیں ان میں کوئی خاص جان نہیں ہے اور نہ ہی یہ اتنی ضروری ہیں۔ میں ان سے متعلق تھوڑا سا آپ کو عرض کر دوں۔ انہوں نے چار amendments دی تھیں۔ دو کے بارے میں انہوں نے بات کی ہے۔ ایک تو جناب بگو صاحب نے بات کی ہے۔ انہوں نے delay کے معاملے میں کہا ہے کہ ہمیں جو presentations آتی ہیں وہ process ہوتی ہیں اور گورنر کو جاتی ہیں تو اس میں delay کو cover کر دیا جاتا ہے۔ ایسی کوئی صورتحال نہیں، اس میں ان محکموں، ان ایجنسیوں اور متعلقہ متاثرین کو باقاعدہ موقع دیا جاتا ہے کہ وہ گورنر کو باقاعدہ delay کا جواز پیش کرتے ہیں کہ ہمیں یہ جو ایک مہینے سے زیادہ لگا ہے یہ کیوں لگا ہے؟ مثال کے طور پر کوئی افسر کسی ڈیپارٹمنٹ کے اندر کام کر رہا ہے، اس کا تبادلہ ہو جاتا ہے۔ بعض اوقات اس سیٹ کی

پوسٹنگ میں 15/20 دن یا مہینہ لگ جاتا ہے۔ اس کو ان معاملات کا پورا ادراک نہیں ہوتا جو پہلے سے پیش کئے ہوئے ہوتے ہیں۔ ایسے delay کی compensation دی جاتی ہے تاکہ وہ جو نیا بندہ ہے وہ پوری طرح سے اپنے معاملات کی چھان بین کر کے اسے دوبارہ put کر دے۔ ایسے کیسز جن میں گورنر convince ہو جائے کہ delay condole کی جا سکتی ہے' ایسے کیسز میں وہ کرتے ہیں۔ آپ حیران ہوں گے کہ ان کی پہلی amendment میں لکھا ہوا ہے کہ Definition of the Assembly as Provincial Assembly of the Punjab be added اس میں یہ جو بل ہے یہ ہے ہی پنجاب کے لئے۔ اس میں کوئی اور تو concerned ہی نہیں ہے تو اس میں پنجاب اسمبلی کا کوئی 15/20 دفعہ ذکر ہے۔ اس میں یہ کہنا کہ Provincial Assembly پنجاب کی ہونی چاہئے۔ ایسی amendments کو تو اگر ہم منظور کرنے لگیں گے تو اس ہاؤس کا وقت ضائع ہوگا۔ دوسری بات یہ ہے کہ جیسے لاء منسٹر صاحب نے good gesture کے طور پر پہلے بات کی ہے کہ اگر ان کو اس میں کوئی تحفظات ہیں' یہ ہمارے ساتھ بیٹھیں۔ ان کی کوئی اتنی جاندار amendment ہو جو اس ایکٹ میں بہتری لا سکے جس میں مفاد عامہ بھی شامل ہو تو ہم ان کو welcome کرتے ہیں کہ آئیں ہمارے ساتھ بیٹھ کر کوئی ایسی amendment لائیں جو ہمیں بھی قابل قبول ہو اور وہ قابل پذیرائی بھی ہو۔ ہم اسے سر آنکھوں پر رکھیں گے اور اس کو پوراsupport بھی دیں گے۔ یہ کہنا کہ اکثریت کی بنیاد پر ہم اسے reject کر دیتے ہیں تو یہ اس طرح کی صورتحال نہیں ہے گورنمنٹ آف پنجاب فنڈز مہیا کرتی ہے اور یہ Money Bill اور اس کی کوئی بھی ترمیم بغیر گورنمنٹ کی منظوری کے ویسے بھی ہاؤس کے اندر نہیں آسکتی۔ اس کے لئے اگر یہ چاہیں تو میں آئین کا آرٹیکل 115 پڑھ دیتا ہوں۔ اگر آپ چاہیں تو Act کی clause 35 پڑھ دیتا ہوں۔ اگر ان کی تسلی نہ ہو تو میں پڑھنے کے لئے تیار ہوں۔ اگر ان کو یہ تجویز منظور ہو کہ ہمارے ساتھ بیٹھ کر اس پر بات کر لیں اور ہمارے views بھی سن لیں اور اپنے بھی views دیں اور اس سے کوئی راستہ نکلتا ہو اور اچھی ترامیم ہوں جو مفاد عامہ میں ہوں تو ہم ان کو سر آنکھوں پر بٹھائیں گے۔ شکریہ

جناب ارشد محمود بگو، جناب سپیکر! ہمیں ان کی یہ دعوت کہ ہم آپس میں بیٹھ کر اس پر بات کر لیتے ہیں تو ٹھیک ہے۔ اس کو اگلے منگل تک pending کر لیں۔ ہم اس پر بیٹھ کر بات کر لیتے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر، یہ pending کی جاتی ہے۔

رانا ثناء اللہ خان، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر، جی۔

رانا ثناء اللہ خان، جناب سپیکر! میرا پوائنٹ آف آرڈر یہ ہے کہ بیٹھنے اور بٹھانے والی باتیں ہمارے ایم۔ایم۔اے کے دوستوں اور منسٹرز کے درمیان دو تین دن سے زیادہ ہونے لگ گئی ہیں۔ بات یہ ہے کہ اگر اسی طرح سے بیٹھنا اور بٹھانا ہے اور اسی طرح discussion کرنی ہے تو پھر یہ ہاؤس کس کے لئے ہے؟ یہاں پر پھر کیا discuss ہو گا اور دوسری جو متعلقہ کمیٹیاں ہیں جو ہر محکمے سے متعلقہ بنی ہوئی ہیں تو پھر وہاں پر کیا ہو گا؟ اگر انھوں نے اسی طرز عمل کو جو کہ ٹھیک ہے کہ بہتر ہے اس سے بہتری آئے گی!! گر انھوں نے continue کرنا ہے تو رولز کے مطابق کریں جو resolution یا جو بھی بل ہمارے دوست پیش کریں' اُن کو سیدھا سٹینڈنگ کمیٹی کو بھجوائیں۔ وہاں پر محرک ہو گا' وزیر Ex-officio اس کا ممبر ہوتا ہے اور اپوزیشن اور حکومت کی نمائندگی بھی ہوتی ہے۔ وہاں پر discussion ہو اور اس کے بعد جو بھی چیز آئے وہ ہاؤس میں پیش ہو اور یہاں اس پر discussion ہو جائے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر، جی' وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور، جناب سپیکر! رانا صاحب کی observation بالکل درست ہے کہ یہ بیٹھنے بٹھانے والا سلسلہ واقعتاً زیادہ ہے اور یہ زیادہ ہونا چاہئے۔ اس لحاظ سے کہ جو لوگ کام کریں گے بیٹھنا تو انہی کے ساتھ جائے گا۔ آج کا یہ پورا ایجنڈا دیکھیں' کل کی legislation دیکھیں' پرسوں کی legislation دیکھیں نہ پیپلز پارٹی کی طرف سے اور نہ "ن"لیگ کی طرف سے کوئی ترمیم ہے تو پھر ہم ان کے ساتھ بیٹھ کر کیا کریں؟ ہم نے بیٹھنا تو ان لوگوں کے ساتھ ہے جو کام کر رہے ہیں' جو مثبت طور پر contribute کر رہے ہیں۔ ہم ان کے ساتھ بیٹھ کر معاملات آگے چلا رہے ہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس لحاظ سے ایم۔ایم۔اے کا کردار ایک صحیح اپوزیشن کا کردار ہے۔ ہمیں اسے سراہنا چاہئے۔

سید احسان اللہ وقاص، پوائنٹ آف آرڈر۔ جناب سپیکر! میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ بات ٹھیک ہے جو فاضل

منسٹر نے فرمائی تھی کہ ہمیں بیٹھ کر بات کرنی چاہئے۔ اس پر ہمیں کوئی اعتراض نہیں ہے لیکن یہ بات بھی اپنی جگہ پر بالکل درست ہے کہ ہم سٹینڈ نگ کمیٹیوں کو یہ بل کیوں نہ بھیجیں۔ سٹینڈ نگ کمیٹی میں بھیجیں' وہاں پر ہمارا نقطہ نظر بھی پیش ہو گا اور حکومت کا نقطہ نظر بھی پیش ہو گا۔ اگر ہم نے چار ترامیم دی ہیں تو چار یہ وہاں پر ساتھ شامل کریں۔ ہم یہ چاہتے ہیں' کیوں ہمارے قوانین سو سو سال پرانے بنے ہوئے ہیں۔ آپ اندازہ لگائیں کہ ایک بل میں جنگلات کے حوالے سے میں نے ترامیم دیں ہیں تو اس میں جرمانہ دو آنے رکھا ہوا ہے۔ ابھی بھی وہ بل قانون کی صورت میں موجود ہے جبکہ "آنے" ہی ختم ہو گئے ہوئے ہیں۔ ہم یہ چاہتے ہیں کہ جو پچاس پچاس 'سو سو سال پرانے قوانین موجود ہیں' ان کو amend کریں اور جناب وزیر اعلیٰ نے بھی ایوان میں یہ کہا تھا کہ ہم ان سٹینڈ نگ کمیٹیوں کو active کریں گے' functional کریں گے۔ پہلے ان کے کوئی اجلاس نہیں ہوتے تھے۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ اگر یہ ترامیم سٹینڈ نگ کمیٹیوں کو بھیجیں گے تو اس سے ہمیں تربیت حاصل ہو گی اور ہمیں کچھ سمجھنے کا موقع ملے گا۔ اگر آپ اسے سٹینڈ نگ کمیٹی کو بھیجنا چاہتے ہیں تو یہ ایک اچھی صورت ہو گی۔ اس طرح اس میں ہم سب لوگ سیکھیں گے بھی اور اپنی اصلاح بھی کریں گے۔ شکریہ۔

رانا ثناء اللہ خان: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی' رانا صاحب!

رانا ثناء اللہ خان: جناب سپیکر! وزیر قانون صاحب نے جو فرمایا ہے کہ ہم نے کل جو legislation کی ہے' پرسوں جو legislation کی ہے اور جو آج legislation کر رہے ہیں اس میں پاکستان مسلم لیگ (ن) اور پیپلز پارٹی کا کوئی حصہ نہیں ہے۔ میں ان کی یاداشت کے لئے عرض کروں گا کہ پچھلے سال جو آپ نے چودہ بل پیش کئے اور legislation کی اور اس کے بعد آپ ڈھنڈورا پیٹتے رہے کہ جناب یہ دیکھیں کہ ہم نے ریکارڈ legislation کی ہے۔ ان چودہ میں سے بھی 6 بل ایسے ہیں جن میں ہم نے کوئی ترمیم نہیں دی تھی کیونکہ آپ نے طریقہ کار ہی یہ پکڑا ہوا ہے۔ آپ کے پاس اقتدار نہیں ہے' اقتدار کہیں اور ہے۔ آپ کو صرف پروٹوکول ملا ہوا ہے اور چھوٹے موٹے کاموں پر آپ کی دسترس ہے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور: جناب سپیکر! کام خود نہیں کرتے۔ ان کی طرف سے ایک ترمیم بھی

نہیں آتی تو ہم ان کے ساتھ بیٹھ کر بات کیا کریں؟ یہ اقتدار کی بات نہ کریں' اقتدار جہاں ہے وہ ہمیں پتا ہے کہ کہاں ہے۔ اقتدار ہمارے قائد ایوان کے پاس ہے۔

رانا ثناء اللہ خان ، جناب سپیکر! یہ وزیر قانون ہیں۔ ہم ان سے یہ توقع کرتے ہیں کہ یہ اپنی باقی پارلیمانی پارٹی کو بھی رولز کے مطابق چلائیں گے اور سکھائیں گے۔ ہم ان سے یہ بھی توقع کرتے ہیں کہ ہماری فاضل خواتین ممبران کو بھی یہ طریقہ کار سکھائیں گے۔ اب ان کی اپنی حالت یہ ہو گئی ہے کہ میں بات کر رہا ہوں اور انھوں نے اٹھ کر بات کرنی شروع کر دی ہے۔ یعنی ان کو یہ ہی نہیں پتا کہ مجھے یہ بات مکمل کرنے دیں اس کے بعد آپ کو تو floor ملنا ہی ہے۔ آپ اس وقت بات کریں تو میں یہ عرض کر رہا تھا کہ انھوں نے جو ریکارڈ legislation کا ڈھنڈورا پیٹا تو اس میں سے بھی 6 بل ایسے تھے جن میں ہم نے کوئی ترمیم نہیں دی تھی۔ اب یہ legislation کرتے ہی ایسی ہیں کہ فلاں لائن میں فلاں "قوما" جو ہے اسے ختم کر کے اس کے آگے جو word ہے اس کے درمیان میں جہاں گورنر لکھا ہے وہاں پر چیف منسٹر لکھ دیا جائے۔ آپ بتائیں کہ ہم اس میں کیا ترمیم دیں؟ اب انھوں نے جو چودہ بل پاس کئے ہیں' ان میں زراعت کے علاوہ آپ یہ بتائیں کہ 13 جو تھے ان میں انھوں نے inverted comma کے اندر "گورنر" کی جگہ پر "چیف منسٹر" کر دیا۔ یہ دو کاریں ہیں' یہاں پر تین کاریں کر دیں۔ یہاں پر ٹیلیفون کی limit یہ ہے اسے یہ کر دیں۔ اس میں ہم کیا ترمیم دیں؟ اگر یہ کوئی مثبت legislation لائیں جو اس صوبے کے سات کروڑ عوام کے مفاد میں ہو تو اس میں ہم دلچسپی بھی لیں اور اس میں ہم contribute بھی کریں۔ اگر ان کا مقصد صرف اور صرف یہ ہے کہ اوپر ان کے جو آقا بیٹھے ہیں یا ان کے پاس جو پروٹو کول اقتدار ہے' اس کو انھوں نے لوگوں کو دکھانا ہے کہ ہمارے پاس بھی اقتدار ہے۔ ہم بھی کچھ کر رہے ہیں تو پھر یہ ٹھیک ہے کہ اپنی کارکردگی اس طرح سے show کرتے رہیں جیسے ہے کہ ہماری آنیاں جانیاں دیکھو اور رزلٹ کو بھول جاؤ تو ان کا آنا جانا ٹھیک ہے کہ ہم دیکھ رہے ہیں۔ وہ آتے جاتے رہیں' ہمیں اس پر کوئی اعتراض نہیں ہے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور ، جناب سپیکر! آنے جانے والا محاورہ ان کے لئے زیادہ بہتر ہے۔ آنیاں جانیاں اینہاں دیاں لوکاں تکیاں نیں' ساڈیاں کوئی نئیں تکیاں نیں۔

جناب سپیکر! میں پھر بھی انتہائی احترام کے ساتھ کہتا ہوں کہ جہاں تک legislation کا

تعلق ہے تو ہم انتہائی سنجیدگی کے ساتھ ہر وقت رانا صاحب چاہیں یا نہ چاہیں ہم ان کے ساتھ بیٹھنے کے لئے تیار ہیں اور انشاء اللہ تعالیٰ ہم legislation کے معاملے میں اپوزیشن کو ساتھ لے کر چلیں گے۔

جناب ڈپٹی سپیکر، میرا خیال ہے کہ پہلی دفعہ ہاؤس میں اتنی فراخدلی show کی جا رہی ہے کہ اپوزیشن اور حکومتی بنچز اگر بیٹھ کر discuss کر لیں تو زیادہ بہتر ہے۔

وزیر خوراک، جناب سپیکر! اس ترمیم کے جو محرک ہیں' انھوں نے خود ہی فیصلہ کیا ہے ورنہ ہم نے انھیں مجبور نہیں کیا۔ میں تو یہاں دفاع کرنے کے لئے تیار ہو کر آیا ہوں۔ میں یہ عرض کر رہا ہوں کہ جب انھوں نے یہ offer قبول کر لی ہے اور ہمارے ساتھ بیٹھنے کے لئے تیار ہیں تو پھر رانا صاحب کو کیا اعتراض ہے؟ یہ تو اس میں محرک ہی نہیں ہیں۔

رانا ثناء اللہ خان، جناب سپیکر! میرا اعتراض سن لیں۔ ہم تو آتے ہیں اور جانے کے لئے تو پھر یہی منت کرتے ہیں۔

جناب سپیکر! میری ایک گزارش سن لیں اور لاءمنسٹر صاحب اس بات پر پورا غور کر کے مجھے اس بات کا جواب دیں کہ یہ کہتے ہیں کہ یہ ہمارے ساتھ بیٹھتے نہیں ہیں' یہ ہمارے ساتھ بیٹھیں۔ چودھری اقبال صاحب فرما رہے ہیں کہ رانا صاحب کو ساتھ بیٹھنے پر کیا اعتراض ہے؟

جناب سپیکر! پچھلے سال جو لوکل باڈیز آرڈیننس ہے' اس پر انھوں نے ایک کمیٹی بنائی' میں ایک روز سپیکر چیمبر میں سپیکر صاحب کو ملنے گیا تو وہاں پر چیف منسٹر صاحب اور لاء منسٹر صاحب بھی تشریف رکھتے تھے۔ انھوں نے مجھے خود کہا کہ ہم نے یہ کمیٹی بنائی ہے تو آپ کو بھی ہم اس میں شامل کرتے ہیں۔ لوکل باڈیز آرڈیننس میں فلاں فلاں جگہ پر واقعی ہی ایسی باتیں ہیں کہ وہ amend ہونی چاہئیں۔ اس کے بعد وہ ہمارے ساتھ کئی دفعہ یہاں ایوان میں بھی اور باہر بھی بیٹھے اور discussion ہوئی اور بہت سارے areas جو تھے وہ لوکل باڈیز آرڈیننس میں identify ہوئے۔ یہ اس بات سے انکار نہیں کر سکتے کہ وہاں پر amendment ہونی چاہئے۔ اب اس کے بعد پھر کیا ہوا کہ انھوں نے باقاعدہ amendments تیار کیں' ان کو باقاعدہ لاء ڈیپارٹمنٹ نے vet کیا۔ اس کے بعد اسمبلی کا اجلاس بلانے کے لئے اور ان amendments پر بل لانے کے لئے پوری تیاری مکمل ہوئی۔ اب جب پوری تیاری مکمل ہو گئی تو پھر ان کو اوپر سے فون آیا۔ جب دانیال صاحب نے ایک

پریس کانفرنس کی تھی۔ ان کو پھر ایسی جھاڑیں پڑیں کہ یہ صاف لیٹ گئے۔ ہم آپ کے ساتھ بیٹھنے کو تیار ہیں لیکن آپ تو بیٹھے ہوئے نہیں ہیں۔ آپ تو کسی کے آگے لیٹے ہوئے ہیں۔ ہم آپ کے ساتھ کیا بیٹھیں؛ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! آپ ان کو رولز کے مطابق بات کرنا سکھائیں۔ آپ خود سمجھتے ہیں کہ بیٹھے ہوئے آدمی کے ساتھ تو آدمی بیٹھ سکتا ہے۔ اب جو آدمی اُلٹا لیٹا ہوا ہے تو کیا اس کے اوپر ہم لیٹ جائیں؛ اگر اس کے اوپر ہم بیٹھیں گے تو وہ پھر ہمارے اوپر کوئی اور اعتراض لگا دیں گے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی' لاء منسٹر صاحب!

وزیر قانون و پارلیمانی امور: جناب سپیکر! میرا ہرگز یہ مزاج نہیں ہے اور نہ ہی میں نے آج تک کسی قسم کی ذومعنی گفتگو کی ہے لیکن میں رانا صاحب کی خدمت میں اتنا ضرور عرض کرنا چاہتا ہوں کہ لیٹے ہوئے آدمی کے ساتھ کیا کرتے ہیں' وہ ہمیں پتا ہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ اگر انہیں کوئی شک و شبہ ہو تو وہ بھی دور کیا جا سکتا ہے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! میری گزارش یہ ہے کہ ہم قانون سازی کے حوالے سے بات کر رہے تھے اور قانون سازی کے حوالے سے رانا صاحب نے لوکل گورنمنٹ کی بات چھیڑی تو میں ان سے یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ پولیس آرڈیننس کے تحت جب ہم بات کرتے تھے تو اس کے متعلق بھی ان کی observations یہی تھیں کہ اس میں amendments نہیں ہو سکتی لیکن جیسا کہ آپ کے علم میں ہے کہ اس کی بھی اس سطح پر میٹنگز ہوئیں اور وہ معاملہ بھی amendments کا افہام و تفہیم کے ساتھ آگے چل رہا ہے۔ اسی طرح آپ کو یاد ہو گا کہ آج سے چند دن پہلے اسلام آباد میں لوکل گورنمنٹ آرڈیننس کے حوالے سے بات ہوئی اور وہاں پر من و عن ان amendments پر بات کی گئی کہ جو پنجاب گورنمنٹ نے اپنی recommendations بھیجی تھیں اور اس سلسلے میں' میں آپ سے یہ عرض کرنا چاہتا ہوں اور اس معزز ایوان میں بھی یہ بات بتانا چاہتا ہوں کہ تقریباً اس ڈیڑھ پونے دو سال کے عرصے میں اسمبلی کے حوالے سے اور ہمارے لوکل باڈیز کے اداروں کے حوالے سے ان کو جو جو مشکلات' جہاں جہاں آئیں' practically ہم نے ان کو ایک جگہ اکٹھا کیا' پنجاب گورنمنٹ نے وہاں پر presentation دی اور اب طے یہ ہوا ہے کہ پنجاب گورنمنٹ نے ہی ترامیم in consultation with other provinces تمام صوبوں کے ساتھ مل کر دینی ہیں اور پھر وفاقی سطح پر ان پر بات ہونی ہے اور

انشاء اللہ تعالیٰ لوکل گورنمنٹ آرڈیننس میں بھی جہاں جہاں کہیں کوئی مشکلات ہیں' وہ دور ہو جائیں گی۔ اس لئے میں سمجھتا ہوں کہ ہم نے کسی وقت بیٹھ کر اس سلسلے میں کوئی کام کیا ہے' اگر اس سلسلے میں کوئی تجاویز دی ہیں تو انشاء اللہ تعالیٰ ان پر عملدر آمد ہو گا۔ شکریہ۔

رانا ثناء اللہ خان، جناب سپیکر! محترم راجہ بشارت صاحب نے جو بات فرمائی ہے ہم بالکل ان کے ساتھ بیٹھ جائیں گے۔ یہ اُٹھ کر بیٹھیں ہم بھی ان کے ساتھ بیٹھیں گے۔ اب آپ دیکھیں کہ جو پولیس آرڈیننس ہے اس کو یہ پڑھ دیں وہ پنجاب پولیس آرڈیننس ہے۔ راجہ صاحب! وہ پاکستان پولیس آرڈیننس نہیں ہے۔ جو لوکل باڈی آرڈیننس ہے وہ پنجاب لوکل باڈی آرڈیننس ہے' وہ پاکستان لوکل باڈی آرڈیننس نہیں ہے۔ اب بات یہ ہے کہ جو پنجاب لوکل باڈی آرڈیننس ہے اس میں یہ کیا بات کر رہے ہیں کہ ہم نے اکٹھا کیا ہے' ہم consensus کر رہے ہیں۔ پھر دوسرے صوبوں سے پوچھ رہے ہیں' پھر ہم آگے جائیں گے۔ بات یہ ہے کہ یہی تو خرابی ہے' اس ملک کی بد قسمتی میں یہی تو point ہے کہ اس ملک میں اقتدار اعلیٰ ان Houses کے پاس نہیں ہے۔ اگر اقتدار اعلیٰ ان Houses کے پاس ہو تو پھر ان سب کو اکٹھا کرنے کی کیا ضرورت ہے؟ پھر سب کو مل کرکسی ایک کے سامنے جا کر سر نگوں ہونے کی کیا ضرورت ہے؟ یہی تو ہم ان سے کہتے ہیں کہ جب تک اس ملک میں جمہوریت کی طاقت کو تسلیم نہیں کیا جائے گا' جب تک اس ملک میں ان اداروں کو مضبوط نہیں کیا جائے گا اس وقت تک پھر آپ قانون سازی کرتے رہیں کہ یہاں پر وائس چانسلر کی جگہ پرو وائس چانسلر لگا دیں اور اس کے بعد کہیں کہ دیکھیں ہم یہ پرو وائس چانسلر amendment بل لائے ہیں اور انہوں نے اس میں کوئی ترمیم ہی نہیں دی۔ پولیس آرڈیننس' پنجاب پولیس آرڈیننس ہے۔ یہ ہاؤس اس کے اوپر پوری طرح سے اس بات کی jurisdiction رکھتا ہے کہ اس کو discuss کرے اور اس میں amendment لائے۔ اسی طرح سے لوکل باڈی آرڈیننس ہے۔ اب انہوں نے اس کو Schedule VI میں ایل۔ایف۔او کے ذریعے اوپر پھنسایا ہوا ہے اور اب یہ وہاں جا کر منتیں کر رہے ہیں کہ یہ روزمرہ کے حالات میں مناسب نہیں ہے' یہ چل نہیں سکتا۔ اب وہ صاحب جو اوپر بیٹھے ہیں وہ ان کی منتیں کب مانتے ہیں؟ کب یہ واپس آتے ہیں؟ ہم تو اس انتظار میں ہیں کہ یہ لیٹے ہوئے کب اُٹھ کر بیٹھتے ہیں؟ جب یہ بیٹھیں گے تو ہم انشاء اللہ تعالیٰ ان کے ساتھ بیٹھنے کو تیار ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر، رانا صاحب! میرا خیال ہے کہ لاء منسٹر صاحب نے جو بات کی ہے اس میں کافی

substance ہے کیونکہ کئی ایسی ترامیم کی گئی تھیں جب اسمبلیاں معرض وجود میں نہیں تھیں۔ اس وقت اگر ایک چیز ایکٹ میں لائی گئی ہے تو اس کو درست کرنے کے لئے اسمبلیوں کے ذریعے discuss کر کے پھر اس کو discuss کیا جا رہا ہے اور وہ فرما رہے ہیں کہ جیسے آپ چاہ رہے ہیں ویسے ہو گا لیکن بجائے لڑنے کے افہام و تفہیم سے اس کو راہ راست پر لائیں گے اور اس سے آپ کی اسمبلیاں اور جمہوریت مضبوط ہو گی کیونکہ لڑنے سے اسمبلیاں مضبوط نہیں ہوں گی۔

رانا ثناء اللہ خان: یہ بات اسمبلی کے اختیار میں ہے کہ یہاں پر discussion ہو۔۔۔۔

وزیر مواصلات و تعمیرات: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی!

وزیر مواصلات و تعمیرات: شکریہ۔ جناب سپیکر! میں یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ ایک amendment کے بارے میں بات ہو رہی تھی۔ ہم ٹریک سے ہٹ گئے ہیں۔ اس بزنس کو جاری رکھا جائے کیونکہ ٹریک سے ہٹ کر کافی باتیں ہو چکی ہیں۔ بزنس کو جاری و ساری رکھا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: We are coming down to that اور وہ میرا خیال ہے کہ pending ہو چکی ہے۔ already discuss ہو چکا ہے۔ آپ نے بھی agree کیا ہے اور انہوں نے بھی agree کیا ہے۔

وزیر خوراک: جناب سپیکر! ان کا موقف آپ نے سنا ہے۔ اس کو آپ pending فرما دیں۔ کیا آپ نے اس کا فیصلہ کر دیا ہے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: ہم نے اس کو pending کر دیا ہے۔ agreement کے ساتھ pending کر دیا ہے۔

مسودہ قانون (ترمیم) پنجاب بورڈ آف ٹیکنیکل ایجوکیشن

مصدرہ 2004

MR DEPUTY SPEAKER: We are coming down to the next thing. The Punjab Board of Technical Education (Amendment) Bill 2004 (Bill No. 14 of 2004) Ch Asghar Ali Gujjar, Mr Arshad Mehmood Baggu, Dr Syed Waseem Akhtar, Ch Muhammad Shaukat, Mrs Tahira Munir and Miss Zaib -un-Nisa Qureshi. Dr Syed Waseem Akhtar may move it.

جناب جہانزیب امتیاز گِل، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر، میں آپ کو ابھی ٹائم دیتا ہوں۔ پلیز چلنے دیں۔

جناب جہانزیب امتیاز گِل، میری ایک بات سن لیں۔ میں نے اس پر تقریر تو نہیں کرنی۔ صرف ایک چیز highlight کرنی ہے----

جناب ڈپٹی سپیکر، دیکھیں۔ یہ پرائیویٹ ممبرز Bills ہیں۔ ان کو تو آپ پاس ہونے دیں۔ یہ اہم Bills ہیں۔ پوائنٹ آف آرڈر تو ہمیشہ ہوتے رہتے ہیں۔ میں ابھی آپ کو ٹائم دیتا ہوں۔ ان کو move کر لینے دیں۔

DR SYED WASEEM AKHTAR: Sir, I move

> "That leave be granted to introduce the Punjab Board of Technical Education (Amendment) Bill 2004."

MR DEPUTY SPEAKER: The motion moved is.

> "That leave be granted to introduce the Punjab Board of Technical Education (Amendment) Bill 2004"

MINISTER FOR INDUSTRIES: I oppose it, Sir.

MR DEPUTY SPEAKER: Dr Syed Waseem Akhtar!

ڈاکٹر سید وسیم اختر، جناب سپیکر! یہ جو اپوزیشن کی طرف سے بل آتے ہیں اس کے حوالے سے کافی باتیں یہاں پر آ چکی ہیں۔ اس میں ہمارا مقصد یہ ہوتا ہے کہ جو بھی مشکلات سرکاری ملازمین face کر رہے ہیں، جو بھی مشکلات عوام کو درپیش ہیں۔ ظاہر ہے کہ یہ قوانین انسانوں نے بنائے ہیں اور ضروری نہیں ہے کہ جو قوانین بنائے جائیں اس کے اندر بالکل کوئی خلاح نہ ہو۔ ظاہر ہے کہ اس میں کمیاں و کمزوریاں رہ جاتی ہیں۔ پھر ہوتا یہ ہے کہ جیسے جیسے وقت گزرتا رہتا ہے، نئے نئے معاملات سامنے آتے رہتے ہیں۔ اس بات کی ضرورت ہوتی ہے کہ نئے حالات و واقعات کے تحت قوانین کو تبدیل کیا جائے اور اس میں ترمیم لائی جائے تاکہ معاملات ٹھیک ٹھاک طریقے سے چل سکیں۔ ملازمین اور عوام کو اس میں کوئی نقصان نہ ہو۔ یہ جو amendment ہم نے اس حوالے سے دی ہے یہ بڑی مثبت سی amendment ہے اور ابھی

بھی بڑی تفصیل کے ساتھ ہاؤس میں بات ہو رہی تھی۔ جس طرح ابھی احسان اللہ وقاص صاحب نے بھی کہا تھا کہ وزیراعلیٰ صاحب نے جب یہاں پر حلف لیا تھا تو انہوں نے یہاں on the floor of the House یہ باتیں کہی تھیں کہ ہم اپنی committees کو active کریں گے۔ اب اگر ہم نے ایک چیز بہت ہی غور و خوض کے بعد ہاؤس کے اندر introduce کی ہے اور اگر یہ Select Committee کے پاس چلی جائے گی تو اس میں کون سی قیامت آ جائے گی؟ اس کمیٹی کے اندر بھی ان کی اکثریت ہے لیکن وہاں دس آدمی بیٹھیں گے اس پر بات چیت ہو گی 'ڈیپارٹمنٹ بھی موجود ہو گا' لاء ڈیپارٹمنٹ کی نمائندگی بھی ہو گی' اسمبلی کے ایک دو افسران موجود ہوں گے اور وہاں پر معاملہ thrash out ہو گا۔ کیونکہ وہاں بل کی ترمیم پر ایک ایک بات بڑی تفصیل سے ہو گی اور یقیناً اس بل میں بہت سے نئے نکات بھی کمیٹی میں آئیں گے اس لئے میں سمجھتا ہوں کہ وزیر صاحب نے اس کو خواہ مخواہ "No" کر دیا ہے۔ ان سے پوچھ لیا جائے اور میرے خیال میں اب اگر آپ دوبارہ ان سے پوچھیں گے تو یہ "ہاں" کر دیں گے لہذا یہ بل سلیکٹ کمیٹی کے پاس refer کر دیا جانا چاہئے۔

سید احسان اللہ وقاص، جناب سپیکر! میں بھی اس بل کا co-mover ہوں۔ چونکہ میرے تین بل ہو گئے تھے چوتھے میں ٹیکنیکلی میرا نام نہیں آ سکا لیکن مجھے بات کرنے کا موقع ملنا چاہئے۔ گزارش یہ ہے کہ اس میں ہم نے دو ترامیم دی ہیں۔ میں on the floor of the House یہ بات کہہ رہا ہوں کہ سیکرٹری انڈسٹری نے مجھے ٹیلی فون کیا اور میرا شکریہ ادا کیا کہ ہم نے ایک اچھی ترمیم اسمبلی میں پیش کی ہے۔ انہیں ایک reservation تھی وہ یہ سمجھتے تھے کہ TEVTA آرڈیننس آنے کے بعد یہ بل غیر موثر ہو چکا ہے۔ میں نے ان سے گزارش کی کہ جب تک یہ repeal نہیں کیا جاتا اس وقت تک یہ غیر موثر نہیں ہو سکتا۔ اب ہم نے اس میں صرف دو ترامیم دی ہیں ایک ترمیم تو وہی ہے جو آئین کے آرٹیکل 105 کے تحت ہے جس میں اختیارات ہم جناب وزیر صاحب اور وزیراعلیٰ صاحب کو دلانا چاہتے ہیں یہ اختیارات پہلے گورنر صاحب کے پاس چلے گئے تھے۔ ہمارے وزیر تعلیم صاحب روزانہ ترامیم move کرتے ہیں کہ فلاں یونیورسٹی میں وزیراعلیٰ کا اختیار بحال کیا جائے۔ ہم نے تو وزیراعلیٰ کا اختیار بحال کرنے کی کوشش کی ہے یہ خود بھولے ہوئے تھے ہم نے ان کو یاد کرایا ہے کہ وزیر اعلیٰ کا اختیار اس ادارے میں بھی بحال کروائیں۔ یہ کام ان کو کرنا چاہئے تھا جو ہم نے کیا ہے۔ ہم یہ سمجھتے ہیں کہ اس ہاؤس کا سربراہ قائد ایوان

ہے اور اس کے تمام اداروں میں اختیارات بحال ہونے چاہئیں۔ دوسری چیز جس کی ہم نے گزارش کی ہے کچھ چھوٹی چھوٹی چیزیں ہیں کہ جس کی ہم نے اصلاح کرنے کی کوشش کی ہے۔ کنٹرولنگ اتھارٹی بحال کرانے کی کوشش کی ہے۔ میں وزیرِصنعت سے گزارش کروں گا کہ وہ اپنے محکمے کے بارے میں سوچیں کیونکہ سارا صوبہ TEVTA کی وجہ سے پریشان ہے اور ہم یہ اتھارٹی ختم کرانا چاہتے ہیں۔ ہم یہ بھی چاہتے ہیں کہ یہ ادارے براہ راست آپ کی منسٹری کے تحت چلیں اور آپ ان کو مستحکم کریں۔ جناب رانا ثناء اللہ خان صاحب نے ایک گھنٹہ تقریر کر کے یہ بتایا تھا کہ TEVTA کے اندر کیا ہو رہا ہے؟ میں یہ عرض کر رہا ہوں کہ وہی چیزیں جو یہاں پر under discussion آتی ہیں اگر ہم ان کو قانونی شکل میں لانا چاہتے ہیں تو اس پر اعتراض نہیں کرنا چاہئے میں درخواست کروں گا کہ اس ترمیم کو منظور کرتے ہوئے سلیکٹ کمیٹی یا سٹینڈ نگ کمیٹی کو بھیجا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر، طاہرہ منیر صاحبہ اس میں آپ کی بھی ترامیم ہیں۔ آپ فرمائیں۔

محترمہ طاہرہ منیر، شکریہ جناب سپیکر! اس میں دو ترامیم کی گئیں ہیں یہ عوام کی فلاح کے لئے ہیں اور اس سے بہت سے لوگوں کو فائدہ پہنچے گا۔ جس طرح وزیراعلیٰ صوبے کے ایگزیکٹو ہوتے ہیں اسی طریقے سے ہم چاہتے ہیں کہ یہ جو نظام ہے وہ چلتا رہے اور گورنر اس کو ڈیل نہ کریں۔ یہ دونوں ترامیم بہت فائدہ مند ہیں لہذا آپ ان کو منظور فرمائیں۔ شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر، جناب ارشد محمود بگو صاحب!

جناب ارشد محمود بگو، جناب سپیکر! یہ ویسٹ پاکستان آرڈیننس 1962 میں بنا تھا جب اس ملک میں بدقسمتی سے پہلا مارشل لاء جو 1958 میں ایوب خان کے دور میں لگا تھا یہ اس کے بعد قانون بنا تھا۔ ٹیکنیکل ایجوکیشن کا محکمہ پہلے محکمہ تعلیم ہی کے اندر تھا لیکن پتا نہیں کون سی ناگزیر وجوہات کی بناء پر اس کو ایک ایسے آدمی کے سپرد کر دیا جو ہمارے فاضل منسٹر کے بھی اندر نہیں ہے۔ جس کا نام سکندر مصطفیٰ ہے وہ ان کے اندر نہیں ہے۔ وہ ناں تو ان کی بات مانتے ہیں وہ سوائے وزیراعلیٰ کے کسی کی بھی بات نہیں مانتے۔ ہم نے کوشش کی ہے اور ابھی اس کی سمری گئی ہے پتا نہیں وہ بدلتا ہے یا نہیں؟ اس میں ہم نے جو تجویز کیا ہے ابھی وزیر قانون صاحب نے بھی کہا ہے کہ محکمے کو مشکلات پیش آرہی ہیں

چونکہ یہ 1962 میں بنا تھا جب مارشل لاء تھا۔ اس وقت اسمبلی موجود نہیں تھی ہم نے گورنر کی جگہ یہ کہا ہے کہ کیونکہ آئین یہ کہتا ہے کہ 105 کے تحت گورنر اس بات کا پابند ہے کہ وہ وزیراعلیٰ سے advice لے اور اس کے بعد وہ کوئی کام کر سکتا ہے۔ ہم نے اس میں یہ ترمیم دی ہے۔ دوسری یہ کہ اگر کسی کے خلاف اتھارٹی کوئی ایکشن لینا چاہتی ہے تو جب تک اس کی personal hearing نہ کرے اس کو سن نہ لے اس وقت تک اس کے خلاف چارج شیٹ نہ بنائی جائے۔ہماری یہ دو چھوٹی چھوٹی ترامیم ہیں۔ میرا خیال ہے کہ اس میں نہ تو ٹیکنیکلی نہ اخلاقی طور پر اور نہ کسی اور وجہ سے ان کو اعتراض ہو سکتا ہے کیونکہ ہم نے تو اس صوبے کے چیف ایگزیکٹو کو اور اس اسمبلی کے قائد ایوان کی supremacy کو قائم کرنے کے لئے یہ ترامیم دی ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر، جی، وزیر صنعت!

وزیر صنعت، جناب سپیکر! کل میں احسان اللہ وقاص صاحب سے ملا تھا میں نے ان کو یہ سارا دکھایا تھا کہ یہ جو ترامیم پیش کرنا چاہتے ہیں ان کا کوئی فائدہ نہیں ہے۔ میں نے ان کو پوری تفصیل بتائی تھی کہ TEVTA Ordinance 1999 کے عمل میں آنے سے پہلے بورڈ آف ٹیکنیکل ایجوکیشن دفعہ 11 کے تحت گورنر کے پاس تھا لیکن TEVTA Ordinance 1999 کے آنے کے بعد دفعہ 2-4 کے تحت بورڈ آف ٹیکنیکل ایجوکیشن کے کنٹرول کے تحت ٹیوٹا ایک اتھارٹی بنائی گئی ہے اس کے تحت گورنر کے پاس اب یہ اختیارات نہیں رہے ہیں۔ گورنر صاحب وزیراعلیٰ صاحب کا حکم ماننے کے پابند ہیں اس لئے اس ترمیم کی ضرورت نہیں ہے ۔ احسان اللہ وقاص صاحب نے یہ بھی کہا تھا کہ وہ اس معاملے میں میرے ساتھ بیٹھنا چاہتے ہیں اور discuss کرنا چاہتے ہیں تو میں نے کہا تھا کہ مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے آپ ہمارے ساتھ آ جائیں ہم بیٹھ کر اس کو discuss کر لیتے ہیں اگر مشترکہ طور پر بل آ سکتا ہے تو مشترکہ طور پر لے آئیں گے۔ شکریہ

جناب تنویر اشرف کائرہ، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر، جی، فرمائیں!

جناب تنویر اشرف کائرہ ، شکریہ۔ جناب سپیکر! میں راجہ صاحب کی خدمت میں اور ریکارڈ کی درستی کے لئے بتانا چاہتا ہوں کہ ہماری پاکستان پیپلز پارٹی کے اس ایجنڈا پر دو بل ہیں۔ راجہ صاحب نے فرمایا ہے کہ ہماری participation نہیں ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر، یہ بات ہو چکی ہے آپ تشریف رکھیں۔

جناب جہانزیب امتیاز گل، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر، آپ تشریف رکھیں۔ ایک ہی issue پر بار بار بات ہو چکی ہے۔ میں اس کی اجازت نہیں دوں گا۔

جناب جہانزیب امتیاز گل، جناب سپیکر! آپ میری بات تو سنیں۔ یہ relevant ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر، جی،فرمائیں!

وزیر قانون و پارلیمانی امور ، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر، جی،فرمائیں!

وزیر قانون و پارلیمانی امور ، جناب سپیکر! میں پھر اسی بات کو دہراؤں گا۔ rules and regulations کی بات ہوتی ہے۔ ایک بل under consideration ہے آپ question put کرنے لگے تھے۔ اگر اس بل سے متعلق کوئی بات ہے تو میں سمجھتا ہوں کہ انہیں جتنا مرضی ٹائم دیں لیکن اگر اس بل سے متعلق بات نہیں ہے تو انہیں floor نہ دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر، میں نے انہیں یہی کہا ہے۔

جناب جہانزیب امتیاز گل، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر، جی،فرمائیں!

جناب جہانزیب امتیاز گل، جناب سپیکر! راجہ صاحب کا ہم بہت احترام کرتے ہیں۔ ابھی انہوں نے بہت سی چیزیں highlight کیں کہ ہم بیٹھ جاتے ہیں، کھڑے ہو جاتے ہیں۔ بات یہ ہے کہ بیٹھنے اور کھڑے ہونے سے کوئی فرق نہیں پڑتا۔ لوکل گورنمنٹ کی سٹینڈنگ کمیٹی کو 17 مہینے ہو چکے ہیں تو یہ

اس کا الیکشن تو کروا نہیں سکے۔ مجھے on the floor of the House بتائیں کہ what is the reason?

وزیر قانون و پارلیمانی امور، جناب سپیکر! یہ بالکل irrelevant ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ اس روّیے کو ختم کرنا ہو گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر، میں نے پہلے کہا کہ I have already given my decision

جناب جہانزیب امتیاز گل، جناب سپیکر! بات یہ ہے کہ

If he does not have any answer then why he is loosing his temper He should simply deny

(قطع کلامیاں)

جناب ڈپٹی سپیکر، No cross talks please. Let me decide that. میں نے آپ کو فلور دیا تھا لیکن آپ کا یہ پوائنٹ آف آرڈر نہیں بنتا

Please sit down. This is nothing to do with same When a decision is given by the Chair, it should be accepted This is no way, I have given you the floor and I have given my decision Please, no cross talk I have even told the Minister not to cross talk and as told you as well.

(قطع کلامیاں)

رانا آفتاب احمد خان، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر، جی رانا صاحب!

رانا آفتاب احمد خان، جناب سپیکر! یہاں پر لوکل گورنمنٹ آرڈیننس اور پولیس آرڈیننس کی بات ہو رہی تھی۔ آپ دیکھیں کہ رانا ثناء اللہ نے بڑی valid بات کی تھی کہ This is a Provincial subject and under the Constitution, Provincial autonomy کی بھی بات کرتے ہیں اور جو Laws refer ہونے ہوتے ہیں to the Standing Committee جہانزیب گل has very rightly

pointed out کہ اس کی کمپوزیشن کے بعد اس کا نہیں ہوا۔ پھر Is there any other place in the Province where such issues can be raised یہ issue بڑا important تھا کہ جو آپ کا صوبائی معاملہ ہے۔ آپ کو اس کی permission کے لئے فیڈرل گورنمنٹ کے پاس جانا پڑتا ہے اور جو جس کو refer ہونا ہے The committee can be referred a matter from the Assembly جس کمیٹی کی composition پوری نہیں ہے تو اس پر بات ہوئی ہے You should kindly take some decision اس کو آپ rule out کر رہے ہیں This is pointing out of an irregularity یا جو چیز ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: یہ They have not opposed in sending that to the Standing Committee and they have just said.. کہ افہام و تفہیم سے جو بات ہو گی It would be final

رانا آفتاب احمد خان: جناب سپیکر! سٹینڈنگ کمیٹی اگر 17 ماہ میں مکمل نہیں ہو سکتی What good can you expect from that Committee of the Government

رانا ثناء اللہ خان: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی رانا صاحب!

رانا ثناء اللہ خان: جناب سپیکر! میں پوائنٹ آف آرڈر پر آپ کی توجہ اس جانب مبذول کروانا چاہتا ہوں کہ وزیر قانون صاحب نے فرمایا تھا کہ کارروائی رولز کے مطابق ہونی چاہئے۔ یہ جو محترم احسان اللہ وقاص نے amendments پیش کی ہیں۔ پہلے تو میں آپ کی توجہ اس جانب مبذول کروانا چاہوں گا کہ وزیر موصوف کو ان amendments کے متعلق پتا ہی نہیں تھا کہ میں نے ان کو oppose کرنا ہے کہ نہیں تو ڈپٹی سیکرٹری legislation نے انہیں اشارہ کرکے کہا کہ آپ اسے oppose کریں۔ پھر انہوں نے اٹھ کر اسے oppose کیا۔ اب اس کے بعد انہوں نے mover کے دلائل کے جواب میں جو فرمایا ہے کہ یہ رولز ہیں کہ انہیں ان amendments کے متعلق بات کرنی چاہئے تھی لیکن انہوں نے ان دونوں amendments کا ذکر تک نہیں کیا کہ ان amendments کی مخالفت یا میں نے اس کو oppose کیوں کیا ہے؟ اب ان میں ایک amendment تو صرف یہ ہے کہ گورنر کو

وزیراعلیٰ کی جگہ پر replace کر رہے ہیں جس طرح کہ انہوں نے اس سے پہلے میرا خیال ہے کہ 20 جگہ پر legislate کیا ہے۔ یہ rightly وہی بات ہے کہ

"as the Governor of the Province act and is bound under Article 105 of the Constitution of Islamic Republic of Pakistan."

کی کلاز 12 میں amendment کی ہے۔ اس کے بعد دوسری یہ ہے کہ

The controlling authority may of his own motion or otherwise call and examine the record of any proceeding in which an order has been passed by an authority for the purpose of satisfying himself as the correctness, legality or propriety of any thing.

اب وہ ان amendments کو پڑھ کر یہ بتا دیں کہ جناب اس بات کو oppose کس لئے کر رہا ہوں؛ انہیں یہ پتا ہی نہیں کہ بل کیا ہے؛ اور amendments کیا ہیں اور میں نے کس بات کو oppose کرنا ہے اور انہوں نے آخر بات کیا کی ہے؟ کہ وہی' کہ ٹھیک ہے۔ جی' ہمارے ساتھ بیٹھ جائیں۔ یعنی یہ ایسے لوگ ان ہاؤسز میں آگئے ہیں کہ جو شروع دن سے مک مکا پر تلے ہوئے ہیں۔ اب رولز پر بھی ان کے ساتھ مک مکا کر لیں۔ اب جب یہ اس بل پر ان amendments پر بیٹھ کر بات کرنے کو تیار ہیں تو وہ سٹینڈنگ کمیٹی جو اس ڈیپارٹمنٹ سے متعلق ہے وہ کس لئے ہے؟ یہ اس کو refer کیوں نہیں کرواتے اور وہاں پر بیٹھ کر بات کر لیں جو ایک مناسب اور قانونی طریقہ کار ہے۔ انہوں نے in fact رولز کے مطابق اس بل کو oppose نہیں کیا۔ انہوں نے ان amendments کو oppose نہیں کیا' انہوں نے صرف یہ کہا ہے کہ میں ان پر بات کرنے کو تیار ہوں لیکن یہ کہتے ہیں کہ ہم باہر بیٹھ کر بات کریں گے جبکہ رولز یہ کہتے ہیں کہ سٹینڈنگ کمیٹی میں بیٹھ کر بات کریں اس لئے اس بات کا آپ نوٹس لیں اور اس بل کو متعلقہ سٹینڈنگ کمیٹی کو refer کریں۔

وزیر صنعت، جناب سپیکر! پہلی بات تو یہ تھی کہ جب انہوں نے شروع میں بل پڑھا تو اس وقت مجھے یہ نہیں پتا چلا تھا کہ یہ پہلا بل جو دیا ہے اس کا فیصلہ ابھی ہونا ہے یا نہیں جو آپ نے کمیٹی کے سپرد کر

دیا تھا؟ (نعرہ ہائے تحسین)

لیکن اس وقت فوری طور پر پتا چلا کہ وہ پہلا بل جس پر آپ نے ووٹنگ کروائی تھی وہ کمیٹی کے سپرد ہو گیا ہے۔ اس کے پڑھنے کے بعد فوری میں نے جو جواب دیا کیونکہ اس کے بارے میں مجھے پوری طرح معلومات تھیں کہ میں نے اس بل کو oppose کرنا ہے کیونکہ وجہ یہ تھی کہ میں نے احسان اللہ وقاص صاحب کو یہ بتا دیا تھا اور یہ میرے پاس آئے تھے تو میں نے انہیں بتایا تھا کہ میں نے اس بل کو oppose کرنا ہے اور اس کی وجہ کیا ہے؟ یہ معزز ممبران پنجاب اسمبلی نے بورڈ آف ٹیکنیکل ایجوکیشن آرڈیننس مجریہ 1962 میں ترمیم کے لئے بل پیش کیا ہے جس کی رو سے وہ اس آرڈیننس میں دفعہ 12 کے آخر میں ایک سب سیکشن 7 لانا چاہتے ہیں اور ایک اضافی سیکشن 12 A---

جناب ارشد محمود بگو، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر، جی' بگو صاحب!

جناب ارشد محمود بگو، جناب سپیکر! انہوں نے کہا ہے کہ مجھے پتا ہے کہ میں نے کیا جواب دینا ہے تو یہ جو تحریر پڑھ رہے ہیں ویسے تو یہ پڑھنا درست نہیں ہے کیونکہ رولز کے مطابق یہ نہیں پڑھ سکتے۔ یہ ان کا جواب نہیں ہے بلکہ یہ تو ڈیپارٹمنٹ کا جواب پڑھ رہے ہیں تو میں ان سے درخواست کروں گا کہ یہ کہتے ہیں کہ میری احسان اللہ وقاص صاحب جو کہ mover ہیں سے discussion ہوئی ہے تو اس بل کے متعلق ان کو definitely پتا بھی ہو گا اور بریفنگ بھی لی ہو گی تو برائے مہربانی یہ اوپر سے دیکھ کر نہ پڑھیں کیونکہ رولز کے مطابق یہ نہیں پڑھ سکتے۔ یہ اپنی کوئی بات کہیں کہ یہ کیا کہنا چاہتے ہیں؟

وزیر صنعت، جناب سپیکر! اس سلسلے میں سیکشن کی دفعہ تو مجھے زبانی یاد نہیں ہے لیکن جو صحیح چیزیں ہیں----

جناب ارشد محمود بگو، جناب سپیکر! یہ بے شک وہ سیکشن چھوڑ دیں ویسے brief پڑھ دیں صرف brief بتا دیں؟

ڈاکٹر سید وسیم اختر، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر، جی' ڈاکٹر صاحب!

ڈاکٹر سید وسیم اختر، جناب سپیکر! گزارش یہ ہے کہ جو بحث اس وقت ہاؤس میں ہو رہی ہے یہ سٹینڈنگ کمیٹی میں بھی ہو سکتی ہے اور وہ جو کہہ رہے ہیں کہ مجھے یہ معلوم نہیں ہے وہ معلوم نہیں ہے تو وہاں یہ ساری باتیں تفصیل کے ساتھ thrash out ہوں گی اسی لئے ہم آپ سے یہ درخواست کرتے ہیں اور ساری باتیں آپ کے سامنے آ گئی ہیں اور یہ بڑی positive amendment ہے۔ برائے مہربانی آپ اپنے اختیارات استعمال کر کے اسے سلیکٹ کمیٹی کو refer کر دیں تاکہ وزیر صاحب بھی مشکل سے نکلیں کیونکہ یہاں پر ان کی بار بار بے عزتی ہو رہی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر، ڈاکٹر صاحب! میں آپ کو ایک چیز واضح کر دوں۔ بات وہی ہے جو آپ کی بن رہی ہے ورنہ یہ جو یہاں لکھا ہوا ہے کہ اگر وزیر oppose کرتا ہے اور میں ووٹنگ کرا دیتا ہوں تو وہ ختم ہو جاتی ہے۔ یہ چیز آپ کے حق میں جارہی ہے جو چیز آپ کے حق میں جارہی ہے اس کو آپ کیوں غلط طرف لے جا رہے ہیں؟ اگر فرض محال ایک چیز pending کر دی گئی ہے اور pending کرنے کا مطلب یہی ہے کہ اگر آپ کا آپس میں سمجھوتہ ہوجاتا ہے اور بات بن جاتی ہے تو اس کو پھر Standing Committee کو refer کیا جائے گا۔ میرے خیال میں حکومتی بنچز بھی یہ چاہتے ہیں کہ یہ kill نہ ہو اور آپ بھی یہی چاہتے ہیں۔ جی' وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور، جناب سپیکر! گزارش یہ ہے کہ اگر اس میں ہم قواعد و ضوابط کے مطابق جائیں تو جو آپ نے فرمایا وہ بالکل درست ہے۔ ایک معزز رکن نے ایک بل پیش کیا' وزیرموصوف نے اس کو oppose کیا۔ معزز رکن نے اپنا اظہار خیال کیا وزیر نے اپنا point of view دیا اب اصولی طور پر آپ نے اسے ہاؤس کے سامنے put کرنا ہے اور ہاؤس کی رائے لینی ہے اگر ہاؤس اس بات کی اجازت دے گا تو یہ Standing Comunitee کو refer ہو جائے گا اگر ہاؤس اجازت نہیں دے گا تو یہ kill ہو جائے گا۔ لیکن جیسا آپ فرمارہے ہیں اور معزز اراکین نے بھی بارہا اس بات کا اعادہ کیا ہے کہ کمیٹی کے پاس جانے دیں اور میں پھر اپنی اس بات کو دھرانا چاہتا ہوں کہ خدا کے لئے اس تاثر کو ختم کیا جائے میں پھر اپنی بات وہاں سے کرنا چاہوں گا کہ جب ہم بیٹھنے کی بات کرتے ہیں تو ہمارا قطعی طور پر یہ مقصد نہیں ہوتا کہ ہم کوئی راہ فرار اختیار کر رہے ہیں بلکہ ہمارا مقصد یہ ہوتا ہے کہ شائد کوئی

positiveبات نکل آئے اور جو آپ کی طرف سے کوئی مثبت بات آئی ہو اس سے ہم اتفاق کریں اور اس کو ہم انا کا مسئلہ نہ بنائیں۔ اب بھی ہم آپس میں colleague ہیں اور یہاں پر اس روایت کو جنم دینا چاہتے ہیں تو ہمیں consensus کے ساتھ آگے چلنا چاہئے۔ بے شک آپ اس کو کمیٹی کے سپرد کر دیں ہمیں کوئی اعتراض نہیں ہے۔ لیکن جس طرح چودھری ظہیر صاحب نے فرمایا کہ اکثریت کے باوجود اگر ہم اس کو kill کروانا چاہتے تو یہ ہوسکتی تھی لیکن ہم اس کو kill نہیں کروانا چاہتے آپ اس کو کمیٹی میں بھیج دیں۔ شکریہ

ڈاکٹر سید وسیم اختر، جناب سپیکر! انہوں نے کہا ہے کہ اس کو کمیٹی میں بھیج دیں۔ انہیں کوئی اعتراض نہیں ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر، ٹھیک ہے اسے کمیٹی کے سپرد کیا جاتا ہے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جی، ڈاکٹر سید وسیم صاحب آپ اپنی تحریک move کریں۔

DR SYED WASEEM AKHTAR: I introduce the Punjab Board of Technical Education Amendment Bill of 2004.

MR DEPUTY SPEAKER: The Punjab Board of Technical Education Amendment Bill 2004 has been introduced in the House under Rule 90 of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997. Under Rule 94, it is referred to the Standing Committee on Industries, Commerce and Investment with directions to submit its report within one month.

The House is adjourned till 10:00 a.m tomorrow.

INDEX

A	Issue No.	Page No.
AAMIR SULTAN CHEEMA, CHAUDHRY *(Minister for Irrigation)*		
ADJOURNMENT MOTION (Answer) regarding-		
-Reviewing the flat rates of water rate of Thal land	5	709
ABDUL ALEEM SHAH, SYED		
CONDOLENCE ON-		
-Demise of Moulana Mufti Shamzai	4	439
ABDUL GHAFOOR KHAN, CHAUDHRY		
PRIVILEGE MOTION regarding-		
-Insulting attitude of officers of Revenue Department with Member of Assembly	4	532
ABDULLAH YOUSAF WARRAICH, CHAUDHRY *(Parliamentary Secretary for Law)*		
-Leave of absence	5	690
REPORT regarding- *(Submitted in the House)*		
-The Punjab Private Security Companies Regulations and Control (Amendment) Bill 2004 by Standing Committee on Home	1	122
ABIDA JAVID, MRS		
DISCUSSION ON-		
-Law and order situation	3	423
ADJOURNMENT MOTIONS regarding-		
-Apprehension of failure of children's surgical machinery at Victoria Hospital Bahawalpur	4	547
-Availability of drinking water to the public of Faisalabad	3	374
-Collection of excessive fee in Government Medical Colleges under self Finance Scheme	1	132
-Construction of overhead and underway bridges at railway gates of Bahawalpur city	4	541
-Corruption of L.D.A Officers for illegal constructions in Shah Alam Market	1	137
-Delay in the construction of overhead bridge over Multan Road Railway lines Bahawalpur	5	722
-Delay in the construction of underpass on Samasatta Railway lines, Bahawalpur	5	716
-Delay in the presentation of the Annual Report of 2003 of Bait-ul-Mal	2	249
-Difficulties faced by private school students in taking examination	4	552
-Excessive pesticide spray on vegetables and fruits	3	373
-Illegal detention of Member of the Assembly in Police Station Saddar Bahawalpur	2	252
-Illegal possession over Government property in Faisalabad by unauthorized occupants *(... Contd.)*	5	703
-Illegal possession over state property by occupant group *(... Contd.)*	1	122
-Increase in admission fee of Secondary Education Boards	4	548
-Insulting behaviour of SHO and DSP of Police Station Shakar Garh with the Member of the Assembly	2	250
-Reviewing the flat rates of water rate of Thal land	5	707
AFSHAAN FAROOQ, MRS		
-Leave of absence	5	695
AFTAB AHMAD KHAN, RANA		
ADJOURNMENT MOTION regarding-		
-Corruption of L D A Officers for illegal constructions in Shah Alam Market	1	137
CALL ATTENTION NOTICE regarding-		
-Steps taken by Government on killing children in the adjacent area of Muridkay	2	247
DISCUSSION ON-		
-Law and order situation	3	423
-The Punjab Education Foundation Bill, 2003 *(...Contd.)*	1	145,149

	Issue No.	Page No.
QUESTIONS regarding-		
-Construction of paved water courses under water management *(Question No 190*)*	3	278
-Discrimination in transfers in Excise & Taxation Department *(Question No 4669*)*	1	100
-Separating Agriculture Research Investigation Department from University *(Question No. 271*)*	3	281
AGENDA-		
-For the session held on 26th May, 2004	1	3
-For the session held on 27th May, 2004	2	155
-For the session held on 28th May, 2004	3	275
-For the session held on 31st May, 2004	4	433
-For the session held on 1st June, 2004	5	631
AGRICULTURAL MARKETING DEPARTMENT		
QUESTION regarding-		
-Appointment of chairman and members of market committee District Lahore *(Question No. 418*)*	3	290
AGRICULTURE DEPARTMENT		
QUESTIONS regarding-		
-Budget of District Government Pakpattan for agriculture *(Question No. 1770)*	3	321
-Construction of paved and unpaved water courses in PP-95 Gujranwala *(Question No. 2061*)*	3	322
-Construction of paved water courses under water management *(Question No 190*)*	3	278
-Construction of water course of Moga No 44774/R of Okara *(Question No 2298*)*	3	329
-Construction of water courses of irrigation in the Province *(Question No. 1063*)*	3	319
-Detail of members, staff and officials of market committees of District Jhelum *(Question No. 2287*)*	3	326
-Detail of posts and promotions of Adoptive Research Farm of cotton *(Question No. 2065*)*	3	323
-Detail of present Chairman, its selection and staff of market committee Lodhran *(Question No 2661*)*	3	343
-Detail of staff appointed for eradication of fake agricultural medicines in District Multan *(Question No 2754*)*	3	350
-Detail of terminated employees of Agricultural Department *(Question No 2097*)*	3	309
-Detail of the Government steps against corruption of the officials of the Agricultrue Department Depalpur *(Question No. 2980*)*	3	356
-Detail of the staff, contracts and development works at Bagh-e-Jinnah Lahore *(Question No 2208*)*	3	324
-Detail of the staff recruited for research on date palms at Bahawalpur *(Question No 2206*)*	3	315
-Detail of the tender for buying tyres and tubes for Agriculture Department *(Question No. 2758*)*	3	351
-Detail of transport and reduction of powers of officers of Ayoob Research Institute Faisalabad *(Question No. 2638*)*	3	340
-Detail of use of vehicles by officers of Provincial Irrigation Department *(Question No 2098*)*	3	311
-Detail of vacant posts and appointments in Punjab Seed Cooperation *(Question No. 2772*)*	3	354
-Details of TA/DA, vehicles and the expenses of Ayoob Research Institute, Faisalabad *(Question No. 178)*	3	368
-Details of the member of market committee District Jhelum *(Question No. 2290*)*.	3	328

	Issue No.	Page No.
-Details of the payment in the case of cash more than ten thousand rupees, Ayoob Research Institute, Faisalabad *(Question No 179)*	3	369
-Details of the staff, machinery and attached departments of Agriculture Department *(Question No. 2323*)*	3	330
-Government steps against fake agricultural medicines in Multan *(Question No. 2746*)*	3	349
-Improper posting of field officers in offices of agriculture Department Okara *(Question No. 154)*	3	364
-Issuance of conveyance allowance for residents of Ayoob Research Institute Residence Colony *(Question No 649*)*	3	306
-Number and other detail of fruit and grain markets in Tehsils Pattoki and Chunia District Kasur *(Question No 3018*)*	3	358
-Number of vegetable and grain markets and other details in Tehsil Chichawatni *(Question No. 2601*)*	3	337
-Performance of Yousaf Agriculture Farm *(Question No. 482*)*	3	296
-Posting of Assistant Director statistical in District Lodhran *(Question No 2662*)*	3	347
-Preparation of locally developed kinds of seeds *(Question No 1084*)*	3	320
-Problem of construction and transfer of vegetable and fruit market Wiharri *(Question No 2399*)*	3	332
-Problem of House Rent Allowance faced by Government employees spouses, Ayoob Research Institute of Faisalabad *(Question No 177)*	3	367
-Problem of pavement of water courses of Mauza Kharrak Tehsil Naushehra Wirkan Gujranwala *(Question No 2512*)*	3	336
-Problem of undue charges for Bulldozers of Agriculture Department Faisalabad *(Question No 3097*)*	3	363
-Provision of facilities in residential colony of Ayoob Research Institute Faisalabad *(Question No 648*)*	3	302
-Sanction of market committee Hujra Shah Muqeem and auction of shops *(Question No 2424*)*	3	334
-Separating Agriculture Research Investigation Department from University *(Question No. 271*)*	3	281
-Shifting problem of Sahiwal fruit and vegetable market *(Question No. 2710*)*	3	348
-Steps for eradication of fake agricultural medicines in District Toba Tek Singh *(Question No 2488*)*	3	335
AHSAN RAZA, RAI		
-Leave of absence	5	690
ALI ABBAS, MR		
QUESTIONS regarding-		
-Details of teachers on contract in Tehsil Kamonkay, payment of salary and other problems *(Question No 1312*)*	2	190
-Problem of pavement of water courses of Mauza Kharrak Tehsil Naushehra Wirkan Gujranwala *(Question No 2512*)*	3	336
-Upgradation of Girls High School Kot Hussain, Sheikhupura *(Question No 1236*)*	2	190
ALTAF HUSSAIN, CH		
-Leave of absence	5	698
AMAR USMAN ADIL, MR		
-Leave of absence	5	685
AMJID HAMEED KHAN DASTI, SARDAR		
-Leave of absence	5	693
ANJUM SULTANA, MRS		
QUESTIONS regarding-		
-Detail of the Government steps against corruption of the officials of the Agricultrue Department Depalpur *(Question No 2980*)*	3	356
-Improper posting of field officers in offices of agriculture Department Okara *(Question No. 154)*	3	364

	Issue No.	Page No.
-Sanction of market committee Hujra Shah Muqeem and auction of shops *(Question No. 2424*)*	3	334
ARMUGHAN SUBHANI, MR ***(Minister for Power)***		
-Leave of absence	5	691
ARSHAD MEHMOOD BAGGU		
BILL regarding-		
-The Punjab Office of the Ombudsman (Amendment) Bill, 2004 (Bill No. 10 of 2004) *(Submitted in the House)*	5	736
CONDOLENCE ON-		
-Demise of wife of Minister for Food Muhammad Iqbal, Chaudhry	1	55
DISCUSSION ON-		
-Law and order situation	4	590
POINTS OF ORDER regarding-		
-Collection of dues in educational institutions during Summer Holidays	5	698
-Provision of wheat to N W.F.P Province	1	13
QUESTIONS regarding-		
-Detail of terminated employees of Agricultural Department *(Question No. 2097*)*	3	309
-Detail of use of vehicles by officers of Provincial Irrigation Department *(Question No 2098*)*	3	311
-Details of the registered Trust Institutions and their registered property in District Sialkot *(Question No 2154*)*	4	636
-Difficulties faced by patients at Punjab Dental Hospital Lahore *(Question No 1756*)*	4	467
-Problem of irregularities and promotion of employees at Punjab Dental Hospital Lahore *(Question No. 1757*)*	4	472
-The present condition, objectives and entire property of registered Sahab-ud-Din Trust Sailkot *(Question No. 2155*)*	5	640
ASAD MUAZZAM, DR		
QUESTIONS regarding-		
-Detail of budget and Government steps for prevention of Hepatitis *(Question No. 1827*)*	4	478
-Details of the Health Department officers concerning the investigation of fake medicines *(Question No 1829*)*	4	479
ASGHAR ALI GUJJAR, CHAUDHRY		
ADJOURNMENT MOTIONS regarding-		
-Reviewing the flat rates of Abiana of Thal land.	5	707
PRIVILEGE MOTION regarding-		
-Receipt of bribe in the name of Asghar Ali Gujjar M P.A	1	112
QUESTIONS regarding-		
-Detail of posts and promotions of Adoptive Research Farm of cotton *(Question No 2065*)*	3	323
-Detail of recruitment of employees in Education Department *(Question No. 1479-A)*	2	199
-Detail of transfer of employees in September 2002 in District Layyah *(Question No. 1479*)*	2	198
-Details of medicines purchased for years 2001-03 by Health Department for District Layyah *(Question No. 224)*	4	512
SUPPLEMENTARY QUESTION regarding-		
-Funds of the Shah Gohar, Darbar spent on their Visitors	5	638
ASGHAR ALI QAISER, MALIK		
QUESTION regarding-		
-Transfer on the orders or recommendations of Nazim Faisalabad *(Question No. 1431*)*	2	196
ATTA MUHAMMAD KHAN MANEKA, MIAN		
-Leave of absence	5	S692

	Issue No.	Page No.
AUTHORITIES-		
-Of the House	1	5
AZMA ZAHID BOKHARI, MS		
DISCUSSION ON-		
-Law and order situation	3	420

B

BAIT-UL-MAL DEPARTMENT		
PRIVILEGE MOTION regarding-		
-Delay in submission of report of Bait-ul-Mal for the year 2003	3	371
BILAL ASGHAR, CH		
QUESTION regarding-		
-Steps for eradication of fake agricultural medicines in District Toba Tek Singh *(Question No 2488*)*	3	335
BILAL YASIN, MR		
QUESTIONS regarding-		
-Steps taken by Government on before hand disclosing paper of class 9th, Lahore Board *(Question No 232)*	2	233
-Steps taken by Government on mismanagement of the 9th class Board paper of Islamiat in Central Model School, Lower Mall, Lahore *(Question No 233)*	2	234
BILLS regarding-		
-Motion of the Bill 2004 passed by the House	4	558
-Superior College, Lahore Bill 2004, Minister for Law	4	590
-The Gift University Gujranwala Bill, 2004 *(Considered in the House)*	2	263
-The New Murree Development Authority (Amendment) Bill, 2004 (Bill No 19 of 2004) *(Submitted in the House)*	1	143
-The Principles of the Bill and need for amendments	4	560
-The Provincial Motor Vehicles (Amendment) Bill, 2004 (Bill No 17 of 2004) *(Submitted in the House)*	1	142
-The Punjab Board of Technical Eductaion (Amendment) Bill 2004	5	748
-The Punjab Council of the Arts (Amendment) Bill, 2004 *(Submitted in the House)*	5	723
-The Punjab Destitute and Neglected Childern Bill, 2004 (Bill No 15 of 2004) *(Submitted in the House)*	1	141
-The Punjab Education Foundation Bill, 2003 (...Contd.) *(Considered in the House)*	1	144
-The Punjab Essential Articles (Control) (Amendment) Bill, 2004 (Bill No 2 of 2004) *(Submitted in the House)*	5	725
-The Punjab Institute of Language, Art and Culture Bill, 2004 (Bill No 18 of 2004) *(Submitted in the House)*	1	142
-The Punjab Office of the Ombudsman (Amendment) Bill, 2004 (Bill No 10 of 2004) *(Submitted in the House)*	5	736
-The Punjab Private Security Companies (Regulation and Control) Amendment) Bill 2004 *(Considered in the House)*	4	558
-The Punjab Social Services Board (Amendment) Bill, 2004 (Bill No 16 of 2004) *(Submitted in the House)*	1	141
-The Superior College Lahore Bill 2004 *(Considered in the House)*	4	581
-The University of Management and Technology Lahore, Bill 2004 *(Considered in the House)*	4	564

C

CABINET-		
-Of the Punjab	1	6
CALL ATTENTION NOTICES regarding -		
-Detail of investigations regarding murder of Guard in Emanabad District Gujranwala *(Question No 172)*	4	518

	Issue No.	Page No.
-Killing of a man by ASI, Police Station City Lalamosa and steps taken by Government	2	242
-Steps taken by Government on killing children in the adjacent area of Muridkay	2	247
-Theft of cloth from Har Dev stop P.S Sadar Sheikhupura	4	514
CONDOLENCE ON-		
-Demise of Deputy Speaker's brother	3	404
-Demise of Moulana Mufti Shamzai	4	439
-Demise of wife of Minister for Food Muhammad Iqbal, Chaudhry	1	55

D

DILDAR AHMED CHEEMA, SARDAR		
-Leave of absence	5	686
DISCUSSION ON-		
-Delay in the Annual Report of Bait-ul-Mal for the year 2003	3	371
-Law and order situation	3,4	394,590

E

EDUCATION DEPARTMENT		
QUESTIONS regarding-		
-Appointment of Deputy Education Officer in Tehsil Pattoki *(Question No 1405*)*	2	195
-Commencement of classes and provision of staff at the schools of Khanewal *(Question No. 1498*)*	2	202
-Commencement of classes in Girls Middle School Sadkot Sundar, Lahore *(Question No. 1391*)*	2	192
-Detail of colleges and available facilities in Rawalpindi *(Question No 1571*)*	2	213
-Detail of establishing Community Colleges in Government Schools *(Question No 1520*)*	2	205
-Detail of Masjid Maktab Schools in the Province, teachers and of their salaries and allowances *(Question No. 251)*	2	238
-Detail of payments more than ten thousand in Education Department Faisalabad *(Question No 181)*	2	222
-Detail of private schools in the Province *(Question No 222)*	2	231
-Detail of prize money for the teachers on their good performance in District Kasur *(Question No 214)*	2	230
-Detail of reconstruction and renovation of schools of Lahore *(Question No 486*)*	2	178
-Detail of recruitment of employees in Education Department *(Question No. 1479-A)*	2	199
-Detail of schools and available facilities in Rawalpindi *(Question No. 1570*)*	2	211
-Detail of schools and teachers in PP-26 Jhelum *(Question No 1640*)*	2	217
-Detail of schools without building, teachers and students in PP-4 Gojjar Khan *(Question No 185)*	2	226
-Detail of schools without classes, building and start of classes in PP-4, Gojjar Khan *(Question No. 184)*	2	225
-Detail of staff and number of boys colleges in Lahore *(Question No. 425*)*	2	175
-Detail of students of boys and girls colleges of PP-145 *(Question No 426*)*	2	176
-Detail of teachers in schools of Pakpattan Sharif and vacant posts *(Question No 888*)*	2	186
-Detail of teachers of Science and Mathematics recruited on contract in the Province *(Question No. 420*)*	2	161

	Issue No.	Page No.
-Detail of transfer of employees in September 2002 in District Layyah *(Question No. 1479*)*	2	198
-Detail of up-gradation, repair and renovation of educational institutions of PP-123 Sialkot *(Question No 246)*	2	235
-Details about of bogus roll number slips in Board of Intermediate and Secondary Education Lahore *(Question No 204)*	2	229
-Details of teachers on contract in Tehsil Kamonkay, payment of salary and other problems *(Question No. 1312*)*	2	190
-Educational problems of PP-163 Sheikhupura *(Question No 1228*)*	2	189
-Establishment of boys and girls college and technical centre in Tehsil Sohawa District Jhelum *(Question No 167)*	2	218
-Establishment of Girls High School in Chak No. 46/S P, Pakpattan *(Question No 1100*)*	2	188
-Establishment of Girls High School in Gohadpur, Kalowal District Sialkot *(Question No 1523*)*	2	207
-Establishment of new girls and boys colleges in Jhang city *(Question No. 1099*)*	2	187
-Number and detail of educational institutions and situation of school without roof and boundary wall in PP-59 Faisalabad *(Question No 191)*	2	227
-Partial attitude in the distribution of Development Funds for the schools in Burewala *(Question No. 1487*)*	2	201
-Participation and advisory of Member of the Assembly in Punjab Education Reforms Programme and current situation *(Question No 248)*	2	237
-Problem and detail of House Rent Allowance of husband and wife, employed in Education Department Faisalabad, living in Government accommodation *(Question No 183)*	2	224
-Problem of payment and undue deduction from the salaries of PTC lady teachers, Tehsil Jaranwala *(Question No 180)*	2	222
-Problem of re-marking of University papers *(Question No 1393*)*	2	192
-Problem of students of Government College of Education for Science Township Lahore *(Question No 171)*	2	220
-Problem of undue deduction from the salaries of PTC teachers Tehsil Samundari *(Question No 182)*	2	223
-Problems of Government High School Tanch Bhata Rawalpindi *(Question No 1510*)*	2	203
-Provision of electricity to Government Girls High School Pind Mako, Malakwal *(Question No 1486*)*	2	200
-Provision of funds to Government Girls High School Mughalpura, Lahore *(Question No. 1567*)*	2	211
-Provision of land and staff for Government College for Women, Malakwal *(Question No 1484*)*	2	199
-Posting of qualified teachers in High School Domeli Tehsil Sohawa District Jhelum *(Question No 168)*	2	219
-Receipt of salary of employee of Education Department staying abroad *(Question No 1457*)*	2	197
-Recruitment on contract in Education Department and problem of 15 percent increase in the salary of Educators *(Question No 163)*	2	217
-Registration Fee of private educational institutions and reasons for its increase *(Question No 1398*)*	2	194
-Re-opening of closed schools in PP-95 Gujranwala *(Question No 1579*)*	2	216
-Steps for provision of furniture and other facilities in schools *(Question No 1565*)*	2	210
-Steps taken by Government on before hand disclosing paper of class 9th, Lahore Board *(Question No 232)*	2	233

	Issue No.	Page No.
-Steps taken by Government on mismanagement of the 9th class Board paper of Islamiat in Central Model School, Lower Mall, Lahore *(Question No 233)*	2	234
-Study of books other than approved syllabus in schools of Bahawalnagar *(Question No. 1554*)*	2	208
-Transfer on the orders or recommendations of Nazim Faisalabad *(Question No 1431*)*	2	196
-Upgradation of Girls High School Kot Hussain, Sheikhupura *(Question No 1236*)*	2	190
-Upgradation of Girls Middle School Rasoolpur, Okara and other problems *(Question No 1558*)*	2	208
-Upgradation of Government Girls High Schools as Higher Secondary Schools *(Question No 1521*)*	2	206
-Upgradation of Government Model School block No 2 Township *(Question No 1411*)*	2	196
EHSAN ILAHI CHAUDHRY, MAJ (RETD)		
QUESTIONS regarding-		
-Provision of electricity to Government Girls High School Pind Mako, Malakwal *(Question No 1486*)*	2	200
-Provision of land and staff for Government College for Women, Malakwal *(Question No 1484*)*	2	199
EJAZ AHMAD, RAI		
QUESTIONS regarding-		
-Establishment of dispensary in Mauza Rasoolpur Tehsil Dipalpur *(Question No 2345*)*	4	510
-Provision of basic facilities of health in Kot Abdul Malik *(Question No 2344*)*	4	509
EXCISE & TAXATION DEPARTMENT		
QUESTIONS regarding-		
-Current procedure for collection of Property Tax, exemption from tax and detail of steps taken by Government to increase the revenue *(Question No 3598*)*	1	84
-Detail of breweries in the Province, their owners and shareholders *(Question No 2446*)*	1	69
-Detail of income of Property Tax during 1997 to 2003 in the Province *(Question No 3678*)*	1	87
-Detail of income of Property Tax during 1999 to 2003 in District Sheikhupura *(Question No. 3632*)*	1	86
-Detail of income of Token Fee during the years 2000-2003 in Okara and Multan *(Question No 4177*)*	1	97
-Detail of officials promoted as Inspectors during the years 2000-2003 in Excise & Taxation Department *(Question No 4742*)*	1	104
-Detail of owners of Messrs. Murree Brewery Rawalpindi, Muslim staff and brands *(Question No 3465*)*	1	82
-Detail of recruitment and vacant posts of Excise Inspectors in the year 2002-03 *(Question No 3302)*	1	73
-Detail of recruitments in Excise & Taxation Department during 2002 *(Question No 4326*)*	1	98
-Detail of recruitments of Excise Inspectors during 2000-2003 in Excise & Taxation Department *(Question No 4740*)*	1	103
-Detail of staff appointed in Motor Registration and Property Branches Farid Kot House, Lahore for more than three years *(Question No 3756*)*	1	91
-Detail of staff of Excise & Taxation Department appointment and specified duration in PP-8 Wah Cantt *(Question No 3464*)*	1	83
-Discrimination in transfers in Excise & Taxation Department *(Question No 4669*)*	1	100

	Issue No.	Page No.
-Income of Motor Registration and Token Fees from the year 2002 in Bahawalpur and Rahim Yar Khan and other details *(Question No. 4739*)*	1	101
-Income from Motor Registration, Token and Property Tax and detail of departmental expenditures in District Bahawalnagar *(Question No 3445*)*	1	81
-Method for evaluation of Property Tax and directives in case of excessive or wrong tax *(Question No. 3680*)*	1	89
-Method for evaluation of Property Tax *(Question No 3689*)*	1	90
-Permits of wine and their conditions *(Question No 126*)*	1	79
-Policy tactics for achievement of recovery targets of Property Tax *(Question No. 1696*)*	1	62
-Problems of Property Tax of retired Government servants *(Question No 1316*)*	1	56
-Problems relating to the survey in rating area III of Faisalabad *(Question No 4096*)*	1	95
-Recruitments in grades 1 to 11 in Excise & Taxation Department *(Question No 127*)*	1	80

F

FAISAL HAYAT JABBOANA, MR		
DISCUSSION ON-		
-Law and order situation	3	407
FARZANA RAJA, MRS		
DISCUSSION ON-		
-Law and order situation	3	412
PRIVILEGE MOTION regarding-		
-Misconduct of Guard Incharge, Muhammad Farooq Abbassi, with Farzana Raja Member of the Assembly in court premises	1	114
FATEH MUHAMMAD KHAN BUZDAR, SARDAR		
-Leave of absence	5	690

G

GHULAM MURTAZA, MR		
QUESTION regarding-		
-Detail of Masjid Maktab Schools in the Province, teachers and of their salaries and allowances *(Question No 251)*	2	238
GUL HAMEED KHAN ROKHRI, MR *(Minister for Revenue, Relief & Consolidations)*		
ADJOURNMENT MOTION (Answer) regarding-		
-Illegal possession over state property by occupant group *(..Contd)*	1	123

H

HEALTH DEPARTMENT		
QUESTIONS regarding-		
-Appointment of Anaesthetist at Gyneacology Department of Ganga Ram Hospital *(Question No. 2034*)*	4	502
-Appointment of grade 20 Medical Superintendent in Hospitals *(Question No. 1887*)*	4	483
-Availability of C T Scan machine at D H.Q Hospital Jhelum *(Question No 1641*)*	4	464
-Condition of building and staff of District Headquarter Hospital Daska *(Question No. 2190*)*	4	504
-Construction of Institute of Cardiology Multan *(Question No 1899*)*	4	486

	Issue No.	Page No.
-Control over substandard cooking oil and Banaspati Ghee in Market *(Question No. 141)*	4	511
-Death of a young girl due to negligence of doctors *(Question No. 559*)*	4	437
-Detail of budget and Government steps for prevention of Hepatitis *(Question No. 1827*)*	4	478
-Detail of budget for buying drugs for Rawalpindi Hospital *(Question No 1803)*	4	475
-Detail of doctors part time job of D H Q Faisalabad *(Question No. 2248*)*	4	508
-Detail of funds for Maternity Centers in PP-95 Gujranwala *(Question No. 2002*)*	4	492
-Detail of posts for General cadre of grades 17 to 20 in Health Department *(Question No 1211*)*	4	456
-Detail of quota and admissions of Minorities in Medical and Nursing Institutions *(Question No 1938*)*	4	488
-Detail of staff and dispensaries of Gujranwala Cooperation in PP-95 *(Question No. 2217*)*	4	507
-Details of annual grant and funds of medicines for Civil Hospital Gujranwala *(Question No. 2001*)*	4	491
-Details of medicines purchased for years 2001-03 by Health Department for District Layyah *(Question No 224)*	4	512
-Details of the Health Department officers concerning the investigation of fake medicines *(Question No 1829*)*	4	479
-Details regarding Holy Family Hospital Rawalpindi *(Question No. 2031*)*	4	496
-Difficulties faced by patients at Punjab Dental Hospital Lahore *(Question No. 1756*)*	4	467
-Employment and qualification of M.S, D H Q Hospital, Jehlum *(Question No. 1843*)*	4	480
-Establishment of dispensary in Mauza Rasoolpur Tehsil Dipalpur *(Question No. 2345*)*	4	510
-Establishment of Medical College Gujranwala *(Question No 2213*)*	4	506
-Government expenses on education of Medical Students *(Question No 748*)*	4	453
-Government steps on the open sale of health injurious Pan Masala *(Question No 1765*)*	4	474
-Installation of Tympanometry machine at Services Hospital Lahore *(Question No 1654*)*	4	471
-Issuance of funds for Children Complex Multan *(Question No 1898*)*	4	485
-Merit for the post of M S Mayo Hospital Lahore *(Question No 733*)*	4	444
-Performance of doctors of dispensaries of Services Hospital Lahore *(Question No 2159*)*	4	503
-Posting of doctors at B.H.U Koahar Sarai Alamgir *(Question No 1903*)*	4	486
-Problem of irregularities and promotion of employees at Punjab Dental Hospital Lahore *(Question No 1757*)*	4	472
-Problems of Specialist doctors and new ambulances for District Hospital Kasur *(Question No 2014*)*	4	495
-Provision of basic facilities of health in Kot Abdul Malik *(Question No. 2344*)*	4	509
-Provision of basic facilities to D.H.Q Hospital Gujranwala *(Question No. 2216*)*	4	506
-Provision of health facilities in Divisional Head Quarter Hospital Gujranwala *(Question No. 1950*)*	4	490
-Residential facilities for doctors and paramedical staff of District Hospital Kasur *(Question No. 2011*)*	4	494
-Revengeful action against the student of Nursing Health School Punjab Lahore *(Question No. 1885*)*	4	481

	Issue No.	Page No.
-Suggestion of construction of Children Hospital Complex out of Multan city *(Question No. 1891*)*	4	483
HUMAIRA AWAIS SHAHID, MRS		
-Leave of absence	5	696
QUESTIONS regarding-		
-Provision of funds to Government Girls High School Mughalpura, Lahore *(Question No 1567*)*	2	211
-Steps for provision of furniture and other facilities in schools *(Question No 1565*)*	2	210

I

	Issue No.	Page No.
IBRAR AHMED, MALIK		
QUESTIONS regarding-		
-Appointment of grade 20 Medical Superintendent in Hospitals *(Question No 1887*)*	4	483
-Problems of Government High School Tameh Bhata Rawalpindi *(Question No 1510*)*	2	203
IHSAN ULLAH WAQAS, SYED		
-Leave of absence	5	685
ADJOURNMENT MOTION regarding-		
-Delay in the presentation of the Annual Report of 2003 of Bait-ul-Mal	2	249
BILL regarding-		
-The Punjab Council of the Arts (Amendment) Bill, 2004 *(Submitted in the House)*	5	723
DISCUSSION ON-		
-Law and order situation	3	405
PRIVILEGE MOTIONS regarding-		
-Delay in submission of report of Bait-ul-Mal for the year 2003	3	371
-Delay in submission of report of Punjab Public Service Commission in the House	4	527
QUESTIONS regarding-		
-Appointment of chairman and members of market committee District Lahore *(Question No 418*)*	3	290
-Death of a young girl due to negligence of doctors *(Question No 559*)*	4	437
-Detail of reconstruction and renovation of schools of Lahore *(Question No 486*)*	2	178
-Detail of teachers of Science and Mathematics recruited on contract in the Province *(Question No 420*)*	2	161
-Details about of bogus roll number slips in Board of Intermediate and Secondary Education Lahore *(Question No 204)*	2	229
-Establishment of boys and girls college and technical centre in Tehsil Sohawa District Jhelum *(Question No 167)*	2	218
-Government expenses on education of Medical Students *(Question No 748*)*	4	453
-Performance of Yousaf Agriculture Farm *(Question No. 482*)*	3	296
-Policy tactics for achievement of recovery targets of Property Tax *(Question No 1696*)*	1	62
-Problem of students of Government College of Education for Science Township Lahore *(Question No. 171)*	2	220
-Problems of Property Tax of retired Government servants *(Question No 1316*)*	1	56
-Posting of qualified teachers in High School Domeli Tehsil Sohawa District Jhelum *(Question No. 168)*	2	219
-Recruitment on contract in Education Department and problem of 15 percent increase in the salary of Educators *(Question No 163)*	2	217

	Issue No.	Page No.
IJAZ AHMAD, SH		
DISCUSSION ON-		
-Law and order situation	4	594
POINT OF ORDER regarding-		
-Collection of dues in educational institutions during Summer Holidays	5	699
QUESTION regarding-		
-Detail of recruitments in Excise & Taxation Department during 2002 *(Question No. 4326*)*	1	98
IMRAN ASHRAF, MR		
-Leave of absence	5	689
QUESTIONS regarding-		
-Detail of up-gradation, repair and renovation of educational institutions of PP-123 Sialkot *(Question No 246)*	2	235
-Participation and advisory of Member of the Assembly in Punjab Education Reforms Programme and current situation *(Question No 248)*	2	237
IMRAN MASOOD, MIAN *(Minister for Education)*		
ADJOURNMENT MOTION (Answer) regarding-		
-Increase in admission fee of Secondary Education Boards	4	549
ANSWERS TO THE QUESTIONS regarding-		
-Appointment of Deputy Education Officer in Tehsil Pattoki *(Question No 1405*)*	2	195
-Commencement of classes and provision of staff at the schools of Khanewal *(Question No 1498*)*	2	203
-Commencement of classes in Girls Middle School Sadkot Sundar, Lahore *(Question No 1391*)*	2	192
-Detail of colleges and available facilities in Rawalpindi *(Question No 1571*)*	2	214
-Detail of establishing Community Colleges in Government Schools *(Question No 1520*)*	2	206
-Detail of Masjid Maktab Schools in the Province, teachers and of their salaries and allowances *(Question No. 251)*	2	239
-Detail of payments more than ten thousand in Education Department Faisalabad *(Question No 181)*	2	223
-Detail of private schools in the Province *(Question No 222)*	2	231
-Detail of prize money for the teachers on their good performance in District Kasur *(Question No 214)*	2	231
-Detail of reconstruction and renovation of schools of Lahore *(Question No 486*)*	2	178
-Detail of recruitment of employees in Education Department *(Question No 1479-A)*	2	199
-Detail of schools and available facilities in Rawalpindi *(Question No. 1570*)*	2	212
-Detail of schools and teachers in PP-26 Jhelum *(Question No 1640*)*	2	217
-Detail of schools without building, teachers and students in PP-4, Gojar Khan *(Question No 185)*	2	227
-Detail of schools without classes, building and start of classes in PP-4, Gojar Khan *(Question No. 184)*	2	225
-Detail of staff and number of boys colleges in Lahore *(Question No 425*)*	2	175
-Detail of students of boys and girls colleges of PP-145 *(Question No 426*)*	2	176
-Detail of teachers in schools of Pakpattan Sharif and vacant posts *(Question No 888*)*	2	187
-Detail of teachers of Science and Mathematics recruited on contract in the Province *(Question No 420*)*	2	161
-Detail of transfer of employees in September 2002 in District Layyah *(Question No. 1479*)*	2	198

	Issue No.	Page No.
-Detail of up-gradation, repair and renovation of educational institutions of PP-123 Sialkot *(Question No 246)*	2	236
-Details about of bogus roll number slips in Board of Intermediate and Secondary Education Lahore *(Question No 204)*	2	229
-Details of teachers on contract in Tehsil Kamonkay, payment of salary and other problems *(Question No 1312*)*	2	191
-Educational problems of PP-163 Sheikhupura *(Question No 1228*)*	2	189
-Establishment of boys and girls college and technical centre in Tehsil Sohawa District Jhelum *(Question No. 167)*	2	218
-Establishment of Girls High School in Chak No 46/S P, Pakpattan *(Question No. 1100*)*	2	188
-Establishment of Girls High School in Gohadpur, Kalowai District Sialkot *(Question No 1523*)*	2	207
-Establishment of new girls and boys colleges in Jhang city *(Question No 1099*)*	2	188
-Number and detail of educational institutions and situation of school without roof and boundary wall in PP-59 Faisalabad*(Question No 191)*	2	228
-Partial attitude in the distribution of Development Funds for the schools in Burewala *(Question No 1487*)*	2	202
-Participation and advisory of Member of the Assembly in Punjab Education Reforms Programme and current situation *(Question No 248)*	2	238
-Problem and detail of House Rent Allowance of husband and wife, employed in Education Department Faisalabad, living in Government accommodation *(Question No. 183)*	2	224
-Problem of payment and undue deduction from the salaries of PTC lady teachers, Tehsil Jaranwala *(Question No 180)*	2	222
-Problem of re-marking of University papers *(Question No. 1393*)*	2	193
-Problem of students of Government College of Education for Science Township Lahore *(Question No. 171)*	2	221
-Problem of undue deduction from the salaries of PTC teachers Tehsil Samundari *(Question No. 182)*	2	223
-Problems of Government High School Tainch Bhata Rawalpindi *(Question No 1510*)*	2	204
-Provision of electricity to Government Girls High School Pind Mako, Malakwal *(Question No. 1486*)*	2	200
-Provision of funds to Government Girls High School Mughalpura, Lahore *(Question No 1567*)*	2	211
-Provision of land and staff for Government College for Women, Malakwal *(Question No. 1484*)*	2	199
-Posting of qualified teachers in High School Domeli Tehsil Sohawa District Jhelum *(Question No. 168)*	2	220
-Receipt of salary of employee of Education Department staying abroad *(Question No 1457*)*	2	197
-Recruitment on contract in Education Department and problem of 15 percent increase in the salary of Educators *(Question No. 163)*	2	218
-Registration Fee of private educational institutions and reasons for its increase *(Question No. 1398*)*	2	194
-Re-opening of closed schools in PP-95 Gujranwala *(Question No. 1579*)*	2	216
-Steps for provision of furniture and other facilities in schools *(Question No. 1565*)*	2	210
-Steps taken by Government on before hand disclosing paper of class 9th, Lahore Board *(Question No. 232)*	2	233
-Steps taken by Government on mismanagement of the 9th class Board paper of Islamiat in Central Model School, Lower Mall, Lahore *(Question No. 233)*	2	234
-Study of books other than approved syllabus in schools of Bahawalnagar *(Question No. 1554*)*	2	208
-Transfer on the orders or recommendations of Nazim Faisalabad *(Question No. 1431*)*	2	197

	Issue No.	Page No.
-Upgradation of Girls High School Kot Hussain, Sheikhupura *(Question No. 1236*)*	2	190
-Upgradation of Girls Middle School Rasoolpur, Okara and other problems *(Question No 1558*)*	2	209
-Upgradation of Government Girls High Schools as Higher Secondary Schools *(Question No 1521*)*	2	206
-Upgradation of Government Model School block No 2 Township *(Question No 1411*)*	2	196
DISCUSSION ON-		
-The Punjab Education Foundation Bill, 2003 *(Contd.)*	1	145,147,148
ISHTIAQ AHMED MIRZA, MR		
QUESTION regarding-		
-Problem of re-marking of University papers *(Question No 1393*)*	2	192

J

	Issue No.	Page No.
JAHANZEB IMTIAZ GILL, MR		
ADJOURNMENT MOTION regarding-		
-Availability of drinking water to the public of Faisalabad	3	374
JAVAID AHMED, CH		
QUESTIONS regarding-		
-Budget of District Government Pakpattan for agriculture *(Question No 1770)*	3	321
-Detail of teachers in schools of Pakpattan Sharif and vacant posts *(Question No 888*)*	2	186
-Details of the staff, machinery and attached departments of Agriculture Department *(Question No. 2323*)*	3	330
JEHANZEB RAO, MR		
QUESTION regarding-		
-Detail of vacant posts and appointments in Punjab Seed Cooperation *(Question No. 2772*)*	3	354
JOYCE RUFIN JULIUS, MRS ***(Minister for Minorities Affairs)***		
-Leave of absence	5	696

K

	Issue No.	Page No.
KANWAL NASEEM, MS		
QUESTIONS regarding-		
-Detail of income of Property Tax during 1997 to 2003 in the Province *(Question No 3678*)*	1	87
-Detail of income and expenditures of shrines and mosques in Lahore under Auqaf Depatment *(Question No 3673*)*	5	674
-Method for evaluation of Property Tax and directives in case of excessive or wrong tax *(Question No. 3680*)*	1	89
KHALID MEHMOOD SARGANA, MEHR		
QUESTIONS regarding-		
-Establishment of Girls High School in Chak No 46/S P, Pakpattan *(Question No 1100*)*	2	188
-Establishment of new girls and boys colleges in Jhang city *(Question No. 1099*)*	2	187
KHALID MEHMOOD WATTOO, ADVOCATE, MALIK		
QUESTION regarding-		
-Number and detail of educational institutions and situation of school without roof and boundary wall in PP-59 Faisalabad *(Question No. 191)*	2	227
KHALID MEHMOOD, MIAN		
QUESTIONS regarding-		
-Detail of income and expenditures of shrines of Hazrat Shah Jamad and Hazrat Pir Bahar Shah Darbar, Sheikhupura *(Question No. 3478*)*	5	672

	Issue No.	Page No.
-Detail of income of Property Tax during 1999 to 2003 in District Sheikhupura *(Question No. 3632*)*	1	86
-Method for evaluation of Property Tax *(Question No. 3689*)*	1	90
KHALIDA MANSOOR, MRS		
DISCUSSION ON-		
-Law and order situation	4	614
QUESTIONS regarding-		
-Detail of payments more than ten thousand in Education Department Faisalabad *(Question No 181)*	2	222
-Detail of transport and reduction of powers of officers of Ayoob Research Institute Faisalabad *(Question No 2638*)*	3	340
-Details of TA/DA, vehicles and the expenses of Ayoob Research Institute, Faisalabad *(Question No. 178)*	3	368
-Details of the payment in the case of cash more than ten thousand rupees, Ayoob Research Insitute, Faisalabad *(Question No 179)*	3	369
-Problem and detail of House Rent Allowance of husband and wife, employed in Education Department Faisalabad, living in Government accommodation *(Question No. 183)*	2	224
-Problem of House Rent Allowance faced by Government employees spouses, Ayoob Research Institute of Faisalabad *(Question No. 177)*	3	367
-Problem of payment and undue deduction from the salaries of PTC lady teachers, Tehsil Jaranwala *(Question No 180)*	2	222
-Problem of undue deduction from the salaries of PTC teachers Tehsil Samundari *(Question No 182)*	2	223
KHUSH AKHTAR SUBHANI, MR		
-Leave of absence	5	691

L

LEAVE OF ABSENCE OF-		
-Abdullah Yousaf Warraich, Chaudhry	5	690
-Ahsan Raza, Rai	5	690
-Afshaan Farooq, Mrs	5	695
-Altaf Hussain, Ch	5	698
-Amar Usman Adil, Mr	5	685
-Amjid Hameed Khan Dasti, Sardar	5	693
-Armughan Subhani, Mr	5	691
-Atta Muhammad Khan Maneka, Mian	5	692
-Dildar Ahmed Cheema, Sardar	5	686
-Fateh Muhammad Khan Buzdar, Sardar	5	690
-Humaira Awais Shahid, Mrs	5	696
-Ihsan Ullah Waqas, Syed	5	685
-Imran Ashraf, Mr	5	689
-Joyce Rufin Julius, Mrs	5	696
Khush Akhtar Subhani, Mr	5	691
-Muhammad Khalid Kalyar, Mian	5	687
-Muhammad Rafi-ud-Din Bukhari, Syed	5	693
-Muhammad Tariq Kiyani, Raja	5	688
-Muhammad Yar Hiraj, Mr	5	697
-Muhammad Yousaf Khan Leghari, Sardar	5	687
-Muhammad Waqas, Mr	5	689
-Mumtaz Ali, Ch	5	688
-Sajeela Ansar Bajwa, Mrs	5	695
-Samina Jadun, Miss Advocate	5	694
-Shaheen Atiq-ur-Rehman, Miss	5	694

	Issue No.	Page No.
-Sarfraz Ahmed Khan, Haji Rana	5	692
-Waseem Akhtar, Dr Syed	5	693
-Zaib-un-Nisa Qureshi, Miss	5	696
-Zulqarnain Dogar, Malik	5	686

M

MANAZIR HUSSAIN RANJHA, MR ***(Minister for Colonies)***		
ADJOURNMENT MOTION (Answer) regarding-		
-Illegal possession over Government property in Faisalabad by unauthorized occupants *(...Contd.)*	5	703
MASHHOOD AHMAD KHAN, RANA		
DISCUSSION ON-		
-Law and order situation	4	622
MINISTER FOR AGRICULTURE		
See under Muhammad Arshad Khan Lodhi, Mr		
MINISTER FOR AGRICULTURAL MARKETING		
See under Muhammad Qasim Noon, Rana		
MINISTER FOR BAIT-UL-MAL		
See under Muhammad Ejaz Shafi, Mr		
MINISTER FOR COLONIES		
See under Manazir Hussain Ranjha, Mr		
MINISTER FOR COMMUNICATIONS & WORKS		
See under Zaheer ud Din Khan, Chaudhry		
MINISTER FOR EDUCATION		
See under Imran Masood, Mian		
MINISTER FOR EXCISE & TAXATION		
See under Muhammad Shafique Chaudhry, Dr		
MINISTER FOR FOOD		
See under Muhammad Iqbal, Chaudhry		
MINISTER FOR HEALTH		
See under Tahir Ali Javed, Dr		
MINISTER FOR HOUSING & URBAN DEVELOPMENT		
See under Raza Ali Gillani, Syed		
MINISTER FOR IRRIGATION		
See under Aamir Sultan Cheema, Chaudhry		
MINISTER FOR LG & RD, ADD. CHG. LAW & PARLIAMENTARY AFFAIRS		
See under *Muhammad Basharat Raja, MR*		
MINISTER FOR MINORITIES AFFAIRS		
See under Joyce Rufin Julius, Mrs		
MINISTER FOR POWER		
See under Armughan Subhani, Mr		
MINISTER FOR RELIGIOUS AFFAIRS AND AUQAF		
See under Saeed-ul-Hassan, Syed		
MINISTER FOR REVENUE, RELIEF & CONSOLIDATIONS		
See under Gul Hameed Khan Rokhri, Mr		
MINISTER FOR SPECIAL EDUCATION		
See under Qudsia Lodhi		
MISBAH KOKAB, MISS ADVOCATE		
QUESTION regarding-		
-Details of merit for the allotment of rooms in Evan-e-Auqaf, Shara-e-Quaid-e-Azam, Lahore *(Question No 2989*)*	5	670
MUHAMMAD ABBAS, LT COL (RETD)		
ADJOURNMENT MOTION regarding-		
-Insulting behaviour of S.H.O and D.S.P of Police Station Shakar Garh with the Member of the Assembly	2	250

	Issue No.	Page No.
MUHAMMAD AHMED KHAN, MALIK, ADVOCATE *(Parliamentary Secretary for Affairs)*		
DISCUSSION ON-		
-Law and order situation	4	615
MUHAMMAD AJASAM SHARIFF, MR		
QUESTIONS regarding-		
-Detail of establishing Community Colleges in Government Schools *(Question No. 1520*)*	2	205
-Detail of staff appointed in Motor Registration and Property Branches Farid Kot House, Lahore for more than three years *(Question No. 3756*)*	1	91
-Detail of the staff, contracts and development works at Bagh-e-Jinnah Lahore *(Question No. 2208*)*	3	324
-Upgradation of Government Girls High Schools as Higher Secondary Schools *(Question No 1521*)*	2	206
MUHAMMAD ARSHAD KHAN LODHI, MR *(Minister for Agriculture)*		
ANSWERS TO THE QUESTIONS regarding-		
-Budget of District Government Pakpattan for agriculture *(Question No. 1770)*	3	322
-Construction of paved and unpaved water courses in PP-95 Gujranwala *(Question No. 2061*)*	3	322
-Construction of paved water courses under water management *(Question No. 190*)*	3	278
-Construction of water course of Moga No. 44774/R of Okara *(Question No. 2298*)*	3	329
-Construction of water courses of irrigation in the Province *(Question No. 1063*)*	3	320
-Detail of members, staff and officials of market committees of District Jhelum *(Question No. 2287*)*	3	327
-Detail of posts and promotions of Adoptive Research Farm of cotton *(Question No. 2065*)*	3	323
-Detail of present Chairman, its selection and staff of market committee Lodhran *(Question No. 2661*)*	3	344
-Detail of staff appointed for eradication of fake agricultural medicines in District Multan *(Question No. 2754*)*	3	351
-Detail of terminated employees of Agricultural Department *(Question No. 2097*)*	3	309
-Detail of the Government steps against corruption of the officials of the Agricultrue Department Depalpur *(Question No. 2980*)*	3	357
-Detail of the staff, contracts and development works at Bagh-e-Jinnah Lahore *(Question No. 2208*)*	3	324
-Detail of the staff recruited for research on date palms at Bahawalpur *(Question No. 2206*)*	3	315
-Detail of the tender for buying tyres and tubes for Agriculture Department *(Question No. 2758*)*	3	352
-Detail of transport and reduction of powers of officers of Ayoob Research Institute Faisalabad *(Question No. 2638*)*	3	341
-Detail of use of vehicles by officers of Provincial Irrigation Department *(Question No. 2098*)*	3	312
-Detail of vacant posts and appointments in Punjab Seed Cooperation *(Question No. 2772*)*	3	355
-Details of TA/DA, vehicles and the expenses of Ayoob Research Institute, Faisalabad *(Question No. 178)*	3	369
-Details of the member of market committee District Jhelum *(Question No. 2290*)*	3	329
-Details of the payment in the case of cash more than ten thousand rupees, Ayoob Research Institute, Faisalabad *(Question No 179)*	3	369

	Issue No.	Page No.
-Details of the staff, machinery and attached departments of Agriculture Department *(Question No. 2323*)*	3	331
-Government steps against fake agricultural medicines in Multan *(Question No. 2746*)*	3	350
-Improper posting of field officers in offices of agriculture Department Okara *(Question No. 154)*	3	365
-Issuance of conveyance allowance for residents of Ayoob Research Institute Residence Colony *(Question No. 649*)*	3	306
-Number and other detail of fruit and grain markets in Tehsils Pattoki and Chunia District Kasur *(Question No 3018*)*	3	359
-Number of vegetable and grain markets and other details in Tehsil Chichawatni *(Question No 2601*)*	3	338
-Performance of Yousaf Agriculture Farm *(Question No 482*)*	3	297
-Posting of Assistant Director statistical in District Lodhran *(Question No. 2662*)*	3	348
-Preparation of locally developed kinds of seeds *(Question No. 1084*)*	3	320
-Problem of construction and transfer of vegetable and fruit market Wiharri *(Question No. 2399*)*	3	333
-Problem of House Rent Allowance faced by Government employees spouses, Ayoob Research Institute of Faisalabad *(Question No 177)*	3	367
-Problem of pavement of water courses of Mauza Kharrak Tehsil Naushehra Wirkan Gujranwala *(Question No 2512*)*	3	336
-Problem of undue charges for Bulldozers of Agriculture Department Faisalabad *(Question No. 3097*)*	3	364
-Provision of facilities in residential colony of Ayoob Research Institute Faisalabad *(Question No. 648*)*	3	303
-Sanction of market committee Hujra Shah Muqeem and auction of shops *(Question No. 2424*)*	3	334
-Separating Agriculture Research Investigation Department from University *(Question No. 271*)*	3	282
-Shifting problem of Sahiwal fruit and vegetable market *(Question No. 2710*)*	3	349
-Steps for eradication of fake agricultural medicines in District Toba Tek Singh *(Question No. 2488*)*	3	335
MUHAMMAD ARSHAD, CHAUDHRY		
QUESTION regarding-		
-Number of vegetable and grain markets and other details in Tehsil Chichawatni *(Question No. 2601*)*	3	337
REPORTS regarding- *(Submitted in the House)*		
-The Gift University Gujranwala Bill 2004 by Standing Committee on Education	1	121
-The University of Management and Technology Lahore Bill 2004 by Standing Committee on Education	1	121
-The Superior College Lahore Bill 2004 by Standing Committee on Education	1	121
MUHAMMAD ASHRAF KAMBOH, CH		
DISCUSSION ON-		
-Law and order situation	3	430
MUHAMMAD ASHRAF KHAN, MR		
QUESTION regarding-		
-Detail of posts for General cadre of grades 17 to 20 in Health Department *(Question No. 1211*)*	4	456
MUHAMMAD AYAZ, CHAUDHRY		
QUESTIONS regarding-		
-Detail of colleges and available facilities in Rawalpindi *(QuestionNo. 1571*)*	2	213
-Detail of schools and available facilities in Rawalpindi *(Question No. 1570*)*	2	211

	Issue No.	Page No.
-Details regarding Holy Family Hospital Rawalpindi *(Question No. 2031*)*	4	496
MUHAMMAD BASHARAT RAJA, MR *(Minister for LG & RD, ADD, CHG, Law & Parliamentary Affairs)*		
BILLS regarding-		
-Superior College, Lahore Bill 2004, Minister for Law	4	590
-The Gift University Gujranwala Bill, 2004 *(Considered in the House)*	2	264
-The New Murree Development Authority (Amendment) Bill, 2004 (Bill No. 19 of 2004) *(Submitted in the House)*	1	143
-The Provincial Motor Vehicles (Amendment) Bill, 2004 (Bill No 17 of 2004) *(Submitted in the House)*	1	142
-The Punjab Council of the Arts (Amendment) Bill, 2004 *(Submitted in the House)*	5	723
-The Punjab Destitute and Neglected Childern Bill, 2004 (Bill No 15 of 2004) *(Submitted in the House)*	1	141
-The Punjab Institute of Language, Art and Culture Bill, 2004 (Bill No. 18 of 2004) *(Submitted in the House)*	1	142
-The Punjab Private Security Companies (Regulation and Control) Amendment) Bill 2004 *(Considered in the House)*	4	558
-The Punjab Social Services Board (Amendment) Bill, 2004 (Bill No. 16 of 2004) *(Submitted in the House)*	1	141
-The Superior College Lahore Bill 2004 *(Considered in the House)*	4	481
-The University of Management and Technology Lahore. Bill 2004 *(Considered in the House)*	4	464
CALL ATTENTION NOTICES (Answers) regarding-		
-Detail of investigations regarding murder of gaurd in Emanabad District Gujranwala	4	519
-Killing of a man by ASI, Police Station City Lalamosa and steps taken by Government	2	242
-Steps taken by Government on killing children in the adjacent area of Muridkay	2	247
-Theft of cloth from Har Dev Stop P.S Sadar Sheikhupura	4	514
DISCUSSION ON-		
-The Punjab Education Foundation Bill, 2003 *(...Contd.)*	1	144,147
ORDINANCE regarding-*(Submitted in the House)*		
-The Forman Christian College, Lahore Ordinance 2004 *(Ordinance No. 1 of 2004)*	1	143
POINTS OF ORDER (Answers) regarding-		
-Law & Order situation in the Province	1	15
-Provision of wheat to N.W F P Province	1	14
-Withdrawing of detention orders of the Members of the Assembly	1	106
PRIVILEGE MOTIONS (Answers) regarding-		
-Delaying tactics in presentation of rules, made under Property Tax Act, in the Assembly *(...Contd.)*	1	111
-Denial of I.G Punjab to meet with the Member of the Assembly, Muhammad Iqbal Channer *(..Contd.)*	1	109
-Illegal arrest of Assembly Member by Police of Police Station Saddar Bahawalpur *(...Contd.)*	5	701
-Misconduct of Guard Incharge, Muhammad Farooq Abbassi, with Farzana Raja Member of the Assembly in court premises	1	116
-Receipt of bribe in the name of Asghar Ali Gujjar M P.A	1	113
-Stopping Mr. Sami Ullah Khan Member of Assembly to enter Lahore *(..Contd.)*	4	529
RESOLUTION regarding-		
-Show of sympathy with Muslims of Iraq, Kashmir Palestine and Czechnia and condemnation of disgracing the tomb of Hazrat Ali	4	522
SUSPENSION-		
-Of requirements of Rule 95 of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997 under Rule 234 ibid	2	262

	Issue No.	Page No.
MUHAMMAD EJAZ, HAJI		
QUESTIONS regarding-		
-Construction of water course of Moga No. 44774/R of Okara *(Question No. 2298*)*	3	329
-Control over substandard cooking oil and Banaspati Ghee in Market *(Question No. 141)*	4	511
-Government steps on the open sale of health injurious Pan Masala *(Question No. 1765*)*	4	474
-Posting of doctors at B.H.U Koahar Sarai Alamgir *(Question No. 1903*)*	4	486
MUHAMMAD EJAZ SHAFI, MR *(Minister for Bait-ul-Mal)*		
PRIVILEGE MOTION (Answer) regarding-		
-Delay in submission of report of Bait-ul-Mal for the year 2003	3	371
MUHAMMAD HASSAN, BRIG (RETD)		
QUESTIONS regarding-		
-Detail of land and shrines in PP.4 Gujar Khan under administration of Auqaf Department *(Question No. 3339*)*	4	647
-Detail of schools without building, teachers and students in PP-4, Gojjar Khan *(Question No. 185)*	2	226
-Detail of schools without classes, building and start of classes in PP-4, Gojjar Khan *(Question No 184)*	2	225
MUHAMMAD ILYAS KHAN, CHAUDHRY		
DISCUSSION ON-		
-Law and order situation	4	619
MUHAMMAD IQBAL CHANNER, MALIK		
ADJOURNMENT MOTIONS regarding-		
-Delay in the construction of overhead bridge over Multan Road Railway lines Bahawalpur	5	722
-Delay in the construction of underpass on Samasatta Railway lines, Bahawalpur	5	716
-Illegal detention of Member of the Assembly in Police Station Saddar Bahawalpur *(...Contd.)*	2	252
PRIVILEGE MOTION regarding-		
-Illegal arrest of Assembly Member by Police of Police Station Saddar Bahawalpur *(. Contd.)*	4	530
QUESTIONS regarding-		
-Detail of income and expenditures illegal possession and leasing of Auqaf Department, Bahawalpur *(Question No. 4115*)*	5	681
-Detail of income and expenditures illegal possession and leasing of Auqaf Department, RahimYar Khan *(Question No. 4114*)*	5	680
-Detail of recruitments of Excise Inspectors during 2000-2003 in Excise & Taxation Department *(Question No. 4740*)*	1	103
-Income of Motor Registration and Token Fees from the year 2002 in Bahawalpur and Rahim Yar Khan and other details *(Question No. 4739*)*	1	101
MUHAMMAD IQBAL, CHAUDHRY *(Minister for Food)*		
BILL regarding-		
-The Punjab Office of the Ombudsman (Amendment) Bill, 2004 (Bill No. 10 of 2004) *(Submitted in the House)*	5	736
PRIVILEGE MOTION (Answer) regarding-		
-Delay in submission of report of Punjab Public Service Commission in the House	4	528
MUHAMMAD JAVED SIDDIQUI, DR		
CONDOLENCE ON-		
-Demise of Deputy Speaker's brother	3	404
QUESTIONS regarding-		
-Construction of Institute of Cardiology Multan *(Question No. 1899*)*	4	486
-Issuance of funds for Children Complex Multan *(Question No. 1898*)*	4	485

	Issue No.	Page No.
MUHAMMAD KHALID KALYAR, MIAN		
-Leave of absence	5	687
MUHAMMAD MUKHTAR HUSSAIN, MAKHDOOM SYED		
QUESTIONS regarding-		
-Commencement of classes and provision of staff at the schools of Khanewal *(Question No. 1498*)*	2	201
-Receipt of salary of employee of Education Department staying abroad *(Question No. 1457*)*	2	197
MUHAMMAD NAWAZ MALIK, MR		
QUESTIONS regarding-		
-Problem of undue charges for Bulldozers of Agriculture Department Faisalabad *(Question No 3097*)*	3	363
-Problems relating to the survey in rating area III of Faisalabad *(Question No. 4096*)*	1	95
MUHAMMAD QASIM NOON, RANA *(Minister for Agricultural Marketing)*		
ANSWER TO THE QUESTION regarding-		
-Appointment of chairman and members of market committee District Lahore *(Question No. 418*)*	3	291
MUHAMMAD RAFI-UD-DIN BUKHARI, SYED		
-Leave of absence	5	693
QUESTIONS regarding-		
-Detail of present Chairman, its selection and staff of market committee Lodhran *(Question No. 2661*)*	3	343
-Posting of Assistant Director statistical in District Lodhran *(Question No. 2662*)*	3	347
MUHAMMAD SHAFQAT KHAN ABBASI, RAJA, ADVOCATE		
DISCUSSION ON-		
-Law and order situation	4	625
QUESTIONS regarding-		
-Appointment of Anaesthetist at Gyneacology Department of Ganga Ram Hospital *(Question No 2034*)*	4	502
-Detail of budget for buying drugs for Rawalpindi Hospital *(Question No. 1803)*	4	475
MUHAMMAD SHAFIQUE ANWAR, CHAUDHRY		
DISCUSSION ON-		
-Law and order situation	4	618
MUHAMMAD SHAFIQUE CHAUDHRY, DR *(Minster for Excise & Taxation)*		
ANSWERS TO THE QUESTIONS regarding-		
-Current procedure for collection of Property Tax, exemption from tax and detail of steps taken by Government to increase the revenue *(Question No. 3598*)*	1	84
-Detail of breweries in the Province, their owners and shareholders *(Question No. 2446*)*	1	69
-Detail of income of Property Tax during 1997 to 2003 in the Province *(Question No. 3678*)*	1	88
-Detail of income of Property Tax during 1999 to 2003 in District Sheikhupura *(Question No 3632*)*	1	87
-Detail of income of Token Fee during the years 2000-2003 in Okara and Multan *(Question No. 4177*)*	1	98
-Detail of officials promoted as Inspectors during the years 2000-2003 in Excise & Taxation Department *(Question No. 4742*)*	1	105
-Detail of owners of Messrs. Murree Brewery Rawalpindi, Muslim staff and brands *(Question No. 3463*)*	1	83
-Detail of recruitment and vacant posts of Excise Inspectors in the year 2002-03 *(Question No. 3302)*	1	73
-Detail of recruitments in Excise & Taxation Department during 2002 *(Question No. 4326*)*	1	99

	Issue No.	Page No.
-Detail of recruitments of Excise Inspectors during 2000-2003 in Excise & Taxation Department *(Question No. 4740*)*	1	103
-Detail of staff appointed in Motor Registration and Property Branches Farid Kot House, Lahore for more than three years *(Question No. 3756*)*	1	91
-Detail of staff of Excise & Taxation Department appointment and specified duration in PP-8 Wah Cantt *(Question No. 3464*)*	1	84
-Discrimination in transfers in Excise & Taxation Department *(Question No. 4669*)*	1	100
-Income of Motor Registration and Token Fees from the year 2002 in Bahawalpur and Rahim Yar Khan and other details *(Question No. 4739*)*	1	101
-Income from Motor Registration, Token and Property Tax and detail of departmental expenditures in District Bahawalnagar *(Question No 3445*)*	1	82
-Method for evaluation of Property Tax and directives in case of excessive or wrong tax *(Question No. 3680*)*	1	89
-Method for evaluation of Property Tax *(Question No 3689*)*	1	90
-Permits of wine and their conditions *(Question No 126*)*	1	80
-Policy tactics for achievement of recovery targets of Property Tax *(Question No. 1696*)*	1	62
-Problems of Property Tax of retired Government servants *(Question No. 1316*)*	1	56
-Problems relating to the survey in rating area III of Faisalabad *(Question No. 4096*)*	1	95
-Recruitments in grades 1 to 11 in Excise & Taxation Department *(Question No. 127*)*	1	80
POINT OF ORDER regarding-		
-The University of Management and Technology Lahore, Bill 2004 *(Considered in the House)*	4	564
MUHAMMAD SHAUKAT, CHAUDHRY		
QUESTION regarding-		
-Detail of the tender for buying tyres and tubes for Agriculture Department *(Question No. 2758*)*	3	351
MUHAMMAD TARIQ KIYANI, RAJA		
-Leave of absence	5	688
MUHAMMAD YAR HIRAJ, MR		
-Leave of absence	5	697
MUHAMMAD YOUSAF KHAN LEGHARI, SARDAR		
-Leave of absence	5	687
MUHAMMAD WAQAS, MR		
-Leave of absence	5	689
BILL regarding-		
-The Punjab Essential Articles (Control) (Amendment) Bill, 2004 (Bill No 2 of 2004) *(Submitted in the House)*	5	725
DISCUSSION ON-		
-Law and order situation	3	394
PRIVILEGE MOTION regarding-		
-Non-presentation of Reports of Islamic Ideology Council in the House	1	118
QUESTIONS regarding-		
-Detail of income and expenditures of mosques and shrines under administration of Auqaf Department in Tehsil Taxila *(Question No 190)*	5	684
-Detail of income and expenditures of religious places of Rawalpindi during 2002, Rawalpindi *(Question No. 3366*)*	5	652
-Detail of owners of Messrs Murree Brewery Rawalpindi, Muslim staff and brands *(Question No 3463*)*	1	82
-Detail of staff of Excise & Taxation Department appointment and specified duration in PP-8 Wah Cantt *(Question No. 3464*)*	1	83

	Issue No.	Page No.
-Registration Fee of private educational institutions and reasons for its increase *(Question No. 1398*)*	2	194
MUHAMMAD WARIS KALLU, MR *(Parliamentary Secretary for Colonies)*		
DISCUSSION ON-		
-Law and order situation	3	417
MUJAHID ALI SHAH, SYED		
DISCUSSION ON-		
-Law and order situation	3	425
MUMTAZ ALI, CH		
-Leave of absence	5	688
QUESTION regarding-		
-Condition of building and staff of District Headquarter Hospital Daska *(Question No. 2190*)*	4	504
MUSHTAQ AHMAD, CH		
QUESTION regarding		
-Educational problems of PP-163 Sheikhupura *(Question No. 1228*)*	2	189
MUZAFFAR ALI SHEIKH, DR		
QUESTION regarding-		
-Upgradation of Girls Middle School Rasoolpur, Okara and other problems *(Question No. 1558*)*	2	208
MUZAFFAR HASSAN KAZMI, SYED		
QUESTIONS regarding		
-Problems of Specialist doctors and new ambulances for District Hospital Kasur *(Question No. 2014*)*	4	495
-Residential facilities for doctors and paramedical staff of District Hospital Kasur *(Question No. 2011*)*	4	494
MUZAMMAL-UR-RASHID ABBASI, SAHIBZADA		
DISCUSSION ON-		
-Law and order situation	4	613

N

NAJAF ABBAS SIAL, MR		
DISCUSSION ON-		
-Law and order situation	3	396
NAJMI SALIM, MS		
QUESTION regarding-		
-Detail of income of Token Fee during the years 2000-2003 in Okara and Multan *(Question No. 4177*)*	1	97
NAVEED AMMER, MR		
QUESTION regarding		
-Detail of quota and admissions of Minorities in Medical and Nursing Institutions *(Question No. 1938*)*	4	488
NAZAR FARID KHOKHAR, MALIK		
REPORT regarding- *(Submitted in the House)*		
-Privilege motions No. 107 and 111 moved by Sheikh Tanveer Ahmad and Mian Zahoor Ahmad Sajid Janjua M.P.A	1	121
NAZIR AHMAD MITHU DOGAR, DR		
QUESTION regarding		
-Partial attitude in the distribution of Development Funds for the schools in Burewala *(Question No. 1487*)*	2	201
NOOR-UN-NISA MALIK, MRS		
QUESTION regarding-		
-Detail of recruitment and vacant posts of Excise Inspectors in the year 2002-03 *(Question No. 3302)*	1	73

	Issue No.	Page No.
NOTIFICATION regarding-		
-Summoning of 15th session held on 26th May, 2004	1	1
O		
OFFICERS-		
-Of the House	1	10
ORDINANCE regarding-*(Submitted in the House)*		
-The Forman Christian College, Lahore Ordinance 2004 *(Ordinance No. 1 of 2004)*	1	143
P		
PARLIAMENTARY SECRETARIES		
-Of the Punjab	1	8
PARLIAMENTARY SECRETARY FOR AFFAIRS		
See under Muhammad Ahmed Khan, Malik, Advocate		
PARLIAMENTARY SECRETARY FOR COLONIES		
See under Muhammad Waris Kallu, Mr		
PARLIAMENTARY SECRETARY FOR LAW		
See under Abdullah Yousaf Warraich, Chaudhry		
PARLIAMENTARY SECRETARY FOR SOCIAL WELFARE		
See under Shela Rathor, Mrs		
PERVAIZ RAFIQUE, MR		
QUESTIONS regarding-		
-Detail of breweries in the Province, their owners and shareholders *(Question No. 2446*)*	1	69
-Installation of Tympanometry machine at Services Hospital Lahore *(Question No. 1654*)*	4	471
PANEL OF CHAIRMEN-		
-Announcement regarding ______________ for the 15th session commenced from 26th May, 2004	1	12
POINTS OF ORDER regarding-		
-Collection of dues in educational institutions during Summer Holidays	5	698
-Law and order situation in the Province	1	14
-Prayer for martyrs and injured persons in Ali Raza mosque Karachi	5	634
-Provision of wheat to N.W.F.P Province	1	13
-The University of Management and Technology Lahore, Bill 2004 *(Considered in the House)*	4	564
-Withdrawing of detention orders of the Members of the Assembly	1	105
PRIVILEGE MOTIONS regarding-		
-Delay in submission of report of Bait-ul-Mal for the year 2003	3	371
-Delay in submission of report of Punjab Public Service Commission in the House	4	527
-Delaying tactics in presentation of rules, made under Property Tax Act, in the Assembly *(...Contd.)*	1	111
-Denial of I.G Punjab to meet with the Member of the Assembly, Muhammad Iqbal Channer *(...Contd.)*	1	109
-Illegal arrest of Assembly Member by Police of Police Station Saddar Bahawalpur *(...Contd.)*	4,5	530,701
-Insulting attitude of officers of Revenue Department with Member of Assembly	4	532
-Misconduct of Guard Incharge, Muhammad Farooq Abbassi, with Farzana Raja Member of the Assembly in court premises	1	114
-Non-presentation of Reports of Islamic Ideology Council in the House	1	118
-Receipt of bribe in the name of Asghar Ali Gujjar M.P.A	1	112
-Stopping Mr. Sami Ullah Khan Member of Assembly to enter Lahore *(...Contd.)*	1,4	119,529

Q

	Issue No.	Page No.
QASIM ZIA, MR (Leader of Opposition)		
POINT OF ORDER regarding-		
-Law and order situation in the Province	1	14
QUDSIA LODHI *(Minister for Special Education)*		
DISCUSSION ON-		
-Law and order situation	4	591
QUESTIONS regarding-		
AGRICULTURAL MARKETING DEPARTMENT		
-Appointment of chairman and members of market committee District Lahore *(Question No 418*)*	3	290
AGRICULTURE DEPARTMENT		
-Budget of District Government Pakpattan for agriculture *(Question No. 1770)*	3	321
-Construction of paved and unpaved water courses in PP-95 Gujranwala *(Question No 2061*)*	3	322
-Construction of paved water courses under water management *(Question No 190*)*	3	278
-Construction of water course of Moga No 44774/R of Okara *(Question No 2298*)*	3	329
-Construction of water courses of irrigation in the Province *(Question No 1063*)*	3	319
-Detail of members, staff and officials of market committees of District Jhelum *(Question No. 2287*)*	3	326
-Detail of posts and promotions of Adoptive Research Farm of cotton *(Question No 2065*)*	3	323
-Detail of present Chairman, its selection and staff of market committee Lodhran *(Question No. 2661*)*	3	343
-Detail of staff appointed for eradication of fake agricultural medicines in District Multan *(Question No. 2754*)*	3	350
-Detail of terminated employees of Agricultural Department *(Question No 2097*)*	3	309
-Detail of the Government steps against corruption of the officials of the Agricultrue Department Depalpur *(Question No. 2980*)*	3	356
-Detail of the staff, contracts and development works at Bagh-e-Jinnah Lahore *(Question No. 2208*)*	3	324
-Detail of the staff recruited for research on date palms at Bahawalpur *(Question No 2206*)*	3	315
-Detail of the tender for buying tyres and tubes for Agriculture Department *(Question No 2758*)*	3	351
-Detail of transport and reduction of powers of officers of Ayoob Research Institute Faisalabad *(Question No. 2638*)*	3	340
-Detail of use of vehicles by officers of Provincial Irrigation Department *(Question No 2098*)*	3	311
-Detail of vacant posts and appointments in Punjab Seed Cooperation *(Question No 2772*)*	3	354
-Details of TA/DA, vehicles and the expenses of Ayoob Research Institute, Faisalabad *(Question No 178)*	3	368
-Details of the member of market committee District Jhelum *(Question No 2290*)*	3	328
-Details of the payment in the case of cash more than ten thousand rupees, Ayoob Research Institute, Faisalabad *(Question No 179)*	3	369
-Details of the staff, machinery and attached departments of Agriculture Department *(Question No. 2323*)*	3	330
-Government steps against fake agricultural medicines in Multan *(Question No 2746*)*	3	349

	Issue No.	Page No.
-Improper posting of field officers in offices of agriculture Department Okara *(Question No 154)*	3	364
-Issuance of conveyance allowance for residents of Ayoob Research Institute Residence Colony *(Question No. 649*)*	3	306
-Number and other detail of fruit and grain markets in Tehsils Pattoki and Chunia District Kasur *(Question No. 3018*)*	3	358
-Number of vegetable and grain markets and other details in Tehsil Chichawatni *(Question No. 2601*)*	3	337
-Performance of Yousaf Agriculture Farm *(Question No. 482*)*	3	296
-Posting of Assistant Director statistical in District Lodhran *(Question No. 2662*)*	3	347
-Preparation of locally developed kinds of seeds *(Question No. 1084*)*	3	320
-Problem of construction and transfer of vegetable and fruit market Wiharri *(Question No 2399*)*	3	332
-Problem of House Rent Allowance faced by Government employees spouses, Ayoob Research Institute of Faisalabad *(Question No. 177)*	3	367
-Problem of pavement of water courses of Mauza Kharrak Tehsil Naushehra Wirkan Gujranwala *(Question No. 2512*)*	3	336
-Problem of undue charges for Bulldozers of Agriculture Department Faisalabad *(Question No. 3097*)*	3	363
-Provision of facilities in residential colony of Ayoob Research Institute Faisalabad *(Question No. 648*)*	3	302
-Sanction of market committee Hujra Shah Muqeem and auction of shops *(Question No 2424*)*	3	334
-Separating Agriculture Research Investigation Department from University *(Question No. 271*)*	3	281
-Shifting problem of Sahiwal fruit and vegetable market *(Question No. 2710*)*	3	348
-Steps for eradication of fake agricultural medicines in District Toba Tek Singh *(Question No. 2488*)*	3	335
EDUCATION DEPARTMENT		
-Appointment of Deputy Education Officer in Tehsil Pattoki *(Question No. 1405*)*	2	195
-Commencement of classes and provision of staff at the schools of Khanewal *(Question No 1498*)*	2	202
-Commencement of classes in Girls Middle School Sadkot Sundar, Lahore *(Question No. 1391*)*	2	192
-Detail of colleges and available facilities in Rawalpindi *(Question No. 1571*)*	2	213
-Detail of establishing Community Colleges in Government Schools *(Question No 1520*)*	2	205
-Detail of Masjid Maktab Schools in the Province, teachers and of their salaries and allowances *(Question No. 251)*	2	238
-Detail of payments more than ten thousand in Education Department Faisalabad *(Question No. 181)*	2	222
-Detail of private schools in the Province *(Question No. 222)*	2	231
-Detail of prize money for the teachers on their good performance in District Kasur *(Question No 214)*	2	230
-Detail of reconstruction and renovation of schools of Lahore *(Question No 486*)*	2	178
-Detail of recruitment of employees in Education Department *(Question No. 1479-A)*	2	199
-Detail of schools and available facilities in Rawalpindi *(Question No. 1570*)*	2	211
-Detail of schools and teachers in PP-26 Jhelum *(Question No 1640*)*	2	217
-Detail of schools without building, teachers and students in PP-4, Gojjar Khan *(Question No 185)*	2	226

	Issue No.	Page No.
-Detail of schools without classes, building and start of classes in PP-4, Gujar Khan *(Question No. 184)*	2	225
-Detail of staff and number of boys colleges in Lahore *(Question No. 425*)*	2	175
-Detail of students of boys and girls colleges of PP-145 *(Question No. 426*)*	2	176
-Detail of teachers in schools of Pakpattan Sharif and vacant posts *(Question No 888*)*	2	186
-Detail of teachers of Science and Mathematics recruited on contract in the Province *(Question No. 420*)*	2	161
-Detail of transfer of employees in September 2002 in District Layyah *(Question No 1479*)*	2	198
-Detail of up-gradation, repair and renovation of educational institutions of PP-123 Sialkot *(Question No. 246)*	2	235
-Details about of bogus roll number slips in Board of Intermediate and Secondary Education Lahore *(Question No. 204)*	2	229
-Details of teachers on contract in Tehsil Kamonkay, payment of salary and other problems *(Question No. 1312*)*	2	190
-Educational problems of PP-163 Sheikhupura *(Question No. 1228*)*	2	189
-Establishment of boys and girls college and technical centre in Tehsil Sohawa District Jhelum *(Question No. 167)*	2	218
-Establishment of Girls High School in Chak No 46/S P. Pakpattan *(Question No 1100*)*	2	188
-Establishment of Girls High School in Gohadpur, Kalowal District Sialkot *(Question No. 1523*)*	2	207
-Establishment of new girls and boys colleges in Jhang city *(Question No. 1099*)*	2	187
-Number and detail of educational institutions and situation of school without roof and boundary wall in PP-59 Faisalabad *(Question No. 191)*	2	227
-Partial attitude in the distribution of Development Funds for the schools in Burewala *(Question No 1487*)*	2	201
-Participation and advisory of Member of the Assembly in Punjab Education Reforms Programme and current situation *(Question No 248)*	2	237
-Problem and detail of House Rent Allowance of husband and wife, employed in Education Department Faisalabad, living in Government accommodation *(Question No. 183)*	2	224
-Problem of payment and undue deduction from the salaries of PTC lady teachers, Tehsil Jaranwala *(Question No. 180)*	2	222
-Problem of re-marking of University papers *(Question No. 1393*)*	2	192
-Problem of students of Government College of Education for Science Township Lahore *(Question No. 171)*	2	220
-Problem of undue deduction from the salaries of PTC teachers Tehsil Samundari *(Question No. 182)*	2	223
-Problems of Government High School Tainch Bhata Rawalpindi *(Question No. 1510*)*	2	203
-Provision of electricity to Government Girls High School Pind Mako, Malakwal *(Question No. 1486*)*	2	200
-Provision of funds to Government Girls High School Mughalpura, Lahore *(Question No 1567*)*	2	211
-Provision of land and staff for Government College for Women, Malakwal *(Question No. 1484*)*	2	199
-Posting of qualified teachers in High School Domeli Tehsil Sohawa District Jhelum *(Question No. 168)*	2	219
-Receipt of salary of employee of Education Department staying abroad *(Question No 1457*)*	2	197
-Recruitment on contract in Education Department and problem of 15 percent increase in the salary of Educators *(Question No. 163)*	2	217

	Issue No.	Page No.
-Registration Fee of private educational institutions and reasons for its increase *(Question No. 1398*)*	2	194
-Re-opening of closed schools in PP-95 Gujranwala *(Question No. 1579*)*	2	216
-Steps for provision of furniture and other facilities in schools *(Question No. 1565*)*	2	210
-Steps taken by Government on before hand disclosing paper of class 9th, Lahore Board *(Question No 232)*	2	233
-Steps taken by Government on mismanagement of the 9th class Board paper of Islamiat in Central Model School, Lower Mall, Lahore *(Question No. 233)*	2	234
-Study of books other than approved syllabus in schools of Bahawalnagar *(Question No. 1554*)*	2	208
-Transfer on the orders or recommendations of Nazim Faisalabad *(Question No. 1431*)*	2	196
-Upgradation of Girls High School Kot Hussain, Sheikhupura *(Question No. 1236*)*	2	190
-Upgradation of Girls Middle School Rasoolpur, Okara and other problems *(Question No. 1558*)*	2	208
-Upgradation of Government Girls High Schools as Higher Secondary Schools *(Question No. 1521*)*	2	206
-Upgradation of Government Model School block No. 2 Township *(Question No. 1411*)*	2	196
EXCISE & TAXATION DEPARTMENT		
-Current procedure for collection of Property Tax, exemption from tax and detail of steps taken by Government to increase the revenue *(Question No. 3598*)*	1	84
-Detail of breweries in the Province, their owners and shareholders *(Question No. 2446*)*	1	69
-Detail of income of Property Tax during 1997 to 2003 in the Province *(Question No. 3678*)*	1	87
-Detail of income of Property Tax during 1999 to 2003 in District Sheikhupura *(Question No. 3632*)*	1	86
-Detail of income of Token Fee during the years 2000-2003 in Okara and Multan *(Question No. 4177*)*	1	97
-Detail of officials promoted as Inspectors during the years 2000-2003 in Excise & Taxation Department *(Question No 4742*)*	1	104
-Detail of owners of Messrs. Murree Brewery Rawalpindi, Muslim staff and brands *(Question No. 3463*)*	1	82
-Detail of recruitment and vacant posts of Excise Inspectors in the year 2002-03 *(Question No. 3302)*	1	73
-Detail of recruitments in Excise & Taxation Department during 2002 *(Question No. 4326*)*	1	98
-Detail of recruitments of Excise Inspectors during 2000-2003 in Excise & Taxation Department *(Question No. 4740*)*	1	103
-Detail of staff appointed in Motor Registration and Property Branches Farid Kot House, Lahore for more than three years *(Question No. 3756*)*	1	91
-Detail of staff of Excise & Taxation Department appointment and specified duration in PP-8 Wah Cantt *(Question No. 3464*)*	1	83
-Discrimination in transfers in Excise & Taxation Department *(Question No. 4669*)*	1	100
-Income of Motor Registration and Token Fees from the year 2002 in Bahawalpur and Rahim Yar Khan and other details *(Question No. 4739*)*	1	101
-Income from Motor Registration, Token and Property Tax and detail of departmental expenditures in District Bahawalnagar *(Question No. 3445*)*	1	81

	Issue No.	Page No.
-Method for evaluation of Property Tax and directives in case of excessive or wrong tax *(Question No. 3680*)*	1	89
-Method for evaluation of Property Tax *(Question No. 3689*)*	1	90
-Permits of wine and their conditions *(Question No. 126*)*	1	79
-Policy tactics for achievement of recovery targets of Property Tax *(Question No. 1696*)*	1	62
-Problems of Property Tax of retired Government servants *(Question No. 1316*)*	1	56
-Problems relating to the survey in rating area III of Faisalabad *(Question No. 4096*)*	1	95
-Recruitments in grades 1 to 11 in Excise & Taxation Department *(Question No. 127*)*	1	80
HEALTH DEPARTMENT		
-Appointment of Anaesthetist at Gyneacology Department of Ganga Ram Hospital *(Question No. 2034*)*		
-Appointment of grade 20 Medical Superintendent in Hospitals *(Question No. 1887*)*	4	502
-Availability of C T Scan machine at D.H.Q Hospital Jhelum *(Question No. 1641*)*	4	483
-Condition of building and staff of District Headquarter Hospital Daska *(Question No. 2190*)*	4	464
-Construction of Institute of Cardiology Multan *(Question No 1899*)*	4	504
-Control over substandard cooking oil and Banaspati Ghee in Market *(Question No 141)*	4	486
-Death of a young girl due to negligence of doctors *(Question No. 559*)*	4	511
-Detail of budget and Government steps for prevention of Hepatitis *(Question No. 1827*)*	4 4	437 478
-Detail of budget for buying drugs for Rawalpindi Hospital *(Question No 1803)*	4	475
-Detail of doctors part time job of D.H.Q Faisalabad *(Question No. 2248*)*	4	508
-Detail of funds for Maternity Centers in PP-95 Gujranwala *(Question No. 2002*)*	4	492
-Detail of posts for General cadre of grades 17 to 20 in Health Department *(Question No. 1211*)*	4	456
-Detail of quota and admissions of Minorities in Medical and Nursing Institutions *(Question No 1938*)*	4	488
-Detail of staff and dispensaries of Gujranwala Cooperation in PP-95 *(Question No. 2217*)*	4	507
-Details of annual grant and funds of medicines for Civil Hospital Gujranwala *(Question No. 2001*)*	4	491
-Details of medicines purchased for years 2001-03 by Health Department for District Layyah *(Question No. 224)*	4	512
-Details of the Health Department officers concerning the investigation of fake medicines *(Question No. 1829*)*	4	479
-Details regarding Holy Family Hospital Rawalpindi *(Question No. 2031*)*	4	496
-Difficulties faced by patients at Punjab Dental Hospital Lahore *(Question No. 1756*)*	4	467
-Employment and qualification of M.S, D.H.Q Hospital, Jehlum *(Question No. 1843*)*	4	480
-Establishment of dispensary in Mauza Rasoolpur Tehsil Dipalpur *(Question No. 2345*)*	4	510
-Establishment of Medical College Gujranwala *(Question No. 2213*)*	4	506
-Government expenses on education of Medical Students *(Question No. 748*)*	4	453
-Government steps on the open sale of health injurious Pan Masala *(Question No. 1765*)*	4	474

	Issue No.	Page No.
-Installation of Tympanometry machine at Services Hospital Lahore *(Question No 1654*)*	4	471
-Issuance of funds for Children Complex Multan *(Question No. 1898*)*	4	485
-Merit for the post of M.S Mayo Hospital Lahore *(Question No 733*)*	4	444
-Performance of doctors of dispensaries of Services Hospital Lahore *(Question No. 2159*)*	4	503
-Posting of doctors at B.H U Koahar Sarai Alamgir *(Question No. 1903*)*	4	486
-Problem of irregularities and promotion of employees at Punjab Dental Hospital Lahore *(Question No. 1757*)*	4	472
-Problems of Specialist doctors and new ambulances for District Hospital Kasur *(Question No. 2014*)*	4	495
-Provision of basic facilities of health in Kot Abdul Malik *(Question No 2344*)*	4	509
-Provision of basic facilities to D.H Q Hospital Gujranwala *(Question No 2216*)*	4	506
-Provision of health facilities in Divisional Head Quarter Hospital Gujranwala *(Question No. 1950*)*	4	490
-Residential facilities for doctors and paramedical staff of District Hospital Kasur *(Question No. 2011*)*	4	494
-Revengeful action against the student of Nursing Health School Punjab Lahore *(Question No. 1885*)*	4	481
-Suggestion of construction of Children Hospital Complex out of Multan city *(Question No. 1891*)*	4	483
RELIGIOUS AFFAIRS AND AUQAF DEPARTMENT		
Detail of Government steps for Auqaf Department land, shops and illegal possession in city Gujranwala *(Question No 3889*)*	5	679
-Detail of income and expenditures illegal possession and leasing of Auqaf Department, Bahawalpur *(Question No 4115*)*	5	681
-Detail of income and expenditures illegal possession and leasing of Auqaf Department, RahimYar Khan *(Question No. 4114*)*	5	680
-Detail of income and expenditures of mosques and shrines under administration of Auqaf Department in Tehsil Taxila *(Question No 190)*	5	684
-Detail of income and expenditures of religious places of Rawalpindi during 2002, Rawalpindi *(Question No. 3366*)*	5	652
-Detail of income and expenditures of shrines and mosques in Lahore under Auqaf Depatment *(Question No 3673*)*	5	674
-Detail of income and expenditures of shrines of Hazrat Shah Jamad and Hazrat Pir Bahar Shah Darbar, Sheikhupura *(Question No. 3478*)*	5	672
-Detail of land and shrines in PP,4 Gujar Khan under administration of Auqaf Department *(Question No. 3339*)*	5	647
-Detail of suggestions on the land of Shah Gohar Darbar, Lahore *(Question No. 1300*)*	5	635
-Detail of the Development Funds and on religious affairs Committee over the last ten years at Hazrat Shah Jamal Darbar, Lahore *(Question No. 3544*)*	5	658
-Detail of the Mosque and Shrine and problem of Piro Shaheed, Gujranwala *(Question No. 3888*)*	5	677
-Detail of Waqf property of Data Darbar Trust Mozang, Lahore and its current position *(Question No. 2604*)*	5	642
-Details of income and expenditure of Mosques and shrines in District Multan during 2002-03 *(Question No. 3542*)*	5	655
-Details of merit for the allotment of rooms in Evan-e-Auqaf, Shara-e-Quaid-e-Azam , Lahore *(Question No. 2989*)*	5	670
-Details of the present circumstances, Government steps for Jamia Masjid Madni, Samanabad Faisalabad *(Question No. 3639*)*	5	662

	Issue No.	Page No.
-Details of the registered Trust Instutions and their registered property in District Sialkot *(Question No. 2154*)*	5	636
-Land of Auqaf in District Multan *(Question No. 2812-A*)*	5	644
-Problem of construction mosque in front of Railway Station Bahawalpur *(Question No. 3225*)*	5	645
-Steps taken against excessive collection of money for shoes protection at Data Darbar, Lahore *(Question No. 3762*)*	5	676
-The present condition, objectives and entire property of registered Sahab-ud-Din Trust Sailkot *(Question No. 2155*)*	5	640

R

RAZA ALI GILLANI, SYED ***(Minister for Housing & Urban Development)***		
ADJOURNMENT MOTIONS (Answers) regarding-		
-Availability of drinking water to the public of Faisalabad	3	376
-Corruption of L.D.A Officers for illegal constructions in Shah Alam Market	1	138
RECITATION-		
-From the Holy Quran and its translation in the session held on 26th May, 2004	1	11
-From the Holy Quran and its translation in the session held on 27th May, 2004	2	157
-From the Holy Quran and its translation in the session held on 28th May, 2004	3	277
-From the Holy Quran and its translation in the session held on 31st May, 2004	4	435
-From the Holy Quran and its translation in the session held on 1st June, 2004	5	633
REHANA JAMIL, BEGUM		
QUESTIONS regarding-		
-Detail of staff and number of boys colleges in Lahore *(Question No. 425*)*	2	175
-Detail of students of boys and girls colleges of PP-145 *(Question No. 426*)*	2	176
-Detail of suggestions on the land of Shah Gohar Darbar, Lahore *(Question No. 1300*)*	5	635
-Detail of Waqf property of Data Darbar Trust Mozang, Lahore and its current position *(Question No. 2604*)*	5	642
-Merit for the post of M.S Mayo Hospital Lahore *(Question No. 733*)*	4	444
-Permits of wine and their conditions *(Question No 126*)*	1	79
-Recruitments in grades 1 to 11 in Excise & Taxation Department *(Question No. 127*)*	1	80
-Revengeful action against the student of Nursing Health School Punjab Lahore *(Question No 1885*)*	4	481
REPORTS regarding- ***(Submitted in the House)***		
-The Gift University Gujranwala Bill 2004 by Standing Committee on Education	1	121
-The New Murree Development Authority (Amendment) Bill 2004 by Standing Committee on Tourism	4	590
-The Punjab Security Companies Regulation and Control (Amendment) Bill 2004 by Standing Committee on Home	1	121
-The Punjab Private Security Companies Regulations and Control (Amendment) Bill 2004 by Standing Committee on Home	1	122
-The Superior College Lahore Bill 2004 by Standing Committee on Education	1	121
-The University of Management and Technology Lahore Bill 2004 by Standing Committee on Education	1	121

	Issue No.	Page No.
RELIGIOUS AFFAIRS AND AUQAF DEPARTMENT		
QUESTIONS regarding-		
-Detail of Government steps for Auqaf Department land, shops and illegal possession in city Gujranwala *(Question No 3889*)*	5	679
-Detail of income and expenditures illegal possession and leasing of Auqaf Department, Bahawalpur *(Question No. 4115*)*	5	681
-Detail of income and expenditures illegal possession and leasing of Auqaf Department, RahimYar Khan *(Question No. 4114*)*	5	680
-Detail of income and expenditures of mosques and shrines under administration of Auqaf Department in Tehsil Taxila *(Question No 190)*	5	684
-Detail of income and expenditures of religious places of Rawalpindi during 2002, Rawalpindi *(Question No. 3366*)*	5	652
-Detail of income and expenditures of shrines and mosques in Lahore under Auqaf Depatment *(Question No 3673*)*	5	674
-Detail of income and expenditures of shrines of Hazrat Shah Jamad and Hazrat Pir Bahar Shah Darbar, Sheikhupura *(Question No 3478*)*	5	672
-Detail of land and shrines in PP,4 Gujar Khan under administration of Auqaf Department *(Question No. 3339*)*	5	647
-Detail of suggestions on the land of Shah Gohar Darbar, Lahore *(Question No 1300*)*	5	635
-Detail of the Development Funds and on religious affairs Committee over the last ten years at Hazrat Shah Jamal Darbar, Lahore *(Question No. 3544*)*	5	658
-Detail of the Mosque and Shrine and problem of Piro Shaheed, Gujranwala *(Question No 3888*)*	5	677
-Detail of Waqf property of Data Darbar Trust Mozang, Lahore and its current position *(Question No 2604*)*	5	642
-Details of income and expenditure of Mosques and shrines in District Multan during 2002-03 *(Question No 3542*)*	5	655
-Details of merit for the allotment of rooms in Evan-e-Auqaf, Shara-e-Quaid-e-Azam , Lahore *(Question No. 2989*)*	5	670
-Details of the present circumstances, Government steps for Jamia Masjid Madni, Samanabad Faisalabad *(Question No. 3639*)*	5	662
-Details of the registered Trust Institutions and their registered property in District Sialkot *(Question No 2154*)*	5	636
-Land of Auqaf in District Multan *(Question No. 2812-A*)*	5	644
-Problem of construction mosque in front of Railway Station Bahawalpur *(Question No. 3225*)*	5	645
-Steps taken against excessive collection of money for shoes protection at Data Darbar, Lahore *(Question No 3762*)*	5	676
-The present condition, objectives and entire property of registered Sahab-ud-Din Trust Sailkot *(Question No. 2155*)*	5	640
RESOLUTION regarding-		
-Show of sympathy with Muslims of Iraq, Kashmir Palestine and Czechnia and condemnation of disgracing the tomb of Hazrat Ali	4	522
RIAZ AHMAD, RAJA		
DISCUSSION ON-		
-Law and order situation	3	409
POINT OF ORDER regarding-		
-Collection of dues in educational institutions during Summer Holidays	5	699
QUESTION regarding-		
-Detail of doctors part time job of D.H.Q Faisalabad *(Question No. 2248*)*	4	508

	Issue No.	Page No.

S

SABIHA BEGUM, MRS		
POINT OF ORDER regarding-		
-Prayer for martyrs and injured persons in Ali Raza mosque Karachi	5	634
SAEED-UL-HASSAN, SYED *(Minister for Religious Affairs and Auqaf)*		
ANSWERS TO THE QUESTIONS regarding-		
-Detail of Government steps for Auqaf Department land, shops and illegal possession in city Gujranwala *(Question No. 3889*)*	5	679
-Detail of income and expenditures illegal possession and leasing of Auqaf Department, Bahawalpur *(Question No 4115*)*	5	682
-Detail of income and expenditures illegal possession and leasing of Auqaf Department, RahimYar Khan *(Question No. 4114*)*	5	680
-Detail of income and expenditures of religious places of Rawalpindi during 2002, Rawalpindi *(Question No. 3366*)*	5	652
-Detail of income and expenditures of mosques and shrines under administration of Auqaf Department in Tehsil Taxila *(Question No. 190)*	5	684
-Detail of income and expenditures of shrines and mosques in Lahore under Auqaf Depatment *(Question No. 3673*)*	5	674
-Detail of income and expenditures of shrines of Hazrat Shah Jamad and Hazrat Pir Bahar Shah Darbar, Sheikhupura *(Question No. 3478*)*	5	672
-Detail of land and shrines in PP,4 Gujar Khan under administration of Auqaf Department *(Question No 3339*)*	5	648
-Detail of suggestions on the land of Shah Gohar Darbar, Lahore *(Question No. 1300*)*	5	635
-Detail of the Development Funds and on religious affairs Committee over the last ten years at Hazrat Shah Jamal Darbar, Lahore *(Question No 3544*)*	5	658
-Details of income and expenditure of Mosques and shrines in District Multan during 2002-03 *(Question No. 3542*)*	5	655
-Detail of the Mosque and Shrine and problem of Piro Shaheed, Gujranwala *(Question No 3888*)*	5	677
-Detail of Waqf property of Data Darbar Trust Mozang, Lahore and its current position *(Question No 2604*)*	5	642
-Details of merit for the allotment of rooms in Evan-e-Auqaf, Shara-e-Quaid-e-Azam , Lahore *(Question No. 2989*)*	5	671
-Details of the present circumstances, Government steps for Jamia Masjid Madni, Samanabad Faisalabad *(Question No. 3639*)*	5	663
-Details of the registered Trust Institutions and their registered property in District Sialkot *(Question No. 2154*)*	5	636
-Land of Auqaf in District Multan *(Question No. 2812-A*)*	5	644
-Problem of construction mosque in front of Railway Station Bahawalpur *(Question No. 3225*)*	5	646
-Steps taken against excessive collection of money for shoes protection at Data Darbar, Lahore *(Question No. 3762*)*	5	676
-The present condition, objectives and entire property of registered Sahab-ud-Din Trust Sailkot *(Question No. 2155*)*	5	640
SAGHIRA ISLAM, MS		
DISCUSSION ON-		
-Law and order situation	4	601
QUESTIONS regarding-		
-Detail of the Development Funds and on religious affairs Committee over the last ten years at Hazrat Shah Jamal Darbar, Lahore *(Question No. 3544*)*	5	658
-Details of income and expenditure of Mosques and shrines in District Multan during 2002-03 *(Question No. 3542*)*	5	655

	Issue No.	Page No.
-Shifting problem of Sahiwal fruit and vegetable market *(Question No. 2710*)*	3	348
SAJEELA ANSAR BAJWA, MRS		
-Leave of absence	5	695
SAMINA JADUN, MISS ADVOCATE		
-Leave of absence	5	694
SAMINA NAVEED, MISS		
QUESTIONS regarding-		
-Income from Motor Registration, Token and Property Tax and detail of departmental expenditures in District Bahawalnagar *(Question No. 3445*)*	1	81
-Steps taken against excessive collection of money for shoes protection at Data Darbar, Lahore *(Question No. 3762*)*	5	676
-Study of books other than approved syllabus in schools of Bahawalnagar *(Question No 1554*)*	2	208
SAMI ULLAH KHAN, MR		
CALL ATTENTION NOTICE regarding-		
-The[illegible]oth from Har Dev stop P.S Sadar Sheikhupura	4	514
DISCUSSION ON-		
-Law and order situation	4	611
PRIVILEGE MOTIONS regarding-		
-Stopping Mr. Sami Ullah Khan Member of Assembly to enter Lahore *(...Contd.)*	1,4	119,529
SANAULLAH KHAN, RANA		
BILL regarding-		
-The Principles of the Bill and need for amendments	4	560
POINT OF ORDER regarding-		
-Withdrawing of detention orders of the Members of the Assembly	1	105
QUESTIONS regarding-		
-Details of the present circumstances, Government steps for Jamia Masjid Madni, Samanabad Faisalabad *(Question No 3639*)*	5	662
-Issuance of conveyance allowance for residents of Ayoob Research Institute Residence Colony *(Question No 649*)*	3	306
-Provision of facilities in residential colony of Ayoob Research Institute Faisalabad *(Question No 648*)*	3	302
SARFRAZ AHMED KHAN, HAJI RANA		
-Leave of absence	5	692
QUESTIONS regarding-		
-Appointment of Deputy Education Officer in Tehsil Pattoki *(Question No. 1405*)*	2	195
-Number and other detail of fruit and grain markets in Tehsils Pattoki and Chunia District Kasur *(Question No 3018*)*	3	358
SAUD HASSAN DAR, MIAN		
QUESTIONS regarding-		
-Construction of paved and unpaved water courses in PP-95 Gujranwala *(Question No 2061*)*	3	322
-Detail of funds for Maternity Centers in PP-95 Gujranwala *(Question No. 2002*)*	4	492
-Details of annual grant and funds of medicines for Civil Hospital Gujranwala *(Question No 2001*)*	4	491
-Re-opening of closed schools in PP-95 Gujranwala *(Question No 1579*)*	2	216
SESSION-		
-Notification regarding summoning of 15th session held on 26th May, 2004	1	1
SHAHEEN ATIQ-UR-REHMAN, MISS		
-Leave of absence	5	694
QUESTION regarding-		
-Detail of private schools in the Province *(Question No 222)*	2	231

	Issue No.	Page No.
SHAHEENA ASAD, MRS		
DISCUSSION ON-		
-Law and order situation	4	610
QUESTION regarding-		
-Commencement of classes in Girls Middle School Sadkot Sundar, Lahore *(Question No 1391*)*	2	192
REPORT regarding- ***(Submitted in the House)***		
-The New Murree Development Authority (Amendment) Bill 2004 by Standing Committee on Tourism	4	590
SHAKEEL-UR-REHMAN, LALA, ADVOCATE		
CALL ATTENTION NOTICE regarding-		
-Detail of investigations regarding murder of Guard in Emanabad District Gujranwala *(Question No 172)*	4	518
QUESTIONS regarding-		
-Detail of Government steps for Auqaf Department land, shops and illegal possession in city Gujranwala *(Question No. 3889*)*	5	679
-Detail of officials promoted as Inspectors during the years 2000-2003 in Excise & Taxation Department *(Question No 4742*)*	1	104
-Detail of the Mosque and Shrine and problem of Piro Shaheed, Gujranwala *(Question No. 3888*)*	5	677
-Detail of staff and dispensaries of Gujranwala Cooperation in PP-95 *(Question No. 2217*)*	4	507
-Upgradation of Government Model School block No. 2 Township *(Question No. 1411*)*	2	196
SHAUKAT ALI DOGAR, SARDAR		
QUESTION regarding-		
-Detail of prize money for the teachers on their good performance in District Kasur *(Question No. 214)*	2	230
SHELA RATHOR, MRS ***(Parliamentary Secretary for Social Welfare)***		
DISCUSSION ON-		
-Law and order situation	4	600
SUMMONING-		
-Notification regarding summoning of 15th session held on 26th May, 2004	1	1
SUSPENSION-		
-Of requirements of Rule 95 of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997 under Rule 234 ibid	2	262

T

	Issue No.	Page No.
TAHIR AKHTAR MALIK, MR		
QUESTION regarding-		
-Establishment of Girls High School in Gohadpur, Kalowal District Sialkot *(Question No 1523*)*	2	207
TAHIR ALI JAVED, DR ***(Minister for Health)***		
ADJOURNMENT MOTIONS(Answers) regarding-		
-Apprehension of failure of children's surgical machinery at Victoria Hospital Bahawalpur	4	547
-Collection of excessive fee in Government Medical Colleges under self Finance Scheme	1	133
-Difficulties faced by private school students in taking examination	4	553
ANSWERS TO THE QUESTIONS regarding-		
-Appointment of Anaesthetist at Gyneacology Department of Ganga Ram Hospital *(Question No. 2034*)*	4	502
-Appointment of grade 20 Medical Superintendent in Hospitals *(Question No. 1887*)*	4	483

	Issue No.	Page No.
-Availability of C.T Scan machine at D.H.Q Hospital Jhelum *(Question No. 1641*)*	4	465
-Condition of building and staff of District Headquarter Hospital Daska *(Question No 2190*)*	4	505
-Construction of Institute of Cardiology Multan *(Question No. 1899*)*	4	486
-Control over substandard cooking oil and Banaspati Ghee in Market *(Question No 141)*	4	511
-Death of a young girl due to negligence of doctors *(Question No 559*)*	4	438
-Detail of budget and Government steps for prevention of Hepatitis *(Question No 1827*)*	4	478
-Detail of budget for buying drugs for Rawalpindi Hospital *(Question No. 1803)*	4	476
-Detail of doctors part time job of D H Q Faisalabad *(Question No 2248*)*	4	508
-Detail of funds for Maternity Centers in PP-95 Gujranwala *(Question No. 2002*)*	4	493
-Detail of posts for General cadre of grades 17 to 20 in Health Department *(Question No 1211*)*	4	457
-Detail of quota and admissions of Minorities in Medical and Nursing Institutions *(Question No 1938*)*	4	489
-Detail of staff and dispensaries of Gujranwala Cooperation in PP-95 *(Question No 2217*)*	4	508
-Details of annual grant and funds of medicines for Civil Hospital Gujranwala *(Question No 2001*)*	4	491
-Details of medicines purchased for years 2001-03 by Health Department for District Layyah *(Question No 224)*	4	512
-Details of the Health Department officers concerning the investigation of fake medicines *(Question No 1829*)*	4	480
-Details regarding Holy Family Hospital Rawalpindi *(Question No 2031*)*	4	497
-Difficulties faced by patients at Punjab Dental Hospital Lahore *(Question No 1756*)*	4	468
-Employment and qualification of M.S, D H Q Hospital Jehlum *(Question No 1843*)*	4	481
-Establishment of dispensary in Mauza Rasoolpur Tehsil Dipalpur *(Question No 2345*)*	4	510
-Establishment of Medical College Gujranwala *(Question No 2213*)*	4	506
-Government expenses on education of Medical Students *(Question No. 748*)*	4	454
-Government steps on the open sale of health injurious Pan Masala *(Question No 1765*)*	4	474
-Installation of Tympanometry machine at Services Hospital Lahore *(Question No. 1654*)*	4	471
-Issuance of funds for Children Complex Multan *(Question No 1898*)*	4	485
-Merit for the post of M S Mayo Hospital Lahore *(Question No 733*)*	4	445
-Performance of doctors of dispensaries of Services Hospital Lahore *(Question No 2159*)*	4	504
-Posting of doctors at B H U Koahar Sarai Alamgir *(Question No 1903*)*	4	487
-Problem of irregularities and promotion of employees at Punjab Dental Hospital Lahore *(Question No. 1757*)*	4	472
-Problems of Specialist doctors and new ambulances for District Hospital Kasur *(Question No 2014*)*	4	496
-Provision of basic facilities of health in Kot Abdul Malik *(Question No 2344*)*	4	509
-Provision of basic facilities to D H Q Hospital Gujranwala *(Question No. 2216*)*	4	507
-Provision of health facilities in Divisional Head Quarter Hospital Gujranwala *(Question No 1950*)*	4	490

	Issue No.	Page No.
-Residential facilities for doctors and paramedical staff of District Hospital Kasur *(Question No. 2011*)*	4	495
-Revengeful action against the student of Nursing Health School Punjab Lahore *(Question No 1885*)*	4	482
-Suggestion of construction of Children Hospital Complex out of Multan city *(Question No 1891*)*	4	484
TAHIR IQBAL CHAUDHRY, MR		
QUESTION regarding-		
-Problem of construction and transfer of vegetable and fruit market Wiharri *(Question No 2399*)*	3	332
TAJAMMAL HUSSAIN, RANA		
QUESTION regarding		
-Performance of doctors of dispensaries of Services Hospital Lahore *(Question No 2159*)*	4	503
TALLAT YAQOOB, MISS		
QUESTION regarding-		
-Provision of health facilities in Divisional Head Quarter Hospital Gujranwala *(Question No 1950*)*	4	490
TANVEER AHMAD, SHEIKH		
QUESTIONS regarding-		
-Availability of C T Scan machine at D.H Q Hospital Jhelum *(Question No 1641*)*	4	464
-Current procedure for collection of Property Tax, exemption from tax and detail of steps taken by Government to increase the revenue *(Question No 3598*)*	1	84
-Detail of members, staff and officials of market committees of District Jhelum *(Question No 2287*)*	3	326
-Detail of schools and teachers in PP-26 Jhelum *(Question No 1640*)*	2	217
-Details of the member of market committee District Jhelum *(Question No 2290*)*	3	329
-Employment and qualification of M S. D H.Q Hospital, Jehlum *(Question No. 1843*)*	4	480
TANVIR ASHRAF KAIRA, MR		
CALL ATTENTION NOTICE regarding-		
-Killing of a man by ASI, Police Station City Lalamosa and steps taken by Government	2	242
TASNEEM NASIR, CHAUDHRY		
DISCUSSION ON-		
-Law and order situation	4	599

W

	Issue No.	Page No.
WASEEM AKHTAR, DR SYED		
-Leave of absence	5	694
ADJOURNMENT MOTIONS regarding-		
-Apprehension of failure of children's surgical machinery at Victoria Hospital Bahawalpur	4	547
-Construction of overhead and underway bridges at railway gates of Bahawalpur city	4	541
-Difficulties faced by private school students in taking examination	4	552
-Excessive pesticide spray on vegetables and fruits	3	373
-Increase in admission fee of Secondary Education Boards	4	548
BILL regarding-		
-The Punjab Board of Technical Eductaion (Amendment) Bill 2004	5	748
QUESTIONS regarding-		
-Detail of the staff recruited for research on date palms at Bahawalpur *(Question No 2206*)*	3	315

	Issue No.	Page No.
-Problem of construction mosque in front of Railway Station Bahawalpur *(Question No 3225*)*	5	645

Y

YAWAR ZAMAN, MIAN		
QUESTIONS regarding-		
-Construction of water courses of irrigation in the Province *(Question No. 1063*)*	.	319
-Preparation of locally developed kinds of seeds *(Question No 1084*)*	3	320

Z

ZAHEER UD DIN KHAN, CHAUDHRY *(Minister for Communications & Works)*		
ADJOURNMENT MOTIONS (Answers) regarding-		
-Construction of overhead and underway bridges at railway gates of Bahawalpur city	4	542
-Delay in the construction of overhead bridge over Multan Road Railway lines Bahawalpur	5	722
-Delay in the construction of underpass on Samasatta Railway lines, Bahawalpur	5	716
ZAHID PERVAIZ, CH		
DISCUSSION ON-		
-Law and order situation	4	604
QUESTIONS regarding-		
-Establishment of Medical College Gujranwala *(Question No. 2213*)*	4	506
-Provision of basic facilities to D.H Q Hospital Gujranwala *(Question No. 2216*)*	4	506
ZAIB-UN-NISA QURESHI, MISS		
-Leave of absence	5	696
QUESTIONS regarding-		
-Detail of staff appointed for eradication of fake agricultural medicines in District Multan *(Question No 2754*)*	3	350
-Government steps against fake agricultural medicines in Multan *(Question No 2746*)*	3	349
-Land of Auqaf in District Multan *(Question No 2812-A*)*	5	644
-Suggestion of construction of Children Hospital Complex out of Multan city *(Question No. 1891*)*	4	483
ZULQARNAIN DOGAR, MALIK		
-Leave of absence	5	686